
روشن چراغ
تاج آفس
بمبئی

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا

(اے محمدؐ) کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا

وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ

کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا، مگر جو خدا چاہے!

وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت

لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا

سے فائدے جمع کرلیتا اور مجھ کو

مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا

کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو مومنوں کو

نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ١٨٨

ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں!

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا

مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ

أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ

ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا

تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وقف

لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ جائز

وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو، کچھ شک نہیں کہ خدا

بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٩﴾ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا

تم پر مہربان ہے؛ اور جو تعدی وظلم سے ایسا کرے گا

وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا

ہم اس کو عنقریب جہنم میں داخل کریں گے،

وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾

اور یہ خدا کو آسان ہے

سورۂ بقرہ مدنی ہے

اسمیں دو سو چھیاسی ۲۸۶ آیتیں اور

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

چالیس ۴۰ رکوع ہیں

الٓمٓ ① یہ کتاب (قرآن مجید) اسمیں کچھ شک نہیں (ف۱)
(کہ کلامِ خدا ہے، خدا سے) ڈرنیوالوں کی رہنما ہے (ف۲) ②
جو غیب پر (ف۳) ایمان لاتے اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے
اور جو کچھ ہمنے انکو عطا فرمایا ہے اسمیں سے خرچ کرتے ہیں، ③
اور جو کتاب (اے محمدؐ) تمپر نازل ہوئی اور جو کتابیں تمسے
پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے،

ف۱ یہ اور اسی طرح کے اور حروف جو قرآن مجید کی متعدد سورتوں کے شروع میں آئے ہیں اور جن کو حروف مقطعہ کہتے ہیں، اسرارِ الٰہی میں سے ہیں، ان پر بے قیل و قال ایمان لانا چاہیئے، جناب رسالتمآب صلعم نے ان کے کچھ معنی بیان نہیں فرمائے، صرف یہی فرمایا ہے کہ الف ایک حرف ہے، اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف۔ ف۲ ڈرنے والوں کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جن کے دلوں میں خدا کا خوف ہے وہی اسکی ہدایتوں کو مانتے اور وہی اس کتاب سے فائدہ حاصل کرتے ہیں، اور جو ڈر نہیں رکھتے، وہ ہدایت کی باتوں کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے، اور اسی لئے یہ کتاب ان کے لئے رہنما نہیں ہو سکتی۔

ف۳ غیب اس چیز کو کہتے ہیں جو آنکھوں سے پوشیدہ ہو، اور اس جگہ وہ چیزیں مراد ہیں، جن کی خبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔ اور جو نظر سے مخفی ہیں، جیسے پُل صراط ترازوئے اعمال بہشت، اور دوزخ وغیرہ۔

اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں ف۱ (۴) یہی لوگ اپنے پروردگار (کیطرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانیوالے ہیں (۵)

جو لوگ کافر ہیں انہیں تم نصیحت کرو یا نہ کرو ان کیلئے برابر ہے ف۲ وہ ایمان نہیں لانے کے (۶) خدا نے ان کے دلوں اور کانوں

پر مہر لگا رکھی ہے، اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کیلئے بڑا عذاب (تیار) ہے ف۳ (۷) اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے

ہیں کہ ہم خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے (۸) یہ (اپنے پندار میں) خدا کو اور مومنوں کو

چکما دیتے ہیں، مگر (حقیقت میں) اپنے سوا کسی کو چکما نہیں دیتے اور (اس سے) بیخبر ہیں ف۴ (۹) ان کے دلوں میں (کفر کا)

مرض تھا، خدا نے ان کا مرض اور زیادہ کر دیا، اور ان کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا (۱۰)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں (۱۱) دیکھو یہ بلاشبہ

مفسد ہیں، لیکن خبر نہیں رکھتے ف۵ (۱۲) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے تم بھی ایمان لے آؤ

تو کہتے ہیں، بھلا جس طرح بیوقوف ایمان لے آئے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو کہ یہی بیوقوف

ہیں لیکن نہیں جانتے (۱۳) اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں، اور جب اپنے

شیطانوں میں جاتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم (پیروانِ محمدؐ سے) تو ہنسی کیا کرتے

ہیں ف۶ (۱۴) ان (منافقوں) سے خدا ہنسی کرتا ہے اور انہیں مہلت دیئے جاتا ہے کہ شرارت و سرکشی میں پڑے

بہک رہے ہیں ف۷ (۱۵) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی خریدی تو نہ تو ان کی تجارت ہی نے

کچھ نفع دیا اور نہ وہ ہدایت یاب ہی ہوئے (۱۶) ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے (شبِ تاریک میں)

آگ جلائی جب آگ نے اس کے اردگرد کی چیزیں روشن کیں تو خدا نے ان لوگوں کی روشنی زائل کر دی

ف۱ آخرت سے مراد قیامت کا دن ہے چونکہ وہ دن دنیا کے بعد آئے گا اس لئے اسکو آخرت کہتے ہیں اور یوم الآخر بھی ف۲ انذار کے معنے ڈر کی خبر سنانے، خوف دلانے، وعظ و نصیحت اور ہدایت کرنے راہ بتانے اور متنبہ و آگاہ کرنے کے ہیں پہلے معنی تو مشہور ہیں وعظ و نصیحت اور ہدایت کے معنے اس آیت سے ظاہر ہیں اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ یعنے اے پیغمبر! تم تو صرف ہدایت کرنے والے ہو اور ہر قوم میں ہدایت کرنیوالے ہو گزرے ہیں اس کا صاف مطلب ہے کہ جس طرح پہلے ہادی اور راہنما آتے رہے ہیں اسی طرح تم بھی ہدایت کرنیوالے اور راستہ دکھانے والے ہو اس مقام پر انذار کے معنے وعظ و نصیحت کے چسپاں ہیں اور وہی ترجمے میں اختیار کئے گئے ہیں ف۳ دنیا میں اس قسم کے لوگ بھی موجود ہیں جن کے دل نصیحت سے متاثر اور نور ایمان سے منور نہیں ہوتے ایسے لوگ شقی ازلی کہلاتے ہیں ایسوں ہی کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ انکو نصیحت کرنا یا نہ کرنا برابر ہے، دلوں اور کانوں پر مہر لگنے اور آنکھوں پر پردہ پڑنے سے یہ مراد ہے کہ جن رستوں سے انسان ہدایت کی باتوں کو سن سکتا ہے سمجھ سکتا ہے وہ بند ہیں ف۴ اس آیت سے منافقوں کا حال شروع ہوتا ہے منافق اسکو کہتے ہیں جو دل سے تو کافر ہے اور ظاہر میں اپنے تئیں مومن بیان کرے اس طرح کے لوگ مدینہ میں تھے اور کفار کی نسبت ان سے زیادہ ضرر کا احتمال تھا، (بقیہ صـ ۵ پر)

اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے (۱۷) یہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے رستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے (۱۸) یا ان کی مثال مینہ کی سی ہے کہ آسمان سے (برس رہا ہو اور) اس میں اندھیرے پر اندھیرا (چھا رہا) ہو اور (بادل) گرج (رہا) ہو اور بجلی (کوند رہی) ہو تو یہ کڑک سے (ڈر کر) موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور خدا کافروں کو (ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے (۱۹) قریب ہے کہ بجلی (کی چمک) ان کی آنکھوں (کی بصارت) کو اچک لیجائے جب بجلی (چمکتی اور) ان پر روشنی ڈالتی ہے تو اس میں چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں، اور اگر خدا چاہتا تو ان کے کانوں (کی شنوائی) اور آنکھوں (کی بینائی دونوں) کو زائل کر دیتا، بلا شبہ خدا ہر چیز پر قادر ہے (۲۰) لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو (۲۱) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کیلئے انواع و اقسام کے میوے پیدا کئے، پس کسی کو خدا کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو (۲۲) اور اگر تم کو اس (کتاب) میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد عربیؐ) پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورۃ تم بھی بنا لاؤ اور خدا کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو (۲۳) لیکن اگر تم (ایسا) نہ کر سکو اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے (اور جو) کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے (۲۴) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے (نعمت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا اور ان کو

(صفحہ ۴ کا بقیہ) اس لئے خدا تعالیٰ نے ان کے حال اور انکی چال سے مسلمانوں کو آگاہ فرما دیا تاکہ ان سے بچتے رہیں اور ان کے دھوکے میں نہ آئیں ف ۵ یہ لوگ مسلمانوں کے پاس بھی آتے تھے اور کافروں کے پاس بھی جاتے تھے تو ایسی باتیں کرتے جن سے فساد پیدا ہو تو جب ان سے کہا جاتا کہ فساد کی باتیں نہ کرو تو جواب دیتے کہ ہماری غرض تو فریقین میں صلح و سازگاری پیدا کرنا ہے خدا نے فرمایا کہ ان کے کام موجب فساد ہیں اور یہ یقیناً مفسد ہیں لیکن انکو معلوم نہیں ف ۶ شیطانوں سے مراد انکے سردار ہیں، منافق لوگ جب مسلمانوں سے ملتے تو کہتے کہ ہم تمہاری طرح مومن ہیں اور جب اپنے سرداروں کے پاس جاتے تو کہتے کہاں کا ایمان اور کہاں کی مسلمانی ہم تو مسلمانوں سے دل لگی کرتے ہیں اور اپنا ایمان ظاہر کر کے ان کو احمق بناتے ہیں، ف اس آیت میں خدا منافقوں کی ان باتوں کے جواب میں فرماتا ہے کہ ان سے خدا ہنسی کرتا ہے ہنسی سے مراد یہاں یہ ہے کہ جسطرح وہ بظاہر اظہار ایمان کرتے ہیں اور اپنے سرداروں سے مل کر یہ کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اسیطرح خدائے برتر دنیا میں ان کو پناہ دیتا اور ان کے مال و جان کو محفوظ رکھتا ہے اور وہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ان کے افعال ان کو نقصان نہیں پہنچاؤ لیکن قیامت کے دن انکو عذاب میں مبتلا کیا جائیگا (صفحہ ھذا کا حاشیہ) ف منافق کئی قسم کے تھے بعض ایسے تھے کہ پہلے مسلمان ہو گئے تھے پھر منافق ہو گئے اس آیت کی مثال انہی کے حال پر صادق آتی ہے

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

ایک دوسرے کے ہمشکل میوے دیئے جائیں گے، اور وہاں اُن کے لئے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ
ان (بہشتوں) میں ہمیشہ رہیں گے؛ (۲۵) خدا اس بات سے عار نہیں کرتا کہ مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز (مثلاً مکھی
مکڑی وغیرہ) کی مثال بیان فرمائے، جو مومن ہیں وہ یقین کرتے ہیں کہ وہ ان کے پروردگار کی طرف سے
سچ ہے اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے خدا کی مراد ہی کیا ہے؛ اس سے (خدا) بہتوں کو
گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت بخشتا ہے اور گمراہ بھی کرتا ہے تو نافرمانوں ہی کو؛ (۲۶) جو خدا کے
اقرار کو مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جس چیز (یعنی رشتۂ قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے
حکم دیا ہے اسکو قطع کئے ڈالتے ہیں اور زمین میں خرابی کرتے ہیں، یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں (۲۷)
(کافرو) تم خدا سے کیونکر منکر ہو سکتے ہو جس حال میں کہ تم بیجان تھے، تو اس نے تم کو جان بخشی پھر
وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو زندہ کرے گا، پھر اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے؛ (۲۸) وہی تو ہے جس نے
سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لئے پیدا کیں، پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا تو ان کو ٹھیک سات آسمان
بنا دیا اور وہ ہر چیز سے خبردار ہے (۲۹) اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں
سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں، انہوں نے کہا کیا تو اس میں
ایسے شخص کو نائب بنانیوالا ہے، جو خرابیاں کرے اور کشت و خون کرتا پھرے، اور ہم
تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں، (خدا نے) فرمایا میں وہ باتیں
جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (۳۰) اور اس نے آدم کو سب (چیزوں کے) نام سکھائے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے کیا

(صفحہ ۵ کا بقیہ) کہ انہوں نے پہلے ایمان لا کر روشنی حاصل کی پھر منافق بن کر اس روشنی کو کھو دیا اور نفاق کے اندھیرے میں پڑ گئے یعنی اُن کے دل تاریک ہو گئے ۲ یہ منافقوں کے حال کی دوسری مثال ہے اسمیں دین اسلام کو مینہ سے تشبیہ دی گئی ہے جس طرح مینہ میں اندھیرا اور بجلی اور گرج ہوتی ہے اسی طرح اسلام کے آغاز میں خواہ کچھ زحمتیں اور صعوبتیں بھی ہوں لیکن بعد میں وہ سراسر رحمت ہوتا ہے منافقوں کو اسلام سے فائدے پہنچتے تو اس کے قائل ہو جاتے اور جب کوئی ایسا حکم نازل ہوتا جس کو وہ سخت سمجھتے تو خیال کرتے کہ بلا نازل ہوئی اور یوں ڈر جاتے جیسے بجلی سے ڈرا کرتے ہیں کڑک سے ڈر کر کانوں میں انگلیاں دینے کا مطلب یہ ہے کہ حکم کی سختی سے ہراساں ہو کر اس پر عمل کرنے سے ہچکچاتے اور ایسی تدبیریں کرنے لگتے ہیں کہ مشکل میں نہ پھنس جائیں اور اس سے جان بچ جائے۔ بعض نے کہا ہے کہ قرآن مجید میں جو کفر و شرک اور اس پر وعید اور سزا کا بیان اور خدا کی وحدانیت کی روشن دلیلیں ہیں جن کی مثال اندھیرں اور گرج اور برق کی ہے تو منافقوں کو ڈر پیدا ہوتا ہے کہ انکو سن کر کہیں ایمان لانے پر آمادہ نہ ہو جائیں اور اپنا مذہب ترک نہ کر بیٹھیں جو ان کے نزدیک بمنزلہ موت تھا اور اسی وجہ سے وہ اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیتے کہ قرآن کو سن ہی نہ سکیں ۳ اس آیت میں بیان ہے کہ حضرت محمد مصطفے ﷺ خدا کے پیغمبر اور قرآن مجید خدا کا کلام ہے (بقیہ صفحہ ۷ پر)

اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ ﴿۳۱﴾ انہوں نے کہا تو پاک ہے جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے اس کے سوا ہمیں
کچھ معلوم نہیں، بیشک تو ہی دانا (اور) حکمت والا ہے ﴿۳۲﴾ (تب) خدا نے (آدمؑ) کو حکم دیا کہ آدم! تم انکو ان (چیزوں) کے نام
بتاؤ جب انہوں نے ان کو ان کے نام بتائے تو (فرشتوں سے) فرمایا کیوں، میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی
(سب) پوشیدہ باتیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ کرتے ہو (سب) مجھ کو معلوم ہے ﴿۳۳﴾
اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور
میں آکر کافر بن گیا ﴿۳۴﴾ اور ہم نے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک
ٹوک کھاؤ (پیو) لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا نہیں تو ظالموں میں (داخل) ہو جاؤ گے ﴿۳۵﴾ پھر شیطان نے دونوں کو
وہاں سے پھسلا دیا اور جس (عیش و نشاط) میں تھے اس سے انکو نکلوا دیا تب ہم نے حکم دیا کہ (بہشت بریں سے) چلے جاؤ تم
ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور معاش (مقرر کر دیا گیا) ہے ﴿۳۶﴾
پھر آدمؑ نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے (اور معافی مانگی) تو اس نے ان کا قصور معاف کر دیا بیشک
وہ معاف کرنیوالا (اور) صاحب رحم ہے ﴿۳۷﴾ ہم نے فرمایا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ جب تمہارے پاس میری
طرف سے ہدایت پہنچے تو اسکی پیروی کرنا کہ جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا
اور نہ وہ غمناک ہونگے ﴿۳۸﴾ اور جنہوں نے (اسکو) قبول نہ کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ میں جانیوالے
ہیں (اور) وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ﴿۳۹﴾ اے آل یعقوبؑ! میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے
تم پر کئے تھے اور اس اقرار کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے

بقیہ صہ ۵ کا لقیب
اور کفار سے تحدی کیگئی ہے کہ اگر تم ان باتوں کو نہیں مانتے اور سمجھتے ہو کہ یہ کتاب خدا کی طرف سے نازل نہیں ہوئی بلکہ محمد صلعم نے اپنی طرف سے بنائی ہے تو اس جیسی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ، اس بارہ میں اختلاف ہے کہ قرآن مجید کس لحاظ سے بےمثل اور معجزہ ہے اکثر مفسرین اس بات کے قائل ہیں کہ وہ باعتبار فصاحت و بلاغت کے بےمثل ہے یعنی جیسی عمدہ اور فصیح و بلیغ عبارت قرآن مجید کی ہے ایسی عبارت کسی سے نہیں بن سکتی وہ یہ بھی کہتے ہیں اور اسے ان کے دعوے کی دلیل سمجھنا چاہیئے کہ جس زمانہ میں جس چیز کا زیادہ چرچا ہوتا ہے اس وقت کے پیغمبر کو اسی قسم کا معجزہ دیا جاتا تھا چونکہ ایام نزول قرآن مجید میں عرب میں فصاحت و بلاغت کا بڑا چرچا تھا اس لئے خدا نے حضرت خاتم النبیینؐ کو فصاحت و بلاغت قرآن کا ایسا معجزہ بخشا کہ بڑے بڑے قادر الکلام شاعر اور خطیب اس کے مقابل عاجز ہو گئے، بعض نے کہا کہ قرآن اپنی حکیمانہ آیات کے لحاظ سے معجزہ ہے، بعض اسکو روحانیت کے لحاظ سے معجز مانتے ہیں بہر کیف اسمیں آداب ہیں اخلاق ہیں حسن معاشرت ہے تزکیۂ نفس ہے، قوانین سیاست ہیں ضوابط انتظام مملکت ہیں انصاف و معدلت ہے، کسب و تجارت ہے حقوق ہیں، عبادات ہیں، مواسات ہے مواخات ہے لینت ہے نرمی ہے رعایت ہے خیر خواہی ہے
(بقیہ صہ ۸ پر)

تم سے کیا تھا اور مجھی سے ڈرتے رہو (٤٠) اور جو کتاب میں نے (اپنے رسول محمدؐ پر) نازل کی ہے جو تمہاری کتاب
(تورات) کو سچا کہتی ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس سے منکر اول نہ ہو اور میری آیتوں میں (تحریف کرکے) انکے
بدلے تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی منفعت) نہ حاصل کرو اور مجھی سے خوف رکھو (٤١) اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ
اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ (٤٢) اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (خدا کے آگے) جھکنے والوں کے
ساتھ جھکا کرو (٤٣) (یہ) کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے تئیں فراموش کئے دیتے ہو
حالانکہ تم کتاب (خدا) بھی پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں (٤٤) اور (رنج و تکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور
بیشک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر (گراں نہیں) جو عجز کرنے والے ہیں (٤٥) جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے
والے ہیں اور اسکی طرف لوٹ کر جانیوالے ہیں (٤٦) اے یعقوبؑ کی اولاد! میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر
کئے تھے اور یہ کہ میں نے تم کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی (٤٧) اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے
کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ کسی کی سفارش منظور کیجائے اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے اور نہ لوگ (کسی اور طرح)
مدد حاصل کرسکیں (٤٨) اور (ہمارے ان احسانات کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو قوم فرعون سے مخلصی بخشی وہ (لوگ) تمکو
بڑا دکھ دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو تو قتل کرڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اسمیں تمہارے پروردگار کی
طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی (٤٩) اور جب ہمنے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا تو تمکو تو نجات دی اور
فرعون کی قوم کو غرق کردیا اور تم دیکھ ہی تو رہے تھے (٥٠) اور جب ہم نے موسیٰؑ سے چالیس رات کا وعدہ کیا
تو تمنے ان کے پیچھے بچھڑے کو (معبود) مقرر کرلیا اور تم ظلم کر رہے تھے (٥١) پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف کردیا

(بقیہ صفحہ ۷ کا صفحہ سے آگے)
نصیحت ہے، خدا کی ہستی اور وحدانیت ہے۔ غرض اسمیں علےٰ وجہ الکمال انسان کی اصلاح حالت ہے اور کچھ شک نہیں کہ وہ کیا بلحاظ فصاحت کے اور کیا باعتبار حکمت ہدایات اور روحانیت کے بیمثل و بینظیر ہے اور کوئی شخص اس قسم کی کتاب بنانے پر قدرت نہیں رکھتا اسی بنا پر دوسری جگہ ارشاد ہوا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝

(صفحہ ٦ کا حاشیہ)
(١) قرآن میں مشرکوں اور ان کے معبودان باطل کی مثالیں بعض آیات میں اس طرح بیان ہوئی ہیں کہ جو لوگ خدا کو چھوڑ کر اوروں کو کارساز بناتے ہیں انکی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک (طرح کا) گھر بناتی ہے اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے کاش یہ اس بات کو جانتے " دوسری آیت میں ہے " لوگو ایک مثال بیان کیجاتی ہے اسے غور سے سنو کہ جن لوگوں کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ اس (کام) کیلئے سب مجتمع ہوجائیں اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لیجائے تو اسکو اس سے چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب (یعنی عابد اور معبود) دونوں گئے گزرے " کافر لوگ یہ مثالیں سنتے تو کہتے کہ ایسی حقیر و صغیر چیزوں کی مثالیں بیان کرنا خدا کی شان سے بعید ہے، خدا نے فرمایا کہ مچھر یا جو چیزیں اس سے بڑی ہیں ان کی

(بقیہ صفحہ ٩ پر)

تاکہ تم شکر کرو (٥٢) اور جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور معجزے عنایت کئے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو (٥٣) اور
جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ بھائیو! تم نے بچھڑے کو (معبود) ٹھیرانے میں (بڑا) ظلم
کیا ہے تو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو اور اپنے تئیں ہلاک کر ڈالو تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے
حق میں یہی بہتر ہے پھر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا وہ بیشک معاف کرنیوالا اور صاحب رحم ہے (٥٤) اور جب
تم نے (موسیٰؑ سے) کہا کہ موسیٰؑ! جب تک ہم خدا کو سامنے نہ دیکھ لیں گے تم پر ایمان نہیں لائیں گے تو تم کو بجلی نے
آگھیرا اور تم دیکھ رہے تھے (٥٥) پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو از سر نو زندہ کر دیا تاکہ احسان مانو (٥٦) اور ہمنے
بادل کا تم پر سایہ کئے رکھا اور (تمہارے لئے) من و سلویٰ اتارتے رہے کہ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی
ہیں انکو کھاؤ (پیو) مگر تمہارے بزرگوں نے ان نعمتوں کی کچھ قدر نہ جانی (اور) وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑتے تھے بلکہ
اپنا ہی نقصان کرتے تھے (٥٧) اور جب ہمنے (ان سے) کہا کہ اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو خوب
کھاؤ (پیو) اور (دیکھنا) دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا اور حطۃٌ کہنا ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور نیکی
کرنیوالوں کو اور زیادہ دیں گے (٥٨) تو جو ظالم تھے انہوں نے اس لفظ کو جس کا ان کو حکم دیا تھا بدل کر اسکی جگہ
اور لفظ کہنا شروع کیا پس ہمنے (ان) ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیونکہ نافرمانیاں
کئے جاتے تھے (٥٩) اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لئے (خدا سے) پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو
(انہوں نے لاٹھی ماری) تو پھر اسمیں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر کے پانی پی لیا
(ہمنے حکم دیا کہ) خدا کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی میں سے کھاؤ اور پیو مگر زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا (٦٠) اور جب تمنے کہا کہ موسیٰؑ!

(صفحہ ٦ کا بقیہ [illegible])
مثالیں بیان کرنے سے عار نہیں
کرتا ان چیزوں کو پیدا بھی تو اسی نے
کیا ہے اور جب پیدا کرنے میں کچھ
عار نہیں تو ان کی مثال میں کیوں
عار ہو ٢ سماء کا لفظ واحد اور
جمع دونوں کیلئے استعمال کیا جاتا
ہے یہاں برمحل جمع مستعمل ہوا ہے
اسی لئے فَسَوّٰهُنَّ فرمایا اور اسی
بنا پر ترجمہ آسمانوں کیا گیا ہے؛
(صفحہ ۷ کا حاشیہ)
١ سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک عبادت
کا ایک تعظیم کا عبادت نہایت ذلت
کو کہتے ہیں اور خدا یہ نہیں چاہتا کہ
انسان اس کے سوا کسی اور کے
آگے ذلت اختیار کرے اس سے
انسان کی رفعت شان ظاہر ہوتی ہے
کہ خدا نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت
کرنا جائز نہیں رکھا، جو سجدہ خدا نے
فرشتوں سے آدمؑ کو کرانا چاہا تھا وہ تعظیم
اور اکرام اور احترام کا سجدہ تھا جیسا
یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ
کو کیا تھا ایسا سجدہ پہلے مذہبوں
میں جائز تھا دین اسلام میں غیر مشروع
قرار دیا گیا اب ایسا سجدہ جائز نہیں؛
٢ شیطان نوع جن سے تھا بڑی
عبادت کیا کرتا تھا اور بڑا علم
رکھتا تھا کثرت عبادت کیوجہ فرشتوں
کا درجہ مل گیا تھا یہی سبب ہے کہ جب
خدائے تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم
دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کریں تو اس خطاب میں
وہ بھی شامل تھا چونکہ اسکی پیدائش
آگ سے ہوئی تھی اور آدمؑ کی مٹی سے
اور آگ کو مٹی پر فوقیت ہے، اسکے
علاوہ وہ عابد عالم بھی بڑا تھا اسلئے شیخی
میں آ گیا اور آدمؑ کو سجدہ نہ کیا خدا نے اس
کو غرور اور نافرمانی کے سبب اپنے مردود کر دیا؛

ہم سے ایک (ہی) کھانے پر صبر نہیں ہو سکتا تو اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ ترکاری اور ککڑی
اور گیہوں اور مسور اور پیاز (وغیرہ) جو نباتات زمین سے اگتی ہیں ہمارے لئے پیدا کردے انہوں نے کہا کہ بھلا عمدہ
چیزیں چھوڑ کر انکے عوض ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو (اگر یہی چیزیں مطلوب ہیں) تو کسی شہر میں جا اترو
(وہاں) جو مانگتے ہو مل جائے گا اور (آخرکار) ذلّت (ورسوائی) اور محتاجی (وبے نوائی) ان سے چمٹا دیگئی اور وہ
خدا کے غضب میں گرفتار ہو گئے یہ اس لئے کہ وہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور (اس کے) نبیوں کو ناحق
قتل کر دیتے تھے (یعنی) یہ اس لئے کہ نافرمانی کئے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے ۶۱ جو لوگ مسلمان ہیں
یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست (یعنی) کوئی شخص کسی قوم و مذہب کا ہو) جو خدا اور روز قیامت پر ایمان
لائیگا اور عمل نیک کریگا تو ایسے لوگوں کو ان (کے اعمال) کا صلہ خدا کے ہاں ملیگا اور (قیامت کے دن) انکو نہ
کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہونگے ۶۲ اور جب ہمنے تم سے عہد (کر) لیا اور کوہ طور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا
(اور حکم دیا) کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اسکو زور سے پکڑے رہو اور جو اسمیں (لکھا) ہے اسے یاد
رکھو تاکہ (عذاب سے) محفوظ رہو ۶۳ تو تم اس کے بعد (عہد سے) پھر گئے اور اگر تم پر خدا کا فضل اور
اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم خسارے میں پڑ گئے ہوتے ۶۴ اور تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جو تم میں سے
ہفتے کے دن (مچھلی کا شکار کرنے) میں حد سے تجاوز کر گئے تھے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل و خوار بندر
ہو جاؤ ۶۵ اور اس قصّے کو اس وقت کے لوگوں کیلئے اور جو ان کے بعد آنیوالے تھے عبرت اور پرہیزگاروں کیلئے
نصیحت بنا دیا ۶۶ اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ خدا تمکو حکم دیتا ہے کہ ایک بیل ذبح کرو وہ بولے کیا تم

(صفحہ ۹ کا حاشیہ)
ف ا بنی اسرائیل جب موسیٰؑ کے ہمراہ مصر سے نکلے تھے تو انکو حکم ہوا تھا کہ ارض مقدس میں جاؤ وہ تمہارے باپ اسرائیل کی میراث ہے وہاں جو کافر عمالیق رہتے ہیں ان سے جنگ کر کے انکو نکال دو خدا نے یہ بھی وعدہ فرمایا تھا کہ جنگ میں انکو فتح حاصل ہو گی مگر انہوں نے جنگ کرنے سے ہمت ہار دی تو خدا نے ان کو اس عذاب میں مبتلا کیا کہ چالیس برس جنگل میں سرگرداں پھرتے رہے چالیس برس کے بعد وہ اس جنگل سے نکلے اس وقت موسیٰؑ فوت ہو چکے تھے یوشع بن نون ساتھ تھے اب انہوں نے عمالقہ سے جنگ کی تو خدا نے فتح دی اور حکم ہوا کہ دروازہ شہر میں سجدہ کر کے اور حِطّۃٌ کہہ کر داخل ہوں حِطّۃٌ کے معنی مغفرت و استغفار کے ہیں یعنی ہمارے گناہ معاف کر مگر انہوں نے حِطّۃٌ کے بجائے حِنطۃٌ یعنی گیہوں کہا اور بجائے سجدہ کرنے کے سُرین کے بل داخل ہوئے اس نافرمانی اور بے ادبی کے سبب خدا نے پھر ان کو مبتلائے عذاب کیا۔

موضح القرآن

ل من ایک چیز تھی میٹھی دھنیے کے سے دانے رات کو اوس میں برستے لشکر کے گرد ڈھیر لگ جاتے اور سلویٰ ایک جانور کا نام ہے

(صفحہ ھذا کا حاشیہ)
ف ا یہود کو حکم تھا کہ ہفتے کے دن کی تعظیم کریں اور اسمیں مچھلی کا شکار نہ کریں (بقیہ صـ ۱۱ پر)

ہم سے ہنسی کرتے ہو؟ (موسیٰ نے) کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ نادان بنوں (٦٧) انہوں نے کہا
اپنے پروردگار سے التجا کیجیے کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ بیل کس طرح کا ہو، (موسیٰ نے) کہا پروردگار فرماتا ہے کہ وہ بیل
نہ تو بوڑھا ہو اور نہ بچھڑا، بلکہ ان کے درمیان (یعنی جوان) ہو، سو جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے ویسا کرو (٦٨)
انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے درخواست کیجیے کہ ہمکو یہ بھی بتادے کہ اس کا رنگ کیسا ہو، موسیٰ نے
کہا پروردگار فرماتا ہے کہ اس کا رنگ گہرا زرد ہو کہ دیکھنے والوں (کے دل) کو خوش کر دیتا ہو (٦٩) انہوں نے کہا (اب)
پروردگار سے پھر درخواست کیجیے کہ ہم کو بتادے کہ وہ اور کس طرح کا ہو کیونکہ بہت سے بیل ہمیں ایک دوسرے کے مشابہ
معلوم ہوتے ہیں (پھر) خدا نے چاہا تو ہمیں ٹھیک بات معلوم ہو جائیگی (٧٠) (موسیٰ نے) کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ وہ بیل
کام میں لگا ہوا نہ ہو، نہ تو زمین جوتتا ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتا ہو، اسمیں کسی طرح کا داغ نہ ہو، کہنے لگے اب تم نے
سب باتیں درست بتادیں، غرض (بڑی مشکل سے) انہوں نے اس بیل کو ذبح کیا اور وہ ایسا کرنیوالے تھے نہیں (٧١)
اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا تو اسمیں باہم جھگڑنے لگے، لیکن جو بات تم چھپا رہے تھے خدا اسکو ظاہر
کرنیوالا تھا (٧٢) تو ہم نے کہا کہ اس (بیل) کا کوئی سا ٹکڑا مقتول کو مارو، اس طرح خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے اور
تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو (٧٣) پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے گویا وہ پتھر ہیں یا
ان سے بھی زیادہ سخت اور پتھر تو بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں، اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے
پانی نکلنے لگتا ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور خدا تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں (٧٤) (مومنو) کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے
(دین کے) قائل ہو جائینگے (حالانکہ) ان میں سے کچھ لوگ کلام خدا (یعنی تورات) کو سنتے پھر اس کے سمجھ لینے کے بعد اسکو جان بوجھ کر بدل دیتے

(صفحہ ١٠ کا بقیہ)
تو وہ کیا حیلہ کرتے کہ دریا کے کنارے گڑھے کھود کر ہفتے کے روز سے ایک دن پہلے دریا کا پانی انمیں بھر دیتے اور اس طریق سے ہفتے کے دن مچھلیاں گڑھوں میں جمع ہو جاتیں تو وہ اتوار کے دن گڑھوں میں سے مچھلیاں نکال لیتے اور بیان یہ کرتے کہ یہ ہفتے کا شکار نہیں بلکہ جمعہ کا ہے خدا نے اس حیلے اور بہانے کے سبب ان کو بندر بنادیا۔

موضح القرآن

له یعنی کسی فرقے پر موقوف نہیں یقین لانا شرط ہے اور عمل نیک اپنے اپنے وقت میں جس نے یہ کیا ثواب پایا، یہ اس واسطے فرمایا کہ بنی اسرائیل اسی پر مغرور تھے کہ ہم پیغمبروں کی اولاد ہیں ہم ہر طرح خدا کے ہاں بہتر ہیں یہودی کہتے ہیں حضرت موسیٰ کی امت کو نصاریٰ حضرت عیسیٰ کی امت کو، صابئین بھی ایک فرقہ ہیں جو حضرت ابراہیم کو مانتے ہیں اور فرشتوں کو بھی پوجتے ہیں اور زبور پڑھتے ہیں اور کعبے کیطرف نماز پڑھتے ہیں

لله جب تورات اتری تو کہنے لگے ہم سے اتنی حکم نہ ہونگے تب پہاڑ اوپر آیا کہ گویا گر پڑیگا، تب ڈر کر قبول کیا لله یہ قصہ سورۂ اعراف میں ہے ÷

(صفحہ ھذا کا حاشیہ)
ول مفسرین نے لکھا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بڑا مالدار شخص تھا مگر لاولد اس کا وارث اس کا ایک بھتیجا تھا اس نے مال کی طمع کے سبب اسکو قتل کر ڈالا، جو لوگ اسطرح قتل کیا کرتے ہیں بڑی احتیاط سے کام کرتے ہیں اس لیے بھی ایسے طریق سے اسکو قتل کیا، (بقیہ صفحہ ١٢ پر)

رہتی ہیں ⑤٧ اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جس وقت آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں جو بات
خدا نے تم پر ظاہر فرمائی ہے وہ تم انکو اسلئے بتائے دیتے ہو (قیامت کے دن) اسی کے حوالے سے تمہارے پروردگار کے سامنے تم کو
الزام دیں، کیا تم سمجھتے نہیں ٧٦ ؟ کیا یہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ جو یہ کچھ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں
خدا کو (سب) معلوم ہے ٧٧ اور بعض ان میں ان پڑھ ہیں کہ اپنے خیالات باطل کے سوا (خدا کی) کتاب سے
واقف ہی نہیں اور وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں ٧٨ تو ان لوگوں پر افسوس ہے جو اپنے ہاتھ سے تو کتاب
لکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس سے (آئی) ہے تاکہ اس کے عوض میں تھوڑی سی قیمت (یعنی
دنیوی منفعت) حاصل کریں ان پر افسوس ہے اس لئے کہ (بے اصل باتیں) اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور (پھر) ان پر افسوس ہے اس لئے کہ ایسے کام کرتے
ہیں ٧٩ اور کہتے ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی، ان سے پوچھو کیا تم نے خدا سے اقرار لے رکھا ہے کہ خدا اپنے اقرار
کے خلاف نہیں کرے گا؟ (نہیں) بلکہ تم خدا کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں مطلق علم نہیں ٨٠
ہاں جو برے کام کرے اور اس کے گناہ (ہر طرف سے) اسکو گھیر لیں، تو ایسے لوگ دوزخ (میں جانے) والے
ہیں (اور) وہ ہمیشہ اسمیں (جلتے) رہیں گے ٨١ اور جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں وہ جنت کے مالک ہوں گے
(اور) ہمیشہ اسمیں (عیش کرتے) رہیں گے ٨٢ اور جب ہمنے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت
نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہنا، اور لوگوں سے
اچھی باتیں کہنا اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہنا تو چند شخصوں کے سوا تم سب (اس عہد سے) منہ پھیر کر
پھر بیٹھے ٨٣ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اس میں کشت و خون نہ کرنا اور اپنے کو ان کے وطن سے نہ نکالنا

(صفحہ ۱۱ کا بقیہ)
کہ قاتل کا کچھ پتہ نہیں چلتا تھا، لوگ اس بارے میں لڑتے جھگڑتے لگے تو کسی نے کہا کہ تم میں خدا کے پیغمبر موجود ہیں ان سے رجوع کرو انہوں نے موسیٰؑ سے یہ کیفیت بیان کی آپنے بیل ذبح کرنے کا حکم دیا عجب نہیں کہ قاتل کو اس امر کا خوف ہو گیا ہو کہ بھید راز افشا نہ ہو جائے اس لئے کہ قبل اس کے کہ بیل کے بارے میں حجتیں کریں یہ بات کہی کہ کیا آپ ہم سے ہنسی کرتے ہیں کیونکہ ہم پوچھتے ہیں کہ قاتل کون ہے آپ کہتے ہیں کہ بیل ذبح کرو اور یہ ایک بالکل بے مناسب بات ہے، موسیٰؑ نے فرمایا کہ میں ہنسی نہیں کرتا بلکہ درحقیقت وہ بات کہتا ہوں جس کا خدا نے ارشاد فرمایا ہے تو انہوں نے بیل کے اوصاف دریافت کرنے میں کئی طرح کی باتیں کیں، آخرالامر انہوں نے اس کو ذبح کیا تو حکم ہوا اس کا کوئی سا ٹکڑا مقتول کو مارو اسکو مارنے سے مقتول زندہ ہو گیا، اور اس سے پوچھا گیا کہ تجھ کو کس نے مارا تھا تو اس نے قاتل کا نام لے دیا اس قصے سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ جس طرح خدا نے اس مقتول کو تمہاری آنکھوں کے سامنے زندہ کر دیا اسی طرح قیامت کے روز تمام مردوں کو اٹھا کھڑا کریگا اور یہ اسکو کچھ مشکل نہیں ٭

تو تم نے اقرار کر لیا اور تم (اس بات کے) گواہ ہو ﴿۸۴﴾ پھر تم وہی ہو کہ اپنوں کو قتل بھی کر دیتے ہو اور اپنے
میں سے بعض لوگوں پر گناہ اور ظلم سے چڑھائی کر کے انہیں وطن سے نکال بھی دیتے ہو اور اگر وہ تمہارے پاس
قید ہو کر آئیں تو بدلہ دیکر ان کو چھڑا بھی لیتے ہو حالانکہ ان کا نکال دینا ہی تم کو حرام تھا (یہ) کیا (بات) ہے کہ (تم)
کتابِ (خدا) کے بعض احکام کو تو مانتے ہو اور بعض سے انکار کئے دیتے ہو تو جو تم میں سے ایسی حرکت کریں ان کی سزا
اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں تو رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب میں
ڈال دیئے جائیں اور جو کام تم کرتے ہو خدا ان سے غافل نہیں ﴿۸۵﴾ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے
دنیا کی زندگی خریدی سو نہ تو ان سے عذاب ہی ہلکا کیا جائیگا اور نہ ان کو (اور طرح کی) مدد ملے گی ﴿۸۶﴾ اور ہم نے
موسیٰ کو کتاب عنایت کی اور ان کے پیچھے یکے بعد دیگرے پیغمبر بھیجتے رہے اور عیسیٰ بن مریم کو کھلے نشانات
بخشے اور روح القدس (یعنی جبرئیل) سے ان کو مدد دی تو جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسی باتیں لیکر آئے
جن کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا تو تم سرکش ہو جاتے رہے اور ایک گروہ (انبیاء) کو تو جھٹلاتے رہے اور ایک
گروہ کو قتل کرتے رہے ﴿۸۷﴾ اور کہتے ہیں ہمارے دل پردے میں ہیں وٹ (نہیں) بلکہ خدا نے ان کے کفر کے سبب
ان پر لعنت کر رکھی ہے پس یہ تھوڑے ہی پر ایمان لاتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور جب خدا کے ہاں سے ان کے پاس
کتاب آئی جو ان کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے اور وہ پہلے (ہمیشہ) کافروں
پر فتح مانگا کرتے تھے تو جس چیز کو وہ خوب پہچانتے تھے جب ان کے پاس آپہنچی تو
اس سے کافر ہو گئے پس کافروں پر خدا کی لعنت ﴿۸۹﴾ جس چیز کے بدلے انہوں نے اپنے

(صفحہ ۱۲ کا حاشیہ)

ول یہ لوگ کچھ بہت ہی نڈر تھے خدا کے کلام کے بدل دینے میں بھی کچھ باک نہ کرتے تھے، تحریف میں اختلاف ہے کہ کس قسم کی تھی، بعض کہتے ہیں کہ لفظی تھی یعنی الفاظ بدل دیتے تھے، بعض کہتے ہیں کہ معنوی تھی یعنی معنی بگاڑ دیتے تھے امام فخر الدین رازیؒ اسی کے قائل ہیں، بعض کہتے ہیں کہ لفظی اور معنوی دونوں طرح کی تھی، بہر کیف جمہور اہلِ اسلام کتب یہود و نصاریٰ کو محرف و مبدل مانتے ہیں اور ان پر اعتبار نہیں کرتے مسلمانوں کو اس بات پر فخر ہے کہ ان کی کتاب آسمانی میں تحریف نہیں ہوئی اور ہو سکتی بھی نہیں کیونکہ خدا نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے وٹ ان آیات میں منافقوں کا حال بیان فرمایا گیا ہے بعض منافق ایسے بھی تھے کہ حضرت پیغمبر آخر الزمانؐ کی بعثت کی پیشین گوئی جو ان کی کتابوں میں درج تھی نیز جو ان پر ان کے گناہوں کی سبب پہلے عذاب ہوتے رہے تھے وہ مسلمانوں سے بیان کر دیتے تھے تو اور منافق ان سے کہتے کہ تم ایسی باتیں مسلمانوں کو کیوں بتایا کرتے ہو وہ ان کی سند سے تم کو قیامت کے روز خدا کے روبرو الزام دیں گے خدا نے فرمایا کہ منافقوں کا یہ خیال غلط ہے کہ وہ انکے اپنے بتانے سے ہمارے حضور میں موردِ الزام ہوں گے بلکہ ہم تمام باتوں سے جو یہ پوشیدہ

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

تئیں بیچ ڈالا وہ بہت بری ہی یعنی اس جلن سے کہ خدا اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہی اپنی
مہربانی سے نازل فرماتا ہی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب سے کفر کرنے لگے تو وہ (اسکے) غضب بالائے غضب میں
مبتلا ہو گئے اور کافروں کیلئے ذلیل کرنیوالا عذاب ہے (۹۰) اور جب ان سے کہا جاتا ہی کہ جو کتاب (خدا نے
اب) نازل فرمائی ہی اسکو مانو تو کہتے ہیں کہ جو کتاب ہمپر (پہلے) نازل ہو چکی ہی ہم تو اسی کو مانتے ہیں
(یعنی) یہ اس کے سوا اور (کتاب) کو نہیں مانتے حال آنکہ وہ (سراسر) سچی ہی اور جو ان کی (آسمانی) کتاب ہے
اسکی بھی تصدیق کرتی ہے (ان سے) کہدو کہ اگر تم صاحب ایمان ہوتے تو خدا کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل کیا کرتے (۹۱)
اور موسیٰ تمہارے پاس کھلے ہوئے معجزات لے کر آئے تو تم ان کے (کوہ طور جانے کی) بعد بچھڑے کو معبود بنا بیٹھے
اور تم (اپنے ہی حق میں) ظلم کرتے تھے (۹۲) اور جب ہم نے تم (لوگوں) سے عہد واثق لیا اور کوہ طور کو تمپر
اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا کہ) جو (کتاب) ہمنے تمکو دی ہے اسکو زور سے پکڑو اور (جو تمہیں حکم ہوتا ہے اسکو) سنو تو
وہ (جو تمہارے بڑے تھے) کہنے لگے کہ ہم نے سن تو لیا لیکن مانتے نہیں[1] اور ان کے کفر کے سبب بچھڑا
(گویا) ان کے دلوں میں رچ گیا تھا (اے پیغمبر! ان سے) کہدو کہ اگر تم مومن ہو تو تمہارا ایمان تمکو بری بات بتاتا ہے (۹۳)
کہدو کہ اگر آخرت کا گھر اور لوگوں (یعنی مسلمانوں) کیلئے نہیں اور خدا کے نزدیک تمہارے ہی لئے مخصوص ہے تو اگر
سچے ہو تو موت کی آرزو تو کرو (۹۴) لیکن ان اعمال کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں یہ کبھی اسکی آرزو نہیں کرینگے
اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے (۹۵) بلکہ انکو تم اور لوگوں سے زندگی کے کہیں حریص دیکھو گے یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی
انمیں سے ہر ایک یہی خواہش کرتا ہے کہ کاش وہ ہزار برس جیتا رہے مگر اتنی لمبی عمر اسکو مل بھی جائے تو اسے عذاب سے تو نہیں چھڑا سکتی

(بقیہ صفحہ ۱۲ صفحہ ۱۳ سے آگے) کھلے طور پر کرتے ہیں آگاہ ہیں خود ہی پوچھ لیں گے کہ ہماری نافرمانی کیوں کرتے رہے؟
ف۳ یہود کہتے تھے کہ ہم نے چالیس روز بچھڑے کی پرستش کی تھی سو اتنے ہی روز ہم کو دوزخ کا عذاب ہوگا اور کسی اور عمل کے سبب ہم زیادہ عذاب نہیں پائیں گے خدا نے اس قول کی تردید کی اور فرمایا کہ کیا خدا نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ تم چند روز سے زیادہ دوزخ میں نہ رہو گے؟ حالانکہ تمہارے عمل ایسے ہیں کہ ہمیشہ نار جہنم میں جلتے رہو گے (صفحہ ۱۳ کا حاشیہ)

ف[1] یہودی کہتے تھے کہ ہمارے دل پردے میں ہیں یعنی ہم انکے دین کے سوا کسی کی بات سمجھ ہی نہیں سکتے، خدا نے فرمایا کہ دل پردہ میں نہیں ہیں بلکہ خدا نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ یعنے انکے دلوں پر مہر لگا دی ہے کچھ بھی بات ایسی تھی کہ ایمان ان کے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوتا تھا اور یہ خدا کے غضب کی نشانی ہے

موضح القرآن

ف[1] یعنی اپنی قوم غیر کے ہاتھ پھنسے تو چھڑانے کو موجود ہوتے ہو اور آپ ان کے ستانے میں قصور نہیں کرتے اگر خدا کے حکم پر چلتے ہو دونوں جگہ چلو۔ ف۲ روح القدس کہتے ہیں جبرئیل کو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے تھے۔ ف۳ جب غلبہ کافروں کا دیکھتے تو دعا مانگتے کہ نبی آخر الزمان کی طلب سے ہو جب وہ پیدا ہوا تو آپ ہی منکر ہوئے ؂

اور جو کام یہ کرتے ہیں خدا ان کو دیکھ رہا ہے (۹۶) کہدو کہ جو شخص جبرئیلؑ کا دشمن ہو (اسکو غصے میں مرجانا چاہئے)
اس نے تو (یہ کتاب) خدا کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور
ایمان والوں کیلئے ہدایت اور بشارت ہے (۹۷) جو شخص خدا کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور
جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا خدا دشمن ہے[1] (۹۸) اور ہم نے تمہارے پاس سلجھی ہوئی آیتیں ارسال
فرمائی ہیں اور ان سے انکار وہی کرتے ہیں جو بدکردار ہیں (۹۹) ان لوگوں نے جب جب (خدا سے) عہد واثق کیا
تو ان میں سے ایک فریق نے اسکو (کسی چیز کی طرح) پھینک دیا حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر بے ایمان
ہیں (۱۰۰) اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے پیغمبر (آخر الزمانؐ آئے اور) وہ ان کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتے ہیں،
تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک جماعت نے خدا کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا
گویا وہ جانتے ہی نہیں ؛ (۱۰۱) اور ان (ہزلیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان کے عہد سلطنت میں شیاطین
پڑھا کرتے تھے اور سلیمانؑ نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو
جادو سکھاتے تھے اور ان باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی) ہاروت اور ماروت
پر اتری تھیں[2] اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہدیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش
ہیں تم کفر میں نہ پڑو، غرض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈالدیں،
اور خدا کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے اور کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو
انکو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا

(صفحہ ۱۴ کا حاشیہ)

موضح القرآن

[1] یعنی ظاہر میں کہا کہ ہم نے مانا اور چپکے کہا کہ نہ مانا۔

[2] کہتے تھے کہ جنت میں ہمارے سوا کوئی نہ جائیگا اور ہم کو عذاب نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم یقیناً بہشتی ہو تو پھر مرنے سے کیوں ڈرتے ہو؟۔

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

[1] یہود نے کہا کہ یہ کلام لاتا ہے جبرئیلؑ، اور وہ ہمارا دشمن ہے کئی بار ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب کر گیا، کوئی اور فرشتہ لاتا تو ہم مانتے، اسپر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کرتے ہیں بے حکم نہیں کرتے، جو ان کا دشمن ہوا اللہ تعالیٰ بیشک اس کا دشمن ہے۔

[2] یہ احوال یوں ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی سلطنت میں دیووں نے بہت طرح کے جادو کے عمل اور تماشے جمع کرکے ایک کتاب بنائی تھی اور جاہل احمق لوگوں میں اسی مشہور کیا تھا، جب حضرت سلیمانؑ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے وہ کتاب منگا کر صندوق میں بند کرکے زمین میں دفن کر دی جب حضرت سلیمانؑ کا وصال ہوا پھر ان کے دیووں نے اس صندوق کو نکال کر لوگوں سے کہا کہ حضرت سلیمانؑ اسی کتاب کے عمل سے بادشاہت کرتے تھے اس سبب سے یہود حضرت سلیمانؑ کو کہتے تھے کہ جادوگر تھے سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ سلیمانؑ جادو نہ کرتے تھے

خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ حصّہ نہیں' اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا
وہ بری تھیں' کاش وہ (اس بات کو) جانتے ۱۰۲ اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو خدا کے ہاں
سے بہت اچھا صلہ ملتا' اے کاش وہ اس سے واقف ہوتے ۱۰۳ اے اہل ایمان! (گفتگو کے وقت پیغمبر خدا
سے) راعنا نہ کہا کرو' انظرنا کہا کرو اور خوب سن رکھو وا' اور کافروں کیلئے دکھ دینے والا عذاب ہے ۱۰۴
جو لوگ کافر ہیں' اہل کتاب یا مشرک وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے پروردگار کیطرف سے
خیر و برکت نازل ہو اور خدا تو جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت کیساتھ خاص کرلیتا ہے اور خدا بڑے
فضل کا مالک ہے ۱۰۵ ہم جس آیت کو منسوخ کردیتے یا اسے فراموش کرا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا
ویسی ہی اور آیت بھیج دیتے ہیں' کیا تم نہیں جانتے کہ خدا ہر بات پر قادر ہے لہ ۱۰۶ تمہیں معلوم نہیں کہ
آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے اور خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ۱۰۷
کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے پیغمبر سے اسی طرح کے سوال کرو' جس طرح کے سوال پہلے موسیٰ سے کئے گئے تھے؟ اور جس شخص نے
ایمان (چھوڑ کر اس) کے بدلے کفر لیا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا ۱۰۸ بہت سے اہل کتاب اپنے دل کی
جلن سے یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لاچکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں' حالانکہ ان پر حق ظاہر ہوچکا
ہے ٹہ' تو تم معاف کردو اور درگزر کرو یہاں تک کہ خدا اپنا (دوسرا) حکم بھیجے' بیشک خدا ہر بات پر
قادر ہے سہ ۱۰۹ اور نماز ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو بھلائی اپنے لئے آگے بھیج رکھوگے اس کو
خدا کے ہاں پالوگے' کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے ۱۱۰ اور (یہودی اور عیسائی)

وا جناب سرورِ کائنات کی مجلس میں یہودی بیٹھتے تو ارشادات نبوی میں سے جو بات اچھی طرح نہ سن سکتے اور چاہتے کہ پھر سنیں تو راعنا کہتے کہ پھر سنیں تو راعنا کہتے' یعنی ہماری طرف توجہ فرمائیے' اور پھر ارشاد کیجئے پھر ایک تو ان کی زبان میں اس کے معنے ہوتے احمق اور متکبر' دوسرے ذرا زبان دبا کر کہتے تو رَاعِینَا ہو جاتا یعنی ہمارا چرواہا' مسلمانوں کو ان شریروں کی بدنیتی کا حال معلوم نہ تھا' وہ بھی ان سے سیکھ کر کسی وقت یہ لفظ کہہ دیتے تو خدا نے فرمایا کہ رَاعِنَا کا لفظ جسکے کئی معنے ہوسکتے ہیں اور بعض معنے برے ہیں اس کو مت استعمال کیا کرو' اسکی جگہ اُنْظُرْنَا کہا کرو' اُنْظُرْنَا کے معنے بھی یہی ہیں کہ ہماری طرف متوجہ ہوجئے اور پھر فرمائیے مگر اسمیں دوسرے معنوں کا احتمال نہیں ہوسکتا۔

مُوضحِ القرآن

لہ یہ بھی یہود کا طعن تھا کہ تمہاری کتاب میں بعضے آیت منسوخ ہوتی ہے' اگر اللہ تعالیٰ کیطرف سے تھی' تو پھر کیا عیب دیکھا کہ موقوف کی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عیب نہ پہلی میں تھا نہ پچھلی میں' پر حاکم ہر وقت جو چاہے سو حکم کرے۔ ٹہ یعنی یہودیوں کو یقین ہو چکا ہے کہ تمہارا دین اور قرآن اور محمد صلعم سب حق اور درست ہے پر حسد سے چاہتے ہیں کہ تمہیں دین اسلام سے پھیر دیں سہ آخر حکم پہنچا کہ یہودیوں کو مدینے کے گرد و پیش سے نکال دو۔

کہتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی بہشت میں نہیں جانے کا یہ ان لوگوں کے خیالاتِ
باطل[۱] ہیں (اے پیغمبر! ان سے) کہدو کہ اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو (۱۱۱) ہاں جو شخص خدا کے آگے گردن جھکا دے
(یعنی ایمان لے آئے) اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے پروردگار کے پاس ہے اور ایسے لوگوں کو (قیامت کے
دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا، اور نہ وہ غمناک ہونگے (۱۱۲) اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی رستے پر نہیں اور
عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی رستے پر نہیں، حالانکہ وہ کتاب (الٰہی) پڑھتے ہیں، اسی طرح بالکل
انہی کی سی بات وہ لوگ کہتے ہیں جو (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک) تو جس بات میں یہ لوگ
اختلاف کر رہے ہیں، خدا قیامت کے دن اس کا ان میں فیصلہ کر دے گا (۱۱۳) اور اس سے بڑھ کر ظالم کون،
جو خدا کی مسجدوں میں خدا کے نام کا ذکر کئے جانے کو منع کرے اور ان کی ویرانی میں ساعی ہو، ان لوگوں
کو کچھ حق نہیں کہ ان میں داخل ہوں، مگر ڈرتے ہوئے، ان کیلئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا
عذاب (۱۱۴) اور مشرق اور مغرب سب خدا ہی کا ہے، تو جدھر تم رخ کرو ادھر خدا کی ذات ہے، بیشک خدا صاحب
وسعت (اور) باخبر ہے[۲] (۱۱۵) اور یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے، (نہیں) وہ پاک ہے، بلکہ جو کچھ
آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے، اور سب اسکے فرمانبردار ہیں (۱۱۶) (وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے جب
کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اسکو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے (۱۱۷) اور جو لوگ (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک)
وہ کہتے ہیں کہ خدا ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا؟ یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟ اسی طرح جو لوگ ان سے
پہلے تھے وہ بھی انہیں کی سی باتیں کیا کرتے تھے، ان لوگوں کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں، جو لوگ صاحب یقین ہیں ان کے

[۱] اَمانِیُّ کے لغوی معنی ہیں آرزوئیں، چونکہ مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کا خیال غلط اور بے اصل ہے، اس لئے ترجمے میں خیالاتِ باطل کا لفظ اختیار کیا گیا ہے۔

[۲] اس آیت کے شانِ نزول میں مختلف اقوال ہیں، کسی نے کہا یہ آیت اس آیت سے پہلے نازل ہوئی تھی جس میں کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہے، یعنی مشرق اور مغرب سب خدا ہی کا ہے، جس طرف تم منہ کرو گے خدا ہی کی طرف ہوگا۔ بعض نے کہا کہ ان لوگوں کے حق میں اتری تھی جن کو سمت کعبہ معلوم نہ ہوئی، اور انہوں نے اور طرف نماز پڑھ لی تھی، خدا نے ان کو مطلع فرمایا تھا کہ خدا کسی طرف مخصوص نہیں، اس لئے ان کی نماز ہو گئی، مجاہدؒ کہتے ہیں کہ جب آیت اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا کہ ہم کدھر منہ کر کے دعا مانگا کریں، خدا نے فرمایا کہ خدا ہر طرف ہے جس طرف چاہو منہ کر کے دعا مانگا کرو۔

(سمجھانے کے) لئے ہمنے نشانیاں بیان کردی ہیں ﴿۱۱۸﴾ (اے محمدؐ) ہمنے تم کو سچائی کیساتھ خوشخبری سنانیوالا اور
ڈرانیوالا بناکر بھیجا ہے اور اہل دوزخ کے بارے میں تمسے کچھ پرسشش نہیں ہوگی ﴿۱۱۹﴾ اور تم سے نہ تو یہودی کبھی
خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو (ان سے) کہدو کہ خدا کی
ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی خدا) کے آجانے پر
بھی ان کی خواہشوں پر چلوگے تو تم کو (عذاب) خدا سے بچانیوالا) نہ کوئی دوست ہوگا نہ کوئی مددگار ﴿۱۲۰﴾
جن لوگوں کو ہمنے کتاب عنایت کی ہے وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے یہی لوگ
اس پر ایمان رکھنے والے ہیں اور جو لوگ اسکو نہیں مانتے وہ خسارہ پانیوالے ہیں ﴿۱۲۱﴾ اے بنی اسرائیل!
میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور یہ کہ میں نے تم کو اہل عالم پر فضیلت بخشی ﴿۱۲۲﴾
اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے اور نہ اس سے بدلہ قبول کیا جائے اور اسکو
کسی کی سفارش کچھ فائدہ دے اور نہ لوگوں کو (کسی اور طرح کی) مدد مل سکے ﴿۱۲۳﴾ اور جب پروردگار
نے چند باتوں میں ابراہیمؑ کی آزمائش کی تو وہ ان میں پورے اترے (خدا نے) کہا کہ میں
تم کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا، انہوں نے کہا کہ (پروردگار) میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنائیو) (خدا
نے) فرمایا کہ ہمارا اقرار ظالموں کیلئے نہیں ہوا کرتا ﴿۱۲۴﴾ اور جب ہم نے خانۂ کعبہ کو لوگوں کیلئے
جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور (حکم دیا کہ) جس مقام پر ابراہیمؑ کھڑے ہوئے تھے اسکو نماز کی جگہ بنالو
اور ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو کہا کہ طواف کرنیوالوں اور اعتکاف کرنیوالوں اور رکوع کرنیوالوں اور سجدہ کرنیوالوں کیلئے میرے گھر کو

ف۱ اسمیں اختلاف ہے کہ یہ آزمائش نبوت سے پہلے تھی یا بعد اور کس امر میں تھی کبھی بھی ہو اور کسی امر میں بھی ہو، وہ اس میں پورے نکلے اور خدا نے خوش ہو کر ان کو لوگوں کا پیشوا بنایا مگر یہ بھی فرما دیا کہ تمہاری اولاد میں ظالم بھی ہونگے اور جو ایسے ہونگے انکو منصب امامت عطا نہیں ہوگا جو نیک ہونگے وہی امام بنائے جائینگے۔
ف۲ امن سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کوئی قصور کرکے وہاں آجاتا ہے تو اسکو پناہ مل جاتی ہے اور کوئی اس سے تعرض نہیں کرتا۔

موضح القرآن

ل۱ یعنی اگلی امت جو یہود تھی وہ بھی اپنے نبی سے یہی کہتے تھے جواب کے لوگ کہنے لگے ل۲ یعنی تجھ پر الزام نہیں کہ انکو مسلمان کیوں نہ کیا ل۳ یہ اشارہ ہے امت کو یعنی جو کوئی مسلمان ہوکر قرآن سمجھ کر دین سے پھریگا تو اسے کوئی عذاب سے نہ چھڑا سکے گا۔
ل۴ یعنی یہود میں کم لوگ باانصاف بھی تھے کہ اپنی کتاب کو پڑھتے تھے سمجھ کر، وہ اس قرآن پر ایمان لائے ایک ان کے عالم تھے عبداللہ بن سلام ان کے ساتھ کئی اور بھی مسلمان ہوئے ل۵ مقام ابراہیم ایک جگہ ہے مکے میں اس جگہ حضرت ابراہیم کے پاؤں کا نشان ہے وہاں جاکر نماز پڑھتے ہیں

پاک صاف رکھا کرو [ل۱] ﴿۱۲۵﴾ اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! اس جگہ کو امن کا شہر بنا اور
اس کے رہنے والوں میں سے جو خدا پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں ان کے کھانے کو میوے عطا کر،
تو (خدا نے) فرمایا کہ جو کافر ہوگا میں اس کو بھی کسی قدر متمتع کروں گا (مگر) پھر اس کو (عذاب) دوزخ
کے (بھگتنے) کے لئے ناچار کردوں گا اور وہ بری جگہ ہے ﴿۱۲۶﴾ اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں
اونچی کر رہے تھے (تو دعا کئے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار! ہم سے یہ خدمت قبول فرما، بیشک تو سننے والا
(اور) جاننے والا ہے ﴿۱۲۷﴾ اے ہمارے پروردگار! ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھیو! اور ہماری اولاد میں سے
بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بناتے رہیو! اور (پروردگار) ہمیں ہمارا طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ)
توجہ فرما، بیشک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے ﴿۱۲۸﴾ اے ہمارے پروردگار! ان (لوگوں) میں انہیں میں سے ایک پیغمبر
مبعوث کیجیو جو ان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور ان (کے
دلوں) کو پاک صاف کیا کرے، بیشک تو غالب اور صاحبِ حکمت ہے [ف۱] ﴿۱۲۹﴾ اور ابراہیمؑ کے دین سے کون
روگردانی کر سکتا ہے بجز اس کے جو نہایت نادان ہو، ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور
آخرت میں بھی وہ (زمرۂ) صلحاء میں ہوں گے ﴿۱۳۰﴾ جب ان سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ اسلام
لے آؤ تو انہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین کے آگے سرِ اطاعت خم کرتا ہوں ﴿۱۳۱﴾ اور ابراہیمؑ نے اپنے
بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور یعقوبؑ نے بھی (اپنے فرزندوں سے یہی کہا) کہ اے میرے بیٹو! خدا نے تمہارے لئے
یہی دین پسند فرمایا ہے تو مرنا تو مسلمان ہی مرنا [ل۳] ﴿۱۳۲﴾ بھلا جس وقت یعقوبؑ وفات پانے لگے تو تم اس وقت موجود تھے؟

ف۱ جن پیغمبر کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی تھی، وہ محمد رسول اللہ تھے، ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا ہوں، عیسیٰؑ کی بشارت ہوں، اپنی والدہ کا خواب ہوں اسی حدیث سے حالی نے اس بیت کا مضمون اخذ کیا ہے۔

بیت

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

موضح القرآن

ل۱ یعنی نماز پڑھنے والوں کے واسطے پاک کریں، کعبے کے گھر کو اسے خدا تعالیٰ نے اپنا گھر کہا ہے

ل۲ یعنی سکھا ہم کو دستور حج کے، جس جس مکان میں جو جو کچھ کرنے ہیں وہ بتا ہم کو۔

ل۳ یعنی ایک دم کے لئے دین کو نہ چھوڑیو، مرتے وقت اسی دین میں مرجائیو!

* * *

جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود
اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم اسی کے حکمبردار
ہیں ۱۳۳ یہ جماعت گزر چکی، ان کو ان کے اعمال (کا) بدلہ (ملیگا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا) اور جو عمل وہ کرتے تھے
ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی ۱۳۴ اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو سیدھے رستے پر
لگ جاؤ، (اے پیغمبر ان سے) کہدو (نہیں) بلکہ (ہم) دین ابراہیمؑ (اختیار کئے ہوئے ہیں) جو ایک خدا کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے
نہ تھے ۱۳۵ (مسلمانو) کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اتری اس پر اور جو (صحیفے) ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ
اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو عطا ہوئیں
ان پر اور جو اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کیطرف سے ملیں ان پر (سب پر ایمان لائے) ہم ان (پیغمبروں) میں سے
کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے، اور ہم اسی (خدائے واحد) کے فرمانبردار ہیں ۱۳۶ تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں
جسطرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں (اور نہ مانیں) تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں اور ان کے مقابل
میں تمہیں خدا کافی ہے اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے ۱۳۷ (کہدو کہ ہمنے) خدا کا رنگ (اختیار کر لیا ہے) اور خدا سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے؟
اور ہم اسی کی عبادت کرنیوالے ہیں ۱۳۸ (ان سے) کہو کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے اور ہمکو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملیگا)
اور تمکو تمہارے اعمال (کا)، اور ہم خاص اسی کی عبادت کرنیوالے ہیں ۱۳۹ (اے یہود و نصاریٰ) کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ
اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے؟ (اے محمدؐ ان سے) کہو کہ بھلا تم زیادہ جانتے ہو یا خدا؟ اور اس سے بڑھکر ظالم کون جو خدا کی شہادت کو جو اسکے پاس (کتاب میں) موجود ہے
چھپائے اور جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو خدا اس سے غافل نہیں ۱۴۰ یہ جماعت گزر چکی ان کو (وہ ملیگا) جو انہوں نے کیا اور تمکو وہ جو تمنے کیا اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی ۱۴۱

ف۱ خدا کے رنگ سے مراد اس کا دین اسلام ہے جو خدا کی توحید خالص سکھاتا اور اسی کو مستحق عبادت بتاتا ہے۔

ف۲ یہود و نصاریٰ حضرت ابراہیمؑ اور اور پیغمبروں کو اپنے مذہب کی طرف منسوب کرتے تھے، یعنی انہیں یہودی یا عیسائی کہتے تھے خدا نے ان کے اس قول کی تردید کی اور فرمایا کہ ان کے حال سے تم زیادہ واقف ہو یا خدا، خدا کے علم میں تو نہ وہ یہودی تھے نہ عیسائی بلکہ اکیلے خدا کے فرمانبردار تھے اور ان کا مذہب اسلام (یعنی خدا کی حکمبرداری) تھا۔

ف۳ شہادت سے مراد اس بات کا علم ہے کہ محمدؐ رسول خدا ہیں جن کا حال ان کی کتابوں میں لکھا ہوا تھا لیکن وہ دیدہ دانستہ اسکو چھپاتے تھے اور خدا نے شہادت کے چھپانے والے کو نہایت ظالم قرار دیا ہے۔

موضح القرآن

ل یہودیوں کو یقین یوں تھا کہ ماں باپ کے گناہوں میں اولاد گرفتار ہوگی اور ان کے ثواب میں بھی اولاد شریک ہوگی، سو یہ غلط ہے، اپنا ہی کیا اپنے آگے آئے گا بھلا یا برا۔

احمق لوگ کہیں گے کہ مسلمان جس قبلے پر (پہلے سے چلے آتے) تھے (اب) اس سے کیوں منہ پھیر
بیٹھے ؟ تم کہہ دو کہ مشرق اور مغرب سب خدا ہی کا ہے ' وہ جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے پر
چلاتا ہے ۞ (۱۴۲) اور اسی طرح ہم نے تم کو امتِ معتدل بنایا ہے[ف۱] تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر (آخر
الزمان) تم پر گواہ بنیں ' اور جس قبلے پر تم (پہلے) تھے اسکو ہم نے اس لئے مقرر کیا تھا کہ معلوم
کریں کہ کون (ہمارے) پیغمبر کا تابع رہتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے ' اور یہ بات (یعنی تحویلِ قبلہ لوگوں کو)
گراں معلوم ہوئی مگر جن کو خدا نے ہدایت بخشی ہے (وہ اسے گراں نہیں سمجھتے) اور خدا ایسا نہیں
کہ تمہارے ایمان کو یونہی کھو دے ' خدا تو لوگوں پر بڑا مہربان (اور) صاحبِ رحمت ہے[۱] (۱۴۳) (اے محمدؐ) ہم
تمہارا آسمان کی طرف منہ پھیر پھیر کر دیکھنا دیکھ رہے ہیں[ف۲] سو ہم تم کو اسی قبلے کی طرف جس کو تم پسند
کرتے ہو منہ کرنے کا حکم دیں گے ' تو اپنا منہ مسجدِ حرام (یعنی خانۂ کعبہ) کی طرف پھیر لو[۲] ' اور تم لوگ جہاں ہوا
کرو (نماز پڑھنے کیوقت) اسی مسجد کیطرف منہ کر لیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے ' وہ
خوب جانتے ہیں کہ (نیا قبلہ) ان کے پروردگار کیطرف سے حق ہے ' اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں خدا ان
سے بیخبر نہیں[۳] ۞ (۱۴۴) اور اگر تم ان اہلِ کتاب کے پاس تمام نشانیاں بھی لیکر آؤ تو بھی یہ تمہارے قبلے کی پیروی نہ کریں '
اور تم بھی انکے قبلے کی پیروی کرنے والے نہیں ہو ' اور ان میں سے بھی بعض بعض کے قبلے کے پیرو نہیں ' اور اگر تم باوجود
اس کے کہ تمہارے پاس دانش (یعنی وحیِ خدا) آچکی ہے انکی خواہشوں کے پیچھے چلو گے تو ظالموں میں (داخل) ہو جاؤ گے ۞ (۱۴۵)
جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے ' وہ ان (پیغمبرِ آخر الزمان) کو اس طرح پہچانتے ہیں ' جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانا کرتے ہیں

ف۱ امتِ معتدل جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط ' عیسائیوں نے افراط اختیار کی ' کہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بنا دیا اور یہودیوں نے تفریط کہ ان کی پیغمبری کو بھی نہ مانا ' امتِ معتدل نے نہ ان کو حد سے زیادہ بڑھایا نہ گھٹایا ' بلکہ ان کے درجے پر رکھا ۱۲

ف۲ یعنی اس غرض سے منہ پھیر پھیر کر دیکھنا کہ کب کعبہ کیطرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہوتا ہے کیونکہ آپ دل سے چاہتے تھے کہ اپنے دادا ابراہیمؑ کے قبلے کیطرف منہ کر کے نماز پڑھا کریں ۱۲

موضح القرآن

۱ یعنی تمہارا قبلہ ابراہیمؑ کے وقت سے کعبہ مقرر ہے اور چند روز بیت المقدس ٹھیرایا ایمان آزمانے کو ' اور اس میں جو لوگ ایمان پر قائم رہے ان کو بڑا درجہ ہے ۔ ۲ مسجدِ حرام کہتے ہیں مکہ کی مسجد کو ' حرام کے معنے جس جگہ بند رہنا چاہیئے اس مکان میں کئی باتیں منع ہیں ' آدمی کو مارنا ' جانور کو ستانا درخت اور گھاس اکھاڑنا اور پڑا مال اٹھانا ۳ حضرت پیغمبرؐ نے نماز ظہر کی دو رکعت پڑھی تھی کہ یہ آیت اتری اور حکم ہوا کہ کعبہ کیطرف منہ کر کے نماز پڑھو حضرت صلعم اسی وقت نماز کے اندر کعبے کی طرف پھر گئے اور دو رکعتیں باقی کی کعبے کی طرف پڑھیں ' اس مسجد کو ذو قبلتین کہتے ہیں یعنی دو قبلے والی ۔

مگر ایک فریق ان میں سے سچی بات کو جان بوجھ کر چھپا رہا ہے (۱۴۶) (اے پیغمبر یہ نیا قبلہ) تمہارے پروردگار
کی طرف سے حق ہے تو تم ہرگز شک کرنیوالوں میں نہ ہونا (۱۴۷) اور ہر ایک (فرقے) کیلئے ایک سمت (مقرر)
ہے جدھر وہ (عبادت کے وقت) منہ کیا کرتے ہیں تو تم نیکیوں میں سبقت حاصل کرو[1] تم جہاں ہو گے خدا تم سب کو
جمع کریگا بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے (۱۴۸) اور تم جہاں سے نکلو[2] (نماز میں) اپنا منہ مسجد محترم کیطرف کر لیا کرو
بیشک وہ تمہارے پروردگار کیطرف سے حق ہے[3] اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے بیخبر نہیں (۱۴۹) اور تم جہاں سے نکلو مسجد
محترم کی طرف منہ (کر کے نماز پڑھا) کرو اور مسلمانو! تم جہاں ہوا کرو اسی (مسجد) کیطرف رخ کیا کرو
(یہ تاکید) اس لئے کیگئی ہے کہ لوگ تم کو کسی طرح کا الزام نہ دے سکیں مگر ان میں سے جو ظالم ہیں (وہ الزام دیں تو دیں[ف۱])
سو ان سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا اور یہ بھی مقصود ہے کہ میں تم کو اپنی تمام نعمتیں بخشوں اور یہ بھی کہ تم
راہ راست پر چلو (۱۵۰) جس طرح (منجملہ اور نعمتوں کے) ہم نے تم میں تمہیں میں سے ایک رسول بھیجے ہیں جو تم کو ہماری آیتیں
پڑھ پڑھ کر سناتے اور تمہیں پاک بناتے اور کتاب (یعنی قرآن) اور دانائی[4] سکھاتے ہیں اور ایسی باتیں بتاتے ہیں جو تم
پہلے نہیں جانتے تھے (۱۵۱) سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا (۱۵۲)
اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بیشک خدا صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے[5] (۱۵۳) اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ
کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے (۱۵۴) اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں
اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنیوالوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنادو (۱۵۵) ان لوگوں پر جب
کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کیطرف لوٹ کر جانیوالے ہیں (۱۵۶) یہی لوگ ہیں جن پر انکے پروردگار کی

ف۱ یہود تو مسلمانوں کو یہ الزام دیتے تھے کہ ہمارے دین کو تو نہیں مانتے، مگر نماز ہمارے قبلے کی طرف پڑھتے ہیں اور مشرک یہ الزام دیتے تھے کہ دعوے تو ابراہیم کے دین پر چلنے کا ہے لیکن انکے قبلے کی طرف نماز نہیں پڑھتے خانہ کعبہ کے قبلہ مقرر کر دینے سے یہ اعتراض رفع ہو گئے۔

موضح القرآن

[1] یعنی یہ ضد کہ ہمارا قبلہ بہتر یا تمہارا، عبث ہے، بہتری اسی کی جو نیکیوں میں زیادہ ہو؛ ہر امت کو ایک قبلہ کا حکم ہوا تھا، آخر سب کو ایک جگہ جمع ہونا ہے؛

[2] یعنی مسافری کے واسطے

[3] یعنی کعبے کیطرف نماز پڑھنا تحقیق اور درست ہے،

[4] دانائی جس سے حلال اور حرام کو پہچانو۔

[5] یعنے یہاں سے اشارت ہے کہ جہاد میں محنت اٹھاؤ اور مضبوطی اختیار کرو۔

مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں (۱۵۷) بےشک (کوہ)[1] صفا اور مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں
تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ[1] کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے (بلکہ طواف ایک قسم کا نیک کام ہے)
اور جو کوئی اپنی خوشی سے نیک کام کرے تو خدا قدرشناس اور دانا ہے (۱۵۸) جو لوگ ہمارے حکموں اور ہدایتوں کو جو ہم نے نازل کی ہیں
(کسی غرض فاسد سے) چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم نے ان کو لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اپنی کتاب میں کھول کھول کر
بیان کر دیا ہے ایسوں پر خدا اور تمام لعنت کرنیوالے لعنت کرتے ہیں[2] (۱۵۹) ہاں جو توبہ کرتے ہیں اور اپنی حالت درست
کر لیتے اور (احکام الٰہی کو) صاف صاف بیان کر دیتے ہیں تو میں ان کے قصور معاف کر دیتا ہوں اور میں بڑا معاف کرنیوالا
(اور) رحم والا ہوں (۱۶۰) جو لوگ کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ایسوں پر خدا کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی
لعنت وہ ہمیشہ اسی (لعنت) میں (گرفتار) رہیں گے۔ ان سے نہ تو عذاب ہی ہلکا کیا جائیگا اور نہ انہیں (کچھ)
مہلت ملے گی (۱۶۱) اور (لوگو) تمہارا معبود خدائے واحد ہے اس بڑے مہربان (اور) رحم والے کے سوا کوئی عبادت کے
لائق نہیں (۱۶۲) بےشک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور
کشتیوں (اور جہازوں) میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لیکر رواں ہیں اور مینہ میں جس کو خدا آسمان سے برساتا
اور اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ (یعنی خشک ہوئے پیچھے سرسبز) کر دیتا ہے اور زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلانے میں اور ہواؤں کے چلانے
میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں عقلمندوں کیلئے (خدا کی قدرت کی) نشانیاں ہیں[3] (۱۶۳) اور بعض
لوگ ایسے ہیں جو غیر خدا کو شریک (خدا) بناتے[4] اور ان سے خدا کی سی محبت کرتے ہیں لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو خدا ہی کے سب سے زیادہ
دوستدار ہیں اور اے کاش ظالم لوگ جو بات عذاب کے وقت دیکھیں گے اب دیکھ لیتے کہ سب طرح کی طاقت خدا ہی کو ہے اور یہ کہ خدا

[1] عمرہ بھی ایک قسم کا حج ہے اور اسمیں اور حج میں یہ فرق ہے کہ حج خاص ذی الحجہ کے مہینے میں ہوتا ہے اور عمرہ اور مہینوں میں بھی ہوسکتا ہے، دوسرے حج میں احرام باندھنا پھر عرفہ کے دن عرفات میں حاضر ہونا پھر وہاں سے چل کر مشعر الحرام میں رات رہنا، پھر صبح عید کو منیٰ میں پہنچکر کنکر پھینکنا، اور حجامت بنوا کر احرام اتارنا اور مکہ میں جاکر طواف کعبہ کرنا پھر صفا و مروہ کے درمیان (جو مکے میں دو پہاڑیاں ہیں) دوڑنا وغیرہ ہوتا ہے اور عمرہ میں صرف احرام باندھنا خانہ کعبہ کا طواف کرنا، صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا ہوتا ہے۔

موضح القرآن

[1] صفا اور مروہ دو پہاڑ ہیں مکہ کے شہر میں عرب کے لوگ حضرت ابراہیم کے وقت سے ہمیشہ حج کرتے رہے ہیں، لیکن کفر کے وقت میں اکثر غلطیاں پڑ گئی تھیں، ان دو پہاڑوں پر بت دوھرے تھے حج میں وہاں بھی طواف کرتے تھے، جب لوگ مسلمان ہوئے جانا کہ یہ بھی کفر کی غلطی تھی اب وہاں نہ جانا چاہیئے اس پر یہ آیت اتری۔
[2] یہ ان کے حق میں ہے جن کو علم خدا کا پہنچا اور غرض دنیا کیواسطے چھپا رکھا۔
[3] مکے کے کافر کہتے تھے کہ ہم تین سو ساٹھ ۳۶۰ خدا رکھتے ہیں، ان سے ایک شہر کا بندوبست خوب نہیں ہوسکتا اور محمد صلعم کہتا ہے کہ میرا ایک ہی خدا ہے جو سارے عالم کا کام بناتا ہے سو کوئی دلیل لائے اپنی بات پر تب ہم سچ جانیں سو خدا تعالیٰ نے اس آیہ میں اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کیں۔
[4] یعنی وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے برابر یہ بھی ہیں۔

سخت عذاب کرنے والا ہے ﴿۱۶۵﴾ اس دن (کفر کے) پیشوا اپنی پیرووں سے بیزاری ظاہر کریں گے اور (دونوں) عذاب
(الٰہی) دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے ف۱ ﴿۱۶۶﴾ (یہ حال دیکھ کر) پیروی کرنیوالے (حسرت سے) کہیں گے کہ اے
کاش ہمیں پھر دنیا میں جانا نصیب ہوتا کہ جس طرح یہ ہم سے بیزار ہو رہے ہیں اسیطرح ہم بھی ان سے بیزار ہوں اس طرح خدا ان کے اعمال
انہیں حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نکل نہیں سکیں گے ف۲ ﴿۱۶۷﴾ لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ
اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ف۳ ﴿۱۶۸﴾ وہ تو تمکو برائی اور بیحیائی ہی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور یہ بھی کہ خدا
کی نسبت ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں (کچھ بھی) علم نہیں ہے ف۴ ﴿۱۶۹﴾ اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے
اسکی پیروی کرو تو کہتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اسی چیز کی پیروی کرینگے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا بھلا اگرچہ ان کے باپ
دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے رستے پر ہوں (تب بھی وہ انہیں کی تقلید کئے جائیں گے؟) ف۵ ﴿۱۷۰﴾ جو لوگ کافر ہیں انکی مثال اس شخص
کی سی ہے جو کسی ایسی چیز کو آواز دے جو پکار اور آواز کے سوا کچھ سن نہ سکے (یہ) بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ (کچھ) سمجھ ہی نہیں سکتے ﴿۱۷۱﴾
اے اہل ایمان! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمکو عطا فرمائی ہیں انکو کھاؤ اور اگر خدا ہی کے بندے ہو تو اس (کی نعمتوں) کا شکر بھی ادا کرو ﴿۱۷۲﴾ اس نے
تم پر مرا ہوا جانور اور لہو ف۱ اور سؤر کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے ف۲ ہاں جو ناچار ہو جائے بشرطیکہ
خدا کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت) سے باہر نکل جائے اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنیوالا ہے ﴿۱۷۳﴾ جو لوگ خدا کی
کتاب سے ان (آیتوں اور ہدایتوں) کو جو اسنے نازل فرمائی ہیں چھپاتے اور ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی منفعت) حاصل
کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھرتے ہیں ایسے لوگوں سے خدا قیامت کے دن نہ کلام کرے گا اور نہ انکو (گناہوں سے) پاک کریگا
اور ان کیلئے دکھ دینے والا عذاب ہے ﴿۱۷۴﴾ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اور بخشش چھوڑ کر عذاب خریدا یہ آتش جہنم کی کیسی برداشت

ف۱ مرے ہوئے جانوروں میں سے مچھلی اور ٹڈی بروئے حدیث نبوی حلال ہیں اور لہو میں سے جگر اور کلیجی حلال ہیں ۱۲۔ ف۲ یہ ترجمہ لغوی معنی کی بنا پر کیا گیا ہے لغت میں اہلال کے معنی آواز بلند کرنے کے ہیں مفسرین جو اس لفظ کے معنوں میں ذبح کا لفظ استعمال کرتے ہیں وہ شان نزول کے لحاظ سے کرتے ہیں کیونکہ جاہلیت میں جو جانور غیر خدا کیلئے استعمال کیا جاتا تھا ذبح کرنے کے وقت بھی اس پر اسی غیر کا نام لیا جاتا تھا ورنہ حقیقت میں جو چیز غیر خدا کیلئے مقرر کیجائے خواہ وہ جانور ہو یا اور کچھ حرام ہے اس لئے کہ آیت میں حرف مَا استعمال فرمایا گیا ہے جسکے معنی ہیں جو چیز اور عام ہے ذبح حیوان اور اور چیزوں کو خواہ وہ کھانے کی ہوں یا پہننے کی یا اور طرح استعمال کرنے کی سب کو شامل ہے چونکہ لغت مقدم ہے اسلئے ہم نے لغوی معنی استعمال کئے ہیں، حرمت و حلت میں نیت کو بڑا دخل ہے مثلاً جو جانور غیر خدا کیلئے مقرر کیا گیا ہو اس پر ذبح کیوقت خدا کا نام لیا جائے یا غیر خدا کا حرمت کے لحاظ سے برابر ہے خدا کا نام لینے سے وہ حلال نہ ہوگا علمائے کرام نے لکھا ہے کہ اگر کسی مسلمان نے کوئی جانور غیر خدا کی تقرب کیلئے ذبح کیا تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا اور وہ جانور ایسا ہوگا جیسے مرتد کا ذبح ہوا بہر حال نذر کی نیت خدا ہی کے لئے کرنی چاہیئے اور ذبح کرنے کے وقت اس پر اسی وحدہ لاشریک کا نام لینا چاہیئے،

(بقیہ ص۲۵ پر)

کرنیوالے ہیں ۱۷۵ یہ اس لیئے کہ خدا نے کتاب سچائی کیساتھ نازل فرمائی اور جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں
(آکر نیکی سے) دور (ہو گئے) ہیں ۱۷۶ نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب (کو قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ خدا
پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (خدا کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں
اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں کے چھڑانے میں ف۱ (خرچ کریں) اور نماز پڑھیں
اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کر لیں تو اسکو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں
یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (خدا سے) ڈرنے والے ہیں ۱۷۷ مومنو تم کو مقتولوں کے بارے میں قصاص (یعنی
خون کے بدلے خون) کا حکم دیا جاتا ہے (اس طرح پر کہ) آزاد کے بدلے آزاد (مارا جائے) اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت ف۲
اور اگر قاتل کو اسکے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کر دیا جائے ف۳ تو (وارث مقتول کو) پسندیدہ طریق سے (قرارداد کی)
پیروی (یعنی مطالبہ خونبہا) کرنا اور (قاتل کو) خوش خوئی کیساتھ ادا کرنا چاہیئے یہ پروردگار کی طرف سے تمہارے لیئے آسانی اور
مہربانی ہے جو اس کے بعد زیادتی کرے اسکے لیئے دکھ کا عذاب ہے ۱۷۸ اور اے اہل عقل (حکم) قصاص میں (تمہاری) زندگانی ہے تاکہ
تم (قتل و خونریزی سے) بچو ف۴ ۱۷۹ تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت کا وقت آجائے تو اگر وہ کچھ مال چھوڑ جانیوالا ہو تو ماں باپ
اور رشتہ داروں کیلیئے دستور کے مطابق وصیت کر جائے (خدا سے) ڈرنیوالوں پر یہ ایک حق ہے ف۵ ۱۸۰ جو شخص وصیت کو سننے کے بعد بدل
ڈالے تو اس (کے بدلنے) کا گناہ انہیں لوگوں پر ہے جو اس کو بدلیں بیشک خدا سنتا جانتا ہے ف۶ ۱۸۱ اگر کسی کو وصیت کرنیوالے کی
طرف سے (کسی وارث کی) طرفداری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو تو اگر وہ (وصیت کو بدل کر) وارثوں میں صلح کرا دے تو اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک
خدا بخشنے والا (اور) رحم والا ہے ف۷ ۱۸۲ مومنو تم پر روزے فرض کیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو ف۸ ۱۸۳

(صفحہ ۲۴ کا بقیہ)
کیونکہ وہ اپنے ساتھ کسی کو شریک کرانا نہیں چاہتا ۱۲

موضح القرآن

ل یعنی بتوں کے پوجنے والے اور بت آپس میں دشمن ہو جاوینگے عذاب دیکھ کر ۲ جن لوگوں کو پوجتے ہیں سوا اللہ کے وہ اس روز پوجنے والوں کو جواب دینگے اور ان کی امید سب طرف سے ٹوٹ گئی اور افسوس کھاویں گے اس وقت کچھ فائدہ نہیں افسوس کا یہاں سے بت پرستوں کا احوال ہے ۳ عرب کے لوگوں نے دین ابراہیم کو کس طرح بگاڑا تھا اول سوائے خدا کو پوجنے لگے اور ان کی نیاز جانور ذبح کرنے لگے کہ وہ مردار ہوتا ہے اور کفر ہے اور مواشی میں سے کئی چیزیں حرام ٹھہرالیں جو سورہ مائدہ اور انعام میں بیان ہیں اور گوشت خوک حلال سمجھا ان باتوں پر اللہ تعالیٰ ان کو الزام دیتا ہے ۴ یعنی مسئلے اپنی طرف سے بنا لو جیسے اب بھی بہت غلط العوام ٹھیر رہے ہیں ۵ یعنی جب معلوم ہوا کہ باپ دادوں کی رسم خلاف حکم خدا کے ہے پھر اس پر چلے ۱۲

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)

ف۱ گردنوں کو چھڑانے سے مراد غلامی وغیرہ کی قید سے آزاد کرانا ہے ۱۲
ف۲ یعنی مقتول کے بدلے قاتل ہی قتل کیا جائے ف۳ یعنی خون سے درگذر کیا جائے اور خون کے بدلے خونبہا قرار پائے ۱۲

(بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

(روزوں کے دن) گنتی کے چند روز ہیں تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کر لے[1]
اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلادیں[2] اور جو کوئی
شوق سے نیکی کرے تو اسکے حق میں زیادہ اچھا ہے، اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے (۱۸۴) (روزوں کا مہینہ)
رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اوّل اوّل) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں
اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے، تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے
اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کر لے خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں
چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کر لو اور اس احسان کے بدلے کہ خدا نے تم کو ہدایت بخشی
ہے تم اسکو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو[3] (۱۸۵) اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہدو کہ)
میں تو (تمہارے) پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسکی دعا قبول کرتا ہوں تو انکو چاہیئے کہ میرے حکموں کو مانیں اور
مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں[4] (۱۸۶) روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز کر دیا گیا ہے وہ تمہاری
پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو[5] خدا کو معلوم ہے کہ تم (ان کے پاس جانے سے) اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تم پر
مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے درگزر فرمائی اب (تم کو اختیار ہے کہ) ان سے مباشرت کرو اور خدا نے جو چیز تمہارے
لئے لکھ رکھی ہے (یعنی اولاد) اسکو (خدا سے) طلب کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے
الگ نظر آنے لگے، پھر روزہ (رکھ کر) رات تک پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف کے طور پر بیٹھے ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو یہ خدا کی
حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا اسی طرح خدا اپنی آیتیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں (۱۸۷)

(صفحہ ۲۵ کا بقیہ)

موضح القرآن

لے یعنی حاکموں کو چاہیئے کہ قصاص دلانے میں قصور نہ کریں تاکہ آئندہ خون کرنا بند ہو۔ ۲ے کفر کی رسم میں مردے کی وارث اولاد کے سوا کوئی نہ تھے اولاد میں بھی فقط بیٹا، سو اول اللہ صاحب نے اولاد ہی وارث رکھی پر مردے پر ضرور ہوا کہ ماں باپ کو اور ناتے والوں کو موافق حاجت اپنے روبرو دلوا جاوے ۳ے یعنی اگر مردہ کہہ مرا تھا پر دینے والے نے نہ دیا تو مردے پر گناہ نہیں وہی گنہگار ہیں ۴ے یعنی کسی نے دیکھا کہ مردہ بے انصافی سے دلوا گیا اولاد کو بہت تھوڑا بچا تو اور ل کو سمجھا کر صلح کرا دے ایسا بدلنا گناہ نہیں، فائدہ اول اللہ صاحب نے یہ حکم فرمایا تھا بعد اس کے سورہ نساء میں وہ آیتیں اتریں جنہیں وارثوں کے حصے آپ ہی ٹھہرا دیئے اب مردے کا دلوانا موقوف ہوا، ۵ے یعنی روزے سے سلیقہ آجاوے جی روکنے کا تو ہر جگہ روک سکو:

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)

و۱ یعنی جتنے روزے نہ رکھے ہوں بیماری اور سفر کے بعد اتنے قضا رکھ لے:
و۲ اس آیت میں تندرست اور طاقتور شخص کو روزہ رکھنا لازم نہیں کیا گیا تھا بلکہ رکھنے نہ رکھنے کا اختیار دیا گیا تھا مگر اس کے بعد کی آیت میں اختیار زائل کر دیا اور روزہ رکھنا حتم اور قطعی کر دیا گیا و۳ یعنی جس طرح پوشاک کا تعلق جسم سے ہوتا ہے اسی طرح مرد کا تعلق عورت سے اور عورت کا مرد سے ہوتا ہے (بقیہ ص۲۸ پر)

اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اس کو (رشوۃً) حاکموں کے پاس پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر
کھا جاؤ اور (اسے) تم جانتے بھی ہو ﴿۱۸۸﴾ (اے محمدؐ) لوگ تم سے نئے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ گھٹتا بڑھتا کیوں
ہے) کہہ دو کہ وہ لوگوں کے (کاموں کی میعادیں) اور حج کا وقت معلوم ہونے کا ذریعہ ہے اور نیکی اس بات میں نہیں کہ (احرام کی حالت
میں) گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ بلکہ نیکوکار وہ ہے جو پرہیزگار ہو اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو اور
خدا سے ڈرتے رہو تاکہ نجات پاؤ ﴿۱۸۹﴾ اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کہ خدا
زیادتی کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا ﴿۱۹۰﴾ اور ان کو جہاں پاؤ قتل کردو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے (یعنی مکے سے)
وہاں سے تم بھی انکو نکال دو اور (دین سے گمراہ کرنے کا) فساد قتل و خونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے اور جبتک وہ تم سے مسجد محترم
(یعنی خانہ کعبہ) کے پاس نہ لڑیں تم بھی وہاں ان سے نہ لڑنا ہاں اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کرڈالو کافروں کی یہی سزا ہے ﴿۱۹۱﴾
اور اگر وہ باز آجائیں تو خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنیوالا ہے ﴿۱۹۲﴾ اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہنا کہ فساد نابود ہوجائے اور (ملک
میں) خدا ہی کا دین ہوجائے اور اگر وہ (فساد سے) باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں (کرنی چاہیئے) ﴿۱۹۳﴾ ادب کا مہینہ
ادب کے مہینے کے مقابل ہے اور ادب کی چیزیں ایک دوسرے کا بدلہ ہیں پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی
تم اس پر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ڈرنیوالوں کے ساتھ ہے ﴿۱۹۴﴾ اور خدا کی راہ میں (مال) خرچ کرو
اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بیشک خدا نیکی کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے ﴿۱۹۵﴾ اور خدا (کی خوشنودی)
کیلئے حج اور عمرے کو پورا کرو اور اگر (راستے میں) روک لیے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو (کردو) اور جبتک قربانی اپنے
مقام پر نہ پہنچ جائے سر نہ منڈاؤ اور اگر کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کسی طرح کی تکلیف ہو تو (اگر وہ سر منڈا لے تو)

(صفحہ ۲۶ کا بقیہ)

موضح القرآن

ل اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کا مہینہ اسی سبب ٹھہرا کہ اس میں اترا قرآن، پس قرآن کی خدمت اس مہینے میں اول چاہیئے، اسی سبب سے رسول خداؐ نے تقید کیا تراویح کا، اور آپ چند روز جماعت کر کے پھر کر دوانی کر قرآن میں اشارات ہیں، صریح فرض نہو جائے ۲ ے اوپر کی آیت میں فرمایا کہ بڑائی کرو اللہ کی یعنی عید کے دن جو تکبیر کہتے ہیں باواز بلند، اس واسطے دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ دور نہیں، اور بلند آواز اور فائدہ کے واسطے ہر ایک شخص نے حضرتؐ سے پوچھا کہ ہمارا رب دور ہے تو ہم اسکو پکاریں، یا نزدیک تو ہم آہستہ بات کہیں، اس پر یہ آیت اتری (صفحہ ھذا کا حاشیہ)

ل اہلہ ہلال کی جمع ہے اور ہلال پہلی تین راتوں کے چاند کو کہتے ہیں، چاند حقیقت میں ایک ہے مگر چونکہ وہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے اسلئے گویا کئی چاند ہوتے اسی وجہ سے ان کو اہلہ کہا گیا ہے، اسکے گھٹنے بڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ ان پڑھ ہیں ان کو اس سے مہینے اور تاریخ اور اوقات حج معلوم ہوتے ہیں اگر ایک حالت پر رہتا تو ان لوگوں کو بڑی مشکل پیش آتی کہ یہ مہینہ معلوم ہوتا نہ تاریخ ہلال کو دیکھ کر ہر شخص مہینہ اور تاریخ اور حج کے اوقات اور اور کاموں کی میعادیں آسانی سے معلوم کرسکتا ہے ۱۲

(بقیہ صـ۲۸ پر)

اس کے بدلے روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے پھر جب (تکلیف دور ہو کر) تم مطمئن ہو جاؤ تو جو (تم میں)

حج کے وقت تک عمرے سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ جیسی قربانی میسر ہو کرے اور جس کو (قربانی) نہ ملے وہ تین روزے ایام حج

میں رکھے اور سات جب واپس ہو، یہ پورے دس ہوئے، یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل و عیال مکے میں نہ رہتے ہوں،

اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے[ل] (۱۹۶) حج کے مہینے (معین ہیں جو) معلوم ہیں[ا]

تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرلے تو حج (کے دنوں) میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے، نہ کوئی برا

کام کرے نہ کسی سے جھگڑے، اور جو نیک کام تم کرو گے وہ خدا کو معلوم ہو جائیگا اور زاد راہ (یعنی رستے کا

خرچ) ساتھ لیجاؤ کیونکہ بہتر (فائدہ) زاد راہ (کا) پرہیزگاری ہے، اور اے اہل عقل مجھ سے ڈرتے رہو[۲] (۱۹۷) اس کا

تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں بذریعہ تجارت) اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو[۳] اور جب عرفات سے

واپس ہونے لگو تو مشعر حرام (یعنی مزدلفہ) میں خدا کا ذکر کرو[۴]، اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اس نے تم کو

سکھایا اور اس سے پیشتر تم لوگ (ان طریقوں سے) محض ناواقف تھے (۱۹۸) پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے

تم بھی واپس ہو[۵] اور خدا سے بخشش مانگو، بیشک خدا بخشنے والا (اور) رحمت کرنیوالا ہے (۱۹۹) پھر جب حج

کے تمام ارکان پورے کر چکو تو (منیٰ میں) خدا کو یاد کرو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے، بلکہ

اس سے بھی زیادہ[۶]، اور بعض لوگ ایسے ہیں جو (خدا سے) التجا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو (جو دینا

ہے) دنیا ہی میں عنایت کر ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں (۲۰۰) اور بعضے ایسے ہیں کہ دعا کرتے ہیں کہ اے

ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت بخشیو اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو (۲۰۱)

(صفحہ ۲۷ کا بقیہ)

۲ اہل عرب میں دستور تھا کہ جب گھر سے نکل کر احرام باندھ لیتے اور گھر میں آنے کی ضرورت واقع ہوتی تو گھر میں دروازے سے نہ داخل ہوتے بلکہ پچھواڑے سے کود کر آتے، خدا نے اس فعل کو داخل نیکی نہ قرار دیا اور گھر میں دروازے سے آنے کا حکم فرمایا،

۳ عزت کے مہینے چار تھے: ذیقعد، ذی الحجہ، محرم، رجب اور ان میں لڑائی نہیں کیجاتی تھی کافر ان مہینوں میں لڑائی کرنے لگتے تو مسلمان ان مہینوں کے ادب کی وجہ سے لڑائی سے رکتے اور حیران ہوتے کہ کیا کریں خدا نے فرمایا کہ اگر کافر ان مہینوں کا ادب ملحوظ رکھیں تو تم بھی رکھو اور اگر وہ ادب کو چھوڑ دیں اور تم پر ظلم کرنے لگیں تو تم بھی ان سے لڑو اور بدلہ لینے میں دریغ نہ کرو،

موضح القرآن

ل یعنی مکہ جائے امان ہے لیکن جب انہوں نے ابتدا کی اور تم پر ظلم کیا اور ایمان لانے پر ستانے لگے کہ یہ مار ڈالنے سے زیادہ ہے اب انکو امان نہ رہی جہاں پاؤ مارو آخر جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے یہی حکم کیا کہ جو ہتھیار سامنے کرے اسکو مارو اور باقی سب کو امن دیا ۲ یعنی جہاد کو چھوڑ کر نہ بیٹھو اسمیں تمہاری ہلاکت ہے: (صفحہ ھذا کا حاشیہ)

ا یعنی شوال ذیقعد اور عشرۂ ذی الحجہ

موضح القرآن

ل یہاں سے احکام حج کے ہیں، حج کا طریق یہ ہے کہ احرام باندھے پھر عرفے کے دن عرفات میں حاضر ہو پھر بارے

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

یہی لوگ ہیں جن کے لئے ان کے کاموں کا حصّہ (یعنی اجر نیک تیار) ہے اور خدا جلد حساب لینے والا (اور جلد اجر دینے والا) ہے ؁ (۲۰۲) اور (قیام منیٰ کے) دنوں میں (جو گنتی کے دن ہیں) خدا کو یاد کرو ۱ اگر کوئی جلدی کرے (اور) دو ہی دن میں (چل دے) تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو بعد تک ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں ۱ یہ باتیں اس شخص کیلئے ہیں جو (خدا سے) ڈرے اور تم لوگ خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اسکے پاس جمع کئے جاؤ گے ۱ (۲۰۳) اور کوئی شخص تو ایسا ہے جسکی گفتگو دنیا کی زندگی میں تمکو دلکش معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنی مافی الضمیر پر خدا کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے ؁ (۲۰۴) اور جب پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو زمین میں دوڑتا پھرتا ہے تاکہ اسمیں فتنہ انگیزی کرے اور کھیتی کو (برباد) اور (انسانوں اور حیوانوں کی) نسل کو نابود کردے اور خدا فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا ۱ (۲۰۵) اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے خوف کر تو غرور اس کو گناہ میں پھنسا دیتا ہے سو ایسے کو جہنم سزاوار ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے ۱ (۲۰۶) ؁ اور کوئی شخص ایسا ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور خدا بندوں پر بہت مہربان ہے ۱ (۲۰۷) مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے (۲۰۸) ؁ پھر اگر تم احکام روشن پہنچ جانے کے بعد لڑکھڑا جاؤ تو جان رکھو کہ خدا غالب (اور) حکمت والا ہے (۲۰۹) کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ ان پر (خدا کا عذاب) بادل کے سائبانوں میں آنازل ہو اور فرشتے بھی (اتر آئیں) اور کام تمام کردیا جائے ۱ اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کیطرف ہے ؁ (۲۱۰) اے محمدؐ! بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے انکو کتنی کھلی نشانیاں دیں ۔ اور جو شخص خدا کی نعمت کو اپنے پاس آنیکے بعد بدل دے تو خدا سخت عذاب کرنیوالا ہے ؁ (۲۱۱) اور جو کافر ہیں ان کیلئے دنیا کی زندگی خوشنما کردی گئی ہے اور وہ مومنوں سے تمسخر کرتے ہیں ۱ لیکن جو پرہیزگار ہیں وہ قیامت کے دن ان پر غالب ہوں گے

(صفحہ ۲۸ کا بقیہ) چلے تو رات رہے مشعر الحرام میں پھر عید کی صبح کو منیٰ میں پہنچ کر کنکر پھینکے اور حجامت کرا کر احرام اتارے پھر مکے میں جا کر طواف کعبہ کرے پھر صفا اور مروہ کے بیچ دوڑے پھر منیٰ میں آوے، تین دن رہے ہر روز کنکر پھینکے، پھر مکے جا کر طواف رخصت کرے اور چلا جائے اور عمرہ کا طریق یہ ہے کہ احرام باندھ جن دنوں چاہے اور طواف کعبہ کرے اور صفا اور مروہ کے بیچ دوڑے پھر حجامت کرا کر احرام اتارے ٢ بعضے لوگ اپنے گھر سے جان بوجھ کر خرچ راہ کا اپنے ساتھ کا نہ لیتے اور وہاں جا کر ہر ایک سے مانگتے سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ لوگوں کو حیران کرنے سے خرچ راہ کا اپنے ساتھ لانا بہتر ہے ٣ حج کے سفر میں اگر سوداگری کرو گناہ نہیں مباح ہے ٤ مشعر الحرام ایک مکان کا نام ہے وہ مکان عرفات اور منیٰ کے درمیان ہے ٥ یہ بھی کفر کی غلطی تھی کہ مکے کے رہنے والے عرفات تک نہ جاتے کہ عرفات حرم سے باہر ہے حرم کی حد پر کھڑے رہتے سو فرمایا کہ جہاں سے لوگ چلیں طواف کو تم بھی چلو ٦ حضرت محمد صلعم کے پیدا ہونے سے پہلے دستور تھا کہ حج کر کے تین دن تک خوشی کرتے اور اپنے باپ دادا کی بڑائیاں بیان کرتے سو خدا تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا

(صفحہ ہذا کا حاشیہ) ١ گنتی کے دنوں سے عید کے بعد تین دن مراد ہیں جنکو ایام تشریق کہتے ہیں ان تین دنوں یعنی ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ تاریخ میں (صفحہ ۳۰ پر)

اور خدا جس کو چاہتا ہے بیشمار رزق دیتا ہے ﴿۲۱۲﴾ (پہلے تو سب) لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا^ا (لیکن وہ آپس میں اختلاف
کرنے لگے) تو خدا نے (انکی طرف) بشارت دینے والے اور ڈر سنانیوالے پیغمبر بھیجے اور ان پر سچائی کیساتھ کتابیں نازل
کیں تاکہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے تھے انکا ان میں فیصلہ کر دے اور اسمیں اختلاف بھی انہیں لوگوں نے کیا جن کو کتاب دی گئی
تھی باوجودیکہ ان کے پاس کھلے ہوئے احکام آچکے تھے (اور یہ اختلاف انہوں نے صرف) آپس کی ضد سے (کیا) تو جس امر حق
میں وہ اختلاف کرتے تھے خدا نے اپنی مہربانی سے مومنوں کو اسکی راہ دکھا دی اور خدا جس کو چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھا
دیتا ہے ﴿۲۱۳﴾ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یوں ہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں)
تو پیش آئیں ہی نہیں انکو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دئیے گئے یہاں تک
کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب خدا کی مدد آئے گی دیکھو خدا کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی)
ہے ﴿۲۱۴﴾ (اے محمد!) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کس طرح کا مال خرچ کریں کہدو کہ (جو چاہو خرچ
کرو لیکن) جو مال خرچ کرنا چاہو وہ (درجہ بدرجہ اہل استحقاق یعنی) ماں باپ کو اور قریب کے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو
اور محتاجوں کو اور مسافروں کو (سب کو دو) اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اسکو جانتا ہے ﴿۲۱۵﴾ (مسلمانو!) تمپر (خدا کے رستے میں لڑنا)
فرض کر دیا گیا ہے وہ تمہیں ناگوار تو ہوگا^۳ مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب
نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لئے مضر ہو اور (ان باتوں کو) خدا ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ﴿۲۱۶﴾ (اے محمد)
لوگ تم سے عزت والے مہینوں میں لڑائی کرنے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہدو کہ ان میں لڑنا بڑا (گناہ) ہے اور خدا کی راہ سے روکنا اور
اس سے کفر کرنا اور مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ میں جانے) سے (بند کرنا) اور اہل مسجد کو اس میں سے نکال دینا (جو یہ کفار کرتے ہیں) خدا کے نزدیک

(صفحہ ۲۹ کا بقیہ) خدا کو یاد کرنا چاہیئے اور اگر کوئی صرف دو دن رہ کر چلا جائے تو اسے اختیار ہے ۔

موضح القرآن

ا ان آیتوں میں یہ فرمایا کہ کفر کے وقت یہ دستور تھا کہ حج سے فارغ ہو کر تین روز عید کے بعد خوشی کرتے اور بازار لگاتے اور اپنے باپ دادوں کے ساکھے بیان کرتے اب اللہ صاحب نے اس کے بدلے تین روز ٹھیرنا مقرر کیا کہ اللہ کو یاد کرو ان دنوں میں دوپہر کو کنکر پھینکتے ہیں اور ہر نماز کے بعد تکبیر کہتے ہیں اور سوائے نماز ہر وقت اور کوئی چاہے تو دو ہی دن رہ کر رخصت ہو اور تین دن رہے تو بہتر ۲ وہ شخص ایک منافق تھا اس کا نام اخنس تھا حضرت پیغمبر صلعم کے پاس آیا اور قسم خدائے تعالیٰ کی کھا کر اپنی محبت اور ایمان ظاہر کیا اور جب پھرا دین سے تو ایک کھیت کو جاتے ہوتے راہ میں جلا دیا اور مسلمانوں کے کتنے جانوروں کی کوچیں کاٹ دیں ۳ یہ حال ہر منافق کا کہ ظاہر میں خوشامد کرے اور اللہ کو گواہ کرے کہ میرے دل میں تمہاری محبت ہے اور جھگڑے کے وقت کچھ کج کرے اور قابو پاوے تو لوٹ مار مچاوے کو اور منع کرنے سے اور ضد چڑھے اور زیادہ گناہ کرے ۴ یہ حال ہے صاحب ایمان کا کہ اللہ کی رضا پر اپنی جان دیوے ۵ یعنی بہکاؤ پر نہ چلو ۶ یعنی ہر ایک کو سزا ملے اسکے کاموں کے مطابق ۷ یعنی کافر

(بقیہ صـ۳۱ پر دیکھئے)

اس سے بھی زیادہ (گناہ) ہے اور فتنہ انگیزی خونریزی سے بھی بڑھ کر ہے اور یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک
کہ اگر مقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر (کر کافر ہو) جائیگا اور کافر ہی
مریگا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہو جائیں گے اور یہی لوگ دوزخ (میں جانے) والے
ہیں جسمیں ہمیشہ رہیں گے ۲۱۷ جو لوگ ایمان لائے اور خدا کیلئے وطن چھوڑ گئے اور (کفار سے) جنگ کرتے رہے وہی خدا کی رحمت کے امیدوار
ہیں اور خدا بخشنے والا (اور) رحمت کرنیوالا ہے ۲۱۸ (اے پیغمبر!) لوگ تمسے شراب اور جوئے کا حکم دریافت کرتے ہیں کہدو
کہ ان میں نقصان بڑے ہیں اور لوگوں کیلئے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے نقصان فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں لہ
اور یہ بھی تمسے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کونسا مال خرچ کریں کہدو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو اس طرح خدا تمہارے
لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو ۲۱۹ (یعنی) دنیا اور آخرت (کی باتوں) میں (غور کرو) اور تمسے
یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہدو کہ ان کی (حالت کی) اصلاح بہت اچھا کام ہے اور اگر تم ان سے مل جل کر رہنا (یعنی
خرچ اکٹھا رکھنا) چاہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنیوالا کون ہے اور اصلاح کرنیوالا کون اور اگر
خدا چاہتا تو تمکو تکلیف میں ڈال دیتا بیشک خدا غالب (اور) حکمت والا ہے ۲۲۰ اور (مومنو!) مشرک عورتوں سے جب تک کہ ایمان
نہ لائیں نکاح نہ کرنا کیونکہ مشرک عورت خواہ تم کو کیسی ہی بھلی لگے اس سے مومن لونڈی بہتر ہے اور (اسیطرح) مشرک مرد جب
تک ایمان نہ لائیں مومن عورتوں کو ان کی زوجیت میں نہ دینا کیونکہ مشرک (مرد) سے خواہ وہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے مومن غلام بہتر ہے یہ
(مشرک لوگوں کو) دوزخ کیطرف بلاتے ہیں اور خدا اپنی مہربانی سے بہشت اور بخشش کیطرف بلاتا ہے اور اپنے حکم
لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں ۲۲۱ اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہدو کہ وہ تو نجاست ہے

(صفحہ ۲۹ کا بقیہ صفحہ ۳۰ سے آگے) اشراف و دولتمند ہنستے ہیں جب مسلمان غریب محتاجوں کو دیکھتے ہیں محتاج اصحاب جیسے حضرت بلال رض اور عمار رض کافر اسیر لوگوں کو دیکھ کر ہنستے اور کہتے کہ محمد (صلعم) کو دیکھو جو کہتا ہے کہ ان گداؤں اور محتاجوں سے کام جہان کا بناتا ہوں اور عرب کے سرداروں کی شیخی اور بڑائی موقوف کرتا ہوں اگر کام اس کا سچ ہوتا تو سردار اور اشراف عرب کے اس کے رفیق ہوتے نہ کہ یہ گدا محتاج (صفحہ ۳۰ کا حاشیہ)

موضح القرآن

لہ حضرت آدم ع اور اولاد انکی سب ایک دین پر تھے ۲ خدا نے کتنے ہی نبی اور کتابیں بھیجیں پر اس واسطے نہیں کہ ہر امت کو جدی راہ بتاوے بلکہ سب پیغمبروں کی امت کو ایک ہی راہ فرمائی جب وہ امت اس سے بہکتی تو اور پیغمبر آیا اور جب اس کتاب سے بہکی تو اور کتاب بھیجی ۳ یعنی وہ لڑائی بری لگتی ہے تم کو اور تمہارا جی نہیں چاہتا اس واسطے کہ اسمیں خرچ مال کا اور ڈر جان کا ہے ۴ حضرت محمد نے ایک فوج بھیجی تھی کافروں پر انہوں نے کافروں کو مارا اور لوٹ لائے، مسلمانوں نے جانا کہ وہ دن جمادی الآخر کا ہے اور وہ غرہ رجب کا تھا کافروں نے اس بات پر طعنہ دیکر کہا کہ محمد (صلعم) نے حرام مہینے کو بھی حلال کیا اور اپنے لوگوں کو رخصت دی کہ حرام مہینوں میں بھی (بقیہ ۳۲ پر)

سو ایامِ حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو، ہاں جب پاک ہو جائیں تو جس طریق
سے خدا نے تمہیں ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنیوالوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۲۲۲)
تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو اور خدا سے ڈرتے
رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اسکے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بشارت سنا دو (۲۲۳) اور خدا (کے نام) کو
اس بات کا حیلہ نہ بنانا کہ (اسکی) قسمیں کھا کھا کر سلوک کرنے اور پرہیزگاری کرنے اور لوگوں میں صلح و سازگاری کرانے سے رک جاؤ،
اور خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے (۲۲۴) خدا تمہاری لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کریگا لیکن جو قسمیں تم قصد دلی سے کھاؤ گے
ان پر مواخذہ کریگا اور خدا بخشنے والا بردبار ہے (۲۲۵) جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے سے قسم کھا لیں ان کو چار مہینے تک انتظار
کرنا چاہئے، اگر (اس عرصے میں قسم سے) رجوع کر لیں تو خدا بخشنے والا مہربان ہے (۲۲۶) اور اگر طلاق کا ارادہ کر لیں تو بھی خدا سنتا (اور) جانتا ہے (۲۲۷)
اور طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنی تئیں روکے رہیں اور اگر وہ خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو جائز
نہیں کہ خدا نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اسکو چھپائیں اور ان کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس (مدت) میں وہ ان کو
اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں، اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا
حق) عورتوں پر ہے، البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور خدا غالب (اور) صاحب حکمت ہے (۲۲۸) طلاق (صرف) دو بار ہے (یعنی جب
دو دفعہ طلاق دے دی جائے تو) پھر (عورتوں کو) یا تو بطریق شائستہ (نکاح میں) رہنے دینا ہے یا بھلائی کیساتھ چھوڑ دینا، اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر
تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو، ہاں اگر تم لوگوں کو خوف ہو کہ وہ دونوں خدا کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت خاوند کے ہاتھ
سے رہائی پانے کے بدلے میں کچھ دیدے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں، یہ خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں ان سے باہر نکلنا اور جو لوگ

(صفحہ ۳۰ کا بقیہ صفحہ ۳۱ سے آگے)
لڑائی کریں اور لوٹیں اور مسلمانوں نے آن کر پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمنے شب میں یہ کام کیا اس کا کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت اتری

(صفحہ ۳۱ کا حاشیہ)
(۱) آغاز اسلام میں شراب حرام نہ تھی مسلمان اسکو بلا تامل پیتے تھے جب آیت نازل ہوئی تو جن لوگوں نے خیال کیا کہ اس میں نقصان ہے انہوں نے اسکو ترک کر دیا اور جن لوگوں نے سمجھا کہ اسمیں فائدے ہیں وہ پیتے رہے، پھر یہ آیت اتری کہ "جب تم متوالے ہوا کرو تو نماز نہ پڑھا کرو" تو جو شراب پیا کرتے تھے انہوں نے نماز کے وقت اس کا پینا ترک کر دیا ان آیتوں سے شراب کی برائی تو ظاہر تھی لیکن صریح حرمت نہ تھی، پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ "اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور پاسے یہ سب ناپاک کام اعمالِ شیطان سے ہیں سو ان سے بچو تاکہ نجات پاؤ" اس سے شراب صاف طور پر حرام ہو گئی؛ حضرت عمرؓ جو شراب کے بارے میں صاف حکم کے نزول کے خواہشمند تھے جب انہوں نے یہ آیت سنی کہ "شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے بارے میں تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں خدا کی یاد میں نماز سے روک دے سو تم کو (ان سے) باز رہنا چاہئے" تو بیساختہ کہنے لگے کہ ہم باز رہے، باز رہے

موضح القرآن
(۱) یتیموں کے حق میں پہلے تعید اترا
(بقیہ صفحہ ۳۳ پر)

خدا کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے وہ گنہگار ہونگے ؛ (۲۲۹) پھر اگر شوہر (دو طلاقوں کے بعد تیسری) طلاق عورت کو دیدے تو اسکے
بعد جبتک عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے اس (پہلے شوہر) پر حلال نہوگی، ہاں اگر دوسرا خاوند بھی اسی طلاق دیدے اور عورت
اور پہلا خاوند پھر ایکدوسرے کیطرف رجوع کرلیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں شرطیکہ دونوں یقین کریں کہ خدا کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے
اور یہ خدا کی حدیں ہیں انکو وہ ان لوگوں کیلئے بیان فرماتا ہے جو دانش رکھتے ہیں (۲۳۰) اور جب تم عورتوں کو (دو دفعہ) طلاق دے چکو،
اور انکی عدت پوری ہوجائے تو انہیں یا تو حسنِ سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریق شائستہ رخصت کردو اور اس نیت سے انکو نکاح میں
نہ رہنے دینا چاہیئے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو، اور جو ایسا کریگا وہ اپنا ہی نقصان کریگا اور خدا کے احکام کو ہنسی (اور کھیل)
نہ بناؤ، اور خدا نے تمکو جو نعمتیں بخشی ہیں اور تم پر جو کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے
انکو یاد کرو، اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے (۲۳۱) اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو
اور ان کی عِدت پوری ہوجائے تو ان کو دوسرے شوہروں کے ساتھ جب وہ آپس میں جائز طور پر راضی ہوجائیں نکاح کرنے سے
مت روکو، اس (حکم) سے اس شخص کو نصیحت کیجاتی ہے جو تم میں خدا اور آخرت پر یقین رکھتا ہے یہ تمہارے لئے نہایت
خوب اور بہت پاکیزگی کی بات ہے اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (۲۳۲) اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں، یہ
(حکم) اس شخص کیلئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے، اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کیمطابق باپ کے ذمہ ہوگا، کسی شخص کو اسکی
طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیجاتی (تو یاد رکھو کہ) نہ تو ماں کو اسکے بچہ کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اسکی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے
اور اسیطرح (نان نفقہ) بچے کے وارث کے ذمہ ہے اور اگر دونوں (یعنی ماں باپ) آپس کی رضامندی اور صلاح سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کچھ گناہ
نہیں، اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ تم دودھ پلانے والیوں کو دستور کیمطابق انکا حق جو تم نے دینا کیا تھا دیدو،

(بقیہ صفحہ ۳۱ کا ۲۲۰ سے آگے)
کہ جو کوئی ان کا مال کھاوے وہ پیٹ میں آتش بھرے پھر جو کوئی یتیموں کو رکھنے والے تھے وہ ان کے مال اور خرچ کھانے پہننے کا جدا رکھنے لگے کہ ہمارے خرچ میں ان کی کوئی چیز نہ آوے پھر سخت مشکل پڑی کہ ایک چیز یتیم کیواسطے تیار کی اس کے کام نہ آئی ضائع ہوئی تب حکم اترا کہ خرچ اپنا اور ان کا ملا کر رکھو تو کچھ مضائقہ نہیں کہ ایک وقت انکی چیز آپ خرچ کی تو دوسرے وقت اپنی چیز ان کے کام لگائی لیکن نیت چاہیئے سنوارنے کی اللہ تعالیٰ نیت دیکھتا ہے لہ پہلے مسلمان اور کافر میں ناتا جاری تھا اس آیت سے حرام ٹھیرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا تو انکا نکاح ٹوٹ گیا، شرک کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے، باقی یہود اور نصاریٰ کی عورت سے نکاح درست ہے ان کو مشرک نہیں فرمایا ؛
(صفحہ ۳۲ کا حاشیہ)
ف لفظوں کا لحاظ کیا جاتا تو ترجمہ یوں ہونا چاہئے تھا کہ تمہیں خدا سے ملتا ہے مگر جو ترجمہ یہاں کیا گیا ہے وہ محاورے کے لحاظ سے بہت لطیف ہے ف۲ یعنی اس بات کی قسم نہ کھاؤ کہ میں فلاں شخص سے سلوک نہیں کروں گا یا فلاں نیک کام نہیں کروں گا، اگر ایسی قسم کھائی ہو تو اس کو توڑ دینا چاہیئے اور اس کا کفارہ دے دینا چاہیئے ف۳ لغو قسم وہ ہے جس کی نیت نہو اور بے قصد و ارادہ کھائی جائے جیسے بعض لوگ بطور تکیہ کلام کے بات بات میں واللہ باللہ کہا کرتے ہیں بعضوں نے کہا کہ لغو قسم وہ ہے جو (بقیہ صفحہ ۳۴ پر)

اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسکو دیکھ رہا ہے (٢٣٣) اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں تو عورتیں
چار مہینے دس دن اپنے آپکو روکے رہیں اور جب (یہ) عدت پوری کر چکیں اور اپنے حق میں پسندیدہ کام (یعنی نکاح) کرلیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور خدا تمہارے کاموں
سے واقف ہے (٢٣٤) اگر تم کنائے کی باتوں میں عورتوں کو نکاح کا پیغام بھیجو یا (نکاح کی خواہش کو) اپنے دلوں میں
مخفی رکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں، خدا کو معلوم ہے کہ تم ان سے (نکاح کا) ذکر کرو گے، مگر (ایام عدت میں) اسکے سوا
کہ دستور کے مطابق کوئی بات کہدو پوشیدہ طور پر ان سے قول و قرار نہ کرنا اور جبتک عدت پوری نہ ہولے نکاح کا پختہ ارادہ
نہ کرنا اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خدا کو سب معلوم ہے تو اس سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا بخشنے والا
(اور) حلم والا ہے (٢٣٥) اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دیدو تو تم پر کچھ گناہ نہیں،
ہاں انکو دستور کیمطابق کچھ خرچ ضرور دو (یعنی) مقدور والا اپنے مقدور کیمطابق دے اور تنگدست اپنی حیثیت کیمطابق نیک لوگوں پر یہ ایک طرح
کا حق ہے (٢٣٦) اور اگر تم عورتوں کو انکے پاس جانے سے پہلے طلاق دیدو لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہوگا، ہاں اگر عورتیں مہر بخش دیں یا مرد جن کے
ہاتھ میں عقد نکاح ہے (اپنا حق) چھوڑ دیں (اور پورا مہر دیدیں تو انکو اختیار ہے) اور اگر تم (مرد لوگ ہی) اپنا حق چھوڑ دو تو یہ
پرہیزگاری سے نزدیک کی بات ہے اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے (٢٣٧)
(مسلمانو!) سب نمازیں خصوصاً بیچ کی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کیساتھ ادا کرتے رہو اور خدا کے آگے ادب سے کھڑے رہا
کرو (٢٣٨) اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیادے یا سوار (جس حال میں ہو نماز پڑھ لو) پھر جب امن (و اطمینان) ہو جائے تو جس طریق سے
خدا نے تمکو سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے خدا کو یاد کرو (٢٣٩) اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں وہ
اپنی عورتوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ان کو ایک سال تک خرچ دیا جائے اور گھر سے نکالی نہ جائیں، ہاں اگر وہ خود گھر سے

(صفحہ ٣٢ کا بقیہ ٣ سے آگے) غصے کیحالت میں کھائی جائے یا حلال کو حرام کرلیا جائے ایسی قسم میں کفارہ نہیں ہے، بعض نے کہا کہ جو گناہ کی بات پر کھائی جائے، بعض نے کہا کہ جو معاملے کے وقت کھائی جائے بیچنے والا کہے واللہ یہ چیز میں اتنے کو نہیں بیچوں گا خریدنے والا کہے واللہ میں اتنے کو نہیں خریدوں گا، ہر حال لغو قسم پر مواخذہ نہیں ١٢ ف ٤ جس لفظ کا ہمنے حیض ترجمہ کیا ہے وہ قروء ہے قروء جمع قرء کی ہے جس کے معنے حیض کے بھی ہیں اور طہر کے بھی اس بارہ میں اختلاف رہا ہے کہ یہاں قروء سے مراد حیض ہے یا طہر، صحابہؓ کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ قروء بمعنی طہر ہے امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مذہب ہے، مگر خلفائے اربعہ اور بہت سے صحابہ کبار اور تابعینؒ کا یہ قول ہے کہ قروء سے مراد حیض ہے، امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی مذہب ہے امام احمدؒ کہتے ہیں کہ اکابر صحابہؓ اسی کے قائل ہیں کہ قروء بمعنی حیض ہے لغتہ قروء کا لفظ مشترک المعنی ہے اور علمائے لسان عرب اور فقہا کو اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ قروء کے معنی حیض اور طہر دونوں ہیں جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آیت قرآنی میں قروء سے مراد حیض ہے ان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جناب رسالتمآب نے فاطمہ بنت حبیش سے فرمایا تھا کہ دعی الصلوٰۃ ایام اقرائک یعنی ایام حیض میں نماز ترک کر دیا کرو ہمنے اسی روایت کی بنا پر قروء کا ترجمہ حیض کیا ہے ١٢ ف

نکل جائیں اور اپنے حق میں پسندیدہ کام (یعنی نکاح) کرلیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں، اور خدا زبردست حکمت
والا ہے۔ (۲۴۰) اور مطلقہ عورتوں کو بھی دستور کے مطابق نان و نفقہ دینا چاہیئے، پرہیزگاروں پر (یہ بھی) حق ہے۔ (۲۴۱)
اسی طرح خدا اپنے احکام تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو (۲۴۲) بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو (شمار میں)
ہزاروں ہی تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل بھاگے تھے، تو خدا نے ان کو حکم دیا کہ مرجاؤ پھر انکو
زندہ بھی کردیا کچھ شک نہیں کہ خدا لوگوں پر مہربانی رکھتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے (۲۴۳) اور مسلمانو خدا کی
راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ خدا (سب کچھ) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے (۲۴۴) کوئی ہے کہ خدا کو قرض حسنہ دے کہ وہ
اس کے بدلے اس کو کئی حصے زیادہ دیگا، اور خدا ہی روزی کو تنگ کرتا ہے اور (وہی اسے) کشادہ کرتا ہے، اور تم اسی کی
طرف لوٹ کر جاؤ گے (۲۴۵) بھلا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جس نے موسیٰ کے بعد اپنے
پیغمبر سے کہا کہ آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کردیں تاکہ ہم خدا کی راہ میں جہاد کریں، پیغمبر نے کہا کہ اگر تم کو جہاد
کا حکم دیا جائے تو عجب نہیں کہ لڑنے سے پہلو تہی کرو، وہ کہنے لگے کہ ہم راہ خدا میں کیوں نہ لڑیں گے جبکہ ہم وطن
سے خارج اور بال بچوں سے جدا کردیئے گئے، لیکن جب ان کو جہاد کا حکم دیا گیا تو چند اشخاص کے سوا سب پھر گئے
اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے (۲۴۶) اور ان کے پیغمبر نے ان سے (یہ بھی) کہا کہ خدا نے تم پر طالوت کو بادشاہ
مقرر فرمایا ہے وہ بولے کہ اسے ہم پر بادشاہی کا حق کیونکر ہوسکتا ہے، بادشاہی کے مستحق تو ہم ہیں اور اسکے پاس تو بہت سی دولت بھی نہیں پیغمبر
نے کہا کہ خدا نے اسکو تم پر فضیلت دی ہے اور بادشاہی کیلئے منتخب فرمایا ہے اس نے اسے علم بھی بہت سا بخشا ہے اور تن و توش
بھی (بڑا عطا کیا ہے) اور خدا کو اختیار ہے جسے چاہے بادشاہی بخشے، وہ بڑا کشائش والا اور دانا ہے (۲۴۷) اور

(صفحہ ۳۲ کا حاشیہ)
۷؎ یعنی ماں اگر دودھ پلانے پر راضی نہ ہو تو اس پر جبر نہ کیا جائے اور باپ سے اسکی استطاعت سے زیادہ نفقہ نہ مانگا جائے۔

موضح القرآن

۱؎ یعنی تیسری طلاق کے بعد نہیں پھر سکتی، بلکہ دونوں کی خوشی ہو تو بھی نکاح نہیں بندھ سکتا جبتک بیچ میں اور خاوند کی صحبت نہ ہو لے اور وہ مرد اپنی مرضی سے طلاق دیوے پھر مدت بیٹھ کر عورت پہلے خاوند کو نکاح کرے تب درست ہے ۲؎ یعنی یہ نہ کرو کہ عورت کو طلاق دی پھر جب نزدیک عدت کے پہنچے تو پھر رکھ لو اپنے پاس، پھر کئی دن پیچھے پھر طلاق دو ستانے کو اور دکھ پہنچانے کو، تو اچھی طرح سلوک سے رہو یا چھوڑ دو تو خوشی سے اچھی طرح چھوڑ دو ۳؎ یعنی حکم بجالانے میں سستی اور ڈھیل نہ کرو ۴؎ یہ حکم ہے عورتوں کے ولیوں کو کہ ان کے نکاح میں ان کی خوشی ملحوظ رکھیں اور جہاں وہ راضی ہوں وہاں کردیں اگرچہ اپنی نظر میں اور جگہ بہتر معلوم ہو ۵؎ یعنی اگر مرد و عورت میں طلاق ہوئی اور لڑکا رہا دودھ پیتا تو ماں دو برس بند رہے اسکے دودھ پلانے کو اور باپ اس کا خرچ اٹھاوے اور اگر باپ مر گیا تو لڑکے کے وارث اس کا خرچ اٹھاویں اور جو دو برس سے کم میں اٹھاویں اپنی خوشی سے تو بھی روا ہے اور اگر باپ کسی اور سے پلوا لے اور ماں کو بند نہ رکھے تو بھی روا ہے لیکن اس کے بدلے میں ماں کا کچھ حق نہ کاٹ رکھے۔

پیغمبر نے ان سے کہا کہ ان کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئے گا جسکو
فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے، اسمیں تمہارے پروردگار کی طرف سے تسلی (بخشنے والی چیز)
ہوگی، اور کچھ اور چیزیں بھی ہونگی، جو موسیٰؑ اور ہارونؑ چھوڑ گئے تھے، اگر تم ایمان رکھتے ہو تو یہ
تمہارے لئے ایک بڑی نشانی ہے (۲۴۸) غرض جب طالوت فوجیں لیکر روانہ ہوا تو اس نے (ان سے)
کہا کہ خدا ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے، جو شخص اس میں سے پانی پی لیگا (اسکی
نسبت تصور کیا جائے گا کہ) وہ میرا نہیں، اور جو نہ پئے گا وہ (سمجھا جائیگا کہ) میرا ہے، ہاں
اگر کوئی ہاتھ سے چلو بھر پانی لے لے، (تو خیر، جب وہ لوگ نہر پر پہنچے) تو چند شخصوں کے
سوا سب نے پانی پی لیا، پھر جب طالوت اور مومن لوگ جو اس کے ساتھ تھے نہر کے پار ہو گئے، تو کہنے لگے
کہ آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں، جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ ان کو خدا
کے روبرو حاضر ہونا ہے، وہ کہنے لگے کہ بسا اوقات تھوڑی سی جماعت نے خدا کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح
حاصل کی ہے اور خدا استقلال رکھنے والوں کے ساتھ ہے[۱] (۲۴۹) اور جب وہ لوگ جالوت اور اسکے لشکر کے مقابل میں آئے تو
(خدا سے) دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر کے دہانے کھول دے، اور ہمیں (لڑائی میں) ثابت قدم رکھ اور لشکر کفار پر
فتحیاب کر (۲۵۰) تو طالوت کی فوج نے خدا کے حکم سے انکو ہزیمت دی، اور داؤد نے جالوت کو قتل کر ڈالا، اور خدا نے اسکو بادشاہی اور دانائی
بخشی اور جو کچھ چاہا سکھایا، اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے پر (چڑھائی اور حملہ کرنے) سے ہٹاتا نہ رہتا تو ملک تباہ ہو جاتا لیکن
خدا اہل عالم پر بڑا مہربان ہے[۲] (۲۵۱) یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو سچائی کیساتھ پڑھکر سناتے ہیں (اور اے محمدؐ) تم بلاشبہ پیغمبروں میں سے ہو (۲۵۲)

(صفحہ ۳۴ کا حاشیہ)
ف[۱] طلاق کی عدت تین حیض اور سوگ کی عدت چار مہینے دس دن اس صورت میں ہے جب حمل معلوم نہو اور اگر حمل معلوم ہو تو بچہ پیدا ہونے کے وقت تک ہے
ف[۲] پورے التزام کیساتھ ادا کرتے رہو، مراد یہ ہے کہ نماز کو اس کے اوقات میں پڑھتے رہو، بیچ کی نماز کے بارے میں مختلف اقوال ہیں کسی نے کہا ظہر کی نماز مراد ہے کسی نے کہا عشاء کی نماز، کسی نے کہا عصر کی، کسی نے کہا مغرب کی کسی نے کہا فجر کی، مگر زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس سے عصر کی نماز مراد ہے جیسا صحیح حدیثوں میں آیا ہے

موضح القرآن
[۱] یعنی عورت ایک خاوند سے چھوٹی ہے اور عدت میں ہے تب کسی اور کو روا نہیں کہ اس سے نکاح کرے یا صاف وعدہ کر رکھے مگر دل میں نیت رکھے کہ یہ فارغ ہوگی تو میں نکاح کروں گا، یا اس پردے میں سنا رکھے تا کہ اس سے پہلے کوئی اور نہ کہہ بیٹھے، پر وہ یہ کہ ایک بات کہدے مرج سے مثلاً عورت کو کہے کہ تجھ کو ہر کوئی عزیز کریگا یا کہے کہ مجھ کو ارادہ نکاح ہے.
ف[۲] یعنی لڑائی کا وقت ہو تو ناچار کو سواری پر بھی اور پیادہ بھی اشارہ سے نماز روا ہے گو کہ منہ قبلہ کیطرف بھی نہ ہو۔

(صفحہ ۳۵ کا حاشیہ)
موضح القرآن
[۱] یہ حکم تھا جبکہ مردے کے اختیار میں کہنا تھا وارثوں کو دلوانا، جب سے حصے اللہ صاحب نے ٹھہرا دیے

(بقیہ صفحہ ۳۷ پر)

یہ پیغمبر (جو ہم وقتاً فوقتاً بھیجتے رہے ہیں) ان میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی
ہے بعض ایسے ہیں جن سے خدا نے گفتگو فرمائی اور بعض کے (دوسرے امور میں) مرتبے بلند کیے اور عیسیٰ بن مریم
کو ہم نے کھلی ہوئی نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے ان کو مدد دی اور اگر خدا چاہتا تو ان سے پچھلے لوگ
اپنے پاس کھلی نشانیاں آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا تو ان میں سے بعض تو
ایمان لے آئے اور بعض کافر ہی رہے اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ باہم جنگ و قتال نہ کرتے لیکن خدا جو چاہتا ہے کرتا
ہے (۲۵۳) اے ایمان والو جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے پہلے خرچ کر لو جس میں نہ
(اعمال کا) سودا ہو اور نہ دوستی اور سفارش ہو سکے، اور کفر کرنے والے لوگ ظالم ہیں (۲۵۴) خدا (وہ معبود برحق ہے کہ)
اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، زندہ ہمیشہ رہنے والا اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ
آسمانوں میں، اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے کون ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی)
سفارش کر سکے، جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی
معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے، ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم
کرا دیتا ہے) اس کی بادشاہی (اور علم) آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت
کچھ بھی دشوار نہیں، وہ بڑا عالی رتبہ اور جلیل القدر ہے (۲۵۵) دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے ہدایت
(صاف طور پر ظاہر اور) گمراہی سے الگ ہو چکی ہے تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور خدا پر ایمان لائے اس نے ایسی
مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں، اور خدا (سب کچھ) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے (۲۵۶) جو لوگ

(صفحہ ۳۵ کا نوٹ ۲۳۶ سے آگے) عورت کا بھی ٹھہرا دیا اب مرنے کا دلوانا موقوف ہوا۔ لہ پہلے خرچ فرمایا تھا یعنی جوڑا دینا اس طلاق پر مہر نہ ٹھہرا ہو اور ہاتھ نہ لگایا ہو یہاں سب کے حکم فرمایا سب طلاق والیوں کو جوڑا دینا بہتر ہے اور اس پہلی کو ضروری ہے ۳ لہ ایک وقت ایک شہر میں وبا پڑی تھی اس شہر کے سارے رہنے والے کئی ہزار آدمی وہاں سے بھاگ گئے موت کے ڈر سے ایک جنگل میں اترے خدا تعالیٰ کو فرشتہ کو حکم کیا اس نے آن کر کہا تم سب مر جاؤ وہ چالیس ہزار یا ستر ہزار آدمی سب مر گئے سات دن کے بعد حضرت حزقیلؑ کی دعا سے انہیں پھر جلایا کہ آگے کو توبہ کریں یہاں اسی واسطے فرمایا کہ جہاد سے جی چھپانا عبث ہے موت نہیں چھوڑتی ۴ لہ اللہ کو قرض دے یعنی جہاد میں خرچ کرے اس طرح فرمایا مہربانی سے اور تنگی کا اندیشہ نہ رکھو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کشائش ہے ۵ لہ بعد حضرت موسیٰؑ کے ایک مدت بنی اسرائیل کا کام بنا رہا پھر جب ان کی نیت بری ہو گئی ان پر غنیم مسلط ہوا جالوت بادشاہ کافر نے ان کے اطراف کے شہر چھین لیے اور لوٹا اور بندی پکڑ لیگیا وہاں سے بھاگ کے لوگ شہر بیت المقدس جمع ہوئے حضرت شمویل نبی سے چاہا کہ کوئی بادشاہ با اقبال مقرر کر دو کہ بغیر سردار با اقبال کے ہم لڑ نہیں سکتے؛ ۶ لہ جب بنی اسرائیل نے حضرت شموئیل سے کہا کہ ہمیں کوئی (بقیہ صفحہ ۳۸ پر)

ایمان لائے ہیں ان کا دوست خدا ہے کہ ان کو اندھیرے سی نکال کر روشنی میں لیجاتا ہے اور جو
کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں کہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لیجاتے ہیں یہی لوگ
اہل دوزخ ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (۲۵۷) بھلا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اس (غرور کے سبب سے کہ
خدا نے اس کو سلطنت بخشی تھی ابراہیم سی پروردگار کے بارے میں جھگڑنے لگا جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار
تو وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے وہ بولا کہ جلا اور مار تو میں بھی سکتا ہوں ابراہیم نے کہا کہ خدا تو سورج
کو مشرق سی نکالتا ہے آپ اسے مغرب سے نکال دیجیئے (یہ سنکر) کافر حیران رہ گیا اور خدا بے انصافوں کو
ہدایت نہیں دیا کرتا (۲۵۸) یا اسی طرح اس شخص کو (نہیں دیکھا) جسے ایک گاؤں میں جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا
اتفاق گزر ہوا تو اس نے کہا کہ خدا اس (کے باشندوں) کو مرنے کے بعد کیونکر زندہ کریگا تو خدا نے اسکی
روح قبض کر لی (اور) سو برس تک (اسکو مردہ رکھا) پھر اسکو جلا اٹھایا اور پوچھا تم کتنا عرصہ (مرے) رہے ہو
اس نے جواب دیا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم خدا نے فرمایا (نہیں) بلکہ سو برس (مرے) رہے ہو اور اپنے کھانے
پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ (اتنی مدت میں مطلق) سڑی بسی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو (جو مرا پڑا ہے) غرض
(ان باتوں سے) یہ ہے کہ ہم تمکو لوگوں کیلئے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائیں اور (ہاں گدھے کی) ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم انکو
کیونکر جوڑ دیتے اور ان پر (کس طرح) گوشت پوست چڑھا دیتے ہیں جب یہ واقعات اسکے مشاہدے میں آئے تو بول اٹھا کہ
میں یقین کرتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے (۲۵۹) اور جب ابراہیم نے (خدا سے) کہا کہ اے پروردگار مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیونکر
زندہ کریگا خدا نے فرمایا کیا تم نے (اس بات کو) باور نہیں کیا انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں لیکن (میں دیکھنا) اسلئے (چاہتا ہوں) کہ

(صفحہ ۳۶ کا بقیہ حاشیہ ۲ سمر آگئے) اور دلیل بھی اس کی بادشاہت پر دکھاؤ تو ہمیں یقین آوے اور ہمارا دل رجوع ہووے اسکی تابعداری کو حضرت شمویل نے جناب الٰہی میں رجوع کی خدا تعالیٰ نے اور نشانی طالوت کی بادشاہی پر فرمائی بنی اسرائیل میں ایک صندوق چلا آتا تھا اسمیں تبرکات تھے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے لڑائی کیوقت سردار کے آگے لے چلتے اور دشمن پر حملہ کرتے تو اسکو آگے دھر لیتے پھر اللہ تعالیٰ فتح دیتا جب بدنیت ہوگئے تو وہ صندوق ان سے چھینا گیا غنیم کے ہاتھ لگا اب جو طالوت بادشاہ ہوا تو وہ صندوق خود بخود رات کیوقت اس کے گھر کے سامنے آموجود ہوا سبب یہ ہوا کہ غنیم کے شہر میں جہاں یہ رکھا تھا بلا پڑی پانچ شہر ویران ہوگئے پس ناچار ہو کر انہوں نے دو بیلوں پر اسے لاد کر ہانک دیا پھر فرشتے بیلوں کو ہانک کر یہاں لے آئے۔ (صفحہ ۳۶ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱؎ طالوت کیساتھ نکلنے کو سب تیار ہوئے ہوس سے اس نے تقید کیا کہ جو شخص جوان اور بیفکر ہو وہی نکلے اس نے چاہا کہ ان کو آزمائے ایک منزل پانی نہ ملا بعد اسکے ایک نہر ملی تو تقید کیا کہ ایک چلو سے زیادہ جو کوئی پیوے وہ میرے ساتھ نہ آوے تین سو تیرہ آدمی رہ گئے باقی سب نے توڑ دی۔

۲؎ نادان لوگ کہتے ہیں کہ لڑائی کرنی نبیوں کا کام نہیں اس قصے سے معلوم ہوا کہ جہاد ہمیشہ سے ہے (البقرہ ۶۹)

میرا دل اطمینانِ کامل حاصل کرلے) خدا نے فرمایا کہ چار جانور پکڑ وا کر اپنے پاس منگا لو (اور ٹکڑے ٹکڑے کرا دو) پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھوا دو پھر انکو بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے اور جان رکھو کہ خدا غالب اور صاحب حکمت ہے (٢٦٠) جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (٢٦١)
جو لوگ اپنا مال خدا کے رستے میں صرف کرتے ہیں پھر اسکے بعد اس خرچ کا (کسی پر) احسان رکھتے ہیں اور نہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں انکا صلہ انکے پروردگار کے پاس (تیار) ہے اور (قیامت کے روز) نہ انکو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے (٢٦٢) جس خیرات دینے کے بعد (لینے والے کو) ایذا دیجائے اس سے تو نرم بات کہدینی اور (اسکی بے ادبی سے) درگزر کرنا بہتر ہے اور خدا بے پروا اور بردبار ہے (٢٦٣)
مومنو! اپنے صدقات (و خیرات) احسان رکھنے اور ایذا دینے سے اس شخص کی طرح برباد نہ کر دینا جو لوگوں کو دکھاوے کیلئے مال خرچ کرتا ہے اور خدا اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا تو اس (کے مال) کی مثال اس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اس پر زور کا مینہ برس کر اسے صاف کر ڈالے (اسی طرح) یہ (ریاکار) لوگ اپنے اعمال کا کچھ بھی صلہ حاصل نہیں کر سکیں گے اور خدا ایسے ناشکروں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (٢٦٤) اور جو لوگ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اور خلوص نیت سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں انکی مثال ایک باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو جب اس پر مینہ پڑے تو دگنا پھل لائے اور اگر مینہ نہ بھی پڑے تو خیر پھوار ہی سہی اور خدا تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے (٢٦٥) بھلا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جسمیں نہریں بہ رہی ہوں اور اسمیں اسکے لئے ہر قسم کے میوے موجود ہوں اور اسے بڑھاپا آ پکڑے اور اس کے ننھے ننھے بچے بھی ہوں تو (ناگہاں) اس باغ پر آگ کا بھرا ہوا بگولا چلے اور وہ جل کر (راکھ کا ڈھیر ہو) جائے اس طرح خدا

(صفحہ ٣٦ کا بقیہ) سر آگے اور اگر جہاد نہو تو مفسد لوگ ملک کو ویران کر دیں پ (صفحہ ٣٧ کا) کھلی ہوئی نشانیوں سے مراد مردوں کا زندہ کرنا، بیماروں کا اچھا کرنا اور مادر زاد اندھوں کی آنکھیں روشن کرنا ہے روح القدس سے مراد جبرئیل ہیں جو ہر جگہ عیسیٰ کیساتھ رہا کرتے تھے لڑنے اور جنگ و قتال کرنے سے مراد اختلاف ہے یعنی اگر خدا چاہتا تو انمیں اختلاف نہوتا مگر اس نے ان کا مختلف رہنا چاہا اس لئے وہ ان سے متفق نہوئے: موضح القرآن
لہ یعنی عمل کا وقت ابھی ہے آخرت میں عمل بکتے نہیں کوئی آشنا کام دیتا ہے نہ کوئی سفارش سے چھڑا سکتا ہے جب تک پکڑنے والا ہی نہ چھوڑے لہ فضائل آیۃ الکرسی اسکو حدیث ابی بن کعب میں اعظم آیت کتاب اللہ فرمایا ہے کہ شیطان اسکے پڑھنے والے کے پاس نہیں پھٹکتا حدیث ابو ہریرہؓ میں اسکو سید آیات قرآن کہا ہے حدیث میں وارد ہے کہ شیطان اس سے بھاگتا ہے پڑھنے والے کے پاس نہیں آتا لہ یعنی کسی کو زور سے مسلمان کرنا ضرور نہیں ف فائدہ جہاد یہ نہیں کہ زور سے اپنی بات قبول کرواتے ہیں بلکہ جس کام کو سب نیک کہتے ہیں اور کرتے نہیں وہی کام زور سے کرواتے ہیں

تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو اور سمجھو ۲۶۶ مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم
تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرو اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا کہ (اگر وہ چیزیں تمہیں دیجائیں تو
بجز اسکے کہ (لیتے وقت) آنکھیں بند کر لو انکو کبھی نہ لو اور جان رکھو کہ خدا بے پروا اور قابل ستائش ہے ۲۶۷ (اور دیکھنا) شیطان
(کا کہا نہ ماننا وہ) تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور خدا تم سے اپنی بخشش اور رحمت کا وعدہ کرتا ہے
اور خدا بڑی کشائش والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے ۲۶۸ وہ جسکو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جسکو دانائی ملی بیشک اسکو بڑی
نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں ۲۶۹ اور تم (خدا کی راہ میں) جس طرح کا خرچ کرو یا کوئی نذر مانو تو خدا
اسکو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ۲۷۰ اگر تم خیرات ظاہر دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ دو اور دو بھی اہل حاجت کو
تو وہ خوب تر ہے اور (اس طرح کا دینا) تمہارے گناہوں کو بھی دور کر دیگا اور خدا کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے ۲۷۱ (اے محمد) تم ان لوگوں کی
ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہو بلکہ خدا ہی جسکو چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے اور (مومنو) تم جو مال خرچ کرو گے تو اس کا فائدہ تمہیں کو ہے اور تم جو خرچ
کرو گے خدا کی خوشنودی کیلئے کرو گے اور جو مال تم خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا دیدیا جائیگا اور تمہارا کچھ نقصان نہیں کیا جائیگا ۲۷۲ (اور ہاں تم جو
خرچ کرو گے تو) ان حاجتمندوں کیلئے جو خدا کی راہ میں رکے بیٹھے ہیں اور ملک میں کسی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتے (اور مانگنے سے عار رکھتے ہیں) یہاں تک کہ نہ مانگنے
کی وجہ سے ناواقف شخص انکو غنی خیال کرتا ہے اور تم قیافے سے انکو صاف پہچان لو (کہ حاجتمند ہیں اور شرم کے سبب) لوگوں سے (منہ پھوڑ کر اور
لپٹ کر نہیں مانگ سکتے اور تم جو مال خرچ کرو گے کچھ شک نہیں کہ خدا اسکو جانتا ہے ۲۷۳ جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ
اور ظاہر (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہتے ہیں انکا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور انکو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور
نہ غم ۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو ۲۷۴

(صفحہ ۳۸ کا حاشیہ)
ف جس شخص نے حضرت ابراہیم سے جھگڑا کیا وہ بابل کا بادشاہ نمرود تھا جو لوگوں سے اپنے تئیں سجدہ کراتا تھا حضرت ابراہیم نے سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اس نے سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ میں تو اپنے خدا کو سجدہ کرتا ہوں! اس نے کہا خدا کون؟ انہوں نے کہا خدا وہ جس کے ہاتھ میں زندگی اور موت ہے یعنی جو حیات و ممات کا خالق ہے کافر اس بات کو تو سمجھا نہیں بولا کہ میں بھی زندہ کر سکتا ہوں اور مار سکتا ہوں چنانچہ اس نے دو قیدیوں کو بلوایا ایک جو واجب القتل تھا اسکو معاف کر دیا یعنی جان بخشی کر دی دوسرا جو قاتل نہ تھا اسکو مروا ڈالا تب حضرت ابراہیم نے یہ دیکھ کر کہ یہ بدفہم ہے اس سے کہا کہ اگر آپ خدا ہیں تو آفتاب کو جو مشرق سے نکلا کرتا تھا حکم دیجئے کہ مغرب سے نکلے اس کا جواب کافر سے کچھ نہ بن پڑا اور لاجواب ہو کر رہ گیا۔ ۲ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ یہ قصہ حضرت عزیر پیغمبر کا ہے اور مشہور بھی یہی ہے۔
(صفحہ ۳۹ کا حاشیہ)
ف وابل بڑے بڑے قطروں کے مینہ کو کہتے ہیں اور طل شبنم کو بھی کہتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی اور ہلکی ہلکی بوندوں کے مینہ کو یعنی پھوار کو بھی کہتے ہیں اور وہ بھی درختوں کے سرسبز رکھنے کیلئے کافی ہوتی ہے ہم نے ترجمہ میں پھوار اختیار کیا ہے۔
موضح القرآن
لے حضرت ابراہیم چار جانور لائے ان چاروں کو اپنے ساتھ ہلایا تاکہ پہچان رہے پھر چاروں کو (ٹکڑے کر کے)

اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) حالانکہ سودے کو خدا نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام،
تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آگیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا۔ اور (قیامت میں) اس کا
معاملہ خدا کے سپرد اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے (٢٧٥) خدا سود کو نابود (یعنی بے
برکت) کرتا اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے اور خدا کسی ناشکرے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا (٢٧٦) جو لوگ ایمان لائے اور
نیک عمل کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کچھ
خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہونگے (٢٧٧) مومنو! خدا سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو (٢٧٨)
اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) خدا اور رسول سے جنگ کرنے کیلئے (تیار ہوتے ہو) اور اگر توبہ کرلوگے (اور سود چھوڑ دو گے)
تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور نہ تمہارا نقصان (٢٧٩) اور اگر قرض لینے والا تنگدست ہو تو (اسے)
کشائش (کے حاصل ہونے) تک مہلت (دو) اور اگر (زر قرض) بخش ہی دو تو تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے بشرطیکہ سمجھو (٢٨٠)
اور اس دن سے ڈرو جبکہ تم خدا کے حضور میں لوٹ کر جاؤ گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائیگا اور کسی کا کچھ نقصان
نہ ہوگا (٢٨١) مومنو! جب تم آپس میں کسی میعاد معین کیلئے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو اور لکھنے والا تم میں (کسی کا
نقصان نہ کرے بلکہ) انصاف سے لکھے نیز لکھنے والا جیسا اسے خدا نے سکھایا ہے لکھنے سے انکار بھی نہ کرے اور دستاویز لکھ دے
اور جو شخص قرض لے وہی (دستاویز کا) مضمون بول کر لکھوائے اور خدا سے کہ اس کا مالک ہے خوف کرے اور زر قرض میں سے کچھ
کم نہ لکھوائے اور اگر قرض لینے والا بے عقل یا ضعیف ہو یا مضمون لکھوانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو جو اس کا ولی ہو وہ
انصاف کے ساتھ مضمون لکھوائے اور اپنے میں سے دو مردوں کو (ایسے معاملے کی) گواہ کر لیا کرو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور

صفحہ ٣٩ کا بقیہ ص ٤٠ سے آگے
ذبح کرکے جانوروں کا سر جدا کیا اور
سب بدن کے ٹکڑے کرکے پھر چار
پہاڑوں پر رکھدیئے پھر حضرت ابراہیم
نے پکارا کہ آؤ پھر ہر ایک جانور جیسا
کہ تھا ویسا ہی بن کر اپنے پاؤں سے
دوڑتا ہوا حضرت ابراہیم کیطرف
آیا فافہم ٥ یہ تین قصے فرمائے
اس واسطے کہ خدا آپ ہدایت
کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اگر شبہ پڑے تو
ساتھ ہی جواب بھیجے ٦ مانگنے
والے کو نرمی سے جواب دینا اور اس کی
بدخوئی پر درگزر کرنا بہتر ہے اس خیرات
سے جو بار بار اس کو سنا دے یا احسان
رکھے یا طعنہ دیوے بلکہ چاہیئے کہ یہ سمجھے
میں تو اللہ کو دیتا ہوں اس کو کیا پروا ہے میں اپنا
بھلا کرتا ہوں ٧ مثال اس خیرات
کی جو محض اللہ کی راہ میں محتاجوں کو دے
ویسی ہے جو اوپر کہا کہ جیسے ایک دانہ بووے
تو اس میں سات بال پیدا ہوں اور ہر ہر
بال میں سو سو دانے یعنی اتنا ثواب ملے
اور اب فرمایا کہ نیت شرط ہے اور اگر نیت
لوگوں کو دکھانے کی ہو تو اس کی مثال ایسی ہے
جیسے پتھر پر ذرا سی مٹی نظر آتی ہو اس میں دانہ
بووے سو جب اس پر مینہ پڑا تو وہ مٹی بہ جاوے
خالی پتھر رہ جائے اور کچھ نہ اگے اس سبب
محنت بیفائدہ ہوئی اور بیج بھی خراب ہوا
٨ مینہ سے مراد بہت مال خرچ کرنا اور اوس سے
مراد تھوڑا مال خرچ کرنا سو اگر نیت درست
ہے تو بہت مال خرچ کرنے کا بہت ثواب ہے
اور تھوڑا بھی کام آتا ہے جیسے خالص زمین پر
باغ ہے جتنا مینہ برسے اس کو فائدہ ہے
بلکہ اوس بھی کافی ہے اور نیت درست
نہیں تو جس قدر زیادہ خرچ کرے اتنا
ضائع ہے کیونکہ زیادہ مال دینے میں
دکھاوا بھی زیادہ ہوتا ہے جیسے پتھر
پر دانہ، جتنا زور کا مینہ برسے
اور ضرر کرے کہ مٹی دھوئی جائے

دو عورتیں جن کو تم گواہ پسند کرو (کافی ہیں) کہ اگر ان میں سے ایک بھول جائیگی تو دوسری اسے یاد دلادے گی اور
جب گواہ (گواہی کیلئے) طلب کیے جائیں تو انکار نہ کریں اور قرض تھوڑا ہو یا بہت اس (کی دستاویز) کے لکھنے لکھانے میں
کاہلی نہ کرنا، یہ بات خدا کے نزدیک نہایت قرین انصاف ہے اور شہادت کیلئے بھی یہ بہت درست طریقہ ہے اس سے تمہیں
کسی طرح کا شک و شبہ بھی نہیں پڑیگا، ہاں اگر سودا دست بدست ہو جو تم آپس میں لیتے دیتے ہو تو اگر (ایسے معاملے کی)
دستاویز نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں، اور جب خرید و فروخت کیا کرو تو بھی گواہ کر لیا کرو اور کاتب دستاویز اور
گواہ (معاملہ کرنے والوں کا) کسی طرح کا نقصان نہ کریں، اگر تم (لوگ) ایسا کرو تو یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے اور خدا سے
ڈرو اور (دیکھو کہ) وہ تمکو (کیسی مفید باتیں) سکھاتا ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے لے (۲۸۲) اور اگر تم سفر پر ہو اور
(دستاویز) لکھنے والا مل نہ سکے تو (کوئی چیز) رہن یا قبضہ رکھ کر (قرض لے لو) اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (یعنی رہن
کے بغیر قرض دیدے) تو امانتدار کو چاہیئے کہ صاحب امانت کی امانت ادا کر دے اور خدا سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرے اور
(۲۸۳) (دیکھنا) شہادت کو مت چھپانا، جو اسکو چھپائیگا وہ دل کا گنہگار ہوگا اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے
جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے تم اپنے دلوں کی بات کو ظاہر کرو گے تو یا چھپاؤ گے تو خدا
تم سے اس کا حساب لیگا، پھر وہ جسے چاہے مغفرت کرے اور جسے چاہے عذاب دے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے لہ (۲۸۴)
رسول (خدا) اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کیطرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی سب خدا پر اور
اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم اسکے پیغمبروں سے کسی میں
کچھ فرق نہیں کرتے، اور وہ (خدا سے) عرض کرتے ہیں کہ ہم نے تیرا حکم سنا اور قبول کیا، اے پروردگار! ہم تیری بخشش مانگتے ہیں

(صفحہ ۴۰ کا حاشیہ)
ف۱ نذر کیلئے یہ شرط ہے کہ ایسے کام کی نذر مانی جائے جو بعض صورتوں میں فرض بھی ہو مثلاً نماز اور روزہ اور صدقہ دینے کی، نماز تو ہر روز پانچ وقتوں کی فرض ہے اور رمضان کے روزے بھی فرض ہیں اور صدقہ کی جنس سے زکوٰۃ فرض ہے، تو ایسی چیزوں کی نذر صحیح ہے اور اگر کسی چیز کی نذر مانی جائے جو کسی صورت میں فرض نہیں ہے وہ باطل ہے ۱۲
ف۲ ظالموں سے وہ لوگ مراد ہیں جو خدا کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے یا نذر کو پورا نہیں کرتے اور اگر خرچ کرتے ہیں تو دکھاوے کے لئے یا برے کاموں میں خرچ کرتے ہیں

موضح القرآن

لے یہ مثال انکی ہے جو لوگوں کو دکھلانے کو خیرات کرتے ہیں یا خیرات کر کے احسان رکھتے ہیں محتاج پر، تو مثال ہے اسکی ایسی جیسے ایک شخص نے جوانی کے وقت باغ تیار کیا کہ بڑھاپے میں اس کا میوہ کھاوے، جب بوڑھا ہو گیا باغ جل گیا، یعنی خیرات مثل باغ کے ہے کہ خیرات کے باغ کا میوہ آخرت میں کام آوے جب نیت بری تھی بدنیتی سے جلا پھر اس کا میوہ (ثواب) اسکو کیونکر ملے
لہ خیرات قبول ہونے کی شرط ہے کہ مال حلال کمائی کا ہو حرام مال اور شبہ کا نہ ہو اور اچھی سے اچھی چیز خدا تم کی راہ میں دیوے تو پسند کرتا ہے؛
سے یعنی بڑا ثواب ہے انکو دینا جو اللہ کی راہ میں اٹک گئے ہیں کما نہیں سکتے
(بقیہ صفحہ ۴۰ پر)

اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے (۲۸۵) خدا کسی شخص کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، اچھے کام کریگا تو اسکو
ان کا فائدہ ملے گا برے کریگا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا، اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ
نہ کیجئیو، اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی
ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو، اور اے پروردگار ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر
رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے، اور ہم کو کافروں پر غالب فرما! (۲۸۶)

سورۂ آل عمران مدنی ہے اور اس میں دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمٓ (۱) خدا (جو معبود برحق ہے) اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ ہمیشہ رہنے والا (۲) اس نے (اے محمدؐ) تم پر سچی
کتاب نازل کی جو پہلی (آسمانی) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے تورات اور انجیل نازل کی (۳)
(یعنی) لوگوں کی ہدایت کیلئے پہلے (تورات اور انجیل اتاری) اور پھر قرآن (جو حق اور باطل کو) الگ الگ کر دینے والا
(ہے) نازل کیا، جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا اور خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے (۴) خدا ایسا
خبیر و بصیر ہے کہ کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں (۵) وہی تو ہے جو (ماں کے) پیٹ میں جیسی
چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (۶) وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب
نازل کی جسکی بعض آیتیں محکم ہیں (اور) وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات
کا اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور مراد اصلی کا پتہ لگائیں حالانکہ مراد اصلی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو
لوگ علم میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے یہ سب ہمارے پروردگار کیطرف سے ہیں اور نصیحت تو عقلمند ہی

(صفحہ ۴۰ کا بقیہ صفحہ ۴۲ سے آگے)
اور اپنی حاجت ظاہر نہیں کرتے ایسے کتنے اصحاب تھے جنہیں اصحاب صفہ کہتے ہیں، وہ لوگ اپنا گھر چھوڑ کر علم دین کا سیکھتے تھے حضرت محمدؐ سے اور ان ہی کے نزدیک رہتے تھے، اس سبب سے لوگ انہیں طالب جمعیت سمجھتے تھے فائدہ اب بھی جو کوئی حفظ کرے قرآن کو یا علم دین میں مشغول ہو لوگوں کو لازم ہے کہ ان کی مدد کریں یہاں خیرات کا بیان تمام ہوا اب آگے سود کو حرام فرمایا جب خیرات کی تقید ہے تو قرض دینا اولیٰ ہے پھر سود کیوں لیجیے۔

(صفحہ ۴۱ کا حاشیہ)
۱ سود عرب میں دو طرح کا مروج تھا ایک قرض پر ایک بیع پر قرض اس طرح کہ روپیہ دینے والا کسی کو ایک مدت معین کیلئے روپیہ دیتا جب وہ مدت ختم ہو جاتی تو قرضدار سے روپیہ طلب کرتا اس کے پاس روپیہ نہ ہوتا اور وہ مہلت مانگتا قرض پر سود بڑھا لیا جاتا اور اسکو اصل رقم میں شامل کر کے زیادہ مہلت دی جاتی اسی طرح سود در سود بھی ہو جاتا اور زیادہ مشہور یہی سود تھا بیع پر اس طرح کہ کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز بیچتا اور اسی قسم کی چیز خریدنے والے سے عوض میں لیتا تو زیادہ لیتا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ گیہوں کو گیہوں کے عوض اور نمک کو نمک کے عوض اور جو کو جو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض اور چاندی کو چاندی کے عوض اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو تو برابر فروخت کرو
(بقیہ ۴۴ پر)

قبول کرتے ہیں۔ل (۷) اے پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر دیجیو
اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا فرما تو تو بڑا عطا فرمانے والا ہے (۸) اے پروردگار تو اس روز جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک
نہیں سب لوگوں کو (اپنے حضور میں) جمع کر لیگا بیشک خدا خلاف وعدہ نہیں کرتا (۹) جو لوگ کافر ہوئے (اس دن) نہ تو
ان کا مال ہی خدا (کے عذاب) سے انکو بچا سکے گا اور نہ ان کی اولاد ہی (کچھ کام آئیگی) اور یہ لوگ آتش (جہنم) کا
ایندھن ہونگے (۱۰) ان کا حال بھی فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہوگا جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی تھی تو
خدا نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب (عذاب میں) پکڑ لیا تھا اور خدا سخت عذاب کرنیوالا ہے (۱۱) (اے پیغمبر) کافروں
سے کہدو کہ تم (دنیا میں بھی) عنقریب مغلوب ہو جاؤگے اور (آخرت میں) جہنم کیطرف ہانکے جاؤگے اور وہ بری جگہ
ہے ل (۱۲) تمہارے لیئے دو گروہوں میں جو (جنگ بدر کے دن) آپس میں بھڑ گئے (قدرت خدا کی عظیم الشان) نشانی
تھی ایک گروہ (مسلمانوں کا تھا وہ) خدا کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ (کافروں کا تھا وہ) انکو اپنی آنکھوں سے
اپنے سے دگنا مشاہدہ کر رہا تھا اور خدا اپنی نصرت سے جسکو چاہتا ہے مدد دیتا ہے جو اہل بصارت ہیں ان کیلئے اس
واقعے میں بڑی عبرت ہے ل (۱۳) لوگوں کو انکی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے
بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں (مگر)
یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں اور خدا کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے (۱۴) (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ بھلا میں تم کو
ایسی چیز بتاؤں جو ان چیزوں سے کہیں اچھی ہو (سنو) جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے لئے خدا کے ہاں
باغات (بہشت) ہیں جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں انمیں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ عورتیں ہیں اور (سب سے بڑھکر

(صفحہ ۴۱ کا بقیہ ۴۳ کے آگے)
یعنی زیادہ لینا دینا داخل سود ہے اور یہ دونوں قسم کے سود حرام ہیں، سود خوار کہتے تھے کہ قرض پر سود لینا اور سوداگری کرنا ایک سی چیزیں ہیں، سوداگری سے بھی نفع مقصود ہوتا ہے اور سود سے بھی نفع مقصود ہے پس نفع کے لحاظ سے دونوں میں کچھ فرق نہیں مگر خدائے تعالیٰ نے سود کو حرام کیا ہے کیونکہ یہ مروت اور احسان اور سلوک کے خلاف ہے، اس نے احسان اور ہمدردی اور امداد کی بہت تاکید فرمائی ہے اور قرض بلا سود جس کو عرف میں قرض حسنہ کہتے ہیں داخل احسان ہے، سوداگری میں جتنا نفع بھی حاصل کیا جائے وہ حلال ہے مگر سود کا ایک پیسہ بھی حرام ہے، کیونکہ تنگدست مسلمان احسان اور سلوک کے مستحق اور اس قابل ہوتے ہیں کہ ان کو قرض دیکر ان کی مدد کی جائے نہ یہ کہ ان سے سود لیکر انکا خون پیا جائے۔

(صفحہ ۴۲ کا حاشیہ)

موضح القرآن

ل اس آیت میں دو چیزوں کا تقید فرمایا ایک تو وعدے کے معاملے کو لکھنا کہ اس میں پھر قضیہ نہو اور اپنی تئیں شبہ نہ پڑے اور شاہد کو دیکھ کر یاد آوے اور دوسرے شاہد کر لینا ہر معاملہ پر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں جن کو ہر کوئی پسند رکھے اور تقید فرمایا کہ نویسندہ اور شاہد نقصان کسی کا نہ کریں جو حق واجبی ہے سو ہی ادا کریں
(بقیہ ص ۴۵ پر)

خدا کی خوشنودی اور خدا (اپنے نیک) بندوں کو دیکھ رہا ہی ⑮ جو خدا سے التجا کرتے ہیں کہ ای پروردگار ہم ایمان
لے آئے سو ہمکو ہمارے گناہ معاف فرما اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ ⑯ یہ وہ لوگ ہیں، جو (مشکلات میں) صبر کرتے اور سچ بولتے
اور عبادت میں لگے رہتے اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں ⑰ خدا تو اس بات
کی گواہی دیتا ہی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی (گواہی دیتے ہیں کہ)
اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ⑱ دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہی اور اہل کتاب نے جو (اس
دین سے) اختلاف کیا تو علم حاصل ہونے کے بعد آپس کی ضد سے کیا اور جو شخص خدا کی آیتوں کو نہ مانے تو خدا جلد حساب لینے والا
(اور سزا دینے والا) ہی ⑲ ای پیغمبر اگر یہ لوگ تمسے جھگڑنے لگیں تو کہنا کہ میں اور میرے پیرو تو خدا کے فرمانبردار ہو چکے اور
اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں سے کہو کہ کیا تم بھی (خدا کے فرمانبردار بنتے اور) اسلام لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو
بیشک ہدایت پالیں اور اگر (تمہارا کہا) نہ مانیں تو تمہارا کام صرف خدا کا پیغام پہنچا دینا ہی اور خدا (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہی ⑳ جو لوگ خدا کی
آیتوں کو نہیں مانتے اور انبیا کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں اور جو انصاف (کرنے) کا حکم دیتے ہیں انہیں بھی مار ڈالتے ہیں
انکو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو ㉑ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہیں اور ان کا کوئی
مددگار نہیں (ہوگا) ㉒ بھلا تمنے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب (خدا یعنی تورات) سے بہرہ دیا گیا اور وہ (اس) کتاب اللہ
کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ (ان کے تنازعات کا) ان میں فیصلہ کر دے تو ایک فریق انمیں سے کج ادائی کیسا منہ پھیر لیتا ہے ㉓ سلہ
یہ اس لیے کہ یہ اس بات کے قائل ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی، اور جو کچھ یہ دین کے بارے میں بہتان
باندھتے رہے ہیں اس نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہی ㉔ تو اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم انکو جمع کریں گے (یعنی اس روز

(صفحہ ۴۲ کا بقیہ صلہ سے آگے)
اور لکھنے میں جو دینے والا کہے وہی
لکھیں، یا اس کا کوئی بزرگ کہے
اگر خود اسکو عقل نہو سلہ اس
آیت سے معلوم ہوا کہ جو خیال دل
میں گزرتے ہیں ان کا بھی حساب ہوگا
یہ سن کر اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ
(صلعم) یہ بڑی مشکل ہوئی کہ
اپنے دل میں ہمارا اختیار نہیں ہے اس
میں جو برے خیال آتے ہیں ان کے
بارے میں ہم مجبور ہیں، اگر ان کا حساب
لیا جائیگا تو بڑی خرابی ہوگی،
حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم بنی اسرائل
کی طرح مت کہو کہ ہم نے سنا اور نہیں مانتے حکم،
بلکہ یوں کہو کہ قبول کیا ہم نے اور مدد
چاہو اللہ سے، پھر اصحاب نے کہا کہ
مانا ہم نے اور یقین لائے اس پر یہ
بات پسند آئی خدا کو سلہ یعنی یہود
اور نصاریٰ کی طرح نہیں ہیں
کہ کسی پیغمبر کو مانا اور کسی کو نہ مانا؛
(صفحہ ۴۳ کا حاشیہ)
ف محکمات وہ آیتیں ہیں جنکا ایک
معنے ہیں اور صاف اور کھلے ہوئے اور متشابہات
وہ آیتیں ہیں جنمیں کئی معنوں کا احتمال
ہو اور مطلب کے کئی پہلو ہوں حقیقت
میں مراد تو ایک ہی معنی ہوتے ہیں مگر
الفاظ اور انکی ترکیب کچھ ایسی واقع
ہوتی ہی کہ دوسرے معنوں کا بھی احتمال
ہو جاتا ہی: ایسی آیتوں کے معنی اپنی
رائے سے تعین کرنے چاہیں کیونکہ
آیات کے معنے اپنی رائے سے کرنے پر
وعید شدید آئی ہی اور لوگ اس سے
گمراہ ہوتے ہیں، البعض نے کہا متشابہات
وہ آیتیں ہیں جن کے معنے معلوم نہیں
ہو سکتے، جیسے حروف مقطعات؛
(بقیہ صفحہ ۴۶ پر)

جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں اور ہر نفس اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائیگا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائیگا (۲۵) کہو کہ اے خدا
(اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے
ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے (۲۶) تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی
دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بیجان سے جاندار پیدا کرتا اور تو ہی جاندار سے بیجان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جسکو چاہتا ہے بیشمار رزق بخشتا
ہے (۲۷) مومنوں کو چاہیئے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کریگا اس سے خدا کا کچھ (عہد) نہیں ہاں اگر اس
طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو مضائقہ نہیں) اور خدا تمکو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا ہی
کیطرف (تم کو) لوٹ کر جانا ہے (۲۸) (اے پیغمبر لوگوں سے) کہدو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو خدا
اسکو جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اسکو سب کی خبر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۲۹) جس دن ہر شخص اپنے
اعمال کی نیکی کو موجود پا لے گا اور ان کی برائی کو بھی (دیکھ لیگا) تو آرزو کریگا کہ اے کاش اسمیں اور اس برائی میں دور کی
مسافت ہو جاتی اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے (۳۰) (اے پیغمبر لوگوں سے) کہدو کہ اگر تم
خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دیگا اور خدا بخشنے والا مہربان
ہے (۳۱) کہدو کہ خدا اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو خدا بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا (۳۲) خدا نے آدم اور نوح
اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا (۳۳) ان میں سے بعض بعض کی اولاد تھے اور خدا سننے والا اور جاننے
والا ہے (۳۴) (وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے) جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے پروردگار جو (بچہ) میرے پیٹ میں ہے میں اسکو تیری نذر کرتی
ہوں اسے دنیا کے کاموں سے آزاد رکھونگی تو (اسے) میری طرف سے قبول فرما تو تو سننے والا اور جاننے والا ہے (۳۵) جب ان کے ہاں بچہ پیدا

(صفحہ ۴۳ کا بقیہ ۴۵ سے آگے)
جو سورتوں کے شروع میں آتے ہیں
جیسے الم اور حم وغیرہ ایک حدیث
میں آیا ہے کہ محکمات پر عمل کرو اور
متشابہات پر ایمان رکھو۔

موضح القرآن

لہ یہ دعا خدا تعالیٰ کو پسند آئی
اور قبول فرمائی آرزو مومنوں کی جو حکم
ہمپر بھاری نہیں ہیں اور دل میں
جو گناہ کا خیال آوے جب تک ہاتھ
اور پاؤں اور زبان سے ظاہر نہ ہو
پکڑا نہ جاویگا اور بھول چوک بھی
خدائے تعالیٰ معاف فرمائے گا
اپنے فضل سے (صفحہ ۴۴ کا نوٹ)
ف اس آیت میں جنگ بدر کی کیفیت
بیان فرمائی ہے بدر ایک جگہ کا نام
ہے جو مکے اور مدینے کے درمیان ہے
اس لڑائی میں مسلمانوں کی تعداد
تین سو تیرہ تھی اور کافر ان سے
تگنے یعنی ایک ہزار کے قریب تھے
خدا تعالیٰ نے کافروں کے دل میں
دہشت ڈالنے کیلئے ان کی آنکھوں
میں یہ دکھایا کہ مسلمان ان سے
دوچند یعنی دو ہزار کے قریب ہیں
کہ کافروں کی تعداد مسلمانوں سے
دوچند دکھائی دی یعنی بجائے
دو ہزار کے چھ سو چھبیس تاکہ
مسلمان کافروں کو اپنی دوچند سے
زیادہ دیکھ کر ڈر نہ جائیں اور بھاگ نہ
کھڑے ہوں اور دگنی تعداد کی صورت
میں بھاگنا جائز نہیں چنانچہ
فرمایا ہے کہ ایک ثابت قدم مسلمان
دو سو کفار پر غالب ہونگے مگر
صحیح یہی ہے کہ کافروں نے مسلمانوں کو
اپنے سے دوچند دیکھا یہ کہ مسلمانوں نے

(بقیہ صہ ۴۷ پر)

ہوا اور جو کچھ ان کے ہاں پیدا ہوا تھا خدا کو خوب معلوم تھا تو کہنے لگیں کہ پروردگار میرے تو لڑکی ہوئی ہی اور نذر (لی)
لڑکا (موزوں) تھا کہ وہ لڑکی کیطرح (ناتواں) نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریمؑ رکھا ہی اور میں اسکو اور اسکی اولاد
کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں (۳۶) تو پروردگار نے اسکو پسندیدگی کیساتھ قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح
پرورش کیا اور زکریاؑ کو اس کا متکفل بنایا زکریا جب کبھی عبادتگاہ میں اسکے پاس جاتے تو اسکے پاس کھانا پاتے (یہ
کیفیت دیکھکر ایک دن مریمؑ سے) پوچھنے لگے کہ مریمؑ یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے وہ بولیں کہ خدا کے ہاں سے (آتا ہی) بے شک
خدا جسے چاہتا ہی بیشمار رزق دیتا ہی (۳۷) اس وقت زکریاؑ نے اپنے پروردگار سے دعا کی (اور) کہا کہ پروردگار مجھے اپنی جناب سے
اولاد صالح عطا فرما تو بیشک دعا سننے (اور قبول کرنے) والا ہے (۳۸) وہ ابھی عبادتگاہ میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں
نے آواز دی کہ (زکریا) خدا تمہیں یحیےٰؑ کی بشارت دیتا ہی جو خدا کے فیض (یعنی عیسیٰؑ) کی تصدیق کریں گے [۱] اور سردار
ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے اور (خدا کے) پیغمبر (یعنی) نیکوکاروں میں ہونگے (۳۹) زکریاؑ نے کہا اے پروردگار میرے
ہاں لڑکا کیونکر پیدا ہوگا کہ میں تو بڈھا ہوگیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے خدا نے فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہی کرتا ہی (۴۰) زکریاؑ نے کہا کہ
پروردگار (میرے لئے) کوئی نشانی مقرر فرما خدا نے فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کرسکوگے تو (ان دنوں میں)
اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد اور صبح و شام اسکی تسبیح کرنا [۲] (۴۱) اور جب فرشتوں نے (مریمؑ سے) کہا کہ مریمؑ خدا نے تمکو برگزیدہ کیا اور پاک بنایا ہے
اور جہان کی عورتوں میں منتخب کیا ہی (۴۲) مریمؑ اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرنا اور سجدہ کرنا اور رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرنا (۴۳) (اے محمدؐ)
یہ باتیں اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہارے پاس بھیجتے ہیں اور جب وہ لوگ اپنے قلم (بطور قرعہ) ڈال رہے تھے کہ مریمؑ
کا متکفل کون بنے تو تم ان کے پاس نہیں تھے اور نہ اس وقت ہی ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے [۳] (۴۴)

(صفحہ ۴۴ کا بقیہ ۱۳ سے آگے)
کافروں کو اپنے سے دو چند دیکھا
بہر کیف اس واقعہ میں خدا کی
قدرت کی نشانی ہی کہ مسلمان جو تین
سو تیرہ تھے وہ غالب ہی اور کافر
جو ہزار کے قریب تھے انہوں نے
شکست کھائی۔

موضح القرآن

[۱] اس سورہ میں نصاریٰ کو
سمجھانا منظور ہی جو وہ بی بی مریم
کو خدا کی عورت اور حضرت عیسیٰؑ
کو خدا کا بیٹا کہتے سو ان سب کے
خدا تعالیٰ کی مہربانی کی باتیں انکے حق
میں ایسی سنتے تھے جو مرتبہ بندگی سے
مرتبہ زیادہ چاہیں اس واسطے خدا
نے فرمایا کہ ہر کتاب میں خدا تعالیٰ نے
ایسی باتیں رکھی ہیں کہ جن کے معنے معلوم
نہیں ہوتے جو گمراہ لوگ ہیں وہ ان
آیتوں کے معنی اپنی عقل سے بناتے ہیں
اور جو مضبوط ہیں علم میں دین کے لوگ
ان آیتوں کے معنی موافق اصل کتاب
کی آیتوں کے ٹھاک سمجھتے ہیں پھر اگر
موافق ان کے سمجھ پا دیں تو سمجھیں
اور اگر نہ سمجھ پا دیں تو اس کے معنے خدا تعالیٰ
ہی پر چھوڑ دیں اور کہیں کہ خدا تعالیٰ
ہی ان کے معنے خوب اور بہتر
جانتا ہے جس نے بھیجی ہیں اور
کچھ اپنی عقل سے غیر موافق محکمات کے
معنے متشابہات کے نہ کہے جو
بڑا گناہ ہی [۲] احد کی لڑائی
میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تھی
سو خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ ان لوگوں کو جو
خوشی کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو شکست
ہوئی کہدو کہ اب تم مغلوب ہوگے دنیا میں
اور ہار دوگے مسلمانوں سے اور جمع ہو کر
ہانکے جاؤ گے قیامت کو دوزخ کیطرف۔

(وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب فرشتوں نے (مریم سے کہا) کہ مریم خدا تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے
جس کا نام مسیح (اور مشہور) عیسیٰ ابن مریم ہوگا (اور جو) دنیا اور آخرت میں باآبرو اور (خدا کے) خاصوں میں سے
ہوگا (۴۵) اور ماں کی گود میں اور بڑی عمر کا ہوکر (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) گفتگو کریگا اور نیکوکاروں
میں ہوگا (۴۶) مریم نے کہا پروردگار میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا کہ کسی انسان نے مجھے ہاتھ تو لگایا نہیں، فرمایا کہ خدا اسی طرح
جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہوجا، تو وہ ہوجاتا ہے (۴۷) اور وہ انہیں
لکھنا (پڑھنا) اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائیگا (۴۸) اور (عیسیٰ) بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر (ہوکر جائینگے
اور کہیں گے) کہ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کیطرف سے نشانی لیکر آیا ہوں وہ یہ کہ تمہارے سامنے مٹی کی مورت
بشکل پرند بناتا ہوں پھر اسمیں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے (سچ مچ) جانور ہوجاتا ہے، اور اندھے اور
ابرص کو تندرست کر دیتا ہوں، اور خدا کے حکم سے مردے میں جان ڈال دیتا ہوں، اور جو کچھ تم کھاکر آتے ہو اور
جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں اگر تم صاحب ایمان ہو تو ان باتوں میں تمہارے
لئے قدرت خدا کی نشانی ہے (۴۹) اور مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی تھی) اسکی تصدیق بھی کرتا
ہوں اور (میں) اس لئے بھی (آیا ہوں) کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں انکو تمہارے لئے حلال کردوں
اور میں تو تمہارے پروردگار کیطرف سے نشانی لیکر آیا ہوں، تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۵۰) کچھ شک نہیں کہ
خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے (۵۱) جب عیسیٰ نے ان کی طرف سے
نافرمانی (اور نیت قتل) دیکھی تو کہنے لگے کہ کوئی ہے جو خدا کا طرفدار اور میرا مددگار ہو حواری بولے کہ ہم خدا کے

(صفحہ ۴۵ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱۔ یہود اور نصاریٰ توریت اور انجیل سے معلوم کرکے کہتے تھے کہ آخری زمانہ کا ایک پیغمبر پیدا ہوگا اسکی کتاب اور دین اسلام اس کا برحق اور سچ ہوگا جو کوئی ہماری اولاد سے اسوقت ہووے وہ قبول کرے۔ اور ان کا گمان یہ تھا کہ ہماری قوم بنی اسرائیل میں سے آخری زمانے کا پیغمبر ہوگا۔ پھر جب حضرت محمد صلعم بنی اسمٰعیل میں سے پیدا ہوئے تو انہیں حسد آیا کہ اگر ہم ان کی متابعت کریں تو ہماری یہ عزت اور حرمت جاتی رہے گی اس سبب سے انہوں نے وہ آیتیں توریت اور انجیل کی جنمیں صفت حضرت محمد صلعم کی تھی چھپایاں اور مخالفت کی حسد سے ۲۔ لکھتے ہیں ایکدن اتوار کو صبح ہوتے وقت تین او چالیس پیغمبروں کو قتل کیا پھر ایک سو بارہ عابد اور زاہد کو جو انہیں بدکاموں سے منع کرتے رہتے تھے اسی دن اتر دوقت مار ڈالا اور ایسی قتل ناحق کرکے چونکہ جانتے تھے کہ ہم ان کو واجبی قتل کیا اس واسطے انہیں عذاب دکھ دینے والے کی خبر ملی ۳۔ کہتے ہیں کہ ایکدن حضرت محمد صلعم نے یہودیوں سے کہا کہ تم ایمان لاؤ انہوں نے جواب دیا ہم اپنے عالموں کو لاکر تم سے دین کی بحث کریں گے حضرت نے فرمایا کہ اچھا پھر وہ آیتیں توریت کی لاؤ جنمیں میری تعریف لکھی ہے انہوں نے نہ مانا اور نہ وہ حاضر کیں ۴۔ یہودی قصہ میں اپنی کتاب توریت پر عمل نہیں کرتے اور گناہ پر دلیر ہیں اس سبب سے کہ اگلے انہی کی جھوٹ بنا کر توریت میں لکھ گئے ہیں کوئی یہودی بہت گنہگار ہوگا تو اسکو سات دن زیادہ عذاب نہوگا۔

(طرفدار اور آپ کے) مددگار ہیں، ہم خدا پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں ۵۲ اے پروردگار جو
(کتاب) تُو نے نازل فرمائی ہے ہم اس پر ایمان لے آئے اور (تیرے) پیغمبر کے متبع ہو چکے تو ہم کو ماننے والوں میں
لکھ رکھ ۵۳ اور وہ (یعنی یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں ایک) چال چلے اور خدا بھی (عیسیٰ کو بچانے کیلئے) چال چلا اور خدا
خوب چال چلنے والا ہے ۵۴ اسوقت خدا نے فرمایا کہ عیسیٰ میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تمکو اپنی طرف اٹھا لونگا
اور تمہیں کافروں (کی صحبت) سے پاک کر دوں گا، اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت تک فائق (و غالب)
رکھوں گا، پھر تم سب میرے پاس لوٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے اس دن تم میں انکا فیصلہ کر دوں گا ۵۵ یعنے جو
کافر ہوئے انکو دنیا اور آخرت (دونوں) میں سخت عذاب دونگا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا ۵۶ اور جو ایمان لائے اور عمل نیک
کرتے رہے ان کو خدا پورا پورا صلہ دیگا اور خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا ۵۷ (اے محمدؐ) یہ ہم تم کو (خدا کی) آیتیں
اور حکمت بھری نصیحتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں ۵۸ عیسیٰ کا حال خدا کے نزدیک آدم کا سا ہے کہ اس نے (پہلے) مٹی سے انکا
قالب بنایا پھر فرمایا کہ (انسان) ہو جا تو وہ (انسان) ہو گئے ۵۹ (یہ بات) تمہارے پروردگار کیطرف سے حق ہے سو تم ہرگز
شک کرنیوالوں میں نہ ہونا ۶۰ پھر اگر یہ لوگ عیسیٰ کے بارے میں تم سے جھگڑا کریں اور تم کو حقیقت الحال تو معلوم ہو ہی چلی ہے
تو ان سے کہنا کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں، تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلاؤ اور ہم خود بھی آئیں اور تم خود بھی آؤ پھر
دونوں فریق (خدا سے) دعا و التجا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں ۶۱ یہ تمام بیانات صحیح ہیں، اور خدا کے سوا کوئی
معبود نہیں، اور بیشک خدا غالب اور صاحب حکمت ہے ۶۲ تو اگر یہ لوگ پھر جائیں تو خدا مفسدوں کو خوب جانتا ہے ۶۳ کہدو کہ
اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں (تسلیم کیگئی) ہے اسکی طرف آؤ وہ یہ کہ خدا کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں، اور

(صفحہ ۴۶ کا حاشیہ)
ف ۱ عمران سے مراد مریمؑ کے والد ہیں کیونکہ اس کے بعد انہیں کا قصہ مذکور ہے بعض کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کے والد مراد ہیں کہ ان کا نام بھی عمران تھا مگر ظاہر پہلا قول ہے اس لئے کہ اس کیلئے قرینہ بھی ہے ۱۲
ف ۲ جیسے خاندان عمران اولاد ابراہیم تھا اور خاندان ابراہیم اولاد نوح اور نوح حضرت آدمؑ کی اولاد تھے۔

موضح القرآن
ف ۱ یعنی نیک کام کرنیوالوں کو ثواب کچھ کم نہ ملے گا اور بدکام کرنیوالوں کو عذاب زیادہ نہ ہوگا ان کے کاموں سے جو کچھ ہوگا قیامت کے دن سب واجبی ہوگا
ف ۲ یعنے یہود جانتے تھے کہ جو اول میں بزرگی تھی وہی ہمیشہ رہیگی اللہ کی قدرت سے غافل ہیں جس کو چاہے عزیز کرے اور سلطنت دے اور جس سے چاہے چھین لے اور ذلیل کرے اور جاہلوں میں سے کامل پیدا کرے اور کاملوں میں جاہل پیدا کرے اور جس کو دیا چاہے رزق بے حساب دے۔
ف ۳ یعنی گرمیوں میں رات کو دن میں داخل کرتا ہے تو رات چھوٹی ہو جاتی ہے اور دن بڑا ہو جاتا ہے پھر جاڑوں میں دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو دن چھوٹا ہو جاتا ہے اور رات بڑی ہو جاتی ہے
ف ۴ جیسا نطفہ مردہ میں سے حیوان اور انسان زندہ پیدا کرتا ہے اور حیوان اور آدمیوں سے نطفہ اور انڈا پیدا کرتا ہے
ف ۵ یعنی مسلمان مسلمانوں سے ہی دوستی کریں کافروں سے ہرگز نہ کریں
ف ۶ اگر کوئی کسی کو چاہے جس طرح چاہے کہ جس طرح اسکی خوشی ہو تو وہ بھی اسے چاہے نہ یہ کہ جس طرح اپنا جی چاہے۔

اس کی تھی کہ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھے اگر یہ لوگ (اس بات کو)
نہ مانیں تو (ان سے) کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں ٦٤ اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ
تورات اور انجیل انکے بعد اتری ہیں (اور وہ پہلے ہو چکے ہیں) تو کیا تم عقل نہیں رکھتے ٦٥ دیکھو ایسی باتیں تو تم نے
جھگڑا کیا ہی تھا جس کا تمہیں کچھ علم تھا بھی، مگر ایسی باتیں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تم کو کچھ بھی علم نہیں اور خدا جانتا
ہے اور تم نہیں جانتے ٦٦ ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور اسی کے
فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں نہ تھے ٦٧ ابراہیم سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ
پیغمبر (آخر الزمان) اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور خدا مومنوں کا کارساز ہے ٦٨ (اے اہل اسلام) بعضے اہل کتاب
اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ تم کو گمراہ کر دیں، مگر یہ (تم کو کیا گمراہ کریں گے) اپنے آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں اور
نہیں جانتے ٦٩ اے اہل کتاب! تم خدا کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو اور تم (تورات کو) مانتے تو ہو ٧٠ اے اہل کتاب! تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ خلط
ملط کیوں کرتے ہو اور حق کو کیوں چھپاتے ہو اور تم جانتے بھی ہو ٧١ اور اہل کتاب ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ جو (کتاب) مومنوں پر نازل
ہوئی ہے اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا کرو اور اسکے آخر میں انکار کر دیا کرو تاکہ وہ (اسلام سے) برگشتہ ہو جائیں ٧٢
اور اپنے دین کے پیرو کے سوا کسی اور کے قائل نہ ہونا (اے پیغمبر) کہدو کہ ہدایت تو خدا ہی کی ہدایت ہے (وہ یہ بھی کہتے ہیں
یہ بھی (نہ ماننا) کہ جو چیز تمکو ملی ہے ویسی کسی اور کو ملے گی، یا وہ تمہیں خدا کے روبرو قائل معقول کر سکیں گے، یہ بھی کہدو کہ بزرگی
خدا ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا کشائش والا (اور) علم والا ہے ٧٣ وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے خاص
کر لیتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے ٧٤ اور اہل کتاب میں سے کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم اس کے پاس (روپوں کا

صفحہ ۴۷ کا حاشیہ
(۱) حضرت مریمؑ کی والدہ نے یہ سمجھا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور اسی لئے نذر مانی تھی کہ میں اسکو دنیا کے کاموں سے آزاد کر کے خدا کی عبادت اور بیت المقدس کی خدمت کیلئے فارغ رکھوں گی مگر انکو کیا معلوم تھا کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی جب لڑکی ہوئی تو خیال کیا کہ نذر تو پوری نہوئی کیونکہ دستور تھا کہ لڑکا نذر کیا جائے، تو کہنے لگیں کہ پروردگار میرے تو لڑکی ہوئی ہے اور عبادت کی قوت اور مسجد کی خدمت کے لحاظ سے لڑکی لڑکے جیسی نہیں ہوتی ہے مگر خدا نے اس لڑکی ہی کو قبول فرمایا وہ نہایت مستعدی سے خدا کی عبادت کیا کرتیں اور دین کی باتیں سیکھتیں خدا نے ان کو جہان کی عورتوں میں برگزیدہ کیا اور ان کے بطن سے ایک جلیل القدر پیغمبر یعنی حضرت عیسےؑ بھی پیدا کئے ۱۲

موضح القرآن
(۱) یعنی حضرت یحییٰؑ پیدا ہو کر کہیں گے کہ حضرت عیسیٰؑ سچے پیغمبر ہیں ۱۲ جب حضرت یحییٰؑ اپنی ماں کے پیٹ میں آ ترے تو حضرت زکریاؑ کی زبان منہ میں جھول گئی ایسی کہ تین دن تک کسی سے بات نہ کر سکے اسوقت عمر حضرت زکریاؑ کی ایک سو برس کی تھی اور انکی بی بی کی دو کم سو برس کی تھی اور ان ہی دنوں میں حضرت عیسیٰؑ حضرت مریمؑ کے پیٹ میں پیدا ہو گئے تھے۔ بیت المقدس کے بزرگوں نے جب حضرت مریمؑ کی والدہ کا خواب سنا تو سب لگے چاہنے کہ ہم پالیں مریمؑ کو، آخر کو یہ بات ٹھہری کہ ہر ایک نے اپنا اپنا قلم جس سے تورات لکھتے تھے بہتے پانی میں ڈالے تو سب کے قلم بہتے پانی کو بہاؤ پر بہہ گئے اور حضرت زکریاؑ کا قلم الٹا بہا تب انہی پر حضرت مریمؑ کا پالنا ٹھیرا ۱۲

ڈھیر امانت رکھدو تو تم کو (فوراً) دیدے، اور کوئی اس طرح کا ہے کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھو تو جب تک
اس کے سر پر ہر وقت کھڑے نہ رہو تمہیں دے ہی نہیں، یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ امیوں کے بارے میں ہم سے مواخذہ نہیں ہوگا یہ خدا
پر محض جھوٹ بولتے ہیں اور (اس بات کو) جانتے بھی ہیں[لے] ﴿۷۵﴾ ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور (خدا سے) ڈرے تو خدا
ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ﴿۷۶﴾ جو لوگ خدا کے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور (ان کے) عوض تھوڑی
سی قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں، ان سے خدا نہ تو کلام کریگا اور نہ قیامت کے
روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کریگا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا ﴿۷۷﴾ اور ان (اہل کتاب) میں
بعض ایسے ہیں کہ کتاب (تورات) کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں کتاب
میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے (نازل ہوا) ہے حالانکہ وہ خدا کی
طرف سے نہیں ہوتا، اور خدا پر جھوٹ بولتے ہیں اور (یہ بات) جانتے بھی ہیں ﴿۷۸﴾ کسی آدمی کو شایاں نہیں کہ خدا
تو اسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ،
بلکہ اس کو یہ کہنا سزاوار ہے کہ اے اہل کتاب تم (علمائے) ربانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب (خدا) پڑھتے پڑھاتے
رہتے ہو ﴿۷۹﴾ اور اس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہیئے کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنا لو بھلا جب تم مسلمان ہو چکے
تو کیا اسے زیبا ہے کہ تمہیں کافر ہونے کو کہے ﴿۸۰﴾ اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب
اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور
اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا

(صفحہ ۴۸ کا حاشیہ)

موضح القرآن

لے حضرت عیسیٰؑ کے پیدا ہونے کی خبر اگلے نبیوں نے دی تھی کہ مسیح پیغمبر پیدا ہوگا جس سے بنی اسرائیل کا عروج ہوگا مسیح کے معنے جس کے ہاتھ لگانے سے سب بیماریاں جاتی رہیں یا کہ جو ہمیشہ ملکوں میں سیر کرتا رہے کہیں ایک جگہ مقرر ہو کر نہ رہے سو حضرت مسیحؑ پیدا ہوئے اور یہودی انہیں نہیں مانتے جب یہودیوں میں دجال پیدا ہوگا وہ اپنے تئیں کہے گا کہ میں مسیح ہوں اور اس کو یہودی مسیح سمجھیں گے ٹہ یعنی یہ معجزہ اس کا ہوگا کہ چند دن کا پیدا ہوا بچہ باتیں کریگا، جب بڑا ہوگا تو لوگوں کو نیک راہ بتائیگا سے یعنی ایک آن میں اس کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے وہ اسباب کا محتاج نہیں ہے ؛ تلہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ چمگادڑ کی شکل کا مٹی کا جانور بنا کر پھونکتے اس کے منہ میں تو وہ اڑ جاتا ۵ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے جو مردے جلائے تھے انمیں سے ایک حضرت سام بیٹے حضرت نوحؑ کے تھے جن کی وفات کو چار ہزار برس گزر چکے تھے ؛ لے حضرت عیسیٰؑ کو توریت اور سب کتابیں اگلے پیغمبروں کی بغیر پڑھے آئی تھیں اور یہ سب معجزے دکھاتے تھے شہ یہودیوں پر چربی گائے کی اور بکری کی حرام تھی اور بعضے جانور بھی اور شکار مچھلی کا دن ہفتے کے اور کئی چیزیں مشکل تھیں سو حضرت عیسیٰؑ نے ان کو حلال کیا اور آسان بھی اور باقی سب حکم توریت کا رہا ۱۲

اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (خدا نے
فرمایا کہ تم (اس عہد وپیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں (۸۱) تو جو اس کے بعد پھر جائیں
وہ بدکردار ہیں (۸۲) کیا یہ (کافر) خدا کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہیں حالانکہ سب اہل آسمان و زمین
خوشی یا زبردستی سے خدا کے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (۸۳) کہو کہ ہم خدا پر ایمان
لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور
ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے ملیں
سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (خدائے واحد) کے فرمانبردار
ہیں (۸۴) اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور ایسا شخص آخرت
میں نقصان اٹھانیوالوں میں ہوگا (۸۵) خدا ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اور (پہلے اس بات
کی گواہی دے چکے کہ یہ پیغمبر برحق ہیں اور ان کے پاس دلائل بھی آگئے اور خدا بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا[۱] (۸۶)
ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہو (۸۷) ہمیشہ اس
لعنت میں (گرفتار) رہیں گے ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ انہیں مہلت دیجائیگی (۸۸) ہاں جنہوں نے اسکے بعد توبہ کی اور اپنی حالت
درست کرلی تو خدا بخشنے والا مہربان ہے (۸۹) جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ایسوں کی توبہ ہرگز قبول
نہیں ہوگی اور یہ لوگ گمراہ ہیں[۱] (۹۰) جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مرگئے وہ اگر (نجات حاصل کرنی چاہیں اور)
بدلے میں زمین بھر سونا دیں تو ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا ان لوگوں کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور انکی کوئی مدد نہیں کریگا (۹۱)

(صفحہ ۴۹ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ے حضرت عیسیٰؑ کے بارہ یاروں کا نام حواری تھا در اصل حواری دھوبی کو کہتے ہیں انہیں سے پہلے دو شخص جو حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لائے اور تابعداری کی وہ دھوبی تھے اس سبب سے ان کا نام حواری تھا جب یہودیوں نے مل کر قصد کیا کہ حضرت عیسیٰؑ کو شہید کردیں تب حضرت عیسیٰؑ شام سے بھاگ کر مصر میں آئے اور دریا کے کنارے پر دیکھا کہ دھوبی کپڑے دھوتے ہیں آپ نے انہیں کہا تم کپڑے کیا دھوتے ہو میں تمہیں جان کا دھونا اور پاک کرنا بتاؤں وہ ایمان لے آئے۔ فائدہ

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ در اصل رسول تھے بنی اسرائیل کیواسطے جب انہوں نے معلوم کیا کہ بنی اسرائیل میرا دین قبول نہیں کرتے تب چاہا کہ اور کوئی لوگ دین کو رواج دیں، خدا تعالیٰ نے ان کے دین کو حواریوں کے ذریعہ غیروں کو پہنچایا اب تک بنی اسرائیل ان کے دین میں کم ہیں

۲ے یہودیوں نے جمع ہوکر بڑی تلاش سے حضرت عیسیٰؑ کو ڈھونڈ لاکر ایک مکان میں بند کردیا، یار حضرت عیسیٰؑ کے سب بھاگ گئے اور یہودیوں نے ساری رات اس مکان کی چوکی دی صبح ایک شخص کو اس حجرے میں بھیجا کہ انہیں پکڑ لائے، خدا تعالیٰ نے اس رات عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھالیا خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی شکل اس شخص کی بنادی جو اندر گیا تھا جب وہ باہر نکلا تو لوگ جو راہ دیکھتے تھے اس کی صورت دیکھتے ہی اس کو چمٹ گئے۔

(بقیہ صفحہ ۵۳ پر)

(مومنو!) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہِ خدا میں) صرف
نہ کروگے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے، اور جو چیز تم صَرف کروگے خدا اسکو جانتا ہے (۹۲) بنی اسرائیل کیلئے
(تورات کے نازل ہونیسے) پہلے کھانے کی سب چیزیں حلال تھیں، بجز ان کے جو یعقوبؑ نے خود اپنے اوپر حرام
کرلی تھیں، کہدو کہ اگر سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھو (یعنی دلیل پیش کرو) ڡا (۹۳) جو اس کے بعد بھی خدا پر
جھوٹے افترا کریں تو ایسے لوگ ہی بے انصاف ہیں (۹۴) کہدو کہ خدا نے سچ فرما دیا پس دینِ ابراہیمؑ کی پیروی کرو،
جو سب سے بے تعلق ہو کر ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے (۹۵) پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت کرنے) کیلئے مقرر کیا
گیا تھا وہی ہے جو مکے میں ہے، بابرکت اور جہان کیلئے موجبِ ہدایت (۹۶) اسمیں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جنمیں سے
ایک ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے ڡب جو شخص اس (مبارک) گھر میں داخل ہوا اس نے امن پالیا اور لوگوں پر
خدا کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے، اور جو اس حکم کی تعمیل
نہ کرے گا تو خدا بھی اہلِ عالم سے بے نیاز ہے (۹۷) کہو کہ اے اہلِ کتاب! تم خدا کی آیتوں سے کیوں کفر
کرتے ہو اور خدا تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے (۹۸) کہو کہ اے اہلِ کتاب تم مومنوں کو خدا کے رستے سے کیوں
روکتے ہو اور باوجودیکہ تم اس سے واقف ہو اس میں کجی نکالتے ہو اور خدا تمہارے کاموں سے بیخبر نہیں (۹۹)
مومنو! اگر تم اہلِ کتاب کے کسی فریق کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے (۱۰۰) اور تم کیونکر
کفر کروگے، جبکہ تم کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، اور تم میں اس کے پیغمبر موجود ہیں، اور جس نے
خدا کی ہدایت کی رسی کو مضبوط پکڑ لیا وہ سیدھے رستے پر لگ گیا (۱۰۱) مومنو! خدا سے ڈرو،

ڡا یہود آنحضرت صلعم سے کہتے تھے کہ آپ کو دعوٰی تو حضرت ابراہیمؑ کے طریق پر چلنے کا ہے لیکن جو چیزیں خاندانِ یعقوبؑ میں جو حضرت ابراہیمؑ کے پوتے تھے حرام تھیں انکو آپ کھاتے ہیں، خدا نے اسکی تردید کی اور فرمایا تورات نازل ہونیسے پہلے کھانے کی سب چیزیں یعقوبؑ کو حلال تھیں، مگر وہ جو انہوں نے خود اپنے اوپر حرام کرلی تھیں، اسکی کیفیت یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ ایک گاؤں میں رہتے تھے، وہاں انکو عرق النسا کا مرض ہوگیا جس کی وجہ سے انکو بہت تکلیف تھی، تو انہوں نے نذر مانی کہ جو چیز انکو بہت مرغوب و محبوب ہے وہ ترک کردونگا چنانچہ اونٹ کا گوشت کھانا چھوڑ دیا، یعقوبؑ کے بیٹوں نے بھی انکے اتباع سے اونٹ کا گوشت ترک کردیا تھا، غرض تورات کے نازل ہونے سے پہلے کھانے کی تمام چیزیں حضرت یعقوبؑ پر حلال تھیں اور خدا نے ان کو ان پر حرام نہیں کیا تھا اسی بنا پر خدا نے ان کو کہا پیغمبر یہود سے کہدو کہ اگر سچے ہو تو تورات لاؤ اور دکھاؤ کہ اسمیں کہاں لکھا ہے کہ ابراہیمؑ کے وقت میں اونٹ حرام تھا، ہاں یہودیوں کی نافرمانیوں اور گناہوں کے سبب کچھ چیزیں انپر حرام کردی گئی تھیں اور اس سے انکو انکی شرارتوں کی سزا دینی مقصود تھی ۱۲

ڡب مقامِ ابراہیمؑ جس کا ترجمہ ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ کیا گیا ہے ایک پتھر ہے جس پر وہ کھڑے ہو کر کعبے کی دیواریں چنتے تھے، کہتے ہیں کہ اس پتھر پر حضرت ابراہیمؑ کے قدموں کے نشان تھے مگر اب مٹ گئے ہیں ۱۲

جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا (۱۰۲) اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی)
رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے
دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے،
اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح خدا تمکو
اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ (۱۰۳) اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے
جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے، اور برے کاموں سے منع کرے،
یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں ف۱ (۱۰۴) اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہوگئے اور احکام
بیّن کے آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو (قیامت کے دن)
بڑا عذاب ہوگا (۱۰۵) جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے اور بہت سے منہ سیاہ، تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہوں گے،
(ان سے خدا فرمائیگا) کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے؟ سو (اب) اس کفر کے بدلے عذاب (کے مزے) چکھو ف۱ (۱۰۶) اور جن
لوگوں کے منہ سفید ہوں گے، وہ خدا کی رحمت (کے باغوں) میں ہوں گے، اور ان میں ہمیشہ رہیں گے (۱۰۷) یہ خدا کی آیتیں
ہیں جو ہم تم کو صحت کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں، اور خدا اہل عالم پر ظلم نہیں کرنا چاہتا (۱۰۸) اور جو کچھ آسمانوں میں
اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے، اور سب کاموں کا رجوع (اور انجام) خدا ہی کی طرف ہے (۱۰۹) (مومنو) جتنی
امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو ف۱
خدا پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت اچھا ہوتا ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں (لیکن تھوڑے) اور اکثر نافرمان

ف۱ نیکی جو لفظ خیر کا ترجمہ کیا گیا ہے اس سے مراد قرآن مجید کی پیروی ہے خدا نے اس امر کو فرض قرار دیا ہے کہ مسلمانوں میں ہر زمانے میں ایسی جماعت ہونی چاہئیے، جو دعوت الی الخیر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے، تاکہ لوگ قرآن پر چلیں، اچھے کام کریں اور برائیوں سے کنارہ کش رہیں یہ حکم ایسا ہے جس پر بہت توجہ اور کوشش سے عمل ہونا چاہیئے، تاکہ لوگ مستحق فوز و فلاح ہوں، مگر نہایت افسوس کا مقام ہے کہ اس زمانے میں اس حکم پر عمل نہیں ہوتا، اسی وجہ سے مسلمانوں کی دینی و دنیاوی حالت اب اچھی نہیں رہی، انکے حالات دیکھ کر خوف ہوتا ہے کہ کہیں ایسا وقت نہ آجائے کہ یہ دعا کریں اور وہ خدا کے ہاں سے رد کر دی جائے، جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ تم لوگوں کو چاہیئے کہ نیک کام کرنے کا حکم اور برے کاموں سے منع کرتے رہو نہیں تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ خدا تم پر عذاب بھیجے گا پھر تم خدا سے دعا مانگو گے اور وہ اسے قبول نہ کریگا، خدا مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ اسکے احکام پر عمل کریں، تاکہ اسکی رحمت کے مورد ہوں اور اسکے عذاب سے محفوظ رہیں۔

موضح القرآن

ف۱ معلوم ہوا کہ سیاہ منہ ان کے ہیں جو مسلمانی میں کفر کرتے ہیں، یعنی منہ سے کلمہ اسلام کہتے ہیں اور عقیدہ خلاف اسلام رکھتے ہیں، سب فرقے گمراہ یہی حکم رکھتے ہیں۔

۴ ۱۲ ۴

ہیں (۱۱۰) اور یہ تمہیں خفیف سی تکلیف کے سوا کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پھیر کر
بھاگ جائیں گے پھر انکو مدد بھی (کہیں سے) نہیں ملے گی (۱۱۱) یہ جہاں نظر آئینگے ذلت (کو دیکھو گے کہ) ان سے چمٹ رہی ہے
بجز اس کے کہ یہ خدا اور (مسلمان) لوگوں کی پناہ میں آجائیں[۱] اور یہ لوگ خدا کے غضب میں گرفتار ہیں اور
ناداری ان سے لپٹ رہی ہے یہ اس لئے کہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور (اس کے) پیغمبروں کو ناحق قتل کر دیتے تھے
یہ اس لئے کہ یہ نافرمانی کئے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے (۱۱۲) یہ بھی سب ایک جیسے نہیں ہیں ان اہل کتاب میں کچھ لوگ
(حکم خدا پر) قائم بھی ہیں جو رات کے وقت خدا کی آیتیں پڑھتے اور (اس کے آگے) سجدہ کرتے ہیں (۱۱۳)
(اور) خدا پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے اور اچھے کام کرنے کو کہتے اور بری باتوں سے منع کرتے اور
نیکیوں پر لپکتے ہیں اور یہی لوگ نیکوکار ہیں[۲] (۱۱۴) اور یہ جس طرح کی نیکی کریں گے اس کی ناقدری نہیں
کیجائیگی اور خدا پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے (۱۱۵) جو لوگ کافر ہیں ان کے مال اور اولاد خدا کے عذاب کو
ہرگز نہیں ٹال سکیں گے اور یہ لوگ اہلِ دوزخ ہیں کہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے (۱۱۶) یہ جو مال دنیا کی زندگی میں خرچ کرتے ہیں
اسکی مثال ہوا کی سی ہے جسمیں سخت سردی ہو اور وہ ایسی لوگوں کی کھیتی پر جو اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے چلے اور اسے تباہ کر دے
اور خدا نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں[۳] (۱۱۷) مومنو! کسی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا رازداں نہ بنانا
یہ لوگ تمہاری خرابی (اور فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جسطرح ہو) تمہیں تکلیف
پہنچے ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) انکے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو تو
ہم نے تمکو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنا دی ہیں[۴] (۱۱۸) دیکھو تم ایسے (صاف دل) لوگ ہو کہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی

موضح القرآن

[۱] یعنی یہود دنیا میں کہیں اپنی حکومت سے نہیں رہتے بغیر اللہ کی پناہ کے کہ بعض رسمیں توریت کی عمل میں لاتے ہیں ان کے طفیل سے پڑے ہیں اور بغیر لوگوں کی پناہ کے یعنی کسی کی رعیت ہیں اسکی پناہ میں پڑے ہیں؛

[۲] یہودیوں میں سے کئی شخص توریت کے عالم اپنے دین پر درست اور ثابت تھے سو وہ اسلام میں آئے تھے انہیں سردار عبداللہ بن سلام تھے حق تعالیٰ ہر جگہ کتاب والوں کی مذمت میں انکو جدا نکال لیتا ہے؛

[۳] جو مال سوائے مرضی خدا تعالیٰ کی خرچ کرتے ہیں اس کا کچھ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے؛

[۴] یعنی مسلمانوں کو کافروں سے دوستی نہ کرنی چاہیئے وہ ہر طرح دشمن ہیں؛

نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (اور وہ تمہاری کتاب کو نہیں مانتے) اور جب تم سے ملتے
ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے
ہیں (ان سے) کہدو کہ (بدبختو) غصے میں مر جاؤ۔ خدا تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے ۱۱۹ اگر تم کو آسودگی حاصل ہو تو
ان کو بری لگتی ہے اور اگر رنج پہنچے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر تم تکلیفوں کی برداشت اور (ان سے) کنارہ کشی
کرتے رہو گے تو ان کا فریب تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں خدا اس پر احاطہ کئے
ہوئے ہے ۱۲۰ اور (اس وقت کو یاد کرو) جب تم صبح کو اپنے گھر سے روانہ ہو کر ایمان والوں کو لڑائی کیلئے مورچوں پر (موقع بموقع)
متعین کرنے لگے اور خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ۱۲۱ اس وقت تم میں سے دو جماعتوں نے جی چھوڑ دینا چاہا مگر خدا
ان کا مددگار تھا اور مومنوں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے ۱۲۲ اور خدا نے جنگ بدر میں بھی تمہاری
مدد کی تھی اور اس وقت بھی تم بے سروسامان تھے پس خدا سے ڈرو (اور ان احسانوں کو یاد کرو) تاکہ شکر کرو ۱۲۳ جب تم
مومنوں سے یہ کہہ (کر ان کے دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے ۱۲۴
ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور (خدا سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعۃً حملہ کر دیں تو پروردگار پانچ ہزار
فرشتے جن پر نشان ہونگے تمہاری مدد کو بھیجے گا ۱۲۵ اور اس مدد کو تو خدا نے تمہارے لئے (ذریعہ) بشارت بنایا یعنی
اس لئے کہ تمہارے دلوں کو اس سے تسلی حاصل ہو ورنہ مدد تو خدا ہی کی ہے جو غالب (اور) حکمت والا ہے ۱۲۶ (یہ خدا نے) اس لئے
(کیا) کہ کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک یا انہیں ذلیل و مغلوب کر دے کہ (جیسے آئے تھے ویسے ہی) ناکام واپس جائیں ۱۲۷ (اے پیغمبر)
اس کام میں تمہارا کچھ اختیار نہیں (اب دو صورتیں ہیں) یا خدا انکے حال پر مہربانی کرے یا انہیں عذاب دے کہ یہ ظالم لوگ ہیں ۱۲۸

ف بدر کی لڑائی میں جب کافروں کو شکست اور مومنوں کو فتح ہوئی تو کافروں نے اگلے سال فوج جمع کر کے مدینے پر چڑھائی کی اور اُحد کے قریب جو مدینے کے قریب ایک پہاڑ ہے آ اترے۔ حضرتؐ نے صحابہؓ سے مشورہ لیا کہ شہر سے باہر نکل کر لڑنا چاہیئے یا شہر کے اندر رہ کر۔ انہوں نے صلاح دی کہ باہر نکل کر لڑنا چاہیئے۔ مگر عبداللہ بن ابی نے جو منافقوں کا سردار تھا یہ مشورہ دیا کہ شہر میں رہنا چاہیئے۔ حضرتؐ نے باہر نکل کر لڑنا مناسب سمجھا۔ چنانچہ آپ نے خود زرہ پہن لی اور ایک ہزار صحابہ کو ساتھ لیکر مدینے سے باہر نکلے۔ عبداللہ بھی شریک جنگ ہوا مگر ناخوشی سے کیونکہ اسکی صلاح نہیں مانی گئی تھی۔ جب مقام سوط میں پہنچے تو عبداللہ لشکر کے ایک حصے کو لیکر لوٹ چلا اور اسکے بہکانے سے قبیلہ خزرج میں سے بنو سلمہ نے اور قبیلہ اوس میں سے بنو حارثہ نے جو میمنہ و میسرہ فوج پر مقرر تھے ہمت ہار دینی چاہی لیکن خدا نے ان کے دلوں کو مضبوط کیا اور میدان میں ثابت قدم رکھا۔ اس آیت میں انہیں دو جماعتوں یعنی بنو سلمہ اور بنو حارثہ کا ذکر ہے اور انہیں کی نسبت خدا نے فرمایا کہ خدا ان کا مددگار تھا

موضح القرآن

۱ یعنی پانچ ہزار فرشتے گھوڑوں پر سوار تمہاری مدد کو آویں گے جن گھوڑوں پر نشان ہوگا۔

۲ حق تعالیٰ پیغمبر کو تعلیم فرماتا ہے کہ بندے کا کچھ اختیار نہیں خدا تو جو چاہے سو کرے اگرچہ قریش تمہارے دشمن ہیں اور ظلم کرتے ہیں لیکن خدا اگر چاہے تو ان کو ہدایت کرے اور انہیں ایمان نصیب ہو اور چاہے تو انہیں عذاب کرے اپنی طرف سے تم انہیں بد دعا نہ کرو۔

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے
عذاب کرے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۲۹﴾ اے ایمان والو! دگنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور خدا سے ڈرو تاکہ نجات حاصل کرو [1] ﴿۱۳۰﴾
اور (دوزخ کی) آگ سے بچو جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے ﴿۱۳۱﴾ اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے ﴿۱۳۲﴾ اور
اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو (خدا سے) ڈرنے والوں کیلئے تیار کی گئی
ہے ﴿۱۳۳﴾ جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور
خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے ﴿۱۳۴﴾ اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے
اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور خدا کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے
نہیں رہتے ﴿۱۳۵﴾ ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ ان میں ہمیشہ
بستے رہیں گے اور (اچھے) کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے ﴿۱۳۶﴾ تم لوگوں سے پہلے بھی بہت سے واقعات گزر چکے ہیں تو تم
زمین میں سیر کر کے دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا [2] ﴿۱۳۷﴾ یہ (قرآن) لوگوں کیلئے بیان صریح اور اہل تقویٰ کیلئے ہدایت
اور نصیحت ہے ﴿۱۳۸﴾ اور (دیکھو) بیدل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب ہو گے ﴿۱۳۹﴾
اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے
یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو متمیز کر دے اور تم میں سے گواہ بنائے اور خدا بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا ﴿۱۴۰﴾ اور یہ بھی مقصود تھا کہ خدا
ایمان والوں کو خالص (مومن) بنا دے اور کافروں کو نابود کر دے [3] ﴿۱۴۱﴾ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہو گے حالانکہ ابھی
خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور (یہ بھی مقصود ہے) کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے [4] ﴿۱۴۲﴾ اور تم موت

موضح القرآن

[1] شاید سود کا ذکر یہاں اس واسطے فرمایا کہ اوپر مذکور ہوا جہاد میں نامردی کا اور سود کھانے سے نامردی آتی ہے دو سبب سے ایک یہ کہ مال حرام کھانے سے توفیق طاعت کم ہوتی ہے اور بڑی طاعت جہاد ہے دوسرے یہ کہ سود لینا کمال بخل ہے چاہیئے کہ اپنا مال جتنا دیا تھا وہ تو واپس لے لیا بیچ میں کسی کا کام نکلا یہ بھی منت نہ چھوڑے اس کا بھی بدلہ چاہے تو جسکو مال پر اتنا بخل ہو وہ جان کب دیا چاہے ۱۲

[2] یعنی بہت امتیں گذری ہیں جنہوں نے اپنی اپنی خوشی کا دین اختیار کیا اور پیغمبروں کو دکھ دیا اس سبب سے وہ ہلاک ہوئے عذاب الہی سے تو سیر کرو ملکوں میں اور دیکھو کہ کیسا ہوا جھٹلانے والوں کا حال جیسے قوم عاد اور ثمود اور قوم لوط کی کہ ان کے شہروں کا کیا حال ہوا فائدہ ہمیشہ کافر نبیوں کا مقابلہ کرتے رہے ہیں پھر آخر جھٹلانے والے ہی خراب ہوئے احد کی لڑائی میں بھی ستر مسلمان سمیت حضرت حمزہؓ کے جو چچا حضرت صلعم کے تھے شہید ہوئے اس واسطے خدا تعالیٰ اگلی آیت میں مسلمانوں کی تسلی اور تقویت فرماتا ہے

[3] فتح اور شکست بدلتی ہوئی چیز ہے اور مسلمانوں کو شہادت کا درجہ دینا تھا اور مومن اور منافق کو پرکھنا منظور تھا اور مسلمانوں کو تربیت کرنا تھا کہ پیغمبر کی نافرمانی میں یہ خرابی ہے اسواسطے شکست ہوئی نہیں تو در اصل خدا کافروں سے بیزار ہے

[4] یعنی بغیر محنت اور مشقت کے آرام پہنچنا نہیں ممکن

(شہادت) کی آنے سے پہلے اسکی تمنا کیا کرتے تھے سو تم نے اسکو آنکھوں سے دیکھ لیا^ا (۱۴۳) اور محمد (صلعم) تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں
ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں، بھلا اگر یہ مرجائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ؟ (یعنی مرتد
ہو جاؤ؟) اور جو الٹے پاؤں پھر جائیگا تو خدا کا کچھ نقصان نہیں کر سکیگا اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دیگا^۲ (۱۴۴)
اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ خدا کے حکم کے بغیر مرجائے (اس نے موت کا) وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے اور جو شخص
دنیا میں (اپنے اعمال کا) بدلہ چاہے اسکو ہم یہیں بدلہ دیدینگے اور جو آخرت میں طالب ثواب ہو اسکو وہاں اجر عطا کرینگے
اور ہم شکر گزاروں کو عنقریب (بہت اچھا) صلہ دینگے^۳ (۱۴۵) اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جنکے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ
(خدا کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر راہِ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی
کی نہ (کافروں سے) دبے اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۱۴۶) اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات
نکلتی تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہمکو ثابت قدم رکھ اور
کافروں پر فتح عنایت فرما (۱۴۷) تو خدا نے انکو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ (دیگا) اور
خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے (۱۴۸) مومنو! اگر تم کافروں کا کہا مان لوگے تو وہ تمکو الٹے پاؤں پھیر (کر مرتد کر) دینگے پھر تم
بڑے خسارے میں پڑ جاؤ گے^۴ (۱۴۹) (یہ تمہارے مددگار نہیں ہیں) بلکہ خدا تمہارا مددگار ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار
ہے (۱۵۰) ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دینگے کیونکہ یہ خدا کے ساتھ شرک کرتے ہیں جسکی اس نے کوئی
بھی دلیل نازل نہیں کی اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے وہ ظالموں کا بہت برا ٹھکانا ہے (۱۵۱) اور خدا نے اپنا وعدہ سچا کر دیا (یعنی)
اس وقت جب کہ تم کافروں کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جو تم چاہتے تھے

موضح القرآن

^ا جب احد کی لڑائی میں شکست ہوئی اور حضرت زخمی ہو کر گڑھے میں گر پڑے اور لوگوں میں جھوٹ مشہور ہوا کہ آپ شہید ہو گئے تب لوگ اکثر بھاگے تھے پھر بھاگنے والوں پر طعن آیا انہوں نے عذر کیا کہ ہم حضرت کے شہید ہونے کی خبر سن کر بھاگے تھے تب خدا تعالیٰ نے اگلی آیت بھیجی ^۲ اس جنگ احد میں بعضے مسلمان کامل بھی بہت ہٹ گئے تھے اس واسطے کہ ایک کافر نے اپنی فوج میں پکارا کہ میں محمد کو مار آیا، اور حضرت کے زخم سے خون بہت بہہ گیا تھا ضعف آ کر ایک گڑھے میں گرے تھے مسلمانوں نے حضرت کو نہ دیکھا یہ بات یقین ہو گئی جب حضرت ہوشیار ہوئے تو جو حاضر تھے ان کو جمع کر کے پھر لڑائی قائم کی بہت کافر پھر کر چلے گئے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول زندہ رہے یا نہ رہے دین اللہ کا ہے اس پر قائم رہو اور اس سے یہ اشارت نکلتی ہے کہ حضرت کی وفات پر بعضے لوگ پھر جاویں گے اور جو قائم رہیں گے ان کو بڑا ثواب ہوگا اسی طرح ہوا کہ بہت لوگ حضرت کے بعد مرتد ہوئے اور حضرت صدیق نے انکو پھر مسلمان کیا اور بعضوں کو مارا ^۳ یعنی جو لوگ اس دین پر ثابت رہینگے انکو دین بھی ملیگا اور دنیا بھی لیکن جو کوئی اس نعمت کی قدر جانے ^۴ جب احد کی لڑائی میں شکست ہوئی اور مشہور ہوا کہ حضرت صلعم شہید ہوئے تب مسلمان بھاگے اور منافقوں نے کہا مسلمانوں کو کہ اب تو مکہ کے لوگ غالب ہوئے اور فتح ہوئی ان کی تم ناچار تم اپنے دین قدیم میں آؤ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمنوں کا فریب مت کھاؤ اور ان کی بات نہ سنو

خدا نے تم کو دکھا دیا، اس کے بعد تم نے ہمت ہار دی اور حکم (پیغمبر) میں جھگڑا کرنے لگے اور اسکی
نافرمانی کی بعض تو تم میں سے دنیا کی خواستگار تھے اور بعض آخرت کے طالب، اس وقت خدا نے تم کو ان (کے مقابلے) سے پھیر
(کر بھگا) دیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے، اور اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا، اور خدا مومنوں پر بڑا فضل کرنیوالا ہے ﴿۱۵۲﴾
(وہ وقت بھی یاد کرنیکے لائق ہے) جب تم لوگ دور بھاگے جاتے تھے اور کسی کو پیچھے پھر کر نہیں دیکھتے تھے اور رسول اللہ
تمکو تمہارے پیچھے کھڑے بلا رہے تھے تو خدا نے تم کو غم پر غم پہنچایا تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہی یا جو مصیبت
تم پر واقع ہوئی ہے اس سے تم اندوہناک نہ ہو، اور خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے ﴿۱۵۳﴾ پھر خدا نے غم و رنج کے بعد تم پر
تسلی نازل فرمائی (یعنی) نیند کہ تم میں سے ایک جماعت پر طاری ہو گئی اور کچھ لوگ جنکو جان کے لالے پڑ رہے تھے خدا
کے بارے میں ناحق (ایام کفر کے سے) گمان کرتے تھے اور کہتے تھے بھلا ہمارے اختیار کی کچھ بات ہے؟ تم کہدو کہ بیشک سب
باتیں خدا ہی کے اختیار میں ہیں، یہ لوگ (بہت سی باتیں) دلوں میں مخفی رکھتے تھے جو تم پر ظاہر نہیں کرتے تھے، کہتے تھے کہ
ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم یہاں قتل ہی نہ کئے جاتے کہدو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جنکی تقدیر میں مارا جانا
لکھا تھا وہ اپنی اپنی قتل گاہوں کی طرف ضرور نکل آتے اس سے غرض یہ تھی کہ خدا تمہارے سینوں کی باتوں کو آزمائے اور جو کچھ
تمہارے دلوں میں ہے اسکو خالص اور صاف کر دے، اور خدا دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے ﴿۱۵۴﴾ جو لوگ تم میں سے (احد کے
دن) جبکہ (مومنوں اور کافروں کی) دو جماعتیں ایک دوسرے سے گتھ گئیں (جنگ سے) بھاگ گئے، تو انکے بعض
افعال کے سبب شیطان نے انکو پھسلا دیا مگر خدا نے ان کا قصور معاف کر دیا، بیشک خدا بخشنے والا (اور) بردبار ہے، مومنو! ان
لوگوں جیسے نہ ہونا جو کفر کرتے ہیں اور انکے (مسلمان) بھائی جب (خدا کی راہ میں) سفر کریں (اور مر جائیں) یا جہاد کو نکلیں

ف۱ یہ جنگ احد کا قصہ ہے اس جنگ میں شروع شروع میں تو مسلمان غالب رہے مگر بعد میں حضرتؐ کی نافرمانی کے سبب شکست ہوئی، نافرمانی یہ ہوئی تھی کہ حضرتؐ نے تیراندازوں کی ایک جماعت کو ایک مورچہ پر متعین فرما کر حکم دیا کہ تم یہاں کھڑے رہنا اور ہرگز نہ ہٹنا، وہ لوگ تو وہاں کھڑے ہوئے اور باقی لشکر مصروف جنگ ہوا جنگ میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی اور انکو غلبہ دیا حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرتؐ کی جیسی مدد خدا تعالیٰ نے احد کے دن کی ایسی کسی موقع پر نہیں کی جب مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کافر شکست کھا کر بھاگنے لگے تو تیراندازوں نے چاہا کہ مورچہ چھوڑ کر فتح میں شریک ہوں اور مال غنیمت لیں، تو وہ مورچہ چھوڑ کر چل دیئے عبداللہ بن جبیرؓ جو ان کے افسر تھے ہر چند منع کیا، مگر انہوں نے ان کے کہنے پر عمل نہ کیا اور جو حقیقت ہوئی ادھر خالد بن ولید نے جو اس وقت جماعت کفار میں تھے پیچھے سے حملہ کر دیا، اور اس سے لڑائی کی صورت بدل گئی یعنی فتح پانیوالوں کو شکست اور شکست کھانیوالوں کو فتح ہوئی خود حضرتؐ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا سامنے کے چار دانت ٹوٹ گئے، خود سر میں گھس گیا اور یہ مشہور ہو گیا کہ آپ شہید ہو گئے غرض مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے اس وقت آپ فرماتے تھے کہ "اے خدا کے بندو میرے پاس آؤ، میں خدا کا پیغمبر ہوں، جو کوئی پھر کر کافروں پر حملہ کریگا اسکو جنت ملیگی"
غم پر غم پہنچانے سے یہ مراد ہے کہ ایک تو غنیمت کے مال سے محروم ہوئے مقتول و مجروح ہوئے، دوسرے حضرت صلعم کا شہید ہونا سنا اور کفار کا غلبہ دیکھا ۱۲

اور مارے جائیں) تو اُن کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے' ان باتوں سے
مقصود یہ ہے کہ خدا ان لوگوں کے دلوں میں افسوس پیدا کر دے' اور زندگی اور موت تو خدا ہی دیتا ہے اور خدا تمہارے سب
کاموں کو دیکھ رہا ہے (۱۵۶) اور اگر تم خدا کے رستے میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو جو (مال و متاع) لوگ جمع کرتے ہیں اس سے خدا کی
بخشش اور رحمت کہیں بہتر ہے (۱۵۷) اور اگر مر جاؤ یا مارے جاؤ خدا کے حضور میں ضرور اکٹھے کئے جاؤ گے[1] (۱۵۸) (اے محمدؐ) خدا کی مہربانی سے
تمہاری افتاد مزاج ان لوگوں کیلئے نرم واقع ہوئی ہے اور اگر تم بد خو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے
ہوتے' تو انکو معاف کر دو اور ان کیلئے خدا سے مغفرت مانگو اور اپنے کاموں میں انسے مشورت لیا کرو[2] اور جب (کسی کام کا) عزم
مصمم کر لو' تو خدا پر بھروسا رکھو' بیشک خدا بھروسہ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۱۵۹) اگر خدا تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی
نہیں آسکتا' اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے اور مومنوں کو چاہیئے کہ خدا ہی پر بھروسہ رکھیں (۱۶۰) اور کبھی
نہیں ہو سکتا کہ پیغمبر (خدا) خیانت کریں' اور خیانت کرنیوالوں کو قیامت کے دن خیانت کی ہوئی چیز (خدا کے روبرو) لا حاضر
کرنی ہوگی' پھر ہر شخص کو اسکے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور بے انصافی نہیں کیجائیگی[3] (۱۶۱) بھلا جو شخص خدا کی خوشنودی کا
تابع ہو وہ اس شخص کیطرح (مرتکب خیانت) ہو سکتا ہے جو خدا کی ناخوشی میں گرفتار ہو اور جس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ
برا ٹھکانا ہے (۱۶۲) ان لوگوں کے خدا کے ہاں (مختلف اور متفاوت) درجے ہیں اور خدا ان کے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے[4] (۱۶۳) خدا نے
مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ انمیں انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیجے جو انکو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور انکو پاک کرتے
اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے (۱۶۴) (بھلا یہ) کیا بات ہے کہ (جب (احد کے)
دن کفار کے ہاتھ سے) تم پر مصیبت واقع ہوئی حالانکہ (جنگ بدر میں) اس سے دو چند مصیبت تمہارے ہاتھ سے ان پر

موضح القرآن

[1] یعنی نیک کام پر نکلے اور مر گئے تو نکلنے پر افسوس نہ کریئے اس میں انکار آتا ہے تقدیر کا' اور آخرت کا فائدہ نہ دیکھنا اور دنیا کی جینے کو عزیز رکھنا' یہ سب خصلت ہے کافروں کی'

[2] شاید حضرتؐ کا دل مسلمانوں سے خفا ہوا اور چاہا ہوگا کہ اب انکی مشورت نہ پوچھیے سو حق تعالیٰ نے سفارش کی اور فرمایا کہ اول مشورت لینی بہتر ہے' جب ایک بات ٹھہر چکے پھر پس و پیش نہ کریئے

[3] کہتے ہیں کہ جب بدر کی لڑائی ختم ہوئی تھی اور غنیمت اس لڑائی کی آئی تھی تو اس مال سے ایک کملی سرخ گم ہوگئی تھی' بعضے کمبختوں نے کہا کہ حضرت پیغمبر صلعم نے اپنے واسطے رکھی ہوگی' تب یہ آیت اتری کہ پیغمبروں کا یہ کام نہیں' بلکہ جو کوئی ایسا کام کرے کہ پہلے بانٹنے اور حصہ کرنے سے کچھ غنیمت کے مال سے لیوے چھپا کر' تو قیامت کے دن سب میں رسوا ہوگا' کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک رسی پرانی حصہ کرنے سے پہلے لے لی تھی بعدہٗ حضرت صلعم کے پاس آیا حضرتؐ نے فرمایا کہ رکھ اسے' تو قیامت کے دن اپنے ساتھ لاوے گا؛

[4] یعنی نبی' اور لوگ برابر نہیں' کسی پیغمبر سے طمع کا کام نہیں ہوتا؛

پڑ چکی ہے تو تم چلا اٹھے کہ (ہائے) آفت (ہم پر) کہاں سے آن پڑی کہدو کہ یہ تمہاری ہی شامت اعمال ہے (کہ تم نے پیغمبر کے حکم کے خلاف کیا)
بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے ﴿۱۶۵﴾ اور جو مصیبت تم پر دونوں جماعتوں کے مقابلے کے دن واقع ہوئی سو خدا کے حکم سے (واقع ہوئی) اور (اس سے)
یہ مقصود تھا کہ خدا مومنوں کو اچھی طرح معلوم کر لے ﴿۱۶۶﴾ اور منافقوں کو بھی معلوم کر لے اور (جب) انسے کہا گیا کہ آؤ خدا کے رستے میں
جنگ کرو یا (کافروں کے) حملوں کو روکو تو کہنے لگے کہ اگر ہمکو لڑائی کی خبر ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ رہتے یہ اس دن
ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے[1] منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو انکے دل میں نہیں ہیں اور جو کچھ یہ چھپاتے ہیں خدا اس سے خوب واقف
ہے ﴿۱۶۷﴾ یہ خود تو (جنگ سے بچکر) بیٹھ ہی رہے تھے مگر (جنہوں نے راہ خدا میں جانیں قربان کر دیں) اپنے (ان) بھائیوں کے بارے میں
بھی کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کہا مانتے تو قتل نہ ہوتے کہدو کہ اگر سچے ہو تو اپنے اوپر سے موت کو ٹال دینا ﴿۱۶۸﴾ جو لوگ خدا کی راہ میں مارے
گئے انکو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں اور انکو رزق مل رہا ہے ﴿۱۶۹﴾ جو کچھ خدا نے انکو اپنے فضل سے
بخش رکھا ہے اسمیں خوش ہیں اور جو لوگ انکے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) انمیں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ
(قیامت کے دن) انکو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہونگے ﴿۱۷۰﴾ اور خدا کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ خدا
مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا[2] ﴿۱۷۱﴾ جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے خدا اور رسول (کے حکم) کو قبول کیا جو لوگ انمیں نیکوکار اور پرہیزگار
ہیں ان کیلئے بڑا ثواب ہے ﴿۱۷۲﴾ (جب) ان سے لوگوں نے آکر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے (مقابلے کے) لئے (لشکر کثیر) جمع کیا ہے تو ان سے
ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے کہ ہمکو خدا کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے[3] ﴿۱۷۳﴾ پھر وہ خدا کی نعمتوں اور اس کے
فضل کے ساتھ (خوش و خرم) واپس آئے انکو کسی طرح کا ضرر نہ پہنچا اور وہ خدا کی خوشنودی کے تابع رہے اور خدا بڑے فضل کا مالک
ہے ﴿۱۷۴﴾ یہ (خوف دلانے والا) تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تو اگر تم مومن ہو تو اس سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا[4] ﴿۱۷۵﴾ اور جو لوگ

---

[4] یعنی جو شہید نہیں ہوتے اور جنگ میں مصروف ہیں۔

موضح القرآن

[1] یعنی تم بدر کی لڑائی میں ستر کافروں کو مار چکے ہو اور ستر کو پکڑ لائے تھے۔ تمہارے اس لڑائی میں ستر آدمی شہید ہوئے تو بدل کیوں ہوتے ہو۔ ہو سو ہم اپنے قصور سے کہ بے حکمی ہو گئے۔ یا قصور یہ کہ بدر کے اسیروں کو مار نہ ڈالا بلکہ مال لیکر چھوڑ دیا اور حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ اگر ان کو چھوڑتے ہو تو تم میں سے ستر آدمی شہید ہوں گے لوگوں نے قبول کر کے مال لے لیا اور ان کو چھوڑ دیا۔ [2] اس بات میں تین معنے نکلتے ہیں ایک کہ جب لڑائی کا وقت ہوگا تو فریق ہو نکلیں گے ابھی لڑائی کہاں۔ دوسرے معنے یہ کہ ہم کو معلوم نہیں کہ لڑائی ہو گی یعنی محمد صلعم اپنی قوم قریش سے مل جاوینگے۔ تیسرے معنی یہ ہیں کہ ہم لڑائی نہیں جانتے یہ طعن ہے یعنی ہماری مصلحت اول ہی نہیں تم کچھ تدبیر و توف نہیں اور ہم خوب لڑائی کی باتیں جانتے ہیں تمہارے ساتھ نہیں رہتے۔ [3] مرنے کے بعد شہیدوں کی ایک طرح کی زندگی ہوتی ہے وہ اس زندگی میں کھاتے پیتے ہیں خوش رہتے ہیں جو اور مُردوں کو میسر نہیں ہوتی ہے۔ [4] جب مسلمانوں کے پھر نکلنے کی خبر ابوسفیان کو پہنچی تو اسے خوف آیا اور لڑائی سے ڈر کر مکہ کیطرف کوچ کیا۔ پھر وہاں جا کر یہ چاہا کہ اپنی دبدبہ اور لڑائی کی خبر بھیجکر مدینہ میں مسلمانوں کو ڈرا دے۔ ایک شخص کو مکے میں مدینہ کیطرف جاتا ہوا دیکھا اس کو کچھ دیکر کہا کہ یہ خبر محمد (صلعم) کو پہنچا کہ لشکر قریش کا بے نہایت جمع ہوا ہے اور تمہاری لڑنے کی تیاری کی ہے ایسی کہ تمہیں

(بقیہ صفحہ ۶۲ پر دیکھیے)

کفر میں جلدی کرتے ہیں ان (کی وجہ) سے غمگین نہ ہونا یہ خدا کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے خدا چاہتا ہے کہ آخرت میں انکو
کچھ حصہ نہ دے اور ان کیلئے بڑا عذاب (تیار) ہے ۱۷۶ جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا وہ خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور انکو
دکھ دینے والا عذاب ہوگا ۱۷۷ اور کافر لوگ یہ خیال نہ کریں کہ ہم جو انکو مہلت دیئے جاتے ہیں تو یہ ان کے حق میں اچھا ہے (نہیں بلکہ ہم
انکو اس لئے مہلت دیتے ہیں کہ اور گناہ کر لیں آخر کار انکو ذلیل کرنیوالا عذاب ہوگا ۱۷۸ (لوگو) جب تک خدا ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دیگا مومنو کو
اس حال میں جس میں تم ہو ہرگز نہیں رہنے دیگا اور اللہ تمکو غیب کی باتوں سے بھی مطلع نہیں کریگا البتہ خدا اپنے پیغمبروں میں سے
جسے چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے تو تم خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری کروگے تو
تمکو اجر عظیم ملیگا ۱۷۹ جو لوگ مال میں جو خدا نے اپنے فضل سے انکو عطا فرمایا ہے بخل کرتے ہیں وہ اس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں
(وہ اچھا نہیں) بلکہ ان کیلئے برا ہے وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اسکا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں
ڈالا جائیگا اور آسمانوں اور زمین کا وارث خدا ہی ہے اور جو عمل تم کرتے ہو خدا کو معلوم ہے ۱۸۰ خدا نے ان لوگوں کا قول سن
لیا جو کہتے ہیں کہ خدا فقیر ہے اور ہم امیر ہیں یہ جو کہتے ہیں ہم اسکو لکھ لیں گے اور پیغمبروں کو جو یہ ناحق قتل کرتے رہے ہیں اسکو
بھی (قلمبند کر رکھیں گے) اور (قیامت کے روز) کہیں گے کہ عذاب (آتش سوزاں) کے مزے چکھتے رہو ۱۸۱ یہ ان کاموں کی سزا ہے
جو تمہارے ہاتھ آگے بھیجتے رہے ہیں اور خدا تو بندوں پر مطلق ظلم نہیں کرتا ۱۸۲ جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے ہمیں حکم بھیجا ہے کہ جب تک
کوئی پیغمبر ہمارے پاس ایسی نیاز لیکر نہ آئے جسکو آگ آکر کھا جائے تب تک ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے (اے پیغمبر ان سے) کہدو
کہ مجھ سے پہلے کئی پیغمبر تمہارے پاس کھلی ہوئی نشانیاں لیکر آئے اور وہ (معجزہ) بھی لائے جو تم کہتے ہو تو
اگر سچے ہو تو تم نے ان کو قتل کیوں کیا ۱۸۳ پھر اگر یہ لوگ تم کو سچا نہ سمجھیں تو تم سے پہلے بہت سے

(صفحہ ٦١ کا بقیہ) ان کے مقابلے کی طاقت نہیں، مسلمانوں نے یہ خبر سن کر کہا کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ ۵ یعنی وہ خبر جو آئی ہے کہ قریش جمع ہو کر تمسے لڑنے آتے ہیں وہ خبر شیطان کی تھی۔

(صفحہ ھذا کا حاشیہ) ف خدا تعالیٰ نے بعض پیغمبروں کو یہ معجزہ بخشا تھا کہ انکی امت کے لوگ جو قربانی اور نذر و نیاز خدا کیلئے کرتے تو اسکو میدان میں رکھ دیتے آسمان سے آگ آتی اور اسکو جلا دیتی تو یہ سمجھا جاتا کہ قربانی خدا کی جناب میں قبول ہوئی۔ یہودی حضرت پیغمبر آخر الزماں سے کہنے لگے کہ خدا نے ہمکو یہ حکم دیا ہے کہ ہم کسی پیغمبر پر ایمان نہ لائیں جب تک یہ معجزہ نہ دیکھ لیں تو آپ بھی یہ معجزہ دکھائیے خدا نے فرمایا کہ تم ان کے جواب میں کہدو کہ کئی پیغمبر مجھ سے پہلے کئی طرح کے معجزے لیکر آئے اور یہ معجزہ بھی جو تم کہتے ہو لیکن اگر تم سچے ہو تو ان پیغمبروں کو قتل کرتے رہے غرض پیغمبروں کو جھٹلانا اور نافرمانی کرنا تمہاری عادت میں داخل ہے۔

موضح القرآن

۱ یعنی منافق لوگ جہاں مسلمانوں کی نیچ دیکھی کفر کی باتیں کرنے لگے۔ ۲ یعنی مومنوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ۳ یعنی جو دولتمند کہ مال جمع رکھتے ہیں وہ یہ سمجھیں کہ مال کا خرچ نہ کرنا بہتر ہے ان کے واسطے بلکہ برا ہے انکے واسطے۔ ۴ جو کوئی مالدار زکوٰۃ اور خیرات نہ دیوے تو اسکا وہ مال سب قیامت کے دن اژدہا بنکر اسی کے گلے کا طوق ہوگا اور اس کے منہ کو پکڑے گا اور خدا ہی وارث ہے آخر کو سب کے مال کا۔

(بقیہ صفحہ ٦٣ پر)

پیغمبر کھلی ہوئی نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتابیں لیکر آچکے ہیں اور لوگوں نے ان کو بھی سچا نہیں سمجھا (۱۸۴) ہر متنفس کو موت
کا مزہ چکھنا ہے، اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا، تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور
بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا، اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے (۱۸۵) اے اہل ایمان تمہارے مال و جان
میں تمہاری آزمائش کیجائیگی، اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں، بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے، تو اگر
صبر اور پرہیزگاری کرتے رہوگے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں (۱۸۶) اور جب خدا نے ان لوگوں سے جن کو کتاب عنایت
کی گئی تھی اقرار لیا کہ (جو کچھ اس میں لکھا ہے اسے) صاف صاف بیان کرتے رہنا، اور اس (کی کسی بات) کو نہ چھپانا، تو
انہوں نے اس کو پس پشت پھینک دیا اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کی، یہ جو کچھ حاصل کرتے ہیں برا ہے، (۱۸۷)
جو لوگ اپنے (ناپسند) کاموں سے خوش ہوتے ہیں، اور (پسندیدہ کام) جو کرتے نہیں ان کیلئے چاہتے ہیں کہ انکی تعریف
کی جائے ان کی نسبت خیال نہ کرنا کہ وہ عذاب سے رستگار ہو جائیں گے، اور انہیں درد دینے والا عذاب ہوگا [1] (۱۸۸)
اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کو ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (۱۸۹) بے شک آسمانوں اور
زمین کی پیدائش، اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کیلئے نشانیاں ہیں [2] (۱۹۰)
جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے)
ہیں کہ اے پروردگار! تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا [3]، تو پاک ہے، تو (قیامت کے دن)
ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو (۱۹۱) اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا، اور ظالموں کا
کوئی مددگار نہیں (۱۹۲) اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا [4]

(صفحہ ۶۲ کا بقیہ)
یعنی تم سب چھوڑ کر مر جاؤ گے اور جو خیرات کر دو گے تو تمہارے ساتھ دیگا ثواب اس کا۔ ۵ جب آیت اقرضوا اللہ قرضا حسنا نازل ہوئی تو یہودیوں نے کہا کہ خدا محتاج ہے جو ہم سے قرض مانگتا ہے، اس پر یہ آیت اتری۔

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

[1] وہی یہود مسئلے غلط بتاتے اور رشوتیں کھاتے، اور پیغمبر کی صفت چھپاتے، پھر خوش ہوتے کہ ہم کو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور یا امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب عالم اور دیندار حق پرست ہیں۔

[2] یعنی نبی سے معجزہ مانگنا کیا ضرور؟ جو بات وہ کہتا ہے یعنی توحید، اسکی نشانیاں سارے عالم میں نمودار ہیں۔

[3] یعنی اس عالم کی انتہا ہے دوسرے عالم میں۔

[4] ندا کرنے والا، یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(یعنی) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ، تو ہم ایمان لائے، اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو
ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا (۱۹۳) اے پروردگار! تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے
پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کئے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجئو کچھ شک نہیں کہ تو
خلافِ وعدہ نہیں کرتا (۱۹۴) تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ میں کسی
عمل کرنے والے کے عمل کو، مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا، تم ایک دوسرے کی جنس ہو[1]، تو جو لوگ میرے
لئے وطن چھوڑ گئے، اور اپنے گھروں سے نکالے گئے، اور ستائے گئے، اور لڑے، اور قتل کئے گئے، میں
ان کے گناہ دور کر دوں گا، اور ان کو بہشتوں میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (یہ) خدا
کے ہاں سے بدلہ ہے، اور خدا کے ہاں اچھا بدلہ ہے (۱۹۵) (اے پیغمبر) کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں
دھوکا نہ دے (۱۹۶) (یہ دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ ہے، پھر (آخرت میں) تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ
بری جگہ ہے[1] (۱۹۷) لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے، ان کیلئے باغ ہیں، جن کے نیچے
نہریں بہ رہی ہیں (اور) ان میں ہمیشہ رہیں گے (یہ) خدا کے ہاں سے (ان کی) مہمانی ہے، اور جو کچھ خدا
کے ہاں ہے وہ نیکوکاروں کیلئے بہت اچھا ہے (۱۹۸) اور بعض اہل کتاب ایسے بھی ہیں[2]، جو خدا پر اور اس
(کتاب) پر جو تم پر نازل ہوئی اور اس پر جو ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے آگے عاجزی
کرتے ہیں اور خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے، یہی لوگ ہیں جن کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں تیار ہے اور خدا جلد حساب لینے
والا ہے (۱۹۹) اے اہل ایمان (کفار کے مقابلے میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور مورچوں پر جمے رہو اور خدا سے ڈرو، تاکہ مراد حاصل کرو (۲۰۰)

ف[1] یعنی کافر جو شہروں میں تجارت کیلئے چلتے پھرتے، اور بہت سا مال پیدا کرتے ہیں، تم اس کا خیال نہ کرنا اور یہ نہ سمجھنا کہ یہ منفعت کثیر ہے، بلکہ بہت تھوڑا فائدہ ہے کیونکہ فانی ہے، اور دنیا کے تمام فوائد ثوابِ آخرت میں بہت کم ہیں، ان کفار تاجروں اور مالداروں کا آخرت میں ٹھکانہ دوزخ ہے، اور خدا نے جو مسلمانوں کیلئے تیار کر رکھا ہے وہ باغاتِ بہشت ہیں، جنکے آرام باقی ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔

موضح القرآن

[1] یعنی ثواب میں تفاوت نہیں مرد اور عورت کے۔

[2] جیسے عبداللہ بن سلام اور یار اس کے، یا نجاشی اور تابعدار اس کے۔

سورۃ نساء مدنی ہے اور اسمیں ایکسو چھہتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اوّل) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں ۱ سے،
کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے، اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو، ڈرو
اور (قطع مودت) ارحام سے (بچو) ۲ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے (۱) اور یتیموں کا مال (جو تمہاری تحویل میں ہو) ان کے
حوالے کر دو، اور ان کے پاکیزہ (اور عمدہ) مال کو (اپنے ناقص اور) برے مال سے نہ بدلو اور نہ ان کا مال اپنے مال میں ملا کر کھاؤ،
کہ یہ بڑا سخت گناہ ہے ۳ (۲) اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو
عورتیں تمکو پسند ہوں دو دو، یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کر لو، اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے)
یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو، اس سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے۔ (۳)
اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو، ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اسے ذوق شوق سے
کھالو ۴ (۴) اور بے عقلوں کو ان کا مال جسے خدا نے تم لوگوں کیلئے سببِ معیشت بنایا ہے مت دو (ہاں) اسمیں سے
ان کو کھلاتے اور پہناتے رہو، اور ان سے معقول باتیں کہتے رہو ۵ (۵) اور یتیموں کو بالغ ہونے تک
کام کاج میں مصروف رکھو، پھر (بالغ ہونے پر) اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو، تو ان کا مال ان کے
حوالے کر دو، اور اس خوف سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے (یعنی بڑے ہو کر تم سے اپنا مال واپس لے لیں گے)
اسکو فضول خرچی اور جلدی میں نہ اڑا دینا، جو شخص آسودہ حال ہو اسکو (ایسے مال سے قطعی طور سے) پرہیز رکھنا چاہیئے
اور جو بے مقدور ہو وہ مناسب طور پر (یعنی بقدر خدمت) کچھ لے لے، اور جب ان کا مال انکے حوالے کرنے لگو تو گواہ کر لیا کرو،

موضح القرآن

۱ یعنی اوّل آدم سے حوا بنائیں اور پھر سب لوگ؛

۲ یعنی بدسلوکی مت کرو آپس میں؛

۳ جس لڑکے کا باپ مر جاوے اسکی وارثوں کو تقید ہے کہ اس کے مال کو احتیاط سے جدا اپنے مال سے رکھیں؛ اور جب وہ لڑکا ہوش سنبھالے سب مال اس کے ورثہ کا اسی حوالہ کر دیں ۱۲

۴ یعنی اگر جانو کہ یتیم لڑکی سے اگر ہم نکاح کریں گے تو اس کا حق نہ ادا کریں گے کیونکہ اس کا حق مانگنے کوئی نہیں، تو عورتیں بہت ہیں کچھ کمی نہیں، ایک مرد کو دو بھی، تین بھی چار بھی روا ہیں، اس سے زیادہ جمع کرنی روا نہیں، کیونکہ اتنے میں بھی انصاف کرنا مشکل ہے، زیادہ میں نہ ہو سکا، سو اس قدر بھی جب کرو کہ جانو کہ انصاف سے رہ سکو گے، نہیں تو ایک ہی بس ہے، یا اپنی لونڈی کفایت ہے؛

۵ جسکی کئی عورتیں ہوں تو اسکو واجب ہے کہ کھانے پہننے میں اور لینے دینے میں برابر رکھے، اور رات رہنے میں باری برابر باندھے اگر نہ کریگا تو قیامت کے دن اس کا آدھا بدن گھسٹتا چلیگا، اور تقید فرمایا کہ عورت مومن کا مہر پورا خوشی سے ادا کرو، اگر وہ خوشی سے چھوڑ دے تو روا ہے؛ ۱۲

اور حقیقت میں تو خدا ہی (گواہ اور) حساب لینے والا کافی ہے (۶) جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں
تھوڑا ہو یا بہت، اسمیں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی، یہ حصے (خدا کے) مقرر کئے ہوئے
ہیں[۱] (۷) اور جب میراث کی تقسیم کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار اور یتیم اور محتاج آجائیں تو انکو بھی
اس میں سے کچھ دے دیا کرو، اور شیریں کلامی سے پیش آیا کرو[۲] (۸) اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیئے جو (ایسی حالت میں
ہوں کہ) اپنے بعد ننھے ننھے بچے چھوڑ جائیں اور انکو انکی نسبت خوف ہو (کہ ان کے مرنے کے بعد ان بیچاروں کا
کیا حال ہوگا) پس چاہیئے کہ یہ لوگ خدا سے ڈریں اور معقول بات کہیں[۳] (۹) جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے
ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں، اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے (۱۰) خدا تمہاری اولاد کے بارے میں تمکو
ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر ہے، اور اگر اولادِ میت صرف لڑکیاں ہی ہوں (یعنی دو یا دو سے
زیادہ تو کل ترکہ میں ان کا دو تہائی، اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اس کا حصہ نصف، اور میت کے ماں باپ کا یعنی دونوں
میں سے ہر ایک کا ترکہ میں چھٹا حصہ، بشرطیکہ میت کے اولاد ہو، اور اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اسکے وارث ہوں،
تو ایک تہائی ماں کا حصہ، اور اگر میت کے بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ، (اور یہ تقسیم ترکہ میت کی) وصیت (کی تعمیل)
کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض کے (ادا ہونیکے بعد جو اسکے ذمہ ہو عمل میں آئے گی) تمکو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ دادوں اور
بیٹوں پوتوں میں سے فائدے کے لحاظ سے کون تم سے زیادہ قریب ہے، یہ حصے خدا کے مقرر کئے ہوئے ہیں اور خدا سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا
ہے[۴] (۱۱) اور جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ مریں، اگر ان کے اولاد نہ ہو تو اسمیں نصف حصہ تمہارا، اور اگر اولاد ہو تو ترکے میں تمہارا حصہ چوتھائی، لیکن یہ
تقسیم وصیت (کی تعمیل) کے بعد جو انہوں نے کی ہو یا قرض کے (ادا ہونیکے بعد جو ان کے ذمہ ہو کیجائیگی)، اور جو مال تم (مرد) چھوڑ مرو اگر تمہارے

موضح القرآن

[۱] حضرت پیغمبر صلعم کے پیدا ہونیسے پہلے رسم تھی کہ بیٹیوں کو مال ورثہ کا نملتا تھا اب بیٹیوں کی بھی میراث مقرر ہوئی،

[۲] جس وقت میراث بانٹیں اور برادری کے لوگ جمع ہوں تو جسکو حصہ نہیں پہنچتا اور ناتے دار ہے یا یتیم ہے یا محتاج ہے تو ان کو کھلا کر رخصت کرو، اور بات کرو نرم زبان سے سخت نہ بولو ان سے۔

[۳] یعنی پیٹھ کے پیچھے اسکی اولاد کے حق میں قصور کریں اپنے اوپر قیاس کریں کہ اگر ہماری اولاد پیچھے رہجاوے تو ہم کو کیا فکر ہو؛

[۴] اس آیت میں دو میراثیں فرمائیں، اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملی ہوئی ہے مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ، عورت کا اکہرا، اور اگر فقط عورتیں ہیں تو ایک کو آدھا مال، اور زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیویں، اور ماں کا حصہ، اگر میت کو اولاد ہے یا بھائی بہن ہیں ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونوں نہیں تو تہائی، اور باپ کا حصہ اگر میت کو اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہیں تو عصبہ ہوا۔ اور میت کا مال اول اسکے کفن دفن کو لگاؤ پھر جو کچھ بچے وہ اسکے قرض میں دیجئے پھر جو کچھ بچے تو اسکی وصیت میں ایک تہائی تک لگائیے اسکے بعد میراث کے حصے ہیں اور ان حصوں میں عقل کا دخل نہیں، اللہ صاحب نے مقرر فرمائے ہیں اور وہ سب سے دانا تر ہے

❊ ❊ ❊

اولاد نہو تو تمہاری عورتوں کا اسمیں چوتھا حصہ، اور اگر اولاد ہو تو ان کا آٹھواں حصہ (یہ حصے تمہاری
وصیت (کی تعمیل) کے بعد جو تم نے کی ہو اور ادائے قرض کے (بعد تقسیم کئے جائینگے)[1] اور اگر ایسے مرد یا عورت کی میراث
ہو جسکے نہ باپ ہو نہ بیٹا مگر اسکے بھائی یا بہن ہو تو انمیں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ، اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو
سب ایک تہائی میں شریک ہونگے (یہ حصے بھی) بعد ادائے وصیت و قرض بشرطیکہ انسے میت نے کسی کا نقصان نہ
کیا ہو (تقسیم کئے جائینگے) یہ خدا کا فرمان ہے، اور خدا نہایت علم والا (اور) نہایت حلم والا ہے، (۱۲) یہ (تمام احکام) خدا
کی حدیں ہیں، اور جو شخص خدا اور اسکے پیغمبر کی فرمانبرداری کریگا خدا اسکو بہشتوں میں داخل کریگا جنمیں نہریں بہ رہی ہیں
وہ انمیں ہمیشہ رہینگے، اور یہ بڑی کامیابی ہے، (۱۳) اور جو خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کریگا اور اسکی حدوں سے نکل جائیگا اسکو خدا
دوزخ میں ڈالیگا جہاں وہ ہمیشہ رہیگا اور اسکو ذلت کا عذاب ہوگا (۱۴) مسلمانو تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں،
ان پر اپنے لوگوں میں سے چار شخصوں کی شہادت لو، اگر وہ (انکی بدکاری کی) گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں
بند رکھو یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کردے، یا خدا ان کیلئے کوئی اور سبیل (پیدا) کرے[2] (۱۵) اور جو دو مرد تم میں سے
بدکاری کریں تو ان کو ایذا دو، پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیکوکار ہو جائیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو، بیشک خدا توبہ قبول کرنیوالا
(اور) مہربان ہے[3] (۱۶) خدا انہیں لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بری حرکت کر بیٹھتے ہیں، پھر جلد توبہ کرلیتے ہیں پس
ایسے لوگوں پر خدا مہربانی کرتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے (۱۷) اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو
جو (ساری عمر) برے کام کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آموجود ہو تو اس وقت کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا
ہوں، اور نہ ان کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو کفر کی حالت میں مریں ایسے لوگوں کے لئے ہم نے عذاب الیم تیار کر رکھا ہے، (۱۸)

موضح القرآن

[1] یہاں تک مرد اور عورت کی میراث فرمائی، عورت کے مال میں مرد کو آدھا حصہ ہے اگر عورت کو اولاد نہیں اور اگر اولاد ہے اس مرد سے یا اور سے تو مرد کو چوتھائی، اور اسی طرح مرد کے مال میں عورت کو چوتھائی، اگر مرد کو اولاد ہے تو عورت کو آٹھواں حصہ ہر جنس مال میں نقد یا جنس یا سلاح یا زیور یا حویلی یا باغ، باقی عورت کا مہر میراث سے جدا ہے، یہ قرض میں داخل ہے ٭

[2] یہ حکم زنا کا ہی ہو فرمایا کہ چار مرد مسلمان نیک بخت شاہد چاہیئں اور یہاں حد زنا کی نہیں فرمائی، وعدہ رکھا سوہ حد زنا کی سورۂ نور میں ہے ٭

[3] اگر دو مرد فعل بد کریں ان کا حکم بھی اس وقت مجمل ایذا دینی فرمائی اور اگر توبہ کریں تو ایذا نہ دو، پھر جب حد نازل ہوئی، تو اس کی حد جدا نہ فرمائی، اسمیں علماء کا اختلاف رہا کہ وہی حد ہر اسکی بھی، یا شمشیر سے جدا کرنا، یا کچھ اور طور سے ٭

٭ ۱۲ ٭

مومنو! تم کو جائز نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور (دیکھنا) اس نیت سے کہ جو کچھ
تم نے انکو دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو انہیں (گھروں میں) مت روک رکھنا ہاں اگر وہ کھلے طور پر بدکاری
کی مرتکب ہوں (تو روکنا نامناسب نہیں) اور ان کے ساتھ اچھی طرح رہو سہو اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو
عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور خدا اسمیں بہت سی بھلائی پیدا کردے [۱۹] اور اگر تم ایک عورت کو
چھوڑ کر دوسری عورت کرنی چاہو اور پہلی عورت کو بہت سا مال دے چکے ہو تو اس میں سے
کچھ مت لینا بھلا تم ناجائز طور پر اور صریح ظلم سے اپنا مال اس سے واپس لوگے؟ [۲۰] اور تم
دیا ہوا مال کیونکر واپس لے سکتے ہو جب کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کرچکے ہو اور
وہ تم سے عہد واثق بھی لے چکی ہیں [۲۱] اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو ان سے نکاح مت کرنا
مگر (جاہلیت میں) جو ہو چکا (سو ہو چکا) یہ نہایت بیحیائی اور (خدا کی) ناخوشی کی بات تھی اور بہت
برا دستور تھا [۲۲] تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں
اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام
کردی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم مباشرت کرچکے ہو ان کی لڑکیاں جنہیں تم پرورش کرتے ہو
(وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (انکی لڑکیوں کے ساتھ نکاح
کرلینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے صُلبی بیٹوں کی عورتیں بھی اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی
(حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بے شک خدا بخشنے والا (اور) رحم والا ہے [۲۳]

ف ۱ یعنی دائیاں کہ دودھ پلانے کی لحاظ سے وہ بھی تمہاری مائیں ہیں ۱۲
ف ۲ حدیث شریف میں پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی کا جمع کرنا بھی حرام ہے۔

موضح القرآن

ل ۱ یعنی جب موت یقین ہوچکی اور آخرت نظر آنے لگی تب توبہ قبول نہیں اور اس سے پہلے قبول ہے مسلمان کی توبہ اور کافر اگر گناہ سے توبہ کرے تو وہ گناہ نہیں اترتا مگر جو مسلمان ہو کر مرے۔
ل ۲ اس آیت میں دو حکم ہیں میت مرجاوے تو اسکی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے میت کے بھائیوں کو زور آور نہیں سے اپنے نکاح میں لینا نہیں پہنچتا اور نہ ان کو روکنا پہنچے نکاح سے کہ عاجز ہو کر جو کچھ میت نے دیا تھا وہ پھیر جاوے مگر بے شرعیت بات سے البتہ روکنا چاہئے دوسرا حکم یہ ہے کہ عورت سے گزران کر تحمل کے ساتھ اگر اسمیں بعضی چیزیں ناپسند ہوں تو شاید کچھ خوبی بھی ہو بدخو کیسا بھی بدخوئی رہا چاہیئے ل ۳ جبتک مرد نے نکاح کرکے صحبت نہیں کی تو آدھا مہر دینا آتا ہے اگر طلاق دیوے اور اگر صحبت کرچکا تو سارا مہر دینا لازم ہوا بغیر عورت کے بخشے نہیں چھوٹتا اور قول مضبوط یہ کہ حکم شرع کے سے عورت مرد کے قبضے میں آچکی اور نہیں تو مرد اس کا مالک نہ تھا ل ۴ اسلام سے پہلے احمق لوگ باپ کی منکوحہ سے نکاح کرلیتے تھے سو خدا تعالیٰ نے اس کام سے منع فرمایا
فائدہ ۱۔ مگر جو ہو چکا یعنی کفر میں اس کا پرہیز نہ کرتے تھے سو اسلام میں وہ گناہ نہ رہا آگے سے پرہیز چاہئے

۱۲

اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (اسیر ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے
قبضے میں آجائیں[1] (یہ حکم) خدا نے تم کو لکھ دیا ہے اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں[2]
اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو، بشرطیکہ (نکاح سے) مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی،
تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو ان کا مہر جو مقرر کیا ہو ادا کر دو اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی
سے مہر میں کمی بیشی کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں، بیشک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے، (۲۴)
اور جو شخص تم میں سے مومن آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھے تو مومن
لونڈیوں میں ہی سے جو تمہارے قبضے میں آگئی ہوں (نکاح کر لے) اور خدا تمہارے ایمان کو اچھی طرح
جانتا ہے تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو تو ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں سے
اجازت حاصل کر کے نکاح کر لو اور دستور کے مطابق ان کا مہر بھی ادا کر دو بشرطیکہ عفیفہ ہوں
نہ ایسی کہ کھلم کھلا بدکاری کریں اور نہ درپردہ دوستی کرنا چاہیں[3] پھر اگر نکاح میں آکر بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں
تو جو سزا آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) کے لیے ہے اس کی آدھی ان کو (دی جائے)[4] یہ (لونڈی کے ساتھ نکاح
کرنے کی) اجازت اس شخص کو ہے جسے گناہ کر بیٹھنے کا اندیشہ ہو اور اگر صبر کرو تو یہ تمہارے لیے بہت اچھا ہے[5] اور خدا بخشنے والا مہربان ہے، (۲۵)
خدا چاہتا ہے کہ (اپنی آیتیں) تم سے کھول کھول کر بیان فرمائے اور تم کو اگلے لوگوں کے طریقے بتائے اور تم پر مہربانی کرے اور خدا جاننے والا (اور)
حکمت والا ہے (۲۶) اور خدا تو چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے اور جو لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں وہ
چاہتے ہیں کہ تم سیدھے رستے سے بھٹک کر دور جا پڑو[6] (۲۷) خدا چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان (طبعاً) کمزور پیدا

موضح القرآن

۱ یعنی دارالحرب کی عورتیں اگر خاوند والی ہوں تو بھی حرام نہیں پر جبکہ دارالحرب سے باہر نکلیں اور ان کے ساتھ خاوند نہ آویں تب مباح ہیں اگر ان کے خاوند بھی مسلمان ہو جاویں تو اپنی جورو لے لیویں۔ ۲ جو عورتیں اوپر حرام فرمائیں ان کے سوا سب حلال ہیں لیکن کئی شرطوں کے ساتھ اول یہ کہ طلب کرو یعنی زبان سے ایجاب و قبول درمیان میں آوے، دوسرے یہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر، تیسرے یہ کہ قید میں لانے کی طرح مستی نکالنے کی غرض نہ ہو یعنی ہمیشہ کو وہ عورت مرد کی ہو جاوے مدت کی قید نہ ہو بغیر مرد کے چھوڑے نہ چھوٹے اس آیت سے متعہ حرام ہوا چوتھے یہ کہ گواہ کر لو کم سے کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں شاہد ایجاب و قبول کے وقت حاضر ہوں۔

۳ چھپی یاری سے منع فرمایا اور جس شخص کے نکاح میں ایک بی بی ہو تو اسکو لونڈی سے نکاح حلال نہیں۔ ۴ اگر آزاد مرد یا عورت نکاح کر کے مزہ لے چکے پھر زنا کرے تو سنگسار ہووے اور بغیر نکاح کئے زنا کرے تو سو کوڑے ماریں اور لونڈی غلام کو نکاح کئے پر بھی پچاس کوڑے ہیں زیادہ نہیں۔ ۵ یعنی نکاح لونڈیوں سے نہ کرو تو بہت اچھا ہے تمہارے واسطے۔ ۶ یعنی بری صحبت میں بدکار لوگ شرع کی بات سے دل کو پھیر کر برے کام پر دوڑاتے ہیں۔

ہوا ہے[1] (۲۸) مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ[2] ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین
ہو (اور اس سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو کچھ شک
نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے (۲۹) اور جو تعدی و ظلم سے ایسا کرے گا ہم اس کو عنقریب جہنم میں داخل کریں گے
اور یہ خدا کو آسان ہے (۳۰) اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے اجتناب رکھو گے تو ہم تمہارے
(چھوٹے چھوٹے) گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کے مکانوں میں داخل کریں گے (۳۱) اور جس چیز میں خدا نے
تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی ہوس مت کرو مردوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے
کیے اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کیے اور خدا سے اس کا فضل و کرم مانگتے رہو کچھ
شک نہیں کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے[3] (۳۲) اور جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں تو (حقداروں
میں تقسیم کردو کہ) ہم نے ہر ایک کے حقدار مقرر کر دیے ہیں اور جن لوگوں سے تم عہد کر چکے ہو ان کو بھی ان کا
حصہ دو[و] بیشک خدا ہر چیز کے سامنے ہے[4] (۳۳) مرد عورتوں پر حاکم و مسلط ہیں اس لیے کہ خدا نے بعض کو
بعض سے افضل بنایا ہے[5] اور اس لیے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے
حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے خدا کی حفاظت میں (مال و آبرو کی) خبرداری کرتی ہیں اور جن عورتوں
کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے
ساتھ سونا ترک کر دو اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زدوکوب کرو اور اگر فرمانبردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو
بیشک خدا سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے (۳۴) اور اگر تم کو معلوم ہو کہ میاں بیوی میں ان بن ہے تو ایک منصف مرد کی خاندان

و عہد کرنے سے مراد ہے دینی بھائی بنانا ایسے لوگوں کیلئے ترکہ نہیں ہے ترکہ صرف قرابت داروں کا حق ہے دینی بھائیوں کا حصہ یہ ہے کہ ان سے محبت اور دوستی رکھی جائے اور حاجت کے وقت ان کی مدد کی جائے بعضوں نے آیت کا مطلب یہ لکھا ہے کہ اگر دینی بھائیوں کو کچھ دلانا منظور ہو تو ان کیلئے وصیت کر جاؤ پہلے جو لوگ متبنیٰ کر جاتے تھے وہ وارث ٹھہرائے جاتے تھے مگر خدا تعالیٰ نے میراث میں ان کا حصہ مقرر نہیں فرمایا بلکہ ان کا حصہ وصیت میں ٹھہرایا ہے۔

موضح القرآن

[1] یعنی شریعت میں کسی چیز کی تنگی نہیں ہر کوئی حلال چھوڑ کر حرام کو دوڑے [2] ناحق یعنی جھوٹ بول کر یا دغابازی سے یا چوری سے [3] عورتوں نے حضرت صلعم سے پوچھا کیا سبب ہے کہ ہر جگہ خدا تعالیٰ مردوں پر حکم فرماتا ہے عورتوں کا ذکر نہیں کرتا اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں یہ آیت بھیجی
[4] یعنی مرد کو عورت سے
[5] یعنی اللہ تعالیٰ نے مرد کا درجہ اونچا بنایا ہے تو عورت کو حکمبردار رہنا چاہیے اور اگر ایک عورت بدخوئی کرے تو مرد پہلے درجہ میں سمجھائے دوسرے درجہ میں جدا سوئے لیکن اسی گھر میں پھر آخر درجہ میں مار بھی لیکن نہ ایسا کہ ضرب پہنچے پھر اگر بظاہر مطیع ہو جائے تو کرید نہ کرے تقصیروں پر اللہ سب پر حاکم ہے باقی ہر تقصیر کی ایک حد ہے اور مارنا آخر درجہ ہے۔

۱۲

میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو وہ اگر صلح کرا دینی چاہیں گے تو خدا انمیں موافقت
پیدا کر دے گا، کچھ شک نہیں کہ خدا سب کچھ جانتا اور سب باتوں سے خبردار ہے ۳۵ اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی
چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی
ہمسایوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ
احسان کرو کہ (خدا احسان کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے اور) تکبر کرنیوالے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا ۳۶ جو خود
بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل سکھائیں، اور جو (مال) خدا نے انکو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے
اسے چھپا چھپا کے رکھیں اور ہم نے ناشکروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۳۷ اور خرچ بھی کریں، تو (خدا کیلئے نہیں بلکہ)
لوگوں کے دکھانے کو، اور ایمان نہ خدا پر لائیں نہ روز آخرت پر (ایسی لوگوں کا ساتھی شیطان ہے) اور جس کا ساتھی شیطان
ہوا تو (کچھ شک نہیں کہ) وہ برا ساتھی ہے ۳۸ اور اگر یہ لوگ خدا پر اور روز آخرت پر ایمان لاتے اور جو کچھ خدا نے ان کو
دیا تھا اسمیں سے خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان ہوتا، اور خدا ان کو خوب جانتا ہے ۳۹ خدا کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں
کرتا اور اگر نیکی کی ہوگی تو اسکو دو چند کر دیگا اور اپنی ہاں سے اجر عظیم بخشے گا ۴۰ بھلا اس دن کیا حال ہوگا جب ہم
ہر امت میں سے احوال بتانیوالے کو بلائیں گے اور تمکو ان لوگوں کا (حال بتانے کو) گواہ طلب کرینگے ۴۱ اس روز کافر اور پیغمبر کے
نافرمان آرزو کرینگے کہ کاش انکو زمین میں مدفون کر کے مٹی برابر کر دیجاتی، اور خدا سے کوئی بات چھپا نہیں سکینگے ۴۲ مومنو!
جب تم نشے کی حالت میں ہو تو جبتک (ان الفاظ کو جو) منہ سے کہو سمجھنے (نہ) لگو نماز کے پاس نہ جاؤ ف اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز کے)
پاس نہ جاؤ، جبتک غسل (نہ) کر لو ہاں اگر بحالت سفر رستے چلے جا رہے ہو (اور پانی نہ ملنے کے سبب غسل نہ کر سکو تو تیمم کر کے نماز پڑھ لو)

ف یہ اس وقت کا حکم ہے کہ شراب کے بارے میں حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا ۱۲

موضح القرآن

ل یعنی اول اللہ کا حق ادا کرو پھر ماں باپ کا، پھر ان سب کا درجہ بدرجہ، ہمسایہ قریب کا حق زیادہ ہے اور ہمسایہ اجنبی کا اس کے پیچھے، قریب یعنی قرابتی اور برابر کا رفیق جو ایک کام میں شریک ہو، جیسے ایک استاد کے دو شاگرد، یا ایک خاوند کے دو نوکر اور فرمایا کہ ان کے حق نہ ادا کرنیوالا وہی ہے جس کے مزاج میں تکبر اور خود پسندی ہے کہ کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا ۱۲ ل یعنی مال دینے میں بخل کرنا جیسا اللہ کے نزدیک برا ہے ویسا ہی خلق کو دکھانے کو دینا ۱۲ ل یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا کسی طرح نقصان نہیں آخرت کا ثواب بیشمار ہے اور دنیا میں بھی عوض پاتا ہے اس پر رسول صلعم نے قسم کھائی ہے ۱۲ ل یعنے ہر امت اور ہر عہد کے لوگوں کا احوال اس وقت کے پیغمبر نیک بختوں سے بیان کروا دیں گے، منکروں کا انکار اور اطاعت کرنے والوں کی اطاعت بیان ہوگی، تب منکر آرزو کریں گے کہ ہم انسان نہ ہوتے، مٹی میں مل کر خاک ہو جاتے ۱۲

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے بیت الخلا سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہمبستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے
تو پاک مٹی لو اور منہ اور ہاتھوں کا مسح (کر کے تیمم) کرو بیشک خدا معاف کرنیوالا اور بخشنے والا ہے ۴۳ بھلا تم نے ان
لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب سے حصہ دیا گیا تھا کہ وہ گمراہی کو خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی رستے سے بھٹک
جاؤ ۴۴ اور خدا تمہارے دشمنوں سے خوب واقف ہے اور خدا ہی کافی کارساز اور کافی مددگار ہے ۴۵ اور یہ جو
یہودی ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ کلمات کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور نہیں مانا
اور سنیئے نہ سنوائے جاؤ اور زبان کو مروڑ کر اور دین میں طعن کی راہ سے (تم سے گفتگو کے وقت) راعنا کہتے ہیں اور اگر
(یوں) کہتے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور (صرف) اسمع اور (راعنا کی جگہ) انظرنا (کہتے) تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور
بات بھی بہت درست ہوتی لیکن خدا نے انکے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے تو یہ کچھ تھوڑے ہی ایمان
لاتے ہیں ۴۶ اے کتاب والو قبل اسکے کہ ہم لوگوں کے مونہوں کو بگاڑ کر انکو پیٹھ کی طرف پھیر دیں یا ان پر اس طرح لعنت کریں
جس طرح ہفتے والوں پر کی تھی ہماری نازل کی ہوئی کتاب پر جو تمہاری کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے ایمان لے آؤ
اور خدا نے جو حکم فرمایا ہے (سمجھ لو کہ) ہو چکا ۴۷ خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اسکے سوا اور
گناہ جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے خدا کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا ۴۸ کیا تم نے ان لوگوں کو
نہیں دیکھا جو اپنے تئیں پاکیزہ کہتے ہیں (نہیں) بلکہ خدا ہی جسکو چاہتا ہے پاکیزہ کرتا ہے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں
ہوگا ۴۹ دیکھو یہ خدا پر کیسا جھوٹ (طوفان) باندھتے ہیں اور یہی گناہ صریح کافی ہے ۵۰ بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو
کتاب سے حصہ دیا گیا ہے کہ بتوں اور شیطان کو مانتے ہیں اور کفار کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ مومنوں کی نسبت سیدھے رستے پر ہیں ۵۱

ف یہودی جناب رسول خدا صلعم سے جب کوئی ایسی بات پوچھنی چاہتے جو سن نہ سکے ہوں تو راعنا کہتے اس کا مفصل بیان سورۂ بقرہ میں ہوا ہے، اور جب جناب رسالتمآب بات فرماتے تو وہ لوگ جواب میں کہتے ہم نے سن لیا، یعنی ہم نے قبول کیا لیکن آہستہ سے کہتے کہ نہیں مانا، اور حضرت کے خطاب کے وقت یہ بھی کہتے کہ سنئے نہ سنوائے جاؤ ظاہر میں یہ دعا نیک ہے کہ تم ایسے غالب رہو کہ کوئی تم کو بری بات سنا سکے، مگر دل میں یہ مراد رکھتے کہ خدا کرے تم بہرے ہو جاؤ اور کچھ نہ سن سکو، خدا نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ بجائے سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا کے سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا اور اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ کی جگہ صرف اِسْمَعْ اور رَاعِنَا کی جگہ اُنْظُرْنَا کہتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا

موضح القرآن

ل یعنی ایمان لاؤ پہلے عذاب کے آنے کر جو صورت انسان کی بدل کر حیوان کی شکل بنجائے جیسے یہودیوں میں اصحاب سبت کی صورتیں بندر اور سور کی بن گئی تھیں، قصہ اصحاب سبت کا سورۂ اعراف میں آویگا ۲ یہودی جو بچھڑے کو پوجتے تھے اور حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے تو انہوں نے جب اس آیت کو سنا کہ شرک بڑا گناہ ہے ایسا کہ ہرگز نہ بخشا جائیگا تو کہنے لگے کہ ہم شرک نہیں کرتے بلکہ ہم خاص بندے ہیں خدا کے ہم کو اور پیغمبر زادے ہیں اور پیغمبری ہماری ارث ہے، خدا تعالیٰ کو یہ شیخی پسند نہ آئی اس پر یہ آیت بھیجی، ۳ یعنی وہ اپنی شیخی کرنیکے عذاب میں آپ گرفتار رہینگے ہوں گے ان پر عذاب ناحق نہ ہوگا

یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور جس پر خدا لعنت کرے تو تم اس کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے ﴿۵۲﴾ کیا ان کے
پاس بادشاہی کا کچھ حصہ ہے (تو) لوگوں کو تل برابر بھی نہ دینگے[۱] ﴿۵۳﴾ یا جو خدا نے لوگوں کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس کا حسد کرتے
ہیں تو ہم نے خاندانِ ابراہیمؑ کو کتاب اور دانائی عطا فرمائی تھی اور سلطنتِ عظیم بھی بخشی تھی ﴿۵۴﴾ پھر لوگوں میں سے کسی نے
تو اس کتاب کو مانا اور کوئی اس سے رکا (اور ہٹا) رہا تو ان نہ ماننے والوں (کے جلانے) کو دوزخ کی جلتی ہوئی آگ کافی ہے[۲] ﴿۵۵﴾
جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا انکو ہم عنقریب آگ میں داخل کریں گے جب انکی کھالیں گل (اور جل) جائیں گی
تو ہم اور کھالیں بدل دینگے تاکہ (ہمیشہ) عذاب (کا مزہ) چکھتے رہیں بیشک خدا غالب حکمت والا ہے ﴿۵۶﴾ اور جو لوگ ایمان
لائے اور عمل نیک کرتے رہے انکو ہم بہشتوں میں داخل کرینگے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہاں ان کیلئے
پاک بیبیاں ہیں اور انکو ہم گھنے سائے میں داخل کرینگے ﴿۵۷﴾ خدا تمکو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انکے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں
میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بیشک خدا سنتا اور دیکھتا ہے[۳] ﴿۵۸﴾
مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحبِ حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں
اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اسکے رسولؐ (کے حکم) کیطرف رجوع کرو یہ بہت
اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے[۴] ﴿۵۹﴾ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر
نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس
لے جا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس سے اعتقاد نہ رکھیں اور شیطان (تو یہ) چاہتا
ہے کہ ان کو بہکا کر رستے سے دور ڈال دے ﴿۶۰﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم خدا نے نازل

مُوضح القرآن

[۱] یہودی اپنے خیال میں جانتے تھے کہ سرداری دین کی اور پیغمبری ہماری ارث ہے اور ہم ہی کو لائق ہے اس سبب سے عرب کے رہنے والے پیغمبر صلعم کی متابعت سے غیرت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر کو حکومت ہم کو پہنچ رہے گی اس پر خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا۔

[۲] یعنی ہمیشہ سے اللہ نے ابراہیمؑ کے گھر میں بزرگی دی ہے اب بھی اسی کے گھر میں ہے پھر جو کوئی قبول نہ کرے اس کے لئے دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ تیار ہے ۱۲

[۳] یعنی امانت میں خیانت نہ کرو اور فیصلہ میں خاطر نہ کرو خواہ رشوت کے واسطے خواہ کسی واسطے یہ عادتیں یہود میں بہت تھیں اسی واسطے بعض کچے مسلمان قضیہ چکانے کو حضرتؐ کے پاس نہ آتے کہ یہ کسی کی خاطر نہ رکھینگے اور یہود کے عالموں کے پاس جاتے کہ وہ خاطر کریں گے آگے مسلمانوں کو تقید فرمایا کہ جب تک ہر قضیے میں اور ہر حکم میں رسولؐ ہی کی طرف رجوع نہ رکھو اور دل سے اسکے حکم پر راضی نہو جب تک تم کو ایمان نہیں

[۴] حاکم وقت بادشاہ یا صوبہ دار بادشاہ کیطرف سے یا قاضی جو کسی کام پر مقرر ہو، بادشاہ یا حاکم کی طرف سے انکا حکم ماننا بھی ضرور ہے جبتک کہ وہ خلاف حکم خدا تعالےٰ کے اور رسول اللہ کے حکم نہ کرے اور اگر صریح خلاف خدا تعالےٰ اور رسولؐ کے حکم کے کرے تو نہ مانئے۔

فرمایا ہے اس کی طرف (رجوع کرو) اور پیغمبر کی طرف آؤ، تو تم منافقوں کو دیکھتے ہو کہ تم سے اعراض کرتے اور
رکے جاتے ہیں ۶۱ تو کیسی (ندامت کی) بات ہے کہ جب ان کے اعمال (کی شامت) سے ان پر کوئی مصیبت
واقع ہوتی ہے تو تمہارے پاس بھاگے آتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں کہ واللہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور موافقت تھا ۶۲
ان لوگوں کے دلوں میں جو جو کچھ ہے خدا اسکو خوب جانتا ہے، تم ان (کی باتوں) کا کچھ خیال نہ کرو، اور انہیں نصیحت
کرو اور ان سے ایسی باتیں کہو جو ان کے دلوں پر اثر کر جائیں ۶۳ اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے
فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے، اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا
سے بخشش مانگتے، اور رسول (خدا) بھی ان کیلئے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنیوالا (اور) مہربان پاتے ۶۴
تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں
تنگ نہ ہوں بلکہ اسکو خوشی سے مان لیں، تب تک مومن نہیں ہوں گے ۶۵ اور اگر ہم انہیں حکم دیتے کہ اپنے
آپ کو قتل کر ڈالو یا اپنے گھر چھوڑ کر نکل جاؤ، تو ان میں سے تھوڑے ہی ایسا کرتے، اور اگر یہ اس
نصیحت پر کاربند ہوتے جو ان کو کیجاتی ہے تو ان کے حق میں بہتر اور (دین میں) زیادہ ثابت قدمی
کا موجب ہوتا ۶۶ اور ہم ان کو اپنے ہاں سے اجر عظیم بھی عطا فرماتے ۶۷ اور سیدھا رستہ بھی دکھاتے ۶۸
اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کیساتھ ہونگے جن پر خدا نے بڑا
فضل کیا یعنی انبیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ ف۲ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے ۶۹ یہ خدا کا فضل
ہے اور خدا جاننے والا کافی ہے ۷۰ مومنو! (جہاد کیلئے) ہتھیار لیا کرو پھر یا تو جماعت جماعت ہو کر نکلا کرو یا سب اکٹھے کوچ کیا کرو ۷۱

ف مدینہ میں ایک یہودی اور ایک منافق میں جھگڑا ہوا، یہودی نے کہا کہ چلو محمد صلعم سے فیصلہ کرائیں، منافق نے کہا کہ کعب بن اشرف کے پاس چلو یہ شخص یہود کا سردار تھا اس اختلاف کی وجہ یہ تھی کہ یہودی حق پر تھا اور جانتا تھا کہ حضرتؐ اس مقدمہ کو اسکے حق میں فیصل کردینگے، تو وہ حضرتؐ ہی کے پاس جانے پر زور دیتا تھا، منافق جو ظاہر میں مسلمان اور باطن میں کافر تھا آپ کے پاس جانا نہیں چاہتا تھا آخر دونوں حضرت صلعم کے پاس آئے اور حضرتؐ نے مقدمہ یہودی کے حق میں فیصل کردیا جب باہر آئے تو منافق نے کہا کہ حضرت عمرؓ کے پاس چلو جو وہ فیصلہ کردیں وہ مجھے منظور ہے حضرت عمرؓ ان ایام میں جناب سرور کائنات کے حکم سے شہر میں قضا کرتے تھے، منافق نے خیال کیا کہ حضرت عمرؓ ظاہری اسلام کے دھوکے میں آکر میرا پاس کرینگے، جب وہاں گئے تو یہودی نے ماجرائے اولین بیان کردیا اور کہدیا کہ ہم حضرتؐ کی خدمت میں ہو آئے ہیں اور انہوں نے میرا حق ثابت کردیا ہے، یہ سن کر حضرت عمرؓ نے منافق کو قتل کردیا اس کے وارث حضرت صلعم کے پاس گئے اور خون کا دعویٰ کیا اور قسمیں کھانے لگے کہ ہم حضرت عمرؓ کے پاس صرف اسلئے گئے تھے کہ شاید وہ صلح کرادیں، تب آیتیں نازل ہوئیں ف۲ صدیق مبالغے کا صیغہ ہے یعنی بڑا سچا، تو صدیقین بڑے سچے ہوئے، یا صدیق سے وہ لوگ مراد ہیں جو اتباع انبیا میں سب سے رتبہ عالی رکھتے ہیں، حضرت ابو بکرؓ کو جو صدیق کہتے ہیں تو وہ ان

(بقیہ صفحہ ۷۵ پر)

اور تم میں کوئی ایسا بھی ہے کہ (عمداً) دیر لگاتا ہے پھر اگر تم پر کوئی مصیبت پڑ جائے تو کہتا ہے کہ خدا نے مجھ پر
بڑی مہربانی کی کہ میں انمیں موجود نہ تھا (۷۲) اور اگر خدا تم پر فضل کرے تو اس طرح سے کہ گویا تم میں اسمیں دوستی تھی
ہی نہیں (افسوس کرتا اور) کہتا ہے کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو مقصدِ عظیم حاصل کرتا ؎۱ (۷۳) تو جو لوگ آخرت
(کو خریدتے اور اس) کے بدلے دنیا کی زندگی کو بیچنا چاہتے ہیں انکو چاہیئے کہ خدا کی راہ میں جنگ کریں، اور جو
شخص خدا کی راہ میں جنگ کرے، پھر شہید ہو جائے، یا غلبہ پائے ہم عنقریب اسکو بڑا ثواب دینگے ؎۲ (۷۴)
اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خدا کی راہ میں اور ان بےبس مردوں اور عورتوں اور بچوں کیخاطر نہیں لڑتے، جو دعائیں
کیا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے
کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما ؎۳ (۷۵) جو مومن ہیں وہ تو خدا کیلئے لڑتے ہیں اور جو کافر
ہیں وہ بتوں کیلئے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے؛ (۷۶)
بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو (پہلے یہ) حکم دیا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو (جنگ سے) روکے رہو اور
نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو پھر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو بعض لوگ انمیں سے لوگوں سے یوں ڈرنے لگے جیسے خدا
سے ڈرا کرتے ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور بڑبڑانے لگے کہ اے خدا تو نے ہم پر جہاد (جلد) کیوں فرض کر دیا
تھوڑی مدت اور ہمیں کیوں مہلت نہ دی (اے پیغمبر ان سے) کہدو کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا ہے،
اور بہت اچھی چیز تو پرہیزگار کے لئے (نجاتِ) آخرت ہے، اور تم پر دھاگے برابر بھی
ظلم نہیں کیا جائے گا (۷۷) (اے جہاد سے ڈرنے والو) تم کہیں رہو موت تو تمہیں آکر رہے گی؛

(صفحہ ۷۴ کا بقیہ) دونوں معنوں کے مصداق تھے، شہید وہ جو خدا کی راہ میں مارے جائیں، حضرت عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ سب شہید ہیں صالحین عام نیکوکار، سب سے اعلیٰ درجہ انبیاء کا ہے، پھر صدیقین کا، پھر شہداء کا پھر عام صالحین کا ۱۲

(صفحہ ھذا کا حاشیہ)

مُوضح القرآن

؎۱ ایسا شخص منافق ہے جو خدا تعالیٰ کا حکم نہیں مانتا، بلکہ نفع دنیا کا ڈھونڈتا ہے، اگر لوگوں کو اس کام میں کچھ دکھ پہنچے تو الگ رہنے پر خوش ہوتا ہے اگر مسلمانوں کو نفع پہنچے تو افسوس کھاتا ہے اور دشمنوں کی طرح حسد کرتا ہے ؎۲ یعنی مسلمانوں کو چاہیئے کہ زندگی دنیا پر نظر نہ رکھیں آخرت چاہیں اور سمجھیں کہ اللہ کے حکم میں ہر طرح نفع ہے ؎۳ بہت لوگ مسلمان غریب مکہ میں ایسے تھے جو مدینہ میں نہ آسکتے تھے اور ناتہ دار نزدیک انکے کافر انہیں ستاتے تھے کہ وہ پھر کافر ہو جاویں سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ دو سبب سے تمکو کافروں سے لڑنا ضرور ہے، ایک تو یہ کہ دین برحق خدا تعالیٰ کا بلند ہووے اور دوسرے یہ کہ مظلوم مسلمان جو مکہ میں کافروں کے بس میں گرفتار رہیں وہ اس بلا سے چھوٹیں؛ ؎۴ مکہ میں کافر مسلمانوں کو بہت ستاتے تھے اور ظلم کرتے تھے مسلمان حضرت صلعم کی خدمت میں آکر حال ظاہر کرتے اور رخصت مانگتے کہ اگر فرمائیں تو ہم بھی ان سے بدلہ ظلم کا لیں حضرتؐ فرماتے کہ صبر کرو ابھی مجھے لڑائی کا حکم نہیں ہے ۱۲

خواہ بڑے بڑے محلوں میں رہو۔ اور ان لوگوں کو اگر کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے
ہے اور اگر کوئی گزند پہنچتا ہے تو (اے محمد تم سے) کہتے ہیں کہ یہ (گزند) آپ کی وجہ سے (ہمیں پہنچا) ہے کہہ دو کہ (رنج وراحت)
سب اللہ ہی کی طرف سے ہے، ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ بات بھی نہیں سمجھ سکتے[1] ۷۸ (اے آدم زاد) تجھ کو جو
فائدہ پہنچے وہ خدا کی طرف سے ہے، اور جو نقصان پہنچے وہ تیری ہی (شامت اعمال کی) وجہ سے ہے
اور (اے محمد) ہم نے تم کو لوگوں (کی ہدایت) کیلئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور (اس بات کا) خدا ہی گواہ
کافی ہے[2] ۷۹ جو شخص رسول کی فرمانبرداری کریگا تو بیشک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی اور جو نافرمانی
کرے تو اے پیغمبر تمہیں ہم نے ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ۸۰ اور یہ لوگ منہ سے تو کہتے ہیں کہ (آپ کی) فرمانبرداری
(دل سے منظور) ہے لیکن جب تمہارے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ان میں سے بعض لوگ رات کو تمہاری باتوں کے خلاف مشورے
کرتے ہیں اور جو مشورے یہ کرتے ہیں خدا انکو لکھ لیتا ہے تو ان کا کچھ خیال نہ کرو اور خدا پر بھروسہ رکھو اور خدا ہی کافی
کارساز ہے ۸۱ بھلا یہ قرآن میں غور کیوں نہیں کرتے اگر یہ خدا کے سوا کسی اور کا (کلام) ہوتا تو اس میں (بہت سا)
اختلاف پاتے[3] ۸۲ اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر
اس کو پیغمبر اور اپنے سرداروں کے پاس پہنچاتے تو تحقیق کرنیوالے اس کی تحقیق کر لیتے اور اگر تم پر خدا
کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو چند اشخاص کے سوا سب شیطان کے پیرو ہو جاتے ۸۳ تو (اے محمد) تم خدا
کی راہ میں لڑو، تم اپنے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہو اور مومنوں کو بھی ترغیب دو، قریب ہے کہ خدا کافروں کی لڑائی کو بند کر دے
اور خدا لڑائی کے اعتبار سے بہت سخت ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے ۸۴ جو شخص نیک بات کی سفارش کرے

ف۱ یعنی تم سے اور دل کی پرسش نہیں ہو گی کیونکہ ہر شخص اپنے فعل کا ذمہ دار ہے

موضح القرآن

لہ یہ منافقوں کا ذکر ہے کہ اگر تدبیر جنگ کی درست آئی اور فتح و غنیمت ملی تو کہتے ہیں اللہ کی طرف سے ہوئی یعنی اتفاقاً ہو گئی حضرتؐ کی تدبیر کے قائل نہ تھے اور اگر بگڑ گئی تو الزام رکھتے حضرتؐ کی تدبیر پر۔ اللہ صاحب نے فرمایا کہ سب اللہ کی طرف سے ہے یعنی پیغمبر کی تدبیر اللہ کا الہام ہے غلط نہیں اور بگڑی کو بگڑا نہ سمجھو یہ اللہ تم کو سدھاتا ہے تمہاری تقصیر پر۔ اگلی آیت میں کھول کر فرما دیا ۱۲ بندے کو چاہیے کہ نیکی خدا تعالیٰ کا فضل سمجھے اور سختی تکلیف کی اپنی تقصیر سے جانے اور پیغمبر پر الزام نہ رکھے ۱۲

سلہ یعنی مخلوق ہر حال میں اس حال کے موافق بولتا ہے غصہ میں مہربانی والوں کی طرف دھیان نہیں رہتا اور مہربانی میں غصہ والوں کی طرف، دنیا کے بیان میں آخرت یاد نہ آوے اور آخرت کے بیان میں دنیا، بے پروائی میں عنایت کا ذکر نہیں اور عنایت میں بے پروائی کا تو اس حال کا کلام دوسرے حال سے شناخت نظر آوے اور قرآن جو خالق کا کلام ہے یہاں ہر چیز کے بیان میں دوسری جانب بھی نظر ہوتی ہے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر چیز کا بیان ہر مقام میں ایک راہ پر ہے۔ یہاں منافقوں کا مذکور تھا۔ اس میں بھی ہر بات پر الزام اسی قدر ہے جتنا ہونا چاہیے اور جماعت میں سے ان ہی پر الزام ہے جو لائق الزام ہیں اس واسطے فرمایا کہ بعضے ان میں سے یوں کرتے ہیں

تو اس کو اس (کے ثواب) میں سے حصہ ملیگا اور جو بری بات کی سفارش کرے اسکو اس (کے عذاب) میں سے
حصہ ملیگا اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے[1] ﴿۸۵﴾ اور جب تم کو کوئی دعا دے تو (جواب میں) تم اس سے
بہتر (کلمے) سے (اسے) دعا دو یا انہیں لفظوں سے دعا دو بیشک خدا ہر چیز کا حساب لینے والا ہے[2] ﴿۸۶﴾ خدا
(وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور جمع کریگا،
اور خدا سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہے؟[3] ﴿۸۷﴾ تو کیا سبب ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو،
حالانکہ خدا نے ان کو اُن کے کرتوتوں کے سبب اوندھا کر دیا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ جس شخص کو خدا نے گمراہ
کر دیا ہے اس کو رستے پر لے آؤ اور جس شخص کو خدا گمراہ کر دے تم اس کے لئے کبھی بھی رستہ نہیں پاؤ گے ﴿۸۸﴾
وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ جسطرح وہ خود کافر ہیں (اسی طرح) تم بھی کافر ہو کر (سب) برابر ہو جاؤ تو جب تک وہ
خدا کی راہ میں وطن نہ چھوڑ جائیں ان میں سے کسی کو دوست نہ بنانا اگر (ترک وطن کو) قبول نہ کریں تو انکو
پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا رفیق اور مددگار نہ بناؤ[4] ﴿۸۹﴾ مگر جو لوگ ایسے لوگوں سے جا ملے ہوں
جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد ہو یا اس حال میں کہ ان کے دل تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے
رک گئے ہوں تمہارے پاس آجائیں (تو احتراز ضرور نہیں) اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غالب کر دیتا تو وہ تم سے
ضرور لڑتے پھر اگر وہ تم سے (جنگ کرنے سے) کنارہ کشی کریں اور لڑیں نہیں اور تمہاری طرف صلح (کا پیغام) بھیجیں تو
خدا نے تمہارے لئے ان پر (زبردستی کرنے کی) کوئی سبیل مقرر نہیں کی[5] ﴿۹۰﴾ تم کچھ اور لوگ ایسے بھی پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے
بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں لیکن جب فتنہ انگیزی کو بلائے جائیں تو اسمیں اوندھے منہ گر پڑیں تو ایسے

موضح القرآن

۱ اگر کوئی محتاج کو دولتمند سے کچھ دلوادے تو اس خیرات کے ثواب میں دلوانے والا بھی شریک ہے اور کوئی کافر بدکار شریر کو چھڑوا دے پھر وہ بدی کرے تو چھڑانے والا بھی اس فساد میں شریک ہے؛ ۲ یعنی اگر کوئی کہے السلام علیکم تو واجب ہے اس کا جواب دینا، اگر برابر چاہے تو وعلیکم السلام کہے اور جو ثواب زیادہ چاہے تو ورحمۃ اللہ بھی کہے اور اگر اس نے یوں کہا تو آپ کہے وبرکاتہ؛ ۳ کہتے ہیں کہ ایک قوم مکہ سے نکل کر مدینہ میں آنے لگی، راستہ میں پچھتا کر واپس پھر گئی اور مدینہ میں اپنے اسلام لانے کی خبر بھجوا دی، پھر مسلمانوں کو مدینہ میں تردد ہوا بعضوں نے کہا کہ وہ مسلمان ہوئے اور بعضوں نے ان کا اسلام لانا جھوٹ جانا اور کہا کہ اگر وہ اسلام لا کر آتے تھے تو پھر راہ سے کیوں پھر گئے، اگلی آیت اس سلسلے میں اتری؛ ۴ یعنی جبتک تم میں رہیں تب تک انکو برے بھلے میں شریک نہ کرو اور لڑائی میں انکو مت بچاؤ؛ ۵ یعنی اس ظاہر کے ملنے سے انکو لڑائی میں نہ بچاؤ مگر دو طرح سے ایک تو یہ کہ جن لوگوں سے تمہاری صلح ہو ان سے انکو عہد ہو اور تم ہی تو وہ بھی صلح میں داخل ہیں اور دوسری طرح یہ ہے کہ جو لوگ لڑائی سے تھک کر تم سے آپ صلح کر لیں اس بات پر کہ نہ اپنی قوم کی طرف ہو کر تم سے لڑیں اور نہ تمہارے ساتھ ہو کر اپنی قوم سے لڑیں پھر اس عہد پر قائم رہیں تو یہ خدا کا احسان جانو کہ تمہاری لڑائی سے بند ہوتے ہیں ۱۲

لوگ اگر تم سے (لڑنے سے) کنارہ کشی نہ کریں اور نہ تمہاری طرف (پیغام) صلح بھیجیں اور نہ اپنے ہاتھوں کو روکیں تو
ان کو پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو، ان لوگوں کے مقابلے میں ہم نے تمہارے لئے سند صریح مقرر کر دی ہے (۹۱)
اور کسی مومن کو شایانِ شان نہیں کہ مومن کو مار ڈالے مگر بھول کر، اور جو بھول کر بھی مومن کو مار ڈالے تو (ایک تو) ایک مسلمان
غلام آزاد کر دے اور (دوسرے) مقتول کے وارثوں کو خونبہا دے، ہاں اگر وہ معاف کر دیں (تو انکو اختیار ہے) اگر مقتول تمہاری
دشمنوں کی جماعت میں سے ہو اور وہ خود مومن ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیئے اور اگر مقتول
ایسی لوگوں میں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا عہد ہو تو وارثانِ مقتول کو خونبہا دینا اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا
چاہیئے اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھے یہ (کفارہ) خدا کی طرف سے (قبولِ) توبہ (کیلئے) ہے اور خدا
(سب کچھ) جانتا (اور) بڑی حکمت والا ہے (۹۲) اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اسکی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ
(جلتا) رہے گا اور خدا اس پر غضبناک ہو گا اور اس پر لعنت کریگا اور ایسے شخص کیلئے اس نے بڑا (سخت)
عذاب تیار کر رکھا ہے (۹۳) مومنو جب تم خدا کی راہ میں باہر نکلا کرو تو تحقیق سے کام لیا کرو اور جو شخص تم سے سلام علیک کرے اس سے یہ نہ
کہو کہ تم مومن نہیں ہو[۲] اور اس سے تمہاری غرض یہ ہو کہ دنیا کی زندگی کا فائدہ حاصل کرو، سو خدا کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں،
تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے، پھر خدا نے تم پر احسان کیا، تو (آئندہ) تحقیق کر لیا کرو، اور جو عمل تم کرتے ہو خدا کو سب کی خبر ہے[۳] (۹۴)
جو مسلمان (گھروں میں) بیٹھ رہتے (اور لڑنے سے جی چراتے) ہیں، اور کوئی عذر نہیں رکھتے وہ اور جو خدا کی راہ میں اپنے مال
اور جان سے لڑتے ہیں، وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے، خدا نے مال اور جان سے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجہ میں فضیلت بخشی
ہے اور (گو) نیک وعدہ سب سے ہے لیکن اجر عظیم کے لحاظ سے خدا نے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھ رہنے والوں پر کہیں فضیلت بخشی ہے (۹۵)

موضح القرآن

۱ بھول کئی طرح سے ہے یہاں وہ مذکور ہے کہ مسلمان کو کافر سے امتیاز نہ کیا اور مار ڈالا اس طرح کی خطا کے قتل میں دو چیزیں لازم ہیں ایک تو آزاد کرنا بردہ غلام اور اگر مقدور نہ ہو تو روزہ رکھنا دو مہینہ مسلسل یہ اپنی تقصیر کا تدارک ہے، اللہ کی جناب میں، دوسرے خونبہا ادا کرنا اس کے وارثوں کو یہ ان کا حق ہے وہ اگر خیرات کر کر چھوڑ دیں تو مختار ہیں، سو اگر اسکے وارث مسلمان ہیں یا کافر ہیں لیکن صلح رکھتے ہیں مسلمانوں سے تو ادا کرنا واجب ہے اور اگر کافر ہیں اور دشمن ہیں تو واجب نہیں، خونبہا مذہب حنفی میں مسلمان کو دو ہزار سات سو چالیس روپے ہیں تخمیناً اور دینے آتے ہیں قاتل کی برادری کو تین برس میں بہ تفریق ادا کریں ۲ یعنی جو کوئی السلام علیکم کہے اسے مسلمان جانو کہ یہ لفظ اوّل نشانی ہے اسلام کی ۳ حضرت پیغمبرؐ نے ایک فوج کو ایک قوم پر بھیجا اس قوم میں ایک مسلمان تھا اس نے اپنا مال اسباب اور مویشی انمیں سے نکال کر علیحدہ کھڑا ہوا اور مسلمانوں کو دیکھ کر سلام علیک کہا ان مسلمانوں نے سمجھا کہ اس وقت غرض کے سبب اپنے تئیں مسلمان جتاتا ہے اسکو مار ڈالا اور سب مال مواشی اس کے لوٹ لئے تب یہ آیت اتری اور حکم ہوا کہ تم بھی پہلے اسلام سے ایسے ہی تھے جو دنیا کی غرض سے ناحق خون کرتے تھے پر اب مسلمان ہو کر ایسا کام نہ کیا چاہیئے یا پہلے ایسے ہی تھے یعنی تم بھی کافروں کے شہر میں رہتے تھے کچھ حکومت نہ رکھتے تھے

(یعنی) خدا کیطرف سے درجات میں اور بخشش میں اور رحمت میں، اور خدا بڑا بخشنے والا (اور) مہربان ہے، (۹۶)
جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے
وہ کہتے ہیں کہ ہم ملک میں عاجز و ناتوان تھے فرشتے کہتے ہیں کیا خدا کا ملک فراخ نہیں تھا کہ تم اسمیں ہجرت کر جاتے، ایسے
لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے ؏ (۹۷) ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی چارہ کر سکتے ہیں
اور نہ رستہ جانتے ہیں (۹۸)، قریب ہے کہ خدا ایسوں کو معاف کر دے، اور خدا معاف کرنیوالا (اور) بخشنے والا ہے؏ (۹۹) اور
جو شخص خدا کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے، وہ زمین میں بہت سی جگہ اور کشائش پائیگا اور جو شخص خدا اور اسکے رسول کی طرف
ہجرت کر کے گھر سے نکل جائے، پھر اسکو موت آپکڑے تو اس کا ثواب خدا کے ذمے ہو چکا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے؛ (۱۰۰)
اور جب تم سفر کو جاؤ، تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز کو کم کر کے پڑھو بشرطیکہ تم کو خوف ہو کہ کافر لوگ
تم کو ایذا دیں گے، بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں؏ (۱۰۱)؛ اور (اے پیغمبر) جب تم ان
(مجاہدین کے لشکر) میں ہو اور انکو نماز پڑھانے لگو تو چاہیئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے
ساتھ مسلح ہو کر کھڑی رہے، جب وہ سجدہ کر چکیں تو پرے ہو جائیں، پھر دوسری جماعت جس نے
نماز نہیں پڑھی (ان کی جگہ) آئے اور ہوشیار اور مسلح ہو کر تمہارے ساتھ نماز ادا کرے، کافر اس
گھات میں ہیں کہ تم ذرا اپنے ہتھیاروں اور سامانوں سے غافل ہو جاؤ تو تم پر یکبارگی حملہ کر دیں، اگر تم بارش کے سبب
تکلیف میں ہو، یا بیمار ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ہتھیار اتار رکھو، مگر ہوشیار ضرور رہنا، خدا نے کافروں کے لئے
ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے؛ (۱۰۲) پھر جب تم نماز تمام کر چکو، تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حالت میں) خدا کو

ل سفر خواہ کسی غرض سے ہو اسمیں نماز کی قصر کرنا یعنی چار رکعتوں کی جگہ دو دو رکعتیں پڑھنا جائز ہے آیت سے تو پایا جاتا ہے کہ جب کفار سے ایذا کا خوف ہو تب قصر کرنا چاہیئے، لیکن احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مسافر کو امن کی حالت میں بھی نماز کا قصر کرنا درست ہے بخاری و مسلم میں ہے کہ آپ نے ظہر اور عصر کی نماز منیٰ میں قصر کر کے پڑھی اور اس وقت کسی طرح کا خوف نہ تھا، ترمذی میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے سرور کائناتؐ کے ساتھ مکے اور مدینے کے بیچ میں امن کی حالت میں دو دو رکعتیں پڑھیں تو سفر میں قصر کو حضرت کی سنت سمجھنا چاہیئے ؛

موضح القرآن

لہ کہتے ہیں کہ کئی شخص چھپے ہوئے مسلمان مکہ میں تھے اور ظاہر میں کافروں کے ساتھ ہو کر لڑنے آتے اور مارے بھی جاتے ان کے حق میں یہ آیت اتری ؏ لہ یہ آیت انکے حق میں ہے جو کافروں کے شہر میں دل سے مسلمان ہیں اور ان کے ظلم سے ظاہر نہیں ہو سکتے، پھر اگر اپنی روزی آپ پیدا کر سکتے ہیں اور سفر کی تدبیر سے واقف ہیں تو انکا عذر قبول نہیں کرنا چاہیئے اور شہر میں جا رہیں ملک خداتعالیٰ کا کشادہ ہے اگر وہاں سے نہ نکلیں اور اسی شہر میں مریں تو ان پر عذاب ہوگا، اور اگر ناچار ہیں اور پرائے بس میں ہیں تو امید ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں بخشدے اس سے معلوم ہوا کہ جس ملک میں مسلمان کھلا نہ رہ سکے وہاں سے نکلنا فرض ہے ۱۲

یاد کرو، پھر جب خوف جاتا رہے تو (اس طرح سے) نماز پڑھو (جس طرح امن کی حالت میں پڑھتے ہو) بیشک نماز کا
مومنوں پر اوقات (مقررہ) میں ادا کرنا فرض ہے ﴿۱۰۳﴾ اور کفار کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا اگر
تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے
ہیں، اور تم خدا سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھ سکتے، اور خدا سب کچھ
جانتا (اور) بڑی حکمت والا ہے ﴿۱۰۴﴾ (اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ خدا کی
ہدایات کے مطابق لوگوں کے مقدمات فیصل کرو، اور (دیکھو) دغابازوں کی حمایت میں
کبھی بحث نہ کرنا ﴿۱۰۵﴾ اور خدا سے بخشش مانگنا، بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۰۶﴾ اور جو لوگ
اپنے ہم جنسوں کی خیانت کرتے ہیں، ان کی طرف سے بحث نہ کرنا کیونکہ خدا خائن اور مرتکب
جرائم کو دوست نہیں رکھتا ﴿۱۰۷﴾ یہ لوگوں سے تو چھپتے ہیں، اور خدا سے نہیں چھپتے، حالانکہ جب
وہ راتوں کو ایسی باتوں کے مشورے کیا کرتے ہیں جن کو وہ پسند نہیں کرتا تو ان کے ساتھ ہوا
کرتا ہے، اور خدا ان کے (تمام) کاموں پر احاطہ کئے ہوئے ہے ﴿۱۰۸﴾ بھلا تم لوگ دنیا کی زندگی
میں تو ان کی طرف سے بحث کر لیتے ہو، قیامت کو ان کی طرف سے خدا کے ساتھ کون
جھگڑے گا، اور کون ان کا وکیل بنے گا ﴿۱۰۹﴾ اور جو شخص کوئی برا کام کر بیٹھے، یا اپنے حق میں ظلم
کرلے، پھر خدا سے بخشش مانگے تو خدا کو بخشنے والا اور مہربان پائے گا ﴿۱۱۰﴾ اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر
ہے، اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے ﴿۱۱۱﴾ اور جو شخص کوئی قصور یا گناہ تو خود کرے لیکن اس سے کسی بے گناہ کو متہم کرے

ف ۱ ایک انصاری کی زرہ چرائی تھی ایک شخص طعمہ بن ابیرق نے چرائی، انصاری نے حضرت صلعم کے پاس آکر فریاد کی، طعمہ نے کیا چالاکی کی کہ زرہ کسی اور کے گھر میں ڈلوا دی اور یہ کیفیت اپنے کنبے میں بیان کر کے کہنے لگا کہ تم حضرت صلعم کے پاس جاؤ اور کہو کہ طعمہ بیگناہ ہے اس نے زرہ نہیں چرائی بلکہ دوسرے شخص نے چرائی ہے آپ طعمہ کی برأت لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں، حضرت عالم الغیب تو تھے ہی نہیں خیال فرمایا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہوں گے آپ کھڑے ہو کر اسکی برأت کی تب خدا نے یہ آیتیں نازل فرمائیں کہ تم دغابازوں اور خائنوں کے طرفدار نہ بنو اور ان کی طرف سے بحث نہ کرو اور خدا سے معافی مانگو، مسلمان وکیل جو چوروں رہزنوں، خائنوں اور ہر قسم کے مجرموں کی طرف سے مقدمات میں وکالت کرتے اور جھگڑتے ہیں اور اپنی لسانی اور مغالطہ آمیز تقریروں سے ان کو سزا سے بچا لیتے ہیں انہیں اس ارشادِ ربانی پر عمل کرنا چاہیئے اور جن لوگوں کی نسبت روئداد مقدمہ پر نظر کر کے ان کا دل کہدے کہ وہ فی الحقیقت مجرم ہیں ان کی طرف سے وکالت نہیں کرنی چاہیئے ۱۲

موضح القرآن

لہ یعنی لوگ ایسے کی حمایت نہ کریں اور بیگناہ پر تہمت نہ دھریں، اس واسطے کہ خدا تم جانتا ہے اور یہی فرماتا ہے کہ ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں۔

تو اس نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا لے (۱۱۲) اور اگر تم پر خدا کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی،
تو ان میں سے ایک جماعت تم کو بہکانے کا قصد کر ہی چکی تھی اور یہ اپنے سوا (کسی کو) بہکا نہیں سکتے
اور نہ تمہارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں، اور خدا نے تم پر کتاب اور دانائی نازل فرمائی ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھائی ہیں جو تم جانتے
نہیں تھے، اور تم پر خدا کا بڑا فضل ہے لہ (۱۱۳) ان لوگوں کی بہت سی مشورتیں اچھی نہیں، ہاں (اس شخص کی
مشورت اچھی ہو سکتی ہے) جو خیرات یا نیک بات یا لوگوں میں صلح کرنے کو کہے اور جو ایسے کام خدا
کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کرے گا تو ہم اس کو بڑا ثواب دیں گے (۱۱۴) اور جو شخص سیدھا رستہ
معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے رستے کے سوا اور رستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے
ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے، اور وہ بری جگہ ہے کہ (۱۱۵) خدا اس گناہ
کو نہیں بخشیگا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا (اور گناہ) جسکو چاہیگا بخش دے گا اور جس نے خدا کے
ساتھ شریک بنایا وہ رستے سے دور جا پڑا ہے (۱۱۶) یہ جو خدا کے سوا پرستش کرتے ہیں تو عورتوں ہی کی اور پکارتے ہیں تو شیطان
سرکش ہی کو، (۱۱۷) جس پر خدا نے لعنت کی ہے (جو خدا سے) کہنے لگا کہ میں تیرے بندوں سے (غیر خدا کی نذر دلوا کر مال کا) ایک مقرر حصہ
لے لیا کرونگا شہ (۱۱۸) اور ان کو گمراہ کرتا اور امیدیں دلاتا رہوں گا اور یہ سکھاتا رہونگا کہ جانوروں کے کان چیرتے رہیں
اور یہ بھی کہتا رہوں گا کہ وہ خدا کی بنائی ہوئی صورتوں کو بدلتے رہیں، اور جس شخص نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو
دوست بنایا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا (۱۱۹) وہ انکو وعدے دیتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے اور جو کچھ شیطان انہیں
وعدے دیتا ہے وہ دھوکا ہی دھوکا ہے (۱۲۰) ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ وہاں سے مخلصی نہیں پا سکیں گے (۱۲۱) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام

موضح القرآن

لے یعنی وہ گناہ اس کے ذمہ ہوئے۔ لہ منافق لوگ حضرت کے کان میں باتیں کرتے تا کہ لوگوں میں اپنا اعتبار ٹھہرا دیں، اور مجلس میں بیٹھ کر آپس میں کان میں باتیں کرتے کسی کا عیب کسی کا گلہ اسکو اللہ صاحب نے فرمایا کہ ان کی مشورت اکثر بے خیر ہے، صاف بات کو حاجت نہیں چھپانے کی مگر کچھ اسمیں غالب ہے اور چھپاوے تو خیرات کو تا کہ لینے والا شرمندہ نہو یا مسئلہ دین کی غلطی بتاوے کو تا کہ نادان خجل نہ ہوں یا لڑائیوں میں صلح کرانے کو اس لئے کہ غضب والا جوش میں صلح نہیں مانتا اول آپس میں ٹھہرائے پھر اسکو سنائے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانوں کی جماعت پر جس نے اس سے جدی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ میں۔ پس جس بات پر امت کا اجماع ہو لو وہی اللہ کی مرضی ہے اور جو منکر ہوا سو دوزخی ہوا کہ اوپر ذکر تھا منافقوں کا جو پیغمبر کے حکم پر راضی نہ ہوئے اور جدی راہ چلے اس آیت میں فرمایا کہ اللہ شرک نہیں بخشتا شرک فرمایا حکم میں شریک کرنے کو یعنی سوائے دین اسلام کے اور دین پسند رکھے اور اس پہ چلے پس جو دین ہے سوا اسلام کے سب شرک ہے اگرچہ پوجنے میں شریک نہ کرتے ہوں، شہ یعنی تیرے بندے اپنے مال میں میرا حصہ ٹھہرا سکیں گے جیسے دستور ہے بتوں کی نیاز نکالنی کا یا مقرر حصہ یہ کہ ہزاروں کو بہکا کر اپنا بنائیگا انکو گمراہ کر کے ساتھ دوزخ میں لیجاویگا۔

کرتے رہے ان کو ہم بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ابدالآباد ان میں رہیں گے یہ
خدا کا سچا وعدہ ہے اور خدا سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے (۱۲۲) (نجات) نہ تو تمہاری آرزوؤں پر ہے اور نہ
اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر جو شخص برے عمل کرے گا اسے اسی (طرح) کا بدلہ دیا جائیگا اور وہ خدا کے سوا نہ کسی کو حمایتی
پائے گا اور نہ مددگار (۱۲۳) اور جو نیک کام کریگا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحبِ ایمان بھی ہوگا تو ایسے لوگ
بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی (۱۲۴) اور اس شخص سے کس کا دین اچھا
ہو سکتا ہے جس نے حکمِ خدا کو قبول کیا اور وہ نیکوکار بھی ہے اور ابراہیمؑ کے دین کا پیرو ہے جو یکسو (مسلمان)
تھے اور خدا نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنایا تھا (۱۲۵) اور آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے
اور خدا ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے (۱۲۶) اے پیغمبر لوگ تم سے (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے
ہیں کہدو کہ خدا تم کو ان کے (ساتھ نکاح کرنے کے) معاملے میں اجازت دیتا ہے اور جو حکم اس کتاب میں پہلے دیا گیا ہے وہ
ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم ان کا حق تو دیتے نہیں اور خواہش رکھتے ہو کہ ان کے ساتھ نکاح کر لو اور
(نیز) بیچارے بیکس بچوں کے بارے میں ہے اور یہ (بھی حکم دیتا ہے) کہ یتیموں کے بارے میں انصاف پر قائم رہو اور جو بھلائی
تم کرو گے خدا اسکو جانتا ہے (۱۲۷) اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کیطرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو میاں بیوی پر کچھ
گناہ نہیں کہ آپس میں کسی قرارداد پر صلح کرلیں اور صلح خوب (چیز) ہے اور طبیعتیں تو بخل کیطرف مائل ہوتی ہیں ف۱ اور اگر
تم نیکوکاری اور پرہیزگاری کروگے تو خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے (۱۲۸) اور تم خواہ کتنا ہی چاہو عورتوں میں ہرگز برابری
نہیں کر سکو گے تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک ہی کیطرف ڈھل جاؤ اور دوسری کو (ایسی حالت میں) چھوڑ دو کہ گویا ادھر میں لٹک رہی ہے ف۲ اور اگر

ف۱ یعنی بخل اور حرص انسان کی سرشت میں داخل ہیں وہ اپنا حق تو پورا لینا چاہتا ہے اور دوسرے کے حق کی چنداں پروا نہیں کرتا، عورت تو چاہتی ہے کہ اپنا حق نفقہ و کسوت و شب باشی پورا لے اور مرد چاہتا ہے کہ بے حق دئے اپنا کام نکالے لیکن اگر عورت مرد کو خوش کرنے کیلئے اپنا حق چھوڑ دے تو روا ہے

ف۲ یعنی نہ آسمان پر ہے نہ زمین پر، مطلب یہ کہ نہ شوہر والی ہے کہ شوہر سے احسان کی امید ہو نہ آزاد ہے کہ اور شوہر کر لے ۱۲

موضح القرآن

لہ یہودی اور نصرانی اور مسلمان مغرور آپس میں بحث کرتے تھے اور ہر ایک کہتا تھا کہ ہم ہی جنت میں جاوینگے اس پر اگلی آیت اتری ۲لہ کتاب والوں کو یعنی یہودیوں اور نصرانیوں کو یہ گمان تھا کہ ہم ہی خاص بندے ہیں گناہوں میں پکڑے نہیں جاوینگے ہمارے پیغمبر ہماری حمایت کر کر چھڑا لیں گے اور احمق مسلمان بھی اپنے دل میں یہی سمجھتے تھے سو اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی برا کام کریگا ویسی سزا پاویگا کسی کی حمایت کام نہ آوے گی عذاب کے وقت مگر اللہ اپنے فضل سے چھوڑ دے تو چھوڑے ۳لہ اس سورت کے اول میں تاکید فرمایا یتیموں کے حق میں کہ جس لڑکی کا والی نہ ہو مگر چچا کا بیٹا اگر وہ جانے کہ میں اس کا حق ادا نہ کر سکونگا تو آپ اسکو نکاح میں نہ لاوے کسی اور کو بیاہ دے تاکہ آپ اس کا حمایتی بنا رہے اس پر مسلمانوں نے ایسی عورتوں کو نکاح میں لانا موقوف کر دیا پھر دیکھا کہ بعضی جگہ لڑکی کے حق میں بہتر ہے کہ

(بقیہ صہ ۸۳ پر)

آپسمیں موافقت کرلو اور پرہیزگاری کرو تو خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۲۹) اور اگر میاں بیوی میں موافقت نہ ہوسکے اور ایکدوسرے
سے جدا ہو جائیں تو خدا ہر ایک کو اپنی دولت سے غنی کر دیگا اور خدا بڑی کشائش والا (اور) حکمت والا ہے (۱۳۰) اور جو کچھ آسمانوں میں
اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی انکو بھی اور (اے محمدؐ) تمکو بھی
ہم نے حکم تاکیدی کیا ہے کہ خدا سے ڈرتے رہو اور اگر کفر کروگے تو (سمجھ رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا
ہی کا ہے اور خدا بے پروا اور سزاوار حمد و ثنا ہے (۱۳۱) اور (پھر سن رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے
اور خدا ہی کارساز کافی ہے[1] (۱۳۲) لوگو! اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کردے اور (تمہاری جگہ) اور لوگوں کو پیدا کردے اور
خدا اس بات پر قادر ہے (۱۳۳) جو شخص دنیا (میں عملوں) کی جزا کا طالب ہو تو خدا کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کیلئے
اجر (موجود) ہیں اور خدا سنتا دیکھتا ہے (۱۳۴) اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور خدا کیلئے سچی گواہی دو خواہ
(اسمیں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے
تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا اگر تم پیچدار شہادت دوگے یا (شہادت سے) بچنا چاہو
تو (جان رکھو) خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے[2] (۱۳۵) مومنو! خدا پر اور اس کے رسول پر اور جو کتاب اس نے
اپنے پیغمبر (آخر الزمان) پر نازل کی ہے اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کی تھیں سب پر ایمان لاؤ اور جو شخص
خدا اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور روز قیامت سے انکار کرے وہ رستی سے بھٹک کر دور جا پڑا[3] (۱۳۶)
جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر کفر میں بڑھتے گئے انکو خدا نہ تو بخشیگا اور نہ سیدھا رستہ دکھائیگا[4] (۱۳۷)
(اے پیغمبرؐ) منافقوں (یعنی دو رخے لوگوں) کو بشارت سنادو کہ ان کیلئے دکھ دینے والا عذاب (تیار) ہے، جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو

(صفحہ ۸۲ سے آگے)

اپنا والی ہی نکاح میں لانے وہ اس کی جو خاطر کرے گا غیر نہ کریگا حضرتؐ سے رخصت مانگی اس پر یہ آیت اتری اور رخصت ملی اور فرمایا کردہ جو کتاب میں منع فرمایا سو جب ہے کہ ان کا حق پورا نہ دو اور یتیم کے حق میں تاکید تھی اور اگر بھلائی کیا چاہو تو رخصت ہے ۱۲

(صفحہ ھذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

[1] تین بار فرمایا کہ اللہ کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے پہلی بار کشائش قدرت کا بیان ہے دوسری بار بے پروائی کا اگر تم منکر ہو تیسری بار کارسازی کا اگر تم تقوٰی پکڑو

[2] یعنی گواہی دینے میں دولتمندوں کی خاطر نہ کرو اور محتاج پر ترس کھاؤ اور ناتے کے نزدیک دھیان نہ کرو جو حق بات ہو وہ کہو اور اگر سچ کہو پر زبان دا کے اس طرح کہ سننے والا شبہ میں پڑے یا تمام قصہ نہ کہو کچھ رکھ جاؤ تب بھی گناہ میں داخل ہوگے

[3] ایمان لانیوالا فرمایا ہے ان کو جو ظاہر میں مسلمان ہوئے ان کو تعقید ہے کہ جب تک دل سے یقین نہ لاویں ان سب چیزوں کا اس وقت تک خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مسلمان نہیں

[4] یعنی اگر ظاہر میں مسلمان ہوئے اور دل سے بھٹکتے رہے اور آخر کو بے یقین مرے تو کافر کے برابر ہیں انکو بخشش نہیں اور ظاہری مسلمانی وہاں کچھ کام نہیں آئے گی

۱۲

دوست بناتے ہیں، کیا ان کے ہاں عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو عزت تو سب خدا ہی کی ہے ﴿۱۳۹﴾ اور خدا نے تم (مومنوں)
پر اپنی کتاب میں (یہ حکم) نازل فرمایا ہے کہ جب تم (کہیں) سنو کہ خدا کی آیتوں سے انکار ہو رہا ہے اور ان کی
ہنسی اڑائی جاتی ہے تو جب تک وہ لوگ اور باتیں (نہ) کرنے لگیں انکے پاس مت بیٹھو، ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے کچھ
شک نہیں کہ خدا منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں اکٹھا کرنے والا ہے ﴿۱۴۰﴾ جو تم کو دیکھتے رہتے ہیں، اگر خدا کی طرف سے
تم کو فتح ملے تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کو (فتح) نصیب ہو، تو (ان سے) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہیں تھے
اور تم کو مسلمانوں (کے ہاتھ) سے بچایا نہیں، تو خدا تم میں قیامت کے دن فیصلہ کر دیگا اور خدا کافروں کو مومنوں پر
ہرگز غلبہ نہیں دے گا ﴿۱۴۱﴾ منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) خدا کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اسکو کیا دھوکا دیں گے)
وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے، اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سُست اور کاہل ہو کر (صرف) لوگوں کے
دکھانے کو اور خدا کی یاد ہی نہیں کرتے مگر بہت کم ﴿۱۴۲﴾ بیچ میں پڑے لٹک رہے ہیں نہ ان کی طرف (ہوتے ہیں) نہ
ان کی طرف، اور جس کو خدا بھٹکائے تو تم اس کیلئے کبھی بھی رستہ نہ پاؤ گے ﴿۱۴۳﴾ اے اہل ایمان! مومنوں
کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر خدا کا صریح الزام لو؟ ﴿۱۴۴﴾ کچھ شک
نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کی سب سے نیچے درجے میں ہونگے، اور تم ان کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے ﴿۱۴۵﴾ ہاں جنہوں نے
توبہ کی، اور اپنی حالت کو درست کیا اور خدا (کی رسی) کو مضبوط پکڑا اور خاص خدا کے فرمانبردار ہو گئے
تو ایسے لوگ مومنوں کے زمرے میں ہونگے، اور خدا عنقریب مومنوں کو بڑا ثواب دیگا ﴿۱۴۶﴾ اگر تم (خدا کے)
شکر گذار رہو اور (اس پر) ایمان لے آؤ، تو خدا تم کو عذاب دے کر کیا کریگا، اور خدا تو قدرشناس اور دانا ہے ﴿۱۴۷﴾

موضح القرآن

لہ جو شخص کہ ایک مجلس میں اپنے دین پر طعنہ اور عیب سنے اور پھر ان ہی میں بیٹھا سنا کرے، اگرچہ آپ نہ کہے، وہ منافق ہے۔

لہ ہر شخص جو ایسا ہو کہ کافروں اور مسلمانوں سے اپنے غرض کے لئے دوستی رکھے وہ منافق ہے

٭ ٭ ٭

خدُا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو علانیہ بُرا کہے مگر وہ جو مظلوم ہو اور خدُا سب کچھ (سنتا اور)
جانتا ہے ⑭⑧ ف اگر تم لوگ بھلائی کھلم کھلا کرو گے یا چھُپا کر یا بُرائی سے درگزر کرو گے تو خدا بھی معاف کرنیوالا اور صاحب
قدرت ہے ⑭⑨ لہ جو لوگ خدُا سے اور اس کے پیغمبروں سے کفر کرتے ہیں اور خدُا اور اس کے پیغمبروں میں فرق کرنا
چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور ایمان اور کفر کے بیچ میں ایک راہ
نکالنی چاہتے ہیں ⑮⓪ ٢ه وہ بلا اِشتباہ کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذِلّت کا عذاب تیار کر
رکھا ہے ⑮① اور جو لوگ خدُا اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں فرق
نہ کیا (یعنی سب کو مانا) ایسے لوگوں کو وہ عنقریب اُن (کی نیکیوں) کے صلے عطا فرمائے گا، اور خدُا
بخشنے والا مہربان ہے ⑮② ٣ه (اے محمدؐ) اہل کتاب تم سے درخواست کرتے ہیں کہ تم اُن پر ایک (لکھی ہوئی)
کتاب آسمان سے اتار لاؤ تو یہ موسیٰؑ سے اس سے بھی بڑی بڑی درخواستیں کرچکے ہیں (ان سے کہتے تھے ہمیں خدُا
ظاہر (یعنی آنکھوں سے) دکھادو سو اُن کے گناہ کی وجہ سے اُن کو بجلی نے آپکڑا ۴ه پھر کھلی نشانیاں آئے پیچھے بچھڑے
کو (معبود) بنا بیٹھے تو اس سے بھی ہم نے درگزر کی۔ اور موسیٰؑ کو صریح غلبہ دیا ⑮③ اور اُن سے عہد لینے کو ہم نے
اُن پر کوہِ طور اٹھا کھڑا کیا اور اُنہیں حکم دیا کہ شہر کے دروازے میں (داخل ہونا تو) سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ بھی حکم دیا
کہ ہفتے کے دن (مچھلیاں پکڑنے) میں تجاوز (یعنی حکم کے خلاف) نہ کرنا غرض ہم نے اُن سے مضبوط عہد لیا ⑮④ ۵ه لیکن انہوں نے عہد کو توڑ ڈالا) تو
اُن کے عہد توڑ دینے اور خدُا کی آیتوں سے کفر کرنے اور انبیا کو ناحق مار ڈالنے اور یہ کہنے کے سبب کہ ہمارے دلوں پر (پردے) پڑے ہوئے ہیں
(خدُا نے اُن کو مردود کردیا) اور اُن کے دِلوں پر پردے نہیں ہیں) بلکہ اُنکے کفر کے سبب خدُا نے اُن پر مہر

ف کسی کی برائی بیان کرنا اور اس کا عیب ظاہر کرنا کہ اُسی کا نام غیبت ہے بہت بُرا کام ہے اور خدا کو نہایت ناپسند ہے ہاں اگر کسی پر کوئی ظلم کرے تو اس کا ظلم بیان کرنا اور مظلوم کا ظالم کو بُرا کہنا روا ہے ۱۲

موضح القرآن

لہ اس آیت میں مظلوم کو رغبت دینی ہے صبر کرنے میں کہ بخش دے کیں کہ خدا تعالیٰ جو زبردست مقدور والا ہے وہ گناہ بخش دیتا ہے سو تم بھی لوگوں کی تقصیریں بخشدو

٢ه یعنی چاہتی ہیں کہ ایک نیا مذہب نکالیں اسلام کے بیچ میں سو بغیر شریعت پیغمبر اسلام صلعم کے خدا تعالیٰ کی راہ پانی مشکل ہے ؛

٣ه یہاں سے آگے ذکر یہودیوں کا ہے کئی سردار یہودیوں کے پیغمبرؐ کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تم سچے ہو تو ایک کتاب آسمان سے لاؤ جیسے موسیٰؑ پر توریت آئی تھی اس پر اگلی آیت اُتری ؛

۴ه اس بجلی سے سب مرگئے پھر موسیٰؑ کی دعا سے اُنہیں زندہ کیا ؛

۵ه یہودیوں کو حکم تھا کہ ہفتہ کے دن شکار مچھلی کا نہ کریں سو اتفاق ایسا ہوتا کہ سب دِنوں سے زیادہ ہفتہ ہی کے دن مچھلیاں دریا میں بہت نظر آتیں یہودیوں نے دریا کے پاس حوض بنائے جب ہفتے کے دن مچھلیاں حوضوں میں آتیں تو بند کر رکھتے پھر دوسرے دن شکار کرتے یہ کام فریب کا ہے اور حکم سے باہر جانا ہفتے کے دن ۱۲

کردی ہے تو یہ کم ہی ایمان لاتے ہیں، (۱۵۵) اور اُن کے کفر کے سبب اور مریمؑ پر ایک بہتان عظیم باندھنے کے
سبب (۱۵۶) اور یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریمؑ کے بیٹے عیسٰیؑ مسیح کو جو خدا کے پیغمبر (کہلاتے) تھے قتل کردیا ہے (خدا نے انکو
ملعون کردیا) اور انہوں نے عیسٰیؑ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سُولی پر چڑھایا بلکہ اُن کو اُن کی سی صُورت معلوم
ہوئی اور جو لوگ اُن کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ اُن کے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور پیروی ظن کے سوا
اُن کو اس کا مطلق علم نہیں، اور انہوں نے عیسٰیؑ کو یقیناً قتل نہیں کیا، (۱۵۷) بلکہ خدا نے اُن کو اپنی طرف اُٹھا لیا،
اور خدا غالب اور حکمت والا ہے، (۱۵۸) لہ اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر اُن کی موت سے پہلے اُن پر ایمان
لے آئیگا، اور وہ قیامت کے دن اُن پر گواہ ہونگے، (۱۵۹) تو ہمنے یہودیوں کے ظلموں کے سبب بہت سی پاکیزہ چیزیں
جو اُن کو حلال تھیں اُن پر حرام کردیں ف اور اس سبب سے بھی کہ وہ اکثر خدا کے رستے سے لوگوں کو روکتے تھے، (۱۶۰) اور
اس سبب سے بھی کہ باوجود منع کئے جانے کے سُود لیتے تھے اور اس سبب سے بھی کہ لوگوں کا مال ناحق کھاتے تھے، اور اُن میں سے جو
کافر ہیں اُن کیلئے ہمنے درد دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے، (۱۶۱) مگر جو لوگ اُن میں سے علم میں پکے ہیں، اور جو مومن ہیں وہ
اس کتاب پر جو تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل ہوئیں (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں
اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور روز آخرت کو مانتے ہیں انکو ہم عنقریب اجر عظیم دینگے، (۱۶۲) (اے محمدؐ) ہمنے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی جسطرح نوحؑ اور اُنسے پچھلے
پیغمبروں کیطرف بھیجی تھی، اور ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ اور عیسٰیؑ اور ایوبؑ اور
یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ کیطرف بھی ہمنے وحی بھیجی تھی، اور داؤدؑ کو ہمنے زبور بھی عنایت کی تھی، (۱۶۳) اور بہت سے
پیغمبر ہیں جن کے حالات ہم تم سے پیشتر بیان کرچکے ہیں، اور بہت سے پیغمبر ہیں جن کے حالات تم سے بیان نہیں کئے،

ف جو چیزیں خدا نے ان لوگوں پر حرام کردی تھیں ان کا بیان سورۃ انعام آیت ۱۴۶ میں ہے ۱۲

موضح القرآن

لہ یہودی کہتے تھے کہ ہمنے عیسٰی علیہ السلام کو مار ڈالا سو وہ جھوٹے ہیں، ہرگز نہیں انہیں مار ڈالا خدا تعالیٰ نے ایک صُورت یہودیوں کو بنادی اُسی صورت کو انہوں نے سولی پر چڑھا دیا اور نصاریٰ بھی اول سے یہی کہتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ کو نہیں مار ڈالا وہ زندہ ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مارا تھا پر وہ تین روز میں زندہ ہو کر آسمان میں چلے گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ بدن کو مارا اور روح اُن کی خدا تعالیٰ کے پاس گئی ہر طرح یہ بات ٹھیک اور ثابت نہیں ہوتی سو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ اس کی صورت کو مارا اور اُن کے پکڑنے کے وقت نصاریٰ سب سرک گئے تھے اور یہودی بھی نہ پہنچے تھے اس آن کی خبر نہ یہودیوں کو نہ نصاریٰ کو ۱۲

اور موسیٰؑ سے تو خدا نے باتیں بھی کیں ﴿١٦٤﴾ (سب) پیغمبروں کو (خدا نے) خوش خبری سنانے والا اور ڈرانیوالے
(بنا کر بھیجا تھا) تاکہ پیغمبروں کے آنیکے بعد لوگوں کو خدا پر الزام کا موقع نہ رہے اور خدا غالب حکمت والا ہے ﴿١٦٥﴾
لیکن خدا نے جو (کتاب) تم پر نازل کی ہے اُس کی نسبت خدا گواہی دیتا ہے کہ اُس نے اپنے علم سے نازل کی
ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور گواہ تو خدا ہی کافی ہے[1] ﴿١٦٦﴾ جن لوگوں نے کفر کیا، اور (لوگوں کو) خدا
کے رستے سے روکا وہ رستے سے بھٹک کر دور جا پڑے ﴿١٦٧﴾ جو لوگ کافر ہوئے اور ظلم کرتے رہے خدا اُن کو
بخشنے والا نہیں اور نہ انہیں رستہ ہی دکھائیگا ﴿١٦٨﴾ ہاں دوزخ کا رستہ جس میں وہ ہمیشہ (جلتے)
رہیں گے، اور یہ بات خدا کو آسان ہے ﴿١٦٩﴾ لوگو! خدا کے پیغمبر تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی
طرف سے حق بات لیکر آئے ہیں تو (ان پر) ایمان لاؤ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر کفر کروگے، تو
جان رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور خدا سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ﴿١٧٠﴾
اے اہل کتاب! اپنے دین (کی بات) میں حد سے نہ بڑھو اور خدا کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو، مسیح (یعنی) مریم کے بیٹے
عیسیٰؑ (نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے بلکہ) خدا کے رسول اور اُس کا کلمہ (بشارت) تھے جو اُس نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور اس کی
طرف سے ایک رُوح تھے تو خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، اور (یہ) نہ کہو (کہ خدا) تین (ہیں اس اعتقاد سے) باز آؤ،
کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے خدا ہی معبود واحد ہے اور اس سے پاک ہے کہ اُس کے اولاد ہو جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے
سب اُسی کا ہے اور خدا ہی کارساز کافی ہے[2] ﴿١٧١﴾ مسیح اس بات سے عار نہیں رکھتے کہ خدا کے بندے ہوں اور نہ مقرب فرشتے (عار
رکھتے ہیں) اور جو شخص خدا کا بندہ ہونے کو موجب عار سمجھے اور سرکشی کرے تو خدا سب کو اپنے پاس جمع کرلے گا ﴿١٧٢﴾ تو جو لوگ ایمان لائے

موضح القرآن

[1] قریش کے سرداروں نے حضرت صلعم سے کہا کہ ہم نے علمائے یہود سے پوچھا کہ یہ محمد صلعم جو دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہے کچھ تمہاری کتاب میں بھی لکھا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم اُسے نہیں پہچانتے اور ذکر اسکا توریت میں نہیں اُترا۔ پس وہ علمائے یہود بھی آگئے اور حضرت صلعم نے انہیں قسم دیکر پوچھا کہ سچ کہو، وہ منکر ہوئے اور کہا کہ ہم کچھ نشانی نہیں پاتے تیرے پیغمبر ہونے پر۔ تب یہ آیت اتری کہ یہ گواہی نہیں دیتے۔ فائدہ ہر پیغمبر کو وحی آتی رہتی ہے کچھ نئی بات نہیں، پر اس قرآن میں خدا تعالیٰ نے اپنا خاص علم اُتارا اور خدا تعالیٰ اس حق کو ظاہر کر دیویگا جیسے کہ یہ ظاہر ہوا کہ جس قدر ہدایت لوگوں کو اس پیغمبر سے ہوئی اور کسی سے اتنی نہیں ہوئی ١٢

[2] یہ خطاب پھر انہیں کیطرف ہے، وہ کہتے ہیں کہ خدا تین ہیں، ایک خدا، دوسرے عیسیٰؑ، تیسرے مریمؑ، یہ ان تینوں کو خدا کہتے ہیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بات سے باز آؤ، اور توبہ کرو اور لازم ہے کہ دین کی باتیں مبالغہ نہ کرے اگر کسی شخص سے اعتقاد ہو تو اسکی تعریف میں حد سے نہ بڑھے جتنی بات تحقیق ہوا اس سے زیادہ نہ کہے اور لائق نہیں خدا تعالیٰ کے کہ بیٹا جیسی اس سے پیدا ہو۔ تم اپنا سا قیاس خدا تعالیٰ پر نہ کرو ١٢

اور نیک کام کرتے رہے وہ انکو اُن کا پورا بدلہ دیگا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی عنایت کریگا اور جنہوں نے (بندہ ہونے سے)
عار اور انکار اور تکبر کیا انکو وہ تکلیف دینے والا عذاب دیگا۔ اور یہ لوگ خدا کے سوا اپنا حامی اور مددگار نہ پائینگے ﴿١٧٣﴾ لوگو!
تمہارے پروردگار کیطرف سے تمہارے پاس دلیل (روشن) آچکی ہے اور ہمنے (کفر اور ضلالت کا اندھیرا دور کرنے کو) تمہاری
طرف چمکتا ہوا نور بھیجدیا ہے ﴿١٧٤﴾ پس جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور اس (کے دین کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہے انکو وہ
اپنی رحمت اور فضل (کے بہشتوں) میں داخل کریگا اور اپنی طرف (پہنچنے کا) سیدھا رستہ دکھائے گا ﴿١٧٥﴾ (اے پیغمبر) لوگ
تم سے کلالہ کے بارے میں حکمِ (خدا) دریافت کرتے ہیں ¹ کہہ دو کہ خدا کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد
مرجائے جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ) اور اُس کی بہن ہو تو اس کو بھائی کے ترکے میں سے آدھا حصہ ملیگا اور اگر
بہن مرجائے اور اس کی اولاد نہ ہو تو اُس کے تمام مال کا وارث بھائی ہوگا اور (مرنیوالے بھائی کی) دو بہنیں ہوں تو دونوں
کو بھائی کے ترکے میں سے دو تہائی۔ اور اگر بھائی اور بہن یعنی مرد اور عورتیں ملے جلے وارث ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں
کے حصے کے برابر ہے (یہ احکام) خدا تم سے اس لئے بیان فرماتا ہے کہ بھٹکتے نہ پھرو۔ اور خدا ہر چیز سے واقف ہے ﴿١٧٦﴾

سورۂ مائدہ مدنی ہے اور اس میں   شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے   ایکسو بیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

اے ایمان والو! اپنے اقراروں کو پورا کرو۔ تمہارے لئے چارپائے جانور (جو چرنے والے ہیں) حلال کر دیئے گئے ہیں بجز ان کے جو
تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں مگر احرام (حج) میں شکار کو حلال نہ جاننا۔ خدا جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے ﴿١﴾ مومنو!
خدا کے نام کی چیزوں کی بے حرمتی نہ کرنا، اور نہ ادب کے مہینے کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی اور نہ ان جانوروں
کی جو خدا کی نذر کر دیئے گئے ہوں (اور جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوں) ² اور نہ ان لوگوں کی جو عزت کے گھر (یعنی بیت اللہ) کو جا رہے

موضح القرآن

¹ کلالہ اسے کہتے ہیں کہ جس کا بیٹا اور باپ نہ ہو کہ اصل وارث یہی ہیں تو اس وقت اس کے بھائی بہن کو بیٹا بیٹی کا حکم ہے اور اگر سگے نہ ہوں تو یہی حکم سوتیلوں کا ہے ایک بہن ہو تو آدھا اور دو بہن ہوں تو تہائی اس مال سے جو چھوڑ مرا اور اگر بھائی بہن ہوں تو مرد کو حصہ دوہرا اور عورت کو اکہرا، اور جو نرے بھائی ہوں تو ان کو فرمایا کہ وہ بہن کے مال کے وارث ہوں یعنی حصہ معین نہیں وہ عصبہ ہیں اگر بیٹی ہو اور بہن ہو تو حصہ بیٹی کو اور بہن عصبہ ہے یعنی حصہ داروں سے بچے تو عصبہ لیوے۔

² روایت ہے کہ حطم کندی جہالت اور بیباکی اور نادانی میں عرب میں مشہور تھا وہ آنحضرت کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد (صلعم) ساتھ کس چیز کے بلاتا ہے تو آدمیوں کو؟ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ساتھ اس کے کہ خدا کو ایک جانیں اور مجھکو پیغمبر مانیں اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ مال کی دیویں۔ حطم کندی نے کہا خوب فرمایا تم نے لیکن میرے اُمرا اور سردار ہیں کہ بغیر مشورت کے انکی میں کچھ کام نہیں کرتا میں ان سے پوچھوں جو وہ پسند کریں دین تیرا تو قبول کروں میں اور آنحضرت نے آگے اس کے خبر دی تھی کہ آج ایک شخص آوے گا جو شیطان کی زبان سے باتیں کریگا کافر آوے گا اور جھوٹا اور دغاباز ہو کر جاویگا پھر حطم کندی باہر آیا (بقیہ صفحہ ٨٩ پر)

ہوں اور اپنی پروردگار کی فضل اور اس کی خوشنودی کی طلبگار ہوں اور جب احرام اتار دو تو پھر اختیار ہی کہ شکار کرو
اور لوگوں کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمکو عزت والی مسجد سے روکا تھا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اُن پر زیادتی
کرنے لگو۔ اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کی کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور
خدا سی ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ خدا کا عذاب سخت ہی (٢) تم پر مرا ہوا جانور اور (بہتا) لہو اور سُور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کی سوا
کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے اور جو چوٹ لگ کر مر جائے اور جو گر کر مر جائے اور جو سینگ لگ کر مر جائے
یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کھائیں مگر جس کو تم (مرنے سی پہلی) ذبح کر لو اور وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح
کیا جائے اور یہ بھی کہ پانسوں سی قسمت معلوم کرو یہ سب گناہ کے کام ہیں آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہو گئے ہیں اُن سے
مت ڈرو اور مجھی سی ڈرتے رہو (اور) آج ہمنے تمہارے لئی تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئی
اسلام کو دین پسند کیا ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) گناہ کیطرف مائل نہ ہو تو خدا بخشنے والا مہربان ہی (٣)
تم سی پوچھتے ہیں کہ کون کونسی چیزیں اُن کیلئی حلال ہیں (اُن سی) کہدو کہ سب پاکیزہ چیزیں تم کو حلال ہیں اور وہ شکار بھی
حلال ہی جو تمہارے لئی ان شکاری جانوروں نے پکڑا ہو جن کو تم نے سدھا رکھا ہو اور جس (طریق) سی خدا نے تمہیں شکار کرنا سکھایا
ہی (اسطریق سی) تم نے انکو سکھایا ہو تو جو شکار وہ تمہارے لئی پکڑ رکھیں اسکو کھا لیا کرو اور (شکاری جانوروں کی چھوڑتی وقت)
خدا کا نام لیا کرو اور خدا سی ڈرتے رہو بیشک خدا جلد حساب لینی والا ہے (٤) آج تمہارے لئی سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں
اور اہل کتاب کا کھانا بھی تم کو حلال ہی اور تمہارا کھانا اُن کو حلال ہی اور پاکدامن مومن عورتیں اور پاکدامن اہل کتاب
عورتیں بھی (حلال ہیں) جب کہ اُن کا مہر دے دو اور اُن سے عفت قائم رکھنا مقصود ہو نہ کھلی

بقیہ ص٨٨ کا) اونٹ بیسدقے کرادو۔ جو کچھ پایا مویشی سے سب لٹ گئے گیا جسوقت رسول صلعم متوجہ ہوئے حمرے کو حطم کندی کو مسلمانوں نے دیکھا کہ گلے میں انہیں اونٹوں کے پٹے ڈال کر قربانی کے لئے کعبہ کو لیجا رہا تھا صحابیوں نے چاہا کہ اونٹوں کو چھین لیویں آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اس نے پٹے گلے میں ڈالے ہیں اس لئی چھین لینا لائق نہیں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی :۔ (صفحہ ہذا کا نوٹ)

ف عرب جاہلیت میں یہ کام کرتے تھے کہ تین پاسے ہوتے تھے ایک پر لکھا تھا افعل یعنی یہ کام کر دوسرے پر لا تفعل یعنی مت کر، تیسرا خالی ہوتا تھا یعنی اس پر کچھ لکھا نہیں ہوتا تھا جب وہ کوئی کام کرنا چاہتے تو پاسے ڈالتے اگر امر نکلتا تو اس کام کو کرتے اگر نہی نکلتی تو نہ کرتے اور اگر خالی نکلتا تو پھر ڈالتے صحیحین میں آیا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم جب کعبے میں داخل ہوئے تو وہاں ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کی تصویریں پائیں اُن کی ہاتھوں میں پاسے تھے۔ آپنے فرمایا خدا اِن لوگوں کو ہلاک کرے۔ یہ خوب جانتے ہیں کہ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے کبھی استقسام نہیں کیا مجاہدؒ کہتے ہیں کہ وہ پاسے جوا کھیلنے کی تھے مگر اس میں کلام ہی کیونکہ خدا نے پاسوں اور جوئے میں فرق کیا ہے پاسوں کو ازلام کہا ہی جوئے کو میسر ہاں یوں کہا جا سکتا ہی کہ کبھی انکو استخارے میں اور کبھی قمار میں استعمال کرتے تھے (بقیہ صفحہ ٩٠ پر)

بدکاری کرنی اور نہ چھپی دوستی کرنی، اور جو شخص ایمان سے منکر ہوا اس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان پانیوالوں میں ہوگا۔ ⑤ مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کیا کرو تو مُنہ اور کہنیوں تک ہاتھ ف ل دھو لیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں (دھو لیا کرو) اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو (نہا کر) پاک ہو جایا کرو، اور اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ہمبستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو اور اس سے مُنہ اور ہاتھوں کا مسح (یعنی تیمم) کر لو۔ خدا تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں کرنی چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے، اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے تاکہ تم شکر کرو ⑥ اور خدا نے جو تم پر احسان کئے ہیں اُن کو یاد کرو اور اس عہد کو بھی جس کا تم سے قول لیا تھا (یعنی) جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے (خدا کا حکم) سُن لیا اور قبول کیا، اور خدا سے ڈرو، کچھ شک نہیں کہ خدا دلوں کی باتوں (تک) سے واقف ہے۔ ⑦ ل ٥ اے ایمان والو! خدا کیلئے انصاف کی گواہی دینے کیلئے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ ⑧ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اُن سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ اُن کے لئے بخشش اور اجرِ عظیم ہے۔ ⑨ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ ⑩ اے ایمان والو! خدا نے جو تم پر احسان کیا ہے اس کو یاد کرو، جب ایک جماعت نے ارادہ کیا کہ تم پر دست درازی

(صفحہ ۹۰ سے آگے) خدا نے اس کام کو گناہ کہا اور اس سے ممانعت فرمائی۔

موضح القرآن

ل روایت ہے کہ عدی بن حاتم کا اور زید بن خیل آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ہم ایسے مکان میں ہیں کہ وہاں کتے شکار کرتے ہیں بعضوں کو ہم ان سے پالتے ہیں اور بعضوں کو ذبح کرتے ہیں اور بعضوں کو کتے ضائع کر دیتے ہیں یہ شکار حلال ہے یا مُردار ہے؟ اس پر اگلی آیت اُتری۔

ل ٢ مواشی کا حکم فرمایا پھر لوگوں نے پوچھا اور چیزوں کو تو فرمایا کہ ستھری چیزیں تم کو حلال ہیں سو حضرت نے جو چیزیں منع فرمائیں معلوم ہوا کہ وہ ستھری نہیں، جیسے پھاڑنے والا جانور چوپائے یا پرندے مثلاً شیر یا چیتا یا باز یا چیل، یا اسی میں داخل ہوئے مُردار خوار سارے، جیسے کوا وغیرہ اور جیسے گدھا اور خچر اور جیسے کیڑے زمین کے مثلاً چوہا وغیرہ (صفحہ ھذا کا نوٹ)

ف بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ آغاز اسلام میں ہر نماز کیلئے وضو کرنا واجب تھا، مگر بعد میں اس کا وجوب نہ رہا، ایک حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے جب فتح مکہ کا دن آیا تو آپ نے وضو کر کے دونوں موزوں پر مسح کر کے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے وہ کام کیا ہے

(بقیہ صفحہ ۹۱ پر دیکھئے)

کریں، تو اُس نے اُن کے ہاتھ روک دیئے اور خُدا سے ڈرتے رہو اور مومنوں کو خُدا ہی پر بھروسا
رکھنا چاہیئے (١١) اور خُدا نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور اُن میں ہم نے بارہ سردار مقرر کئے، پھر خُدا نے
فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤ گے
اور انکی مدد کرو گے اور خُدا کو قرض حسنہ دو گے تو میں تم سے تمہارے گناہ دُور کر دُوں گا اور تم کو بہشتوں
میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، پھر جس نے اس کے بعد تم میں سے کفر کیا وہ سیدھے
رستے سے بھٹک گیا (١٢) لہ تو اُن لوگوں کے عہد توڑ دینے کے سبب ہم نے اُن پر لعنت کی، اور
اُن کے دلوں کو سخت کر دیا، یہ لوگ کلمات (کتاب) کو اپنے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور جن باتوں کی
انکو نصیحت کیگئی تھی اُن کا بھی ایک حصّہ فراموش کر بیٹھے، اور تھوڑے آدمیوں کے سوا ہمیشہ تم اُن کی
(ایک نہ ایک) خیانت کی خبر پاتے رہتے ہو، تو انکی خطائیں معاف کر دو اور (اُن سے) درگذر کرو، کہ خُدا
احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (١٣) اور جو لوگ (اپنے تئیں) کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں، ہم نے اُن سے بھی
عہد لیا تھا مگر انہوں نے بھی اس نصیحت کا جو اُن کو کیگئی تھی ایک حصّہ فراموش کر دیا تو ہمنے اُن کے باہم قیامت
تک کیلئے دشمنی اور کینہ ڈال دیا، اور جو کچھ وہ کرتے رہے خُدا عنقریب انکو اس سے آگاہ کریگا (١٤) ٢ے اے اہل کتاب!
تمہارے پاس ہمارے پیغمبر (آخر الزّمان) آگئے ہیں کہ جو کچھ تم کتاب (الٰہی) میں سے چھپاتے ہو وہ اسمیں سے بہت کچھ تمہیں
کھول کھول کر بتا دیتے ہیں اور تمہارے بہت سے قصور معاف کر دیتے ہیں بیشک تمہارے پاس خُدا کیطرف سے نُور
اور روشن کتاب آچکی ہے (١٥) جس سے خُدا اپنی رضا پر چلنے والوں کو نجات کے رستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے

(بقیہ صفحہ ٩٠) سے آگئے، جو پیشتر کبھی نہیں کرتے تھے آپنے فرمایا" میں نے یہ کام دانستہ کیا ہے" ١٢

مُوضح القرآن

لہ اللہ تعالیٰ اہل کتاب کو یاد دلایا کرتا ہے کہ میرے عہد پر قائم رہو اسی طرح ہم کو تقید فرمایا کہ عہد یاد رکھو وہ عہد یہ ہے کہ جب لوگ مسلمان ہوتے تو حضرتؐ سے بیعت کرتے یعنی ہاتھ پکڑ کر قول دیتے بہت چیزیں کرنے کا، پانچ نمازیں اور روزہ رمضان کا اور زکوٰۃ اور حج اور خیر خواہی ہر مسلمان کی، اور بہت چیزیں چھوڑنے پر جیسے خون زنا اور چوری اور تہمت لگانی بے گناہ پر، اور سردار سے مخالفت کرنی، اور اسی عہد پر فرمایا کہ قائم رہو ۞

٢ے اکثر کافروں نے مسلمانوں سے بری طرح دشمنی کی تھی پیچھے مسلمان ہوئے تو فرمایا کہ ان سے وہ دشمنی نہ نکالو اور ہر جگہ یہی حکم ہے حق بات میں دوست دشمن برابر ہے ١٢

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

مُوضح القرآن

لہ یہ بیان فرمایا بنی اسرائیل سے عہد لینے کا حضرت موسیٰؑ کی آخر عمر میں یہ اقرار تے ہیں، یہ سورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر عمر میں نازل ہوئی، شاید ہم کو سنایا اسی واسطے کہ ہمکو بھی یہی تقید ہے ایک عہد اس امت سے تھا، کہ رسولؐ جو بعد میں پیدا ہوں

(بقیہ صفحہ ٩٢ پر دیکھئے)

اندھیرے میں سے نکال کر روشنی کیطرف لیجاتا اور انکو سیدھے رستے پر چلاتا ہے (16) جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ
عیسیٰ بن مریم خدا ہیں وہ بیشک کافر ہیں ان سے کہدو کہ اگر خدا عیسیٰ بن مریم اور اُن کی والدہ کو اور جتنے لوگ زمین میں
ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے تو اُس کے آگے کس کی پیش چل سکتی ہے؟ اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے
سب پر خدا ہی کی بادشاہی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (17) ۱ اور یہود اور نصاریٰ
کہتے ہیں کہ ہم خدا کے بیٹے ہیں اسکے پیارے ہیں کہو کہ پھر وہ تمہاری بد اعمالیوں کے سبب تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے؟ نہیں
بلکہ تم اس کی مخلوقات ہیں (دوسروں کیطرح کے) انسان ہو وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے، اور آسمان اور
زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب خدا ہی کی حکومت ہے اور اسکو اسی کیطرف لوٹ کر جانا ہے (18) اے
اہل کتاب پیغمبروں کے آنے کا سلسلہ جو ایک عرصے تک منقطع رہا تو اب تمہارے پاس ہمارے پیغمبر آگئے ہیں جو
تم سے (ہمارے احکام) بیان کرتے ہیں تاکہ تم یہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوش خبری یا ڈر سنانیوالا نہیں آیا۔ سو
(اب) تمہارے پاس خوشخبری اور ڈر سنانے والے آگئے ہیں اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (19) ۲ اور جب موسیٰ نے اپنی
قوم سے کہا کہ بھائیو تم پر خدا نے جو احسان کئے ہیں انکو یاد کرو کہ اُس نے تم میں پیغمبر پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمکو اتنا کچھ
عنایت کیا کہ اہل عالم میں سے کسی کو نہیں دیا (20) تو بھائیو! تم ارض مقدس (یعنی ملک شام) میں جسے خدا نے تمہارے لئے
لکھ رکھا ہے چل داخل ہو اور (دیکھنا مقابلے کیوقت) پیٹھ نہ پھیر دینا ورنہ نقصان میں پڑ جاؤ گے (21) ۳ وہ کہنے لگے کہ موسیٰ وہاں تو
بڑے زبردست لوگ (رہتے) ہیں اور جبتک وہ اس سرزمین سے نکل نہ جائیں ہم وہاں جا نہیں سکتے۔ ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو
ہم جا داخل ہونگے (22) جو لوگ (خدا سے) ڈرتے تھے اُن میں سے دو شخص جن پر خدا کی عنایت تھی کہنے لگے کہ اُن لوگوں پر دروازے کی

(صفحہ ۹۱ کا بقیہ) انکی مذکورہ اسکے بدل ہم سے یہ ہے کہ خلفاء کی اطاعت کرو یہ مذکور بارہ سرداروں کا بیان فرمایا اس اشارہ کو حضرت نے بتایا ہے کہ میری اُمت میں بارہ خلیفے ہونگے قوم قریش سے اور فرمایا جو خرابی ہوئی پہلی اُمت میں سو ہوگی تم میں جیسے وہ خراب ہوئے پیغمبروں کی مخالفت کر کے یہ اُمت خراب ہوئی خلیفہ پر خروج کر کر۔

۲ اس سے معلوم ہوا کہ جب اللہ کے کلام سے اثر پکڑنا اور حکم شرع پر محبت سے قائم رہنا چھوٹ جائے اور فقط مذہب کا جھگڑا اور جمعیت رہ جائے تو راہ سے بہکے

۳ روشنی محمد صلعم اور کتاب قرآن ہے۔

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ اللہ صاحب کسی جگہ نبیوں کے حق میں ایسی بات فرماتے ہیں تاکہ ان کی اُمت ان کو بندگی کی حد سے زیادہ نہ چڑھا دیں۔

۲ حضرت عیسیٰ کے بعد کوئی رسول اللہ نہیں آیا تھا سو فرمایا کہ تم افسوس کرتے تھے کہ ہم رسول کے وقت میں ہوتے کہ تربیت ان کی پاتے اب بعد مدت کے تمکو رسولوں کی صحبت میسر ہوئی غنیمت جانو اور اللہ قادر ہے اگر تم قبول نہ کرو گے تو خلق کھڑی کر دیگا تم سے بہتر جیسے حضرت موسیٰ کیساتھ جہاد کرنا قبول نہ کیا انکی قوم نے تو اللہ نے انکو محروم کر دیا اور دوسروں کے ہاتھ ملک شام فتح کروا دیا ۲

(بقیہ صفحہ ۹۳ پر دیکھئے)

رستی سی حملہ کرو جب تم دروازی میں داخل ہو گئے تو فتح تمہاری ہے اور خدا ہی پر بھروسا رکھو بشرطیکہ صاحب ایمان ہو، (٢٣)
وہ بولے کہ موسیٰ! جبتک وہ لوگ وہاں ہیں ہم کبھی وہاں نہین جاسکتے (اگر لڑنا ہی ضرور ہی) تو تم اور تمہارا خدا جاؤ،
اور لڑو ہم یہین بیٹھے رہیں گے، (٢٤) موسیٰ نے خدا سی التجا کی کہ اے میرے پروردگار مین اپنے اور اپنے بھائی کے سوا اور کسی پر اختیار نہیں
رکھتا تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں مین جدائی کردے، (٢٥) خدا نے فرمایا کہ وہ ملک ان پر چالیس برس کیلیے حرام کردیا گیا کہ
وہاں جا نہ پائیں گے اور جنگل کی زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے تو ان نافرمان لوگوں کے حال پر افسوس نہ کرو، (٢٦) اور
(اے محمد) انکو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے حالات (جو بالکل سچے ہیں) پڑھ کر سنادو کہ جب ان دونوں
نے خدا کی جناب میں (کچھ) نیازین چڑھائین تو ایک کی نیاز تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (تب قابیل ہابیل سے)
کہنے لگا کہ مین تجھے قتل کرونگا اس نے کہا کہ خدا پرہیزگاروں ہی کی (نیاز) قبول فرماتا ہے، (٢٧) اور اگر تو مجھے قتل کرنے
کیلئے مجھ پر ہاتھ چلائیگا تو مین تجھکو قتل کرنے کیلیے تجھ پر ہاتھ نہین چلاؤنگا، مجھے تو خدائے رب العالمین سے ڈر لگتا ہے، (٢٨)
مین چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ مین بھی ماخوذ ہو اور اپنے گناہ میں بھی پھر (زمرۂ) اہل دوزخ میں ہو اور ظالموں کی یہی
سزا ہے، (٢٩) مگر اس کے نفس نے اسکو بھائی کے قتل ہی کی ترغیب دی تو اس نے اسے قتل کردیا اور خسارہ اٹھانیوالوں
میں ہو گیا، (٣٠) اب خدا نے ایک کوا بھیجا جو زمین کریدنے لگا تاکہ اسے دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کیونکر چھپائے، کہنے لگا
اے ہے مجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اس کوے کے برابر ہوتا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا پھر وہ پشیمان ہوا، (٣١)
اس (قتل) کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کریگا (یعنی) بغیر اسکے کہ
جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دیجائے اُس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اسکی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا

(بقیہ صفحہ ٩٢ سے آگے)
ف حضرت ابراہیم اپنے باپ دادا کا وطن چھوڑ کر اللہ کی راہ میں ملک شام میں آکر ٹھیرے اور مدت تک انکو اولاد نہ ہوئی تب اللہ تعالیٰ نے انکو بشارت فرمائی کہ تیری اولاد بہت پھیلاؤنگا اور زمین شام انکو دونگا اور نبوت اور دین اور کتاب اور سلطنت انہیں رکھونگا، پھر حضرت موسیٰ کے وقت وعدہ پورا کیا، بنی اسرائیل کو فرعون کی بیگاری سے خلاص کیا اور اسکو غرق کیا اور انکو فرمایا کہ تم جہاد کرو عمالقہ سے ملک شام چھین لو پھر ہمیشہ کیلئے وہ ملک شام تمہارا ہے حضرت موسیٰ نے بارہ شخص بارہ قبیلے بنی اسرائیل پر سردار کر رکھے تھے انکو بھیجا کہ اس ملک کی خبر لائیں وہ خبر لائے تو ملک شام کی خوبیاں تو بہت بیان کیں اور وہاں مسلط تھی عمالقہ انکی قوت و زور بھی بیان کیا، حضرت موسیٰ نے انکو کہا کہ تم قوم کے پاس خوبی ملک کی بیان کرو اور قوت دشمن کی مت کہو انمیں دو شخص اس حکم پر رہے اور دس پھر گئے قوم نے سنا نام تو نامردی کرنے لگے اور چاہا کہ پھر الٹے مصر جاویں اس تقصیر سے چالیس برس فتح شام کو دیر لگی اس مدت تک جنگلوں میں پھرتے رہے جب اس قرن کے لوگ مر چکے مگر وہ دو شخص کہ وہی حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوئے ان کے ہاتھ سے فتح ہوئی :
(صفحہ ھذا کا نوٹ)
ف حضرت آدم کے جن دو بیٹوں کا یہ قصہ ہے ان کا نام ہابیل اور قابیل تھا یہ بات مشہور ہے کہ حضرت حوا کے بطن سے دو بچے توام پیدا ہوتے تھے ایک لڑکا ایک لڑکی چونکہ ضرورت
(بقیہ صفحہ ٩٤ پر دیکھئے)

تمام لوگوں کی زندگی کا موجب ہوگا اور ان لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر روشن دلیلیں لا چکے ہیں پھر اسکے بعد بھی ان میں بہت
سے لوگ ملک میں حد اعتدال سے نکل جاتے ہیں (۳۲) جو لوگ خدا اور اسکے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے
پھریں انکی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا انکے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف
کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں یہ تو دنیا میں انکی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کیلئے بڑا بھاری
عذاب (تیار) ہے (۳۳) ہاں جن لوگوں نے اس سے پیشتر کہ تمہارے قابو آجائیں توبہ کر لی تو جان رکھو کہ خدا
بخشنے والا مہربان ہے (۳۴) اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرتے رہو اور
اس کے رستے میں جہاد کرو تاکہ رستگاری پاؤ (۳۵) جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس روئے زمین (کے) تمام خزانے اور (اس) سب کا
مال و متاع ہو اور اس کے ساتھ اسی قدر اور بھی ہو تاکہ قیامت کے روز عذاب سے رستگاری حاصل کرنے کا بدلہ دیں
تو ان سے قبول نہیں کیا جائیگا اور انکو درد دینے والا عذاب ہوگا (۳۶) (ہر چند) چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں مگر اس سے نہیں
نکل سکیں گے اور ان کیلئے ہمیشہ کا عذاب ہے (۳۷) اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ ان کے
فعلوں کی سزا اور خدا کی طرف سے عبرت ہے اور خدا زبردست (اور) صاحب حکمت ہے (۳۸) اور جو شخص گناہ کے بعد توبہ
کرے اور نیکوکار ہو جائے تو خدا اس کو معاف کر دے گا کچھ شک نہیں کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے (۳۹) کیا تم کو معلوم
نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں خدا ہی کی سلطنت ہے؛ جس کو چاہے عذاب کرے اور جسے چاہے بخش دے
اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (۴۰) اے پیغمبر جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں (کچھ تو) ان میں سے (ہیں)
جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں لیکن ان کے دل مومن نہیں ہیں اور (کچھ) ان میں سے جو یہودی ہیں

(صفحہ ۹۳ سے آگے) لاحق تھی اس نے ایک بطن کے لڑکے کو دوسرے بطن کی لڑکی کو اور اس بطن کی لڑکی کو اس بطن کے لڑکے سے بیاہ دیتے تھے اتفاق یہ ہوا کہ قابیل کیساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ بہت خوبصورت تھی اور ہابیل کیساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ بدصورت تھی تو قابیل نے چاہا کہ اس کی بہن کا عقد ہابیل سے نہ ہو بلکہ خود اسی سے ہو آدم نے کہا کہ تم دونوں نیاز کرو جس کی نیاز قبول ہو وہ اسکو ملے ہابیل نے نیاز میں موٹی تازی بکری دی اور وہ قبول ہوئی اور قابیل نے اناج کی بالیں دی اور وہ بھی نکمی اور خراب وہ قبول نہ ہوئی ان ایام میں نیاز کے قبول ہونے کی یہ نشانی تھی کہ جو قبول ہوتی اسکو آگ آسمان سے اتر کر جلا جاتی ہابیل کی نیاز کو آگ جلا گئی اور قابیل کی اسی طرح پڑی رہی تب قابیل کو بھائی سے حسد پیدا ہوا اور اس سے کہنے لگا کہ میں تجھ کو قتل کر کے رہونگا چنانچہ اس نے اس کو قتل کر ہی دیا ایک جماعت کا یہ خیال ہے کہ نیاز کا دیا جانا عورت کی وجہ سے نہ تھا قرآن کے ظاہر الفاظ سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ نیاز کا سبب عورت نہ تھی بلکہ دونوں بھائیوں نے نیاز کی تھی ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نامقبول ہوئی، واللہ اعلم بالصواب

موضح القرآن

لے اہل کتاب کو یہ قصہ سنایا اس لئے کہ اگر تم رفاقت نہ کرو گے پیغمبر کی

(بقیہ صفحہ ۹۵ پر)

ان کی وجہ سے غمناک نہ ہونا، یہ غلط باتیں بنانے کیلئے جاسوسی کرتے پھرتے ہیں اور ایسے لوگوں (کی بہکانے) کیلئے
جاسوس بنے ہیں جو ابھی تمہارے پاس نہیں آئے[ل] (صحیح) باتوں کو اُن کے مقامات (میں ثابت ہونے) کے بعد بدل دیتے ہیں
اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم کو یہی (حکم) ملے تو اسے قبول کر لینا اور اگر یہ نہ ملے تو اس سے احتراز کرنا اور اگر کسی کو خدا گمراہ
کرنا چاہے تو اس کیلئے تم کچھ بھی خدا سے (ہدایت کا) اختیار نہیں رکھتے، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پاک کرنا نہیں چاہا،
اُن کیلئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے (۴۱) یہ جھوٹی باتیں بنانے کیلئے جاسوسی کرنے والے
اور (رشوت کا) حرام مال کھانے والے ہیں، اگر یہ تمہارے پاس (کوئی مقدمہ فیصل کرانے کو) آئیں تو تم انمیں فیصلہ کر دینا یا اعراض
کرنا، اور اگر اُن سے اعراض کرو گے تو وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے، اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کا فیصلہ کرنا، کہ
خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۴۲) اور یہ تم سے (اپنے مقدمات) کیونکر فیصل کرائیں گے، جبکہ خود اُن کے پاس
تورات (موجود) ہے جسمیں خدا کا حکم (لکھا ہوا) ہے (یہ اسے جانتے ہیں) پھر اس کے بعد اس سے پھر جاتے ہیں اور یہ لوگ
ایمان ہی نہیں رکھتے (۴۳) بے شک ہمیں نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور روشنی ہے، اسی کے مطابق
انبیاء جو (خدا کے) فرمانبردار تھے، یہودیوں کو حکم دیتے رہے ہیں، اور مشائخ اور علماء بھی، کیونکہ وہ کتاب خدا کے
نگہبان مقرر کئے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے (یعنی حکم الٰہی کا یقین رکھتے تھے) تو تم لوگوں سے مت ڈرنا اور مجھی
سے ڈرتے رہنا اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لینا اور جو خدا کے نازل فرمائے ہوئے احکام
کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں (۴۴) اور ہم نے اُن لوگوں کیلئے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا
کہ جان کے بدلے جان، اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت، اور سب

(صفحہ ۹۳ کا بقیہ صفحہ ۹۴ سے آگے) تو یہ نعمت اوروں کو نصیب ہو گی آگے اس پر قصہ سنایا ہابیل اور قابیل کا کہ حسد مت کرو حسد کرنے والا مردود ہے ؛

۲ے حضرت آدمؑ کو حکم ہوا کہ قابیل کی بہن ہابیل سے نکاح کریں، اور ہابیل کی بہن قابیل سے۔ قابیل کی بہن اقلیمہ تھی اور خوبصورت تھی اور ہابیل کی بہن لبوزا تھی بدصورت تھی قابیل نے قبول نہ کی حضرت آدمؑ نے کہا کہ قربانی کرو تم دونوں، جس کی قربانی قبول ہو جاوے وہی قابیل کی بہن لیوے ہابیل نے ایک دنبہ موٹا قربانی کیا اور پہاڑ پر رکھا اور قابیل نے بالیں گیہوں کی ناکارہ اسی مکان میں رکھیں آگ آسمان سے آئی اور قربانی ہابیل کی کھا گئی، اور قابیل کی قبول نہ ہوئی وہ اس پر خفا ہوا۔

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

ل یہ آیت یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی، تورات میں حکم تھا کہ جو بدکاری کرے اسکو سنگسار کر دیا جاوے مگر انہوں نے اس حکم کو بدل کر یہ عمل جاری کیا کہ بدفعلی کرنے والے کو تازیانے مارتے اور گدھے پر سوار کرا کر فضیحت کرتے، جناب سرور کائنات کے وقت میں کئی واقعات ہوئے کہ وہ ان کو فیصلے کیلئے آپ کے پاس لائے ہجرت (بقیہ صفحہ ۹۶ پر)

زخموں کا اسی طرح بدلا ہے۔ لیکن جو شخص بدلا معاف کر دے وہ اس کیلئے کفارہ ہوگا، اور جو خدا کی نازل فرمائی
ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں (۴۵) اور ان پیغمبروں کے بعد انہیں کے قدموں پر ہم نے
عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلی کی کتاب تورات کی تصدیق کرتے تھے اور ان کو انجیل عنایت کی جس میں ہدایت
اور نور ہے اور تورات کی جو اس سے پہلے (کتاب) ہے تصدیق کرتی ہے اور پرہیزگاروں کو راہ بتاتی اور نصیحت
کرتی ہے (۴۶) اور اہل انجیل کو چاہیئے کہ جو احکام خدا نے اس میں نازل فرمائے ہیں اُن کے مطابق حکم دیا کریں، اور جو خدا کے
نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے لوگ نافرمان ہیں (۴۷)، اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر سچی کتاب
نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) پر شامل ہے تو جو حکم خدا نے نازل فرمایا
ہے اس کے مطابق اُن کا فیصلہ کرنا اور حق جو تمہارے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا،
ہم نے تم میں سے ہر ایک (فرقے) کیلئے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے، اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک ہی شریعت
پر کر دیتا مگر جو حکم اُس نے تم کو دیئے ہیں اُن میں وہ تمہاری آزمائش کرنی چاہتا ہے سو نیک کاموں میں جلدی کرو
تم سب کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر جن باتوں میں تم کو اختلاف تھا وہ تم کو بتا دے گا (۴۸) اور ہم
پھر تاکید کرتے ہیں کہ) جو (حکم) خدا نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور اُن کی خواہشوں کی
پیروی نہ کرنا اور اُن سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں اگر یہ نہ مانیں تو جان لو
کہ خدا چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب اُن پر مصیبت نازل کرے، اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں (۴۹)، کیا یہ زمانۂ جاہلیت کے
حکم کے خواہشمند ہیں؟ اور جو یقین رکھتے ہیں اُن کیلئے خدا سے اچھا حکم کس کا ہے؟ (۵۰) اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، یہ

(صفحہ ۹۵ سے آگے) گے بعد یہ واقعہ ہوا کہ ایک یہودی نے یہودن سے منہ کالا کیا یہودیوں نے آپس میں کہا چلو اس کا فیصلہ حضرتؐ سے کرائیں اگر تازیانے لگانے اور منہ کالا کرنے کا حکم دیں تو تو مان لینا چاہیئے نہیں تو نہیں۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ یہود حضرتؐ کے پاس آئے اور بیان کیا کہ ان میں سے ایک مرد عورت نے بدکاری کی ہے اس بارے میں کیا ارشاد ہے آپ نے فرمایا کہ تورات میں کیا لکھا ہے انہوں نے کہا کہ ہم تو کوڑے مارتے اور فضیحت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تورات لاؤ تورات لائی گئی اور ایک شخص پڑھنے لگا جب اس آیت پر گذر ہوا جس میں بدکاری کی سزا رجم یعنی سنگساری کرنا لکھا تھا تو اس پر ہاتھ رکھ دیا، اور آگے پیچھے کی آیتیں پڑھ دیں عبداللہ بن سلام نے جو تورات کے ماہر تھے عرض کیا کہ آپ حکم دیں کہ یہ ہاتھ اٹھائے ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت تھی حضرتؐ نے رجم کا حکم صادر فرمایا اور دونوں رجم کئے گئے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ان کے رجم کے وقت میں بھی موجود تھا میں نے مرد کو دیکھا کہ عورت پر جھک جھک جاتا تھا اور اسکو پتھر سے بچاتا تھا ۱۲

(۱ بقیہ صہ ۹۰ پر دیکھئے)

ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے انکو دوست بنائیگا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔ بیشک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت
نہیں دیتا ﴿۵۱﴾ تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم انکو دیکھو گے کہ انمیں دوڑ دوڑ کر ملے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں خوف
ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آجائے۔ سو قریب ہے کہ خدا فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی
باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہجائیں گے ﴿۵۲﴾ ۱ اور (اسوقت) مسلمان (تعجب سے) کہیں گے کیا یہ وہی ہیں جو
خدا کی سخت سخت قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے عمل اکارت گئے اور وہ خسارے میں پڑ گئے ﴿۵۳﴾
اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو خدا ایسے لوگ پیدا کر دیگا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست
رکھیں ۲ اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں ۳ خدا کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت
کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈریں۔ یہ خدا کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور خدا بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے ﴿۵۴﴾
تمہارے دوست تو خدا اور اس کے پیغمبر اور مومن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے ۴ اور زکوٰۃ دیتے اور (خدا کے آگے) جھکتے ہیں ۵ ﴿۵۵﴾
اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر اور مومنوں سے دوستی کریگا تو (وہ خدا کی جماعت میں داخل ہوگا اور) خدا کی جماعت ہی غلبہ پانیوالی
ہے ﴿۵۶﴾ اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں ان کو اور کافروں کو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی
اور کھیل بنا رکھا ہے دوست نہ بناؤ اور مومن ہو تو خدا سے ڈرتے رہو ﴿۵۷﴾ اور جب تم لوگ نماز کیلئے اذان دیتے ہو تو یہ اسے بھی
ہنسی اور کھیل بناتے ہیں ۶ یہ اس لئے کہ سمجھ نہیں رکھتے ﴿۵۸﴾ کہو کہ اے اہل کتاب! تم ہم میں برائی ہی کیا دیکھتے ہو سوا اسکے
کہ ہم خدا پر اور جو (کتاب) ہم پر نازل ہوئی اس پر اور جو کتابیں پہلے نازل ہوئیں ان پر ایمان لائے ہیں اور تم میں اکثر
بدکردار ہیں ﴿۵۹﴾ کہو کہ میں تمہیں بتاؤں کہ خدا کے ہاں اس سے بھی بدتر جزا پانے والے کون ہیں؟ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے

(صفحہ ۹۵ کا بقیہ صفحہ ۹۶ سے آگے)

موضح القرآن

۱ سبب اس آیت کا یہ ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت ذی اشراف خیبر کے سے زنا کیا حد ان کی توریت میں سنگسار کرنا ہے وہ مدینہ میں آئے اور حضرتؐ سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک کیا حد ہے آپ نے فرمایا سنگسار کرنا ہے انہوں نے انکار کیا کہ توریت میں یوں نہیں ہے بلکہ چالیس کوڑے مارنا اور منہ کالا کر کے گدھے پر پھرانا ہے جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ کو خبر دی کہ جھوٹ کہتے ہیں اور ابن صوریا کہ عالم توریت کا ہے جانتا ہے کہ توریت میں سنگسار کرنا ہے آنحضرتؐ نے ابن صوریا کو بلایا اور قسم دی کہ توریت میں حد زانی نکاح کرنیوالے کی سنگسار ہے یا نہیں ابن صوریا نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں جھوٹ کہوں تو توریت مجھکو جلا دیوے توریت میں سنگسار کرنا ہے لیکن ہمارے عالموں نے واسطے ملاحظہ شرافت کے چھپایا ہے پس آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دونوں کو مسجد کے دروازے کے پاس سنگسار کریں ۔

(صفحہ ۹٦ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ بعضے علماء یہود نے آپس میں تدبیر کی اور مکر کیا کہ محمدؐ کے پاس جاویں اور اسکو بے راہ کریں اور قریب یوں آنحضرتؐ کے

(بقیہ صفحہ ۹۸ پر)

لعنت کی اور جن پر وہ غضبناک ہُوا اور جن کو اُن میں سے بندر اور سُور بنادیا اور جنہوں نے شیطان کی
پرستش کی ایسے لوگوں کا بُرا ٹھکانا ہے اور وہ سیدھے رستے سے بہت دُور ہیں ؀٦٠ اور جب لوگ تمہارے
پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ کفر لیکر آتے ہیں اور اسی کو لیکر جاتے ہیں اور جن
باتوں کو یہ مخفی رکھتے ہیں خدا اُنکو خوب جانتا ہے ؀٦١ اور تم دیکھو گے کہ انمیں اکثر گناہ اور زیادتی اور حرام
کھانے میں جلدی کر رہے ہیں ؛ بیشک یہ جو کچھ کرتے ہیں بُرا کرتے ہیں ؀٦٢ بھلا ان کے مشائخ اور
علما انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے ؟ بلاشبہ وُہ بھی بُرا کرتے ہیں ؀٦٣ اور
یہود کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ (گردن سے) بندھا ہوا ہے (یعنی اللہ بخیل ہے) انہیں کے ہاتھ باندھے جائیں اور
ایسا کہنے کے سبب اُن پر لعنت ہو اُس کا ہاتھ بندھا ہُوا نہیں بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں وہ جس طرح
(اور جتنا) چاہتا ہے خرچ کرتا ہے ۓ اور (اے محمدؐ) یہ (کتاب) جو تمہارے پروردگار کیطرف سے تم پر نازل ہوئی
اس سے اُنمیں سے اکثر کی شرارت اور انکار بڑھے گا ؛ اور ہم نے اُن کے باہم عداوت اور بغض قیامت
تک کیلئے ڈال دیا ہے ؛ یہ جب لڑائی کیلئے آگ جلاتے ہیں خدا اس کو بجھا دیتا ہے ؛ اور یہ ملک میں
فساد کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں اور خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ؀٦٤ ۓ اور اگر
اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ہم ان سے اُن کے گناہ محو کر دیتے اور ان کو نعمت کے
باغوں میں داخل کرتے ؀٦٥ اور اگر توراۃ اور انجیل کو اور جو اور کتابیں (اُن کے پروردگار کیطرف سے
اُن پر نازل ہوئیں اُنکو قائم رکھتے تو اُنکے رزق مینہ کیطرح برستا کہ اپنے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے کھاتے ۓ اُنمیں

(صفحہ ٩٦ کا بقیہ صفحہ ٩٧ سے) آ گئے پاس آئے اور کہا کہ اے محمدؐ! تو جانتا ہے کہ ہم اشراف اور دانا قوم کے ہیں اگر ہم تیری متابعت کریں گے تو تمام چھوٹے اور بڑے یہودیوں کے تیری متابعت کریں گے درمیان ہمارے اور قوم ہماری کے مال اور خون میں جھگڑے رہتے ہیں اگر تو موافق مرضی ہماری کے حکم کرے تو ہم پیغمبری کو مانیں گے حق تعالےٰ نے اس آیت میں پیغمبرؐ کو منع فرمایا کہ انکی مرضی کی موافق حکم نہ کرے ۱۲

(صفحہ ٩٧ کا نوٹ)

موضح القرآن

ۓ یعنی منافق کافروں سے دوستی لگائے جاتے ہیں کہ ہم پر گردش آجاوے یعنی مسلمان مغلوب ہوجاویں تو ان کی دوستی ہمارے کام آوے سو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اب قریب ہے کہ کافر ہلاک ہوں یعنی مسلمانوں کو ان پر فتح ہو یا کچھ اور حکم آوے یعنی کافر ملک سے ویران ہوں آخر یہود کو حکم فرمایا جلاوطن کرنے کا۔

ۓ بعد وفات آنحضرت صلعم کے تمام عرب کافر اور مرتد ہوگئے مگر مکہ اور مدینہ والے نہ ہوئے حق تعالےٰ نے خبر دی کہ کوئی کافر ہوجاوے گا دین حق تعالےٰ کا بے مددگار نہ رہے گا

ۓ مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں ۱۲

ۓ یہ آیت حضرت علیؓ کی شان میں ہے ایکبار حضرتؐ حجرۂ مبارک سے مسجد میں آئے بعضوں کو دیکھا

(صفحہ ٩٩ پر دیکھئے)

کچھ لوگ میانہ رو ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کے اعمال برے ہیں ۶۶ اے پیغمبر! جو ارشادات خدا کی طرف سے
تم پر نازل ہوئے ہیں سب لوگوں کو پہنچا دو اور اگر ایسا نہ کیا تو تم خدا کے پیغام پہنچانے میں قاصر رہے (یعنی
پیغمبری کا فرض ادا نہ کیا) اور خدا تم کو لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ بیشک خدا منکروں کو ہدایت نہیں دیتا ۶۷ ف
کہو کہ اے اہل کتاب! جب تک تم تورات اور انجیل کو اور جو (اور کتابیں) تمہارے پروردگار کی طرف سے
تم لوگوں پر نازل ہوئیں ان کو قائم نہ رکھو گے کچھ بھی راہ پر نہیں ہو سکتے اور یہ (قرآن) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے
تم پر نازل ہوا ہے اس سے ان میں سے اکثر کی سرکشی اور کفر اور بڑھے گا۔ تو تم قوم کفار پر افسوس نہ کرو ۶۸ جو لوگ
خدا پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں گے اور عمل نیک کریں گے خواہ وہ مسلمان ہوں یا یہودی یا ستارہ پرست یا
عیسائی ان کو (قیامت کے دن) نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ۶۹ ہم نے بنی اسرائیل سے عہد بھی
لیا اور ان کی طرف پیغمبر بھی بھیجے (لیکن) جب کوئی پیغمبر ان کے پاس ایسی باتیں لے کر آتا جن کو ان کے دل نہیں چاہتے
تھے تو وہ (انبیاء کی) ایک جماعت کو تو جھٹلا دیتے اور ایک جماعت کو قتل کر دیتے تھے ۷۰ اور یہ خیال کرتے تھے کہ
(اس سے) ان پر کوئی آفت نہیں آنے کی تو وہ اندھے اور بہرے ہو گئے پھر خدا نے ان پر مہربانی فرمائی لیکن (پھر) ان میں سے
بہت سے اندھے اور بہرے ہو گئے۔ اور خدا ان کے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے ۷۱ وہ لوگ بلاشبہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ)
مسیح خدا ہیں حالانکہ مسیح یہود سے یہ کہا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل خدا ہی کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا
بھی (اور جان رکھو کہ) جو شخص خدا کے ساتھ شرک کرے گا خدا اس پر بہشت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور
ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ۷۲ وہ لوگ (بھی) کافر ہیں جو اس بات کے قائل ہیں کہ خدا تین میں کا تیسرا ہے حالانکہ اس معبود یکتا کے سوا

(صفحہ ۹۷ کا بقیہ صہ ۹۸ سے آگے) کہ رکوع میں ہیں اور بعضوں کو دیکھا کہ سجدے میں اور بعضوں کو کھڑے دیکھا آنحضرت نے ایک سائل کو دیکھا اور فرمایا کہ کسی نے کچھ دیا تجھ کو؟ سائل نے انگوٹھی سونے کی یا روپے کی آنحضرت کو دکھائی اور اشارہ کیا حضرت علی کی طرف کہ اس رکوع کرنے والے نے دی ہے +

ف۵ مدینہ میں ایک نصرانی تھا کہ جب اذان ہوتی کہتا جل جاوے جھوٹ کہنے والا ایک دن غلام اس کا آگ گھر میں لایا نصرانی ساتھ اہل و عیال اپنے کے سوتا تھا آگ لگی تمام جماعت جو گھر میں تھی جل گئی ۱۲

(صفحہ ۹۸ کا نوٹ)

ف۱ ان لوگوں کا عجب حال تھا کبھی خدا نے تم کو فقیر کہتے اور اپنے آپکو غنی یعنی مالدار یعنی تو اپنے آپکو غنی کہتے تھے اور خدا کو فقیر اب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب و مخالفت کی شامت سے ان کو افلاس نے آگھیرا، تو یوں چلانے لگے کہ خدا بخیل ہے اور بخل کیوجہ سے ہم پر بذل و عطا کی اس نے اپنا ہاتھ روک لیا ہے خدا نے ان بے ادبیوں کے سبب ان پر لعنت کی اور فرمایا کہ ہمارے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں اور ہم جس طرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں

موضح القرآن

ف۱ یہ یہود میں بولنا رواج تھا (بقیہ صہ ۱۰۰ پر دیکھئے)

کوئی عبادت کے لائق نہیں اگر یہ لوگ ایسے اقوال (و عقائد) سے باز نہیں آئینگے تو اُن میں جو کافر ہوئے ہیں وہ تکلیف دینے والا عذاب
پائیں گے ﴿٧٣﴾ تو یہ کیوں خدا کے آگے توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہوں کی معافی نہیں مانگتے اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے ﴿٧٤﴾
مسیح ابن مریم تو صرف خدا کے پیغمبر تھے ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے تھے اور انکی والدہ مریم خدا کی ولی اور سچی
فرمانبردار تھیں دونوں (انسان تھے اور) کھانا کھاتے تھے دیکھو ہم ان لوگوں کیلئے اپنی آیتیں کس طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں پھر (یہ) دیکھو
یہ کدھر الٹے جا رہے ہیں ﴿٧٥﴾ کہو کہ تم خدا کے سوا ایسی چیز کی کیوں پرستش کرتے ہو جسکو تمہارے نفع اور نقصان کا کچھ بھی اختیار
نہیں ہے اور خدا ہی سب کچھ سنتا جانتا ہے ﴿٧٦﴾ کہو کہ اے اہل کتاب اپنے دین (کی بات) میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہشوں کے
پیچھے نہ چلو جو (خود بھی) پہلے گمراہ ہوئے اور اور بھی اکثروں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے رستے سے بھٹک گئے ﴿٧٧﴾ جو لوگ بنی اسرائیل میں
کافر ہوئے ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی یہ اسلئے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے ﴿٧٨﴾ (اور)
بُری باتوں سے جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بلاشبہ وہ بُرا کرتے تھے ﴿٧٩﴾ تم اُن میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے
دوستی رکھتے ہیں انہوں نے جو کچھ اپنے واسطے آگے بھیجا ہے بُرا ہے (وہ یہ) کہ خدا اُن سے ناخوش ہوا اور
وہ ہمیشہ عذاب میں (مبتلا) رہیں گے ﴿٨٠﴾ اور اگر وہ خدا پر اور پیغمبر پر اور جو کتاب اُن پر نازل ہوئی تھی اس پر
یقین رکھتے تو ان لوگوں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں اکثر بدکردار ہیں ﴿٨١﴾ (اے پیغمبر!) تم دیکھو گے کہ مومنوں
کیساتھ سب سے زیادہ دشمنی کرنے والے یہودی اور مشرک ہیں اور دوستی کے لحاظ سے مومنوں
سے قریب تر اُن لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لئے کہ اُن میں
عالم بھی ہیں اور مشائخ بھی اور وہ تکبر نہیں کرتے ﴿٨٢﴾

(صفحہ ٩٨ کا بقیہ صفحہ ٩٩ سے آگے)
اللہ کا ہاتھ بند ہوا یعنی ہم پر روزی تنگ ہوئی یہ کفر کا لفظ بولے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ بند نہیں دونوں ہاتھ کھلے ہیں قہر کا اور مہر کا، تم پر اب قہر کا ہاتھ کھلا ہے مہر کا اوروں پر اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں اتفاق نہیں رکھا جب آگ سلگاتے ہیں لڑائی کی یعنی فتنہ انگیزی کرتے ہیں کہ آپس میں سبکو ملا کر مسلمانوں سے لڑیں تو اللہ اسکو بجھا دیتا ہے آپس میں پھوٹ جاتے ہیں ؛
۲ یعنی آسمان اور زمین سے انکو رزق فراخ آوے ؛ ١٢

(صفحہ ٩٩ کا حاشیہ)
موضح القرآن
۱ حضرت انسؓ نے روایت کی کہ راتوں کو آنحضرتؐ کی نگہبانی اصحاب کرتے تھے جب آیت نازل ہوئی آنحضرتؐ نے سر مبارک چمڑی کے خیمے سے باہر نکالا اور فرمایا کہ اے آدمیو! اٹھ جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے میری نگہبانی کر لی ١٢
۲ مرخوشیہ ایک فرقہ ہے نصاریٰ کا جو اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدائی مشترک ہے درمیان اللہ کے اور عیسیٰؑ کے اور مریمؑ کے اور اللہ تینوں میں سے ایک

(صفحہ ہذا کا نوٹ)
موضح القرآن
۱ نصاریٰ میں دو قول ہیں بعضے کہتے ہیں کہ اللہ ہی تھا جو صورت مسیح میں آیا اور بعضے کہتے ہیں کہ تین حصے ہو گیا ایک اللہ رہا ایک روح القدس ایک مسیح، یہ دونوں باتیں صریح کفر ہیں کاملوں کے حق میں ۱۲
(بقیہ صفحہ ١٠١ پر دیکھئے)

اور جب اس (کتاب) کو سنتے ہیں جو (سب سے پچھلے) پیغمبر (محمد صلعم) پر نازل ہوئی تو تم دیکھتے ہو کہ انکی آنکھوں
سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے حق بات پہچان لی اور وہ (خدا کی جناب میں) عرض کرتی ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان
لے آئے تو ہمکو ماننے والوں میں لکھ لے ۸۳ اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ خدا پر اور حق بات پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں[۱] اور
ہم امید رکھتے ہیں کہ پروردگار ہمکو نیک بندوں کے ساتھ (بہشت میں) داخل کریگا ۸۴ تو خدا نے ان کو اس کہنے کے
عوض (بہشت کے) باغ عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اور نیکوکاروں کا یہی
صلہ ہے ۸۵ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں[۲] ۸۶ مومنو! جو پاکیزہ چیزیں خدا نے
تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۸۷
اور جو حلال طیب روزی خدا نے تم کو دی ہے اسے کھاؤ اور خدا سے جس پر ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو[۳] ۸۸
خدا تمہاری بے ارادہ ف۱ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا، لیکن پختہ قسموں ف۲ پر (جنکے خلاف کروگے)
مواخذہ کرے گا تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل و عیال کو
کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے، یہ
تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھالو (اور اسے توڑ دو) اور (تم کو) چاہیئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت
کرو اس طرح خدا تمہارے (سمجھانے کے) لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو ۸۹
اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پاسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان
سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ ۹۰ شیطان تو چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب

صفحہ ۱۰۰ کا بقیہ گذشتہ سے پیوستہ

[۱] یعنی اس سے زیادہ کیا نشانی ہے کہ جو شخص کھانا کھاوے اسے سب حاجت بشری لگے اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے؛

[۲] مراد اس سے عیسیٰ ہیں ۱۲

[۳] علما نے کہا کہ مراد نصاریٰ سے نجاشی بادشاہ حبش کا اور یاران اس کے ہیں کہ قرآن جعفر طیار سے کا سنا اور نرم دل ہو کر مسلمان ہو گئے اور بعضے علما نے کہا کہ جعفر طیار جس وقت حبش سے پھرے نجاشی نے ستر عالم یا دشاہت اپنی کے حضرت صلعم کے پاس بھیجے آنحضرت نے سورۂ یٰسٓ ان کے آگے پڑھی وہ بہت روئے اور اسلام قبول کیا اور کہا کہ قرآن مشابہت تمام رکھتا ہے انجیل سے ۱۲

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

ف۱ جیسے کوئی دور سے کسی شخص کو دیکھے اور کہے کہ خدا کی قسم یہ تو عبداللہ ہے مگر حقیقت میں عبداللہ نہ ہو یا جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ بلا قصد لا واللہ یا بلی واللہ یا واللہ باللہ کہتے ہیں، ایسی قسموں سے مواخذہ نہیں،

ف۲ جیسے کوئی شخص قسم کھائے کہ میں کبھی گوشت نہیں کھاؤنگا یا نکاح نہیں کرونگا علیٰ ہذا القیاس

موضح القرآن

[۱] روایت میں آیا ہے کہ حبش کے لوگوں نے نجاشی کو اور ایمان لانیوالوں کو طعن کیا کہ بغیر دیکھے

بقیہ ص ۱۰۲ پر دیکھئے

تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو
(ان کاموں سے) باز رہنا چاہیئے (۹۱) اور خدا کی فرمانبرداری اور رسولِ (خدا) کی اطاعت کرتے رہو اور
ڈرتے رہو، اور اگر منہ پھیرو گے تو جان رکھو کہ ہمارے پیغمبر کے ذمے تو صرف پیغام کا کھول کر پہنچا دینا ہے (۹۲)
جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان پر ان چیزوں کا کچھ گناہ نہیں جو وہ کھا چکے، جبکہ انہوں
نے پرہیز کیا اور ایمان لائے اور نیک کام کئے، پھر پرہیز کیا اور ایمان لائے، پھر پرہیز کیا اور نیکوکاری کی اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے (۹۳) مومنو!
کسی قدر شکار سے جن کو تم ہاتھوں اور نیزوں سے پکڑ سکو خدا تمہاری آزمائش کریگا (یعنی حالت احرام میں شکار کی ممانعت سے)
تاکہ معلوم کرے کہ اس سے غائبانہ کون ڈرتا ہے، تو جو اس کے بعد زیادتی کریگا اس کیلئے دکھ دینے والا
عذاب (تیار) ہے (۹۴) مومنو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار نہ مارنا اور جو تم میں سے جان بوجھ کر اسے
مارے تو (یا تو) اس کا بدلا (دے اور وہ یہ ہے کہ اُسی طرح کا چارپایہ جسے تم میں سے دو معتبر شخص مقرر کردیں قربانی (کرے)
اور یہ قربانی) کعبے پہنچائی جائے یا کفارہ (دے اور وہ) مسکینوں کو کھانا کھلانا (ہے) یا اس کے برابر روزے
رکھے تاکہ اپنے کام کی سزا (کا مزہ) چکھے، (اور) جو پہلے ہو چکا وہ خدا نے معاف کردیا، اور جو پھر (ایسا کام)
کریگا تو خدا اس سے انتقام لے گا، اور خدا غالب اور انتقام لینے والا ہے (۹۵) تمہارے لئے دریا کی چیزوں
کا شکار اور ان کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے (یعنی) تمہارے اور مسافروں کے فائدے کیلئے اور جنگل (کی چیزوں) کا شکار جب تک
تم احرام کی حالت میں ہو تم پر حرام ہے، اور خدا سے جس کے پاس تم (سب) جمع کئے جاؤ گے ڈرتے رہو (۹۶) خدا نے عزت کے گھر
(یعنی) کعبے کو لوگوں کیلئے موجب امن مقرر فرمایا ہے اور عزت کے مہینوں کو اور قربانی کو اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوں،

(صفحہ ۱۰۱ کا بقیہ)
ایمان لائے تم انہوں نے جواب میں یہ کہا ۱۲ ؎ مکہ میں جب کافروں نے مسلمانوں پر ظلم کیا تو حضرت نے اذن دیا کہ اور ملک کو نکل جاؤ قریب اسی مسلمان بعضے تنہا بعضے گھر سمیت ملک حبشہ میں جا رہے، وہاں کا بادشاہ خوب منصف تھا پھر مکہ کے کافروں نے اسکو بہکایا کہ اس قوم کو اپنے ملک میں رہنے نہ دو اسلئے کہ حضرت عیسیٰ کو غلام کہتے ہیں تب بادشاہ نے مسلمانوں کو بلا کر پوچھا اور قرآن پڑھوا کر سنا اور اس کے علماء بہت روئے اور کہا کہ حضرت عیسیٰ کی زبان سے ہم کو اسی کے موافق پہنچا ہے اور ہم کو خبر دی ہے حضرت عیسیٰ نے کہ میرے بعد پیش از قیامت ایک اور نبی آئے گا وہ بیشک یہی نبی ہے وہ بادشاہ خفیہ مسلمان ہوا، انکے حق میں یہ آیتیں اتریں ؏ سو جو چیز شرع میں ہے حلال ہے اس سے پرہیز کرنا برا ہے یہ دو طرح ہوتا ہے ایک کہ زہد کے سبب سے اپنے اوپر تنگ پکڑے یہ رہبانیت ہمارے دین میں پسند نہیں بلکہ تقویٰ چاہیئے کہ جو منع ہو اسکے نزدیک نہ جاوے، دوسرے یہ کہ قسم کھا بیٹھا ایک کام پر یہ بھی بہتر نہیں جو کام موافق شرع ہے اس کی قسم نہ کھاوے اور کھا بیٹھا تو توڑ دے اور کفارہ دے یہ آگے فرمایا ۱۲
(صفحہ ۱۰۲ کا نوٹ ۱۰۳ پر)

یہ اس لئے کہ تم جان لو کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے خدا اسکو جانتا ہے اور یہ کہ خدا کو ہر چیز کا علم ہے (۹۷) جان رکھو
کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے اور یہ کہ خدا بخشنے والا مہربان بھی ہے (۹۸) پیغمبر کے ذمے تو صرف پیغام خدا
کا پہنچا دینا ہے اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ مخفی کرتے ہو خدا کو سب معلوم ہے (۹۹) کہدو کہ ناپاک چیزیں اور
پاک چیزیں برابر نہیں ہوتیں گو ناپاک چیزوں کی کثرت تمہیں خوش ہی لگے تو عقل والو! خدا سے ڈرتے رہو
تاکہ رستگاری حاصل کرو (۱۰۰) ع۱۳ مومنو! ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر (انکی حقیقتیں) تم پر ظاہر کردیجائیں
تو تمہیں بری لگیں اور اگر قرآن کے نازل ہونے کے ایام میں ایسی باتیں پوچھو گے تو تم پر ظاہر بھی کر دیجائینگی (اب تو)
خدا نے ایسی باتوں (کے پوچھنے) سے درگزر فرمایا ہے اور خدا بخشنے والا بردبار ہے (۱۰۱) اس طرح کی باتیں تم سے پہلے
لوگوں نے بھی پوچھی تھیں (مگر جب بتائی گئیں تو) پھر ان سے منکر ہو گئے (۱۰۲) خدا نے نہ تو بحیرہ[ف۱] کچھ چیز بنایا ہے
اور نہ سائبہ[ف۲] اور نہ وصیلہ[ف۳] اور نہ حام[ف۴] بلکہ کافر خدا پر جھوٹ افترا کرتے ہیں اور یہ اکثر عقل نہیں رکھتے (۱۰۳) ع۵
اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اسکی اور رسول اللہ کیطرف رجوع کرو تو کہتے
ہیں کہ جس طریق پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے وہی ہمیں کافی ہے بھلا اگر ان کے باپ دادا نہ تو کچھ جانتے ہوں اور نہ
سیدھے رستے پر ہوں (تب بھی)؟ (۱۰۴) اے ایمان والو! اپنی جانوں کی حفاظت کرو جب تم ہدایت پر ہو تو کوئی گمراہ تمہارا کچھ
بھی بگاڑ نہیں سکتا تم سبکو خدا کیطرف لوٹ کر جانا ہے اسوقت وہ تمکو تمہارے سب کاموں سے جو (دنیا میں) کئے تھے آگاہ کریگا (اور انکا بدلہ دیگا) (۱۰۵)
مومنو! جب تم میں سے کسی کی موت آموجود ہو تو شہادت (کا نصاب) یہ ہے کہ وصیت کے وقت تم (مسلمانوں) میں سے دو مرد عادل (یعنی
صاحب اعتبار) گواہ ہوں یا اگر (مسلمان نہ ملیں اور) تم سفر کر رہے ہو اور (اس وقت) تم پر موت کی مصیبت واقع ہو تو کسی دوسرے مذہب کے

(صفحہ ۱۰۲ کا حاشیہ)
ف۱ یہ ترجمہ ہم نے فہل انتم منتہون کا کیا ہے اور اسمیں استفہام نہیں ہے کتب نحو عربی میں ہل کو استفہام کا حرف لکھا ہے اور اسی بنا پر تمام مترجمان قرآن نے اس آیت کا ترجمہ ایسا کیا ہے جس میں استفہام پایا جاتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ سب مقامات میں ہل استفہام کے معنی نہیں دیتا بلکہ بعض جگہ تو افادہ امر کرتا ہے مثلاً اسی آیت میں حکم مقصود ہے اور اسی طرح سورۃ ہود اور سورۃ انبیاء میں فہل انتم مسلمون ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ تمکو بھی اسلام لے آنا چاہیئے ایک اور آیت سورۃ شعراء قصہ موسیٰ و فرعون میں ہے وقیل للناس ہل انتم مجتمعون جب فرعون کا موسیٰ کے مقابلہ ٹھہرا اور دن مقرر ہو کر جادوگر جمع کئے گئے تو فرعون نے منادی کرا دی کہ سب لوگ اکٹھے ہو جائیں (اور ہمارا اور موسیٰ کا مقابلہ دیکھیں) تو ہمارے نزدیک فہل انتم مجتمعون کا یوں ترجمہ کرنا کیا تم اکٹھے ہو گے؟ صحیح نہیں کیونکہ فرعون کا مقصد منادی سے صلاح پوچھنی مقصود نہ تھی بلکہ اس نے حکم دیا تھا کہ سب لوگ جمع ہو جائیں اور بعض جگہ تحقیق کے معنی دیتا ہے جیسے ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئا مذکورا یعنی تحقیق انسان پر ایک ایسا وقت آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھی بعض مقامات میں نفی کے معنے دیتا ہے جیسے ہل ینظرون

(بقیہ صفحہ ۱۰۴ پر دیکھئے)

دو شخصوں کو گواہ کرلو) اگر تم کو ان گواہوں کی نسبت کچھ شک ہو تو ان کو (عصر کی) نماز کے بعد کھڑا کرو اور دونوں
خدا کی قسمیں کھائیں کہ ہم شہادت کا کچھ عوض نہیں لیں گے گو ہمارا رشتہ دار ہی ہو اور نہ ہم اللہ کی شہادت کو چھپائیں گے، اگر
ایسا کریں گے تو گنہگار ہوں گے (١٠٦) ١ پھر اگر معلوم ہو جائے کہ ان دونوں نے (جھوٹ بول کر) گناہ حاصل کیا ہے تو جن لوگوں کا انہوں نے
حق مارنا چاہا تھا انہیں سے ان کی جگہ اور دو گواہ کھڑے ہوں جو (میت سے) قرابت قریبہ رکھتے ہوں، پھر وہ خدا کی قسمیں کھائیں کہ
ہماری شہادت اُن کی شہادت سے بہت سچی ہے اور ہم نے کوئی زیادتی نہیں کی، ایسا کیا ہو تو ہم بے انصاف ہیں (١٠٧) اس طریق
سے بہت قریب ہے کہ یہ لوگ صحیح صحیح شہادت دیں، یا اس بات سے خوف کریں کہ (ہماری) قسمیں اُن کی قسموں کے بعد رد کر دی
جائیں گی ٢ اور خدا سے ڈرو اور اس کے حکموں کو گوشِ ہوش سے سنو، اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (١٠٨)
(وہ دن یاد رکھنے کے لائق ہے) جس دن خدا پیغمبروں کو جمع کریگا پھر اُن سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب ملا تھا وہ عرض کریں گے ہمیں کچھ
معلوم نہیں تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے (١٠٩) ٣ جب خدا (عیسیٰ سے) فرمائیگا کہ اے عیسیٰ بن مریم! میرے ان احسانوں کو
یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کئے جب میں نے روح القدس (یعنی جبرئیل) سے تمہاری مدد کی تم جھولے میں اور جوان ہو کر (ایک ہی نسق پر)
لوگوں سے گفتگو کرتے تھے اور جب میں نے تم کو کتاب اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائی اور جب تم میرے حکم سے مٹی کا جانور
بنا کر اس میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ میرے حکم سے اُڑنے لگتا تھا اور مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے چنگا کر دیتے تھے اور مردے کو میرے
حکم سے (زندہ کر کے قبر سے) نکال کھڑا کرتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل (کے ہاتھوں) کو تم سے روک دیا جب تم اُن کے پاس کھلے نشان لیکر آئے
تو جو اُن میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے (١١٠) اور جب میں نے حواریوں کی طرف حکم بھیجا کہ مجھ پر اور میرے پیغمبر پر
ایمان لاؤ وہ کہنے لگے کہ (پروردگار) ہم ایمان لائے تو شاہد رہیو کہ ہم فرمانبردار ہیں (١١١) ١ (وہ قصہ بھی یاد کرو) جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ بن مریم

(صفحہ ١٠٢ کا بقیہ ف١٠٢ سے آگے) الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکۃ وقضی الامر یعنی یہ لوگ کسی بات کے منتظر نہیں مگر اس کے کہ اُن پر خدا کا عذاب بادل کے سائبانوں میں آنازل ہو اور فرشتے بھی انہیں ہلاک کرنے کو اتر آئیں اور کام تمام کر دیا جائے الغرض ہل کا لفظ چار مقامات پر مستعمل ہوتا ہے ایک استفہام میں ایک امر میں ایک تحقیق میں ایک نفی میں ١٢

(صفحہ ١٠٣ کا نوٹ) ف١ اونٹنی جو بتوں کی نذر کیجاتی تھی اس کے کان پھاڑ کر چھوڑ دیتے تھے اور کوئی اس کا دودھ دوہ نہیں سکتا تھا: ف٢ جانور جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا اور اس پر بوجھ نہیں لادتے تھے ١٢ ف٣ اونٹنی جو اول عمر میں اوپر تلے دو مادہ بچے دیتی اسے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے ف٤ اونٹ جس کی نسل سے چند بچے لیکر سواری وغیرہ کا کام لینا ترک کر دیتے تھے ١٢ ف٥ کافروں نے بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام تو خود مقرر کر رکھے ہیں اور یہ کہتے تھے کہ یہ شریعت ابراہیمی کے حکم ہیں اور ان سے تقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہے خدا نے فرمایا یہ سب جھوٹ اور خدا پر بہتان ہے اس نے نہ کسی جانور کا نام بحیرہ وغیرہ رکھا نہ اس کو مشروع کیا نہ اسے ذریعہ قربت قرار دیا ١٢

(بقیہ صفحہ ١٠٥ پر)

کیا تمہارا پروردگار ایسا کرسکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے (طعام کا) خوان نازل کرے؟ انہوں نے کہا اگر ایمان رکھتے ہو تو
خدا سے ڈرو ⑪٢ ا وہ بولے کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل تسلی پائیں اور ہم
جان لیں کہ تم نے ہم سے سچ کہا اور ہم اس (خوان کے نزول) پر گواہ رہیں ⑪٣ ٢ (تب) عیسیٰ بن مریم نے دعا کی
کہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما کہ ہمارے لئے (وہ دن) عید قرار پائے یعنی ہمارے اگلوں
اور پچھلوں سب کیلئے اور وہ تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق دے تو بہتر رزق دینے والا ہے ⑪٤ ٣
خدا نے فرمایا میں تم پر ضرور (خوان) نازل فرماؤنگا لیکن جو اسکے بعد تم میں سے کفر کریگا اسے ایسا عذاب دونگا کہ اہل عالم
میں کسی کو ایسا عذاب نہ دونگا ⑪٥ اور اس وقت کو بھی یاد رکھو جب خدا فرمائیگا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے
لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود مقرر کرو؟ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے مجھے کب شایاں تھا کہ میں
ایسی بات کہتا جس کا مجھے کچھ حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھکو معلوم ہوگا (کیونکہ) جو بات میرے
دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو تیرے ضمیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا بیشک تو علام الغیوب ہے ⑪٦
میں نے ان سے کچھ نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا وہ یہ کہ تم خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا
پروردگار ہے اور جب تک میں اُن میں رہا ان (کے حالات) کی خبر رکھتا رہا جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو تو
ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے ⑪٧ اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخشدے
تو تیری مہربانی ہے بیشک تو غالب اور حکمت والا ہے ⑪٨ خدا فرمائیگا کہ آج وہ دن ہے کہ راستبازوں کو ان کی
سچائی ہی فائدہ دے گی ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ابدالآباد ان میں بستے رہیں گے خدا ان سے خوش ہے

(صفحہ ۱۰۳ کا بقیہ صفحہ ۱۰۴ سے آگے)

موضح القرآن

ا عرب کا ملک بے حاکم تھا ہمیشہ اسمیں جنگ و فتنہ رہتا مگر بندگی کعبہ ان پر ثابت تھی اشہر حرام میں امن ہوتا اُن میں ہر کوئی سفر کرتا اپنا مطلب حاصل کرتا اور قربانی کے ساتھ قافلہ گذر جاتا اسی طرح گذران چلتی تھی

٢ یعنی موافق حکم شرع جو ہاتھ لگے وہ پاک ہے تھوڑا بھی بہتر ہے اور خلاف شرع جو ہاتھ لگے وہ ناپاک ہے اس کی بہتایت پر نظر نہ کرے بکرے کا گوشت ایک سیر بہتر ہے خنزیر کے من بھر سے ؛

٣ یعنی آپ سے نہ پوچھو کہ یہ چیز روا ہے یا نہیں یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ جو فرمایا اس پر عمل کرو جو نہ فرمایا اسکو معاف جانو اس میں دین آسان ہے اور جو ہر بات کا جواب آئے تو دین تنگ ہو جاوے پھر عمل نہ کرو جیسے اگلے عمل نہ کر سکے پھر کفر کی رسمیں بتا کر پوچھنے کی حاجت نہیں جو اللہ نے نہ فرمایا وہ بے اصل ہے اور اسی طرح بے فائدہ باتیں پوچھتے کسی نے پوچھا میرا باپ کون تھا یا میری عورت گھر میں کس طرح ہے اگر پیغمبر جواب دے تو شاید برا جانے آئے اور پشیمان ہو ؛

اور وہ خدا سے خوش ہیں یہ بڑی کامیابی ہے (۱۱۹) آسمان اور زمین اور جو کچھ ان (دونوں) میں ہے سب پر خدا ہی کی بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۲۰)

سورۃ انعام مکی ہے اور اسمیں ایک سو پینسٹھ شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے آیتیں اور بیس ۲۰ رکوع ہیں

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور روشنی بنائی پھر بھی کافر
(اور چیزوں کو) خدا کے برابر ٹھیراتے ہیں (۱) وہی تو ہے جس نے تمکو مٹی سے پیدا کیا پھر (مرنے کا) ایک وقت مقرر کر دیا
اور ایک مدت اس کے ہاں اور مقرر ہے پھر بھی تم (اے کافرو خدا کے بارے میں) شک کرتے ہو (۲) اور آسمان اور زمین میں
وہی (ایک) خدا ہے تمہاری پوشیدہ اور ظاہر سب باتیں جانتا ہے اور تم جو عمل کرتے ہو سب سے واقف ہے (۳)
اور خدا کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان لوگوں کے پاس نہیں آتی مگر یہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں (۴) جب انکے پاس
حق آیا تو اس کو بھی جھٹلا دیا سو انکو ان چیزوں کا جن سے یہ استہزا کرتے ہیں عنقریب انجام معلوم ہو جائیگا (۵)
کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر دیا جن کے پاؤں ملک میں ایسے جما دیئے تھے
کہ تمہارے پاؤں بھی ایسے نہیں جمائے اور ان پر آسمان سے لگاتار مینہ برسایا اور نہریں بنا دیں جو انکے (مکانوں کے) نیچے
بہہ رہی تھیں پھر ان کو انکے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ان کے بعد اور امتیں پیدا کر دیں (۶) اور اگر ہم تم پر
کاغذوں پر لکھی ہوئی کتاب نازل کرتے اور یہ اسے اپنے ہاتھوں سے بھی ٹٹول لیتے تو جو کافر ہیں وہ یہی کہہ دیتے کہ یہ تو
(صاف اور صریح) جادو ہے (۷) اور کہتے ہیں کہ ان (پیغمبر) پر فرشتہ کیوں نازل نہ ہوا (جو انکی تصدیق کرتا) اگر ہم
فرشتہ نازل کرتے تو کام ہی فیصل ہو جاتا پھر انہیں (مطلق) مہلت نہ دیجاتی (۸) نیز اگر ہم کسی فرشتے کو
بھیجتے تو اسے مرد کی صورت میں بھیجتے اور جو شبہ (اب) کرتے ہیں اسی شبہ میں انہیں پھر ڈال دیتے (۹) اور تم سے پہلے بھی پیغمبروں کیساتھ تمسخر ہوتے رہے ہیں سو جو

(صفحہ ۱۰۴ کا حاشیہ)
ف حضرت عیسیٰ کے اتباع و انصار یعنے اصحاب حواری کہلاتے تھے، حواری حقیقت میں دھوبی کو کہتے ہیں اور وہ لوگ بھی زیادہ تر دھوبی تھے آجکل یہ لفظ عام ہو گیا ہے اور اور لوگوں کے اعوان و انصار پر بھی اس کا اطلاق کرنے لگے ۱۲

موضح القرآن

لہ یعنی مسلمان مرتے وقت کسی کو اپنے مال کا کام حوالے کرے تو بہتر ہے کہ دو مسلمان معتبر کو حوالے کرے پھر اگر وارثوں کو شبہ پڑے کہ ان شخصوں نے کچھ مال چھپایا اور وارث دعویٰ کریں اور شاہد نہ ہوں تو وہ دونوں شخص قسم کھا دیں کہ ہم نے نہیں چھپایا اگر سفر میں لگا مرنے اور وہاں مسلمان میسر نہ ہوئے تو دو کافر بھی ہوا ہیں اور قسم دیں بعد از نماز عصر کے کہ اس وقت کی دعا نیک و بد زیادہ قبول ہوتی ہے شاید ڈر کر جھوٹی قسم نہ کھاویں
لہ یعنی وارثوں کو شبہ پڑے تو قسم دینے کا حکم رکھا اس واسطے کہ قسم سے ڈر کر اول ہی جھوٹ نہ ظاہر ہو، پھر اگر ان کی بات جھوٹ نکلے تو وارث قسم کھاویں اس واسطے کہ وہ قسم میں دغا نہ کریں، جانیں کہ ہماری قسم الٹی پڑے گی ۱۲
لہ یہ اللہ صاحب پوچھے گا کا فرد ہوں کو سنانے کو گر میں نے تمکو جن کیطرف بھیجا تھا انہوں نے قبول کیا یا نہ کیا؟ اور پیغمبر حوالہ رکھیں گے اللہ کے علم پر کہ ہمکو دل کی خبر نہیں؟
(بقیہ صفحہ ۱۰۸ پر دیکھئے)

لوگ ان میں سے تمسخر کیا کرتے تھے اُن کو تمسخر کی سزا نے آگھیرا ⑩ کہو کہ (اے منکرین رسالت) ملک میں چلو پھرو
پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ⑪ (ان سے) پوچھو کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے، کہدو خدا کا!
اُس نے اپنی ذات (پاک) پر رحمت کو لازم کر لیا ہے، وہ تم سب کو قیامت کے دن جس میں کچھ بھی شک نہیں ہے
ضرور جمع کریگا جن لوگوں نے اپنے تئیں نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لاتے ⑫ اور جو مخلوق رات اور
دن میں بستی ہے سب اسی کی ہے ۲ اور وہ سنتا جانتا ہے ⑬ کہو کیا میں خدا کو چھوڑ کر کسی اور کو مددگار بناؤں
کہ (وہی تو) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے اور وہی (سب کو) کھانا دیتا ہے اور خود کسی سے کھانا نہیں لیتا (یہ بھی)
کہدو کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں اور یہ کہ تم (اے پیغمبر) مشرکوں میں نہ ہونا ⑭
(یہ بھی) کہدو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے ⑮ جس شخص سے اس روز
عذاب ٹال دیا گیا اُس پر خدا نے (بڑی) مہربانی فرمائی اور یہ کھلی کامیابی ہے ⑯ اور اگر خدا تم کو کوئی سختی
پہنچائے تو اُس کے سوا اُس کو دور کرنیوالا کوئی نہیں اور اگر نعمت (و راحت) عطا کرے تو (کوئی اسکو روکنے والا نہیں)
وہ ہر چیز پر قادر ہے ⑰ اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے ⑱ ان سے پوچھو کہ سب سے بڑھ کر (قرین
انصاف) کس کی شہادت ہے، کہدو کہ خدا ہی مجھ میں اور تم میں گواہ ہے اور یہ قرآن مجھ پر اس لئے اتارا گیا ہے کہ اس کے
ذریعے سے تم کو اور جس شخص تک وہ پہنچ سکے اسکو آگاہ کردوں، کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ اور بھی معبود ہیں
(اے محمدؐ) کہدو کہ میں تو (ایسی) شہادت نہیں دیتا، کہدو کہ صرف وہی ایک معبود ہے اور جنکو تم لوگ شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں ⑲
جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ ان (ہمارے پیغمبر) کو اسطرح پہچانتے ہیں جسطرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، جنہوں نے اپنے تئیں

(صفحہ ۱۰۴ کا بقیہ) ۔ ۶ اس آگے) ظاہر کی ہے یہ اُن کو سنایا، جو مغرور ہیں پیغمبروں کی شفاعت پر تا معلوم کریں کہ اللہ کے آگے کوئی کسی کے دل پر گواہی نہیں دیتا اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا ۷ یعنی قتل کرنے نہ دیا ۱۲

(صفحہ ۱۰۵ کا حاشیہ)

۱ یہ حواری یا تو حاجتمند تھے یا اطمینان قلب حاصل کرنے کیلئے انہوں نے نزول مائدہ کی درخواست کی تھی کچھ بھی ہو خدا نے اُن پر خوان طعام نازل فرمایا مفسرین نے لکھا ہے کہ خوان اتوار کے دن نازل ہوا تھا جو عیسائیوں کی عید ہے ممکن ہے کہ نزول مائدہ اتوار کے دن ہوا ہو مگر انکی درخواست کے الفاظ سے پایا جاتا ہے کہ وہ اس کا اس طرح نازل ہونا چاہتے تھے کہ ان کیلئے خوشی کا موجب ہو جائے یعنی اس زمانے کے لوگ بھی اس سے خوش ہو جائیں اور جو ان کے بعد آئیں وہ بھی خوش ہو جائیں ۱۲

موضح القرآن

۱ یعنی چاہے کہ بندہ اللہ کو آزمائے کہ میرا کہا مانتا ہے کہ نہیں؟

۲ یعنی برکت کی امید پر مانگی ہیں اور معجزہ ہمیشہ مشہور رہے آزمانے کو نہیں۔

۳ کہتے ہیں وہ خوان اترا یک شنبہ کو، وہ روز نصاریٰ کی عید ہے، جیسے ہم کو روز جمعہ۔

نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لاتے (۲۰) اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جس نے خدا پر جھوٹ افترا کیا یا اسکی
آیتوں کو جھٹلایا کچھ شک نہیں کہ ظالم لوگ نجات نہیں پائینگے (۲۱) ۱ اور جس دن ہم سب لوگوں کو جمع کریں گے پھر مشرکوں
سے پوچھیں گے کہ (آج) وہ تمہارے شریک کہاں ہیں جنکا تمہیں دعویٰ تھا (۲۲) تو اُن سے کچھ عذر نہ بن پڑیگا اور (بجز اسکی
کچھ چارہ نہ ہوگا) کہ کہیں خدا کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے ہم شریک نہیں بناتے تھے (۲۳) ۲ دیکھو انہوں نے اپنے اوپر کیسا جھوٹ
بولا اور جو کچھ یہ افترا کیا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہا (۲۴) اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ تمہاری (باتوں) کی طرف
کان رکھتے ہیں اور ہم نے اُن کے دلوں پر تو پردے ڈال دیئے ہیں کہ ان کو سمجھ نہ سکیں اور کانوں میں ثقل پیدا کر دیا ہے کہ سن
نہ سکیں (اور اگر یہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی تو اُن پر ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ جب تمہارے پاس تم سے بحث
کرنے کو آتے ہیں تو جو کافر ہیں کہتے ہیں یہ (قرآن) اور کچھ بھی نہیں صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں (۲۵) وہ
اس سے اوروں کو بھی (روکتے ہیں اور خود بھی پرے رہتے ہیں ۳ مگر (ان باتوں سے) اپنے آپ ہی کو ہلاک کرتے ہیں اور
(اس سے) بیخبر ہیں (۲۶) کاش تم (انکو اس وقت) دیکھو جب یہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اور کہیں گے کہ اے کاش ہم پھر
(دنیا میں) لوٹا دیئے جائیں تا کہ اپنے پروردگار کی آیتوں کی تکذیب نہ کریں اور مومن ہو جائیں (۲۷) ہاں یہ جو کچھ پہلے چھپایا کرتے تھے
آج (اُن پر) ظاہر ہو گیا ہے اور اگر یہ (دنیا میں) لوٹائے بھی جائیں تو جن (کاموں) سے انکو منع کیا گیا تھا وہی پھر کرنے
لگیں کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں ۵ (۲۸) اور کہتے ہیں کہ ہماری جو دنیا کی زندگی ہے بس یہی زندگی ہے اور ہم مرنے کے
بعد پھر زندہ نہیں کئے جائیں گے (۲۹) اور کاش تم (انکو اس وقت) دیکھو جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کئے جائینگے اور وہ فرمائیگا کیا یہ
(دوبارہ زندہ ہونا) برحق نہیں تو کہیں گے کیوں نہیں پروردگار کی قسم (بالکل برحق ہے) خدا فرمائیگا اب کفر کے بدلے جو دنیا میں کرتے تھے

(صفحہ ١٠٦ کا حاشیہ)

۱ اندھیرا اور اجالا یہی رات اور دن کے اشارے ہیں، راہ غلط کو اندھیرا کہنے اور راہ صحیح کو اجالا سو راہ صحیح ایک ہے اور اس کے سوا سب غلط ہیں سو وہ بہت ہیں

۲ اس آیت میں رد مجوسیوں کا ہے جو کہتے ہیں کہ پیدا کرنیوالا روشنی کا اللہ تعالیٰ ہے اور پیدا کرنیوالا اندھیرں کا شیطان ہے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ دونوں کو خود اس نے پیدا کیا ہے ۞

۳ پہلی اجل سے مراد عمر زندگی دنیا کی ہے اور دوسری اجل سے مراد قبر سے حشر تک ۞

۴ یعنی عذاب اتریگا اور فتح اسلام کی ہوگی ۵ یعنی دی تم کو عمر دراز اور قوت اور مال ۞

۶ یعنی روزی کا ذریعہ

۷ یعنی آرام اور محنت میں تھے

۸ روایت ہے کہ نضر بن حارث اور نوفل بن خویلد اور ابن امیہ آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور کہا ہم اوپر تیرے ایمان نہ لاوینگے جبتک کہ چار فرشتے نامہ لکھا ہوا آسمان سے نہ لاویں اور شاہدی دیویں کہ یہ نامہ خدا کیطرف سے لائے ہیں ہمکو محمد صلعم پیغمبر برحق ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

۹ یعنی جسکی قسمت میں ہدایت نہیں اسکا شبہ کبھی نہیں مٹتا، کہتے تھے کہ ہمارے دیکھتے فرشتہ اتریں سو جب آدمی فرشتہ کو دیکھیں تو عالم غیب ظاہر ہووے پھر عمل کی جزا بھی غیب سے ظاہر میں آنے لگے ۞

(بقیہ صفحہ ١٠٩ پر دیکھیے)

عذاب (کے مزے) چکھو۔ (۳۰) جن لوگوں نے خدا کے روبرو حاضر ہونے کو جھوٹ سمجھا وہ گھاٹے میں آگئے۔ یہاں تک کہ جب اُن پر قیامت ناگہاں
آموجود ہوگی تو بول اُٹھیں گے کہ (ہائی) اس تقصیر پر افسوس ہے جو ہمنے قیامت کے بارے میں کی اور وہ اپنے (اعمال کے) بوجھ اپنی پیٹھوں پر
اُٹھائے ہوئے ہونگے۔ دیکھو جو بوجھ یہ اُٹھا رہے ہیں بہت برا ہے (۳۱) اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور مشغولہ ہے اور بہت اچھا گھر
تو آخرت کا گھر ہے (یعنی) ان کیلئے جو (خدا سے) ڈرتے ہیں۔ کیا تم سمجھتے نہیں۔ (۳۲) ہمکو معلوم ہے کہ ان (کافروں) کی باتیں تمہیں رنج
پہنچاتی ہیں (مگر) یہ تمہاری تکذیب نہیں کرتے بلکہ ظالم خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں (۳۳) لہ اور تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے
جاتے رہے تو وہ تکذیب اور ایذا پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ اُن کے پاس ہماری مدد پہنچتی رہی اور خدا کی باتوں کو کوئی بھی بدلنے
والا نہیں اور تمکو پیغمبروں (کے احوال) کی خبریں پہنچ چکی ہیں (تو تم بھی صبر سے کام لو) (۳۴) اور اگر انکی روگردانی تم پر شاق
گزرتی ہے تو اگر طاقت ہو تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈھ نکالو یا آسمان میں سیڑھی (تلاش کرو) پھر انکے پاس کوئی معجزہ
لاؤ اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا پس تم ہرگز نادانوں میں نہ ہونا (۳۵) ۲ بات یہ ہے کہ (حق کو) قبول
وہی کرتے ہیں جو سنتے بھی ہیں۔ اور مردوں کو تو خدا (قیامت ہی کو) اٹھائے گا پھر اسی کیطرف لوٹ کر جائیں گے ۳ (۳۶)
اور کہتے ہیں کہ اُن پر انکے پروردگار کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی کہہ دو کہ خدا نشانی اتارنے پر قادر ہے لیکن
اکثر لوگ نہیں جانتے (۳۷) اور زمین میں جو چلنے پھرنے والا (حیوان) یا دو پروں سے اُڑنے والا جانور ہے اُنکی بھی تم لوگوں کیطرح
جماعتیں ہیں۔ ہمنے کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں کسی چیز (کے لکھنے) میں کوتاہی نہیں کی پھر سب اپنے پروردگار کی طرف جمع
کئے جائیں گے (۳۸) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگے ہیں (اسکے علاوہ) اندھیرے میں (پڑے ہوئے) جسکو
خدا چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے سیدھے رستے پر چلا دے (۳۹) کہو (کافرو) بھلا دیکھو تو اگر تم پر خدا کا عذاب آجائے یا قیامت آموجود ہو

(صفحہ ۱۰۶ کا بقیہ ۳ آگئے) لے مشرکوں نے کہا تھا کہ پیغمبر فرشتہ کیوں نہیں آتا۔ اس پر حق تعالے نے یہ فرمایا کہ جیسے اب پیغمبری آدمی کی کے قائل نہیں ہیں اسوقت بھی طعنہ کرتے کہ یہ آدمی ہر مانند تمہارے

(صفحہ ۱۰۷ کا حاشیہ) ف کیونکہ وہ کھانے پینے کی ضرورت سے پاک ہے اسکو اسکی حاجت ہی نہیں ۱۲

موضح القرآن

لہ یعنی عقل اور روح کو ضائع کیا ہے۔ ۲ یعنی رات اور دن اور زمان اور مکان سب واسطے اس کے ہے۔ ۳ نقل ہے کہ جاہلوں قریش کے نے کہا تھا کہ اے محمد (صلعم) ہم کسی کو نہیں دیکھتے کہ تجھ کو سچا جانے اور ایمان لاوے اور عالموں یہود کے سے پوچھا ہمنے کہ صفت اس مرد کی کتاب میں دیکھی ہے کتنے۔ تو سب نے انکار کیا اب کوئی ایسا ہم کو دکھا کہ اوپر پیغمبری تیری کے گواہی دیوے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

(صفحہ ۱۰۸ کا حاشیہ)

موضح القرآن

لہ یعنی میں نے اگر جھوٹ باندھا تو مجھ سے بدتر کوئی نہیں اور اگر میں نے سچ پہنچایا پھر تم نے جھٹلایا تو پھر تم سے زیادہ گنہگار کوئی نہیں پھر اپنا فکر کرو۔ ۲ مشرک روز قیامت کے

(بقیہ ص ۱۱۰ پر دیکھئے)

تو کیا تم (ایسی حالت میں) خدا کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ اگر سچے ہو تو بتاؤ (۴۰) (نہیں) بلکہ (مصیبت کے وقت تم) اسی کو پکارتے
ہو تو جس دُکھ کیلئے اسے پکارتے ہو وہ اگر چاہتا ہے تو اُسکو دور کر دیتا ہے اور جنکو تم شریک بناتے ہو (اُس وقت) انہیں بھول جاتے ہو (۴۱)
اور ہم نے تم سے پہلے بہت سی اُمتوں کیطرف پیغمبر بھیجے پھر (اُن کی نافرمانیوں کے سبب) ہم انہیں سختیوں اور تکلیفوں میں
پکڑتے رہے تاکہ عاجزی کریں (۴۲) تو جب اُن پر ہمارا عذاب آتا رہا کیوں نہیں عاجزی کرتے رہے مگر ان کے تو دل ہی سخت ہو گئے تھے
اور جو وہ کام کرتے تھے شیطان انکو انکی نگاہوں میں آراستہ کر دکھاتا تھا (۴۳) پھر جب اُنہوں نے اس نصیحت کو جو انکو کی گئی تھی
فراموش کر دیا تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب اُن چیزوں سے جو انکو دی گئی تھیں خوب خوش
ہو گئے تو ہم نے انکو ناگہاں پکڑ لیا اور وہ اس وقت مایوس ہو کر رہ گئے (۴۴) غرض ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی اور سب تعریف
خدائے رب العالمین ہی کو سزاوار ہے (۴۵) (ان کافروں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر خدا تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے
دلوں پر مُہر لگا دے تو خدا کے سوا کونسا معبود ہے جو تمہیں یہ نعمتیں پھر بخشے؟ دیکھو ہم کس کس طرح اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں
پھر بھی یہ لوگ رُوگردانی کرتے ہیں (۴۶) ع کہو کہ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر خدا کا عذاب بے خبری میں یا خبر آنے کے بعد آئے تو کیا ظالم
لوگوں کے سوا کوئی اور بھی ہلاک ہوگا؟ (۴۷) اور ہم جو پیغمبروں کو بھیجتے رہے ہیں تو خوشخبری سنانے اور ڈرانے کو پھر جو شخص ایمان لائے
اور نیکوکار ہو جائے تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ اندوہناک ہونگے (۴۸) اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انکی نافرمانیوں
کی سبب انہیں عذاب ہوگا (۴۹) کہدو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالے کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ
تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اُس حکم پر چلتا ہوں جو مجھے (خدا کیطرف) سے آتا ہے کہدو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہوتے ہیں؟
تو پھر تم غور کیوں نہیں کرتے (۵۰) اور جو لوگ خوف رکھتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر کئے جائیں گے (اور جانتے ہیں کہ) اُسکے سوا

(صفحہ ۱۰۸ کا بقیہ ۱۰۹ سے آگے) مرتبہ توحید ماننے والوں کا دیکھ کر جھوٹی قسمیں کھاویں گے کہ ہم شرک کرتے تھے حق تعالے اوپر موہنوں اُن کے مہر کریگا، اور ان کے ہاتھ پاؤں بولیں گے "
سے بعضے علماء نے کہا ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں ہے یعنی باز رکھتے ہیں آدمیوں کو ایذا دینے سے محمد صلعم کو اور حمایت کرتے ہیں اسکی اور آپ دور رہتے ہیں محمد صلعم سے یعنی ایمان نہیں لاتے اور اس کے ، سے یعنی دوزخ کے کنارے پر حکم ہوگا کہ ٹھہر جاؤ، تو کافروں کو توقع پڑیگی کہ شاید ہمکو پھر دنیا میں بھیجیں تو ابکی بار کفر نہ کریں ایمان لادیں سو اللہ نے فرمایا ہے کہ اس واسطے انکو نہیں ٹھیرایا، بلکہ اس تدبیر سے اُن کے مُنہ سے اقرار کروایا کہ ہم نے کفر کیا تھا، حالانکہ پہلے منکر ہوئے تھے کہ ہم شرک نہ کرتے تھے ۱۲

(صفحہ ۱۰۹ کا حاشیہ)
ف یعنی تمہاری بات تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے بھی ہیں اور یہ کفار تو مردہ دل ہیں یہ کب سنتے ہیں ان مردوں کو تو خدا قیامت ہی کے دن اٹھائیگا اور اُن کے اعمال کا بدلا دیگا ۱۲

مُوضح القرآن

سے روایت ہے کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل سے ملاقات کی اور پوچھا کہ محمد کے حق میں تو کیا کہتا ہے کہ وہ دعوی پیغمبری میں جھوٹا

(بقیہ صفحہ ۱۱۱ پر)

نہ تو اُنکا کوئی دوست ہوگا اور نہ سفارش کرنیوالا انکو اس (قرآن) کے ذریعے سے نصیحت کردو تاکہ پرہیزگار بنیں (۵۱) اور جو لوگ
صبح و شام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں (اور) اُسکی ذات کے طالب ہیں اُنکو اپنے پاس سے مت نکالو اُنکے حساب (اعمال) کی جوابدہی
تمپر کچھ نہیں اور تمہارے حساب کی جوابدہی اُن پر کچھ نہیں (پس ایسا نہ کرنا) اگر انکو نکالوگے تو ظالموں میں ہوجاؤگے (۵۲) ع۱ اور اسیطرح ہمنے
بعض لوگوں کی بعض سے آزمائش کی ہے کہ (جو دولتمند ہیں وہ غریبوں کی نسبت) کہتے ہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم میں سے
فضل کیا ہے (خدا نے فرمایا) بھلا خدا شکر کرنیوالوں سے واقف نہیں؟ (۵۳) اور جب تمہارے پاس ایسے لوگ آیا کریں جو ہماری
آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو (اُن سے) سلام علیکم کہا کرو خدا نے اپنی ذات (پاک) پر رحمت کو لازم کرلیا ہے کہ جو کوئی تم میں سے
نادانی سے بری حرکت کر بیٹھے پھر اسکے بعد توبہ کرلے اور نیکوکار ہوجائے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے (۵۴) ل۱ اور اسی طرح ہم اپنی آیتیں
کھول کھولکر بیان کرتے ہیں (تاکہ تم لوگ اُن پر عمل کرو) اور اسلئے کہ گنہگاروں کا رستہ ظاہر ہوجائے (۵۵) (اے پیغمبر کفار سے) کہدو کہ جنکو تم
خدا کے سوا پکارتے ہو مجھے اُنکی عبادت سے منع کیا گیا ہے (یہ بھی) کہدو کہ میں تمہاری خواہشوں کی پیروی نہیں کرونگا ایسا کروں تو گمراہ
ہوجاؤں اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہوں (۵۶) کہدو کہ میں تو اپنے پروردگار کی دلیل روشن پر ہوں ل۲ اور تم اسکی تکذیب کرتے ہو جس
چیز (یعنی عذاب) کیلئے تم جلدی کررہے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے (ایسا) حکم اللہ ہی کے اختیار میں ہے وہ سچی بات بیان فرماتا ہے اور وہ
سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے (۵۷) کہدو کہ جس چیز کیلئے تم جلدی کررہے ہو اگر وہ میرے اختیار میں ہوتی تو مجھ میں اور تم میں فیصلہ ہوچکا ہوتا
اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے (۵۸) اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنکو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا اور اسے جنگلوں اور دریاؤں کی
سب چیزوں کا علم ہے اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا مگر وہ اسکو جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور کوئی ہرا اور سوکھی چیز نہیں ہے
مگر کتاب روشن میں لکھی ہوئی ہے (۵۹) ع۳ اور وہی تو ہے جو رات کو (سونے کی حالت میں) تمہاری روح قبض کرلیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں

(صفحہ ۱۰۹ کا بقیہ ملا کے آگے)
ہے یا سچا ہے ابوجہل نے کہا کہ محمد صلعم راست گو ہیں لیکن ہم پیغمبری اس کی کا اقرار نہیں کرتے اس لئے کہ ہم کو تباہتیں ہیں اور بعض روایت میں ہے کہ ابوجہل نے روبرو آنحضرت صلعم کے کہا کہ اے محمد (صلعم) ہم نے ہرگز تجھ سے جھوٹ نہیں سُنا ہے لیکن پیغمبری تیری سے انکار کرتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲
ع۱ کافر مانگتے ہیں کہ یہ نبی ہے تو اس کے ساتھ ہمیشہ ایک نشانی ہے کہ ہر کوئی دیکھے اور یقین لائے تو شاید حضرت کا دل بھی چاہا ہو اس واسطے تربیت فرمائی کہ اللہ کے تابع رہو اسکو منظور ہوتا تو ایک نشانی سے سب کے دل پھیر لاتا ایمان پر ۱۲
(صفحہ ۱۱۰ کا حاشیہ)

موضح القرآن

ل۱ یعنی گنہگاروں کو اللہ تھامتا سا پکڑتا ہے اگر وہ گڑگڑایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اتنی پکڑ نہ مانی تو پھر بھلا دیا اور خوبی کے دروازے کھول دیئے خوب گناہ میں غرق ہوا تو بیخبر پکڑا گیا یہ اشارہ ہے کہ آدمی کو گناہ پر تنبیہ پہنچے تو شتاب توبہ کرے یہ راہ نہ دیکھے کہ اس سے زیادہ پہنچے تو یقین کروں ؛
ل۲ یعنی توبہ کو دیر نہ کرے جو کان اور آنکھ اور دل اس وقت میں شاید وہ پھر نہ ملیں ؛ ۱۲

کرتے ہو اس سے خبر رکھتا ہے پھر تمہیں دن کو اُٹھا دیتا ہے تاکہ (یہی سلسلہ جاری رکھکر زندگی کی) معین مدت پوری کردیجائے پھر تم
(سب) کو اسی کیطرف لوٹ کر جانا ہے (اس روز) وہ تمکو تمہارے عمل جو تم کرتے ہو ایک ایک کرکے بتائیگا (٦٠) اور وہ اپنے بندوں پر
غالب ہے اور تمپر نگہبان مقرر کئے رکھتا ہے یہانتک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اسکی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ
کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے [1] (٦١) پھر (قیامت کے دن تمام) لوگ اپنے مالک برحق خدا تعالیٰ کے پاس واپس بلائے جائینگے سن لو کہ
حکم اسی کا ہے اور وہ نہایت جلد حساب لینے والا ہے [2] (٦٢) کہو بھلا تمکو جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں سے کون مخلصی دیتا ہے (جب) کہ
تم اسی عاجزی اور نیاز پنہانی سے پکارتے ہو (اور کہتے ہو) اگر خدا ہمکو اس تنگی سے نجات بخشے تو ہم اسکے بہت شکر گذار ہونگے (٦٣)
کہو خدا ہی تم کو اس (تنگی) سے اور ہر سختی سے نجات بخشتا ہے پھر (تم) اسکے ساتھ شریک کرتے ہو (٦٤) کہدو کہ وہ (اس پر بھی) قدرت
رکھتا ہے کہ تمپر اوپر کیطرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کردے اور ایک کو دوسرے سے لڑا کر آپس (کی)
لڑائی کا مزہ چکھادے۔ دیکھو ہم اپنی آیتوں کو کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں [3] (٦٥) اور اس (قرآن) کو تمہاری قوم نے جھٹلایا حالانکہ
وہ سراسر حق ہے کہدو کہ میں تمہارا داروغہ نہیں ہوں (٦٦) ہر خبر کیلئے ایک وقت مقرر ہے اور تمکو عنقریب معلوم ہو جائیگا (٦٧) اور جب تم
ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کے بارے میں بیہودہ بکواس کر رہے ہوں تو ان سے الگ ہو جاؤ یہاں تک کہ اور باتوں میں مصروف ہو جائیں
اور اگر یہ بات تمہیں شیطان بھلادے تو یاد آنے پر ظالم لوگوں کیساتھ نہ بیٹھو [4] (٦٨) اور پرہیزگاروں پر ان لوگوں کے حساب کی کچھ
بھی جوابدہی نہیں ہاں نصیحت تاکہ وہ بھی پرہیزگار ہوں [5] (٦٩) اور جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی
زندگی نے انکو دھوکے میں ڈال دیا ہے ان سے کچھ کام نہ رکھو ہاں اس قرآن کے ذریعے سے نصیحت کرتے رہو تاکہ (قیامت کے دن) کوئی
اپنے اعمال کی سزا میں ہلاکت میں نہ ڈالا جائے (اس روز) خدا کے سوا نہ تو کوئی اسکا دوست ہوگا اور نہ سفارش کرنیوالا اور اگر وہ ہر چیز (جو

(صفحہ ١١٨ کا حاشیہ)

ف ١ سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت ہم چھ آدمیوں کے حق میں اتری ہے یعنی سعدؓ اور ابن مسعودؓ اور صہیبؓ اور بلالؓ اور عمارؓ اور مقدادؓ کے ہم لوگ جناب رسول خدا صلعم کی صحبت میں حاضر ہوتے تو قریب ہو کر بیٹھتے اور باتیں سنتے کفار قریش کو یہ بات ناگوار ہوئی تو انہوں نے آپ سے کہا کہ ہمارا دل آپکی باتیں سننے کو تو چاہتا ہے لیکن ہمکو ان غلاموں کے ساتھ بیٹھتے ہوئے شرم آتی ہے پس جب ہم آپکے پاس آیا کریں تو آپ انکو اٹھا دیا کیجئے اور جب چلے جایا کریں تو پھر آپکو اختیار ہے انکو اپنے پاس بٹھا لیا کریں آپنے اس بات کو مان لیا تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں اس مضمون کی ایک تحریر لکھ دیجئے آپنے کاغذ منگوایا اور حضرت علی کو لکھنے کیلئے بلایا اتنے میں جبرئیل یہ آیت لیکر آئے کہ گو طالبان خدا غریب ہیں لیکن انکی خاطر مقدم رکھنی چاہئے تب سے آپ ہماری بہت خاطر کرنے لگے۔

موضح القرآن

[1] یعنی غریب مسلمانوں کا دل بڑھا اور خوشی سنا
[2] یعنی قرآن پر ١٢
[3] یعنی لوح محفوظ میں ١٢

(صفحہ ١١٢ کا حاشیہ)

موضح القرآن

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ

بقیہ صفحہ ١١٣ پر

روئے زمین میں ہے بطور معاوضہ دینا چاہیں تو وہ اس سے قبول نہ ہو یہی لوگ ہیں کہ اپنے اعمال کے وبال میں ہلاکت میں ڈالے گئے انکے
لئے پینے کو کھولتا ہوا پانی اور دکھ دینے والا عذاب ہے اس لئے کہ کفر کرتے تھے (٧٠) کہو کیا ہم خدا کے سوا ایسی چیز کو پکاریں جو نہ ہمارا بھلا کر سکے
نہ بُرا اور جب ہم کو خدا نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے تو کیا ہم اُلٹے پاؤں پھر جائیں ؟ پھر ہماری ایسی مثال ہو جیسے کسی کو جنات نے جنگل میں بھلا دیا
ہو اور وہ حیران ہو رہا ہو اور اسکے کچھ رفیق ہوں جو اسکو رستے کی طرف بلائیں کہ ہمارے پاس چلا آ ، کہہ دو کہ رستہ تو وہی ہے جو خدا نے بتایا ہے اور ہمیں تو
یہ حکم ملا ہے کہ ہم خدائے رب العالمین کے فرمانبردار ہوں (٧١) اور یہ بھی کہ نماز پڑھتے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور وہی تو ہے جسکے پاس تم جمع کئے جاؤگے (٧٢)
اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو تدبیر سے پیدا کیا ہے اور جس دن وہ فرمائیگا کہ ہو جا تو (حشر برپا) ہو جائے گا اس کا ارشاد برحق
ہے اور جس دن صور پھونکا جائیگا (اس دن) اسی کی بادشاہت ہوگی وہی پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا ہے اور وہی دانا اور خبردار ہے (٧٣)
اور (اس) وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ تم بتوں کو کیا معبود بناتے ہو میں دیکھتا ہوں کہ تم اور
تمہاری قوم صریح گمراہی میں ہو (٧٤) اور ہم اس طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھانے لگے تاکہ وہ خوب یقین کرنے والوں میں
ہو جائیں (٧٥) (یعنی) جب رات نے انکو (پردۂ تاریکی سے) ڈھانپ لیا تو آسمان میں ایک ستارہ نظر پڑا کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے جب
وہ غائب ہو گیا تو کہنے لگے کہ مجھے غائب ہو جانے والے پسند نہیں (٧٦) پھر جب چاند دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے لیکن جب وہ بھی
چھپ گیا تو بول اٹھے کہ اگر میرا پروردگار مجھے سیدھا رستہ نہیں دکھائیگا تو میں ان لوگوں میں ہو جاؤنگا جو بھٹک رہے ہیں (٧٧) پھر جب سورج کو دیکھا
کہ جگمگا رہا ہے تو کہنے لگے میرا پروردگار یہ ہے یہ سب سے بڑا ہے مگر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے لوگو جن چیزوں کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو
میں ان سے بیزار ہوں (٧٨) میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے تئیں اسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے
اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (٧٩) اور انکی قوم ان سے بحث کرنے لگی تو انہوں نے کہا کہ تم مجھ سے خدا کے بارے میں (کیا) بحث کرتے ہو اس نے تو مجھے سیدھا رستہ

(صفحہ ۱۱۲ کا حاشیہ)
روح قبض کرنیوالے فرشتے مددگار عزرائیل کے چودہ ہوتے ہیں سات فرشتے عذاب کے اور سات فرشتے رحمت کے عزرائیل روح نکال کر جو مومن ہے رحمت کے فرشتوں کو دیتا ہے اور جو کافر ہے عذاب کے فرشتوں کو دیتا ہے۔

؎ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ بمقدار دودھ دوہنے ایک بکری کے حساب تمام آدمیوں کا اور جنوں کا کرے گا، باوجود بہت ہونے آدمیوں اور جنوں کے اور باوجود کثرت اعمال ان کے کے اور یہ دلیل ہے اوپر کمال قدرت کے ۱۲

؎ قرآن شریف میں اکثر کافروں کو عذاب کا وعدہ دیا یہاں کھول دیا کہ عذاب وہ بھی ہے جو اگلی امتوں پر آیا آسمان سے یا زمین سے اور یہ بھی ہے کہ آدمیوں کو آپس میں لڑا دے اور انکو قتل یا قید یا ذلیل کرے حضرت صلعم نے سمجھ لیا کہ اس امت پر یہی ہوگا کہ اکثر عذاب الیم اور عذاب مہین اور عذاب شدید اور عذاب عظیم انہی باتوں کو فرمایا ہے اور آخرت کا عذاب بھی ہے ان پر جو کافر ہی مرے۔

؎ یعنی جب جاہل دین پر عیب پکڑیں تو اس مجلس سے سرک جایئے اور اگر خطرہ ہو کہ باتوں میں مشغول ہو کر سرکنا بھول جاوے تو سوا نصیحت کے وقت کے انمیں بیٹھنا ہی موقوف کرے۔

؎ یعنی کوئی چاہے کہ ایسے جاہلوں کے پاس نصیحت کو

(بقیہ صفحہ ۱۱۴ پر دیکھئے)

دکھایا ہی اور جن چیزوں کو تم اُس کا شریک بناتے ہو میں اُن سے نہیں ڈرتا ہاں جو میرا پروردگار کچھ چاہے میرا پروردگار اپنی علم سے ہر چیز
پر احاطہ کئے ہوئے ہی کیا تم خیال نہیں کرتے (۸۰) بھلا میں ان چیزوں سے جنکو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو کیونکر ڈروں جبکہ تم اس سے نہیں ڈرتے
کہ خدا کیساتھ شریک بناتے ہو جسکی اُس نے کوئی سند نازل نہیں کی اب دونوں فریق میں سے کون فریق امن (اور جمعیت خاطر) کا مستحق ہی اگر سمجھ رکھتے ہو
تو بتاؤ (۸۱) جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک کے) ظلم سے مخلوط نہیں کیا ان کیلئے امن (اور جمعیت خاطر) ہی اور وہی ہدایت پانیوالے ہیں (۸۲) اور یہ ہماری
دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو اُنکی قوم کے مقابلے میں عطا کی تھی ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کردیتے ہیں بیشک تمہارا پروردگار دانا اور خبردار ہے (۸۳) اور ہم نے
انکو اسحاق اور یعقوب بخشے (اور) سبکو ہدایت دی اور پہلے نوح کو بھی ہدایت دی تھی اور اُنکی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ
اور ہارون کو بھی اور ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں (۸۴) اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی یہ سب نیکوکار تھے (۸۵) اور اسمٰعیل اور
الیسع اور یونس اور لوط کو بھی اور ان سبکو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی (۸۶) اور بعض بعض کو انکے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بھی اور انکو
برگزیدہ بھی کیا تھا اور سیدھا رستہ بھی دکھایا تھا (۸۷) یہ خُدا کی ہدایت ہے اس پر اپنے بندوں میں سے جسے چاہے چلائے اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو جو عمل وہ
کرتے تھے سب ضائع ہو جاتے (۸۸) یہ وہ لوگ تھے جنکو ہم نے کتاب اور حکم (شریعت) اور نبوت عطا فرمائی تھی اگر یہ کفار ان باتوں سے انکار کریں تو ہم نے
ان پر (ایمان لانے کیلئے) ایسے لوگ مقرر کردیئے ہیں کہ وہ اُنسے کبھی انکار کرنیوالے نہیں (۸۹) یہ وہ لوگ ہیں جنکو خُدا نے ہدایت دی تھی تو تم اُنہیں کی
ہدایت کی پیروی کرو کہدو کہ میں تم سے اس (قرآن) کا صلہ نہیں مانگتا یہ تو جہان کے لوگوں کیلئے محض نصیحت ہے (۹۰) اور ان لوگوں نے خُدا کی قدر
جیسی جاننی چاہئے تھی نہ جانی جب انہوں نے کہا کہ خُدا نے انسان پر (وحی اور کتاب وغیرہ) کچھ بھی نازل نہیں کیا کہو کہ جو کتاب موسیٰ لیکر آئے تھے اُسکو کس نے نازل
کیا تھا جو لوگوں کیلئے نور اور ہدایت تھی اور جسے تم نے علیحدہ علیحدہ اوراق پر نقل کر رکھا ہے ان کے کچھ حصے کو تو ظاہر کرتے ہو اور اکثر کو چھپاتے ہو اور تم کو وہ
باتیں سکھائی گئیں جنکو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا کہدو (اس کتاب کو) خُدا ہی نے (نازل کیا تھا) پھر انکو چھوڑ دو کہ اپنی بیہودہ بکواس میں کھیلتے رہیں (۹۱)

(صفحہ ۱۱۲ کا بقیہ صفحہ ۱۱۳ پر آگے)
بھی نہ بیٹھے تو فرمایا کہ اگر نہ بیٹھو تو اپنے اوپر گناہ نہیں اُن کے گمراہ رہنے کا لیکن نصیحت بہتر ہے کہ شاید ان کو ڈر ہو تو نصیحت کرنے والا ثواب پائے ۔
۶ یعنی صحبت نہ رکھ اُن سے مگر نصیحت کردے تاکہ کوئی بیخبر نہ پکڑا جائے ۔

(صفحہ ۱۱۳ کا نوٹ یہاں سے شروع)
۱ قرآن مجید سے تو حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام آزر معلوم ہوتا ہی لیکن توارت میں ان کا نام تارخ لکھا ہی اور علمائے نسب و تاریخ کے نزدیک بھی ان کا یہی نام ہے مفسرین نے اسکے جواب میں کہا ہی شاید اُن کے دو نام ہونگے ایک آزر دوسرا تارخ ۔ یا ایک نام ہوگا دوسرا لقب نیز آزر فارسی لفظ ہی اور اس کے معنی بوڑھے کے ہیں پس یہ بھی ممکن ہی کہ ابیہ آزر سے یہ مراد ہو کہ انہوں نے اپنے بوڑھے باپ سے کہا بعض نے کہا ہے کہ آزر بت کا نام تھا شاید اس وجہ سے کہ حضرت ابراہیمؑ کے والد اُسکی بہت خدمت کیا کرتے تھے انکو بھی آزر کہنے لگے بہر کیف کوئی وجہ بھی ہو انہیں آزر بھی کہتے تھے ۱۲

موضح القرآن

۱ یعنی اسلام کا ۔
۲ یعنی مرتد ہو جاویں
۳ حضرت ابراہیم لڑکے تھے قوم کو دیکھا کہ خالق آسمان و زمین کا اللہ
(بقیہ صفحہ ۱۱۵ پر)

اور (ویسی ہی) یہ کتاب ہے جسکو ہمنے نازل کیا ہے بابرکت جو اپنے سے پہلی (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے اور اسلیے (نازل کیگئی ہے) کہ تم مکے اور اسکے آس پاس کے
لوگوں کو آگاہ کردو، اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی (پوری) خبر رکھتے ہیں (۹۲) اور اس سے
بڑھکر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ افترا کرے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آئی ہو اور جو یہ کہے کہ جسطرح
کی کتاب خدا نے نازل کی ہے اسطرح کی میں بھی بنا لیتا ہوں اور کاش تم ان ظالم (یعنی مشرک) لوگوں کو اسوقت دیکھو جب موت کی
سختیوں میں (مبتلا) ہوں اور فرشتے (انکی طرف عذاب کیلئے) ہاتھ بڑھا رہے ہوں کہ نکالو اپنی جانیں آج تمکو ذلت کے عذاب کی
سزا دیجائیگی اسلیے کہ تم خدا پر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اسکی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے (۹۳) اور جیسا ہمنے تمکو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا ایسا ہی آج
اکیلے اکیلے ہمارے پاس آئے اور جو (مال و متاع) ہمنے تمہیں عطا فرمایا تھا وہ سب اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشیوں کو
بھی نہیں دیکھتے جنکی نسبت تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے (شفیع اور ہمارے) شریک ہیں (آج) تمہارے آپس کے سب تعلقات منقطع
ہوگئے اور جو دعوے تم کیا کرتے تھے سب جاتے رہے (۹۴) بیشک خدا ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر (انسے درخت وغیرہ) اگاتا ہے وہی جاندار کو بیجان سے نکالتا ہے
اور وہی بیجان کو جاندار سے نکالنے والا ہے یہی تو خدا ہے پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو (۹۵) وہی (رات کے اندھیرے سے) صبح کی روشنی پھاڑ
نکالتا ہے اور اسی نے رات کو (موجب) آرام (ٹھیرایا) اور سورج اور چاند کو (ذرائع) شمار بنایا ہے یہ خدا کے (مقرر کیے ہوئے) اندازے
ہیں جو غالب (اور) علم والا ہے (۹۶) اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں میں ان سے رستے معلوم کرو عقل والوں
کیلئے ہمنے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کردی ہیں (۹۷) اور وہی تو ہے جس نے تمکو ایک شخص سے پیدا کیا پھر (تمہارے لئے) ایک ٹھہرنے کی
جگہ ہے اور ایک سپرد ہونے کی سمجھنے والوں کیلئے ہمنے (اپنی) آیتیں کھول کھول کر بیان کردی ہیں (۹۸) اور وہی تو ہے جو آسمان سے مینہ برساتا ہے پھر ہم
ہی (جو مینہ برساتے ہیں) اس سے ہر طرح کی روئیدگی اگاتے ہیں پھر اسمیں سے سبز سبز کونپلیں نکالتے ہیں اور ان کونپلوں میں سے ایک دوسرے

(صفحہ ۱۱۳ کا بقیہ صفحہ ۱۱۴ سے آگے)
کو کہتے ہیں اور اپنی حاجت اور مراد کے واسطے کوئی مورتیں پوجتا ہے کوئی تارا کوئی سورج چاہا کہ میں بھی ایک کو اپنا رب ٹھہرا رکھوں، مو تو ان سے اول ہی ناخوش ہوئے، پھر کوئی تارا ٹھہرایا پھر وہ غائب ہوا تو جانا کہ ایک حال پر نہیں کوئی اور ہے اس پر حاکم آپ مستقل ہوتا تو اعلیٰ حال سے ادنیٰ حال میں آتا پھر چاند سورج میں بھی یہی حال پایا سبکو چھوڑ کر ایک کو پکڑا جسکو سب مانتے ہیں کہ سب سے بڑا ہے اور عقل صحیح کو چاہیئے کہ جب ایک کو مانا اس سے کون کام نہیں ہوسکتا کہ دوسرا درکار ہو ؟

(صفحہ ۱۱۴ کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ یعنی دین پیغمبروں کا راہ اللہ تک کی ہے ۲ے یعنی گروہ قریش ۳ے یہ انصار ہیں مدینہ کے رہنے والے ۱۲ ۴ے مانند تعریف محمدؐ کے اور آیت سنگسار کرنے زانی کے ؛

(صفحہ ۱۱۵ کا نوٹ)
ف یعنی ایک مدت تک دنیا میں زندہ رکھے جاتے پھر زمین میں دفن ہو کر خدا کے سپرد کیے جاتے ہو ۱۲

موضح القرآن

لہ ام القرا نام ہے مکہ کا اسکے معنے بستیوں کی جڑ ہے یا اسلئے کہا کہ تمام عرب کا مرجع تھا کہتے ہیں کہ پانی میں سے اول زمین یہی نکلی تھی اور آس پاس سے مراد عرب ہے یا سارا جہان ۲ے اس واسطے کہ نشان ایمان کا اور ستون دین کا نماز ہے ۳ے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود بن عنسی نے دعوی پیغمبری کا کیا تھا آنحضرتؐ کا بسبب جھوٹے دعوے انکے کے قائلین ہوئے کہ اس پر آیت نازل ہوئی ۱۲

(بقیہ صفحہ ۱۱۶ پر)

کیسا جڑے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے لٹکتے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار جو ایکدوسرے سے ملتے جلتے بھی
ہیں اور نہیں بھی ملتے یہ چیزیں جب پھلتی ہیں تو انکے پھلوں پر اور جب پکتی ہیں تو انکے پکنے پر نظر کرو ان میں ان لوگوں کیلئے جو ایمان لاتے ہیں خدا کی (قدرت کی)
بہت سی نشانیاں ہیں (۹۹) اور ان لوگوں نے جنوں کو خدا کا شریک ٹھہرایا حالانکہ انکو اُسی نے پیدا کیا اور بے سمجھے (جھوٹ بہتان) اُس کیلئے بیٹے اور بیٹیاں بنا کھڑی
کیں وہ ان باتوں سے جو اُسکی نسبت بیان کرتے ہیں پاک ہے اور (اسکی شان ان سے) بلند ہے (۱۰۰) (وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے اُسکے اولاد کہاں
سے ہو جبکہ اُسکی بیوی ہی نہیں اور اُس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے (۱۰۱) یہی (اوصاف رکھنے والا) خدا تمہارا پروردگار ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں
(وہی) ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے تو اُسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا نگران ہے (۱۰۲) (وہ ایسا ہے کہ) نگاہیں اسکا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے اور وہ بھید
جاننے والا خبردار ہے (۱۰۳) (اے محمدؐ ان سے کہدو کہ) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (روشن) دلیلیں پہنچ چکی ہیں تو جس نے (انکو آنکھ کھولکر) دیکھا اُس نے اپنا بھلا کیا اور
جو اندھا بنا رہا اُس نے اپنے حق میں برا کیا اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں (۱۰۴) اور ہم اسی طرح اپنی آیتیں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ کافر یہ نہ کہیں کہ تم
(یہ باتیں اہل کتاب سے) سیکھے ہوئے ہو اور تاکہ سمجھنے والے لوگوں کیلئے تشریح کر دیں (۱۰۵) اور جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آتا ہے اُسی کی پیروی کرو (اس پروردگار)
کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کرو (۱۰۶) اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ شرک نہ کرتے اور (اے پیغمبر) ہم نے تمکو ان پر نگہبان مقرر نہیں کیا اور نہ تم انکے
داروغہ ہو (۱۰۷) اور جن لوگوں کو یہ مشرک خدا کے سوا پکارتے ہیں انکو برا نہ کہنا کہ یہ بھی کہیں خدا کو بے ادبی سے بے سمجھے برا نہ کہہ بیٹھیں اسطرح ہم نے ہر ایک فرقے کے اعمال
(انکی نظروں میں) اچھے کر دکھائے ہیں پھر انکو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب وہ انکو بتائیگا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے (۱۰۸) اور یہ لوگ خدا کی سخت
قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر انکے پاس کوئی نشانی آئے تو وہ اس پر ضرور ایمان لے آئیں کہہ دو کہ نشانیاں تو سب خدا ہی کے پاس ہیں اور (مومنو) تمہیں کیا معلوم
ہے یہ تو ایسے بدبخت ہیں کہ انکے پاس نشانیاں آ بھی جائیں تب بھی ایمان نہ لائیں (۱۰۹) اور ہم انکے دلوں اور آنکھوں کو الٹ دینگے تو
جیسے یہ اس (قرآن) پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے (ویسے پھر نہ لائینگے) اور انکو چھوڑ دینگے کہ اپنی سرکشی میں بہکتے رہیں (۱۱۰)

(صفحہ ۱۱۵ کا بقیہ)
ے اول سپرد ہوتا ہے کہ پیٹ میں تاکہ آہستہ آہستہ دنیا میں اثر پیدا کرے پھر آکر ٹھیرتا ہے دنیا میں پھر سپرد ہوگا قبر میں تاکہ آہستہ آہستہ اثر آخرت کے پیدا کرے پھر جا ٹھیریگا جنت میں یا دوزخ میں

(صفحہ ہذا کا نوٹ)
ف جس طریق پر قرآن مجید میں آیتیں پھیر پھیر کر بیان کی گئی ہیں وہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی یہ کہہ سکے کہ یہ مضامین کسی شخص سے سیکھے گئے ہیں کہیں خدا کی قدرتوں کا بیان ہے کہیں اُسکی ہستی اور وحدانیت کے پُرزور دلائل ہیں کہیں اہل ایمان کو بشارتیں سنائی گئی ہیں کہیں کفار کو ڈرایا گیا ہے کہیں عمل نیک کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہیں اعمال بد سے منع کیا گیا ہے کہیں نصیحتیں ہیں کہیں حکمتیں ہیں غرض طرح طرح کے بیان ہیں اور اسی لئے ارشاد ہوا ہے کہ ہم اسی طرح اپنی آیتیں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ نہ کہیں کہ آنحضرتؐ نے یہ باتیں علماء یہود سے یا کسی دوسرے سے سیکھی ہیں ۱۲

موضح القرآن
لے مجوسیوں نے کہا تھا کہ شیطان شریک خدا تعالیٰ کا ہے ۱۲ ے سبب نزول اس آیت کا یہ تھا کہ جب نازل ہوئی آیت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم یعنی تحقیق تم اے کافرو اور جو چیز کہ بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ تعالیٰ کے ایندھن دوزخ کا ہے قریش نے کہا کہ اے محمد صلعم زبان اپنی بند کرلے تو گالی دینے بتوں ہمارے کے سے ورنہ ہم تیرے خدا کی ہجو کریں گے اور بعض روایت میں ہے کہ مسلمان بتوں کافروں کے کو گالی دیتے تھے، حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو گالی دینی کے لائق ہو اسکو بھی گالی نہ دو تم تاکہ
(بقیہ صفحہ ۱۱۷ پر)

اور اگر ہم اُن پر فرشتے بھی اتار دیتے اور مُردے بھی اُن سے گفتگو کرنے لگتے اور ہم سب چیزوں کو اُن کے سامنے
لا موجود بھی کر دیتے تو بھی یہ ایمان لانے والے نہ تھے الا ماشاء اللہ بات یہ ہے کہ یہ اکثر نادان ہیں (۱۱۱) اور اسی طرح
ہم نے شیطان (سیرت) انسانوں اور جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنا دیا تھا وہ دھوکا دینے کیلئے ایک دوسرے کے دل میں ملمع
کی باتیں ڈالتے رہتے تھے اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو اُنکو اور جو کچھ یہ افترا کرتے ہیں اسے چھوڑ دو (۱۱۲)
اور (وہ ایسے کام) اس لئے بھی (کرتے تھے) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے دل انکی باتوں پر مائل
ہوں اور وہ انہیں پسند کریں اور جو کام وہ کرتے تھے وہی کرنے لگیں (۱۱۳) (کہو) کیا میں خدا کے سوا اور منصف
تلاش کروں؟ حالانکہ اُس نے تمہاری طرف واضح المطالب کتاب بھیجی ہے اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب
(تورات) دی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ تمہارے پروردگار کیطرف سے برحق نازل ہوئی ہے تو تم ہرگز شک کرنیوالوں میں نہ ہونا (۱۱۴)
اور تمہارے پروردگار کی باتیں سچائی اور انصاف میں پوری ہیں اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سنتا
جانتا ہے (۱۱۵) اور اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں (گمراہ ہیں) اگر تم اُن کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں خدا کا رستہ بھلا دینگے
یہ محض خیال کے پیچھے چلتے اور نرے اٹکل کے تیر چلاتے ہیں (۱۱۶) تمہارا پروردگار اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اُس کے رستے
سے بھٹکے ہوئے ہیں اور اُن سے بھی خوب واقف ہے جو رستے پر چل رہے ہیں (۱۱۷) تو جس چیز پر (ذبح کیوقت) خدا کا نام لیا جائے
اگر تم اسکی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو تو اُسے کھا لیا کرو (۱۱۸) اور سبب کیا ہے کہ جس چیز پر خدا کا نام لیا جائے تم اُسے نہ کھاؤ حالانکہ
جو چیزیں اُس نے تمہارے لئے حرام ٹھیرا دی ہیں وہ ایک ایک کرکے بیان کر دی ہیں (بیشک انکو نہیں کھانا چاہیئے) مگر اس صورت میں کہ انکے (کھانے کے)
لئے ناچار ہو جاؤ، اور بہت سے لوگ بے سمجھے بوجھے اپنے نفس کی خواہشوں سے لوگوں کو بہکا رہے ہیں کچھ شک نہیں کہ ایسے لوگوں کو جو (خدا کی مقرر

(صفحہ ۱۱۶ کا بقیہ) اسکو گالی نہ دیں جو کہ گالی کے لائق نہیں ۰

ے یعنی جسکو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے وہ اول ہی حق سُن کر انصاف کرکے اسے قبول کر لیتا ہے اور جس نے پہلے ہی ضد کی وہ اگر نشانی بھی دیکھے تو کچھ حیلہ بنائے جیسے فرعون اتنی نشانیوں پر ایمان نہ لایا ۱۲

صفحہ ۱۱۷ کا نوٹ

موضح القرآن

لہ یہ کئی آیتیں اسی پر اتریں کہ کافر کہنے لگے کہ مسلمان اپنا مارا کھاتے ہیں اور اللہ کا مارا نہیں کھاتے، فرمایا کہ ایسے فریب کی باتیں شیطان سکھلاتے ہیں انسانوں کو شبہ ڈالنے کو حکم عقل کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہے آگے کھول کر بتا دیا کہ مارنیوالا سب کا اللہ تعالیٰ ہے و لیکن اسکے نام کی برکت ہے کہ جو اسکے نام پر ذبح ہوا حلال ہوا جو بغیر اسکے مر گیا سو مردار ہے

کی ہوئی حد سے باہر نکل جاتے ہیں تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے (۱۱۹) اور ظاہری اور پوشیدہ (ہر طرح کا) گناہ ترک کر دو جو لوگ گناہ
کرتے ہیں وہ عنقریب اپنے کئے کی سزا پائیں گے (۱۲۰) اور جس چیز پر خدا کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ کہ اس کا کھانا گناہ ہے ف۱
اور شیطان لوگ اپنے رفیقوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم لوگ اُنکے کہے پر چلے تو بیشک تم بھی مشرک
ہوئے (۱۲۱) بھلا جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اسکو زندہ کیا اور اس کیلئے روشنی کر دی جس کے ذریعے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا
ہے کہیں اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھیرے میں پڑا ہوا ہو اور اس سے نکل ہی نہ سکے اسی طرح کافر جو عمل کر رہے
ہیں وہ اُنہیں اچھے معلوم ہوتے ہیں (۱۲۲) اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم پیدا کئے کہ اُن میں مکاریاں کرتے رہیں
اور جو مکاریاں یہ کرتے ہیں اُن کا نقصان انہیں کو ہے اور (اس سے) بیخبر ہیں (۱۲۳) اور جب اُن کے پاس کوئی آیت آتی
ہے تو کہتے ہیں کہ جسطرح کی رسالت خدا کے پیغمبروں کو ملی ہے جبتک اسی طرح کی رسالت ہمکو نہ ملے ہم ہرگز ایمان
نہیں لائیں گے اس کو خدا ہی خوب جانتا ہے کہ (رسالت کا) کونسا محل ہے اور (وہ اپنی پیغمبری کسے عطا فرمائے) جو لوگ جرم
کرتے ہیں اُن کو خدا کے ہاں ذلت اور عذاب شدید ہوگا اس لئے کہ مکاریاں کرتے تھے (۱۲۴) تو جس شخص کو خدا
چاہتا ہے کہ ہدایت بخشے اُس کا سینہ اسلام کیلئے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کا سینہ تنگ
اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے اس طرح خدا ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے عذاب بھیجتا ہے لہ (۱۲۵) اور یہی
تمہارے پروردگار کا سیدھا رستہ ہے جو لوگ غور کرنے والے ہیں اُن کیلئے ہم نے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں (۱۲۶)
اُن کیلئے اُن کے اعمال کے صلے میں پروردگار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے اور وہی ان کا دوستدار ہے (۱۲۷)
اور جس دن وہ سب (جن و انس) کو جمع کریگا (اور فرمائیگا کہ) اے گروہِ جنات تم نے انسانوں سے بہت (فائدے) حاصل کئے تو جو

ف۱ یعنی جس جانور کے ذبح کرنے کے وقت خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اس کا کھانا حرام ہے امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ خدا کا نام نہ لئے جانے سے یہ مراد ہے کہ جو جانور غیر خدا کے لئے ذبح کیا جائے کیونکہ ایسے ہی جانور کا کھانا گناہ ہے اور اسکی دلیل ان کے نزدیک اسی سورت کی آیت ۱۴۵) او فسقا اہل لغیر اللہ بہ ہے۔ اسمیں تو کچھ شک ہی نہیں کہ ذبح لغیر اللہ حرام ہے لیکن ایک جماعت صحابہ و تابعین و فقہاء کا یہ مذہب ہے کہ جس جانور پر ذبح کرنے کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو خواہ بھول کر خواہ دانستہ اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ البتہ ایک حدیث سے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے پایا جاتا ہے کہ اگر کسی جانور کی نسبت یہ معلوم نہو کہ ذبح کیوقت اس پر خدا کا نام لیا گیا ہے یا نہیں تو خدا کا نام لیکر اس کا کھانا جائز ہے حدیث یوں ہے کہ چند اشخاص نے حضرت صلعم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں آپ نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور کھا لیا کرو ۱۲

موضح القرآن

لہ اوپر فرمایا تھا کہ کافر قسمیں کھاتے ہیں کہ ایک آیت دیکھیں تو البتہ یقین لاویں اور اللہ نے فرمایا تھا کہ ہم توفیق نہ دیں گے تو ایمان کیونکر

(بقیہ ۱۹ پر دیکھئے)

انسانوں میں اُن کے دوستدار ہونگے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایک دوسرے سے فائدہ اُٹھاتی رہے[ل] اور (آخر اس) وقت
کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا خُدا فرمایگا (اب) تمہارا ٹھکانا دوزخ ہی ہمیشہ اسمیں (جلتی) رہوگے مگر جو خدا
چاہے بیشک تمہارا پروردگار دانا اور خبردار ہے (۱۲۸) اور اسی طرح ہم ظالموں کو اُن کے اعمال کے سبب جو وہ کرتے تھے ایکدوسرے پر
مسلط کردیتے ہیں (۱۲۹) اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے پیغمبر نہیں آتے رہے جو میری
آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے آموجود ہونے سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے کہ (پروردگار) ہمیں اپنے گناہوں کا
اقرار ہے ان لوگوں کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور (اب) خود اپنے اوپر گواہی دی کہ کفر کرتے
تھے (۱۳۰) (اے محمد) یہ (جو) پیغمبر آتے رہے اور کتابیں نازل ہوتی رہیں تو) اس لئے کہ تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم
سے ہلاک کردے اور وہاں کے رہنے والوں کو (کچھ بھی) خبر نہ ہو (۱۳۱) اور سب لوگوں کے بلحاظ اعمال درجے (مقرر) ہیں اور جو کام
یہ لوگ کرتے ہیں خدا اُن سے بیخبر نہیں (۱۳۲) اور تمہارا پروردگار بے پروا اور صاحب رحمت ہے اگر چاہے (تو اے بندو)
تمہیں نابود کردے اور تمہارے بعد جن لوگوں کو چاہے تمہارا جانشین بنادے جیسا تم کو بھی دوسرے لوگوں کی نسل سے
پیدا کیا ہے (۱۳۳) کچھ شک نہیں کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ (وقوع میں) آنیوالا ہے اور تم (خدا کو) مغلوب نہیں کر سکتے (۱۳۴)
کہدو کہ لوگو! تم اپنی جگہ عمل کئے جاؤ میں (اپنی جگہ) عمل کئے جاتا ہوں عنقریب تم کو معلوم ہو جایگا کہ آخرت میں (بہشت)
کس کا گھر ہوگا کچھ شک نہیں کہ مشرک نجات نہیں پانے کے (۱۳۵) اور (یہ) لوگ خدا ہی کی پیدا کی ہوئی چیزوں یعنی کھیتی اور چوپایوں میں خدا
کا بھی ایک حصہ مقرر کرتے ہیں اور اپنے خیال (باطل) سے کہتے ہیں کہ یہ (حصہ) تو خدا کا اور یہ ہمارے شریکوں (یعنی بتوں) کا تو جو
حصہ انکے شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو خدا کی طرف نہیں جا سکتا اور جو حصہ خدا کا ہوتا ہے وہ اُن کے شریکوں کی طرف جا سکتا ہے یہ کیسا بُرا انصاف ہے[ف] (۱۳۶)

(صفحہ ۱۱۸ کا بقیہ) لاویں گے ذبح میں مُردے حلال کرنے کیلئے ان کے حیلے نقل کر اب اس بات کا جواب فرمایا کہ جس میں عقل اس طرف چلے کہ اپنی بات نہ چھوڑے جو دلیل دیکھے کچھ حیلہ بنائے وہ نشان ہے گمراہی کا اور جسکی عقل چلے انصاف میں اور حکمبرداری پر وہ نشان ہدایت کا ہے ان لوگوں میں نشان ہیں گمراہی کے اُنکو کوئی آیت اثر نہ کرے ۔

(صفحہ ۱۱۹ کا حاشیہ)

ف اس آیت میں خدا مشرکوں کی مذمت کرتا ہے کہ انہوں نے طرح طرح کی کفر و شرک کی رسمیں نکالی ہیں جنمیں اوروں کو خدا کا شریک بنایا ہے مخلوق تو خدا کی اور اسی میں سے ایک حصہ خدا کا مقرر کرتے یعنی زراعت اور پھلوں اور چارپایوں میں ایک حصہ خدا کا اور دوسرا حصہ بتوں کا ٹھہراتے ایں کہ بڑھ کر یہ حماقت کہ بتوں کو خدا پر مقدم رکھتے اس طرح سے کہ اگر بتوں کے حصے میں کچھ خرچ ہوجاتا تو اتنا خدا کے حصہ میں سے لے لیتے اور اگر خدا کے حصے میں سے کچھ خرچ ہوجاتا تو بتوں کے حصے میں سے نہ لیتے اور کہتے کہ خدا غنی ہے اور بت فقیر ہیں۔

موضح القرآن

ل فائدہ اٹھانا آدمیوں کا جنوں سے یہ ہے کہ نفس کی آرزوں کی طرف راہ دکھائی آدمیوں کو اور فائدہ اٹھانا جنوں کا آدمیوں سے یہ ہے کہ تابعدار جنوں کی ہوگئی لوگی

(بقیہ صفحہ ۱۲۰ پر)

اسی طرح بہت سے مشرکوں کو اُن کے شریکوں نے اُن کے بچوں کو جان سے مار ڈالنا اچھا کر دکھایا ہے تاکہ انہیں ہلاکت
میں ڈال دیں اور اُنکے دین کو اُن پر خلط ملط کر دیں اور اگر خدا چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو اُنکو چھوڑ دو کہ وہ جانیں اور اُنکا جھوٹ (۱۳۷)
اور اپنے خیال سے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ چارپائے اور کھیتی منع ہے اسے اس شخص کے سوا جسے ہم چاہیں کوئی نہ کھائے اور بعض چارپائے ایسے ہیں
کہ اُنکی پیٹھ پر چڑھنا منع کر دیا گیا ہے اور بعض مویشی ایسے ہیں جن پر (ذبح کرتے وقت) خدا کا نام نہیں لیتے سب خدا پر جھوٹ ہے
وہ عنقریب اُنکو اُن کے جھوٹ کا بدلہ دیگا (۱۳۸) اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو بچہ ان چارپایوں کے پیٹ میں ہے وہ خاص ہمارے مردوں کیلئے
ہے اور ہماری عورتوں کو (اس کا کھانا) حرام ہے اور اگر وہ بچہ مرا ہوا ہو تو سب اس میں شریک ہیں (یعنی اسے مرد اور عورتیں
سب کھائیں) عنقریب خدا اُن کو اُنکے ڈھکوسلوں کی سزا دیگا بیشک وہ حکمت والا خبردار ہے (۱۳۹) ف جن لوگوں نے اپنی اولاد کو
بیوقوفی سے بے سمجھی سے قتل کیا اور خدا پر افترا کر کے اس کی عطا فرمائی ہوئی روزی کو حرام ٹھیرایا وہ گھاٹے میں پڑ گئے وہ بیشبہ
گمراہ ہیں اور ہدایت یافتہ نہیں ہیں (۱۴۰) ف اور خدا ہی تو ہے جس نے باغ پیدا کئے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور جو چھتریوں پر
نہیں چڑھائے ہوئے وہ بھی اور کھجور اور کھیتی جنکے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو (بعض باتوں میں) ایکدوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور (بعض باتوں میں)
نہیں ملتے جب یہ چیزیں پھلیں تو انکے پھل کھاؤ اور جس دن (پھل توڑو اور کھیتی) کاٹو تو خدا کا حق بھی اسمیں سے ادا کرو ۲ اور بیجا
نہ اڑانا کہ خدا بیجا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا (۱۴۱) اور چارپایوں میں بوجھ اٹھانے والے (یعنی بڑے بڑے) بھی پیدا کئے
اور زمین سے لگے ہوئے (یعنی چھوٹے چھوٹے) بھی (پس) خدا کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ
تمہارا صریح دشمن ہے (۱۴۲) (یہ بڑے چھوٹے چارپائے) آٹھ قسم کے (ہیں) دو (دو) بھیڑوں میں سے اور دو (دو) بکریوں میں سے (یعنی ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ)
(اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ (خدا نے) دونوں (کے) نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں (کی) مادینوں کو یا جو بچہ مادینوں کے پیٹ میں لپٹ رہا ہو اسے اگر سچے ہو تو

(صفحہ ۱۱۹ کا حاشیہ)

ے دنیا میں انسان بت پوجتے ہیں وہ فی الحقیقت جن ہیں، اس خیال پر کہ وہ ہماری حاجت دیں گے انکو نیازیں چڑھاتے ہیں جب آخرت میں وہ جن اور انسان برابر پکڑے جاویں گے تب یوں عذر کریں گے کہ ہم نے پوجا نہیں لیکن آپس کی کارروائی کرتے تھے، اور یہ جو فرمایا کہ دوزخ میں ہمیشہ رہو گے مگر جو خدا چاہے یہ اس واسطے کہ اگر عذاب دوزخ دائم ہے تو اسی کے چاہنے سے ہے، وہ چاہے تو موقوف کرے لیکن ایک چیز بتا چکا

ے روایت میں ہے کہ مشرک عرب کے بیچ میں کھیتی کے ایک لکیر کھینچتے تھے اور آدھی واسطے اللہ تعالیٰ کے اور آدھی واسطے بتوں کے مقرر کرتے تھے اور اسی طرح چارپایوں کو قسمت کرتے تھے بعضے واسطے خدا کے اور بعضے بتوں کے ٹھیراتے جو حصہ کہ خدا کا ہوتا مہمانوں اور فقیروں کو دیتے اور جو حصہ بتوں کا ہوتا خادموں اور مجاوروں کو دیتے اور اگر خدا کا ہوتا بہتر تو بدل کرتے ساتھ بتوں کے اور اگر حصہ بتوں کا بہتر ہوتا اوپر حال اپنے کے رکھتے اور کہتے کہ خدا تو نگہ ہے اور اگر بتوں کا حصہ خدا کے حصہ میں مل جاتا تو تمام بتوں کا کر دیتے اور کہتے کہ یہ محتاج ہیں، حق تعالیٰ نے اس حال سے خبر دی اگلی آیت میں۔

(صفحہ ۱۲۰ کا حاشیہ)

ف مشرکوں نے ایک یہ بھی رسم نکال رکھی ہے کہ اگر جانور ذبح کیا جائے اور اس کے پیٹ میں سے بچہ نکلے تو اگر بچہ زندہ نکلے مردوں کو اس کا کھانا حلال اور عورتوں کو

(بقیہ صفحہ ۱۲۱ پر دیکھو)

مجھے سند سے بتاؤ (۱۴۳) اور دُو (دُو) اونٹوں میں سے اور دُو (دُو) گایوں میں سے اُنکی بابت بھی اُن سے پوچھو کہ (خدا نے) دونوں
(کی) نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں (کی) مادیوں کو یا جو بچہ مادیوں کے پیٹ میں لپٹ رہا ہو اسکو، بھلا جس وقت خدا نے تمکو اس کا
حکم دیا تھا تم اس وقت موجود تھے؟ تو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو خدا پر جھوٹ افترا کرے تاکہ از راہ بے دانشی لوگوں کو گمراہ کرے
کچھ شک نہیں کہ خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۱۴۴) کہو جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں اُنمیں کوئی چیز جسے کھانے والا
کھائے حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ وہ مرا ہوا جانور ہو یا بہتا لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو
کہ اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو اور اگر کوئی مجبور ہو جائے لیکن نہ تو نافرمانی کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے تو تمہارا
پروردگار بخشنے والا مہربان ہے (۱۴۵) اور یہودیوں پر ہم نے سب ناخن والے جانور حرام کر دیے تھے اور گایوں اور بکریوں سے انکی چربی
حرام کر دی تھی سوا اس کے جو اُن کی پیٹھ پر لگی ہو یا اوجھڑی میں ہو یا ہڈی میں ملی ہو یہ سزا ہم نے انکو انکی شرارت
کے سبب دی تھی اور ہم تو سچ کہنے والے ہیں (۱۴۶) اور اگر یہ لوگ تمہاری تکذیب کریں تو کہدو کہ تمہارا پروردگار صاحب رحمت وسیع ہے
مگر اس کا عذاب گنہگار لوگوں سے نہیں ٹلیگا (۱۴۷) جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ کہیں گے کہ اگر خدا چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ
ہمارے باپ دادا (شرک کرتے) اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ اسی طرح اُن لوگوں نے تکذیب کی تھی جو اُن سے پہلے تھے یہاں تک کہ ہمارے
عذاب کا مزہ چکھ کر رہے کہدو کیا تمہارے پاس کوئی سند ہے اگر ہے تو اسے ہمارے سامنے نکالو تم محض خیال کے پیچھے چلتے اور اٹکل کے
تیر چلاتے ہو (۱۴۸) کہدو کہ خدا ہی کی حجت غالب ہے اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دیدیتا (۱۴۹) کہو کہ اپنے گواہوں کو لاؤ
جو بتائیں کہ خدا نے یہ چیزیں حرام کی ہیں پھر اگر وہ (آکر) گواہی دیں تو تم اُن کے ساتھ گواہی دینا اور نہ
اُن لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں، اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

(صفحہ ۱۲۰ کا حاشیہ)
حرام اور اگر وہ مردہ نکلے تو مردوں اور عورتوں سب کیلئے حلال ۱۲

مُوضح القرآن

لے بیٹیوں کا مارنا روا رکھتے تھے اور یہ سخت وبال ہے۔

ے اس کا حق دو جس دن کٹے یعنی زکوٰۃ اسی دن ہے جس دن ہاتھ لگے، جو زمین اپنے ملک میں ہو اور اسمیں خراج نہ آتا ہو اسکے محصول میں حق اللہ کا ہے، اگر پانی دیتے ہوئے سر ہو تو بیسواں حصہ اور اگر بن پانی دیئے ہو، تو دسواں حصہ ۱۲

(صفحہ ۱۲۱ کا حاشیہ)
ف جن چیزوں کو خدا نے یہود پر ان کے ظلم اور شرارت و سرکشی کے سبب حرام کر دیا تھا جس کا اجمالی بیان سورۂ نساء کی آیت ۱۶۰ میں ہے انکی تفصیل اس آیت میں ہے، وہ ایک تو وہ جانور تھے جنکی انگلیاں پھٹی ہوئی نہ ہوں جیسے اونٹ اور شتر مرغ اور بطخ یا کھر والے جانور جیسے گورخر، یا پنجے والے پرندے اور گائے بکری کی چربی، سوا اس چربی کے جو انکی پیٹھ یا اوجھڑی میں لگی ہوئی ہو جیسے ہاتھ پاؤں یا پسلی یا آنکھ یا کان کی چربی کہ یہ حلال تھی ۱۲

مُوضح القرآن

یعنی رحمت کی سمائی سے اب تک تم بچے ہو لیکن نجانو کہ عذاب پھر گیا۔

اور بتوں کو اپنے پروردگار کی برابر ٹھیراتے ہیں (۱۵۰) کہہ اے لوگو آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے
تم پر حرام کی ہیں (انکی نسبت اُسنے اس طرح ارشاد فرمایا ہی) کہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ سے (بدسلوکی نہ کرنا بلکہ)
سلوک کرتے رہنا اور ناداری (کے اندیشے) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا کیونکہ تم کو اور انکو ہمیں رزق دیتے ہیں اور بیحیائی کے کام ظاہر ہوں یا
پوشیدہ اُن کے پاس نہ پھٹکنا ۱ اور کسی جان (والے) کو جس کے قتل کو خدا نے حرام کر دیا ہی قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی جس کا شریعت
حکم دے) ۲ ان باتوں کا وہ تمہیں ارشاد فرماتا ہی تاکہ تم سمجھو (۱۵۱) اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طریق سے کہ بہت ہی
پسندیدہ ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے مگر
اس کی طاقت کے مطابق اور جب (کسی کی نسبت) کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو گو وہ (تمہارا) رشتہ دار ہی ہو اور خدا کے عہد
کو پورا کرو ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہی تاکہ تم نصیحت کرو (۱۵۲) اور یہ کہ میرا سیدھا رستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا اور رستوں پر نہ
چلنا کہ (ان پر چل کر) خدا کے رستے سے الگ ہو جاؤ گے ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہی تاکہ تم پرہیزگار بنو (۱۵۳) (ہاں) پھر (سن رکھو کہ)
ہمنے موسیٰ کو کتاب عنایت کی تھی تاکہ ان لوگوں پر جو نیکوکار ہیں نعمت پوری کر دیں اور (اسمیں) ہر چیز کا بیان (ہی) اور ہدایت (ہے)
اور رحمت ہے تاکہ (انکی امت کے) لوگ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر ہونے کا یقین کریں ۳ (۱۵۴) اور (اے کفر کرنیوالو) یہ کتاب بھی ہمیں نے
اتاری ہے برکت والی تو اسکی پیروی کرو اور خدا سے ڈرو تاکہ تم پر مہربانی کی جائے (۱۵۵) (اور اس لیئے اتاری ہی کہ) تم یوں نہ
کہو کہ ہم سے پہلے دو ہی گروہوں پر کتابیں اتری تھیں اور ہم ان کے پڑھنے سے (معذور اور) بیخبر تھے ۴ (۱۵۶) یا (یہ نہ) کہو کہ اگر ہم
پر بھی کتاب نازل ہوتی تو ہم ان لوگوں کی نسبت کہیں سیدھے رستے پر ہوتے سو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے
دلیل اور ہدایت اور رحمت آگئی ہے تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا کی آیتوں کی تکذیب کرے اور

موضح القرآن

۱ مراد بیحیائی سے زنا ہی اور اسکے اسباب، سردار عرب کے آدمیوں سے پوشیدہ زنا کرتے تھے اور اوباش اور بیباک ظاہر زنا کرتے تھے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ نزدیک نجاؤ تم دونوں قسم کے زنا کے بعضوں نے کہا ہی کہ بیحیائی ظاہر کی شراب ہے اور باطن کی زنا ہے، یا بیحیائی ظاہر کی جو ہاتھ پاؤں سے ہو اور باطن کی جو نیت سے ہو
۲ قاتل، مرتد اور زانی کا قتل جائز ہی
۳ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے حکم ہمیشہ سے جاری رہے، پیچھے توریت اتری تو شرح اور مفصل ہوئی،
۴ یعنی یہ کتاب اتاری کہ تم کو عذر کی جگہ باقی نہ رہے ۱۲

اُن سے لوگوں کو پھیرے، جو لوگ ہماری آیتوں سے پھیرتے ہیں، اس پھیرنے کے سبب ہم انکو بُری عذاب
کی سزا دیں گے ۱۵۷ یہ اِسکے سوا اور کس بات کے منتظر ہیں کہ اُن کے پاس فرشتے آئیں، یا خود تمہارا پروردگار آئے، یا
تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آجائیں، مگر جس روز تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آجائینگی تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اُس
وقت اسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دیگا یا اپنی ایمان کی حالت میں نیک عمل نہیں کئے ہوں گے تو گناہوں
سے توبہ کرنا مفید نہ ہوگا (اے پیغمبر ان سے) کہدو کہ تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں ۱۵۸ جن لوگوں نے اپنے دین
میں بہت سے رستے نکالے اور کئی کئی فرقے ہوگئے اُن سے تم کو کچھ کام نہیں، اُن کا کام خدا کے حوالے پھر جو جو کچھ وہ
کرتے رہے ہیں وہ اُن کو سب بتائے گا ف۱ ۱۵۹ جو کوئی (خدا کے حضور) نیکی لیکر آئیگا اُس کو ویسی دس نیکیاں ملیں گی
اور جو بُرائی لائے گا اُسے سزا ویسی ہی ملے گی اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا ۱۶۰ کہدو کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا
رستہ دکھا دیا ہے (یعنی دین صحیح) مذہب ابراہیمؑ کا جو ایک (خدا) ہی کی طرف کے تھے اور
مشرکوں میں سے نہ تھے ۱۶۱ (یہ بھی) کہدو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب
خدائے رب العالمین ہی کیلئے ہے ۱۶۲ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں
سب سے اول فرماں بردار ہوں ۱۶۳ کہو کیا میں خدا کے سوا اور پروردگار تلاش کروں اور وہی تو
ہر چیز کا مالک ہے اور جو کوئی (بُرا) کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ
نہیں اٹھائے گا، پھر تم سب کو اپنے پروردگار کیطرف لوٹ کر جانا ہے تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم کو بتائیگا ۱۶۴
اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تمکو اپنا نائب بنایا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے

ف۱ دین میں تفرقہ ڈالنا اور کئی کئی فرقے بن جانا خدا کو سخت ناپسند ہے اسی لئے فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور کئی کئی فرقے بن گئے (اے پیغمبر) اُن سے تم کو کچھ سروکار نہیں خدا تعالیٰ کی مرضی تو یہ ہے کہ سب لوگ ایک دین (یعنی اسلام) پر جو دین برحق ہے چلیں اور اس کی ہدایتوں پر عمل کریں، مگر کوئی کسی رستے پر چلتا ہے کوئی کسی پر، کسی نے کوئی طریقہ اختیار کیا ہے کسی نے کوئی راہ اور آپس میں اتفاق کی جگہ نفرت و عداوت پیدا ہوگئی ہے کچھ شک نہیں کہ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ قرآن کو غور سے نہیں پڑھتے اور اس کے احکام پر کاربند نہیں ہوتے اگر خدا تعالیٰ کے مقصد کو سمجھ لیا جائے تو اختلاف و تفرقے کا نام و نشان نہ رہے ۱۲

بیشک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے ؛ ۱۶۵

سورۂ اعراف مکی ہے اور اسمیں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں
شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

المصٓ[1] ۱ اے محمد یہ کتاب جو تم پر نازل ہوئی ہے اس سے تم کو تنگدل نہیں ہونا چاہیئے یہ نازل اس لیئے ہوئی ہے کہ
تم اسکے ذریعہ سے (لوگوں کو) ڈرسناؤ اور یہ ایمان والوں کیلئے نصیحت ہے ۲ (لوگو) جو (کتاب) تم پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نازل ہوئی ہے
اسکی پیروی کرو اور اس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو اور تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو ۳ اور کتنی ہی بستیاں
ہیں کہ ہم نے تباہ کر ڈالیں جن پر ہمارا عذاب یا تو رات کو آتا تھا جبکہ وہ سوتے تھے یا دن کو جب وہ قیلولہ یعنی دوپہر کو
آرام کرتے تھے ؛ ۴ تو جس وقت ان پر عذاب آتا تھا اُن کے مُنہ سے یہی نکلتا تھا کہ ہائے ہم اپنے اوپر ظلم کرتے رہے ۵
تو جن لوگوں کیطرف پیغمبر بھیجے گئے ہم اُن سے بھی پرسش کرینگے اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے ۶ پھر اپنے علم سے
اُن کے حالات بیان کرینگے اور ہم کہیں غائب تو نہیں تھے ۷ اور اس روز (اعمال کا) تلنا برحق ہے تو جن لوگوں کے
(عملوں کے) وزن بھاری ہونگے وہ تو نجات پانے والے ہیں ۸ اور جن لوگوں کے (عملوں کے) وزن ہلکے ہونگے تو یہی لوگ ہیں
جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا اس لیئے کہ ہماری آیتوں کے بارے میں بے انصافی کرتے تھے ۹ [2] اور ہمیں نے زمین میں تمہارا ٹھکانا
بنایا اور اسمیں تمہارے لیئے سامانِ معیشت پیدا کیئے (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو ۱۰ اور ہمیں نے تمکو (ابتدا میں مٹی سے) پیدا کیا پھر
۱۱ تمہاری صورت شکل بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو (سب نے) سجدہ کیا لیکن ابلیس کہ وہ سجدہ کرنیوالوں میں (شامل) نہ ہوا
(خدا نے) فرمایا جب میں نے تجھکو حکم دیا تو کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے باز رکھا اس نے کہا کہ میں اس سے افضل ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا
کیا اور اسے مٹی سے بنایا ہے ۱۲ فرمایا تو (بہشت سے) اتر جا تجھے شایاں نہیں کہ یہاں غرور کرے پس ذلیل ہو ۱۳ اس نے کہا کہ مجھے

موضح القرآن

[1] یہ حروف نام قرآن کا ہے، یا نام اس سورۃ کا ہے یا حروف اشارات ہے طرف اسم الٰہی کے الف سے مراد اللہ تعالیٰ ہی اور لام سے لطیف اور میم سے ملک اور ص سے صبور یا معنے یہ ہیں کہ میں اللہ ہوں دانا تر کہ جدا کرتا ہوں حق کو باطل سے

[2] ہر شخص کے عمل لکھے جاتے ہیں موافق وزن کے، وہی کام ہے کہ صدق سے اور محبت سے موافق حکم کے کیا، اور برمحل کیا تو اس کا وزن بڑھ گیا اور دکھاوے کو یا ریس کو کیا یا موافق حکم کے نہ کیا یا ٹھکانے پر نہ کیا، تو وزن گھٹ گیا آخرت میں وہ کاغذ تولیں گے جسکے نیک کام بھاری ہوئے تو برے کام بخشے گئے اور ہلکے ہوئے تو بگڑ گیا ؛

[3] شیطان نے مغالطہ کھایا کہ قیاس کیا آگ کی بہتری کا خاک سے اس واسطے کہ آگ خیانت کرنے والی ہے کہ جو چیز اسمیں ڈال دیں اسے نیست و نابود کر دیتی ہے، اور خاک امانت دار، اور آگ متکبر ہے اور خاک متواضع ہے۔ اور خاک نقش پذیر ہے اور آگ نقش سوز ہے ؛ ۱۲

اُس دن تک مہلت عطا فرما جس دن لوگ (قبروں سے) اُٹھائے جائیں گے (۱۴) فرمایا (اچھا) تجھکو مہلت

دی جاتی ہے (۱۵) (پھر) شیطان نے کہا کہ مجھے تو تُو نے ملعون کیا ہی ہے، میں بھی تیرے سیدھے رستے پر

اُن (کو گمراہ کرنے کیلئے) بیٹھوں گا[۱] (۱۶) پھر اُن کے آگے سے اور پیچھے سے اور دائیں سے اور بائیں سے (غرض ہر طرف سے)

آؤں گا (اور ان کی راہ ماروں گا)[۲] اور تو اُن میں اکثر کو شکر گزار نہیں پائیگا (۱۷) (خدا نے) فرمایا نکل جا یہاں سے

پاجی مردود، جو لوگ انمیں سے تیری پیروی کریں گے میں (انکو اور تجھکو جہنم میں ڈال کر) تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا (۱۸)

اور (ہمنے) آدمؑ (سے کہا کہ) تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو سہو اور جہاں سے چاہو اور جو چاہو (نوش جان)

کرو مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ[۳] گنہگار ہو جاؤ گے (۱۹) تو شیطان دونوں کو بہکانے لگا تاکہ اُن کے ستر کی

چیزیں جو اُن سے پوشیدہ تھیں کھول دے[۴] اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے پروردگار نے اس درخت سے صرف اس لئے منع

کیا ہے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ جیتے نہ رہو (۲۰) اور اُس سے قسم کھا کر کہا کہ میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں (۲۱)

غرض (مردود نے) دھوکا دیکر انکو معصیت کیطرف کھینچ ہی لیا جب انہوں نے اس درخت (کے پھل) کو کھا لیا

تو اُن کی ستر کی چیزیں کھل گئیں اور وہ بہشت کے (درختوں کے) پتے توڑ توڑ کر (اپنے اُوپر چپکانے) اور ستر چھپانے لگے

تب اُن کے پروردگار نے اُنکو پکارا کہ کیا میں نے تمکو اس درخت کے پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا اور جتا نہیں دیا تھا کہ

شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے (۲۲) دونوں عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہمنے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں

بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کریگا تو ہم تباہ ہو جائیں گے (۲۳) (خدا نے) فرمایا (تم سب بہشت سے) اُتر جاؤ (اب) تم ایک دوسرے

کے دشمن ہو اور تمہارے لئے ایک وقت (خاص) تک زمین میں ٹھکانا اور (زندگی کا) سامان (کر دیا گیا) ہے (۲۴) (یعنی) فرمایا کہ اسی میں

موضح القرآن

[۱] یعنی میں تو گمراہ ہوا،
اب ان کی بھی راہ ماروں گا
[۲] یعنی آؤں گا میں آگے
آدمیوں کے سے کہ قیامت
اور بہشت اور دوزخ کو
بھلا دوں گا اور پیچھے ان کے
سے آؤں گا کہ دنیا کو ان کی
آنکھوں میں آرائش دوں گا
اور دائیں ان کے سے آؤں گا
کہ نیکیوں سے غرور میں ڈالوں گا
اور بائیں ان کے سے آؤں گا
کہ برائیاں ان کو میں شیریں
کر دوں گا۔
[۳] درخت گیہوں ہے، یا
انگور ہے یا لہسن ہے۔
[۴] شیطان نے جانا کہ گناہ
کئے سے لباس ان کا چھنے گا
پس چاہا کہ گناہ میں ڈالے
کہ لباس ان کا دور ہووے
اور ستر کے کھلنے سے فرشتوں
میں رسوا ہو دیں۔ ۱۲

تمہارا جینا ہوگا اور اسی میں مرنا اور اسی میں سے (قیامت کو زندہ کرکے) نکالے جاؤ گے (۲۵) اے بنی آدم ہم نے تم پر پوشاک
اتاری کہ تمہارا ستر ڈھانکے اور (تمہارے بدن کو) زینت (دے) اور (جو) پرہیزگاری کا لباس (ہے) وہ سب سے اچھا ہے یہ خدا کی نشانیاں
ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں (۲۶) اے بنی آدم (دیکھنا کہیں) شیطان تمہیں بہکا نہ دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو بہکا کر بہشت سے
نکلوا دیا اور ان سے ان کے کپڑے اتروا دیئے تاکہ ان کے ستر ان کو کھول کر دکھا دے وہ اور اس کے بھائی تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے
رہتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ہم نے شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے (۲۷) اور جب کوئی بیحیائی کا کام
کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور خدا نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے کہہ دو کہ خدا بیحیائی کے کام
کرنے کا حکم ہرگز نہیں دیتا بھلا تم خدا کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں؟ (۲۸) کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو
انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ہر نماز کے وقت سیدھا قبلے کی طرف رخ کیا کرو اور خاص اسی کی عبادت کرو اور اسی کو پکارو اس نے
جس طرح تم کو ابتدا میں پیدا کیا تھا اسی طرح تم پھر پیدا ہوگے (۲۹) ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت
ہوچکی ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو رفیق بنالیا اور سمجھتے (یہ) ہیں کہ ہدایت یاب ہیں (۳۰) اے بنی آدم ہر نماز کے وقت اپنے
تئیں مزین کیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور بیجا نہ اڑاؤ کہ خدا بیجا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا (۳۱) پوچھو تو کہ جو زینت
(و آرائش) اور کھانے (پینے) کی پاکیزہ چیزیں خدا نے اپنے بندوں کیلئے پیدا کی ہیں ان کو حرام کس نے کیا ہے؟ کہہ دو کہ یہ چیزیں
دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کیلئے ہیں اور قیامت کے دن خاص انہی کا حصہ ہونگی اسی طرح خدا اپنی آیتیں سمجھنے والوں
کیلئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے (۳۲) کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور
گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے اور اس کو بھی کہ تم کسی کو خدا کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند

ف زینت اس چیز کو کہتے ہیں
جس سے آرائش کی جائے جیسے
لباس، ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ
جاہلیت کے زمانے میں لوگ کعبے
کا طواف ننگے کرتے تھے، خدا
نے اس سے منع فرمایا اور حکم
دیا کہ جب طواف کو یا مسجد میں
نماز کو آؤ تو لباس پہن کر آؤ،
ننگے نہ آؤ۔ اس سے نماز میں ستر
کی چیزوں کو ڈھانکنا فرض ہو گیا
اہل علم کے نزدیک ہر حالت
میں ستر عورت فرض ہے، خواہ
آدمی تنہا ہی کیوں نہ ہو۔ بعض
نے کہا آرائش سے مراد کنگھی کرنا
اور خوشبو لگانا ہے، مگر صحیح پہلی
بات ہے اور اگر کنگھی بھی کر لی
جائے اور خوشبو بھی لگا لی جائے
تو آرائش پر آرائش ہے، کھاؤ
اور پیو کے ارشاد سے مقصود
خدا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا ہے
یعنی پاکیزہ اور ستھری چیزوں
سے جو خدا نے تمہارے ہی لئے
پیدا کی ہیں متمتع ہو اور خدا کا شکر
کرو۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ
کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ
دو لیکن نہ بیجا اڑاؤ نہ اتراؤ،
کیونکہ خدا تعالیٰ کو یہ بات خوش
آتی ہے کہ اپنی نعمت اپنے بندے
پر دیکھے، جس طرح طیبات
رزق کے کھانے پینے کی اجازت
ہے اسی طرح بیجا اڑانے کی ممانعت
ہے، یعنی بے ضرورت کھانا، یا
شکم سیری کی حالت میں کھانا،
کہ یہ افراط داخل اسراف ہے، یہ
آیت اسراف کرنے والوں کو
(بقیہ صہ ۱۲۷ پر)

نازل نہیں کی، اور اس کو بھی خدا کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں ۞۳۳ اور ہر ایک فرقے کے لئے
(موت کا) ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آجاتا ہے تو نہ تو ایک گھڑی دیر کر سکتے ہیں نہ جلدی ۞۳۴ اے بنی آدم (ہم
تمکو یہ نصیحت ہمیشہ کرتے رہے ہیں کہ) جب ہمارے پیغمبر تمہارے پاس آیا کریں اور ہماری آیتیں تم کو سنایا کریں (تو ان پر ایمان لایا
کرو کہ) جو شخص (انپر ایمان لا کر خدا سے) ڈرتا رہے گا اور اپنی حالت درست رکھے گا تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک
ہونگے ۞۳۵ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی وہی دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اس میں جلتے رہیں گے ۞۳۶
تو اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے، اُن کو اُن کے نصیب کا لکھا ملتا
ہی رہے گا یہاں تک کہ جب اُن کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) جان نکالنے آئیں گے تو کہیں گے کہ جن کو تم خدا کے
سوا پکارا کرتے تھے وہ (اب) کہاں ہیں؟ وہ کہیں گے (معلوم نہیں) کہ وہ ہم سے (کہاں) غائب ہوگئے اور اقرار کریں گے
کہ بیشک وہ کافر تھے ۞۳۷ تو خدا فرمائے گا کہ جنوں اور انسانوں کی جو جماعتیں تم سے پہلے ہو گزری ہیں اُن
ہی کے ساتھ تم بھی داخلِ جہنم ہو جاؤ۔ جب ایک جماعت (وہاں) جا داخل ہوگی تو اپنی (مذہبی) بہن (یعنی اپنے جیسی دوسری
جماعت) پر لعنت کریگی یہاں تک کہ جب سب اس میں داخل ہو جائیں گے تو پچھلی جماعت پہلی کی نسبت کہے گی اے ہمارے پروردگار!
ان ہی لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا تو ان کو آتشِ جہنم کا دگنا عذاب دے خدا فرمائیگا کہ (تم) سب کو دگنا (عذاب
دیا جائیگا) مگر تم نہیں جانتے ۞۳۸ اور پہلی جماعت پچھلی سے کہے گی کہ تم کو ہم پر کچھ بھی فضیلت نہ ہوئی تو جو عمل تم کیا
کرتے تھے اسکے بدلے میں عذاب کے مزے چکھو ۞۳۹ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اُن سے سرتابی کی اُن کیلئے نہ آسمان
کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جائے، اور گنہگاروں کو

(صفحہ ۱۲۶ کا بقیہ)
حق میں ایک وعید ہے؛
ف۲ اس آیت سے پایا جاتا ہے کہ جس طرح کھانے پینے کی چیزوں اور مال کا اڑانا حرام ہے اسی طرح ان کو ترک کر دینا اور ان سے فائدہ نہ اٹھانا بھی خدا کو ناپسند ہے اور سچ پوچھو تو یہ خدا کی نعمتوں کی ناشکری ہے، اگر خدا کسی کو اعلیٰ قسم کی چیزیں کھانے پینے پہننے کو دے، تو وہ ان کو چھوڑ کر ادنیٰ درجے کی چیزیں کیوں اختیار کرے ایسا کرنا خدا کی سنت کیخلاف ہے اس نے تمام کھانے پینے اور پہننے کی اور زیب و زینت کی چیزیں حلال کی ہیں اور جب تک کوئی مانع شرعی نہو ان سے فائدہ اٹھانا چاہیے، امام فخرالدین رازیؒ کہتے ہیں کہ اس آیت میں ہر قسم کے لباس اور زیور داخل ہیں اگر مردوں کے لئے سونے اور ریشم کا پہننا حرام نہ ہوتا تو عموم آیت ان پر بھی مشتمل ہوتا، غرض کھانے پینے اور زینت کی اعلیٰ اور اچھی چیزوں کو زہد کی بنا پر ترک کرنا غلطی ہے ہاں اگر کوئی تواضع اور فروتنی کی راہ سے اچھے کپڑے نہ پہنے اور پھٹے پرانے پہننے لگے تو جائز ہے ۱۲

مُوضح القرآن

لے یعنی لباس تواضع کا کہ پشمینہ ہے اور موٹا کپڑا ہے وہ بہتر ہے لباس نرم اور تکلف سے کہ تکبر
(بقیہ صفحہ ۱۲۸ پر)

ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (۴۰) ایسے لوگوں کیلئے (نیچے) بچھونا بھی (آتش) جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی (اسی کا) اور
ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (۴۱) اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اور ہم (عملوں کیلئے) کسی شخص کو
اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ایسے ہی لوگ اہلِ بہشت ہیں (کہ) اُس میں ہمیشہ رہیں گے (۴۲) اور جو
کینے اُن کے دلوں میں ہونگے ہم سب نکال ڈالیں گے انکے (محلوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی [۱] اور کہیں گے
کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو یہاں کا رستہ دکھایا اور اگر خدا ہم کو رستہ نہ دکھاتا تو ہم رستہ نہ پا سکتے بیشک
ہمارے پروردگار کے رسول حق بات لیکر آئے تھے اور (اس روز) منادی کر دی جائے گی کہ تم اُن اعمال کے صلے میں
جو دنیا میں کرتے تھے اس بہشت کے وارث بنا دیئے گئے ہو [۲] (۴۳) اور اہل بہشت دوزخیوں سے پکار کر کہیں گے کہ جو وعدہ
ہمارے پروردگار نے ہم سے کیا تھا ہم نے تو اُسے سچا پا لیا، بھلا جو وعدہ تمہارے پروردگار نے تم سے کیا تھا تم نے
بھی اُسے سچا پایا؛ وہ کہیں گے ہاں، تو (اس وقت) اُن میں ایک پکارنے والا پکار دے گا کہ بے انصافوں پر خدا
کی لعنت [۳] (۴۴) جو خدا کی راہ سے روکتے اور اس میں کجی ڈھونڈتے اور آخرت سے انکار کرتے تھے (۴۵) ان دونوں
یعنی بہشت اور دوزخ کی درمیان (اعراف نام) ایک دیوار ہوگی [۴] اور اعراف پر کچھ آدمی ہونگے جو سب کو انکی صورتوں سے پہچان
لیں گے تو وہ اہلِ بہشت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، یہ لوگ ابھی بہشت میں داخل تو نہیں ہوئے ہونگے مگر امید رکھتے ہونگے (۴۶)
اور جب اُنکی نگاہیں پلٹ کر اہل دوزخ کی طرف جائیں گی تو عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو ظالم لوگوں کیساتھ (شامل)
نہ کیجیو (۴۷) اور اہل اعراف کافر لوگوں کو جنہیں اُنکی صورتوں سے شناخت کرتے ہونگے پکاریں گے اور کہیں گے (کہ آج) نہ تو تمہاری جماعت
تمہارے کچھ کام آئی اور نہ تمہارا تکبر (ہی سود مند ہوا) (۴۸) (پھر مومنوں کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے) کیا یہ وہی لوگ ہیں جنکے بارے میں تم قسمیں کھایا

(بقیہ ۱۲۶ ملت ۱۲۷ سے آگے)
کر نیوالے پہنتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے۔ لباس پرہیزگاری کا زرہ اور جالتا ہے کہ لڑائی میں زخم نہ لگے اور یا لباس پرہیزگاری کا بندگی ہے کہ عیب آدمی کے پوشیدہ ہوتے ہیں یا پاکدامنی اور حیا اور خوف الٰہی ہے ۔

۲ یعنی دشمن نے جنت کے کپڑے تم سے اُترواۓ پھر ہم نے دنیا میں تدبیر لباس کی سکھادی اب وہی لباس پہنو جس میں پرہیزگاری ہو یعنی مرد لباس ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ رکھے اور جو منع ہوا ہے سو نہ کرے اور عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگوں کو بدن نظر آوے اور اپنی زینت نہ دکھادے

(صفحہ ۱۲۷ کا حاشیہ)
ف یہ تعلیق بالمحال ہے کہ نہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نکل سکے نہ کفار بہشت میں داخل ہوں ۔ ۱۲

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)
موضح القرآن

۱ معلوم ہوا کہ نیکوں کے دل میں بھی آپس میں خفگی ہوگی . جنت کے قریب پہنچ کر آپس میں دل صاف ہوں گے تب جنت میں جاویں گے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ ان لوگوں میں ہیں

۲ بہشت کو ورثہ اس واسطے کہا ہے کہ کوشش سے رنج ہے بلکہ کافروں سے میراث لیویں گے

(بقیہ ملت ۱۲۹ پر)

کرتے تھے کہ خدا اپنی رحمت سے انکی دستگیری نہیں کریگا) تو مومنو تم بہشت میں داخل ہو جاؤ تمہیں کچھ خوف نہیں اور نہ تمکو کچھ
رنج و اندوہ ہوگا ﴿۴۹﴾ اور وہ دوزخی بہشتیوں سے (گڑگڑا کر) کہیں گے کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ یا جو رزق خدا نے تمہیں عنایت فرمایا
ہے انمیں سے (کچھ ہمیں بھی دو) وہ جواب دیں گے کہ خدا نے بہشت کا پانی اور رزق کافروں پر حرام کر دیا ہے ﴿۵۰﴾ جنہوں نے اپنے دین کو تماشا
اور کھیل بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے انکو دھوکے میں ڈال رکھا تھا تو جس طرح یہ لوگ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے اور
ہماری آیتوں سے منکر ہو رہے تھے اسی طرح آج ہم بھی انہیں بھلا دیں گے [1] ﴿۵۱﴾ اور ہم نے ان کے پاس کتاب پہنچا دی ہے جس کو علم و
دانش کیساتھ کھول کھول کر بیان کر دیا ہے (اور) وہ مومن لوگوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے ﴿۵۲﴾ کیا یہ لوگ اسکے وعدۂ عذاب کے
منتظر ہیں جس دن وہ وعدہ آجائیگا تو جو لوگ اسکو پہلے سے بھولے ہوئے ہونگے وہ بول اٹھیں گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کے رسول
حق لیکر آئے تھے بھلا (آج) ہمارے کوئی سفارشی ہیں کہ ہماری سفارش کریں یا ہم (دنیا میں) پھر لوٹا دیئے جائیں کہ
جو عمل (بد) ہم (پہلے) کرتے تھے (وہ نہ کریں بلکہ ان کے سوا اور (نیک) عمل کریں بیشک ان لوگوں نے اپنا نقصان کیا اور
جو کچھ یہ افترا کیا کرتے تھے ان سے سب جاتا رہا ﴿۵۳﴾ کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار خدا ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن
میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا [2] وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے اور اسی نے سورج
اور چاند اور ستاروں کو پیدا کیا سب اسی کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور
حکم بھی (اسی کا ہے) یہ خدائے رب العالمین بڑی برکت والا ہے ﴿۵۴﴾ لوگو اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو وہ حد سے بڑھنے
والوں کو دوست نہیں رکھتا ﴿۵۵﴾ اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا اور خدا سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا کچھ شک
نہیں کہ خدا کی رحمت نیکی کرنیوالوں سے قریب ہے ﴿۵۶﴾ اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری (بنا کر)

(صفحہ ۱۲۸ کا حاشیہ)

جیسے حدیث میں آیا ہے کہ کوئی آدمی نہیں ہے کافر اور مسلمان سے مگر اسکے دو گھر ہیں ایک دوزخ میں ایک بہشت میں پس قیامت کے روز مکان مومنوں کے کہ دوزخ میں ہیں کافروں کو ملیں گے اور مکان کافروں کے کہ بہشت میں ہیں مومنوں کے ورثہ میں آویں گے

سے حق تعالے نے قرآن شریف میں بے انصاف فرمایا اکثر گناہوں پر لیکن ہر گناہ پر لعنت نہیں ؛

ہے بعضوں نے کہا کہ اعراف ایک ٹیلہ ہے مشک سفید کا، ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ اعراف بلند مکان ہے پلصراط سے زیادہ کہ وہاں امیر حمزہؓ اور عباسؓ اور علیؓ اور جعفر طیار کھڑے ہوں گے، خدا کے دوستوں کو پہچانیں گے تازگی اور سفیدی منہ کی سے اور دشمنوں کو سیاہی منہ کی کر اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوپر اعراف کے وہ کوئی ہونگے کہ نیکیاں اور بدیاں ان کی برابر ہونگی یا وہ ہوں گے کہ ایک دونوں ماں اور باپ سے راضی ہونگے اور ایک ناخوش ہوگا ؛

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)

ف۱ خدا تو بھولنے والا نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ ہم ان کیساتھ ایسا معاملہ کریں گے جیسے کوئی کسی کو بھلا دیتا ہے یعنی وہ دوزخ میں جلتے رہیں گے اور ہم انکو پوچھینگے بھی نہیں ؛

ف۲ استوا کے معنے لغت میں بلند ہونے اور ٹھہرنے کے ہیں

(بقیہ ص ۱۳۰ پر دیکھیے)

بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہے تو ہم اسکو ایک مری ہوئی بستی کیطرف ہانک
دیتے ہیں، پھر بادل سے مینہ برساتے ہیں پھر مینہ سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں، اسی طرح ہم مردوں کو (زمین سے) زندہ کر کے باہر
نکالیں گے (یہ آیات اس لئے بیان کیجاتی ہیں) تاکہ تم نصیحت پکڑو (۵۷) جو زمین پاکیزہ (ہے) اس میں سے سبزہ بھی پروردگار کے حکم
سے (نفیس ہی) نکلتا ہے اور جو خراب ہے اس میں سے جو کچھ نکلتا ہے ناقص ہوتا ہے، اسی طرح ہم آیتوں کو شکرگزار لوگوں کیلئے پھیر پھیر کر
بیان کرتے ہیں (۵۸) ہم نے نوحؑ کو انکی قوم کیطرف بھیجا تو انہوں نے (انسے) کہا کہ اے میری برادری کے لوگو خدا کی عبادت
کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا (بہت ہی) ڈر ہے (۵۹) تو جو انکی قوم کے
سردار تھے وہ کہنے لگے کہ ہم تمہیں صریح گمراہی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں (۶۰) انہوں نے کہا اے میری قوم! مجھ میں کسی طرح کی گمراہی
نہیں ہے بلکہ میں پروردگارِ عالم کا پیغمبر ہوں (۶۱) تمہیں اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیرخواہی
کرتا ہوں اور مجھ کو خدا کی طرف سے ایسی باتیں معلوم ہیں جن سے تم بیخبر ہو (۶۲) کیا تمکو اس بات سے تعجب ہے کہ تم میں سے
ایک شخص کے ہاتھ تمہارے پروردگار کیطرف سے تمہارے پاس نصیحت آئی تاکہ وہ تمکو ڈرائے اور تاکہ تم پرہیزگار بنو اور تاکہ
تم پر رحم کیا جائے (۶۳) مگر ان لوگوں نے اُن کی تکذیب کی، تو ہم نے نوحؑ کو اور جو اُن کیساتھ کشتی میں سوار تھے اُن کو
تو بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انہیں غرق کر دیا، کچھ شک نہیں کہ وہ اندھے لوگ تھے (۶۴) اور اسی طرح
قومِ عاد کی طرف انکے بھائی ہودؑ کو بھیجا، انہوں نے کہا کہ بھائیو: خدا ہی کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود
نہیں، کیا تم ڈرتے نہیں ہو (۶۵) تو اُن کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ تم ہمیں احمق نظر آتے ہو اور ہم تمہیں جھوٹا
خیال کرتے ہیں (۶۶) اُنہوں نے کہا کہ بھائیو! مجھ میں حماقت کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں رب العٰلمین کا پیغمبر ہوں (۶۷)

(صفحہ ۱۲۹ کا بقیہ) قرونِ ثلاثہ اور آئمہ اربعہ اور تمام محدثین کا خدا کے بارے میں مذہب ہے کہ وہ عرش پر مستوی یعنی ٹھہرا ہوا ہے اور وہ ٹھہرنا ایسا ہے جو اسکی شان کے لائق ہے اور جسکی کیفیت معلوم نہیں، خدا تعالیٰ کی جو صفتیں ہیں اُن پر لفظ تو وہی بولے جاتے ہیں جو مخلوق کی صفات پر بولے جاتے ہیں مثلاً خدا کو بھی کہتے ہیں کہ دیکھتا ہے انسان کو بھی کہتے ہیں دیکھتا ہے، خدا کو بھی کہتے ہیں کہ سنتا ہے انسان کو بھی کہتے ہیں کہ سنتا ہے لیکن خدا کا دیکھنا اور سننا اور طرح کا ہے مخلوق کی صفات کو خدا تعالیٰ کی صفات سے کوئی مشابہت اور مماثلت نہیں، اور اس پر دلیل قرآن کی یہ آیت ہے لیس کمثلہ شیئٌ یعنی کوئی خدا کی مشابہ و مماثل نہیں پس جب کوئی چیز خدا کی مشابہ و مماثل نہیں تو خدا کو مجسم کیونکر کہہ سکتے ہیں مجسم چیز کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور خدا کی کسی صفت کی کیفیت معلوم نہیں، کوئی شخص نہیں بتا سکتا کہ خدا کا دیکھنا اور سننا کس طرح کا ہے کیونکہ اسکی ایسی آنکھیں ہیں جس طرح کی ہم رکھتے ہیں نہ ایسے کان جس طرح کے ہمارے ہیں، پس جب اس کا دیکھنا اور سننا ہی ایسا ہے کہ اسکی کیفیت معلوم نہیں، اور وہ اسی طرح کا ہوگا جیسا اسکی شان کو زیبا ہے، تو اس کے ٹھہرنے کی بھی کیفیت کسی کو معلوم نہیں اور وہ بھی اسیطرح کا ہوگا۔

(بقیہ صفحہ ۱۳۱ پر)

میں تمہیں خدا کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہارا امانتدار خیر خواہ ہوں (۶۸) کیا تم کو اس بات سے تعجب ہوا ہے کہ تم میں ایک شخص کے ہاتھ تمہارے پروردگار کیطرف سے تمہارے پاس نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد تو کرو جب اس نے تمکو قوم نوح کے بعد سردار بنایا اور تمہیں پھیلاؤ زیادہ دیا پس خدا کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ نجات حاصل کرو (۶۹) وہ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم اکیلے خدا ہی کی عبادت کریں اور جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں انکو چھوڑ دیں؟ تو اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو اسے لے آؤ (۷۰) ہود نے کہا تمہارے پروردگار کیطرف سے تم پر عذاب اور غضب (کا نازل ہونا) مقرر ہو چکا ہے کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اپنی طرف سے رکھ لئے ہیں جنکی خدا نے کوئی سند نازل نہیں کی؟ تو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (۷۱) پھر ہمنے ہود کو اور جو ان کے ساتھ تھے نجات بخشی اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انکی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان لانیوالے تھے ہی نہیں (۷۲) اور قوم ثمود کیطرف انکے بھائی صالح کو بھیجا (تو) صالح نے کہا کہ اے میری قوم! خدا ہی کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کیطرف سے ایک معجزہ آچکا ہے (یعنی) یہی خدا کی اونٹنی تمہارے لئے معجزہ ہے تو اسے (آزاد) چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں چرتی پھرے اور تم اسے بری نیت سے ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ عذاب الیم تمہیں پکڑ لیگا (۷۳) اور یاد تو کرو جب اس نے تمکو قوم عاد کے بعد سردار بنایا اور زمین پر آباد کیا کہ نرم زمین سے (مٹی لے لے کر) محل تعمیر کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے ہو پس خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو (۷۴) تو انکی قوم میں سردار لوگ جو غرور رکھتے تھے غریب لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لے آئے تھے کہنے لگے بھلا تم یقین کرتے ہو کہ صالح اپنے پروردگار کیطرف سے بھیجے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں جو چیز وہ دیکر بھیجے گئے ہیں ہم اس پر بلا شبہ ایمان رکھتے ہیں (۷۵) تو سرداران مغرور کہنے لگے کہ جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اسکو نہیں مانتے (۷۶) آخر انہوں نے اونٹنی کی کونچوں (کو)

(بقیہ ف ۱۲۹ کا صفحہ ۱۳۰ سے آگے) جیسا کہ اُس کی شان کو سزاوار ہے، حیرت کی بات ہے کہ لوگ خدا میں دوسری صفتیں تو مانتے ہیں اور ان سے اُس کو مجسم قرار نہیں دیتے حالانکہ مخلوق میں ان صفات کیلئے جسمیت لازم ہے لیکن استوار کے لئے اُس کا مجسم ہونا قرار دیتے ہیں اور اس وجہ سے اس کی تاویل کرنا ضروری سمجھتے ہیں، پھر باوجود اس کے سب اُس کو ہر جگہ حاضر اور رگ گردن سے زیادہ قریب بھی سمجھتے ہیں، اگر خدا کو عرش پر ٹھہرنے کے سبب معاذ اللہ مجسم قرار دیا جائے تو وہ سب جگہ حاضر اور رگ گردن سے زیادہ نزدیک کیونکر مانا جا سکتا ہے مجسم محدود ہوتا ہے اور جو ہر جگہ حاضر ہو وہ غیر محدود، پس محدود غیر محدود کس طرح ہو سکتا ہے، بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجسم نہیں اس کی جتنی صفات ہیں ان کی وہ کیفیت نہیں جو انسان کی صفات کی ہیں، اسلئے انسانی صفات کا خدائے تعالیٰ کی صفات پر قیاس نہیں ہو سکتا اور اسی لئے اسکو مجسم نہیں کہہ سکتے علمائے مذہب کہتے ہیں جس نے خدا کو اس کی مخلوق کے مشابہ ٹھہرایا وہ کافر ہوا، اور جس نے ان باتوں کا جو خدا تعالیٰ نے اپنی ذات بابرکات کی صفتیں ٹھہرائی ہیں انکار کیا وہ بھی کافر ہوا، الغرض خدا نے جن باتوں کو اپنی صفات قرار دیا ہے (بقیہ ص ۱۳۲ پر)

کو کاٹ ڈالا اور اپنی پروردگار کی حکم سی سرکشی کی اور کہنے لگے کہ صالحؑ! جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے تھے اگر تم (خدا کی) پیغمبر ہو
تو اسے ہم پر لے آؤ (۷۷) تو انکو بھونچال نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے (۷۸) پھر صالحؑ ان سے ناامید ہو کر پھرا اور کہا
کہ ای میری قوم! میں نے تمکو خدا کا پیغام پہنچا دیا اور تمہاری خیرخواہی کی مگر تم ایسی ہو کہ خیرخواہونکو دوست ہی نہیں رکھتی (۷۹)
اور اسی طرح جب ہمنے) لوطؑ کو (پیغمبر بنا کر بھیجا تو) اسوقت انہوں نے اپنی قوم سی کہا تم ایسی بیحیائی کا کام کیوں کرتے ہو کہ تمسے پہلے
اہل عالم میں سے کسی نے اس طرح کا کام نہیں کیا[1] (۸۰) یعنی خواہش نفسانی پورا کرنے کیلئے عورتوں کو چھوڑ کر لونڈوں پر گرتے ہو، حقیقت
یہ ہے کہ تم لوگ حد سے نکل جانیوالے ہو (۸۱) تو ان سے اسکا جواب کچھ نہ بن پڑا اور بولے تو یہ بولے کہ ان لوگوں (یعنی لوطؑ اور انکے گھر والوں) کو
اپنے گاؤں سے نکال دو کہ یہ لوگ پاک بننا چاہتے ہیں (۸۲) تو ہمنے انکو اور انکے گھر والوں کو تو بچالیا مگر انکی بی بی نہ بچی کہ وہ پیچھے
رہنے والوں میں تھی (۸۳) اور ہمنے ان پر (پتھروں کا) مینہ برسایا، سو دیکھ لو کہ گنہگاروں کا کیسا انجام ہوا (۸۴) اور مدین کی طرف انکے بھائی
شعیبؑ کو بھیجا (تو) انہوں نے کہا کہ ای میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے پروردگار
کی طرف سی نشانی آچکی ہی تو تم ماپ اور تول پوری کیا کرو اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرو اگر تم
صاحب ایمان ہو تو سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے (۸۵) اور ہر رستے پر مت بیٹھا کرو کہ جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے اسے تم ڈراتی اور
راہ خدا سے روکتے اور اسمیں کجی ڈھونڈتے ہو، اسوقت کو یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے تو خدا نے تم
کو جماعت کثیر بنا دیا اور دیکھ لو کہ خرابی کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا (۸۶) اور
اگر تم میں سے ایک جماعت میری رسالت پر ایمان لے آئی ہے اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی تو صبر
کئے رہو یہاں تک کہ خدا ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ کر دے، اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے (۸۷)

(ص ۱۳۰ کا بقیہ ص ۱۳۱ سے آگے)
ان کو ماننا چاہیئے اور انکی، وہ کیفیت نہیں سمجھنی چاہیئے جو صفات مخلوق کی ہوتی ہے ہم ان کی کیفیت کو مطلق نہیں جان سکتے تو اس کی صفات کی کیفیت کو کیسے جان سکتے ہیں وہ تخت جس کو عرش کہتے ہیں اسکی کیفیت معلوم نہیں کہ وہ کس طرح کا ہے تو اس پر خدا کے ٹھہرنے کی کیفیت کیا معلوم ہو سکتی ہے؟

(صفحہ ۱۳۱ کا حاشیہ)

موضح القرآن

[1] ثمود نے بسبب کثرت عدد کے اور بے نہایت مال کے اور قوت بدن کے صالحؑ کو جھٹلایا اور کہا کہ کوئی نشانی ہم کو دکھلاؤ تاکہ پیغمبری تیری کو مانیں ہم، صالحؑ نے کہا کہ کون سی نشانی چاہتے ہو تم، ثمود نے کہا کہ کل کے دن عید ہماری ہے جنگل میں ہمارے ساتھ چل تو، اور بتوں کو بھی لیجا دیں گے ہم تو اپنے خدا سے مانگیو ہم اپنے خداؤں سے دعا مانگیں گے جس کی دعا قبول ہووے اس کی تابعداری سب کریں گے، دوسرے دن باہر شہر سے نکلے اور بتوں سے دعا تیر مانگیں کچھ تاثیر قبولیت کی ظاہر نہ ہوئی شرمندہ اور رسوا ہو کر سر نیچے ڈالے جندع بن عمرو نے جو قبیلہ ثمود کے اشراف میں سے تھا ایک پتھر کی طرف اشارہ کیا

(بقیہ ص ۱۳۳ پر دیکھئے)

(تو) **اُن کی قوم** میں جو لوگ سردار اور بڑے آدمی تھے وہ کہنے لگے کہ شعیبؑ! (یا تو) ہم تم کو اور جو
لوگ تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں اُن کو اپنے شہر سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب میں آجاؤ، انہوں نے کہا
خواہ ہم (تمہارے دین سے) بیزار ہی ہوں (تو بھی)؟ ﴿۸۸﴾ اگر ہم اس کے بعد کہ خدا ہمیں اس سے نجات بخش چکا ہے، تمہارے
مذہب میں لوٹ جائیں، تو بیشک ہم نے خدا پر جھوٹ افترا باندھا، اور ہمیں شایاں نہیں کہ ہم اس میں لوٹ جائیں
ہاں خدا جو ہمارا پروردگار ہے وہ چاہے تو (ہم مجبور ہیں) ہمارے پروردگار کا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے، ہمارا خدا
ہی پر بھروسہ ہے، اے ہمارے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے
والا ہے ﴿۸۹﴾ اور اُن کی قوم میں سے سردار لوگ جو کافر تھے کہنے لگے کہ (بھائیو) اگر تم نے شعیبؑ کی پیروی کی تو بیشک
تم خسارے میں پڑ گئے ﴿۹۰﴾ تو اُن کو بھونچال نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ﴿۹۱﴾ (یہ لوگ) جنہوں نے
شعیبؑ کی تکذیب کی تھی ایسے برباد ہوئے کہ گویا وہ اُن میں کبھی آباد ہی نہیں ہوئے تھے (غرض) جنہوں نے
شعیبؑ کو جھٹلایا وہ خسارے میں پڑ گئے ﴿۹۲﴾ تو شعیبؑ اُن میں سے نکل آئے اور کہا کہ بھائیو میں نے تم کو اپنے پروردگار کے پیغام
پہنچا دیئے ہیں اور تمہاری خیر خواہی کی تھی تو میں کافروں پر (عذاب نازل ہونے سے) رنج و غم کیوں کروں ﴿۹۳﴾ اور ہم نے کسی
شہر میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہاں کے رہنے والوں کو (جو ایمان نہ لائے) دکھوں اور مصیبتوں میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی
اور زاری کریں ﴿۹۴﴾ پھر ہم نے تکلیف کو آسودگی سے بدل دیا یہاں تک کہ (مال و اولاد میں) زیادہ ہو گئے تو کہنے لگے کہ اسی طرح کا
رنج و راحت ہمارے بڑوں کو بھی پہنچتا رہا ہے تو ہم نے اُن کو ناگہاں پکڑ لیا اور وہ (اپنے حال میں) بے خبر تھے ﴿۹۵﴾ اگر ان بستیوں
کے لوگ ایمان لے آتے اور پرہیزگار ہو جاتے تو ہم اُن پر آسمان اور زمین کی برکات (کے دروازے) کھول دیتے مگر انہوں نے تو تکذیب کی،

(صفحہ ۱۳۱ کا بقیہ ۱۳۲ سے آگے)
جو اکیلا جنگل میں تھا اور کہا کہ اے صالح بلوچگی قد کی بالوں دار مادہ باہر نکلے، صالح علیہ السلام نے کہا اگر حق تعالیٰ اونٹنی اس پتھر سے باہر نکالے کیا کرو گے تم ثمود نے کہا کہ ایمان لاویں گے ہم اور بندگی اللہ ہی کی کریں گے ہم اور اس شرط کے قسم کھائی، حضرت صالحؑ نے وضو کیا اور دو رکعتیں نماز کی پڑھیں اور خدا سے دعا مانگی، اسی وقت پتھر ہلنے لگا اور مانند اونٹنی کے کہ جننے کے وقت آواز کرتی ہے پتھر نے آواز کی اور پھٹ گیا، ایک اونٹنی خوبصورت سنہرے رنگ کی برآمد ہوئی اور اسی وقت بچہ جنا، اور برابر اسی کے ہو گیا تمام آدمیوں نے دیکھا جندع کو خدا نے توفیق دی، ایمان لایا اور باقی اشراف ثمود کے گمراہ رہے۔

(صفحہ ۱۳۲ کا حاشیہ)
ف۱ زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ جس زمین میں گناہ کے کام ہوتے تھے، حرام چیزوں کو حلال کر لیا جاتا تھا، قتل و خون ریزی ہوتی تھی جب اس میں پیغمبر آئے، اور انہوں نے لوگوں کو خدا کی طرف بلایا تو اس کی اصلاح ہو گئی اب اس زمین صالح میں ایسے کام نہ کرو جن سے یہ سمجھا جائے کہ اصلاح خرابی کر بدل گئی اور اس میں فساد ہوا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۳۴ پر)

سو اُن کے اعمال کی سزا میں ہم نے انکو پکڑ لیا ﴿۹۶﴾ کیا بستیوں کے رہنے والے اس سے بیخوف ہیں کہ اُنپر ہمارا عذاب رات کو
واقع ہو اور وہ بیخبر سو رہے ہوں ؎ ﴿۹۷﴾ اور کیا اہل شہر اس سے نڈر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آنازل ہو اور وہ کھیل رہے
ہوں ﴿۹۸﴾ کیا یہ لوگ خدا کے داؤ کا ڈر نہیں رکھتے (سُن لو کہ) خُدا کے داؤ سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانیوالے ہیں ﴿۹۹﴾
کیا اُن لوگوں کو جو اہل زمین کے (مر جانے کے) بعد زمین کے مالک ہوتے ہیں یہ امر موجب ہدایت نہیں ہوا کہ اگر ہم چاہیں
تو اُن کے گناہوں کے سبب اُن پر مصیبت ڈال دیں اور اُنکے دلوں پر مُہر لگا دیں کہ کچھ سُن ہی نہ سکیں ﴿۱۰۰﴾ یہ
بستیاں ہیں جنکے کچھ حالات ہم تمکو سناتے ہیں ؎ اور اُنکے پاس اُن کے پیغمبر نشانیاں لیکر آئے مگر وہ ایسے نہیں تھے
کہ جس چیز کو پہلے جھٹلا چکے ہوں اُسے مان لیں ؎ اسی طرح خُدا کافروں کے دلوں پر مُہر لگا دیتا ہے ﴿۱۰۱﴾ اور ہمنے انمیں سے
اکثروں میں عہد (کا نباہ) نہیں دیکھا اور انمیں اکثروں کو (دیکھا تو) بدکار ہی دیکھا ﴿۱۰۲﴾ پھر ان (پیغمبروں) کے بعد ہم نے
موسیٰؑ کو نشانیاں دیکر فرعون اور اُسکے اعیانِ سلطنت کے پاس بھیجا تو اُنہوں نے اُن کیساتھ کفر کیا سو دیکھ لو کہ خرابی
کرنیوالوں کا کیا انجام ہوا ؎ ﴿۱۰۳﴾ اور موسیٰؑ نے کہا کہ اے فرعون! میں رب العٰلمین کا پیغمبر ہوں ﴿۱۰۴﴾ مجھ پر واجب ہے کہ خدا
کیطرف سے جو کچھ کہوں سچ ہی کہوں، میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کیطرف سے نشانی لیکر آیا ہوں، سو بنی اسرائیل کو
میرے ساتھ جانے کی رخصت دیدیجئے ﴿۱۰۵﴾ فرعون نے کہا اگر تم نشانی لیکر آئے ہو تو اگر سچے ہو تو لاؤ (دکھاؤ) ﴿۱۰۶﴾ موسیٰؑ
نے اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دی تو وہ اسی وقت صریح اژدہا ہو گیا ﴿۱۰۷﴾ اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو اُسی دم دیکھنے والوں
کی نگاہوں میں سفید براق (تھا) ﴿۱۰۸﴾ تو قوم فرعون میں جو سردار تھے وہ کہنے لگے کہ یہ بڑا علامہ جادوگر
ہے ﴿۱۰۹﴾ اس کا ارادہ یہ ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے نکال دے بھلا تمہاری کیا صلاح ہے ﴿۱۱۰﴾

(صفحہ ۱۳۲ کا بقیہ صفحہ ۱۳۳ سے آگے)
۲ وہ لوگ رہزن اور غارتگر تھے رستوں پر بیٹھ کر لوگوں کو ڈراتے تھے کہ اگر تم ہم کو مال نہ دو گے تو ہم تم کو قتل کر ڈالیں گے، یا رستے سے مراد وہ رستے ہیں جو حضرت شعیبؑ کی طرف جاتے تھے، وہ لوگ اُن رستوں پر بیٹھ کر جاتے تھے اور جس شخص کو اسطرف جاتے دیکھتے تھے اسکو ڈراتے دھمکاتے تھے کہ تم شعیبؑ کے پاس کیوں جاتے ہو وہ جھوٹا مکار ہے، خدا کا پیغمبر نہیں، خدا کی راہ سے روکنے سے مراد حضرت شعیبؑ کے پاس جانے اور مومن بننے سے منع کرنا ہے ۱۲

مُوضح القرآن

؎ روایت ہے کہ جس وقت ابراہیم خلیل اللہ بابل سے متوجہ شام کو ہوئے تو اپنے بھتیجے کو حضرت لوطؑ تھے مؤتفکات والوں کی طرف بھیجا اور وہ پانچ شہر تھے سدوم سب میں بڑا شہر تھا اور چوتھا صابورا تھا، پانچواں صعودا تھا ہر شہر میں چار چار لاکھ آدمی تھے، حضرت لوطؑ سدوم میں اُترے اور خلق خدا کو خدا کی طرف بلانا شروع کیا انیس برس تک درمیان ان کے رہے نیکیوں کا حکم فرمایا اور بیحیائیوں سے منع کرتے رہے اور بڑی بیحیائی ان کی اغلام تھا ۱۲

انہوں نے (فرعون سے) کہا کہ فی الحال موسیٰ اور اسکے بھائی کے معاملے کو معاف رکھئے اور شہروں میں نقیب روانہ کیجئے ۔ ﴿۱۱۱﴾
کہ تمام ماہر جادوگروں کو آپ کے پاس لے آئیں ۔ ﴿۱۱۲﴾ (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) اور جادوگر فرعون کے پاس آ پہنچے اور کہنے
لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں صلہ عطا کیا جائے ۔ ﴿۱۱۳﴾ (فرعون نے) کہا ہاں (ضرور) اور (اسکے علاوہ) تم مقربوں میں
داخل کر لئے جاؤ گے ۔ ﴿۱۱۴﴾ (جب فریقین روز مقرر پر جمع ہوئے تو) جادوگروں نے کہا کہ موسیٰ یا تو تم (جادو کی چیز) ڈالو یا
ہم ڈالتے ہیں ﴿۱۱۵﴾ (موسیٰ نے) کہا تم ہی ڈالو۔ جب انہوں نے (جادو کی چیزیں) ڈالیں تو لوگوں کی آنکھوں پر
جادو کر دیا (یعنی نظربندی کر دی) اور (لاٹھیوں اور رسیوں کے سانپ بنا کر) انہیں ڈرا دیا اور بڑا بھاری جادو دکھایا ۔ ﴿۱۱۶﴾
(اس وقت) ہم نے موسیٰ کیطرف وحی بھیجی کہ تم بھی اپنی لاٹھی ڈال دو ، وہ فوراً (سانپ بنکر) جادوگروں کے بنائے ہوئے سانپوں
کو (ایک ایک کر کے) نگل جائیگی ۔ ﴿۱۱۷﴾ (پھر) تو حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ فرعونی کرتے تھے باطل ہو گیا ۔ ﴿۱۱۸﴾ اور وہ مغلوب
ہو گئے اور ذلیل ہو کر رہ گئے ۔ ﴿۱۱۹﴾ (یہ کیفیت دیکھ کر) جادوگر سجدے میں گر پڑے ۔ ﴿۱۲۰﴾ اور کہنے لگے کہ ہم جہان کے
پروردگار پر ایمان لائے ۔ ﴿۱۲۱﴾ (یعنی) موسیٰ اور ہارون کے پروردگار پر ۔ ﴿۱۲۲﴾ فرعون نے کہا کہ پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں
تم اس پر ایمان لے آئے؟ بیشک یہ فریب ہے جو تم نے مل کر شہر میں کیا ہے تاکہ اہل شہر کو یہاں سے نکال دو سو عنقریب (اس کا نتیجہ) معلوم کر لو گے ﴿۱۲۳﴾
میں (پہلے تو) تمہارے ایکطرف کے ہاتھ اور دوسرے طرف کے پاؤں کٹوا دونگا پھر تم سب کو سولی چڑھوا دونگا ۔ ﴿۱۲۴﴾ وہ بولے کہ ہم تو اپنے
پروردگار کیطرف لوٹ کر جانیوالے ہیں ﴿۱۲۵﴾ اور اسکے سوا تجھ کو ہماری کونسی بات بری لگی ہے کہ جب ہمارے پروردگار کی نشانیاں ہمارے
پاس آگئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر و استقامت کے دہانے کھول دے اور ہمیں (ماریو تو) مسلمان ہی ماریو ۔ ﴿۱۲۶﴾ اور قوم فرعون
میں جو سردار تھے کہنے لگے کیا آپ موسیٰ اور اسکی قوم کو چھوڑ دیجئے گا کہ ملک میں خرابی کریں اور آپ سے اور آپکے معبودوں سے دستکش ہو جائیں؟

(صفحہ ۱۳۳ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱؎ کیونکہ اس صورت میں دین قدیمی کو چھوڑ کر نیا دین پکڑ لوگے تم اس واسطے تمہارا نفع کم تولنے اور زیادہ لینے میں ہے شعیبؑ منع کرتا ہے تم کو اس سے ۔
۲؎ بعد چیخ مارنے جبرئیلؑ کے ۔
۳؎ جس وقت حضرت شعیبؑ نے معلوم کیا تھا کہ عذاب آویگا تو آپ شہر سے باہر نکل گئے تھے
۴؎ بندے کو دنیا میں گناہ کی سزا پہنچتی ہے، تو امید ہے کہ توبہ کرے اور گناہ راست آگیا تو یہ اللہ تعالےٰ کا بھلا واہے پھر ڈر ہے ہلاکت کا جیسے کسی نے زہر کھایا اگل دے تو امید ہے کہ بچ جاوے اور اگر نہ اگلے تو کام تمام ہوا ۔

(صفحہ ۱۳۴ کا حاشیہ)

۱؎ یعنی عذاب ہمارا شبخون کی وقت غفلت کے ۔
۲؎ یعنی بعد جھٹلانے پیغمبروں کے بے ڈر نہ رہنا چاہیئے نہ رات کو نہ دن کو ۔
۳؎ شہر مانند احقاف اور حجر اور مؤتفکات کے ۔
۴؎ جیسے ہودؑ اور صالحؑ اور لوطؑ تھے ۔ ۵؎ یعنی ہمیشہ تھے اوپر جھٹلانے کے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہ رکھتے تھے ۔
۶؎ عہد جو روز ازل کیا تھا، یا جو عہد کہ وقت مصیبت کے کرتے تھے ۔ ۷؎ حضرت موسیٰؑ مصر سے بھاگ کر مدین میں صحبت

(بقیہ صـ ۱۳۶ پر)

وہ بولا کہ ہم اُن کے لڑکوں کو تو قتل کر ڈالیں گے اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیں گے، اور بے شبہہ ہم اُن پر غالب ہیں (۱۲۷) موسیٰؑ
نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو، زمین تو خدا کی ہے اور اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا مالک بناتا ہے اور
آخر بھلا تو ڈرنے والوں کا ہے ۱ (۱۲۸) وہ بولے کہ تمہارے آنے سے پہلے بھی ہم کو اذیتیں پہنچتی رہیں اور تمہارے آنے کے بعد بھی (موسیٰؑ نے) کہا کہ قریب
ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور اس کی جگہ تمہیں زمین میں خلیفہ بنائے پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو ۲ (۱۲۹) اور ہم نے
فرعونیوں کو قحطوں اور میووں کے نقصان میں پکڑا تاکہ نصیحت حاصل کریں (۱۳۰) تو جب اُن کو آسائش حاصل ہوتی تو
کہتے کہ ہم اس کے مستحق ہیں، اور اگر سختی پہنچتی تو موسیٰؑ اور اُن کے رفیقوں کی بدشگونی بتاتے، دیکھو اُن کی بدشگونی خدا کے ہاں
مقدر ہے لیکن اُن میں اکثر نہیں جانتے ۳ (۱۳۱) اور کہنے لگے کہ تم ہمارے پاس (خواہ) کوئی ہی نشانی لاؤ تاکہ اس سے ہم پر جادو
کرو مگر ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں (۱۳۲) تو ہم نے اُن پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کتنی کھلی
ہوئی نشانیاں بھیجیں، مگر وہ تکبر ہی کرتے رہے اور وہ لوگ تھے ہی گناہگار ۴ (۱۳۳) اور جب اُن پر عذاب واقع ہوتا
تو کہتے کہ موسیٰؑ ہمارے لیے اپنے پروردگار سے دعا کرو جیسا اُس نے تم سے عہد کر رکھا ہے اگر تم ہم سے عذاب کو ٹال دو گے تو ہم
تم پر ایمان بھی لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی تمہارے ساتھ جانے (کی اجازت) دیں گے (۱۳۴) پھر جب ایک مدت کیلئے
جس تک اُن کو پہنچنا تھا اُن سے عذاب دور کر دیتے تو وہ عہد کو توڑ ڈالتے (۱۳۵) تو ہم نے اُن سے بدلہ لیکر ہی چھوڑا کہ اُن کو
دریا میں ڈبو دیا اس لیے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور اُن سے بے پروائی کرتے تھے ۵ (۱۳۶) اور جو لوگ کمزور سمجھے جاتے
تھے اُن کو زمین (شام) کے مشرق و مغرب کا جس میں ہم نے برکت دی تھی وارث کر دیا، اور بنی اسرائیل
کے بارے میں اُن کے صبر کی وجہ سے تمہارے پروردگار کا وعدہ نیک پورا ہوا اور فرعون اور قوم فرعون جو (محل) بناتے

(صفحہ ۱۳۴ کا بقیہ ۱۳۵ سے آگے)
حضرت شعیبؑ کی میں پہنچے، اور بیٹی حضرت شعیبؑ کی صفورا نام تھا نکاح کیا، بعد اس کے پھر قصد مصر کے جانے کا کیا، راہ میں وادی ایمن میں پیغمبر ہوئے اور عصا اور ید بیضا، دو معجزے ملے حکم الٰہی ہوا کہ مصر کو جاؤ اور فرعون کو خدا کی طرف بلاؤ اور سرکشی اور دعویٰ خدائی سے منع کرو، حضرت موسیٰؑ مصر میں آئے اور بعد مدت کے ملاقات فرعون کی میسر ہوئی ؛

۵ روایت میں ہے کہ فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام لونڈی اپنا کیا تھا قبل موسیٰؑ کے فرعون جب بادشاہ مصر ہوا، تو اس نے دعویٰ خدائی کیا، بنی اسرائیل نے متابعت اسکی قبول کی، فرعون نے کہا کہ باپ تمہارا کہ یوسفؑ تھا غلام زر خرید نوکروں میرے کا تھا پس تم غلام زادے میرے ہو یہ کہہ کر سب کو غلام کیا یہاں تک موسیٰؑ آئے اور کہا کہ بنی اسرائیل کو چھوڑ دے ۱۲ ؛

(صفحہ ۱۳۵ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ یعنی ہر وقت میرے پاس آ گئے تم

۲ یعنی تم مل کر اس فریب سے شہر کی ریاست لینا چاہتے ہو ؛

۳ روایت میں ہے کہ فرعون خلق کو اپنی بندگی کا حکم کرتا تھا اور آپ ستارے کو پوجتا تھا اور اپنی صورت کے بت بنوا کر قوم کو دیئے تھے کہ اُن کی پوجا کرو تم

(بقیہ صفحہ ۱۳۷ پر دیکھئے)

اور انگور کے باغ) جو چھتریوں پر چڑھاتے تھے سب کو ہم نے تباہ کر دیا (۱۳۷) اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا
سے پار اتارا تو وہ ایسے لوگوں کے پاس جا پہنچے جو اپنے بتوں (کی عبادت) کیلئے بیٹھے رہتے تھے (بنی اسرائیل)
کہنے لگے کہ موسیٰؑ! جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دو۔ موسیٰؑ نے کہا کہ تم بڑے ہی جاہل
لوگ ہو (۱۳۸) یہ لوگ جس (شغل) میں (پھنسے ہوئے) ہیں وہ برباد ہونیوالا ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں سب بیہودہ ہیں (۱۳۹)
(اور یہ بھی) کہا کہ بھلا میں خدا کے سوا تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اُس نے تمکو تمام اہلِ عالم پر فضیلت
بخشی ہے (۱۴۰) اور (ہمارے اُن احسانوں کو یاد کرو) جب ہم نے تمکو فرعونیوں (کے ہاتھ) سے نجات بخشی وہ لوگ تمکو بڑا دکھ
دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار
کی طرف سے سخت آزمائش تھی (۱۴۱) اور ہم نے موسیٰؑ سے تیس رات کی میعاد مقرر کی اور دس (راتیں) اور ملا کر اُسے
پورا (چلہ) کر دیا تو اُس کے پروردگار کی چالیس رات کی میعاد پوری ہو گئی اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ میرے
(کوہِ طور پر جانے کے) بعد تم میری قوم میں میرے جانشین ہو (انکی) اصلاح کرتے رہنا اور شریروں کے رستے پر نہ چلنا (۱۴۲)
اور جب موسیٰؑ ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر (کوہِ طور پر) پہنچے اور ان کے پروردگار نے اُن سے کلام کیا تو کہنے لگے کہ اے
پروردگار مجھے (جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار (بھی) دیکھوں، پروردگار نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے، ہاں پہاڑ کی طرف
دیکھتے رہو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھکو دیکھ سکو گے جب اُنکا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انوارِ ربانی نے) اسکو ریزہ ریزہ
کر دیا اور موسیٰؑ بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں
اور جو ایمان لانیوالے ہیں اُن میں سب سے اول ہوں (۱۴۳) (خدا نے) فرمایا موسیٰؑ! میں نے تمکو اپنے پیغام اور اپنے کلام سے لوگوں سے ممتاز کیا ہے

(صفحہ ۱۳۶ کا بقیہ ص ۱۳۶ سے آگے) تاکہ وہ بت تم کو مجھ سے نزدیک کر دیں، اور سرداروں نے رغبت دلائی فرعون کو اوپر قتل موسیٰؑ کے اور قوم اس کی کے۔
سے فرعون کے بت یہ تھے کہ اپنی صورت بنا دیتا تھا لوگوں کو کہ اُس کی پوجا کرو اور بیٹے مارنے اور بیٹیاں چھوڑنی پہلے بھی کرتا تھا، درمیان میں چھوڑ دیا تھا اب پھر قصد کیا ۱۲

(صفحہ ۱۳۶ کا حاشیہ)
لہ یعنی ملک کا حاکم کرے جو حق ہے آدم ؑ کا۔ لہ یہ کلام (نقل) فرمایا مسلمانوں کو سنانے کو، یہ سورت مکی ہے اسوقت مسلمان بھی ایسے ہی مظلوم تھے پھر بشارت پہنچی پردے میں۔
سلہ یعنی شومی قسمت بد ہے سو اللہ کی تقدیر سے ہی بھلائی اور برائی کا اثر ہے آخرت میں، اس کا جواب نہ فرمایا کہ شومی ان کے کفر سے تھی کیونکہ کافر بھی دنیا میں عیش کرتے ہیں، جو اصل حقیقت تھی سو فرمائی کہ دنیا کے احوال موقوف بر تقدیر ہیں۔
لہ حضرت موسیٰؑ کو فرعون سے چالیس برس مقابلہ رہا، اس پر کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اس نے نہ مانا، اس کی بددعا سے یہ بلائیں پڑیں کہ دریائے نیل چڑھ گیا، کھیت اور باغ اور گھر بہت تلف ہوئے اور ٹڈی سبزی کھا گئی اور آدمی کے بدن میل اور کپڑوں میں چچڑیاں پڑ گئیں
(بقیہ ص ۱۳۸ پر)

تو جو میں نے تمکو عطا کیا ہے اسی پکڑ رکھو اور (میرا) شکر بجالاؤ ۱۴۴ اور ہمنے (تورات کی) تختیوں میں اُن کیلئے ہر قسم
کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھدی پھر (ارشاد فرمایا کہ) اسے زور سے پکڑے رہو اور اپنی قوم سے بھی کہدو کہ ان
باتوں کو جو اسمیں (مندرج ہیں اور) بہت بہتر ہیں پکڑے رہیں میں عنقریب تمکو نافرمان لوگوں کا گھر دکھاؤنگا ۱۴۵
جو لوگ زمین میں ناحق غرور کرتے ہیں انکو اپنی آیتوں سے پھیر دونگا اور اگر یہ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی اُن پر
ایمان نہ لائیں اور اگر راستی کا راستہ دیکھیں تو اُسے (اپنا) رستہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کی راہ دیکھیں تو اُسے اپنا رستہ بنالیں
یہ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اُن سے غفلت کرتے رہے ۱۴۶ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں اور روز آخرت
کے آنے کو جھٹلایا اُن کے اعمال ضائع ہو جائیں گے یہ جیسے عمل کرتے ہیں ویسا ہی اُن کو بدلا ملے گا ۱۴۷ اور قوم موسیٰ
نے موسیٰ کے بعد اپنے زیور کا ایک بچھڑا بنالیا (وہ) ایک جسم (تھا) جسمیں سے بیل کی آواز نکلتی تھی ان لوگوں نے یہ نہ
دیکھا کہ وہ نہ اُن سے بات کرسکتا ہے اور نہ اُن کو رستہ دکھا سکتا ہے اُسکو اُنہوں نے (معبود) بنالیا اور (اپنے حق میں) ظلم کیا ۱۴۸
اور جب وہ نادم ہوئے اور دیکھا کہ گمراہ ہوگئے ہیں تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہمپر رحم نہیں کریگا اور ہمکو معاف نہیں
فرمائیگا تو ہم برباد ہو جائیں گے ۱۴۹ اور جب موسیٰ اپنی قوم میں نہایت غصے اور افسوس کی حالت میں واپس آئے تو کہنے
لگے کہ تمنے میرے بعد بہت ہی بد اطواری کی کیا تمنے اپنے پروردگار کا حکم (یعنی میرا اپنے پاس آنا) جلد چاہا (یہ کہا) اور (شدت غضب سے
تورات کی) تختیاں ڈالدیں اور اپنے بھائی کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے اُنہوں نے کہا کہ بھائیجان!
لوگ تو مجھے کمزور سمجھتے تھے اور قریب تھا کہ قتل کردیں تو ایسا کام نہ کیجئے کہ دشمن مجھ پر ہنسیں اور مجھے ظالم لوگوں میں مت ملائیے ۱۵۰
تب اُنہوں نے دُعا کی کہ اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر تو سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے ۱۵۱

(صفحہ ۱۳۶ کا بقیہ ف ۱۳۵ سے آگے)
اسی طرح ہر چیز میں مینڈک پھیل
گئے اور ہر پانی لہو بن گیا آخر ہرگز
نہ مانا ۛ ف۵ یہ سب بلائیں ان
پر آئیں ایک ایک ہفتہ کے فرق
سے اول حضرت موسیٰؑ فرعون
کو کہہ آتے کہ اللہ تم پر یہ بلا بھیجے گا
وہی بلا آتی پھر مضطر ہوتے اور
حضرت موسیٰؑ کی خوشامد کرتے
ان کی دُعا سے دفع ہوتی اور پھر
منکر ہو جاتے آخر کو وبا پڑی نصف
شب کو سارے شہر میں ہر شخص کا
پہلا بیٹا مر گیا وہ لگے مردوں کے
غم میں حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کو
لیکر شہر سے نکل گئے پھر کتنی روز کے
بعد فرعون پیچھے لگا دریائے قلزم
پر جا پکڑا وہاں یہ قوم سلامت
گذر گئی اور فرعون فوج سمیت
غرق ہو گیا ۛ (صفحہ ۱۳۷ کا حاشیہ)
ف۱ خدا نے حضرت موسیٰؑ کو چالیس
راتوں کیلئے بلایا تھا تا کہ اُن کو
تورات عنایت کیجائے ابن عباسؓ
کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ نے
اپنی قوم سے کہا کہ خدا نے مجھے تیس
رات کیلئے طلب فرمایا ہے میں
تم میں اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنی
جگہ چھوڑے جاتا ہوں جب موسیٰؑ
انہیں کر تشریف لیگئے تو خدا تعالیٰ نے
دس راتیں اور بڑھا دیں اس
عشرۂ آخری میں بنی اسرائیل
بچھڑے کی پرستش کر کے گمراہ ہوگئے
چنانچہ سامری کے بچھڑا بنانے کا
قصہ آگے آتا ہے جس طرح موسیٰؑ
نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تھا
کہ میں تم میں اپنے بھائی ہارونؑ کو
(بقیہ صفحہ ۱۳۹ پر دیکھئے)

(خدا نے فرمایا کہ) جن لوگوں نے بچھڑے کو (معبود) بنا لیا تھا اُن پر پروردگار کا غضب واقع ہوگا اور دُنیا کی زندگی میں ذلت
(نصیب ہوگی) اور ہم افترا پردازوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں (۱۵۲) اور جنہوں نے بُرے کام کیے پھر اُسکے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے
تو کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار اسکے بعد (بخش دیگا کہ وہ) بخشنے والا مہربان ہے (۱۵۳) اور جب موسیٰؑ کا غصہ فرو ہوا تو (تورات
کی) تختیاں اُٹھا لیں، اور جو کچھ اُنمیں لکھا تھا وہ اُن لوگوں کیلئے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ہدایت اور رحمت تھی (۱۵۴) اور
موسیٰؑ نے اس میعاد پر جو ہم نے مقرر کی تھی اپنی قوم کے ستر آدمی منتخب (کرکے کوہِ طور پر حاضر) کیے[1] جب اُنکو زلزلے نے پکڑا تو موسیٰؑ نے
کہا کہ اے میرے پروردگار اگر تُو چاہتا تو اُنکو اور مجھکو پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا، کیا تو اس فعل کی سزا میں جو ہم میں سے بے عقل
لوگوں نے کیا ہے ہمیں ہلاک کر دیگا، یہ تو تیری آزمائش ہے اس سے تو جسکو چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے ہدایت بخشے، تُو ہی
ہمارا کارساز ہے تو ہمیں (ہمارے گناہ) بخشدے اور ہم پر رحم فرما اور تُو سب سے بہتر بخشنے والا ہے (۱۵۵) اور ہمارے لئے اس دُنیا میں
بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی، ہم تیری طرف رجوع ہوچکے، فرمایا کہ جو میرا عذاب ہے اُسے تو جس پر
چاہتا ہوں نازل کرتا ہوں، اور جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے میں اسکو اُن لوگوں کیلئے لکھ دونگا جو پرہیزگاری
کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں (۱۵۶) ع۲ وہ جو (محمدؐ) رسول (اللہ) کی جو نبیِ اُمّی ہیں پیروی کرتے
ہیں، جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور
بُرے کام سے روکتے ہیں، اور پاک چیزوں کو اُن کیلئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو اُن پر حرام ٹھیراتے ہیں، اور اُن پر سے
بوجھ اور طوق جو اُن (کے سر) پر (اور گلے میں) تھے، اُتارتے ہیں، تو جو لوگ اُن پر ایمان لائے اور
اُن کی رفاقت کی، اور اُنہیں مدد دی، اور جو نور اُن کیساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی، وہی مُراد

(صفحہ ۱۳۷ کا بقیہ صفحہ ۱۳۸ سے آگے) اپنا جانشین کرتا ہوں، اسیطرح حضرت ہارونؑ سے کہا تھا آپ میری قائم مقامی کیجئے گا اور ان لوگوں کی اصلاح کرتے رہیے گا تاکہ کوئی فساد نہ ہونے پائے۔

موضح القرآن

۱؎ جاہل آدمی نرے بے صورت کو عبادت کرکے تسکین نہیں پاتا، جبتک سامنے ایک صورت نہو، تو تم دیکھی کہ وہ گائے کی صورت پوجتے تھے، ان کو بھی یہ ہوس ہوئی، آخر سونے کا بچھڑا بنایا اور پوجا۔

۲؎ حق تعالیٰ نے وعدہ دیا موسیٰؑ کو کہ پہاڑ پر تیس رات خلوت کرو، تاکہ تمہاری قوم کو تورات دوں، اس مدت میں انہوں نے ایک دن مسواک کی فرشتوں کو ان کے منہ کی بو سے خوشی تھی وہ جاتی رہی، اس کے بدل دس رات اور بڑھا کر مدت چالیس رات کی پوری کی۔

(صفحہ ۱۳۸ کا حاشیہ)

۱؎ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موسیٰؑ کی قوم کے لوگ عقل و دانش کے کام نہیں لیتے تھے، موسیٰؑ کے کوہِ طور پر چلے جانے کے بعد ایک شخص سامری نام جو انہیں لوگوں میں سے تھا ان سے کہنے لگا کہ میں تم کو ایک خدا بنا دیتا ہوں اُس کی پرستش کیا کرنا، انہوں نے یہ بات مان لی، تو اُس نے سونے کا زیور جمع کیا اور اسکو گلا کر بچھڑا بنایا

(بقیہ صفحہ ۱۴۰ پر)

پانیوالے ہیں (۱۵۷) (اے محمدؐ) کہدو کہ لوگو میں تم سب کیطرف خدا کا بھیجا ہوا (یعنی اس کا رسول) ہوں (وہ) جو
آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگانی بخشتا اور وہی موت دیتا ہے، تو خدا پر اور اُسکے
پیغمبر اُمی پر جو خدا پر اور اسکے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں ایمان لاؤ اور اُن کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ (۱۵۸) اور قوم موسیٰؑ
میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کا رستہ بتاتے اور اُسی کیساتھ انصاف کرتے ہیں (۱۵۹) اور ہم نے اُن کو (یعنی بنی
اسرائیل کو) الگ الگ کر کے بارہ قبیلے (اور) بڑی بڑی جماعتیں بنا دیا اور جب موسیٰؑ سے اُنکی قوم نے پانی طلب
کیا تو ہمنے اُن کیطرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مار دو تو اسمیں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے اپنا اپنا
گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے اُن (کے سروں) پر بادل کو سائبان بنائے رکھا اور اُن پر من و سلویٰ اتارتے رہے
(اور اُن سے کہا کہ) جو پاکیزہ چیزیں ہم تمہیں دیتے ہیں اُنہیں کھاؤ اور اُن لوگوں نے ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا
بلکہ (جو) نقصان (کیا) اپنا ہی کیا (۱۶۰) اور (یاد کرو) جب اُن سے کہا گیا کہ اس شہر میں سکونت اختیار کرو
اور اسمیں جہاں سے جی چاہے کھانا (پینا) اور (ہاں شہر میں جانا تو) حطۃ کہنا اور دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا
ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے، اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے (۱۶۱) مگر جو اُنمیں ظالم تھے انہوں نے اُس
لفظ کو جس کا اُن کو حکم دیا گیا تھا بدل کر اُس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا تو ہم نے اُن پر آسمان سے عذاب بھیجا
اس لئے کہ ظلم کرتے تھے (۱۶۲) اور اُن سے اس گاؤں کا حال تو پوچھو جو لب دریا واقع ہوا تھا، جب یہ لوگ ہفتے کے دن
کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے لگے (یعنی) اس وقت کہ اُن کے ہفتے کے دن مچھلیاں اُن کے سامنے
پانی کے اوپر آتیں، اور جب ہفتے کا دن نہ ہوتا تو نہ آتیں اسی طرح ہم ان لوگوں کو اُنکی نافرمانیوں کے سبب آزمائش میں

صفحہ ۱۳۸ کا حاشیہ ۱۳۹ لگ اسر آگیا اور اسکے منہ میں حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کے پاؤں تلے کی مٹھی بھر مٹی جو اس کو مل گئی تھی ڈالدی وہ گائے کی سی آواز کرنے لگا، سامری نے کہا تو یہ خدا ہے اس کو پوجا کرو وہ اس کی پرستش کرنے لگے، خدا فرماتا ہے کہ انہوں نے اتنا نہ سوچا کہ کیسا معبود ہے، جو نہ کلام کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ ہدایت کر سکتا ہے، بھلا بچھڑا کیا اور خدا کیا اور یہ جو فرمایا کہ قوم موسیٰؑ نے موسیٰؑ کے بعد اپنے زیور کا ایک بچھڑا بنا لیا حالانکہ بچھڑا سامری نے بنایا تھا تو اس بنا پر ہے کہ سامری انہیں میں سے تھا اور سب اس کے اس فعل سے خوش تھے:

موضح القرآن

۱ے حضرت ہارونؑ اور انکی اولاد حضرت موسیٰؑ کی اُمت میں امام تھے لیکن جب انکی جگہ خلیفہ ہوئے تو اُمت حکم میں نہ رہی خلافت اور کی قسمت میں تھی خلیفہ وہ کہ اُمت کو دین اور دنیا کے بندوبست میں رکھے جس طرح پیغمبر سنلوا گیا تاکہ حضرت حق انکے ساتھ رہے اور امام وہ کہ پیغمبر کا یار ہو جو خدمت اور نیاز پیغمبر سے منظور ہو سو اُمت اُن سے کرے تاکہ برکت اور قبول پاویں توریت میں امام کے لوازم دیکھئے تو معلوم ہو ۱۲

ڈالنی لگی (۱۶۳) اور جب اُنمیں سے ایک جماعت نے کہا کہ تم ایسی لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنکو خدا ہلاک کرنیوالا
یا سخت عذاب دینی والا ہے تو انہوں نے کہا کہ اس لیے کہ تمہارے پروردگار کیسامنے معذرت کر سکیں اور عجب نہیں کہ
پرہیزگاری اختیار کریں (۱۶۴) جب انہوں نے ان باتوں کو فراموش کر دیا جنکی انکو نصیحت کیگئی تھی تو جو لوگ برائی
سے منع کرتے تھے انکو ہم نے نجات دی اور جو ظلم کرتے تھے انکو برے عذاب میں پکڑ لیا کہ نافرمانی کئے جاتے تھے (۱۶۵) غرض
جن اعمال (بد) سے انکو منع کیا گیا تھا جب وہ ان (پر اصرار اور ہمارے حکم) سے گردن کشی کرنے لگے تو ہمنے انکو حکم دیا کہ ذلیل
بندر ہو جاؤ[۱] (۱۶۶) اور (اسوقت کو یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے (یہود کو) آگاہ کر دیا تھا کہ وہ ان پر قیامت تک
ایسے شخص کو مسلط رکھے گا جو انکو بری بری تکلیفیں دیتا رہے[۲] بیشک تمہارا پروردگار جلد عذاب کرنے والا ہے اور وہ بخشنے والا
مہربان بھی ہے (۱۶۷) اور ہم نے انکو جماعت جماعت کر کے ملک میں منتشر کر دیا بعض انمیں سے نیکوکار ہیں اور بعض اور
طرح کے (یعنی بدکار) اور ہم آسائشوں اور تکلیفوں (دونوں) سے انکی آزمائش کرتے رہے تاکہ (ہماری طرف) رجوع کریں[۳] (۱۶۸)
پھر انکے بعد ناخلف انکے قائم مقام ہوئے جو کتاب کے وارث بنے یہ (بد اعمال) اس دنیائے دنی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
ہم بخش دیے جائینگے[۴] اور (لوگ ایسوں پر طعن کرتے ہیں) اگر ان کیسامنے بھی ویسا ہی مال آجاتا ہے تو وہ بھی اسے لے لیتے ہیں کیا انسے
کتاب کی نسبت عہد نہیں لیا گیا کہ خدا پر سچ کے سوا اور کچھ نہیں کہینگے اور جو کچھ اس (کتاب) میں ہے اسکو انہوں
نے پڑھ بھی لیا ہے اور آخرت کا گھر پرہیزگاروں کیلئے بہتر ہے[۵] کیا تم سمجھتے نہیں[۶] (۱۶۹) اور جو لوگ کتاب کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں[۷]
اور نماز کا التزام رکھتے ہیں انکو ہم اجر دیں گے کہ ہم نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے (۱۷۰) اور جب ہمنے ان (کے سروں) پر
پہاڑ اٹھا کھڑا کیا گویا وہ سائبان تھا اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ ان پر گرتا ہے تو (ہمنے کہا کہ) جو ہمنے تمہیں دیا ہے اسے زور سے پکڑے رہو

(صفحہ ۱۳۹ کا حاشیہ)

موضح القرآن

[۱] روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرمایا تھا کہ ستر آدمی علمائے بنی اسرائیل کے ساتھ اپنے کوہ طور پر لاؤ کہ بندگی بچھڑے کی سے توبہ اور عذر خواہی کریں اور ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل نے آپس میں کہا کہ خدا نے موسیٰ سے باتیں نہیں کیں اور جو چیز کہ اوپر تختیوں کے ہے کلام موسیٰ کا ہے حق تعالیٰ نے کہا کہ اے موسیٰ ستر آدمیوں کو بنی اسرائیل کے اوپر کوہ طور کے لاؤ کہ کلام میرا سنیں اور گواہ ہوویں حضرت موسیٰ ستر آدمیوں کو لیکر اوپر کوہ طور کے گئے جب نزدیک پہنچے کوہ طور کے ایک بادل آیا کہ درمیان موسیٰ کے اور قوم کے حائل ہو گیا موسیٰ پردے ابر کے آئے اور قوم سجدے میں گر پڑی حق تعالیٰ نے موسیٰ سے باتیں کیں امر و نہی فرمایا جس وقت بادل کھل گیا موسیٰ باہر آئے اور کہا قوم سے کہ سنو تم نے قول پروردگار میرے کے؛ قوم نے کہا سنے کچھ لیکن کلام کرنیوالا معلوم نہ ہوا ہم ایمان جب لاوینگے کہ خدا کو ظاہر دیکھیں نزدیک اسی بات کے ایک بجلی گری اور سب کو جلا دیا موسیٰ بیقرار ہوئے
[۲] شاید حضرت موسیٰ نے اپنی امت کے حق میں دنیا اور آخرت کی بھلائی جو مانگی تو مراد اس سے یہ تھی کہ سب امتوں پر مقدم رہیں دنیا اور آخرت میں فرمایا میرا عذاب اور رحمت کسی فرقے پر موقوف نہیں سو عذاب تو اس پر ہے جس کو اللہ چاہے
(بقیہ صـ ۱۴۲ پر دیکھئے)

اور جو اسمیں لکھا ہے اُس پر عمل کرو تاکہ بچ جاؤ (۱۷۱) اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی اُنکی پیٹھوں سے انکی اولاد
نکالی تو اُن سے خود اُنکے مقابلے میں اقرار کرا لیا یعنی اُن سے پوچھا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ وہ کہنے لگے کیوں نہیں؟
ہم گواہ ہیں کہ تو ہمارا پروردگار ہے (یہ اقرار اس لئے کرایا تھا) کہ قیامت کے دن (کہیں یوں نہ) کہنے لگو کہ ہمکو تو اسکی خبر ہی نہ تھی (۱۷۲)
یا یہ (نہ) کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے بڑوں نے کیا تھا اور ہم تو انکی اولاد تھے (جو) انکے بعد پیدا ہوئے تو کیا جو کام اہل باطل
کرتے رہے اُس کے بدلے تو ہمیں ہلاک کرتا ہے (۱۷۳) اور اسی طرح ہم اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ رجوع کریں (۱۷۴)
اور انکو اس شخص کا حال پڑھ کر سنا دو جس کو ہمنے اپنی آیتیں عطا فرمائیں (اور ہفت پارچہ علم شرائع سے مزین کیا) تو اُسنے انکو اتار دیا پھر
شیطان اسکے پیچھے لگا تو وہ گمراہوں میں ہو گیا (۱۷۵) اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں سے اس کے درجے کو بلند کر دیتے مگر وہ تو پستی کیطرف
مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑا تو اسکی مثال کتے کی سی ہو گئی کہ اگر سختی کرو تو زبان نکالے رہے اور یونہی چھوڑ دو تو بھی
زبان نکالے رہے یہی مثال اُن لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو (ان سے) یہ قصہ بیان کر دو تاکہ وہ فکر کریں (۱۷۶) جن
لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی اُنکی مثال بُری ہے اور انہوں نے نقصان کیا تو اپنا ہی کیا (۱۷۷) جسکو خدا ہدایت دے وہی راہ یاب ہے
اور جسکو گمراہ کرے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں (۱۷۸) اور ہمنے بہت سے جن اور انسان دوزخ کیلئے پیدا کئے ہیں انکے دل ہیں لیکن
اُن سے سمجھتے نہیں اور انکی آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور انکے کان ہیں پر اُن سے سنتے نہیں یہ لوگ (بالکل) چارپایوں کی طرح
ہیں بلکہ اُن سے بھی بھٹکے ہوئے یہی وہ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں (۱۷۹) اور خدا کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اُسکو اُسکے ناموں سے
پکارا کرو اور جو لوگ اسکے ناموں میں کجی (اختیار) کرتے ہیں اُنکو چھوڑ دو وہ جو کچھ کر رہے ہیں عنقریب اسکی سزا پائیں گے (۱۸۰) اور ہماری مخلوقات
میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو حق کا رستہ بتاتے ہیں اور اسی کیساتھ انصاف کرتے ہیں (۱۸۱) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انکو

(صفحہ ۱۳۹ کا بقیہ ۱۴۱ سے آگے)
اور رحمت خاص لکھی ہے ان کے نصیب میں جو اللہ کی ساری باتوں پر یقین کریں گے یعنی آخری امت کہ سب کتابوں پر یقین کریں گے سو حضرت موسیٰ کی امت میں سے جو کوئی آخری کتاب پر ایمان لائے وہ پہنچے اس نعمت کو اور حضرت موسیٰ کی دعا انہیں کو لگی ۱۲

(صفحہ ۱۴۰ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ بر خلاف پیغمبروں کے کہ بعضوں کیطرف بھیجے گئے تھے وہ ؛

۲ مراد ان لوگوں سے عبداللہ بن سلام اور یار اس کے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ بعد وفات حضرت موسیٰ کے اور بعد وفات خلیفہ اُن کے کہ جو کہ یوشع تھے بنی اسرائیل میں ہرج مرج ظاہر ہوا اور بیچ قتل کرنے پیغمبروں کے اور اقسام گناہوں کے مشغول ہوئے اور ایک گروہ ذی نفس نے حق تعالے سے التجا کی کہ درمیان ہمارے اور تمام قوم کے جدائی پڑے حق تعالے نے راہ زمین میں کھول دی وہ گروہ اس راہ سے پیچھے ملک چین کے سے آئے اور اس مکان میں اقامت کی اور مکان رہنے کے بنائے آنحضرت نے شب معراج کو اُن سے ملاقات کی تھی اور سورتیں قرآن کی اُوپر اُن کے پڑھیں وہ ایمان لائے اور وہ مسلمان ہیں اور قبلے کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ مال کی دیتے ہیں اور نماز جمعہ کی قائم کرتے ہیں ؛

۳ یعنی ذخیرہ کرنے میں ہمارا کچھ

(بقیہ صفحہ ۱۴۳ پر)

بتدریج اس طریق سے پکڑیں گے کہ انکو معلوم ہی نہ ہوگا [۱] (۱۸۲) اور میں انکو مہلت دیئے جاتا ہوں، میری تدبیر بڑی مضبوط ہے (۱۸۳)

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ اُن کے رفیق (محمد صلعم) کو کسی طرح کا بھی (جنون نہیں ہے؛ وہ تو ظاہر ظہور ڈر سنانے والے ہیں (۱۸۴)

کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت میں، اور جو چیزیں خدا نے پیدا کی ہیں، ان پر نظر نہیں کی اور اس بات پر خیال

نہیں کیا) کہ عجب نہیں (اُن کی موت) کا وقت نزدیک پہنچ گیا ہو تو اس کے بعد وہ اور کس بات پر ایمان لائینگے (۱۸۵) جس شخص کو [۲]

خدا گمراہ کرے اُس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور وہ ان (گمراہوں) کو چھوڑے رکھتا ہے کہ اپنی سرکشی میں پڑے بہکتے رہیں (۱۸۶)

(یہ لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اسکی واقع ہونے کا وقت کب ہے؟ [۳] کہد و کہ اس کا علم تو میرے پروردگار ہی کو ہے

وہی اُسے اُس کے وقت پر ظاہر کر دیگا، وہ آسمان اور زمین میں ایک بھاری بات ہوگی، [۴] اور ناگہاں تم پر آجائیگی، یہ تم سے اس طرح

دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو، کہو کہ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے (۱۸۷) کہد و کہ

میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے

جمع کر لیتا، اور مجھکو کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو مومنوں کو ڈرا ور خوشخبری سنانے والا ہوں (۱۸۸) وہ خدا ہی تو ہے جس نے تمکو

ایک شخص سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے راحت حاصل کرے، سو جب وہ اس کے پاس جاتا ہے تو اُسے ہلکا سا حمل

رہجاتا ہے اور وہ اسکے ساتھ چلتی پھرتی ہے پھر جب کچھ بوجھ معلوم کرتی (یعنی بچہ پیٹ میں بڑا ہوتا) ہے تو دونوں (میاں بیوی) اپنے

پروردگار خدائے عزّوجل سے التجا کرتے ہیں کہ اگر تو ہمیں صحیح و سالم (بچہ) دیگا تو ہم تیرے شکرگزار ہونگے (۱۸۹) جب وہ انکو صحیح و سالم (بچہ) دیتا ہے تو

اُس (بچے) میں جو وہ انکو دیتا ہے اس کا شریک مقرر کرتے ہیں، جو وہ شرک کرتے ہیں خدا (کا رتبہ) اس سے بلند ہے (۱۹۰) [۱] کیا وہ ایسوں کو شریک بناتے

ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور خود پیدا کئے جاتے ہیں (۱۹۱) اور نہ اُن کی مدد کی طاقت رکھتے ہیں، اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں؛ (۱۹۲)

(صفحہ ۱۴۰ کا بقیہ ۱۴۰ سے آگے)
ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا؛
[۴] مُراد اس سے اریحا اور ایلیا ہے
[۵] یعنی حِطّۃٌ کی جگہ حِنطۃٌ فیہا شعیر کہا یعنی گیہوں دے ہم کو بیچ اُن کے جَو ہو دیں؛
[۶] یہ عذاب بجلی تھا؛
[۷] وہ شہر ایلہ ہے درمیان مدین اور کوہِ طور کے اُوپر کنارے دریا کے
[۸] اُوپر ان کے تعظیم ہفتہ کے دن فرض تھی کہ اس دن شکار مچھلیوں کا نہ کریں اور دنیا کے کاموں میں مشغول نہ ہوں انہوں نے برخلاف حکم خدا کے کیا اور بر زبان داؤد کے ملعون ہوئے ۱۲؛

(صفحہ ۱۴۳ کا حاشیہ)

موضح القرآن

[۱] روایت میں ہے کہ منع کرنیوالے نصیحت اُن کی سے ناامید ہوئے اور ایک گھر میں رہنا موقوف کیا، اور درمیان گھروں اپنے کے اور گھروں اُن کے کے دیوار کھینچی اور آمد و رفت اُن کے محلے کی چھوڑ دی ایک دن اپنے محلے سے باہر آئے اور اُن کے محلے کا کوئی باہر نہ آیا تلاش کی، دیکھا کہ تمام لنگور ہو گئے اور ہر لنگور اپنے ناتے دار کے گرد روتا ہوا پھرتا تھا اور مُنہ اپنا اُن کے کپڑوں سے ملتا تھا تین روز جیتے رہے اور چوتھے روز مر گئے
[۲] تکلیفیں مانند قتل کے اور شہر بدر کرنے کے اور جزیہ مقرر کرنے کے
[۳] یہود کی دولت برہم ہوئی تو آپس کی مخالفت سے ہر طرف
(بقیہ صفحہ ۱۴۴ پر دیکھئے)

اگر تم اُن کو سیدھے رستے کی طرف بلاؤ تو تمہارا کہا نہ مانیں، تمہارے لئے برابر ہے کہ تم اُن کو بُلاؤ یا چپکے ہو رہو (۱۹۳)
(مشرکو) جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہی ہیں (اچھا) تم اُن کو پکارو اگر سچے ہو تو چاہیئے کہ وہ تم کو جواب
بھی دیں (۱۹۴) بھلا اُن کے پاؤں ہیں جن سے چلیں، یا ہاتھ ہیں جن سے پکڑیں، یا آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں، یا کان
ہیں جن سے سنیں؟ کہدو کہ اپنے شریکوں کو بلالو اور میرے بارے میں (جو) تدبیر کرنی ہو کرلو اور مجھے کچھ مہلت بھی نہ دو (پھر دیکھو کہ وہ
میرا کیا کر سکتے ہیں) (۱۹۵) میرا مددگار تو خدا ہی ہے جس نے کتاب برحق نازل کی اور نیک لوگوں کا وہی دوستدار ہے (۱۹۶) اور جنکو
تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمہاری ہی مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں (۱۹۷) اور اگر تم انکو سیدھے رستے کی
طرف بلاؤ تو سُن نہ سکیں اور تم اُنہیں دیکھتے ہو کہ (بظاہر) آنکھیں کھولے تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں مگر (فی الواقع) کچھ نہیں دیکھتے (۱۹۸)
(اے محمدؐ) عفو اختیار کرو اور نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کرلو (۱۹۹) اور اگر شیطان کیطرف سے تمہارے دل میں
کسی طرح کا وسوسہ پیدا ہو تو خدا سے پناہ مانگو بیشک وہ سننے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے (۲۰۰) جو لوگ پرہیزگار ہیں جب
انکو شیطان کیطرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور (دل کی آنکھیں کھول کر) دیکھنے لگتے ہیں (۲۰۱) اور ان (کفار)
کے بھائی اُنہیں گمراہی میں کھینچے جاتے ہیں پھر (اسمیں کسی طرح کی) کوتاہی نہیں کرتے (۲۰۲) اور جب تم ان کے پاس (کچھ دنوں
تک) کوئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے (اپنی طرف سے) کیوں نہیں بنالی؟ کہدو کہ میں تو اُسی حکم کی پیروی کرتا ہوں
جو میرے پروردگار کیطرف سے میرے پاس آتا ہے، یہ (قرآن) تمہارے پروردگار کیجانب سے دانش و بصیرت اور مومنوں کیلئے ہدایت اور
رحمت ہے (۲۰۳) اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (۲۰۴) اور اپنے پروردگار
کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح و شام یاد کرتے رہو اور (دیکھنا) غافل نہ ہونا (۲۰۵)

(صفحہ ۱۴۱ کا بقیہ صفحہ ۱۴۳ سے آگے)
نکل گئے اور مذہب مختلف پیدا ہوئے یہ احوال اس اُمت کو سنایا ہے کہ یہ کچھ ان پر بھی ہوگا، حدیث میں فرمایا ہے کہ اس اُمت میں بعضے بندر اور سُور ہو جاوینگے اللہ گمراہی سے پناہ دے ؛

۴ اعتقاد تھا یہودیوں کا کہ دن کے گناہ ہمارے رات کو بخشے جاتے ہیں اور رات کے گناہ دن کو بخشے جاتے ہیں ؛

۵ یعنی جوڑتے ہیں حلال جانے حرام کے سے اور جھوٹ جوڑتے اُوپر خدا کے سے ؛

۶ پچھلے لوگ رشوت لیکر مسئلے غلط کرنے لگے کہ امید رکھتے کہ ہم بخشے جائیں گے حالانکہ پھر اس کام کو حاضر ہیں ؛

۷ یعنی عمل کیا موجب اس کا ۱۲

(صفحہ ۱۴۲ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی پشت سے اُن کی اولاد نکالی سب سے اقرار کروایا اپنی خدائی کا پھر پُشت میں داخل کیا اس سے مدعا یہ کہ خدا کے ماننے میں ہر کوئی آپ کفایت کرے باپ کی تقلید نہیں اگر باپ شرک کرے بیٹا چاہے ایمان لائے اگر کسی کو شبہ ہو کہ وہ عہد یاد نہیں رہا پھر کیا حاصل یوں تو سمجھے کہ اس کا نشان ہر کسی کے دل میں رہا ہے اور ہر زبان پر مشہور رہا ہے، کہ سب کا خالق اللہ ہے سارے جہان

(بقیہ صفحہ ۱۴۵ پر دیکھئے)

جو لوگ تمہارے پروردگار کے پاس ہیں وہ اسکی عبادت سے گردن کشی نہیں کرتے اور اس پاک ذات کو یاد کرتے اور اسکے آگے سجدہ کرتے رہتے ہیں (۲۰۶)

سورۃ انفال مدنی ہے اور اسمیں شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

(اے محمدؐ مجاہد لوگ) تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے) کہدو کہ غنیمت خدا اور اسکے رسول کا مال ہے

تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو (۱) مومن تو وہ ہیں کہ جب

خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں، اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ

جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں (۲) (اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے انکو دیا ہے اسمیں سے (نیک کاموں میں)

خرچ کرتے ہیں (۳) یہی سچے مومن ہیں اور ان کیلئے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی

ہے (۴) (ان لوگوں کو اپنے گھروں سے اسطرح نکلنا چاہیئے تھا) جس طرح تمہارے پروردگار نے تم کو تدبیر سے نکالا،

اور (اس وقت) مومنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی (۵) وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہوئے پیچھے

تم سے جھگڑنے لگے گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں (۶) اور (اس وقت کو یاد کرو) جب

خدا تم سے وعدہ کرتا تھا کہ (ابوسفیان اور ابوجہل کے) دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمہارا (مسخر) ہو جائیگا، اور

تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ (بے) شان (و) شوکت (یعنی بے ہتھیار) ہے وہ تمہارے ہاتھ آجائے اور خدا چاہتا تھا کہ اپنے

فرمان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑ کاٹ کر (پھینک) دے (۷) تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ

کر دے گو مشرک ناخوش ہی ہوں (۸) جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی،

اور فرمایا کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے (۹) اور اس مدد کو خدا نے

(صفحہ ۱۴۴ کا بقیہ ۱۴۲ سے آگے) اس کا قائل ہے اور جو کوئی منکر ہے یا شرک کرتا ہے سو اپنی عقل ناقص کے دخل سے پھر آپ ہی جھوٹا ہوتا ہے ۱۲ ؎ یہ قصہ یہود کو سنایا کہ وہ بھی عہد سے پھرے ہیں جیسے مشرک پھرے ہیں ۱۲ ؎ یہ قصہ یہود کو سنایا کہ اگرچہ علم کامل اپنے پاس ہو کام تب آوے کہ آپ اس کے تابع ہو اور اگر آپ تابع ہو حرص کا اور چاہے کہ علم میرے کام آوے تو کچھ نہیں ہوتا اور شاید اپنے کتے کی مثال اس میں ہو کہ جب تک وہ حرص سے خالی تھا اسکو باطن سے صحیح معلوم ہوا جب دل میں حرص بیٹھی تو باطن سے معلوم نہ ہوا یا معلوم ہوا تو مجمل معلوم ہوا اس کو اپنی طبع کے موافق سمجھ لیا روایت میں ہے کہ جب وہ چلنے لگا تو چاہا کہ پھر غیب سے کچھ معلوم ہو تب معلوم ہوا کہ جا جب راہ میں پہنچا تو ایک فرشتہ ملا شمشیر ننگی ہاتھ میں اس سے التجا کی کہ اگر حکم نہ ہو تو میں جاؤں کہا جا لیکن کچھ بد دعا کر تو پھر بادشاہ کے پاس پہنچ کر لگا بد دعا کرنے منہ سے خود بخود دعاء نیک نکلنے لگی، حضرت موسیٰؑ کے لشکر کو تب جاؤ پھنسانا چاہا حیلہ سکھایا (صفحہ ۱۴۳ کا حاشیہ) ف اس آیت کی تفسیر میں جمہور مفسرین کو بڑی مشکل پیش آئی کہ اسکو حضرت آدمؑ و حواؑ کا قصہ سمجھکر خیال کیا کہ حضرت آدمؑ سے بھی شرک کا گناہ عظیم ہوا۔

موضح القرآن

لہ یعنی جانیں کسی کی سی بکریں گے جو قسمت گناہ کریں گے ہم قسمت زیادہ کر دینگے تاکہ سرکشی (دیکھو ۱۴۴-۱۴۶)

محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل اس سے اطمینان حاصل کریں اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے بیشک خدا
غالب حکمت والا ہے (۱۰) جب اُس نے تمہاری تسکین کیلئے اپنی طرف سے تمہیں نیند کی چادر اُڑھادی اور تم پر آسمان سے پانی برسا دیا
تاکہ تم کو اس سے نہلا کر پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے اور اس لئے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے
اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے (۱۱) جب تمہارا پروردگار فرشتوں سے ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو تسلی دو
کہ ثابت قدم رہیں میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں تو ان کے سر مار کر اڑا دو
اور ان کا پور پور مار کر توڑ دو (۱۲) یہ (سزا) اس لئے دی گئی کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص
خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو خدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے (۱۳) یہ (مزہ تو یہاں) چکھو اور یہ جانے رہو کہ
کافروں کیلئے (آخرت میں) دوزخ کا عذاب (بھی تیار) ہے (۱۴) اے اہل ایمان! جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا
مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا (۱۵) اور جو شخص جنگ کے روز اس صورت کے سوا کہ لڑائی کیلئے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمت
عملی سے دشمن کو مارے) یا اپنی فوج میں جا ملنا چاہے ان سے پیٹھ پھیریگا (تو سمجھو کہ) وہ خدا کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانا
دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے (۱۶) تم لوگوں نے ان (کفار) کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انہیں قتل کیا اور (اے محمد)
جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں اس سے یہ غرض تھی کہ مومنوں کو اپنے (احسانوں) سے
اچھی طرح آزمائے بیشک خدا سنتا جانتا ہے (۱۷) (بات) یہ (ہی) کچھ شک نہیں کہ خدا کافروں کی تدبیر کو کمزور کر دینے والا ہے (۱۸) (کافرو) اگر تم
(محمد صلی اللہ علیہ وسلم) فتح چاہتے ہو تو تمہارے پاس فتح آچکی (دیکھو) اگر تم (اپنے افعال سے) باز آجاؤ تو تمہارے حق میں بہتر
ہے اور اگر پھر (نافرمانی) کرو گے تو ہم بھی پھر (تمہیں عذاب) کریں گے اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو تمہارے کچھ بھی کام نہ آئیگی اور

(صفحہ ۱۴۳ کا بقیہ ف۵ اس آ گیا) حالانکہ انبیا شرک سے معصوم ہوتے ہیں تو بعض نے اس اشکال کو اس طرح دفع کیا ہے کہ گناہ صرف حوا سے ہوا نہ آدم سے اور کہا ہے کہ تثنیہ کا صیغہ اس مدعا کے منافی نہیں ہے کیونکہ کلام عرب میں ایک شخص کے فعل کو دوسرے شخص کے فعل جماعت کیطرف منسوب کرنا بہت جگہ پایا جاتا ہے جیسے نسیا حوتہما کہ مچھلی بھولے تو یوشع تھے مگر یوشع نے اسمیں موسیٰ کو بھی شامل کر لیا یا جیسے یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان کہ اس آیت سے موتی اور مرجان کا بحر نمکین اور شیریں دونوں سے پیدا ہونا پایا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف بحر نمکین سے پیدا ہوتے ہیں نہ شیریں سے یا جیسے یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم کہ اس سے جنوں اور انسانوں دونوں سے پیغمبروں کا مبعوث ہونا سمجھا جاتا ہے حالانکہ پیغمبر صرف انسانوں میں سے ہوئے ہیں مگر جہاں تک ہم سمجھتے ہیں یہ آدم کا نہیں بلکہ اولاد آدم کا حال بیان کیا گیا ہے اور اسی بنا پر ہم نے ترجمہ ایسا کیا ہے کہ کسی طرح کا اشکال نہیں پایا جاتا

موضح القرآن

ل یعنی جائے امن کی سر پکڑیں گے ہم جس وقت گناہ کریں گے ہم نعمت زیادہ دیں گے تا سرکشی کریں اور گناہ زیادہ کریں

(بقیہ ۱۴۷ پر دیکھئے)

خدا تو مومنوں کیساتھ ہی (۱۹) اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسول کی حکم پر چلو اور اس سے روگردانی نہ کرو تم سنتے ہو (۲۰)
اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے حکم خدا سُن لیا مگر حقیقت میں نہیں سنتے (۲۱) کچھ شک نہیں کہ خدا کے
نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے (۲۲) اور اگر خدا انمیں نیکی کا مادہ دیکھتا تو انکو سننے کی توفیق بخشتا
اور اگر (بغیر صلاحیت ہدایت کے) سماعت دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے (۲۳) مومنو! خدا اور اس کے رسول کا حکم قبول
کرو جبکہ رسولِ خدا تمہیں ایسے کام کیلئے بُلاتے ہیں جو تمکو زندگی جاوداں بخشتا ہے اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے
دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اُس کے روبرو جمع کیے جاؤ گے (۲۴) اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کیساتھ انہیں لوگوں
پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گنہگار ہیں اور جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہی (۲۵) اور اس وقت کو یاد کرو جب تم زمین
(مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اُڑا (نہ) لیجائیں (یعنی بے خان ومان کر دیں) تو اُس نے
تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تمکو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اُس کا) شکر کرو (۲۶) اے ایمان والو! نہ تو خدا
اور رسولؐ کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو، تم (ان باتوں کو) جانتے ہو (۲۷) اور جان رکھو کہ
تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہی اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے (۲۸) مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے
لئے امر فارق پیدا کر دیگا (یعنی تمکو ممتاز کر دیگا) اور تمہارے گناہ مٹا دیگا اور تمہیں بخش دیگا اور خدا بڑے فضل والا ہی (۲۹) اور (اے محمدؐ) اس وقت
کو یاد کرو جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا وطن سے نکال دیں تو (اُدھر تو)
وہ چال چل رہے تھے اور اُدھر خدا چال چل رہا تھا اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہی (۳۰) اور جب اُن کو ہماری
آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (یہ کلام) ہم نے سُن لیا ہے اگر ہم چاہیں تو اسی طرح کا (کلام) ہم بھی کہہ دیں،

(صفحہ ۱۴۳ کا بقیہ صـ۱۴۶ سے آگے)

ل۱ روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا کے اوپر آن کر ہر ایک کو گروہ قریش کے سر عذاب الٰہی سے ڈراتے تھے ایک نے کہا کہ یار تمہارا دیوانہ ہے کہ تمام رات فریاد کرتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی

ل۲ روایت میں ہے کہ گروہ قریش کے نے یا یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ قیامت کب ہوگی اس پر یہ آیت اتری :

ل۳ یعنی علم اس کا آسمان زمین والوں کو مشکل اور بھاری ہے

(صفحہ ۱۴۴ کا حاشیہ)

موضح القرآن

ل۱ یہ آیت جامع ہی بزرگیوں خلق کو آنحضرت صلعم نے جبرئیل سے پوچھا تھا کہ حقیقت اس آیت کی کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ پروردگار کہتا ہی تیرا کہ پیوند کرو اس کسی سے کہ تجھ سے جدائی کرے اور بخشش کر تو اس کو کہ محروم کرے اور معاف کر تو جو کوئی کہ اوپر تیرے ظلم کرے اور یہی معنی ہیں مکارم اخلاق کے :

ل۲ یعنی آیت کی نازل ہونے میں دیر ہوتی ہے :

ل۳ یعنی جب قرآن نماز میں پڑھا جائے تو اس کو سنا کرو اور خاموش رہا کرو، اور امام کیساتھ تلاوت نہ کیا کرو۔ بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد خاموشی وقت خطبہ نماز جمعہ ہی

(بقیہ صـ۱۴۸ پر دیکھئے)

اور یہ ہی کیا صرف اگلے لوگوں کی حکایتیں ہیں (۳۱) اور جب انہوں نے کہا کہ اے خدا اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے
برحق ہے، تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج (۳۲) اور خدا ایسا نہ تھا کہ جبتک تم انمیں
تھے انھیں عذاب دیتا اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے (۳۳) اور (اب) ان کیلئے کون سی وجہ ہے کہ
وہ انہیں عذاب نہ دے جبکہ وہ مسجد محترم (میں نماز پڑھنے) سے روکتے ہیں اور وہ اس مسجد کے متولی بھی نہیں، اس کے متولی تو صرف
پرہیزگار ہیں، لیکن انکے اکثر نہیں جانتے (۳۴) اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا
کچھ نہ تھی، تو تم جو کفر کرتے تھے اب اسکے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو (۳۵) جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں
کو) خدا کے رستے سے روکیں، سو ابھی اور خرچ کریں گے، مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کیلئے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب
ہو جاویں گے، اور کافر لوگ دوزخ کیطرف ہانکے جائیں گے (۳۶) تاکہ خدا ناپاک کو پاک سے الگ کر دے، اور ناپاک کو ایک
دوسرے پر رکھکر ایک ڈھیر بنا دے، پھر اسکو دوزخ میں ڈال دے، یہی لوگ خسارہ
پانے والے ہیں (۳۷) (اے پیغمبر!) کفار سے کہدو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آجائیں، تو جو ہو چکا وہ انہیں
معاف کر دیا جائیگا اور اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا (جو طریق جاری
ہو چکا ہے (وہی ان کے حق میں برتا جائیگا) (۳۸) اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ
فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے، اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے، اور اگر باز آجائیں تو خدا
ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے (۳۹) اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے
(اور) وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے (۴۰)

(صفحہ ۱۴۴ کا بقیہ ف۱۴۷ اسرآگیا) ۳ے عاجزی بامید فضل اس کے سر اور خوف عدل اس کے سے ہے یعنی ذکر خفی کر شاموں کو اور صبحوں کو اور مراد ہمیشگی ذکر کی ہے: (صفحہ ۱۴۵ کا حاشیہ) ف۱ یہ آیتیں جنگ بدر کے متعلق ہیں بعض مؤرخین اور مفسرین نے اس جنگ کی یہ وجہ لکھی ہے کہ وہ قافلہ جو ابو سفیان شام سے مکے کو لئے آرہا تھا اس کی نسبت جناب رسالتمآب اور ان کے صحابہؓ نے یہ خیال کر کے کہ اس قافلہ میں لوگ بہت کم اور مال بہت زیادہ ہے لوٹ لینے کے ارادے سے کوچ کیا تھا جب یہ خبر قریش مکہ کو پہنچی تو وہ بہت سی جمیعت لیکر قافلے کو بچانے کو نکلے آخر بمقام بدر جنگ ہوئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ قریش کے ستر آدمی مارے گئے اور اسی قدر گرفتار ہوئے اور جو مال و اسباب وہ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے وہ سب مسلمانوں کے ہاتھ آیا، مگر آیات قرآنی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا کو قریش مکہ کا مدینے پر چڑھائی کرنے کا حال پہلے معلوم ہو چکا تھا اور اس کے بعد آپ نے اس کے مقابلے کیلئے کوچ فرمایا تھا بیشک بعض صحابہؓ کی رائے ہوگی کہ شام کے قافلے کو لوٹ لیا جائے اور اسی گروہ کی نسبت خدا نے فرمایا ہے کہ تم ذی شان و دکت ... (بقیہ صفحہ ۱۴۹ پر دیکھے)

اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لوٹ کر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ خدا کا اور اس کے رسول کا اور اہل
قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے اگر تم خدا پر اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو (حق و باطل میں)
فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں مٹھ بھیڑ ہو گئی، اپنے بندے (محمد) پر نازل فرمائی اور خدا
ہر چیز پر قادر ہے (۴۱) جس وقت تم (مدینے سے) قریب کے ناکے پر تھے اور کافر بعید کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے (اتر گیا)
تھا، اور اگر تم (جنگ کے لئے) آپس میں قرار داد کر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے) میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی لیکن
خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اسے کر ہی ڈالے تاکہ جو مرے بصیرت پر (یعنی یقین جان کر) مرے اور جو جیتا رہے
وہ بھی بصیرت پر (یعنی حق پہچان کر) جیتا رہے، اور کچھ شک نہیں کہ خدا سنتا جانتا ہے (۴۲) اس وقت خدا نے تمہیں خواب
میں کافروں کو تھوڑی تعداد میں دکھایا، اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام
(درپیش تھا اس) میں جھگڑنے لگتے لیکن خدا نے (تمہیں اس سے) بچا لیا، بیشک وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے (۴۳)
اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھاتا اور تم کو ان کی نگاہوں میں
تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ خدا کو جو کام کرنا منظور تھا اسے کر ڈالے اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے (۴۴)
مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ
مراد حاصل کرو (۴۵) اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور
تمہارا اقبال جاتا رہے گا، اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے (۴۶) اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے
(یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو اعمال یہ کرتے

(صفحہ ۱۴۸ کا حاشیہ) تھا اسی گروہ کو لینا چاہتے ہو مگر خدا نے اس رائے کو منظور نہ فرمایا اور یہی چاہا کہ فوج مسلح سے جنگ کریں اور داد شجاعت دے کر فتح حاصل کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا، اس جنگ کی وجہ جو نہایت قرین قیاس ہے یہ ہے کہ قریش مکہ کو مہاجرین اور انصار مدینہ کے ساتھ سخت عداوت تھی اور وہ ہمیشہ ان کے درپے آزار رہتے تھے تو جناب رسالتمآب اپنے دشمنوں کے حالات اور ارادوں سے آگاہ رہنے کیلئے کبھی کبھی اطراف مکہ میں آدمی روانہ فرماتے چنانچہ ایک دفعہ مقام نخلہ میں جو مکے اور طائف کے درمیان واقع ہے آپ نے چند آدمی روانہ فرمائے جن کے سردار آپ کے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحش تھے، نخلہ ایک نہایت خطرناک مقام تھا اور وہاں جانے کا سخت اندیشہ تھا آپ نے عبداللہ کو احتیاطاً ایک سربمہر پرچہ دیا اور فرمایا کہ مکے کی طرف برابر چلے چلو تین روز کے بعد اس پرچہ کو کھول کر پڑھنا اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر عمل کرنا، پرچے میں لکھا تھا کہ امض حتی تنزل نخلۃ فترصد بہا قریشا وتعلم لنا من اخبارہم یعنی نخلے تک چلے جاؤ اور وہاں پہنچکر مخفی طور پر قریش کے حالات معلوم کرو اور ہمارے پاس انکی خبر لاؤ، مگر وہاں اور ہی معاملہ پیش آیا کہ ان کے نخلے میں پہنچنے

(بقیہ صفحہ ۱۵۰ پر دیکھئے)

ہیں خدا اُن پر احاطہ کئے ہوئے ہے ﴿۴۷﴾ اور جب شیطانوں نے اُن کے اعمال اُنکو آراستہ کر دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں
سے کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا رفیق ہوں (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل (صف آرا) ہوئیں تو پسپا
ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے مجھے تو خدا سے ڈر لگتا
ہے اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے ﴿۴۸﴾ اس وقت منافق اور (کافر) جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے
دین نے مغرور کر رکھا ہے اور جو شخص خدا پر بھروسا رکھتا ہے تو خدا غالب حکمت والا ہے ﴿۴۹﴾ اور کاش تم اس وقت کی کیفیت
دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ (اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو ﴿۵۰﴾ یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں
اور یہ (جان رکھو) کہ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا ﴿۵۱﴾ جیسا حال فرعونیوں کا اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا) ویسا
ہی ان کا ہوا کہ انہوں نے خدا کی آیتوں سے کفر کیا تو خدا نے ان کے گناہوں کی سزا میں انکو پکڑ لیا بیشک خدا
زبردست اور سخت عذاب دینے والا ہے ﴿۵۲﴾ یہ اس لئے کہ جو نعمت خدا کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی
حالت نہ بدل ڈالیں خدا اُسے نہیں بدلا کرتا اور اس لئے کہ خدا سنتا جانتا ہے ﴿۵۳﴾ جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا
(ہوا تھا) ویسا ہی انکا ہوا) انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انکو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور
فرعونیوں کو ڈبو دیا اور وہ سب ظالم تھے ﴿۵۴﴾ جانداروں میں سب سے بدتر خدا کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں سو وہ ایمان
نہیں لاتے ﴿۵۵﴾ جن لوگوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور (خدا سے) نہیں ڈرتے ﴿۵۶﴾
اگر تم انکو لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ انکے پس پشت ہیں وہ انکو دیکھ کر بھاگ جائیں عجب نہیں کہ انکو اس سے عبرت ہو ﴿۵۷﴾

(صفحہ ۱۴۵ کا بقیہ ۴۹ اسر آگئے) کے دو دن بعد ایک چھوٹا سا قافلہ طائف کا مال تجارت لئے ہوئے آپہنچا، عبداللہ اور ان کے رفقا کو ارشاد نبوی اور اس پر رجب کا خیال نہ رہا اور انہوں نے اُن لوگوں پر حملہ کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ عمرو بن عبداللہ حضرمی جو سرداران مکہ میں سے تھا تیر سے مارا گیا اور حکم بن کیسان اور عثمان بن عبداللہ مخزومی گرفتار ہو گئے ہر چند جناب رسول خدا نے ان لوگوں کو اس حرکت پر ملامت کی اور قیدیوں کو چھوڑ بھی دیا اور عبداللہ بن حضرمی کا خونبہا بھی اپنے پاس سے دیدیا، مگر اہل مکہ کی آتش کینہ مشتعل ہوئے نہ رہی اور انہوں نے ساڑھے نو سو کے قریب جنگ آزمودہ اشخاص جمع کئے جنمیں تین سو کے پاس گھوڑے اور باقیوں کے پاس سواری اور بار برداری کے لئے سات سو اونٹ تھے اسکے علاوہ کسی نے یہ ہوائی اڑائی کہ جناب رسول خدا م ابو سفیان والے قافلہ کو جو شام سے مکہ کو آرہا ہے لوٹنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس خبر سے اُن کا غضب اور بھی بھڑک اٹھا اور وہ فوراً مدینے پر حملہ کرنے کیلئے نکل کھڑے ہوئے ادھر مدینہ میں یہ خبر پہنچ چکی تھی کہ قریش بکہت زور و شور سے مدینے پر چڑھائی کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اس صورت میں ضرور تھا کہ جناب رسول خدا م اپنی حفاظت کا انتظام فرماتے تو آپ تین سو تیرہ صحابہ

(بقیہ ص ۱۵۲ پر دیکھئے)

اور اگر تم کو کسی قوم سے دغابازی کا خوف ہو تو (انکا عہد) اُنہیں کیطرف پھینکدو (اور) برابر (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ خدا
دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا ۵۸ اور کافر یہ خیال کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں وہ (اپنی چالوں سے ہمکو) ہرگز عاجز نہیں کر سکتے ۵۹
اور جہاں تک ہوسکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رہنے سے اُن کے (مقابلے کے) لئے مستعد رہو کہ
اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور انکے سوا اور لوگوں پر جنکو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہیگی
اور تم جو کچھ راہِ خدا میں خرچ کروگے اس کا ثواب تمکو پورا پورا دیا جائیگا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائیگا ۶۰ اور اگر
یہ لوگ صلح کیطرف مائل ہوں تو تم بھی اسکی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا
ہے ۶۱ اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کریگا وہی تو ہے جس نے تمکو اپنی مدد سے اور مسلمانوں
(کی جمعیت) سے تقویت بخشی ۶۲ اور انکے دلوں میں الفت پیدا کر دی اگر تم دنیا بھر کی دولت صرف کرتے تب بھی
انکے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے مگر خدا ہی نے اُنمیں الفت ڈال دی بیشک وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے ۶۳
اے نبیؐ! خدا تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو ہیں کافی ہے ۶۴ اے نبیؐ! مسلمانوں کو جہاد
کی ترغیب دو، اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے
اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے اس لئے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں
رکھتے ۶۵ اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے پس اگر تم میں
ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہونگے تو دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے
اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے ۶۶ پیغمبر کو شایاں نہیں کہ اُس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک

(صفحہ ۱۴۵ کا بقیہ) ۵ اسی آگے کی جمعیت کیساتھ مدینے سے کوچ فرمایا جن میں سے ایک یا دو کے پاس گھوڑے تھے اور باقیوں کے پاس صرف ستر اونٹ تھے جن پر نوبت بہ نوبت تین تین چار چار آدمی سوار ہوتے تھے چنانچہ خود جناب سرور کائنات اور حضرت علی مرتضیٰ اور زید بن حارثہ ایک ہی اونٹ پر باری باری سے سوار ہوتے رہے جب مقام بدر پہنچے تو قریش سے لڑائی ہوئی جس میں اُن کے ستر آدمی مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے اور بہت سا مال و اسباب مسلمانوں کے ہاتھ آیا، مقتولین میں ابوجہل اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور حنظلہ بن ابوسفیان اور نوفل اور ابو البختری وغیرہ جو بڑے آدمی سردارانِ قریش میں سے تھے، جن میں سے ابن ہشام کی روایت کے مطابق نو کو حضرت علیؓ نے تہ تیغ کیا تھا، مسلمانوں میں سے صرف چودہ آدمی شہید ہوئے تھے جن میں چھ مہاجر اور آٹھ انصار تھے قرآن کی آیتوں کو دیکھو پانچویں آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب سرور کائنات ابھی مدینے میں تھے، اور کوچ نہیں فرمایا تھا کہ صحابہ میں اختلاف واقع ہوا، بعضے لڑائی کو پسند کرتے تھے اور بعضے ناپسند کرتے تھے، چھٹی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان قریش مکہ کی اس فوج کثیر کے مقابلے سے ہچکچاتے تھے جو انہوں نے مدینے پر حملہ کرنے کی غرض سے جمع کی تھی ورنہ قافلہ تجارت کو لوٹ لینے کے ارادے سے تکلیف کرنا کسی صورت میں موت کیطرف ہانکا جانا نہیں ہو سکتا

(بقیہ صفحہ ۱۵۲ پر دیکھئے)

(انکا فروں کو قتل کر کی) زمین میں کثرت سی خون (نہ) بہادے، تم لوگ دُنیا کے مال کے طالب ہو، اور خدا آخرت
(کی بھلائی) چاہتا ہی اور خدا غالب حکمت والا ہی ﴿٦٧﴾ اگر خدا کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فدیہ) تم نے لیا ہے
اُس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا ﴿٦٨﴾ تو جو مالِ غنیمت تم کو ملا ہی اسی کھاؤ (کہ وہ تمہارے لئی) حلالِ طیب
(ہی) اور خدا سی ڈرتے رہو بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿٦٩﴾ ای پیغمبر جو قیدی تمہارے ہاتھ میں (گرفتار) ہیں ان
سی کہدو کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کریگا تو جو (مال) تم سے چھن گیا ہی اس سے بہتر تمہیں عنایت فرمائیگا
اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دیگا اور خدا بخشنے والا مہربان ہی ﴿٧٠﴾ اور اگر یہ لوگ تم سی دغا کرنا چاہیں گے تو یہ
پہلے ہی خدا سی دغا کر چکی ہیں تو اُس نے انکو (تمہارے) قبضے میں کر دیا اور خدا دانا حکمت والا ہے ﴿٧١﴾ جو لوگ ایمان لائے
اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑے وہ اور جنہوں نے (ہجرت کرنیوالوں کو) جگہ
دی اور اُنکی مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اور جو لوگ ایمان تو لے آئے لیکن ہجرت نہیں
کی تو جبتک وہ ہجرت نہ کریں تم کو اُن کی رفاقت سے کچھ سروکار نہیں، اور اگر وہ تم سے دین (کے معاملات) میں مدد
طلب کریں تو تم کو مدد کرنی لازم ہی مگر اُن لوگوں کے مقابلے میں کہ تم میں اور اُنمیں (صلح کا) عہد ہو (مدد نہیں کرنی چاہیے) اور
خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہی ﴿٧٢﴾ اور جو لوگ کافر ہیں (وہ بھی) ایک دوسرے کے رفیق ہیں، تو (مومنو) اگر
تم یہ (کام) نہ کروگے تو ملک میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد مچے گا ﴿٧٣﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت
کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنیوالوں کو) جگہ دی اور اُن کی مدد
کی، یہی لوگ سچے مسلمان ہیں، ان کیلئے (خدا کی ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہی ﴿٧٤﴾ اور جو لوگ بعد میں

(صفحہ ١٤٥ کا بقیہ ١٥١ سے آگے)
ساتویں آیت میں دو گروہوں کا ذکر ہے ایک جو لڑائی کا ساز و سامان نہیں رکھتا تھا اور وہ ابوسفیان کا قافلہ تجارت تھا جو شام سے آرہا تھا دوسرا گروہ قریش مکہ یعنی ابوجہل کا لشکر تھا جسکی بہت سی جمعیت تھی اور جس کیساتھ بہت سا سامان جنگ تھا غرض بے ہتھیا لوگوں پر حملہ کرنا تو خدا کو پسند اور منظور تھا فوج مسلح کا مقابلہ کیا گیا تو اس کے وعدے کے مطابق مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی ؛

موضح القرآن

لے یعنی تلاوت اسکی سی سجدہ فرض ہوتی ہے اور سجدہ تلاوت کے قرآن میں چودہ ہیں دو سجدوں میں اختلاف ہے ایک آخر سورہ حج کا کہ امام شافعی کے نزدیک واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک نہیں ہے اور دوسرا سجدہ ص کا کہ امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اور سجدہ تلاوت کا اوپر پڑھنے والے کے واجب ہوتا ہے نماز ہو یا غیر نماز اور اسی وقت واجب ہوتا ہی اور اگر فوت ہو جائے تو قضا لازم ہے اور باقی اماموں کے نزدیک سجدہ تلاوت سنت ہے اور بعد فوت کے سجدہ کی قضا لازم نہیں ہے ؛

(صفحہ ١٤٦ کا حاشیہ)
ف چونکہ قرآن مجید کا ترجمہ بامحاورہ کرنا مقصود ہی اس لئے فوق الاعناق کا ترجمہ ہم نے سر کیا ہے، فوق الاعناق کے لفظی معنی ہیں گردن کے اوپر (یعنی) کلہ اور وہ سر ہے تو اس مقام کا ترجمہ جو ہم نے کیا ہے ہمارے نزدیک اس سے بہتر بامحاورہ ترجمہ نہیں ہو سکتا ؛

٭ ٭ ٭ ٭

ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے وہ بھی تمہیں میں سے ہیں، اور رشتہ دار
خدا کے حکم کے رُو سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں، کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے ﴿۷۵﴾

سورۂ توبہ مدنی ہے اور اس میں ایک سو اُنتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

(اے اہل اسلام اب) خدا اور اس کے رسول کی طرف سے مشرکوں سے جن سے تم نے عہد کر رکھا تھا بیزاری (اور جنگ
کی تیاری) ہے ﴿۱﴾ تو (مشرکو تم) زمین میں چار مہینے چل پھر لو، اور جان رکھو کہ تم خدا کو عاجز نہ کر سکو گے
اور یہ بھی کہ خدا کافروں کو رُسوا کرنیوالا ہے ﴿۲﴾ اور حج اکبر کے دن خدا اور اسکے رسول کی طرف سے لوگوں کو آگاہ کیا
جاتا ہے کہ خدا مشرکوں سے بیزار ہے اور اس کا رسول بھی (اُن سے دست بردار ہے) پس اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے
حق میں بہتر ہے اور اگر نہ مانو (اور خدا سے مقابلہ کرو) تو جان رکھو کہ تم خدا کو ہرا نہیں سکو گے اور (اے پیغمبر)
کافروں کو دکھ دینے والے عذاب کی خبر سُنا دو ﴿۳﴾ البتہ جن مشرکوں کے ساتھ تم نے عہد کیا ہو اور اُنہوں نے
تمہارا کسی طرح کا قصور نہ کیا ہو اور نہ تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد کی ہو تو جس مدت تک اُن کے ساتھ عہد کیا ہو اُسے
پورا کرو (کہ) خدا پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے ﴿۴﴾ جب عزت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ
قتل کر دو، اور پکڑ لو اور گھیر لو، اور ہر گھات کی جگہ پر اُنکی تاک میں بیٹھے رہو، پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے
اور زکوٰۃ دینے لگیں تو اُنکی راہ کو چھوڑ دو، بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۵﴾ اور اگر کوئی مشرک تم سے
پناہ کا خواستگار ہو تو اُس کو پناہ دو یہاں تک کہ کلام خدا سننے لگے پھر اس کو امن کی جگہ واپس
پہنچا دو، اس لئے کہ یہ بیخبر لوگ ہیں ﴿۶﴾ بھلا مشرکوں کے لئے (جنہوں نے عہد توڑ ڈالا) خدا اور

(صفحہ ۱۴۹ کا حاشیہ)

مُوضح القرآن

لہ عُلما نے کہا کہ ذکر اللہ تعالیٰ کا واسطے تعظیم اور برکت کے ہے۔ ۲ یعنی واسطے ناتہ داروں پیغمبر کے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہیں۔ ۳ مال غنیمت کے سے چار حصّے سپاہیوں کے ہیں ایک واسطے پیغمبر کے اور چار گروہ مذکورہ میں اور پیغمبر کا حصّہ مسلمانوں کے اوپر خرچ کیا چاہیئے یا امام کو دیجئے یا چار مذکور میں ملایا چاہیئے اور امام اعظمؒ کے نزدیک بعد وفات پیغمبر کے حصّہ پیغمبر کا اور ذوی القربیٰ کا ساقط ہو گیا تمام اوپر تین گروہ کے خرچ کیا چاہیئے اور نزدیک امام مالکؒ کے امام مختار ہے جہاں چاہے خرچ کرے ضرورت کی جگہ۔ ۴ وہ کام فتح دوستوں کی اور شکست دشمنوں کی ہے۔

۵ یا مراد ذکر سے تدبیر ہے وقت شمشیر مارنے کے۔ ۶ مراد کوالی ہیں کہ قافلہ کی حمایت کو باہر نکلے تھے راہ میں خبر پہنچی کہ قافلہ سلامت بدر سے گزر گیا، کافروں نے چاہا کہ پھر جاویں، ابو جہل نے کہا کہ ضروری ہے کہ بدر تک جاویں ہم اور شراب پیویں تا جوانمردی ہماری مشہور ہووے اور آدمی ہم کو دلیر جانیں روایت میں ہے کہ جسوقت قریش مکہ سے باہر آئے اور نزدیک مکان بنی کنانہ کے پہنچے تو بسبب دشمنی کے کہ درمیان اُن کے تھی چاہا کہ واپس پھر جاویں مکہ کو شیطان

(بقیہ ۱۵۴ پر)

اُس کے رسول کے نزدیک عہد کیونکر قائم رہ سکتا ہے ہاں جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد محترم (یعنی
خانہ کعبہ) کے نزدیک عہد کیا ہے اگر وہ اپنے عہد پر قائم رہیں تو تم بھی اپنے قول و قرار پر قائم رہو بیشک خدا
پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے (۷) بھلا اُن سے عہد کیونکر پورا کیا جائے جب اُنکا یہ حال ہے کہ اگر تم پر غلبہ
پالیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا، یہ مُنہ سے تو تمہیں خوش کر دیتے ہیں، لیکن اُنکے دل (ان باتوں کو)
قبول نہیں کرتے اور اُن میں اکثر نافرمان ہیں (۸) یہ خدا کی آیتوں کے عوض تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے اور لوگوں
کو خدا کے رستے سے روکتے ہیں، کچھ شک نہیں کہ جو کام یہ کرتے ہیں بُرے ہیں (۹) یہ لوگ کسی مومن کے حق میں نہ تو
رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں، نہ عہد کا، اور یہ حد سے تجاوز کرنیوالے ہیں (۱۰) اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے
اور زکوٰۃ دینے لگیں، تو دین میں تمہارے بھائی ہیں، اور سمجھنے والوں کے لئے ہم اپنی آیتیں کھول کھولکر
بیان کرتے ہیں (۱۱) اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے
پیشواؤں سے جنگ کرو (یہ بے ایمان لوگ ہیں اور) ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں ہے عجب نہیں کہ (اپنی حرکات سے)
باز آجائیں (۱۲) بھلا تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور پیغمبر (خدا) کے جلاوطن کرنے
کا عزم مصمم کرلیا اور اُنہوں نے تم سے عہد شکنی کی ابتدا کی کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ ڈرنے کے
لائق خدا ہے بشرطیکہ ایمان رکھتے ہو (۱۳) ان سے خوب لڑو خدا ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا
اور رسوا کریگا اور تمکو اُن پر غلبہ دیگا اور مومن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشے گا (۱۴) اور اُن کے دلوں سے غصہ دور کریگا اور جسپر
چاہے گا رحمت کریگا اور خدا سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے (۱۵) کیا تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ (بے آزمائش) چھوڑ دیے جاؤ گے

(صفحہ ۱۴۹ کا بقیہ ۱۵۲ سے آگے)
صورت سراقہ بن مالک کی کہ سردار بنی کنانہ کا تھا بن کر آیا اور کہا کہ بنی کنانہ سے ضرر تم کو نہ پہنچیگا اور میں بھی تمہارا رفیق ہوں ایک گروہ شیطان کا ساتھ لیکر بدر تک قریش کو ساتھ لایا:

(صفحہ ۱۵۰ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ روایت میں آیا ہے کہ شیطان روز بدر کے ہاتھ حارث بن ہشام کے پکڑ رہا تھا فرشتوں کو دیکھا اور ہاتھ حارث کا چھوڑ کر پیچھے کو بھاگا، حارث نے کہا کہ اے سراقہ ایسے وقت میں چھوڑتا ہے مجھ کو ہم کو؟ شیطان نے ہاتھ اپنی چھاتی پر مارا اور کہا کہ میں بیزار ہوں تم سے، بدر کے بھاگنے والے جسوقت مکہ کو آئے تو سراقہ کو پیغام بھیجا کہ تو نے ہمکو بھگوایا سراقہ نے قسمیں کھائیں کہ مجھ کو ہرگز خبر نہیں ہے تمہارے جانے کی اور تمہارے بھاگنے کی پس معلوم ہوا کہ شیطان تھا

۲ کیونکہ باوجود کم اسبابی کے مقابلہ میں ایسے لشکر کے آئے ہیں ۱۲

۳ یہ اعمال دشمنی پیغمبر کی اور ترک ہجرت تھے ۱۲

۴ یعنی اللہ تعالیٰ تغیر اور تبدل انہیں کرنیوالا نعمت کو کہ بخشی ہے اوپر کسی قوم کے جب تک کہ وہی قوم تغیر و تبدل نہ کریں اس حال کو جو بیچ ذاتوں ان کی کے ہے طرف بدتر حال کے

۵ مراد مشرک قریش کے ہیں مانند ابوجہل اور

(بقیہ صفحہ ۱۵۵ پر دیکھئے)

اور ابھی تو خدا نے ایسے لوگوں کو متمیز کیا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور خدا اور اُس کے رسول اور مومنوں
کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے (۱۶) مشرکوں کو زیبا نہیں کہ خدا
کی مسجدوں کو آباد کریں جبکہ وہ اپنے آپ پر کفر کی گواہی دے رہے ہیں' ان لوگوں کے سب اعمال بیکار ہیں'
اور یہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے (۱۷) خدا کی مسجدوں کو تو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا پر اور روزِ قیامت پر ایمان
لاتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں' اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے یہی لوگ اُمید ہے کہ ہدایت یافتہ
لوگوں میں (داخل) ہوں (۱۸) کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد محترم (یعنی خانۂ کعبہ) کو آباد کرنا
اس شخص کے اعمال جیسا خیال کر لیا ہے جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اور خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے'
یہ لوگ خدا کے نزدیک برابر نہیں ہیں' اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (۱۹) جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے اور خدا
کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رہے خدا کے ہاں ان کے درجے بہت بڑے ہیں' اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں (۲۰) ان کا
پروردگار ان کو اپنی رحمت کی اور خوشنودی کی اور بہشتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں اُن کیلئے
نعمت ہائے جاودانی ہیں (۲۱) (اور وہ) اُن میں ابد الآباد رہیں گے کچھ شک نہیں کہ خدا کے ہاں بڑا صلہ (تیار)
ہے (۲۲) اے اہل ایمان! اگر تمہارے (ماں) باپ اور (بہن) بھائی ایمان کے مقابل کفر کو پسند کریں
تو اُن سے دوستی نہ رکھو' اور جو ان سے دوستی رکھیں گے وہ ظالم ہیں (۲۳) کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور
بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی اور مال جو تم کماتے ہو' اور تجارت جس کے
بند ہونے سے تم ڈرتے ہو' اور مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو خدا اور اس کے رسول سے اور خدا کی

(صفحہ ۱۵۰ کا حاشیہ) ۵۴ یعنی آگے عتبہ اور شیبہ اور نضر کے اور دوسرے بدتر حیوانوں کے۔ ۵۶ روایت میں ہے کہ بنی قریظہ نے عہد کیا تھا کہ دشمنی آنحضرت کی میں مشرکوں کی یاری نہ کریں گے اور روز بدر کے ہتھیاروں سے مدد کی مشرکوں کی پھر عہد باندھا اور خندق کی لڑائی میں ابوسفیان کیساتھ اتفاق کیا اور عہد توڑا۔
ف یعنی ایسا قتل کر کہ ہیبت تیری باقی کافروں کو بھگا دے

(صفحہ ۱۵۱ کا حاشیہ)
ف ثابت قدم رہنے والوں سے مراد بہادر اور قوی دل ہیں اور حقیقت میں جہاد کرنا کام بھی بہادروں کا ہے اور بہادری قوت ایمانی سے بڑھتی ہے جسقدر ایمان زیادہ ہوتا ہے اُسی قدر شجاعت زیادہ ہوتی ہے اسی پر حضرت سرور کائنات صلعم کے عہد مبارک کے مومنوں کو یا میں یہ ارشاد ہوا کہ اگر تم میں بیس بہادر ہونگے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے اور اسی قوت ایمانی کی بنا پر بعض نے خبر کو امر قرار دیا ہے یعنی اہل ایمان کو خدا کا حکم یہ ہے کہ اگر کافر اُن سے دہ چند بھی ہوں تب بھی اُن کے مقابلے میں جمے رہیں' اپنے سے دو چند کفار کے مقابلے میں ثابت قدم رہنے کا حکم تو اس قوت کی کمی اور کمزوری کی وجہ سے ہے چنانچہ اسی لئے بعد کی آیت میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کمزوری ہے

(بقیہ صفحہ ۱۵۶ پر)

راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم (یعنی عذاب)
بھیجے اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا[1] ﴿۲۴﴾ خدا نے بہت سے موقعوں پر تم کو مدد دی ہے[2]
اور (جنگ) حُنین کے دن جب کہ تم کو اپنی (جماعت کی) کثرت پر غرّہ تھا، تو وہ تمہارے کچھ
بھی کام نہ آئی، اور زمین باوجود (اتنی بڑی) فراخی کے تم پر تنگ ہوگئی، پھر تم پیٹھ پھیر کر پھر گئے ﴿۲۵﴾
پھر خدا نے اپنے پیغمبر پر اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی (اور تمہاری مدد کو فرشتوں کے)
لشکر جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے (آسمان سے) اتارے اور کافروں کو عذاب دیا اور کفر کرنے والوں کی یہی سزا ہے ﴿۲۶﴾
پھر خدا اس کے بعد جس پر چاہے مہربانی سے توجہ فرمائے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۲۷﴾ مومنو! مشرک تو
پلید ہیں تو اس برس کے بعد وہ خانہ کعبہ کے پاس نہ جانے پائیں اور اگر تم کو مفلسی کا خوف ہو تو
خدا چاہے گا تو تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا، بیشک خدا سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے ﴿۲۸﴾ جو
لوگ اہل کتاب میں سے خدا پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روز آخرت پر یقین (رکھتے ہیں) اور نہ اُن چیزوں
کو حرام سمجھتے ہیں جو خدا اور اُس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں، اُن سے
جنگ کرو یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں ﴿۲۹﴾ اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے
بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں، یہ اُن کے مُنہ کی باتیں ہیں، پہلے کافر
بھی اسی طرح کی باتیں کیا کرتے تھے، یہ بھی اُنہیں کی ریس کرنے لگے ہیں، خدا ان کو
ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں ﴿۳۰﴾ اُنہوں نے اپنے علما اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو

(صفحہ ۱۵۵ کا حاشیہ ۵ اسی آگے) پس اگر تم میں سے ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اب اگر دو چند کافر مقابلہ پر ہوں تو ہرگز بھاگنا نہیں چاہئے، یعنی کم سے کم ایک سو مومن دو سو کافروں پر بھاری ہونا چاہئے اور ایک ہزار دو ہزار پر ؛

موضح القرآن

۱ یعنی اسباب اور ہتھیار لڑائی کے تیار رکھو، بعضوں نے کہا کہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے یا قلعے مراد ہیں ؛

۲ یعنی یہود یا منافق یا مجوسی یا جن مراد ہیں ۱۲

۳ یعنی فرشتوں سے ۴ وہ دو فرقے تھے انصار کے اوس اور خزرج کہ ایک سو بیس برس سے درمیان اُنکے دشمنی تھی اور قتل و غارت ایک دوسرے کے میں مشغول تھے تمہاری برکت سے درمیان انکی صلح کر دی

۵ روایت میں ہے کہ انتالیس مرد اور چھ عورتیں ایمان لائے تھی جس وقت حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے اور چالیس مرد پورے ہوئے سبب نزول اس آیت کا اسلام حضرت عمرؓ کا تھا ؛

۶ بعد نازل ہونے اس آیت کے مسلمان فکر مند ہوئے کہ ایک آدمی دس کافروں کے مقابلہ میں کیونکہ ثابت رہے گا حق تعالیٰ نے حکم اس آیت کا منسوخ فرمایا اگلی آیت سے ؛ ۱۲

اللہ کے سوا خدا بنا لیا، حالانکہ اُن کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت
نہ کریں، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور وہ اُن لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے (۳۱) یہ چاہتے
ہیں کہ خدا کے نُور کو اپنے مُنہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں، اور خدا اپنے نُور کو پورا کئے بغیر رہنے کا نہیں،
اگرچہ کافروں کو بُرا ہی لگے (۳۲) وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اس
(دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے، اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں (۳۳) مومنو! (اہلِ کتاب کے)
بہت سے عالم اور مشائخ لوگوں کا مال ناحق کھاتے، اور (ان کو) راہِ خدا سے روکتے ہیں، اور جو لوگ
سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں، اور اسکو خدا کے رستے میں خرچ نہیں کرتے اُن کو اس دن کے عذاب
الیم کی خوش خبری سُنا دو (۳۴) جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائیگا پھر اس سے
اِن (بخیلوں) کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہی ہے
جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو (۳۵) خدا کے نزدیک مہینے
گنتی میں اس روز (سے) کہ اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کتابِ خدا میں
(برس کے) بارہ مہینے (لکھے ہوئے) ہیں، اُنمیں سے چار مہینے ادب کے ہیں، یہی دین (کا) سیدھا رستہ ہے
تو ان (مہینوں) میں (قتالِ ناحق سے) اپنے آپ پر ظلم نہ کرنا، اور تم سب کے سب مشرکوں سے لڑو،
جیسے وہ سب کے سب تم سے لڑتے ہیں، اور جان رکھو کہ خدا پرہیزگاروں کیساتھ ہے (۳۶) امن کے کسی مہینے
کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دینا کفر میں اضافہ کرتا ہے[لے] اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں، ایک سال تو اسکو حلال سمجھ لیتے ہیں اور

(صفحہ ۱۵۲ کا حاشیہ)

مُوضح القرآن

لے حضرت عباسؓ نے کہا کہ دو وعدے مجھکو خدا نے کئے تھے ایک وہ کہ بہتر جس چیز سے کہ لیگی بدلے دے گا، یہ وعدہ خدا نے پورا کیا، اب بیس غلام ہیں میرے اور ہر ایک واسطے میرے بیس ہزار کی سوداگری کرتا ہے، اور پانی پلانا چاہِ زمزم کا بھی مجھ کو کہ دست تمام عرب کا ہے، اور دوسرا وعدہ مغفرت کا ہے، امیدوار ہوں میں کہ اس میں بھی خدا وفا کرے۔

(صفحہ ۱۵۳ کا حاشیہ)

وا اس سورت کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی، اور اس کی مختلف سبب بیان کئے گئے ہیں، حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ بسم اللہ میں امان ہے کیونکہ اسمیں خدا کا نام اس وصف کیساتھ لیا جاتا ہے جو امان کا قائم کرنیوالا ہے یعنی رحمت، اور یہ سورت جنگ و قتال اور رفع امان کیلئے نازل ہوئی ہے اس لئے اسمیں بسم اللہ نہیں ہے، بعض نے کہا کہ عرب کی عادت تھی کہ جب انمیں اور کسی قوم میں عہد ہوتا تھا اور وہ اسکو توڑنا چاہتے تھے تو اس بارے میں جو خط وہ اس قوم کو لکھتے تھے اس پر بسم اللہ نہیں لکھتے تھے، جب کفار نے وہ عہد جو مسلمانوں نے خدا کے اذن سے ان کیساتھ کیا تھا توڑ ڈالا، تو خدا نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تم کو بھی اپنے عہد پر قائم رہنا

(بقیہ صفحہ ۱۵۸ پر)

دوسرے سال حرام، تاکہ ادب کے مہینوں کی جو خدا نے مقرر کئے ہیں گنتی پوری کر لیں اور جو خدا نے
منع کیا ہے اسکو جائز کر لیں، اُن کے بُرے اعمال اُن کو بھلے دکھائی دیتے ہیں اور خدا کافر لوگوں کو
ہدایت نہیں دیا کرتا ۳۷ مومنو! تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں جہاد
کیلئے نکلو تو تم (کاہلی کے سبب سے) زمین پر گرے جاتے ہو یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے کیا تم آخرت
(کی نعمتوں) کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو؟ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل
بہت ہی کم ہیں ۳۸ اگر تم نہ نکلو گے تو خدا تم کو بڑی تکلیف کا عذاب دیگا اور تمہاری جگہ اور لوگ
پیدا کر دے گا (جو خدا کے پورے فرمانبردار ہونگے) اور تم اس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے اور خدا ہر چیز پر
قدرت رکھتا ہے ۳۹ اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کرو گے تو خدا اُن کا مددگار ہے (وہ وقت تم کو یاد ہوگا) جب اُن کو
کافروں نے گھروں سے نکال دیا (اُسوقت) دو (ہی شخص تھے جن) میں (ایک ابوبکرؓ تھے) دوسرے (خود رسول اللہؐ)
جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے
تو خدا نے اُن پر تسکین نازل فرمائی اور اُن کو ایسے لشکروں سے مدد دی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کی
بات کو پست کر دیا، اور بات تو خدا ہی کی بلند ہے اور خدا زبردست (اور) حکمت والا ہے ۴۰ تم سبکسار ہو یا
گران بار (یعنی مال و اسباب تھوڑا رکھتے ہو یا بہت، گھروں سے) نکل آؤ، اور خدا کے رستے میں مال اور جان سے لڑو یہی تمہارے
حق میں اچھا ہے بشرطیکہ سمجھو ۴۱ اگر مالِ غنیمت سہل الحصول اور سفر بھی ہلکا سا ہوتا تو تمہارے ساتھ (شوق سے) چل دیتے
لیکن مسافت اُنکو دور (دراز) نظر آئی (تو عذر کریں گے) اور خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو آپ کے ساتھ نکل کھڑے

(صفحہ ۱۵۳ کا بقیہ ۱۵۰ سے آگے)
ضرور نہیں، پس چونکہ اس سورت میں
عہد توڑ ڈالا گیا ہے اور اس کے نازل
ہونے پر جناب رسالت مآب نے حضرت
علیؓ کو مشرکوں کے پاس بھیجا،
انہوں نے یہ سورت انکو سنادی
اور ان سے کہدیا کہ اب صلح کا عہد
ٹوٹ گیا ہے چار مہینے کے بعد
ہر جگہ تم لوگوں کے ساتھ جنگ ہے
اس نے ان کی عادت کے مطابق
اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی
ان کے سوا اور بھی کئی اقوال ہیں
مگر زیادہ صحیح پہلا قول معلوم ہوتا ہے
ف۲ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے
ربیع الآخر کی دسویں تک ؞
(صفحہ ۱۵۴ کا حاشیہ)
ف حدیبیہ میں کفار کیساتھ دس
برس کا عہد ہوا تھا اور اس شرط
پر صلح قرار پائی تھی کہ جو لوگ مسلمانوں
کی پناہ میں ہیں اُن پر نہ مکے والے
خود حملہ کریں گے اور نہ حملہ کرنے
والوں کی مدد کریں گے اور جو لوگ
مکے والوں کی پناہ میں ہیں اُن پر
مسلمان نہ حملہ کریں گے نہ حملہ
کرنیوالوں کی مدد کریں گے، مگر قریش
نے اپنا عہد توڑ ڈالا یعنی بنی بکر نے
جو مکے والوں کی پناہ میں تھے
خزاعہ پر جو حضرت رسول اللہ صلعم
کی پناہ میں تھے چڑھائی کردی اور
قریش نے اُن کی مدد کی یہ واقعہ
ظہور میں آنے پر خزاعہ میں سے ایک
شخص عمرو بن سالم حضرت صلعم کی خدمت
میں حاضر ہوا اور کہا کہ مکہ کے کافروں
نے اپنا عہد توڑ ڈالا تب آپ نے
فرمایا، میں تمہاری مدد کروں گا،
(بقیہ صفحہ ۱۵۹ پر دیکھیے)

ہوتے، یہ (ایسے عذروں سے) اپنے تئیں ہلاک کر رہے ہیں اور خدا جانتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں (۴۲) خدا تمہیں معاف
کرے، تم نے پیشتر اس کے کہ تم پر وہ لوگ بھی ظاہر ہو جاتے جو سچے ہیں، اور وہ بھی تمہیں معلوم ہو جاتے جو جھوٹے ہیں انکو
اجازت کیوں دی (۴۳) جو لوگ خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تم سے اجازت نہیں مانگتے (کہ پیچھے رہ جائیں بلکہ
چاہتے ہیں کہ) اپنے مال اور جان سے جہاد کریں، اور خدا ڈرنے والوں سے واقف ہے (۴۴) اجازت وہی لوگ مانگتے ہیں جو
خدا پر اور پچھلے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور انکے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں، سو وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول
ہو رہے ہیں (۴۵) اور اگر وہ نکلنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کیلئے سامان تیار کرتے ہیں لیکن خدا نے اُن کا اُٹھنا (اور نکلنا)
پسند نہ کیا تو اُنکو ہلنے جلنے ہی نہ دیا اور (اُن سے) کہہ دیا گیا کہ جہاں (معذور) بیٹھے ہیں تم بھی اُنکے ساتھ بیٹھے رہو (۴۶)
اگر وہ تم میں (شامل ہو کر) نکل بھی کھڑے ہوتے تو تمہارے حق میں شرارت کرتے، اور تم میں فساد ڈلوانے کی غرض
سے دوڑے دوڑے پھرتے، اور تم میں انکے جاسوس بھی ہیں، اور خدا ظالموں کو خوب جانتا ہے (۴۷) یہ پہلے بھی طالب فساد
رہے ہیں، اور بہت سی باتوں میں تمہارے لئے اُلٹ پھیر کرتے رہے ہیں، یہاں تک کہ حق آپہنچا اور خدا کا حکم
غالب ہوا اور وہ بُرا مانتے ہی رہ گئے (۴۸) اور ان میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے تو اجازت ہی دیجئے اور آفت میں نہ ڈالئے
دیکھو یہ آفت میں پڑ گئے ہیں، اور دوزخ سب کافروں کو گھیرے ہوئے ہے (۴۹) (اے پیغمبر) اگر تمکو آسائش حاصل ہوتی ہے تو انکو بری
لگتی ہے اور اگر کوئی مشکل پڑتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا کام پہلے ہی (درست) کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے لوٹ جاتے ہیں (۵۰) کہہ دو
کہ ہمکو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی، بجز اسکے جو خدا نے ہمارے لئے لکھ دی ہو وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو خدا ہی
کا بھروسا رکھنا چاہئے (۵۱) کہہ دو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے

(صفحہ ۱۵۴ کا بقیہ صفحہ ۱۵۸ سے آگے) غرض آپ کو مکے والوں سے جنگ کرنا پڑی چنانچہ آپ نے ۸ ہجری میں اُن پر چڑھائی کی اور مکہ فتح کر لیا

موضح القرآن

۱ے یعنی عیب ڈھونڈیں اسلام میں
۲ے یعنی قصد کیا ساتھ باہر نکلنے پیغمبر صلعم کے مکہ سے ۱۲

(صفحہ ۱۵۵ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ے روایت میں ہے کہ جسوقت حضرت عباسؓ قید میں پکڑے آئے تو مسلمانوں نے طعنہ دیا شرک کا اور قطع قرابت کا حضرت عباسؓ نے کہا کہ تم برائیاں ہماری ذکر کرتے ہو اور نیکیاں ہماری یاد نہیں کرتے ہو حضرت علیؓ نے کہا نیکیاں تمہاری کون سی ہیں کہ یاد کریں ہم؟ حضرت عباسؓ نے کہا کہ ہم عمارت مسجد حرام کی کرتے ہیں اور کعبہ کی تعظیم کرتے ہیں اور چاہ زمزم سے پانی پلاتے ہیں اور قیدیوں کو چھڑاتے ہیں اس پر اگلی آیت اتری
۲ے روایت میں ہے کہ بعضے مکہ والے جاہلیت میں حاجیوں کو شہد اور ستو پلاتے تھے اور آنحضرتؐ کے زمانے میں یہ خدمت عباسؓ کو ملی تھی اور خدمت عمارت کرنے مسجد حرام کی شیبہ بن طلحہ کو تھی ایک دن دونوں حضرت علیؓ سے جھگڑنے لگے اور فخر کرنے لگے اور حضرت علیؓ ساتھ اسلام کے اور جہاد کے فخر کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ (بقیہ صفحہ ۱۶۱ پر)

منتظر ہیں کہ خدا (یا تو) اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے (عذاب دلوائے) تو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے
ساتھ انتظار کرتے ہیں ۵۲ کہدو کہ تم (مال) خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا تم نافرمان لوگ
ہو ۵۳ اور انکے خرچ (اموال) کے قبول ہونیسے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوا اس کے کہ انہوں نے خدا سے اور اسکے رسول سے
کفر کیا اور نماز کو آتے ہیں تو سست و کاہل ہو کر اور خرچ کرتے ہیں تو ناخوشی سے ۵۴ تم انکے مال اور اولاد سے تعجب نہ کرنا، خدا چاہتا
ہے کہ ان چیزوں سے دنیا کی زندگی میں انکو عذاب دے اور (جب) انکی جان نکلے تو (اسوقت بھی) وہ کافر ہی ہوں ۵۵
اور خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تمہیں میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں، اصل یہ ہے کہ یہ ڈرپوک لوگ ہیں ۵۶ اگر انکو
کوئی بچاؤ کی جگہ (جیسے قلعہ) یا غار و مغاک یا (زمین کے اندر) گھسنے کی جگہ مل جائے تو اسی طرف رسیاں تڑاتے ہوئے بھاگ
جائیں ۵۷ اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ (تقسیم) صدقات میں تم پر طعنہ زنی کرتے ہیں، اگر انکو اس میں سے (خاطر خواہ)
دیا جائے تو خوش رہیں اور اگر (اسقدر) نہ دیا جائے تو جھٹ خفا ہو جائیں ۵۸ اور اگر وہ اس پر خوش رہتے جو خدا اور اسکے رسول
نے انکو دیا تھا اور کہتے کہ ہمیں خدا کافی ہے اور خدا اپنے فضل سے اور اسکے پیغمبر (اپنی مہربانی سے) ہمیں (پھر) دیدینگے اور ہمیں
تو خدا ہی کی خواہش ہے تو انکے حق میں بہتر ہوتا ۵۹ صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان
صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جنکی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے (قرض ادا کرنے) میں
اور خدا کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہئے یہ حقوق) خدا کیطرف سے مقرر کر دئے گئے ہیں اور خدا جاننے والا
اور حکمت والا ہے ۶۰ اور ان میں بعض ایسے ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص نرا کان ہے (ان سے) کہدو کہ (وہ) کان
(ہے تو) تمہاری بھلائی کیلئے وہ خدا کا اور مومنوں (کی بات) کا یقین رکھتا ہے اور جو لوگ تم میں ایمان لائے ہیں ان کیلئے رحمت ہے

(صفحہ ۱۵۵ کا بقیہ ص۱۵۹ سے آگے)
۵۳ روایت میں ہے کہ جسوقت آنحضرت صلعم کو اجازت ہجرت کی ہوئی کہ مکے سے مدینے کو جاویں تو بعضے خوشی سے مدینے کو گئے اور بعضوں کو ماں باپوں اور اقربا نے اور اہل و عیال نے قسمیں دیں کہ ہمکو نہ چھوڑو، تو شفقت زن و فرزند کی سے ہجرت نہ کی اس پر اگلی آیت نازل ہوئی ؛
۵۴ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی ہجرت نہ کرنے والوں نے کہا کہ اب ہم اپنے قبیلے اور کنبے میں ہیں اور سوداگری اور معاملت میں مشغول ہیں اور وقت اپنا خوش گزارتے ہیں، اگر ہجرت کریں گے ہم تو ناچار جورو لڑکوں کو اور سوداگری کو چھوڑنا پڑے گا اور ہم بیکس بے زر رہ جائینگے اس پر اگلی آیت اتری ؛

(صفحہ ۱۵۶ کا حاشیہ)
ولـ ان آیات میں خدا نے ان مہربانیوں کا اظہار فرمایا ہے جو مسلمانوں پر کی تھیں جب مکہ فتح ہو چکا اور اہل مکہ اسلام لے آئے تو جناب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہنچی کہ قوم ہوازن کے لوگ حنین میں آپکے ساتھ لڑائی کرنے کو جمع ہیں یہ واقعہ سنہ ۸ ہجری کا ہے ہوازن ایک تیرانداز قوم تھی اور حنین ایک وادی ہے جو مکے اور طائف کے درمیان واقع ہے مسلمانوں کی جماعت گیارہ، یا بارہ، یا سولہ ہزار تھی، اور کافر چار ہزار، یہ اپنی فوج کی کثرت سے

(بقیہ ص۱۶۱ پر دیکھئے)

اور جو لوگ رسولِ خدا کو رنج پہنچاتے ہیں، اُن کیلئے عذابِ الیم (تیار) ہے۔ (۶۱) مومنو! یہ لوگ تمہارے سامنے خدا
کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم کو خوش کردیں، حالانکہ اگر یہ (دل سے) مومن ہوتے تو خدا اور اسکے پیغمبر خوش کرنے کے زیادہ مستحق
ہیں۔ (۶۲) کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ جو شخص خدا اور اسکے رسول سے مقابلہ کرتا ہے تو اس کیلئے جہنم کی آگ (تیار) ہے جس
میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا، یہ بڑی رسوائی ہے۔ (۶۳) منافق ڈرتے رہتے ہیں کہ اُن (کے پیغمبر) پر کہیں کوئی ایسی سورت (نہ) اتر آئے کہ اُنکے
دل کی باتوں کو اُن (مسلمانوں) پر ظاہر کردے۔ کہدو کہ ہنسی کئے جاؤ، جس بات سے تم ڈرتے ہو خدا اسکو ضرور ظاہر
کردے گا۔ (۶۴) اور اگر تم اُن سے (اس بارے میں) دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی
کرتے تھے۔ کہو کیا تم خدا اور اسکی آیتوں اور اُسکے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ (۶۵) بہانے مت بناؤ۔ تم ایمان لانے کے بعد کافر
ہو چکے ہو۔ اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کردیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے
ہیں۔ (۶۶) منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے ہم جنس (یعنی ایک ہی طرح کے) ہیں کہ بُرے کام کرنے کو کہتے
اور نیک کاموں سے منع کرتے اور (خرچ کرنے سے) ہاتھ بند کئے رہتے ہیں۔ انہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے بھی انکو بھلا دیا
بیشک منافق نافرمان ہیں۔ (۶۷) اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے آتشِ جہنم کا وعدہ کیا ہے
جسمیں وہ ہمیشہ (جلتے) رہیں گے وہی انکے لائق ہے اور خدا نے ان پر لعنت کردی ہے اور اُن کیلئے ہمیشہ کا عذاب (تیار) ہے۔ (۶۸)
(تم منافق لوگ) اُن لوگوں کی طرح ہو جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں، وہ تم سے بہت طاقتور اور مال و اولاد میں کہیں زیادہ تھے
تو وہ اپنے حصے سے بہرہ یاب ہو چکے، سو جس طرح تم سے پہلے لوگ اپنے حصے سے فائدہ اٹھا چکے ہیں، اسی طرح تم نے اپنے
حصے سے فائدہ اٹھا لیا اور جس طرح وہ باطل میں ڈوبے رہے اسی طرح تم باطل میں ڈوبے رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنکے اعمال

(صفحہ ۱۵۶ کا بقیہ صفحہ ۱۶۰ سے آگے)
مغرور ہوگئے کہ کافر ہیں ہی کیا؟ انکو تو یونہی مار کر بھگا دیں گے خدا کو غرور پسند نہ تھا۔ جب دشمن کیطرف چلے تو وہ جنگل کے تنگ رستوں اور پہاڑ کے دروں میں بڑی مستعدی سے ان کی گھات میں لگے ہوئے تھے۔ حضرتؐ مع اصحاب کے صبح کے اندھیرے میں میدان میں اترے تھے کہ انہوں نے یکایک تیراندازی شروع کردی۔ تلواریں کھینچ کر یکبارگی ایسا حملہ کیا کہ مسلمانوں کی جمعیت منتشر ہوگئی۔ مگر حضرت صلعم کہ اپنی خچر پر سوار تھے اسی طرح جمے رہے اور اسکو دشمنوں کی طرف بڑھایا۔ آپکے چچا عباسؓ رکاب پکڑے ہوئے تھے اور دوسری رکاب ابوسفیان بن حرث بن عبد المطلب کے ہاتھ میں تھی۔ وہ خچر کو روکتے تھے کہ تیز نہ چلے حضرتؐ اپنا نام مبارک لیکر مسلمانوں کو پکارتے تھے کہ خدا کے بندو کہاں جاتے ہو، میری طرف آؤ، میں خدا کا رسول ہوں یہ بھی فرماتے تھے کہ انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب۔ لکھا ہے کہ سو کے قریب صحابی ثابت قدم رہے باقی سب کے قدم اکھڑ گئے۔ آپنے اپنے چچا عباسؓ سے کہ وہ بلند آواز تھے ارشاد فرمایا کہ خوب زور سے پکاریں۔ تو وہ پکارنے لگے تو لوگ حضرتؐ کیطرف رجوع لائے۔ جب کچھ لوگ اس طرح پر فراہم ہوگئے تو حضرتؐ نے انکو حملہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس حملے میں ہوازن کو
(بقیہ صفحہ ۱۶۲ پر دیکھئے)

دُنیا اور آخرت میں ضائع ہوگئے اور یہی نقصان اٹھانیوالے ہیں۔ (۶۹) کیا اِن کو اُن لوگوں (کے حالات) کی خبر
نہیں پہنچی جو اُن سے پہلے تھے (یعنی) نوحؑ اور عادؔ اور ثمودؔ کی قوم اور ابراہیمؑ کی قوم اور مدین والے اور الٹی
ہوئی بستیوں والے اُن کے پاس پیغمبر نشانیاں لے کر آئے اور خدا تو ایسا نہ تھا کہ اُن پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے
آپ پر ظلم کرتے تھے۔ (۷۰) اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے
اور بُری باتوں سے منع کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور خدا اور اسکے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں یہی
لوگ ہیں جن پر خدا رحم کریگا بیشک خدا غالب حکمت والا ہے۔ (۷۱) خدا نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے بہشتوں
کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (وہ) اُنمیں ہمیشہ رہیں گے اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا
(وعدہ کیا ہے) اور خدا کی رضامندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے یہی بڑی کامیابی ہے۔ (۷۲) اے پیغمبرؐ! کافروں
اور منافقوں سے لڑو اور اُن پر سختی کرو اور اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے۔ (۷۳) یہ خدا کی قسمیں کھاتے
ہیں کہ انہوں نے (تو کچھ) نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ کہا ہے اور یہ اسلام لانے کے بعد کافر ہوگئے
ہیں اور ایسی بات کا قصد کر چکے ہیں جس پر قدرت نہیں پا سکے اور انہوں نے (مسلمانوں میں) عیب ہی کون سا
دیکھا ہے سوا اس کے کہ خدا نے اپنے فضل سے اور اسکے پیغمبر نے (اپنی مہربانی سے) انکو دولتمند کر دیا ہے تو اگر یہ لوگ توبہ
کرلیں تو انکے حق میں بہتر ہوگا اور اگر منہ پھیر لیں تو خدا اِن کو دُنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب
دے گا اور زمین میں اُن کا کوئی دوستدار اور مددگار نہ ہوگا۔ (۷۴) اور اُن میں بعض ایسے ہیں جنہوں
نے خدا سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمکو اپنی مہربانی سے (مال) عطا فرمائیگا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور نیکوکاروں میں

(صفحہ ۱۵۶ کا بقیہ صفحہ ۱۶۱ سے آگے)
شکست ہوئی اس جنگ میں خدا نے مسلمانوں کی مدد کیلئے فرشتوں کا لشکر بھیجا جو مسلمانوں کیلئے موجب تسلی اور تقویت تھا غرض خدا نے مسلمانوں کو ان کے اترانے اور مغرور ہونے پر متنبہ کر کے نجات دی کیا قتل اور گرفتاری کفار کے علاوہ اس لڑائی میں بہت سا مال ہاتھ آیا کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ کوئی بڑی غنیمت ہاتھ نہیں آئی تھی۔

موضح القرآن

ؔ اس آیت میں بڑا ڈر آتا ہے کہ اکثر آدمی دین اپنے کو زن اور فرزند اور مکانوں اور سوداگری سے دوست تر نہیں جانتے ہیں اور دُنیا کی لذتوں کو اوپر دین کے اختیار کرتے ہیں۔ ؔ یعنی لڑائیاں مانند بدر کے اور لڑائی بنی نضیر اور بنی قریظہ کی اور احزاب کی اور حدیبیہ اور خیبر کی ۱۲

(صفحہ ۱۵۷ کا حاشیہ)
ؔ ذی قعدہ ذو الحجہ محرم رجب

موضح القرآن

ؔ روایت میں ہے کہ طبیعت اہل جاہلیت کی ہمیشہ اوپر قتل کرنے اور لوٹنے کی خوگر تھی اور ان مہینوں حرام کے میں قتل نہ کرتے تھے اور تین مہینے حرام کے جو پے در پے ہیں تنگ ہو کر کہتے کہ تین مہینے پے در پے قتل کو چھوڑنا ہمکو برداشت نہیں ہے۔ آخر تلاش کرتا تھا کہ ایک حیلہ کیا کہ جس وقت موسم حج کا ختم ہوتا تھا کہ اے گروہ عرب کے .... اس سال محرم کو حلال

(بقیہ صفحہ ۱۶۳ پر دیکھئے)

ہو جائینگے (۷۵) لیکن جب خدا نے انکو اپنے فضل سے (مال) دیا تو اسمیں بخل کرنے لگے اور (اپنے عہد سے) رو گردانی کر کے
پھر بیٹھے۔ (۷۶) تو خدا نے اس کا انجام یہ کیا کہ اس روز تک کیلئے جس میں وہ خدا کے روبرو حاضر ہونگے اُن کے دلوں میں نفاق
ڈال دیا اس لئے کہ اُنہوں نے خدا سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا اور اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے (۷۷) کیا انکو
معلوم نہیں کہ خدا اُن کے بھیدوں اور مشوروں تک سے واقف ہے اور یہ کہ وہ غیب کی باتیں جاننے والا ہے؟ (۷۸)
جو (ذی استطاعت) مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور جو (بیچارے غریب) صرف اتنا ہی کماتے ہیں
جتنی مزدوری کرتے (اور اس تھوڑی سی کمائی میں سے بھی خرچ کرتے) ہیں اُن پر جو (منافق) طعن کرتے اور
ہنستے ہیں۔ خدا اُن پر ہنستا ہے اور ان کیلئے تکلیف دینے والا عذاب (تیار) ہے (۷۹) تم اُن کیلئے بخشش مانگو یا نہ مانگو
(بات ایک ہے) اگر اُن کیلئے ستر دفعہ بھی بخشش مانگو گے تو بھی خدا اُن کو نہیں بخشے گا۔ یہ اس لئے کہ اُنہوں نے
خدا اور اس کے رسول سے کفر کیا اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۸۰) جو لوگ (غزوہ تبوک میں) پیچھے رہ گئے
وہ پیغمبر خدا (کی مرضی) کیخلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے اور اس بات کو ناپسند کیا کہ خدا کی راہ میں اپنے مال اور
جان سے جہاد کریں۔ اور (اوروں سے بھی) کہنے لگے کہ گرمی میں مت نکلنا (ان سے) کہدو کہ دوزخ کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے
کاش یہ (اس بات کو) سمجھتے (۸۱) یہ (دُنیا میں) تھوڑا سا ہنس لیں اور (آخرت میں) انکو ان اعمال کے بدلے جو
کرتے رہے ہیں بہت سا رونا ہوگا (۸۲) پھر اگر خدا تم کو اُنمیں سے کسی گروہ کیطرف لیجائے اور وہ تم سے نکلنے کی اجازت طلب
کریں تو کہدینا کہ تم میرے ساتھ ہرگز نہیں نکلو گے اور نہ میرے ساتھ (مددگار ہو کر) دشمن سے لڑائی کرو گے۔ تم پہلی دفعہ بیٹھ رہنے سے
خوش ہوئے تو اب بھی پیچھے رہنے والوں کیساتھ بیٹھے رہو (۸۳) اور (اے پیغمبر) اُنمیں سے کوئی مر جائے تو کبھی اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھنا

(صفحہ ۱۵۰ کا بقیہ صفحہ ۱۶۲ سے آگے)
کیا ہے اور اس کے بدلے صفر کو حرام کیا ہے تمام آدمی سُن لیتے دُوسرے سال پھر پکارتا کہ خدا نے اس برس محرم کو حرام کیا ہے اور صفر کو حلال کیا ہے حرمت مہینے کی تاخیر کرتے تھے اور ادھر ہر مہینے کے ہر سال میں چار مہینے حرام کے ٹھیرا لیتے تھے اور اس ترتیب کو چھوڑ دیتے تھے اور اس کو نسئی کہتے ہیں یعنی تاخیر کرنا مہینے حرام کا اُوپر مہینے کے، اس پر حق تعالیٰ نے آگے فرمایا ؛

(صفحہ ۱۵۸ کا حاشیہ)

مُوضح القرآن

لہ وہ غار ہے اُوپر بلندی کوہ کے شہر مکہ سے طرف یمن کی مکہ سے بائیں طرف اور اس وقت کوئی اس جگہ نہ چلتا تھا۔ آنحضرتؐ بروز جمعرات کے غرہ ربیع الاول کے مکہ سے برفاقت ابوبکرؓ کے باہر آئے اور طرف غار کے متوجہ ہوئے اور رات کو وہاں رہے دوسرے دن صبح کو کافر آنحضرت صلعم کے ڈھونڈنے کو نکلے اور غار کیطرف آئے حق تعالیٰ نے اسی طرف کیکر کا درخت اُوپر دروازے غار کے اگایا اور جنگلی کبوتروں کے جوڑے کو حکم دیا کہ وہاں گھونسلا بنا کر انڈے دیویں اور مکڑی کو الہام ہوا کہ اپنا جالا اس غار کے دروازے پر تنے، کافر ڈھونڈنے والے پر پہنچے حقیقت غار کی دیکھ کر پھر گئے اور حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ سے کہتے تھے کہ اگر کافر نیچے قدم اپنے کی نگاہ کریں تو ہمکو دیکھ لیویں

اور نہ اس کی قبر پر (جا کر) کھڑے ہونا یہ خدا اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے رہے اور مرے بھی تو نافرمان (ہی)
مرے ہیں (۸۴) اور انکے مال اور اولاد سے تعجب نہ کرنا ان چیزوں سے خدا یہ چاہتا ہے کہ انکو دنیا میں عذاب کرے اور (جب انکی
جان نکلے) تو اسوقت بھی (یہ) کافر ہی ہوں (۸۵) اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ خدا پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول کے ساتھ
ہو کر لڑائی کرو تو جو اُن میں دولتمند ہیں وہ تم سے اجازت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں تو رہنے ہی دیجیے کہ جو لوگ گھروں
میں رہینگے ہم بھی اُن کے ساتھ رہیں (۸۶) یہ اس بات سے خوش ہیں کہ عورتوں کے ساتھ جو پیچھے رہ جاتی ہیں (گھروں میں بیٹھ)
رہیں اُنکے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے تو یہ سمجھتے ہی نہیں (۸۷) لیکن پیغمبر اور جو لوگ اُن کے ساتھ ایمان لائے
سب اپنے مال اور جان سے لڑے انہی لوگوں کیلئے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد پانے والے ہیں (۸۸) خدا نے اُن کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں
جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ اُنمیں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے (۸۹) اور صحرا نشینوں میں سے بھی کچھ لوگ عذر کرتے ہوئے تمہارے
پاس آئے کہ انکو بھی اجازت دیجائے اور جنہوں نے خدا اور اُسکے رسول سے جھوٹ بولا وہ (گھر میں) بیٹھ رہے سو جو لوگ اُنمیں سے کافر
ہوئے ہیں اُنکو دکھ دینے والا عذاب پہنچے گا (۹۰) نہ تو ضعیفوں پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیماروں پر اور نہ اُن پر جنکے پاس خرچ موجود نہیں
(کہ شریک جہاد ہوں یعنی) جبکہ خدا اور اسکے رسول کے خیر اندیش (اور دل سے اُنکے ساتھ) ہوں نیکوکاروں پر کسی طرح کا الزام نہیں ہے اور
خدا بخشنے والا مہربان ہے (۹۱) اور نہ اُن (بے سروسامان) لوگوں پر (الزام) ہے کہ تمہارے پاس آئے کہ انکو سواری دو اور تم نے کہا کہ میرے پاس کوئی
ایسی چیز نہیں جس پر تمکو سوار کرادوں تو وہ لوٹ گئے اور اس غم سے کہ اُن کے پاس خرچ موجود نہ تھا اُنکی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے (۹۲)
الزام تو اُن لوگوں پر ہے جو دولتمند ہیں اور (پھر) تم سے اجازت طلب کرتے ہیں (یعنی) اس بات سے خوش ہیں کہ عورتوں کے ساتھ
جو پیچھے رہ جاتی ہیں (گھروں میں بیٹھ) رہیں خدا نے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی ہے پس وہ سمجھتے ہی نہیں (۹۳)

(صفحہ ۱۵۹ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ے جس وقت لشکر آنحضرت کا متوجہ ہوا عبداللہ بن ابی سردار منافقوں کا بھی ساتھ ایک جماعت منافقوں کے باہر نکلا جسوقت لشکر نے آگے کوچ کیا جماعت اپنی لیکر پیچھے کو پھرا اور روگردانی کی یہ خبر آنحضرت کو پہنچی فرمایا، اس میں بہتری ہوتی تو شاید ہمارے ساتھ چلتا' احسان مانو تم کہ شر اس کے سے چھوٹے تم۔

۲ے آنحضرت نے جد بن قیس منافق کو کہا تھا آیا رغبت ہے تجھ کو کہ ہمارے ساتھ لڑائی روم کو چلے تو اور وہاں سے لونڈیاں اور بندے خوبصورت پکڑے جد نے کہا کہ یا رسول اللہ تمام قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کے اوپر مبتلا ہوں روم کی عورتیں خوبصورت دیکھوں ہیں اور صبر مجھ کو نہ آوے اور فتنے میں پڑوں میں مجھ کو تکلیف چلنے کی نہ دو' آنحضرت صلعم نے فرمایا تجھ کو اذن دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی

۳ے یعنی فتح یا شہادت

(صفحہ ۱۶۰ کا حاشیہ)

ف بعض منافق جناب سرورکائنات کو ایذا دیتے تھے یعنی کہتے تھے کہ یہ تو نرے کان ہیں جو کوئی ان سے کچھ بات کہہ دیتا ہے اسکو ہمارے حق میں سچ جان لیتے ہیں اور جب ہم آکر قسم کھا لیتے ہیں تو ہمیں سچا جانتے ہیں خدا ن

(بقیہ صفحہ ۱۶۵ پر دیکھیے)

جب تم اُن کے پاس واپس جاؤ گے تو تم سے عذر کریں گے، تم کہنا کہ عذر مت کرو ہم ہرگز تمہاری بات نہیں مانیں گے، خدا نے ہم کو تمہارے سب حالات بتا دیئے ہیں، اور ابھی خدا اور اس کا رسول تمہارے عملوں کو (اور) دیکھیں گے پھر تم غائب وحاضر کے جاننے والے (خدائے واحد) کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جو عمل تم کرتے رہے ہو وہ سب تمہیں بتائے گا۔ (۹۴) جب تم اُن کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تو تمہارے روبرو خدا کی قسمیں کھائینگے تاکہ تم اُن سے درگزر کرو سو انکی طرف التفات نہ کرنا یہ ناپاک ہیں اور جو کام یہ کرتے رہے ہیں اُن کے بدلے اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ (۹۵) یہ تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم اُن سے خوش ہو جاؤ لیکن اگر تم اُن سے خوش ہو جاؤ گے تو خدا تو نافرمان لوگوں سے خوش نہیں ہوتا۔ (۹۶) دیہاتی لوگ سخت کافر اور سخت منافق ہیں اور اس قابل ہیں کہ جو احکام (شریعت) خدا نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں ان سے واقف (ہی) نہ ہوں، اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔ (۹۷) اور بعض دیہاتی ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے حق میں مصیبتوں کے منتظر ہیں، انہی پر بری مصیبت واقع ہو اور خدا سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ (۹۸) اور بعض دیہاتی ایسے ہیں کہ خدا پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسکو خدا کی قربت اور پیغمبر کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں، دیکھو وہ بےشبہ انکے لئے (موجب) قربت ہے خدا ان کو عنقریب اپنی رحمت میں داخل کریگا بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۹۹) جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے) پہلے (ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکوکاری کیساتھ انکی پیروی کی خدا اُن سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں اور اس نے اُن کیلئے باغات تیار کئے ہیں جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (اور) ہمیشہ اُنمیں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔ (۱۰۰) اور تمہارے گرد و نواح کے بعض دیہاتی منافق ہیں، اور بعض مدینے والے بھی نفاق

(صفحہ ۱۶۰ کا بقیہ صفحہ ۱۶۴ سے آگے) فرمایا کہ یہ بات نہیں کہ وہ حق و باطل میں تمیز نہیں کر سکتے، بلکہ سچے کو جھوٹے سے خوب پہچانتے ہیں لیکن عناد در گزند کرتے ہیں اور منافق جو ایسی باتیں کر کے پیغمبر خدا کو ایذا دیتے ہیں انکو سخت عذاب ہوگا

موضح القرآن

لہ جیسے جنگ حضرت جبرئیل کی یا دھمنا ڈس میں ہیں کہ یعنی قتل کریں ہم تم کو سہ جد بن قیس نے آنحضرت سے کہا تھا کہ میرا ملنا اس لڑائی میں مشکل ہے لیکن تمہارے لشکر کی مال سے مدد کروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی سہ یعنی مسلمان ہیں شہ یعنی مسلمان نہیں ہیں ھہ آنحضرت صلعم غنیمت کا مال بانٹتے تھے، ابو الحواظ منافق نے کہا کہ صاحب آپ کو دیکھتے ہو کہ حق تمہارا بکریوں کے چرواہے کو دیتا ہے اور جانتا ہے کہ عدل کرتا ہوں اس پر اگلی آیت نازل ہوئی ؛

(صفحہ ۱۶۲ کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ روایت میں ہے کہ منافق آنحضرت سے ٹھٹھا کیا کرتے تھے اور بعض منافق آرزو کرتے تھے کہ ہمکو کوڑے ماریں تو بہتر ہے کہ کوئی آیت ہمارے حال میں آسمان سے آوے کہ اس میں رسوائی ہماری زیادہ ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی سہ جن کی تعداد تین سو تھی ؛ سہ جو تعداد میں ایک سو ستر تھیں ؛

پر اڑے ہوئے ہیں، تم اُنہیں نہیں جانتے، ہم جانتے ہیں، ہم اُن کو دوہرا عذاب دیں گے، پھر وہ بڑے عذاب کی
طرف لوٹائے جائیں گے (101) اور کچھ اور لوگ ہیں کہ اپنے گناہوں کا (صاف) اقرار کرتے ہیں، اُنہوں نے اچھے اور برے
عملوں کو ملا جلا دیا تھا، قریب ہے کہ خدا اُن پر مہربانی سے توجہ فرمائے، بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے (102) اُن کے
مال میں سے زکوٰۃ قبول کر لو کہ اس سے تم اُن کو (ظاہر میں بھی) پاک اور (باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے ہو اور انکے
حق میں دعائے خیر کرو کہ تمہاری دعا اُن کیلئے موجب تسکین ہے اور خدا سننے والا جاننے والا ہے (103) کیا یہ لوگ نہیں
جانتے کہ خدا ہی اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا اور صدقات (وخیرات) لیتا ہے اور بیشک خدا ہی توبہ قبول کرنے والا
مہربان ہے (104) اور اُن سے کہدو کہ عمل کئے جاؤ خدا اور اس کا رسول اور مومن (سب) تمہارے عملوں کو دیکھ لیں گے
اور تم غائب وحاضر کے جاننے والے (خدائے واحد) کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ سب تم کو
بتا دیگا (105) اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام خدا کے حکم پر موقوف ہے، چاہے ان کو عذاب دے اور چاہے معاف
کر دے، اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے (106) اور (ان میں ایسے بھی ہیں) جنہوں نے اس غرض سے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچائیں
اور کفر کریں اور مومنوں میں تفرقہ ڈالیں اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے پہلے جنگ کر چکے ہیں ان کیلئے گھات
کی جگہ بنائیں اور قسمیں کھائینگے کہ ہمارا مقصود تو صرف بھلائی تھی، مگر خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں (107) تم اس (مسجد) میں کبھی (جا کر) کھڑے
بھی نہ ہونا، البتہ وہ مسجد جسکی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس قابل ہے کہ اسمیں جایا (اور نماز پڑھایا) کرو، اسمیں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور
خدا پاک رہنے والوں ہی کو پسند کرتا ہے (108) بھلا جس شخص نے اپنی عمارت کی بنیاد خدا کے خوف اور اسکی رضامندی پر رکھی وہ اچھا ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت
کی بنیاد گر جانے والی کھائی کے کنارے پر رکھی کہ وہ اُسکو دوزخ کی آگ میں لے گری، اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (109) یہ عمارت جو اُنہوں نے بنائی ہے

(صفحہ ۱۶۳ کا نوٹ)

ف۱ جناب رسول خدا صلعم نے خیرات کیلئے حکم فرمایا تو مومنین اپنی اپنی مقدور کے مطابق مال لانے لگے کوئی تو بہت سا روپیہ لایا اور کوئی اناج، عبدالرحمن بن عوفؓ چار ہزار درہم لائے اور کہا کہ میرے پاس آٹھ ہزار درہم تھے چار ہزار میں خدا کو قرض دینے کے لئے آیا ہوں اور چار ہزار عیال کے اخراجات کیلئے چھوڑ آیا ہوں، عاصمؓ کے پاس روپیہ نہ تھا وہ چار سیر غلہ لائے یعنی جو اور کہنے لگے کہ میں مزدوری کر کے آٹھ سیر جو لایا تھا چار سیر خیرات کرتا ہوں اور چار سیر عیال کے کھانے کے لئے رکھے، پھر یہ کیفیت دیکھ کر منافق طعنہ زنی اور تمسخر کرنے لگے عبدالرحمٰنؓ کو تو کہنے لگے کہ اس نے دکھاوے کیلئے اتنا مال دیدیا ہے تاکہ لوگ تحسین وتعریف کریں اور عاصمؓ کی نسبت کہنے لگے کہ ان میاں کو دیکھو، نہ سونا، نہ چاندی جو ہی اُٹھا لائے کہ نام خیرات کرنے والوں میں ہو گا، مصرعہ
ہم بھی لہو لگا کے شہیدوں میں ملگئے
بھلا جو کیا اور خیرات کیا؟ اور خدا کو ان جوؤں کی حاجت ہی کیا ہے؟ خدا نے فرمایا کہ جس طرح یہ منافق مسلمانوں سے تمسخر کرتے ہیں، خدا بھی ان کو عذاب دے کر ان کے تمسخر کا جواب دے گا ۱۲

(بقیہ صفحہ ۱۶۷ پر دیکھئے)

ہمیشہ اُن کے دلوں میں (موجب) خلجان رہیگی (اور ان کو مُتردد رکھے گی) مگر یہ کہ ان کے دل پاش پاش
ہو جائیں اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے (۱۱۰) خدا نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے مال خرید لئے ہیں (اور اس کے)
عوض میں اُن کیلئے بہشت (تیار کی) ہے یہ لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی
جاتے ہیں یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اُسے ضرور ہے اور خدا سے زیادہ وعدہ پورا
کرنیوالا کون ہے تو جو سودا تم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے (۱۱۱) توبہ کرنیوالے عبادت
کرنیوالے حمد کرنیوالے روزہ رکھنے والے رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے نیک کاموں کا امر کرنیوالے اور بُری باتوں
سے منع کرنیوالے خدا کی حدوں کی حفاظت کرنیوالے یہی مومن لوگ ہیں (اور اے پیغمبر) مومنوں کو بہشت کی
خوشخبری سُنا دو (۱۱۲) پیغمبر اور مسلمانوں کو شایاں نہیں کہ جب اُن پر ظاہر ہوگیا کہ مشرک اہل دوزخ ہیں تو ان کیلئے
بخشش مانگیں گو وہ اُن کے قرابتدار ہی ہوں (۱۱۳) اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش مانگنا تو ایک وعدے کی
کی سبب تھا جو وہ اس سے کر چکے تھے لیکن جب انکو معلوم ہوگیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہوگئے کچھ شک نہیں
کہ ابراہیمؑ بڑے نرم دل اور متحمل تھے (۱۱۴) اور خدا ایسا نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کردے جبتک اُن کو
وہ چیز نہ بتادے جس سے وہ پرہیز کریں بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے (۱۱۵) خدا ہی ہے جس کیلئے آسمانوں
اور زمین کی بادشاہت ہے وہی زندگانی بخشتا اور (وہی) موت دیتا ہے اور خدا کے سوا تمہارا کوئی
دوست اور مددگار نہیں ہے (۱۱۶) بیشک خدا نے پیغمبر پر مہربانی کی اور مہاجرین اور انصار پر جو باوجود
اس کے کہ ان میں سے بعضوں کے دل جلد پھر جانے کو تھے مشکل کی گھڑی میں پیغمبر کے ساتھ رہے

(صفحہ ۱۶۳ کا حاشیہ)

موضح القرآن

لہ قوم نوحؑ کی طوفان سے غرق ہوئی ۲ قوم عاد کی کڑ آندھی سے ہلاک ہوئی ۳ قوم ثمود کی کڑ بھونچال سے ہلاک ہوئی

۴ حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ فرمائیگا اے بہشت والو! کہیں گے لبیک ربنا وسعدیک فرمائیگا کہ خوش ہوئے تم؟ کہیں گے کیا ہے ہمکو جو خوش نہوویں اور حالانکہ بخشی ہے تو نے ہم کو وہ چیز کہ کسی کو نہ بخشی ہے خلق سے فرمائیگا کہ میں راضی ہوا تم سے ہرگز اوپر تمہارے غصہ نہ کروں معلوم ہوا کہ کوئی نعمت زیادہ خدا کی رضامندی سے نہیں؛

۵ یعنی منافقوں سے جہاد کرو؛

۶ روایت میں ہے کہ وقت تیاری جنگ تبوک کے جلاس بن سوید اوپر گدھے کے سوار ہوکر مسجد قبا سے مدینہ کو آتا تھا واسطے بہکانے آدمیوں کے اس سفر سے کہا کہ جو چیز محمدؐ لایا ہے اگر برحق ہے تو ہم ان گدھوں سے کہ اوپر انکے سوار ہیں بدتر ہیں مصعبؓ نے یہ بات سن کر آنحضرت صلعم سے کہی آنحضرت صلعم نے جلاس کے روبرو مصعبؓ کو بلایا اور کہا کہ تو نے ایسا کہا تھا جلاس نے قسم کھائی کہ میں نے نہیں کہا تو مصعبؓ نے مناجات کی کہ یا اللہ کوئی آیت نازل فرما کہ میرا سچ معلوم ہووے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ؛

پھر خدا نے ان پر مہربانی فرمائی بیشک وہ ان پر نہایت شفقت کرنیوالا اور مہربان ہے ﴿۱۱۷﴾ اور ان تینوں
پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود فراخی کے ان پر تنگ ہو گئی اور انکی جانیں بھی ان
پر دوبھر ہو گئیں اور اُنہوں نے جان لیا کہ خدا کے ہاتھ سے خود اس کے سوا کوئی پناہ نہیں پھر خدا نے ان پر مہربانی
کی تاکہ توبہ کریں بیشک خدا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے ﴿۱۱۸﴾ اے اہل ایمان! خدا سے ڈرتے رہو اور راستبازوں
کیساتھ رہو ﴿۱۱۹﴾ اہل مدینہ کو اور جو ان کے آس پاس دیہاتی رہتے ہیں اُن کو شایان نہ تھا کہ پیغمبر خدا سے پیچھے رہ
جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اُنکی جان سے زیادہ عزیز رکھیں یہ اس لئے کہ اُنہیں خدا کی راہ میں جو تکلیف پہنچتی
ہے پیاس کی یا محنت کی یا بھوک کی یا وہ ایسی جگہ چلتے ہیں کہ کافروں کو غصہ آئے یا دشمنوں سے
کوئی چیز لیتے ہیں تو ہر بات پر ان کیلئے عمل نیک لکھا جاتا ہے کچھ شک نہیں کہ اللہ نیکوکاروں کا
اجر ضائع نہیں کرتا ﴿۱۲۰﴾ اور اسی طرح وہ جو خرچ کرتے ہیں تھوڑا یا بہت یا کوئی میدان طے کرتے ہیں تو
یہ سب کچھ اُن کیلئے (اعمال صالحہ میں) لکھ لیا جاتا ہے تاکہ خدا ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ
دے ﴿۱۲۱﴾ اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مومن سب کے سب نکل آئیں تو یوں کیوں نہ کیا کہ ہر ایک جماعت میں سے
چند اشخاص نکل جاتے تاکہ دین کا علم سیکھتے اور اس میں سمجھ پیدا کرتے اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آتے
تو ان کو ڈر سناتے تاکہ وہ حذر کرتے ﴿۱۲۲﴾ اے اہل ایمان! اپنے نزدیک کے (رہنے والے) کافروں سے
جنگ کرو اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی (یعنی محنت و قوت جنگ) معلوم کریں اور جان رکھو کہ
خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ﴿۱۲۳﴾ اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو بعض منافق (استہزا کرتے اور) پوچھتے

(صفحہ ۱۶۴ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱؎ یعنی نیکیاں دونوں جہاں کی ہیں واسطے اُن کے دُنیا میں فتح اور مال غنیمت کا اور آخرت میں کرامت اور بہشت ہے۔ ۲؎ یعنی بنی اسد اور بنی غطفان ۔

۳؎ کہا اُنہوں نے کہ ہمارے پاس مال تھوڑا ہے اور کنبہ بہت ہے اور عامر بن طفیل نے عرض کیا کہ اگر ہم لڑائی کو جاویں تو بنی طے ہمارے اہل اور مواشی کو لوٹ لے جاویں۔

۴؎ مراد وہ منافق ہیں کہ عذر خواہی کو بھی نہ آئے ۔

۵؎ اس قوم کا نام بکاین ہے یعنی رونے والے اور وہ سات آدمی تھے کہ آنحضرت صلعم کے پاس آتے تھے اور کہا کہ ہمارا ارادہ جہاد کا ہے اور سواری ہمکو نہیں ہے اور سواری دیجئے تو ہم ساتھ چلیں آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے پاس سواری کوئی نہیں ہے روتے اُٹھ گئے آنحضرت صلعم کے پاس سے باہر آئے عبد اللہ بن عمر و عباس و حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم اُن کو سواری اور توشہ دے کر ساتھ لے گئے ۱۲

ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان زیادہ کیا ہے سو جو ایمان والے ہیں اُن کا تو ایمان زیادہ کیا اور وہ
خوش ہوتے ہیں (۱۲۴) اور جن کے دلوں میں مرض ہے اُن کے حق میں خبث پر خبث زیادہ کیا اور وہ مرے بھی تو کافر
کے کافر (۱۲۵) کیا یہ دیکھتے نہیں کہ یہ ہر سال ایک یا دو بار بلا میں پھنسا دیے جاتے ہیں پھر بھی توبہ نہیں کرتے
اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں لہ (۱۲۶) اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں
(اور پوچھتے ہیں کہ) بھلا تمہیں کوئی دیکھتا ہے؟ پھر پھر جاتے ہیں' خدا نے ان کے دلوں کو پھیر رکھا ہے کیونکہ یہ
ایسے لوگ ہیں کہ سمجھ سے کام نہیں لیتے لہ (۱۲۷) (لوگو!) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں' تمہاری تکلیف
انکو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت
کرنیوالے (اور) مہربان ہیں (۱۲۸) پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں (اور نہ مانیں) تو کہدو کہ خدا مجھے کفایت کرتا ہے اس کے
سوا کوئی معبود نہیں' اسی پر میرا بھروسا ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے! (۱۲۹)

سورۃ یونس مکی ہے اور اسمیں ایکسو — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

الرا، یہ بڑی دانائی کی کتاب کی آیتیں ہیں (۱) کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے انہی میں سے ایک مرد کو
حکم بھیجا کہ لوگوں کو ڈر سنا دو' اور ایمان لانیوالوں کو خوشخبری دیدو کہ اُن کے پروردگار کے ہاں انکا سچا درجہ ہے
(ایسے شخص کی نسبت) کافر کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادوگر ہے (۲) لہ تمہارا پروردگار تو خدا ہی ہے جس نے آسمان
اور زمین چھ دن میں بنائے پھر (تخت شاہی پر) قائم ہوا وہی ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے کوئی (اسکے پاس) اس کا اذن
حاصل کئے بغیر (کسی کی) سفارش نہیں کر سکتا' یہی خدا تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو' بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے؟ (۳)

(صفحہ ۱۶۵ کا حاشیہ)

موضح القرآن

لہ بعد رجوع کرنے آنحضرت صلعم کے عبداللہ بن ابی نے قسم کھائی کہ آیندہ سے کسی سفر میں پیچھے نہ رہونگا میں ؛ لہ یعنی ان کی طبع میں بے حکمی اور غرض ڈھونڈنی اور جاہلی پیدا ہے سو اللہ حکمت والا ہے ان سے وہ کام مشکل بھی نہیں چاہتا ہے اور انکو درجے بلند بھی نہیں دیتا۔ لہ مراد ہی مقرب ہیں فرقہ جہنیہ سے یا عبداللہ ذی البجادین اور گروہ اس کا۔ لہ جو کہ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو آئے تھے لہ جو کہ مدینہ کے رہنے والے تھے لہ جنگ بدر تک جو مسلمان ہوئے ہیں وہ سابق ہیں اور باقی ان کے تابع لہ لفظ ابدا کا تاکید ہے اس واسطے کہ باغ میں آدمی نہیں رہتا ہے سیر کی اور گھر کو چلا آیا بہشت کے باغ ایسے ہیں کہ ہمیشہ اسی باغ میں رہینگے اور باہر نہ نکلیں گے ۱۲

(صفحہ ۱۶۶ کا نوٹ)

لہ مدینہ میں ایک مسجد تھی جو کہ قبا کے نام سے مشہور تھی حضرت سرور کائنات صلعم اکثر ہفتے کے روز وہاں تشریف لیجاتے اور نماز پڑھتے منافقوں نے چاہا کہ اسکے مقابل میں اپنی ایک الگ مسجد بنائیں' اس کی بنا یہ ہوئی کہ مدینہ میں آنحضرت کے تشریف لیجانے سے پیشتر ایک شخص ابوعامر نامی رہتا تھا جو ایام جاہلیت میں عیسائی ہو گیا تھا نہایت کج سرشت تھا وہ آپکے

(بقیہ صفحہ ۱۷۰ پر دیکھئے)

اسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے خدا کا وعدہ سچا ہے وہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اسکو
دوبارہ پیدا کریگا تاکہ ایمان والوں اور نیک کام کرنیوالوں کو انصاف کیساتھ بدلہ دے اور جو کافر ہیں ان کیلئے پینے کو
نہایت گرم پانی اور درد دینے والا عذاب ہوگا کیونکہ (خدا سے) انکار کرتے تھے ۴ وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن
اور چاند کو منور بنایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور کاموں کا حساب معلوم کرو یہ
(سب کچھ) خدا نے تدبیر سے پیدا کیا ہے سمجھنے والوں کیلئے وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے ۵
رات اور دن کے (ایک دوسرے کے پیچھے) آنے جانے میں اور جو چیزیں خدا نے آسمان اور زمین میں پیدا کی ہیں
(سب میں) ڈرنیوالوں کیلئے نشانیاں ہیں ۶ جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور دنیا کی زندگی
سے خوش اور اسی پر مطمئن ہو بیٹھے اور ہماری نشانیوں سے غافل ہو رہے ہیں ۷ ان کا ٹھکانہ ان (اعمال)
کے سبب جو وہ کرتے ہیں دوزخ ہے ۸ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے انکو پروردگار ان کے
ایمان کی وجہ سے (ایسے محلوں کی) راہ دکھائیگا کہ انکے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہ رہی ہونگی ۹ (جب وہ انہیں
(انکی نعمتوں کو دیکھیں گے تو بیساختہ) کہیں گے سبحان اللہ! اور آپس میں انکی دعا سلام علیکم ہوگی اور ان کا آخری قول یہ
(ہوگا) کہ خدائے رب العالمین کی حمد (اور اس کا شکر) ہے ۱۰ اور اگر خدا لوگوں کی برائی میں جلدی کرتا جس طرح وہ
طلب خیر میں جلدی کرتے ہیں تو انکی (عمر کی) میعاد پوری ہو چکی ہوتی سو جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں انہیں ہم چھوڑے
رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بہکتے رہیں ۱۱ اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹا اور بیٹھا اور کھڑا (ہر حال میں) ہمیں
پکارتا ہے پھر جب ہم اس تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو (بے لحاظ ہو جاتا اور) اس طرح گزر جاتا ہے گویا کسی تکلیف پہنچنے پر ہمیں کبھی پکارا

(صفحہ ۱۶۶ کا نوٹ صفحہ ۱۶۹ سے آگے) مدینہ میں تشریف لیجانے پر اسلام تو کیا لاتا آپکا کھلم کھلا دشمن ہوگیا اور وہاں سے نکل کر مکے کے کافروں سے جا ملا اور انکو آنحضرت سے لڑائی پر برانگیختہ کیا چنانچہ احد کی لڑائی ہوئی اور وہ اسمیں کافروں کے ساتھ تھا پھر روم کے بادشاہ کے پاس چلا گیا اور اس سے آنحضرت صلعم کے مقابلہ کیلئے مدد کا خواستگار ہوا اس نے مدد کا وعدہ کر لیا یہ اس کے پاس ٹھہر رہا اور مدینہ کے کافروں کو لکھ بھیجا کہ روم سے عنقریب ایک لشکر آتا ہے جو مسلمانوں کو تباہ کر دیگا تم ایک مضبوط جگہ بنا رکھو، جہاں وہ شخص جو اس کے پاس سے پیغام رسانی کے لئے آیا کرے قیام کیا کرے تو ان لوگوں نے مسجد قبا کے پاس ہی ایک مسجد بنانی شروع کی اس مسجد کو مسجد ضرار کہتے ہیں جب وہ تیار ہو چکی تو منافق آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نے بیماروں اور ناتوانوں کیلئے نیز برسات کے خیال سے ایک مسجد بنائی ہے آپ وہاں تشریف لے چلیں اور نماز پڑھیں اور دعائے برکت کریں تاکہ وہاں جماعت قائم ہو جائے آپکو اسوقت تک مطلق علم نہ تھا کہ یہ مسجد کس نیت اور کس غرض سے بنائی گئی ہے اس لئے آپ نے فرمایا کہ اب تو ہم سفر میں جا رہے ہیں جب واپس آئیں گے تب انشاءاللہ وہاں نماز پڑھیں گے، جب آپ جنگ تبوک سے واپس آئے اور
(بقیہ صفحہ ۱۷۱ پر دیکھئے)

ہی نہ تھا اسی طرح حد سے نکل جانیوالوں کو انکے اعمال آراستہ کر دکھائے گئے ہیں (۱۲) اور تم سے پہلے ہم کئی اُمتوں کو جب اُنہوں نے
ظلم اختیار کیا ہلاک کر چکے ہیں اور ان کے پاس پیغمبر کھلی نشانیاں لیکر آئے مگر وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے ہم گنہگار لوگونکو
اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں (۱۳) پھر ہمنے ان کے بعد تم لوگوں کو ملک میں خلیفہ بنایا تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو (۱۴)
اور جب اُنکو ہماری آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی امید نہیں وہ کہتے ہیں کہ (یا تو) اسکے سوا
کوئی اور قرآن (بنا) لاؤ یا اسکو بدل دو کہدو کہ مجھکو اختیار نہیں ہے کہ اسے اپنی طرف سے بدل دوں میں تو اسی حکم کا تابع
ہوں جو میری طرف آتا ہے اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے (سخت) دن کے عذاب سے خوف آتا
ہے (۱۵) (یہ بھی) کہدو کہ اگر خدا چاہتا تو (نہ تو) میں ہی یہ (کتاب) تم کو پڑھکر سناتا اور نہ وہی تمہیں اس سے واقف
کرتا میں اس سے پہلے تم میں ایک عمر رہا ہوں (اور کبھی ایک کلمہ بھی اسطرح کا نہیں کہا) بھلا تم سمجھتے نہیں (۱۶)
تو اس سے بڑھکر ظالم کون جو خدا پر جھوٹ افترا کرے اور اسکی آیتوں کو جھٹلائے بیشک گنہگار فلاح نہیں پائینگے (۱۷)
اور یہ (لوگ) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ اُن کا کچھ بگاڑہی سکتی ہیں اور نہ کچھ بھلا ہی کر سکتی ہیں اور کہتے ہیں
کہ یہ خدا کے پاس ہماری سفارش کرنیوالے ہیں کہدو کیا تم خدا کو ایسی چیز بتاتے ہو جسکا وجود اسے نہ آسمانوں میں معلوم ہوتا ہے
اور نہ زمین میں وہ پاک ہے اور (اسکی شان) اُنکے شرک کرنے سے بہت بلند ہے (۱۸) اور (سب) لوگ (پہلے) ایک ہی اُمت
(یعنی ایک ہی ملت پر) تھے پھر جدا جدا ہو گئے اور اگر ایک بات جو تمہارے پروردگار کیطرف سے پہلے ہو چکی ہے نہوتی تو جن
باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں اُنمیں فیصلہ کر دیا جاتا (۱۹) اور کہتے ہیں کہ اس پر اسکے پروردگار کیطرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی
کہدو کہ غیب (کا علم) تو خدا ہی کو ہے سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (۲۰) اور جب ہم لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد

(صفحہ ۱۶۶ کا نوٹ ۱۰ سے آگے) مدینہ پہنچنے میں ایک آدھ روز کا رستہ رہ گیا تو یہ آیت نازل ہوئی جس سے آپکو معلوم ہو گیا کہ منافقوں کا مقصد اس مسجد کی تعمیر سے مسلمانوں کو مسجد قبا سے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی متفرق کرنا اور انمیں تفرقہ ڈالنا تھا تب آپنے حکم دیا کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ مسجد ڈھا دیجائے اور جلا دی جائے چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی گئی اور مسجد ڈھا دی گئی اور جلا دی گئی ؛

مُوضح القرآن

لہ یعنی دنیا میں بھی تکلیف پاویں گے پھر آخرت میں پکڑے جاویں گے وہ منافق کوئی اندھا ہوا کوئی کوڑھی کسی کے بدن میں پیپ پڑی ؛

ٹہ یعنی جیسے بعضوں پر عتاب ہوا کہ ہمیشہ کو ان کی زکوٰۃ لینی موقوف ہوئی اُن پر عتاب نہیں

ٹہ یعنی رسول بے اختیار ہے جس کے حق میں اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا وہ ادا کرتا ہے

ٹہ یعنی اس جہاد میں قصور ہوا تو آگے اور جہاد ہوں گے رسول کے زیر اور خلیفہ کے تب کام کریو ؛

ٹہ روایت میں ہے کہ بارہ منافقوں نے مقابل مسجد قبا کے ایک مسجد ابو عامر راہب کے کہنے سے بنائی تھی اور ابو عامر اشرافوں قبیلہ خزرج کے سے تھا توریت اور انجیل کا علم جانتا تھا اور ہمیشہ صفت اور نعت آنحضرت ؐ کی مدینہ والوں کے

(باقی صفحہ ۱۷۳ پر دیکھئے

(اپنی) رحمت (سی آسایش) کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں میں حیلے کرنے لگتے ہیں کہدو کہ خدا بہت جلد
حیلہ کرنیوالا ہے اور جو حیلے تم کرتے ہو ہمارے فرشتے اُنکو لکھتے جاتے ہیں (۲۱) وہی تو ہے جو تمکو جنگل اور دریا میں چلنے پھرنے اور
سیر کرنے کی توفیق دیتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور کشتیاں پاکیزہ ہوا کے نرم نرم جھونکوں
سے سواروں کو لیکر چلنے لگتی ہیں اور وہ ان سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں زناٹے دار ہوا چل پڑتی ہے اور لہریں ہر طرف سے
اُن پر جوش مارتی ہوئی آنے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ (اب تو) لہروں میں گھر گئے، تو اُسوقت خالص خدا ہی کی عبادت
کر کے اُس سے دعا مانگنے لگتے ہیں کہ (اے خدا) اگر تو ہمکو اس سے نجات بخشے تو ہم (تیری) بہت ہی شکرگزار ہوں (۲۲) لیکن جب وہ اُنکو
نجات دیدیتا ہے تو ملک میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں، لوگو! تمہاری شرارت کا وبال تمہاری ہی جانوں پر
ہوگا تم دنیا کی زندگی کے فائدے اُٹھالو پھر تمکو ہمارے ہی پاس لوٹکر آنا ہے اُسوقت ہم تمکو بتائیں گے جو کچھ تم کیا
کرتے تھے (۲۳) دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی ہے کہ ہمنے اُسکو آسمان سے برسایا پھر اسکے ساتھ سبزہ جسے آدمی اور جانور کھاتے
ہیں، ملکر نکلا یہاں تک کہ زمین سبزے سے خوشنما اور آراستہ ہوگئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری دسترس
رکھتے ہیں ناگہاں رات کو یا دن کو ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہمنے اس کو کاٹ (کر ایسا کر) ڈالا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی
نہیں، جو لوگ غور کرنے والے ہیں، ان کیلئے ہم اپنی قدرت کی نشانیاں اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں (۲۴)
اور خدا سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھاتا ہے (۲۵)
جن لوگوں نے نیکوکاری کی اُن کیلئے بھلائی ہے اور (مزید برآں) اور بھی اور انکے مونہوں پر نہ تو سیاہی چھائیگی
اور نہ رسوائی، یہی جنتی ہیں کہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے (۲۶) اور جنہوں نے بُرے کام کئے تو بُرائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا، اور انکے مونہوں پر

(صفحہ ۱۶۶ کا نوٹ صفحہ ۱۷۱ سے آگے)
روبرو پڑھتا تھا جس وقت آنحضرتؐ مدینہ میں آئے اور شہر والے اُن پر جمال باکمال آنحضرتؐ مدینہ مبتلا ہوئے اور ابوعامر کی صحبت چھوڑدی اسکو حسد سا پیدا ہوا کہ آنحضرت صلعم کے انکار میں مشغول ہوا بعد جنگ بدر کے مدینہ سے بھاگ کفار مکہ ملا اور حنین کی لڑائی سے بھاگ کر ہرقل بادشاہ روم کے پاس گیا کہ روم سے لشکر بنا کر مسلمانوں کی لڑائی کو آدے منافقوں کو نامہ لکھا کہ مقابل مسجد قبا کے اپنے محلہ میں ایک مسجد بناکر جس وقت آنحضرتؐ لڑائی تبوک کو تشریف لے چلے مسجد بنانے والوں نے کہا یا رسول اللہؐ ہم ضعیف و ناتواں ہیں ہمنے ایک مسجد بنائی ہے اسمیں نماز پڑھئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اب متوجہ لڑائی کا ہیں ہم پھرتے بار آدیں گے جسوقت آنحضرتؐ لڑائی سے پھرکر اور قریب مدینہ کے پہنچے مسجد والوں نے پھر طلب کی حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور یہ آیت لائے۔

(صفحہ ۱۶۸ کا حاشیہ)
ا یہ تین شخص بھی انہیں لوگوں میں ہیں جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اور جناب رسالتمآب کے ساتھ جنگ میں نہیں گئے تھے، تبوک ایک قصبہ کا نام ہے جو شام اور وادی القریٰ کے درمیان واقع ہے اس جنگ سے پیچھے رہجانیوالے تین قسم کے لوگ تھے، ایک منافق یہ بے ایمان بھلا کیوں گھر سے نکلنے لگے
(بقیہ صفحہ ۱۷۳ پر)

ذلت چھا جائے گی، اور کوئی ان کو خدا سے بچانے والا نہ ہوگا، اُن کے مونہوں (کی سیاہی کا یہ
عالم ہوگا کہ اُن) پر گویا اندھیری رات کے ٹکڑے اُڑھا دیئے گئے ہیں[1] یہی دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اس میں
رہیں گے[2] (۲۷) اور جس دن ہم اُن سب کو جمع کرینگے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو تو ہم اُن میں تفرقہ ڈال
دیں گے اور اُن کے شریک (اُن سے) کہیں گے کہ تم ہم کو نہیں پوجا کرتے تھے (۲۸) ہمارے اور تمہارے درمیان خدا ہی گواہ کافی
ہے ہم تمہاری پرستش سے بالکل بیخبر تھے (۲۹) وہاں ہر شخص (اپنے اعمال کی) جو اس نے آگے بھیجے ہونگے آزمائش کر لیگا
اور وہ اپنے سچے مالک کیطرف لوٹائے جائینگے اور جو کچھ وہ بہتان باندھا کرتے تھے سب اُن سے جاتا رہیگا (۳۰) (ان سے)
پوچھو کہ تمکو آسمان اور زمین میں رزق کون دیتا ہے یا (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے[3] اور بیجان سے جاندار کو
پیدا کرتا ہے اور جاندار سے بیجان کون پیدا کرتا ہے اور دنیا کے کاموں کا انتظام کون کرتا ہے جھٹ سے کہدینگے کہ خدا تو کہو
پھر تم خدا سے ڈرتے کیوں نہیں (۳۱) یہی خدا تو تمہارا پروردگار برحق ہے اور حق بات کے ظاہر ہونے کے بعد گمراہی کے سوا ہے ہی
کیا؟ تو تم کہاں پھرے جاتے ہو (۳۲) اسی طرح خدا کا ارشاد ان نافرمانوں کے حق میں ثابت ہو کر رہا[4] کہ یہ ایمان نہیں
لائینگے[5] (۳۳) (ان سے) پوچھو کہ بھلا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے کہ مخلوقات کو ابتداً پیدا کرے (اور) پھر اسکو دوبارہ بنائے
کہدو کہ خدا ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اسکو دوبارہ پیدا کریگا تو تم کہاں الٹے جا رہے ہو (۳۴) پوچھو کہ بھلا تمہارے شریکوں میں کوئی
ایسا ہے کہ حق کا رستہ دکھائے کہدو کہ خدا ہی حق کا رستہ دکھاتا ہے بھلا جو حق کا رستہ دکھائے وہ اس قابل ہے کہ اسکی پیروی کیجائے یا وہ
کہ جبتک کوئی اسے رستہ نہ بتائے رستہ نہ پائے تو تمکو کیا ہوا ہے کیسا انصاف کرتے ہو؟ (۳۵) اور ان میں کے اکثر صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں[6] اور کچھ
شک نہیں کہ ظن حق کے مقابلے میں کچھ بھی کارآمد نہیں ہو سکتا بیشک خدا تمہارے (سب) افعال سے واقف ہے (۳۶) اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ

(صفحہ ۱٦۸ کا نوٹ ۱۲ سے آگے) انہوں نے طرح طرح کے حیلے حوالے بہانے کئے اور اسوجہ سے خدا نے ان پر سخت لعن طعن کی دوسرے مسلمان جو کسی عذر سے پیچھے رہ گئے تھے تیسرے یہی تین شخص جو بغیر عذر کے رہ گئے تو جن شخصوں نے اپنے قصوروں کا اعتراف کیا انکو معاف کر دیا گیا مگر ان تین شخصوں کا معاملہ تا دنیا پچاس دن تک ملتوی رکھا گیا یہ تین شخص مرارہ بن ربیع اور کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ تھے ان ایام میں ان پر ایسی سخت حالت گزری کہ اسے موت سے بھی بدتر سمجھتے تھے آخر سچ کہنے کے سبب ان کے قصور بھی معاف کر دیئے گئے ۱۲

(صفحہ ۱٦۹ کا نوٹ)

موضح القرآن

ل اکثر جنگ و جہاد کیوقت منافق معلوم ہو جاتے تھے۔

۲ یعنی کلام اللہ میں جہاں عیب آئے منافقوں کے وہ آپس میں دیکھتے ہیں کہ مجلس میں کسی نے ہمکو پرکھا نہ ہو پھر شتاب وہاں سے اٹھ جاتے ہیں۔

۳ بعضوں نے لفظ عزیز کی اوپر وقف کیا ہے کہ صفت رسول کی ہے اور معنی علیہ ما عنتم کے یہ ہیں کہ اوپر اس کے ہے جو چیز گناہ کرو تم وہ تم کو قیامت کے دن بخشوا لیگا۔ ۴ یعنی چاہتا ہے کہ امت میری زیادہ ہوتی رہے

۵ بحر الحقائق میں ہے کہ ہر حرف

(بقیہ صفحہ ۱۷۴ پر)

نہیں کہ خدا کے سوا کوئی اسکو اپنی طرف سے بنا لائے، ہاں (ہاں یہ خدا کا کلام ہی) جو (کتابیں) اس سے پہلے (کی) ہیں
انکی تصدیق کرتا ہی اور انہی کتابوں کی (اسمیں) تفصیل ہے اسمیں کچھ شک نہیں (کہ) یہ رب العٰلمین کیطرف سے نازل ہوا ہی (۳۷)
کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو اپنی طرف سے بنا لیا ہی کہدو کہ اگر سچے ہو تو تم بھی اس طرح کی ایک سورت بنا لاؤ اور خدا
کے سوا جن کو تم بلا سکو بلا بھی لو (۳۸) حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کے علم پر قابو نہیں پا سکے اسکو (نادانی سے)
جھٹلا دیا اور ابھی اسکی حقیقت ان پر کھلی ہی نہیں ہے، اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے تکذیب کی
تھی سو دیکھ لو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا (۳۹) اور ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ ان پر ایمان لے آتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں کہ
ایمان نہیں لاتے اور تمہارا پروردگار شریروں سے خوب واقف ہے (۴۰) اور اگر یہ تمہاری تکذیب کریں تو کہدو کہ مجھکو میرے اعمال
(کا بدلہ ملیگا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا)، تم میرے عملوں کے جوابدہ نہیں ہو اور میں تمہارے عملوں کا جوابدہ نہیں ہوں (۴۱) اور
اور انمیں بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں، تو کیا تم بہروں کو سناؤگے اگرچہ کچھ بھی (سنتے) سمجھتے
نہوں (۴۲) اور بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف دیکھتے ہیں، تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھاؤگے اگرچہ وہ کچھ بھی دیکھتے بھالتے
نہوں (۴۳) خدا تو لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں (۴۴) اور جس دن خدا انکو جمع کریگا تو
وہ دنیا کی نسبت ایسا خیال کریں گے کہ گویا (وہاں) گھڑی بھر دن سے زیادہ رہے ہی نہیں تھے اور آپس میں ایکدوسرے کو
شناخت بھی کریں گے، جن لوگوں نے خدا کے روبرو حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ خسارے میں پڑ گئے اور راہ یاب نہ ہوئے (۴۵)
اگر ہم کوئی عذاب جس کا ان لوگوں سے وعدہ کرتے ہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے نازل کریں یا (اس وقت سے) جب تمہاری
مدت حیات پوری کردیں تو انکو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہی پھر جو کچھ یہ کر رہے ہیں خدا اسکو دیکھ رہا ہے (۴۶) اور ہر ایک امت کیطرف

(صفحہ ۱۶۹ کا حاشیہ ملک اسی آگے) اشارہ ہے خدا کی طرف سے طرف پیغمبر کے یعنی سوگند ہے ساتھ نعمت کے مجھ کو کہ اوپر تیری نازل کی ہی اور ساتھ لطف میرے کے جو ساتھ تیری ہے اور ساتھ مہربانی میری کے کہ خاص تیرے تئیں بیچ ابد کے۔ ۶ عین المعانی میں فرمایا ہے حضرت پیغمبر صلعم سے معنی قدم صدق کے پوچھے گئے فرمایا کہ ھی شفاعتی توسلون بی الی ربکم یعنی یہ شفاعت میری وسیلہ دار دوں میرے کو طرف پروردگار تمہارے کی ہی اور مقرر ہے کہ گنہگاروں کیلئے تباہ روزگاروں کیلئے کوئی وسیلہ واسطے بخشش کے برابر شفاعت آنحضرت صلعم کے نہیں ہے ۔ ۵ جتنی دیر لگے چھ دن کو اتنی دیر میں بنائے آسمان و زمین اور اس ملک کا دربار ٹھیرایا عرش پر سب کام کی تدبیر وہاں سے ہو ۱۲

(صفحہ ۱۷۰ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ مقصود پیدا کرنیسے اور پھر جلانے سے ثواب اور عذاب ہے۔ ۲ روشنی اگر ذاتی ہووے ضیا ہے اگر عارضی ہووے نور ہے اور انوار میں آیا ہی کہ اس آیت میں تنبیہ ہے ساتھ اس کے کہ آفتاب میں بالذات روشنی ہی اور چاند عارضی روشنی رکھتا ہے ۳ یعنی نشانیاں ہیں اوپر موجود ہونے بنانیوالے کے اور وحدانیت اسکی کے خاص اس گروہ کو کہ ڈریں عقوبت احوال کے سے اور خاتمہ کا موں

(بقیہ صفحہ ۱۷۵ پر دیکھئے)

پیغمبر بھیجا گیا جب ان کا پیغمبر آتا ہی تو انمیں انصاف کیساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہی اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جاتا (۴۷) اور یہ کہتے
ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (جس عذاب کا) یہ وعدہ ہی وہ آئیگا کب؟ (۴۸) کہدو کہ میں تو اپنے نقصان اور فائدے کا بھی کچھ اختیار
نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے ہر ایک اُمت کیلئے (موت کا) ایک وقت مقرر ہی جب وہ وقت آجاتا ہی تو ایک گھڑی بھی
دیر نہیں کر سکتی اور نہ جلدی کر سکتے ہیں (۴۹) کہدو کہ بھلا دیکھو تو اگر اس کا عذاب تمپر ناگہاں آجائے رات کو یا دن کو
تو پھر گنہگار کس بات کی جلدی کرینگے (۵۰) کیا جب وہ آواقع ہوگا تب اس پر ایمان لاؤگے (اس وقت کہا جائیگا کہ) اور
اب (ایمان لائے؟) اسی کیلئے تو تم جلدی مچایا کرتے تھے (۵۱) پھر ظالم لوگوں سے کہا جائیگا کہ عذاب دائمی کا مزہ چکھو۔
(اب) تم انہیں (اعمال) کا بدلہ پاؤگے جو (دنیا میں) کرتے رہے (۵۲) اور تمسے دریافت کرتے ہیں کہ آیا یہ سچ ہی کہدو
ہاں خدا کی قسم سچ ہی اور تم (بھاگ کر خدا کو) عاجز نہیں کر سکوگے (۵۳) اور اگر ہر ایک نافرمان شخص کے پاس روئے زمین
کی تمام چیزیں ہوں تو (عذاب سے بچنے کی) بدلہ میں سب (دے ڈالے) اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو پچھتائینگے اور
ندامت کو چھپائیں گے اور انمیں انصاف کیساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا اور (کسی طرح کا) ان پر ظلم نہیں ہوگا (۵۴) سن رکھو
کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہی اور یہ بھی سن رکھو کہ خدا کا وعدہ سچا ہی لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۵۵)
وہی جان بخشتا اور وہی موت دیتا ہی اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹ کر جاؤگے (۵۶) لوگو تمہارے پاس پروردگار کیطرف سے
نصیحت اور دلونکی بیماریونکی شفا اور مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت آپہنچی ہے (۵۷) کہدو کہ (یہ کتاب) خدا کے فضل
اور اسکی مہربانی سے نازل ہوئی ہی تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں یہ اس سے کہیں بہتر ہی جو وہ جمع کرتے ہیں (۵۸) کہو کہ
بھلا دیکھو تو خدا نے تمہارے لئے جو رزق نازل فرمایا ہی تو تم نے اسمیں سے (بعض کو) حرام ٹھیرایا اور (بعض کو) حلال (انسے) پوچھو

ا صفحہ ۱۷۱ کا نوٹ ۱۳ اسی آگے کی سے یعنی احوال انتقال آخرت سے اندیشہ کریں اور رسوائی حشر کی سے ڈرنے والے ہو دیں ؛

۴ یعنی ہمت اپنی کو نعمتوں بہشت کی سے اور لذتوں ہمیشگی کی سے غافل ہوتے یا یہ کہ بیچ دنیا کے ساکن ہوئے اس طرح گویا ہرگز یہاں سے رحلت نہ کریں اور نہ جانا کہ ہردم اور ہر لحظہ ملک اجل کا نقارہ کوچ کا بجاتا ہی ؛

۵ کہتے ہیں کہ جب مسلمان بہشت میں داخل ہوویں اور انوار عظمت کا اور بزرگی اس درگاہ کی دیکھیں ساتھ زبان تعریف اللہ کے اور تسبیح فرشتوں کے کھولیں اور فرشتے یا اللہ اور پر ان کے سلام کہیں اور ساتھ طرح طرح کی کرامات کے اور بلندی مقاموں کے خوش خبری دیویں اور البتہ لذت تسبیح اور حمد کی انکے تئیں سب لذتوں بہشت کی سے زیادہ پسند آوے ؛

۶ پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ اے خدا پکڑتا ہوں میں نزدیک تیرے ایک عہد کہ خلاف نکلائے تو اس عہد کو تحقیق میں آدمی ہوں پس جس مومن کو کہ خفا کروں میں یا گالی دوں میں یا لعنت کروں میں یا ماروں میں اس کو بیچ حق اس کے کرے دعائے خیر اور سبب پاکی اس کا کہ گناہوں سے ، بعضے تفسیر والوں نے کہا ہے کہ کافر ساتھ اترانے عذاب کے شتابی کرتے تھے یہ آیت آئی کہ ہم بیچ اس عذاب کے کہ وہ مانگتے ہیں شتابی نہیں کرتے ہیں ۱۲

کیا خدا نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے یا تم خدا پر افترا کرتے ہو ؟ (٥٩) اور جو لوگ خدا پر افترا کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کی
نسبت کیا خیال رکھتے ہیں ؟ بیشک خدا لوگوں پر مہربان ہے، لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ؏ (٦٠) اور تم جس حال میں
ہوتے ہو، یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو، یا تم لوگ کوئی (اور) کام کرتے ہو جب اسمیں مصروف ہوتے ہو، ہم تمہارے سامنے
ہوتے ہیں، اور تمہارے پروردگار سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے نہ زمین میں اور نہ آسمان میں، اور کوئی چیز اس سے چھوٹی
ہے یا بڑی مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے ؏ (٦١) سن رکھو کہ جو خدا کے دوست ہیں انکو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک
ہونگے ؏ (٦٢) (یعنی) وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ؏ (٦٣) ان کیلئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی، خدا
کی باتیں بدلتی نہیں، یہی تو بڑی کامیابی ہے ؏ (٦٤) اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کی باتوں سے آزردہ نہ ہونا (کیونکہ) عزت سب خدا ہی کی ہے،
وہ (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے ؏ (٦٥) سن رکھو کہ جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو لوگ زمین میں ہیں سب خدا ہی کے (بندے اور اس کے
مملوک) ہیں، اور یہ جو خدا کے سوا (اپنے بنائے ہوئے) شریکوں کو پکارتے ہیں، وہ (کسی اور چیز کے) پیچھے نہیں چلتے صرف ظن کے پیچھے چلتے ہیں
اور محض اٹکلیں دوڑا رہے ہیں (٦٦) وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ اسمیں آرام کرو اور روز روشن بنایا (تاکہ اسمیں کام کرو) جو
لوگ (بات) سماعت رکھتے ہیں ان کیلئے اسمیں نشانیاں ہیں (٦٧) (بعض لوگ) کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے، اسکی ذات (اولاد سے)
پاک ہے (اور) وہ بے نیاز ہے، جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے (اے افترا پردازو!) تمہارے پاس اس (قول باطل)
کی کوئی دلیل نہیں ہے، تم خدا کی نسبت ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو جانتے نہیں (٦٨) کہدو کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں،
فلاح نہیں پائینگے ؏ (٦٩) (ان کیلئے جو فائدے ہیں دنیا میں ہیں) پھر انکو ہماری ہی طرف لوٹکر آنا ہے اس وقت ہم انکو عذاب شدید (کے مزے)
چکھائیں گے کیونکہ کفر کی باتیں کیا کرتے تھے ؏ (٧٠) اور انکو نوح کا قصہ پڑھکر سناؤ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم! اگر تمکو

(صفحہ ١٧١ کا نوٹ)
ا یعنی کوئی ایسا قرآن لاؤ، جس میں بتوں کی مذمت نہو، یا کم سے کم یہی کردو کہ جو آیتیں عقائد بت پرستی کے ابطال میں ہیں انکو نکال کر اور آیتیں انکی جگہ داخل کردو۔ امام رازیؒ کہتے ہیں کہ کفار کا یہ کہنا یا تو ہنسی کے طور پر تھا یا آزمائش کے، یعنی اسکو بدلدیں تو ہم جان لیں کہ وہ سچے نبی نہیں ہیں۔ خدا نے آپکو حکم دیا کہ تم کہدو کہ قرآن میرا بنایا ہوا نہیں کہ میں اسمیں تغیر و تبدل کردوں، بلکہ خدا کا نازل کیا ہوا ہے اور میں اسکے بدل دینے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔

موضح القرآن

ا یعنی جس زمانہ میں کہ پیغمبر تمہارے میں نہ تھے قرآن پڑھتا تھا اور تم دانا تھے ساتھ اس کے آیا پس کیوں نہیں دریافت کرتے تم کہ وہ کوئی چالیس برس درمیان تمہارے رہا اور علم نہ پڑھا ہووے اور ساتھ کسی عالم کے صحبت نہ کی ہووے وہ کلام اور تمہارے پڑھتا ہے کہ سارا عرب کے فصاحت اس کلام کی سے حیران ہیں البتہ بیچ اس صورت کی تامل کرنا چاہیے کہ وہ شخص کہ جاہل محض ہووے قرآن جیسا کلام کیونکر بنا دے؛ ٢ یعنی متفق ہو دین اسلام کی تھے بیچ زمانہ آدمؑ کی یا بعد واقع ہونے طوفان کے کہ سوائے نوحؑ کے اہل کشتی کے کوئی نہ تھا یا متفق تھے اوپر کفر کے بیچ زمانہ پیغمبر ہونے حضرت ابراہیمؑ کے؛ ٣ یعنی اترنا آیتوں کا غیب ہے اور علم غیب کا خاص اللہ تعالیٰ کو ہے۔

میرا تم میں رہنا اور خدا کی آیتوں سے نصیحت کرنا ناگوار ہو تو میں تو خدا پر بھروسہ رکھتا ہوں تم اپنے شریکوں کیساتھ مل کر ایک کام (جو میرے بارے میں کرنا
چاہو) مقرر کر لو اور وہ تمہاری تمام جماعت کو معلوم ہو جائے اور کسی سے پوشیدہ نہ رہے پھر وہ کام میرے حق میں کر گزرو اور مجھے مہلت
نہ دو ؁ ٧١ اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو (تم جانتے ہو کہ) میں نے تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا میرا معاوضہ تو خدا کے ذمہ ہے اور مجھے حکم ہوا
ہے کہ میں فرمانبرداروں میں رہوں ٧٢ لیکن ان لوگوں نے انکی تکذیب کی، تو ہمنے ان کو اور جو لوگ اُن کیساتھ کشتی میں سوار تھے سبکو طوفان (سے)
بچا لیا اور انہیں (زمین میں) خلیفہ بنا دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو غرق کر دیا تو دیکھ لو کہ جو لوگ ڈرائے
گئے تھے اُن کا کیسا انجام ہوا ؁ ٧٣ پھر نوحؑ کے بعد ہمنے اور پیغمبر اپنی اپنی قوم کیطرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لیکر
آئے، مگر وہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جس چیز کی پہلے تکذیب کر چکے تھے اس پر ایمان لے آتے، اسی طرح ہم زیادتی کرنے والوں کے دلوں پر
مُہر لگا دیتے ہیں ٧٤ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو اپنی نشانیاں دیکر فرعون اور اُسکے سرداروں کے پاس بھیجا تو اُنہوں نے
تکبر کیا اور وہ گنہگار لوگ تھے ؁ ٧٥ تو جب اُنکے پاس ہمارے ہاں سے حق آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے ٧٦ موسیٰؑ نے کہا کیا تم
حق کے بارے میں جب وہ تمہارے پاس آیا یہ کہتے ہو کہ یہ جادو ہے حالانکہ جادوگر فلاح نہیں پانے کے ؁ ٧٧ وہ بولے کیا تم ہمارے
پاس اسلئے آئے ہو کہ جس (راہ) پر ہم اپنے باپ دادا کو پاتے رہے ہیں اس سے ہمکو پھیر دو اور (اس) ملک میں تم دونوں ہی کی سرداری
ہو جائے اور ہم تم پر ایمان لانیوالے نہیں ہیں ٧٨ اور فرعون نے حکم دیا کہ سب کامل فن جادوگروں کو ہمارے پاس لے آؤ ؁ ٧٩ جب جادوگر
آئے تو موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ جو تم کو ڈالنا ہو ڈالو ؁ ٨٠ جب انہوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو) ڈالا تو موسیٰؑ نے کہا
کہ جو چیزیں تم (بنا کر) لائے ہو جادو ہے خدا اسکو ابھی نیست و نابود کر دیگا خدا شریروں کے کام سنوارا نہیں کرتا ؁ ٨١ اور خدا اپنے
حکم سے سچ کو سچ ہی کر دیگا اگرچہ گنہگار بُرا ہی مانیں ٨٢ تو موسیٰؑ پر کوئی ایمان نہ لایا مگر اس کی قوم میں سے چند لڑکے

(صفحہ ١٧٢ کا نوٹ)

مُوضح القرآن

لہ یعنی طعن کریں بیچ آیتوں کے اور مکر کریں بیچ حق پیغمبر کے اہل مکہ سات برس بیچ بلا قحط کے گرفتار تھے جس وقت رحمت الٰہی نے اس بلا کو دور کیا ساتھ بُرائی کلام الٰہی اور حضرت رسالت پناہی کے مشغول ہوئے ٢ہ یعنی پہلے ظاہر ہونے مکر تمہارے کے ساتھ آنے عذاب کے اوپر تمہارے حکم کریگا ؛
٣ہ فائدہ مندی زندگانی دنیا کی ہے یعنی ستم اور بیدادی تمہاری دو تین روز کی منفعت ناپایدار ہے لذت اسکی شتاب گزر جاوے اور عقوبت اسکی ہمیشہ رہے ٤ہ اور یہ جو کہا کہ دنیا کی مثال مینہ کی سی ہے تو اس مثال کے متعلق قول بہت ہیں اور کشف الاسرار میں آیا ہے کہ تشبیہ دنیا کی ساتھ پانی کے مینہ کے اس جہت سے ہے کہ مینہ ساتھ تدبیر اور حیلہ آدمی کے ابر سے نہ برسے بلکہ ساتھ تقدیر اللہ تعالیٰ کے منہ دکھلاوے اور مال دنیا کا بھی ساتھ سعی اور تلاش اور مکر آدمی کے جمع نہووے بلکہ ساتھ حکم اللہ کے ہاتھ آوے اور دوسرے یہ کہ پانی مینہ کا جبتک کہ جاری ہووے پاکیزہ ہے اور جب ایک جگہ مدت تک رہے تو رنگ اور بو اور مزہ اور صورت اس کی بدل جاوے فائدہ اور نفع اس سے جاتا رہے مال دنیا کا بھی جبتک بسبب انفاق جوانمردوں کے دست بدست رواں رہے پسندیدہ اور مقبول آوے اور جس وقت بیچ تنگی بخیلوں کے رہے بُرا ہے بلکہ بدتر ہے

(بقیہ ١٧٨ پر)

(اور وہ بھی) فرعون اور اسکے اہل دربار سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں وہ ان کو آفت میں نہ پھنسادے اور فرعون ملک میں متکبر
و متغلب اور (کبر و کفر میں) حد سے بڑھا ہوا تھا ؎ (۸۳) اور موسیٰ نے کہا کہ بھائیو! اگر تم خدا پر ایمان لائے ہو تو اگر دل سے فرمانبردار
ہو تو اُسی پر بھروسہ رکھو ؎ تو وہ بولے کہ ہم خدا ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ' اے ہمارے پروردگار ہمکو ظالم لوگوں کے ہاتھ سے آزمائش
میں نہ ڈال ؎ (۸۵) اور اپنی رحمت سے قوم کفار سے نجات بخش ؎ (۸۶) اور ہمنے موسیٰ اور اسکے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ
اپنے لوگوں کیلئے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ (یعنی مسجدیں) ٹھہراؤ اور نماز پڑھو اور مومنوں کو
خوشخبری سنادو ؎ (۸۷) اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے پروردگار! تُونے فرعون اور اسکے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں (بہت سا)
ساز و برگ اور مال و زر دے رکھا ہے ' اے پروردگار! ان کا مال یہ ہے کہ تیرے رستے سے گمراہ کردیں ' اے پروردگار ان کے مال کو
برباد کردے ؎ اور ان کے دلوں کو سخت کردے کہ ایمان نہ لائیں جبتک عذاب الیم نہ دیکھ لیں (۸۸) (خدا نے) فرمایا کہ تمہاری دعا
قبول کر لی گئی ' تو تم ثابت قدم رہنا اور بے عقلوں کے رستے نہ چلنا ؎ (۸۹) اور ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا تو فرعون
اور اسکے لشکر نے سرکشی اور تعدی سے ان کا تعاقب کیا ' یہاں تک کہ جب اسکو غرق (کے عذاب) نے آپکڑا تو کہنے لگا
میں ایمان لایا کہ جس (خدا) پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں ' اس کے سوا کوئی معبود نہیں ' اور میں فرمانبرداروں میں ہوں ؎ (۹۰)
(جواب ملا کہ اب (ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو پہلے نافرمانی کرتا رہا اور مفسد بنا رہا ؎ (۹۱) تو آج ہم تیرے بدن کو دریا سے
نکال لیں گے تاکہ تو پچھلوں کیلئے عبرت ہو ؎ اور بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے بیخبر ہیں (۹۲) اور ہمنے بنی اسرائیل
کو رہنے کو عمدہ جگہ دی ؎ اور کھانے کو پاکیزہ چیزیں عطا کیں ' لیکن وہ باوجود علم حاصل ہونے کے اختلاف کرتے
رہے بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا فیصلہ کریگا ؎ (۹۳)

(صفحہ ۱۷۲ کا حاشیہ صفحہ ۱۷۷ سے آگے)
؎ یہ دعوت یعنی بلانا عام ہے ساتھ رہنمائی حضرت صلعم کے اور ہدایت خاص ہے وابستہ ساتھ توفیق الٰہی کے ؎ یعنی بہشت اور زیادتی بدلے سے کہ ساتھ فضل اور کرم کے زیادہ کرے اور کہتے ہیں کہ نیکی کی جزا نیکی ہے اور زیادہ یہ کہ ایک نیکی کے بدلے دس دلوے یا زیادہ یا حسنیٰ مغفرت ہے ' یا زیادہ رضامندی اللہ تعالیٰ کی ؎ نہ نعمت ان کی زوال پاوے اور نہ دولت انکی برخلاف ذخیروں دنیا کے کہ بمقابلہ فنا اور زوال کے ہے ؎ مانند کفر اور شرک اور نفاق کے ؛

(صفحہ ۱۷۳ کا حاشیہ)
؎ یعنی جب اسکو اسکے اعمال کا بدلہ ملے گا تب اسے معلوم ہوجاویگا کہ اس نے دنیا میں کیسے کام کئے تھے ؛

موضح القرآن

؎ یعنی کالے ہوویں منہ اُن کے غم اور اندوہ سے مانند رات اندھیری کے ؛ ؎ یعنی ہرگز عذاب سے چھٹکارا نہ پاویں گے ؎ یعنی کون قدرت رکھتا ہے کہ کان اور آنکھیں پیدا کرے اور آفتوں سے نگاہ رکھے ؛ ؎ یعنی واجب ہووے عذاب اللہ کا اوپر ان لوگوں کے کہ باہر گئے ہیں دائرہ اصلاح سے اور زیادتی کی ہے بیچ کفر اپنے کے ؛ ؎ یعنی اللہ نے ازل سے انکی قسمت میں یقین نہیں لکھا اور سبب اس کا بے حکمی ان کی ہے ؛

(بقیہ صفحہ ۱۷۹ پر)

اگر تم کو اس (کتاب کے) بارہ میں جو ہم نے تم پر نازل کی ہی کچھ شک ہو تو جو لوگ تمسے پہلے کی اتری
ہوئی (کتابیں) پڑھتے ہیں اُن سے پوچھ لو تمہارے پروردگار کیطرف سے تمہارے پاس حق آچکا ہے تو تم
ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا (۹۴) اور نہ اُن لوگوں میں ہونا جو خدا کی آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں نہیں تو
نقصان اُٹھاؤ گے (۹۵) جن لوگوں کے بارہ میں خدا کا حکم (عذاب) قرار پاچکا ہے وہ ایمان نہیں لانے کے (۹۶) جب تک
کہ عذاب الیم نہ دیکھ لیں خواہ اُنکے پاس ہر طرح کی نشانی آجائے (۹۷) تو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان
لاتی تو اس کا ایمان اسے نفع دیتا ہاں یونس کی قوم کہ جب ایمان لائی تو ہم نے دُنیا کی زندگی میں ان سے
ذلت کا عذاب دُور کر دیا اور ایک مدت تک (فوائد دنیاوی سے) ان کو بہرہ مند رکھا (۹۸) اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا
تو جتنے لوگ زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم لوگوں پر زبردستی کرنا چاہتے ہو کہ وہ مومن ہوجائیں (۹۹)
حالانکہ کسی شخص کو قدرت نہیں ہے کہ خدا کے حکم کے بغیر ایمان لائے اور جو لوگ بے عقل ہیں اُن پر وہ (کفر و ذلت کی)
نجاست ڈالتا ہے (۱۰۰) (اِن کفار سے) کہو کہ دیکھو تو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا کچھ ہے مگر جو لوگ ایمان نہیں رکھتے اُنکے
نشانیاں اور ڈراوے کچھ کام نہیں آتے (۱۰۱) سو جیسے (بُرے) دن ان سے پہلے لوگوں پر گزر چکے ہیں اسی طرح کے
(دنوں کے) یہ منتظر ہیں کہدو کہ تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (۱۰۲) اور ہم اپنے پیغمبروں کو اور مومنوں
کو نجات دیتے رہے ہیں اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ مسلمانوں کو نجات دیں (۱۰۳) (اے پیغمبر) کہدو کہ لوگو اگر تم کو میرے
دین میں کسی طرح کا شک ہو تو (سُن رکھو کہ) جن لوگوں کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو میں انکی عبادت نہیں کرتا
بلکہ میں خدا کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روحیں قبض کرلیتا ہے اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ ایمان لانیوالوں میں ہوں (۱۰۴)

(صفحہ ۱۷۳ کا بقیہ صفحہ ۱۷۵ سے آگے)
ف۵ تفسیر زاہدی میں آیا ہے کہ بت پرست بتوں کو اونچی چارپایوں پر رکھکر اور باندھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کہیں برابر ہے وہ کہ تیرے تئیں راہ دکھلاوے ساتھ اُسکے کسی کے کہ تو اسکو راہ دکھلاتا ہے
ف۶ گمان کافروں کا یہ تھا کہ بت شفاعت کریں گے ؛

(صفحہ ۱۷۴ کا حاشیہ)
ف۱ یعنی ان کا تمہاری طرف کان لگانا یا نظر کرنا ان کو کچھ فائدہ نہیں دیگا کیونکہ ان کی مثال بہروں اور اندھوں کی سی ہے کہ نہ سُن سکیں اور نہ دیکھ سکیں خصوصًا اس حالت میں کہ عقل اور سمجھ سے بے بہرہ ہوں بہرے کو اشارہ سے سمجھا سکتے ہیں اندھے کو آواز سے بتا سکتے ہیں مگر جو عقل ہی نہ رکھے اسکو کسی طرح سمجھانا بھی نفع نہیں دیتا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ نہ شوق اور توجہ سے تمہاری باتوں کو سنتے ہیں نہ یقین رکھتے ہیں اسلئے انکا ہدایت یاب ہونا دشوار ہے ؛

مُوضح القرآن

ل۱ مراد یہ ہے کہ بعد سننے قرآن کے پیش از تدبر کرنے کے ساتھ تکذیب اور انکار کے مشغول ہوتے۔
ل۲ بیچ اس آیت کے تسلی آنحضرت صلعم کی اور تنبیہ اہل کفر کی داخل کی ہوئی ہے۔ ل۳ معنے اس آیت کے یہ ہیں کہ بعضی قوم تیری ساتھ ایمان لاویں ساتھ قرآن کے اور کفر سے
(بقیہ صفحہ ۱۸۰ پر دیکھئے)

اور یہ کہ (اے محمدؐ سب سے) یکسو ہو کر دین (اسلام) کی پیروی کئے جاؤ، اور مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا ؛ (۱۰۵) اور
خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ تمہارا کچھ بھلا کر سکے اور نہ بگاڑ سکے اگر ایسا کروگے تو ظالموں میں ہو جاؤگے ؛ (۱۰۶)
اور اگر خدا تمکو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دور کرنیوالا نہیں، اور اگر تم سے بھلائی کرنی چاہے تو
اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں[1] وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ
بخشنے والا مہربان ہے ؛ (۱۰۷) کہدو کہ لوگو! تمہارے پروردگار کے ہاں سے تمہارے پاس حق آ چکا ہے تو جو کوئی
ہدایت حاصل کرتا ہے تو ہدایت سے اپنے ہی حق میں بھلائی کرتا ہے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے
تو گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں[2] ؛ (۱۰۸) اور (اے پیغمبر) تم کو جو حکم بھیجا
جاتا ہے اسکی پیروی کئے جاؤ اور (تکلیفوں پر) صبر کرو یہاں تک کہ خدا فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ؛ (۱۰۹)

سُورۂ ہود مکی ہے اور اس میں ایک سو — شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — تیئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

الرٰ، یہ وہ کتاب ہے جسکی آیتیں مستحکم ہیں اور خدائے حکیم و خبیر کیطرف سے بہ تفصیل بیان کر دیگئی ہیں ؛ (۱) (وہ یہ) کہ خدا کے سوا کسی
کی عبادت نہ کرو اور میں اُسکی طرف سے تمکو ڈر سنانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں[1] ؛ (۲) اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اسکے
آگے توبہ کرو وہ تمکو ایک وقت مقرر تک متاعِ نیک سے بہرہ مند کریگا اور ہر صاحبِ بزرگی کو اسکی بزرگی (کی داد) دیگا[2] اور اگر
روگردانی کروگے تو مجھے تمہارے بارے میں (قیامت کے) بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے[3] ؛ (۳) تم (سب) کو خدا کی طرف لوٹ
کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ؛ (۴) دیکھو یہ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں تاکہ خدا سے پردہ کریں، سن
رکھو جس وقت یہ کپڑوں میں لپٹ کر پڑتے ہیں (تب بھی) وہ انکی چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے وہ تو دلوں تک کی باتوں سے آگاہ ہے ؛ (۵)

(صفحہ ۱۷۹ کا نوٹ کا بقیہ ۶ اس سے آگے) توبہ کریں اور تھوڑے سے وہ ہوں کہ اس سعادت سے محروم رہ کر اور بدبختی کفر کے مریں ؛

۷ تفسیر زاہدی میں آیا ہے کہ معتزلہ بیچ نہ ہونے عذاب قبر کے اس آیت سے دلیل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کفار قبر میں عذاب پانیوالے ہوتے، تو مدت دنیا کی انکو تھوڑی نہ لگتی اس کا جواب ہے کہ یہ صورت بسبب سختی ہول اور شدتِ احوال قیامت کے ہے کہ مدت عذاب قبر کی برابر اس کے ایک ساعت دکھائی دیوے

(صفحہ ۱۷۵ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی بچاؤ نہ کر سکو گے پھر پوچھنے سے کیا فائدہ ۲ یعنی عذاب آئے پر ایمان لانا قبول نہ ہوگا اسواسطے پوچھو تو بھی عبث ہے ۳ حیی بن اخطب یہود مدینہ کے سے پہلے ہجرت پیغمبرؐ کے سوداگری کے واسطے مکہ گیا تھا جب بیچ حرم کے پہنچا اور طنطنہ دعوت سید عالم کا سنا، بیچ مجلس شریف انکی کے آیا اور پیچھے سننے قرآن کے پوچھا کہ اے محمدؐ! یہ دعویٰ کہ کرتا ہے اور زور آوری ہے یا ہزل ہے اور یہ کلام کہ پڑھتا ہے تو راست ہے یا بازی ہے، اس پر اللہ تعالے نے یہ آیت بھیجی ؛ (بقیہ صفحہ ۱۸۱ پر)

اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق خدا کے ذمہ ہے وہ جہاں رہتا ہے اسے بھی جانتا ہے اور جہاں
سونپا جاتا ہے اسے بھی یہ سب کچھ کتاب روشن میں لکھا ہوا ہے (۶) اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا
اور (اسوقت) اس کا عرش پانی پر تھا (تمہارے پیدا کرنے سے) مقصود یہ ہے کہ وہ تمکو آزمائے کہ تم میں عمل کے لحاظ سے کون بہتر
ہے اور اگر تم کہو کہ تم لوگ مرنے کے بعد (زندہ کر کے) اٹھائے جاؤ گے تو کافر کہہ دیں گے کہ یہ تو کھلا جادو ہے (۷) اور اگر ایک مدت
معین تک ہم ان سے عذاب روک دیں تو کہیں گے کہ کونسی چیز عذاب کو روکے ہوئے ہے؟ دیکھو جس روز وہ ان پر واقع ہوگا (پھر) ٹلنے کا
نہیں اور جس چیز کیساتھ یہ استہزا کیا کرتے ہیں وہ انکو گھیر لے گی (۸) اور اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے نعمت بخشیں پھر اس سے
اسکو چھین لیں تو ناامید (اور) ناشکرا (ہوجاتا) ہے (۹) اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد آسائش کا مزہ چکھائیں تو (خوش ہوکر) کہتا
ہے کہ (آہا) سب سختیاں مجھ سے دور ہو گئیں بیشک وہ خوشیاں منانے والا (اور) فخر کرنے والا ہے (۱۰) ہاں جنہوں نے صبر کیا اور
عمل نیک کئے یہی ہیں جن کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہے (۱۱) شاید تم کچھ چیز وحی میں سے جو تمہارے پاس آتی ہے
چھوڑ دو اور اس (خیال) سے تمہارا دل تنگ ہو کہ (کافر) یہ کہنے لگیں کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا یا اسکے ساتھ
کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا؟ اے محمدؐ! تم تو صرف نصیحت کرنے والے ہو اور خدا ہر چیز کا نگہبان ہے (۱۲) یہ کیا
کہتے ہیں کہ اس نے قرآن از خود بنا لیا ہے؟ کہدو کہ اگر سچے ہو تو تم بھی ایسی دس سورتیں بنا لاؤ اور خدا کے سوا جس
جس کو بلا سکتے ہو بلا بھی لو (۱۳) اگر وہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ وہ خدا کے علم سے اترا ہے اور یہ کہ اسکے
سوا کوئی معبود نہیں تو تمہیں بھی اسلام لے آنا چاہیئے (۱۴) جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و
زینت کے طالب ہوں ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی

(صفحہ ۱۸۰ کا بقیہ صـ۱۸۰ سے آگے)
ے اسرار یعنی اظہار کے آئے اور اسکو لغات متضاد یعنی برعکس کہتے ہیں مضمون اس کا یہ ہے کہ مشرک اظہار پریشانی کا کریں اعمال اپنے سے ؛ ۵ یعنی قرآن ایک کتاب ہے جامع کہ سب چیزیں اسمیں جمع ہیں کہ نصیحتیں اسکی ساتھ نیک عملوں کے ترغیب کرتی ہیں اور برا ہونے سے نفرت دیتی ہیں مشتمل اوپر حکمت عملی کے ہیں اور معنی اس کے مرضیوں اور شگون برے کے سے پھیراتے ہیں ملے ہوئے ہیں ساتھ حکمت نظری کے اور البتہ ایسا کلام عین ہدایت اور محض رحمت چاہیئے ہونا ؛
(صفحہ ۱۷۶ کا حاشیہ)

موضح القرآن

لہ حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ کوئی قول اور فعل اور پر حق تعالیٰ کے پوشیدہ نہیں ہے اور ساتھ بدلے اس قول اور فعل کے حکم فرمائیگا پس نتیج مضمون اس کلام کہ وعدہ مومنوں کو ہووے ساتھ کمال ثواب کے اور وعدہ کافرونکو ہووے ساتھ کمال عذاب کے
ٹہ عین المعانی میں فرمایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ گروہ ہیں کہ صورت انکی سبب یاد کرنے اللہ کے ہونے اور بحر الحقائق میں آیا ہے کہ دوست اللہ کے وہ لوگ ہیں کہ دشمن اپنے نفس کے ہیں اور کشف الاسرار میں صفت اولیا اللہ اور پر اس وجہ کے کرتا ہے کہ ظاہر ان کا ساتھ شریعت کے آراستہ

(بقیہ صـ۱۸۲ پر دیکھیے)

حق تلفی نہیں کیجاتی ⑮ یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے آخرت میں آتش (جہنم) کے سوا اور کچھ نہیں اور جو
عمل انہوں نے دنیا میں کئے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع ⑯ بھلا جو لوگ اپنے پروردگار کی
طرف سے دلیل (روشن) رکھتے ہوں اور ان کیساتھ ایک (آسمانی) گواہ بھی اسکی جانب سے ہو اور اس سے پہلے موسیٰ
کی کتاب ہو جو پیشوا اور رحمت ہے (تو کیا وہ قرآن پر ایمان نہیں لائینگے) یہی لوگ تو اس پر ایمان لاتے ہیں اور
جو کوئی اور فرقوں میں سے اس سے منکر ہو تو اس کا ٹھکانہ آگ ہے تو تم اس (قرآن) سے شک میں نہ ہونا یہ تمہارے
پروردگار کیطرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ⑰ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ
افترا کرے ایسے لوگ خدا کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار
پر جھوٹ بولا تھا سُن رکھو کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے ⑱ جو خدا کے رستے سے روکتے ہیں اور اسمیں کجی چاہتے ہیں
اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں ⑲ یہ لوگ زمین میں (کہیں بھاگ کر خدا کو) ہرا نہیں سکتے
اور نہ خدا کے سوا کوئی ان کا حمایتی ہے (اے پیغمبر) ان کو دگنا عذاب دیا جائے گا، کیونکہ یہ (شدت
کفر سے تمہاری بات) نہیں سُن سکتے تھے اور نہ (تم کو) دیکھ سکتے تھے ⑳ یہی ہیں جنہوں
نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا اور جو کچھ یہ افترا کیا کرتے تھے، اُن سے جاتا رہا ㉑ بلاشبہ یہ
آخرت میں سب سے زیادہ نقصان پانیوالے ہیں ㉒ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے اور اپنے
پروردگار کے آگے عاجزی کی، یہی صاحبِ جنت ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے ㉓
دونوں فرقوں (یعنی کافر و مومن) کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا بہرہ ہو اور

(صفحہ ۱۷۶ کا بقیہ صفحہ ۱۸۱ سے آگے)
اور باطن ان کا ساتھ نورِ فقر کے
روشن اور کہا ہر کہ اولیاء اللہ یعنی
دوست خدا کے وہ جماعت ہیں
کہ دوستی آپس میں واسطے اللہ کے کریں
۳ یعنی تہمت بیٹی کی دیتے ہیں ۱۲

(صفحہ ۱۷۷ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ روایت میں ہے کہ حضرت
نوح عم نے نو سو پچاس برس تک
قوم اپنی کو طرف خدا کی دعوت کی
اور آزار اور ایذا انکی پر تحمل کیا، جب
جفا قوم کی نہایت کو پہنچی، تو
اس وقت یہ کہا ۲ یہ باتیں
دلیل ہیں اوپر اس کے کہ نوح م
بیچ توکل کے ثابت تھے اور مضبوطی
تمام ساتھ نصرت اللہ کی کے رکھتے
تھے اور چاہتے تھے کہ اُمت انکی اوپر
اس معنی کے کھوج لیجا کر قدم بیچ راہ
متابعت کے رکھیں ۳ کشتی
والے ساتھ قول صحیح کے اسی مومن
تھے مرد و عورت ۴ یعنی جادو
نہیں ہے ۵ یعنی اشرافِ قوم
فرعون کے ۶ مراد عبادت
فرعون ہے یعنی آیا ہے تو تاکہ
ہم کو پرستش فرعون کی سے
باز رکھے ۱۲

(صفحہ ۱۷۸ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی اُن کو اوپر ہمارے غالب کرے
۲ جب فرعون کی ہلاکت
نزدیک پہنچی تب حکم ہوا کہ اپنی
قوم ان میں شامل نہ رکھو اپنا محلہ

(بقیہ صفحہ ۱۸۳ پر دیکھئے)

ایک دیکھتا سنتا ہو بھلا دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے؟ پھر تم سوچتے کیوں نہیں (٢٤) اور ہم نے نوحؑ کو اُن کی
قوم کیطرف بھیجا (تو انہوں نے ان سے کہا) کہ میں تم کو کھول کھول کر ڈر سنانے (اور پیغام پہنچانے) آیا ہوں (٢٥) کہ خدا کے سوا
کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے تمہاری نسبت عذاب الیم کا خوف ہے (٢٦) تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے
کہ ہم تمکو اپنے ہی جیسا ایک آدمی دیکھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو وہی لوگ ہوئے ہیں جو ہم میں ادنیٰ
درجے کے ہیں، اور وہ بھی رائے ظاہر سے (نہ غور و تعمق سے) اور ہم تم میں اپنے اوپر کسی طرح کی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تمہیں
جھوٹا خیال کرتے ہیں (٢٧) انہوں نے کہا کہ ای قوم! دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کیطرف سے دلیل (روشن) رکھتا ہوں
اور اس نے مجھے اپنی ہاں سے رحمت بخشی ہو جس کی حقیقت تم سے پوشیدہ رکھی گئی ہے تو کیا ہم اسکے لئے تمہیں مجبور
کر سکتے ہیں، اور تم ہو کہ اس سے ناخوش ہو رہے ہو (٢٨) اور اے قوم! میں اس (نصیحت) کے بدلے تم سے مال و زر کا
خواہاں نہیں ہوں، میرا صلہ تو خدا کے ذمے ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، میں انکو نکالنے والا بھی نہیں ہوں
وہ تو اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو (٢٩) اور برادران ملت! اگر میں
انکو نکال دوں تو (عذاب) خدا سے (بچانے کیلئے) کون میری مدد کر سکتا ہے؟ بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے (٣٠) میں نہ
تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں،
اور نہ ان لوگوں کی نسبت جنکو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو یہ کہتا ہوں کہ خدا انکو بھلائی (یعنی اعمال کی جزائے
نیک) نہیں دیگا جو ان کے دلوں میں ہے اسے خدا خوب جانتا ہے اگر میں ایسا کہوں تو بے انصافوں میں ہوں (٣١) انہوں
نے کہا کہ نوحؑ تم نے ہم سے جھگڑا تو کیا اور جھگڑا بھی بہت کیا لیکن اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو وہ ہم پر لا نازل کرو (٣٢)

(بقیہ صفحہ ١٨٢ کا نوٹ ملا اسی آگے) جدا ابسا ئی کہ آگے اُن پر آفتیں پڑتی ہیں، یہ قوم آفت میں شریک ہو؛ سے قتادہ رض نے کہا کہ دینا اور درہم اُن کے سب پتھر ہوئے اور نقش کی طرح رہے اور سدی رض نے فرمایا مال ان کا نقد سے اور طعام سے اور درخت سے تمر سب پتھر ہو گئے یہ بھی اُن معجزوں میں سے ایک معجزہ موسیٰ کا تھا؛ سے مدارک میں آیا ہے کہ فرعون نے ایک معنے کو تین بار تکرار کیا نہایت حرص سے کہ اوپر قبول ہونے کے رکھتا تھا؛
ھ زاد المسیر میں آیا ہے کہ باقی ماندہ قوم فرعون کی کہ مصر میں تھی غرق ہوئے اس پر وہ یقین نہ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ فرعون بیچ جزیرے کے ساتھ شکار مرغ و ماہی کے مشغول ہے اللہ تعالیٰ نے دریا کو وحی کی کہ فرعون کو اوپر کنارے کے ڈالے تو مصر والے دیکھیں، پس دریا نے اسکو اوپر زمین بلند کر کے ڈالا ایسا کہ سب لوگوں نے اسکو دیکھا؛
ئے وہ ولایت شام کی تھی ١٢

(صفحہ ١٧٩ کا نوٹ)

مُوضح القرآن

لہ مانند ان مخاطبات کی ظاہر خطاب طرف پیغمبرؐ کے ہے لیکن مخاطب سوائے اُن کے اور لوگ ہیں، اس واسطے کہ ذات پاک آنحضرت صلعم کی معصوم اور محفوظ ہے شک اور شبہ سے نیچ اس
(بقیہ صفحہ ١٨٤ پر دیکھئے)

نوح نے کہا کہ اسکو تو خدا ہی چاہے گا تو نازل کریگا اور تم (اُس کو کسی طرح) ہرا نہیں سکتے (٣٣) اور اگر میں چاہوں کہ
تمہاری خیر خواہی کروں اور خدا یہ چاہے کہ تمہیں گمراہ کرے تو میری خیر خواہی تمکو کچھ فائدہ نہیں دے سکتی وہی تمہارا
پروردگار ہے اور تمہیں اسی کیطرف لوٹ کر جانا ہے (٣٤) کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) نے قرآن اپنے دل سے بنا لیا ہے
کہدو کہ اگر میں نے دل سے بنا لیا ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھپر اور جو گناہ تم کرتے ہو اس سے میں بری الذمہ ہوں (٣٥) اور نوح کی
طرف وحی کیگئی کہ تمہاری قوم میں جو لوگ ایمان لاچکے (لاچکے) ان کے سوا اور کوئی ایمان نہیں لائیگا تو جو کام
یہ کر رہے ہیں انکی وجہ سے غم نہ کھاؤ (٣٦) اور ایک کشتی ہمارے حکم سے ہمارے روبرو بناؤ اور جو لوگ ظالم ہیں انکی بابت ہمسے
کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ ضرور غرق کر دیے جائیں گے (٣٧) تو نوح نے کشتی بنانی شروع کر دی اور جب اُن کی قوم کے سردار انکے پاس سے
گذرتے تو اُن سے تمسخر کرتے وہ کہتے کہ اگر تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو جسطرح تم ہم سے تمسخر کرتے ہو اسی طرح (ایک وقت) ہم بھی
تم سے تمسخر کرینگے (٣٨) اور تمکو جلد معلوم ہو جائیگا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کریگا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب نازل ہوتا ہے (٣٩)
یہانتک کہ جب ہمارا حکم آپہنچا اور تنور جوش مارنے لگا تو ہمنے (نوح کو) حکم دیا کہ ہر قسم (کے جانداروں) میں سے جوڑا جوڑا (یعنی
دو دو جانور) ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ) لے لو اور جس شخص کی نسبت حکم ہو چکا ہے (کہ ہلاک ہو جائیگا) اسکو چھوڑ کر اپنے
گھر والوں کو اور جو ایمان لایا ہو اسکو کشتی میں سوار کر لو اور انکے ساتھ ایمان بہت ہی کم لوگ لائے تھے (٤٠) (نوح نے کہا کہ خدا کا نام لیکر
(کہ اسی کے ہاتھ میں) اس کا چلنا اور ٹھہرنا (ہے) اسمیں سوار ہو جاؤ بیشک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے (٤١) اور وہ انکو لیکر
(طوفان کی) لہروں میں چلنے لگی (لہریں کیا تھیں) گویا پہاڑ (تھے) اسوقت نوح نے اپنے بیٹے کو کہ (کشتی سے) الگ تھا پکارا کہ بیٹا
ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں شامل نہ ہو (٤٢) اس نے کہا کہ میں (ابھی) پہاڑ سے جا لگونگا وہ مجھے پانی سے بچا لیگا انہوں نے کہا

(صفحہ ۱۸۳ کا بقیہ ص۱۸۳ سے آگے)
چیز کے کہ نازل ہوئی ہے یعنی
دنیا میں دیکھ کر یقین لانا کسی
کام نہیں آیا، مگر قوم یونسؑ کو
اس واسطے کہ ان پر حکم عذاب کا
نہ پہنچا تھا حضرت یونسؑ
کی شتابی سے صورت عذاب کی
نمودار ہوئی تھی وہ ایمان لائے
پھر بچ گئے اس طرح مکہ کے
لوگ کہ فتح مکہ میں ان پر فوج
اسلام پہنچی قتل و غارت کو
لیکن ان کا ایمان مقبول
ہو گیا اور امان ملی ۔ ۳ے
حضرت رسالتمآب بہت چاہتے
تھے کہ قوم ایمان لائے جب وہ
ایمان نہ لاتے تھے تو آپ کو
بہت رنج ہوتا تھا آپ کی
تسلی کیلئے اللہ تعالیٰ نے آیت
شریفہ نازل کی اور ایمان لانا
اپنے ارادہ سے متعلق رکھا۔
۴ے یعنی نہیں ہٹاتیں اللہ
تعالیٰ کے عذاب کو نشانیاں
اور رسولوں کے کلام اس
قوم سے جو اللہ تعالیٰ کے
علم و حکمت میں ہیں کہ ایمان
نہیں لانے کے ۔ ۵ے جیسے
قوم عاد و ثمود و اصحاب ایکہ
و اہل موتفکہ اور ان سے مراد
عذاب ہے ۱۲

(صفحہ ۱۸۰ کا نوٹ)

موضح القرآن

لے یہ اس بات پر دلیل ہے
کہ اللہ نعم فضل کرنیوالا ہے اپنے
بندوں پر خیر کے ارادے سے
(بقیہ ص۱۸۵ پر دیکھئے)

کہ آج خدا کے عذاب سے کوئی بچانیوالا نہیں اور نہ کوئی بچ سکتا ہے مگر جس پر خدا رحم کرے اتنے میں دونوں کے
درمیان لہر آحائل ہوئی اور وہ ڈوب کر رہ گیا ﴿۴۳﴾ اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا تو پانی
خشک ہو گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری اور کہدیا گیا کہ بے انصاف لوگوں پر لعنت ﴿۴۴﴾ اور
اور نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ پروردگار میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں ہے (تو اسکو بھی نجات دے) تیرا وعدہ سچا ہے اور تو
سب سے بہتر حاکم ہے ﴿۴۵﴾ خدا نے فرمایا نوح وہ تیری گھر والوں میں نہیں ہے وہ تو ناشائستہ افعال ہے تو جس چیز کی تمکو حقیقت
معلوم نہیں اسکے بارے میں مجھ سے سوال ہی نہ کرو اور میں تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بنو ﴿۴۶﴾ نوح نے کہا پروردگار میں تجھ سے پناہ
مانگتا ہوں کہ ایسی چیز کا تجھ سے سوال کروں جسکی مجھے حقیقت معلوم نہیں اور اگر تو مجھے نہیں بخشیگا اور مجھپر رحم نہیں کریگا
تو میں تباہ ہو جاؤنگا ﴿۴۷﴾ حکم ہوا کہ نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کیساتھ (جو) تمپر اور تمہارے ساتھ کی جماعتوں پر
(نازل کیگئی ہیں) اتر آؤ اور کچھ اور جماعتیں ہونگی جنکو ہم (دنیا کے فوائد سے) محظوظ کرینگے پھر انکو ہماری طرف سے عذاب
الیم پہنچیگا ﴿۴۸﴾ یہ (حالات) منجملہ غیب کی خبروں کے ہیں جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں اور اس سے پہلے نہ تم ہی انکو
جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم (ہی ان سے واقف تھی) تو صبر کرو کہ انجام پرہیزگاروں ہی کا (بھلا) ہے ﴿۴۹﴾ اور ہمنے عاد
کیطرف انکے بھائی ہود کو (بھیجا) انہوں نے کہا کہ میری قوم! خدا ہی کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں
تم شرک کر کے خدا پر محض بہتان باندھتے ہو ﴿۵۰﴾ میری قوم! میں اس (وعظ و نصیحت) کا تمسے کچھ صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ
تو اسکے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا بھلا تم سمجھتے کیوں نہیں ﴿۵۱﴾ اور اے قوم! اپنے پروردگار سے بخشش مانگو پھر اسکے آگے
توبہ کرو وہ تمپر آسمان سے موسلادھار مینہ برسائیگا اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائیگا اور (دیکھو) گنہگار بنکر روگردانی نکرو ﴿۵۲﴾

صفحہ ۱۸۰ کا نوٹ کا بقیہ ۱۸۴ سے آگے
باوجود بندوں کے غیر مستحق ہونے کے ۱۲ اس آیت شریف کی دمیاطی کے نزدیک آیت سیف ناسخ ہے ۱۲ محقق کہتے ہیں کہ اللہ تعالے نے جو فرمایا ہے متاعا حسنا وہ یہ ہے کہ جو نعمت مل جاوے اس میں راضی ہو اور جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرے اور امام قشیری نے کہا کہ متاع حسن یہ ہے کہ اس کے ہاتھ سے لوگوں کے کام ہوں اور حاجتیں روا ہوں اور حضرت ابن مسعود رض فرماتے ہیں کہ ذو فضل وہ شخص ہے کہ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں برائیوں سے بعض کہتے ہیں ذو فضل وہ شخص ہے کہ جس کا نام دیوان ازل میں لکھا گیا ہے ۱۲ تفسیر تیسیر میں لکھا ہے کہ یوم کبیر سے روز جنگ بدر مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ جو کفار پر قحط ہوا تھا کہ مردے اور مردار کھاتے تھے اس سے مراد ہے ۱۲ ش

(صفحہ ۱۸۱ کا حاشیہ)
ف یہ عام لوگوں سے خطاب ہے جو ایمان نہیں لاتے تھے یعنی جب تم قرآن مجید کا یہ اعجاز دیکھ چکے ہو کہ کوئی شخص ایسا کلام نہیں بنا سکتا تو تم کو بھی اس کو ماننا چاہیئے کہ کلام خدا ہے اور اسلام لے آنا چاہیئے ۱۲

موضح القرآن

لے اس آیت میں جو کلمہ علی التشکیک کا ہے لکھا ہے کہ علی وجوب دلالت
(بقیہ صفحہ ۱۸۶ پر دیکھو)

وہ بولے ہُود! تم ہمارے پاس کوئی دلیل ظاہر نہیں لائے اور ہم (صرف) تمہارے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں اور نہ
تم پر ایمان لانے والے ہیں ۵۳ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تمہیں آسیب پہنچا کر (دیوانہ کر) دیا ہے انہوں نے کہا کہ میں خدا
کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جنکو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں ۵۴ (یعنی جنکی) خدا کے سوا عبادت کرتے
ہو تو تم سب ملکر میرے بارے میں (جو) تدبیر (کرنی چاہو) کرلو اور مجھے مہلت نہ دو ۵۵ میں خدا پر جو میرا اور تمہارا (سب کا) پروردگار ہے
بھروسہ رکھتا ہوں (زمین پر) جو چلنے پھرنے والا ہے وہ اس کو چوٹی سے پکڑے ہوئے ہے،
بیشک میرا پروردگار سیدھے رستے پر ہے ۵۶ اگر تم رُوگردانی کروگے تو جو پیغام میرے ہاتھ تمہاری طرف
بھیجا گیا ہے وہ میں نے تمہیں پہنچا دیا ہے اور میرا پروردگار تمہاری جگہ اور لوگوں کو لا بسائیگا
اور تم خدا کا کچھ بھی نقصان نہیں کرسکتے میرا پروردگار تو ہر چیز پر نگہبان ہے ۵۷ اور جب ہمارا حکم (عذاب)
آپہنچا تو ہم نے ہُود کو اور جو لوگ انکے ساتھ ایمان لائے تھے انکو اپنی مہربانی سے بچالیا اور انہیں عذاب شدید سے نجات دی ۵۸ یہ
(وہی) عاد ہیں جنہوں نے خدا کی نشانیوں سے انکار کیا اور اسکے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر متکبر سرکش کا کہا مانا ۵۹ تو اس دنیا
میں بھی لعنت انکے پیچھے لگی رہی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہیگی) دیکھو عاد نے اپنے پروردگار سے کفر کیا اور سن رکھو ہُود کی قوم
عاد پر پھٹکار ہے ۶۰ اور ثمود کی طرف انکے بھائی صالح کو (بھیجا) تو انہوں نے کہا کہ قوم! خدا ہی کی عبادت کرو اسکے سوا
تمہارا کوئی معبود نہیں، اُسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اسمیں آباد کیا تو اس سے مغفرت مانگو اور اسکے آگے توبہ کرو بیشک میرا
پروردگار نزدیک (بھی) ہے اور (دعا کا) قبول کرنیوالا بھی ہے ۶۱ انہوں نے کہا کہ صالح اس سے پہلے ہم تم سے کئی طرح کی امیدیں
رکھتے تھے (اب وہ منقطع ہوگئیں) کیا تم ہمکو ان چیزوں کے پوجنے سے منع کرتے ہو جنکو ہمارے بزرگ پوجتے آئے ہیں؟ اور جس بات

حاشیہ ۱۸ کا بقیہ صفحہ ۱۸۵ سے آگے (
کرتا ہے اور شریعت میں واسطے
تحقیق کے ہے یعنی تحقیق اصل
روزی کی اللہ ہی کی طرف سے
ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ علیٰ
بمعنی من ہے یعنی اللہ ہی کی طرف
سے روزی ہے یا بمعنی الیٰ ہے یعنی
سب کی روزی اسی کی طرف
سونپ دیگئی ہے کہ اگر چاہے فراخ
کرے چاہے تو تنگ کرے۔

ف حاق صیغہ ماضی کا ہے بجائے
صیغہ مضارع کے سوا اس کے کہ
اس کے ثبوت پر دلالت کرے
کہ گویا گھیر ہی لیا ہے ۱۲

ف شیخ العالم نے فرمایا کہ بہشت
میں ایک ایسی نعمت ہے کہ ساری
جنت کی نعمتیں اسکے مقابل میں
کچھ بھی نہیں وہ کیا ہے؟ وہ
اللہ کا دیدار ہے۔ ف لکھا ہے
کہ کفار عرب دشمنی کے سبب اور
ٹھٹھے کی رُو سے کہتے تھے جناب
رسالتمآب سے کہ خدا نے خزانہ کیوں
نہ دیا فرشتے کیوں نہ بھیجے کہ رسول
ہونے کی گواہی دیتے۔ ایسی باتوں
سے آنحضرت کو رنج ہوتا تھا خدا تعالیٰ
نے آپکے خوش کرنے کو فرمایا کہ
آپنے پیغام ہمارا پہنچا دیا انکے
قبول اور رد کرنے کا کچھ خیال
نہ کرو، یہ آیت شریف نازل کی
اس آیت شریف میں، جو
فلعلک آیا ہے استفہام کا ہے
امام ترید ی کہتے ہیں کہ استفہام
بمعنی نہی کے ہیں یعنی چھوڑ
نہیں ۱۲

کیطرف تم ہمیں بلاتے ہو اسمیں ہمیں قوی شبہ ہے (۶۲) صالحؑ نے کہا قوم! بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کیطرف سے کھلی دلیل
پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے (نبوت کی) نعمت بخشی ہو تو اگر میں خدا کی نافرمانی کروں تو اسکے سامنے میری کون مدد کریگا؟
تم تو کفر کی باتوں سے میرا نقصان کرتے ہو (۶۳) اور یہ بھی کہا کہ اے قوم! یہ خدا کی اونٹنی تمہارے لئے ایک نشانی (یعنی معجزہ)
ہے تو اسکو چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں (جہاں چاہے) چرے اور اسکو کسی طرح کی تکلیف نہ دینا ورنہ تمہیں جلد عذاب آپکڑیگا (۶۴) مگر
انہوں نے اسکی کونچیں کاٹ ڈالیں تو صالحؑ نے کہا اپنے گھروں میں تین دن (اور) فائدہ اٹھا لو یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا (۶۵) جب ہمارا حکم
آگیا تو ہم نے صالحؑ کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے انکو اپنی مہربانی سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے محفوظ رکھا، بے
بیشک تمہارا پروردگار طاقتور اور زبردست ہے (۶۶) اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انکو چنگھاڑ (کی صورت میں عذاب) نے آپکڑا تو وہ اپنے
گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے (۶۷) گویا کبھی ان میں بسے ہی نہ تھے سن رکھو کہ ثمود نے اپنے پروردگار سے کفر کیا اور سن رکھو ثمود پر پھٹکار ہے (۶۸)
اور ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس بشارت لیکر آئے تو سلام کہا انہوں نے بھی (جواب میں) سلام کہا ابھی کچھ وقفہ نہیں ہوا تھا کہ
(ابراہیمؑ) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے (۶۹) جب دیکھا کہ انکے ہاتھ کھانے کیطرف نہیں جاتے (یعنی وہ کھانا نہیں کھاتے) تو انکو اجنبی سمجھ کر
دل میں خوف کیا (فرشتوں نے) کہا کہ خوف نہ کیجئے ہم قوم لوط کیطرف (انکے ہلاک کرنے کو) بھیجے گئے ہیں (۷۰) اور ابراہیمؑ کی بیوی (جو پاس)
کھڑی تھی ہنس پڑی تو ہم نے اسکو اسحاقؑ کی اور اسحاقؑ کے بعد یعقوبؑ کی خوشخبری دی (۷۱) اس نے کہا اے ہے میرے بچہ ہوگا
میں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں، یہ تو بڑی عجیب بات ہے (۷۲) انہوں نے کہا کیا تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی
ہو؟ اے اہل بیت تم پر خدا کی رحمت اور اسکی برکتیں ہیں، وہ سزاوار تعریف اور بزرگوار ہے (۷۳) جب ابراہیمؑ سے خوف جاتا
رہا اور انکو خوشخبری بھی مل گئی تو قوم لوط کے بارے میں لگے ہم سے بحث کرنے (۷۴) بیشک ابراہیمؑ بڑے تحمل والے اور رجوع کرنے والے تھے (۷۵)

(صفحہ ۱۸۲ کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ کہتے ہیں صاحب بینہ مومنان اہل کتاب ہیں یا جو مومن خالص ہوا اور گواہ پیغمبر ہے اور بعضے کہتے ہیں صاحب بینہ پیغمبر ہے اور اس کا تابع ہے گواہ وہ جبرئیل ہے یا جو فرشتہ کہ اس کا نگہبان ہے یا حضرت ابوبکر صدیقؓ یا حضرت علیؓ یا آنحضرتؐ کی صورت مبارک جو آپ کو نظر انصاف سے دیکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کے نور اور صدق کی نشانیاں آپکے چہرہ مبارک سے مشاہدہ کرتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ بینہ قرآن ہے اور لفظ یتلوہ بمعنے یقرءہ ہے یعنی پڑھتا ہے اسکو اور گواہ جبرئیلؑ ہے، یا آنحضرتؐ کی زبان مبارک یا قرآن شریف کا نظم اور اعجاز اور یتلون کو اگر بمعنے یتبعہ کے کہیں تو شاید انجیل ہے ۲ لہ مراد گواہوں سے فرشتے نگہبان اور کراماً کاتبین یا ہر امت کے پیغمبر مراد ہیں یا ہاتھ پاؤں مراد ہیں کہ قیامت کے دن گواہی دیں گے خدا پر جھوٹ بولنا کئی طرح ہے علم میں غلط نقل کرنا یا خود بنا لینا یا عقل سے حکم کرنا دین کی بات میں یا دعویٰ کرنا کہ کشف رکھتا ہوں یا اللہ کا مقرب ہوں سلہ ضمیر جو دوبارہ آئی کہ ہم بالآخرۃ ہم کافرون یہ انکے کفر کی تاکید کیواسطے ہے کہ عقبیٰ کی تصدیق نہیں کرتے ہے لہ یعنی اللہ پر جھوٹ بولا کہاں سے لائے یہ غیب سن نہ آئے تھے غیب کو دیکھتے نہ تھے ۵ یعنی وہ جھوٹے وعدے آخرت میں گم ہو گئے ۶

اے ابراہیم اس بات کو جانے دو تمہارے پروردگار کا حکم آپہنچا ہے اور ان لوگوں پر عذاب آنے والا ہے جو کبھی ٹلنے کا نہیں (۷۶) اور جب
ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ ان کے آنے سے غمناک اور تنگدل ہوئے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مشکل کا دن ہے (۷۷)
اور لوط کی قوم کے لوگ بے تحاشہ دوڑتے ہوئے آئے اور یہ لوگ پہلے ہی سے فعل شنیع کیا کرتے تھے لوط نے کہا کہ اے قوم! یہ جو میری
قوم کی لڑکیاں ہیں یہ تمہارے لئے جائز اور پاک ہیں تو خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے بارے میں میری آبرو نہ کھوؤ کیا تم میں
کوئی بھی شائستہ آدمی نہیں (۷۸) وہ بولے تم کو معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں کی ہمیں کچھ حاجت نہیں اور جو ہماری غرض ہے اسے تم
خوب جانتے ہو (۷۹) لوط نے کہا کہ اے کاش مجھ میں تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعے میں پناہ پکڑ سکتا (۸۰) فرشتوں نے
کہا کہ لوط ہم تمہارے پروردگار کے فرشتے ہیں یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکیں گے تو کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں کو لیکر چل دو اور تم میں سے
کوئی شخص پیچھے پھر کر نہ دیکھے مگر تمہاری بیوی کہ جو آفت ان پر پڑنے والی ہے وہی اس پر پڑیگی ان کے (عذاب کے) وعدے کا وقت صبح ہے
اور کیا صبح کچھ دور ہے (۸۱) تو جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کو الٹ کر نیچے اوپر کر دیا اور ان پر پتھر کی تہ بہ تہ (یعنی پے درپے) کنکریاں
برسائیں (۸۲) جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کئے ہوئے تھے اور وہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور نہیں (۸۳) اور مدین کی طرف ان کے بھائی
شعیب کو بھیجا تو انہوں نے کہا کہ اے قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ماپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو میں تو تم کو
آسودہ حال دیکھتا ہوں اور اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو مجھے تمہارے بارے میں ایک ایسے دن کے عذاب کا خوف ہے جو تم کو گھیر کر رہے گا (۸۴) اور قوم! ماپ اور تول
انصاف کیساتھ پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں خرابی کرتے نہ پھرو (۸۵) اگر تم کو (میرے کہنے کا) یقین ہو تو
خدا کا دیا ہوا نفع ہی تمہارے لئے بہتر ہے اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں (۸۶) انہوں نے کہا شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ جن کو ہمارے باپ دادا
پوجتے آئے ہیں ہم ان کو ترک کر دیں یا اپنے مال میں جو تصرف کرنا چاہیں تو نہ کریں تم تو بڑے نرم دل اور راستباز ہو (۸۷) انہوں نے کہا کہ اے قوم! دیکھو تو

(صفحہ ۱۸۳ کا نوٹ پڑھیے)

موضح القرآن

ل کافر کو اندھے سے تشبیہ دی اس لئے کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں نہیں دیکھتا اور بہرے سے اس واسطے کہ وہ کلام حق نہیں سنتا اور مومن کو سمجھانے اور سننے والے سے مثال اس واسطے دی کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھتا ہے اور اس کا کلام سن کر عمل کرتا ہے ل ان کافروں نے حضرت نوحؑ کی ظاہر بشریت دیکھی اور حقیقت انسانی کو دریافت نہ کیا اس سے غافل رہے ؞

ل استفہام بمعنی نفی ہے ؞

ل قتادہؒ نے فرمایا کہ اگر حضرت نوح مجبور کر سکتے ہوتے تو مجبور کرتے لیکن اختیار پروردگار کی مشیت میں ہے کیا جانے اس کا عدل کس کو راندے اور اس کا فضل کس کو بلا لیوے ؞

ل کافروں نے مسلمانوں کو ذلیل ٹھہرایا اور چاہا کہ ان کو ہانک دے تو ہم تمہارے پاس بیٹھیں بات سنیں سو فرمایا کہ دل کی بات اللہ تحقیق کریگا جب اس سے ملیں گے میں اگر مسلمانوں کو ہانکوں تو اللہ سے کون چھڑاوے مجھکو اور رذال ٹھہرایا اس پر کہ وہ کسب کرتے تھے کسب سے بہتر کمائی نہیں اس واسطے فرمایا کہ تم جاہل ہو ؞

(صفحہ ۱۸۴ کا نوٹ)

موضح القرآن

ل اس کلام میں تقدیم و تاخیر ہے مطلب یہ ہے کہ اگر تم کو خدا گمراہ کرنا چاہے اور میں چاہوں تمہیں نصیحت کروں تو وہ نصیحت نفع نہ کریگی ۱۲ (بقیہ صفحہ ۱۸۹ پر)

اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل روشن پر ہوں اور اس نے اپنے ہاں سے مجھے نیک روزی دی ہو (تو کیا میں انکے خلاف کرونگا؟) اور میں نہیں
چاہتا کہ جس امر سے تمہیں منع کروں خود اسکو کرنے لگوں۔ میں تو جہاں تک مجھ سے ہوسکے (تمہارے معاملات کی) اصلاح چاہتا
ہوں اور (اس بارے میں) مجھے توفیق کا ملنا خدا ہی (کے فضل) سے ہے۔ میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۸۸
اور اے قوم! (میری مخالفت) تم سے کوئی ایسا کام نہ کرادے کہ جیسی مصیبت نوحؑ کی قوم یا ہودؑ کی قوم یا صالحؑ کی قوم پر واقع
ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت تم پر واقع ہو اور لوطؑ کی قوم (کا زمانہ) تو تم سے کچھ دور نہیں ۸۹ اور اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور
اسکے آگے توبہ کرو۔ بیشک میرا پروردگار رحم والا (اور) محبت والا ہے ۹۰ انہوں نے کہا شعیب تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں
اور ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہم میں کمزور بھی ہو اور اگر تمہارے بھائی بند نہ ہوتے تو ہم تمکو سنگسار کر دیتے اور تم ہم پر (کسی طرح بھی) غالب
نہیں ہو ۹۱ انہوں نے کہا کہ قوم! کیا میرے بھائی بندوں کا دباؤ تم پر خدا سے زیادہ ہے اور اسکو تم نے پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے میرا پروردگار
تو تمہارے سب اعمال پر احاطہ کئے ہوئے ہے ۹۲ اور برادران ملت! تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں (اپنی جگہ) کام کئے جاتا ہوں
تمکو عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ رسوا کرنیوالا عذاب کس پر آتا ہے اور جھوٹا کون ہے؟ اور تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا
ہوں ۹۳ اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے شعیبؑ کو اور جو لوگ ان کیساتھ ایمان لائے تھے انکو تو اپنی رحمت سے بچا لیا اور جو ظالم تھے
انکو چنگھاڑ نے آدبوچا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ۹۴ گویا کبھی ان میں بسے ہی نہ تھے۔ سن رکھو کہ مدین پر (ویسی ہی) پھٹکار ہے
جیسی ثمود پر پھٹکار تھی ۹۵ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور دلیل روشن دیکر بھیجا ۹۶ (یعنی) فرعون اور اسکے سرداروں کی طرف تو وہ
فرعون ہی کے حکم پر چلے اور فرعون کا حکم درست نہیں تھا ۹۷ وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور انکو دوزخ میں جا اتاریگا
اور جس مقام پر وہ اتارے جائینگے وہ برا ہے ۹۸ اور اس جہان میں بھی لعنت انکے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (پیچھے لگی رہیگی)

(صفحہ ۱۸۴ کا نوٹ ۱۷ کا بقیہ ص ۱۸۸ سے آگے)
۱۷ اسکی قوم کے بڑے بڑے سردار ٹھٹھا کرتے تھے اس لئے کہ وہ کشتی جنگل میں بناتے تھے پانی سے دور رکھتے تھے کہ کشتی تو بناتے ہو پانی کہاں ہے اور طعنہ دیتے تھے کہ پہلے نبی تھے اب بڑھئی بنے ہو ۱۸ نوحؑ نے کشتی بنائی دو برس میں کہ تین سو گز لمبی تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ بارہ سو گز لمبی اور چھ سو گز چوڑی اور بعضوں نے لکھا ہے کہ چھ سو گز لمبی اور تیس گز اونچی اور ایک قول میں چھتیس گز ہے اور اس کے سوا اور بھی روایتیں ہیں اور اس کے تین درجے بنائے اور روغن مل دیا اور حکم الٰہی سے سب قسم کے جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا جمع کیا اور پرندوں کو نیچے کے درجے میں رکھا اور درندے اور چوپائے بیچ کے درجے میں رکھے اور آدمیوں کو مع اسباب اور کھانے پینے کے اوپر کے درجے میں جگہ دی ۲۰ یعنے اللہ کا نام لو کشتی کے چلانے کیوقت اور ٹھہرانے کیوقت اور بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ کے نام سے ہے کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب چاہتے تھے کہ کشتی ٹھہر جائے تب بسم اللہ کہتے ۲۱

(صفحہ ۱۸۵ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی کافر ہلاک ہوئے اور مسلمانوں نے نجات پائی عاشورہ کے دن دسویں محرم کی ۲ جب نوحؑ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی سے باہر آئے اس دن شکرانہ کا روزہ رکھا

(بقیہ صفحہ ۱۹۰ پر)

جو انعام انکو ملا ہے برا ہے ۹۹ یہ (پرانی) بستیوں کے تھوڑے سے حالات ہیں جو ہم تمسے بیان کرتے ہیں انمیں سے بعض تو باقی ہیں اور
بعض کا تہس نہس ہو گیا ۱۰۰ اور ہمنے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا غرض جب تمہارے پروردگار کا حکم آپہنچا تو
جن معبودوں کو وہ خدا کے سوا پکارا کرتے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے اور تباہ کرنے کے سوا انکے حق میں اور کچھ نہ کر سکے ۱۰۱ اور تمہارا
پروردگار جب نافرمان بستیوں کو پکڑا کرتا ہے تو اسکی پکڑ اسیطرح کی ہوتی ہے بیشک اسکی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے ۱۰۲
ان (قصوں) میں اس شخص کیلئے جو عذاب آخرت سے ڈرے عبرت ہے یہ وہ دن ہوگا جسمیں سب لوگ اکٹھے کئے جائینگے اور وہی وہ
دن ہوگا جس میں سب (خدا کے روبرو) حاضر کئے جائینگے ۱۰۳ اور ہم اسکے لانے میں ایک وقت معین تک تاخیر کر رہے ہیں ۱۰۴ جس روز
وہ آجائیگا تو کوئی متنفس خدا کے حکم کے بغیر بول بھی نہیں سکیگا پھر انمیں سے کچھ بدبخت ہونگے اور کچھ نیک بخت ۱۰۵ تو جو بدبخت
ہونگے وہ دوزخ میں (ڈال) دئے جائینگے اسمیں انکو چلانا اور دھاڑنا ہوگا ۱۰۶ اور جبتک آسمان و زمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہینگے
مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے بیشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے ۱۰۷ اور جو نیکبخت ہونگے وہ بہشت میں (داخل) کئے جائینگے
(اور) جبتک آسمان اور زمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہینگے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے یہ (خدا کی) بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں
ہوگی ۱۰۸ تو یہ لوگ جو (غیر خدا کی) پرستش کرتے ہیں اس سے تم خلجان میں نہ پڑنا یہ اسی طرح پرستش کرتے ہیں جسطرح پہلے سے انکے
باپ دادا پرستش کرتے آئے ہیں اور ہم ان کو انکا حصہ پورا پورا بلا کم و کاست دینے والے ہیں ۱۰۹ اور ہمنے موسیٰ کو کتاب دی تو اسمیں اختلاف
کیا گیا اور اگر تمہارے پروردگار کیطرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو انمیں فیصلہ کر دیا جاتا اور وہ تو اس سے قوی شبہ میں (پڑے)
ہوئے ہیں ۱۱۰ اور تمہارا پروردگار ان سبکو (قیامت کے دن) انکے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیگا بیشک جو عمل یہ کرتے ہیں وہ اس سے واقف
ہے ۱۱۱ سو (اے پیغمبر) جیسا تمکو حکم ہوا ہے (اس پر) اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو اور حد سے تجاوز نہ کرنا وہ تمہارے سب

(صفحہ ۱۸۹ کا بقیہ ۱۸۹ سے آگے) اور عاشورہ کا روزہ رکھنا سنت ہوا ۲ۓ امام ماتریدی کہتے ہیں حضرت نوحؑ بیٹے کے کفر کی خبر رکھتے تھے جو رکھتے تو سوال نہ کرتے اسواسطے کہ خدا نے فرمایا تھا کہ ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا یعنے جو کافر ہیں اُن کے واسطے مجھ سے کچھ نہ کہیو ۳ۓ حق تعالیٰ نے تسلی فرمائی کہ پھر سارے نوع انسان پر ہلاکت نہ آئیگی قیامت سے پہلے مگر بعض فرقے ہلاک ہوں گے ۴ۓ پیر طریقت نے فرمایا ہے کہ صبر سے سب مشکلیں حل ہو جاتی ہیں اور صبر علاج ہے سب تکلیفوں کا اور صبر کا نتیجہ فتح ہے اور بے صبروں کا کام خراب ہوتا ہے ۵ۓ بھائی بسبب نسب کے کہا ۶ۓ سب رسول اپنی قوم سے اپنی بے غرضی اور بے طمع ہونا بیان کرتے ہیں کہ تہمت سے بچیں اور نصیحت خالص ہو اسواسطے کہ نصیحت اور دعوت جبھی فائدہ کرتی ہے کہ اس میں دنیا کی طمع نہ ہو ۷ۓ لکھا ہے کہ قوم عاد نے ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی اور اللہ تعالیٰ نے انکی شامت کے سبب تین برس مینہ نہ برسایا اور اُن کے مردوں اور عورتوں کو بانجھ کر دیا اور یہ لوگ کھیتی کیا کرتے تھے اور لوگ اُنکے دشمن بھی تھے تو کھیتی کیواسطے مینہ کی محتاج ہوئے اور دشمنوں کو دفع کرنے کو اولاد کی حاجت پڑی تو ہود علیہ السلام نے یوں فرمایا

اعمال دیکھ رہا ہے ⑪۲ اور جو لوگ ظالم ہیں انکی طرف مائل نہونا نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آلپٹیگی اور خدا کے سوا تمہارے
اور دوست نہیں ہیں اگر تم ظالموں کیطرف مائل ہوگئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکیگی ⑪۳ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح
اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کردیتی ہیں یہ انکے لئے
نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنیوالے ہیں ⑪۴ اور صبر کئے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا ⑪۵ تو جو امتیں تمسے پہلے گزر چکی
ہیں انمیں ایسے ہوشمند کیوں نہوئے جو ملک میں خرابی کرنیسے روکتے ہاں (ایسے) تھوڑے سے (تھے) جنکو ہمنے انمیں سے مخلصی بخشی اور
جو ظالم تھے وہ انہی باتوں کے پیچھے لگے رہے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے ⑪۶ اور تمہارا پروردگار
ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو جبکہ وہاں کے باشندے نیکوکار ہوں از راہ ظلم تباہ کردے ⑪۷ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو تمام لوگوں
کو ایک ہی جماعت کردیتا لیکن وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے ⑪۸ مگر جن پر تمہارا پروردگار رحم کرے اور اسی لئے اس نے انکو پیدا کیا ہے
اور تمہارے پروردگار کا قول پورا ہوگیا کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دونگا ⑪۹ (اے محمد) اور پیغمبروں کے وہ سب
حالات جو ہم تمسے بیان کرتے ہیں انسے ہم تمہارے دل کو قائم رکھتے ہیں اور ان (قصص) میں تمہارے پاس حق پہنچ گیا اور مومنوں
کیلئے نصیحت اور عبرت ہے ⑫۰ اور جو لوگ ایمان نہیں لائے انسے کہدو کہ تم اپنی جگہ عمل کئے جاؤ ہم (اپنی جگہ) عمل کئے جاتے ہیں ⑫۱ اور
(نتیجہ اعمال کا) تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں ⑫۲ اور آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم خدا ہی کو ہے اور تمام امور کا
رجوع اسی کیطرف ہے تو اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم کررہے ہو تمہارا پروردگار اس سے بیخبر نہیں ⑫۳

سورۂ یوسف مکی ہے اور اسمیں ایکسو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ① ہمنے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو ② (اے پیغمبر) ہم اس قرآن کے ذریعہ سے جو ہم نے

(صفحہ ۱۸۶ کا نوٹ)

موضح القرآن

لے یہ بھی ایک معجزہ ہوئم کا تھا کہ اکیلا رو برو جماعت بہت کے جبار اور صاحب شوکت و دولت اور پیاسے لہو کے اس کے تھے سب مبالغہ کہا کہ جمع ہو اور مہلت نہ دو اور ہلاکی میری میں سعی کرو اور وہ باوجود شدت کے اور قہر کے اور قدرت کے ایذا دینے اس کی سے عاجز ہوئے سلہ یعنی جو سیدھی راہ چلے وہ اس سے چلے ۱۲ سے یعنی اللہ کے رسول کا کہنا بجالاؤ کہ اللہ نگہبان ہے سلہ یعنی نجات ساتھ فضل ہمارے کے تھی نہ ساتھ عمل ان کے کے ہے یعنی اثر کر جیج شہروں احقاف کے دیکھتے ہیں نشانی قبیلے عاد کی اور اور مفسرون نے کہا کہ کنکری ہو جیو خاص عذاب کی یعنی ہلاکت اور دعا ہلاکت کی اور پر ان کے پیچھے ہلاک ہوئے ان کے کر دلیل ثابت ہونے عذاب کی ہے ۱۲

(صفحہ ۱۸۷ کا حاشیہ)

لے جو فرشتے خوشخبری لیکر آئے تھے وہ جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل تھے اور خوبصورت نوجوان کی شکل میں آئے تھے حضرت ابراہیم نے ان کو معزز مہمان سمجھ کر ان کیلئے ایک موٹا تازہ بچھڑا ذبح کیا اور اسکے کباب بنا کر ان کے پاس لائے حضرت ابراہیم کی بیوی سارہ نے جب دیکھا کہ ابراہیم مہمانوں کی خاطر اور اکرام کرتے ہیں تو خود بھی ان کی خدمت کیلئے آ کھڑی ہوئیں مہمانوں کی یہ کیفیت رکھا کہ کھانا سامنے رکھا ہے اور انکے ہاتھ کھانے کیطرف نہیں

(بقیہ صفحہ ۱۹۲ میں)

تمہاری طرف بھیجا ہے تمہیں ایک نہایت اچھا قصہ سناتے ہیں اور تم اس سے پہلے بیخبر تھے (۳) جب یوسفؑ نے اپنے والد سے کہا
کہ ابا میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے دیکھتا (کیا) ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں (۴) انہوں نے کہا کہ
بیٹا اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا نہیں تو وہ تمہارے حق میں کوئی فریب کی چال چلیں گے کچھ شک نہیں کہ شیطان
انسان کا کھلا دشمن ہے (۵) اور اسی طرح خدا تمہیں برگزیدہ (وممتاز) کریگا اور (خواب کی) باتوں کی تعبیر کا علم سکھائیگا اور جسطرح
اس نے اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا پردادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر پوری کی تھی اسی طرح تم پر اور اولادِ یعقوبؑ پر پوری کریگا
بیشک تمہارا پروردگار (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (۶) ہاں یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کے قصے میں پوچھنے والوں
کیلئے (بہت سی) نشانیاں ہیں (۷) جب انہوں نے (آپس میں) تذکرہ کیا کہ یوسفؑ اور اس کا بھائی ابا کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں
حالانکہ ہم جماعت (کی جماعت) ہیں (کچھ شک نہیں کہ ابا صریح غلطی پر ہیں (۸) تو یوسفؑ کو (یا تو جان سے) مار ڈالو یا کسی ملک میں پھینک
آؤ پھر ابا کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائیگی اور اسکے بعد تم اچھی حالت میں ہو جاؤ گے (۹) ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسفؑ کو
جان سے نہ مارو کسی گہرے کنوئیں میں ڈالدو کہ کوئی راہگیر نکال (کر اور ملک میں) لیجائیگا اگر تمکو کرنا ہی (تو یوں) کرو (۱۰)
(یہ مشورہ کر کے وہ یعقوبؑ سے) کہنے لگے کہ ابا جان کیا سبب ہے کہ آپ یوسفؑ کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اسکے
خیرخواہ ہیں (۱۱) کل اسے ہمارے ساتھ بھیجدیجئے کہ خوب میوے کھائے اور کھیلے کودے ہم اسکے نگہبان ہیں (۱۲) انہوں نے کہا کہ یہ امر مجھے غمناک کئے
دیتا ہے کہ تم اسے لیجاؤ (یعنی وہ مجھ سے جدا ہو جائے) اور مجھے یہ بھی خوف ہے کہ تم (کھیل میں) اس سے غافل ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے (۱۳)
وہ کہنے لگے کہ اگر ہماری موجودگی میں کہ ہم ایک طاقتور جماعت ہیں اسے بھیڑیا کھا گیا تو ہم بڑے نقصان میں پڑ گئے (۱۴) غرض جب وہ اسکو
لے گئے اور اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اسکو گہرے کنوئیں میں ڈالدیں تو ہم نے یوسفؑ کی طرف وحی بھیجی کہ (ایک وقت ایسا آئیگا کہ) تم انکو

(صفحہ ۱۸۷ کا بقیہ صفحہ ۱۹۱ سے آگے)
یہ حالت دیکھ کر حضرت ابراہیمؑ کے دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ لوگ کسی برے ارادے سے نہ آئے ہوں کیونکہ اُن لوگوں کی عادت تھی کہ جب کوئی مہمان آتا اور میزبان کے ہاں کھانا نہ کھاتا تو وہ یہ خیال کرتے کہ یہ نیت نیک سے نہیں آیا بلکہ کسی برے ارادے سے آیا ہے۔ مہمانوں نے کہا خوف نہ کیجئے ہم خدا کے فرشتے ہیں اور قوم لوطؑ کو ہلاک کرنے کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ فرشتوں کا یہ قول سن کر بی بی سارہ ہنس پڑیں، پھر فرشتوں نے بی بی سارہ کو حضرت اسحقؑ اور حضرت اسحقؑ کے بعد حضرت یعقوبؑ کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی تو وہ مارے خوشی کے بیساختہ ہنس پڑیں۔
(۲) جب حضرت ابراہیمؑ کو فرشتوں کے آنے کا سبب معلوم ہو گیا اور انکی بی بی کو حضرت اسحقؑ کی بشارت بھی مل گئی اور اُن کا خوف بھی دور ہو گیا تو وہ لوطؑ کے بارے میں فرشتوں سے گفتگو کرنے لگے جسکو خدا نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے۔ وہ گفتگو تھی کہ جب فرشتوں نے کہا کہ ہم لوطؑ کے گاؤں کو تباہ کرنے آئے ہیں، تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا کیا تم ایسے گاؤں کو تباہ کرو گے جسمیں تین سو مومن رہتے ہوں، فرشتوں نے کہا نہیں، پھر ابراہیمؑ نے کہا کیا تم ایسے گاؤں کو ہلاک کرو گے جسمیں چالیس مومن ہیں کہا نہیں، پھر انہوں نے کہا بھلا جس گاؤں میں تین یا بیس یا بیس
(بقیہ صفحہ ۱۹۳ میں)

اس سلوک سے آگاہ کروگے اور انکو اس وحی کی کچھ خبر ہو گی (یہ حرکت کرکے) ⑮ رات کیوقت باپ کے پاس روتے ہوئے آئے ⑯
اور کہنے لگے کہ ابّا جان! ہم تو دوڑنے اور ایکدوسرے کے آگے نکلنے میں مصروف ہوگئے اور یوسفؑ کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ گئے تو
اسے بھیڑیا کھا گیا اور ہماری بات کو گو ہم سچ ہی کہتے ہوں باور نہیں کرینگے ⑰ اور انکے کرتے پر جھوٹ موٹ کا لہو بھی لگا لائے
یعقوبؑ نے کہا کہ (حقیقۃ الحال یوں نہیں ہے) بلکہ تم اپنے دل سے (یہ) بات بنا لائے ہو اچھا صبر (کہ وہی) خوب (ہے) اور جو تم بیان
کرتے ہو اسکے بارے میں خدا ہی سے مدد مطلوب ہے ⑱ (اب خدا کی شان دیکھو کہ اس کنوئیں کے قریب) ایک قافلہ آوارد ہوا اور انہوں نے
(پانی کیلئے) اپنا سقا بھیجا اس نے کنوئیں میں ڈول لٹکایا (تو یوسف اس سے لٹک گئے) وہ بولا زہے قسمت یہ تو نہایت حسین لڑکا
ہے اور اسکو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا اور جو کچھ وہ کرتے تھے خدا کو سب معلوم تھا ⑲ اور اسکو تھوڑی سی قیمت (یعنی) معدودے
چند درہموں پر بیچ ڈالا اور انہیں ان (کے بارے) میں کچھ لالچ بھی نہ تھا ⑳ اور مصر میں جس شخص نے اسکو خریدا اس نے اپنی
بیوی سے (جس کا نام زلیخا تھا) کہا کہ اسکو عزت و اکرام سے رکھو عجب نہیں کہ یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا بنا لیں اسطرح ہم نے
یوسفؑ کو سرزمین (مصر) میں جگہ دی اور غرض یہ تھی کہ ہم انکو (خواب کی) باتوں کی تعبیر سکھائیں اور خدا اپنے کام پر غالب ہے لیکن
اکثر لوگ نہیں جانتے ㉑ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے انکو دانائی اور علم بخشا اور نیکو کاروں کو ہم اسی طرح بدلا دیا کرتے
ہیں ㉒ تو جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے اس نے انکو اپنی طرف مائل کرنا چاہا اور دروازے بند کرکے کہنے لگی (یوسف) جلدی آؤ
انہوں نے کہا کہ خدا پناہ میں رکھے (وہ یعنی تمہارے میاں) تو میرے آقا ہیں انہوں نے مجھے اچھی طرح سے رکھا ہے (میں ایسا ظلم نہیں
کر سکتا) بیشک ظالم لوگ فلاح نہیں پائینگے ㉓ اور اس عورت نے ان کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا قصد کیا اگر وہ اپنے پروردگار
کی نشانی نہ دیکھتے (تو جو ہوتا ہوتا) یوں اسلئے (کیا گیا) کہ ہم ان سے برائی اور بیحیائی کو روک دیں بیشک وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھے ㉔

(ف۱۸۷ کا بقیہ صفحہ ۱۹۲ سے آگے) یا پانچ مومن ہوں کیا تم اسکو بھی ہلاک کردوگے کہا نہیں پھر انہوں نے کہا کہ اگر اس گاؤں میں ایک ہی مومن ہو تب بھی اسے تباہ کردوگے کہا نہیں، تب ابراہیمؑ نے کہا کہ اس گاؤں میں تو لوط ہیں انہوں نے کہا کہ جو جو اس میں ہیں ہمیں معلوم ہیں ہم لوط کو اور ان کے گھر والوں کو تو بچالینگے مگر ان کی عورت نہیں بچیگی، حضرت ابراہیمؑ چونکہ نرم دل تھے اس لئے چاہتے تھے کہ ان لوگوں کے عذاب میں توقف ہوجائے تو اچھا ہے شاید وہ ایمان لے آئیں اور بدکرداریوں سے باز آجائیں فرشتوں نے ابراہیمؑ سے کہا یہ خیال ترک کردیجئے انکے لئے عذاب کا حکم صادر ہوچکا ہے اور عذاب ہوکر رہے گا ؛

موضح القرآن

ف۱ حضرت صالحؑ سے قوم نے معجزہ مانگا حق تعالے نے انکی دعا سے پتھر میں سے اونٹنی نکالی اسی وقت اس نے بچہ دیا اسی وقت ماں کے برابر ہوگیا حضرت صالحؑ نے فرمایا کہ جبتک اسکی تعظیم کرتے رہوگے تب تک دنیا کا عذاب نہ ہوگا جہاں وہ جاتی کھانے کو یا پینے کو سب جانور بھاگ جاتے اور آدمی کوئی اس کو نہ ہانکتا (صفحہ ۱۸۸ کا نوٹ)

ف۲ مدین حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے کا نام تھا پھر انکی اولاد میں سے ایک قبیلہ کا یہ نام ہوگیا اسجگہ یہی قبیلہ مراد ہے ۱۲ (بقیہ صفحہ ۱۹۴ پر)

اور دونوں دروازے کیطرف بھاگ (آگے یوسف پیچھے زلیخا) اور عورت نے انکا کرتہ پیچھے سے پکڑ کر جو کھینچا تو پھاڑ ڈالا اور دونوں
کو دروازے کے پاس عورت کا خاوند مل گیا تو عورت بولی کہ جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے اُسکی اسکے سوا کیا سزا ہے کہ یا تو
قید کیا جائے یا دکھ کا عذاب دیا جائے (٢٥) یوسف نے کہا اسی نے مجھ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اُس کے قبیلے میں سے ایک فیصلہ
کرنیوالے نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کا کُرتہ آگے سے پھٹا ہو تو یہ سچی اور یوسف جھوٹا (٢٦) اور اگر کُرتا پیچھے سے پھٹا ہو تو یہ جھوٹی
اور وہ سچا ہے (٢٧) جب اس کا کرتا دیکھا تو پیچھے سے پھٹا تھا تب اسنے زلیخا سے کہا کہ یہ تمہارا ہی فریب ہے اور کچھ شک نہیں کہ
تم عورتوں کے فریب بڑے بھاری ہوتے ہیں (٢٨) یوسف اس بات کا خیال نہ کر اور (زلیخا) تو اپنے گناہ کی بخشش مانگ
بیشک خطا تیری ہی ہے (٢٩) اور شہر میں عورتیں گفتگوئیں کرنے لگیں کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی
ہے اور اس کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی ہے ہم دیکھتی ہیں کہ وہ صریح گمراہی میں ہے (٣٠) جب زلیخا نے ان عورتوں کی
(گفتگو جو حقیقت میں دیدار یوسف کیلئے ایک) چال (تھی) سُنی تو انکے پاس دعوت کا پیغام بھیجا اور ان کیلئے ایک محفل
مرتب کی اور (پھل تراشنے کیلئے) ہر ایک کو ایک ایک چھری دی اور (یوسف سے) کہا کہ انکے سامنے باہر آؤ جب عورتوں نے انکو
دیکھا تو انکا رعب (حسن) ان پر (ایسا) چھا گیا کہ (پھل تراشتے تراشتے) اپنے ہاتھ کاٹ لیے[1] اور بیساختہ بول اٹھیں کہ
سُبحان اللہ (یہ حُسن) یہ آدمی نہیں کوئی بزرگ فرشتہ ہے (٣١)[2] تب زلیخا نے کہا یہ وہی ہے جسکے بارے میں تم مجھے طعنے دیتی تھیں
اور بیشک میں نے اسکو اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر یہ بچا رہا اور اگر یہ وہ کام نہ کریگا جو میں اسے کہتی ہوں تو قید کر دیا جائیگا
اور ذلیل ہوگا (٣٢)[3] یوسف نے دعا کی کہ پروردگار جس کام کیطرف یہ مجھے بلاتی ہیں اسکی نسبت مجھے قید پسند ہے اور اگر
تو مجھ سے انکے فریب کو نہ ہٹائیگا تو میں انکی طرف مائل ہو جاؤنگا اور نادانوں میں داخل ہو جاؤنگا (٣٣) تو خدا نے انکی دعا قبول کرلی

(صفحہ ۱۸۸ کا بقیہ صفحہ ۱۹۳ سے آگے)

موضح القرآن

[1] جیسے کم کرنا پیمانے سے اور تول سے یا چرانے مول کے سونا کاٹ کر لنارے درم و دینار کے سے [2] نیک روزی یعنی نبوت اور سلطنت یا مال حلال بغیر خیانت کا یا دولت کمال ارزانی کی ہووے اور سعادت روحانی اور جسمانی عطا فرمائی ہو کب روا ہے کہ میں وحی اس کی پر خیانت کروں ۱۲

(صفحہ ۱۸۹ کا نوٹ)

موضح القرآن

[1] ودود بمعنے فاعل کے ہے یعنی بندوں کو دوست رکھے اور بمعنے مفعول کے ہے کہ بندے اسکو دوست رکھیں قطب الابرار مولینا یعقوب چرخی نے شرح اسماء الله میں معنے ودود کے اور اس طرح کے لائے ہیں کہ دوست رکھنے والا نیکی کا ساتھ تمام خلق کے اور دوست ان دلوں کا کہ طرف حق کے ہیں یعنی وہ نیکی کو دوست رکھتا ہے اور نیک اسکو دوست رکھتے ہیں اور اصل میں دوستی نیکوں کی شاخ دوستی اسکی کی ہے اس واسطے کہ جو نظر حقیقت سے دیکھیں اصل نیکی اور احسان کا کہ سبب محبت کا ہوتا ہے غیر اس کے کو نہیں ہے پس آپ اپنے تئیں دوست رکھتا ہے اور اس مقدمہ میں نکتے کتنے نیچ آیۃ یحبہم و یحبونہ کے ظاہر اور عیاں کے ہیں (بقیہ صفحہ ۱۹۵ پر)

اور ان سے عورتوں کا مکر دفع کر دیا بیشک وہ سننے (والا) اور جاننے والا ہے (۳۴) پھر باوجود اس کے کہ وہ لوگ نشان دیکھ چکے تھے
انکی رائے یہی ٹھیری کہ کچھ عرصہ کیلئے انکو قید ہی کر دیں[1] (۳۵) اور انکے ساتھ دو اور جوان بھی داخل زندان ہوئے ایک نے
انمیں سے کہا کہ (میں نے) خواب دیکھا ہے (دیکھتا کیا) ہوں کہ شراب (کیلئے) انگور نچوڑ رہا ہوں دوسرے نے کہا کہ (میں نے) بھی خواب دیکھا ہے
میں یہ دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور جانور انمیں سے کھا رہے ہیں (تو) ہمیں انکی تعبیر بتا دیجئے کہ ہم
تمہیں نیکوکار دیکھتے ہیں (۳۶) یوسف نے کہا کہ جو کھانا تمکو ملنے والا ہے وہ آنے نہیں پائیگا کہ میں اس سے پہلے تم کو انکی تعبیر بتا دونگا
یہ ان (باتوں) میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائی ہیں جو لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے اور روز آخرت کا انکار کرتے
ہیں میں انکا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں[2] (۳۷) اور اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے مذہب پر چلتا ہوں[3] ہمیں
شایاں نہیں ہے کہ کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک بنائیں یہ خدا کا فضل ہے ہم پر بھی اور لوگوں پر بھی[4] لیکن اکثر لوگ
شکر نہیں کرتے[5] (۳۸) میرے جیل خانے کے رفیقو! بھلا کئی جدا جدا آقا اچھے یا (ایک) خدائے یکتا و غالب (۳۹) جن چیزوں
کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں خدا نے انکی کوئی سند
نازل نہیں کی (سن رکھو کہ) خدا کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی
سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے[6] (۴۰) میرے جیل خانے کے رفیقو! تم میں سے ایک (جو پہلا خواب بیان کرنیوالا ہے وہ) تو اپنے
آقا کو شراب پلایا کریگا اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائیگا اور جانور اس کا سر کھا جائینگے جو امر تم مجھ سے پوچھتے تھے وہ فیصل ہو چکا
(۴۱) اور دونوں شخصوں میں سے جسکی نسبت (یوسف نے) خیال کیا کہ وہ رہائی پا جائیگا اس سے کہا کہ اپنے آقا سے میرا ذکر
بھی کرنا لیکن شیطان نے ان کا اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسف (علیہ السلام) کئی برس جیل خانے

(صفحہ ۱۸۹ کا بقیہ نوٹ ۱۹۰ سے آگے)

۱۲ یعنی حق کو نہ میرا گناہ رکھتی ہو اور حکم پروردگار میرے کا مجھے پیٹھ اپنی کے ڈالتے ہو ۱۲

(صفحہ ۱۹۰ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ قائم وہ ہے کہ نشان اس کا دیکھا جائے مانند شہر اور گھر عاد اور ثمود کے اور حصید وہ ہے کہ آثار اس کا باقی نہیں ہے جیسے شہر قوم نوح کے ۲ اور نشانیاں نیک بختی کی پانچ ہیں نرمی دل کی بہت ہونا گریہ کا نفرت دنیا سے کوتاہ رکھنا امید کا اور حیا اور بدبختی کی پانچ نشانیاں عکس ان کے ہیں سختی دل کی اور خشکی آنکھوں کی اور رغبت ساتھ دنیا کے اور زیادتی امید کی اور بیحیائی ۳ زفیر آواز سخت کو کہتے ہیں جیسے آواز گدھے کی اور شہیق آواز سست ہونے ۴ دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ رہیں آگ میں جتنی دیر رہ چکے ہیں آسمان و زمین دنیا میں مگر جتنا اور چاہے تیرا رب وہ اسی کو معلوم ہے دوسرے یہ کہ رہیں گے آگ میں جبتک رہے آسمان و زمین اس جہان کا یعنی ہمیشہ مگر جو چاہے رب تو موقوف کر دے لیکن چاہ چکا کہ موقوف نہو فائدہ اس کہنے میں فرق نکلا اللہ کے ہمیشہ رہنے میں اور بندے کے کہ بندے کے ساتھ یہ بات ہمیشہ لگی ہے کہ اللہ چاہے تو فنا کر دے ۵

(بقیہ صفحہ ۱۹۶ پر)

ہی میں رہی ۴۲ اور بادشاہ نے کہا کہ میں (نے خواب دیکھا ہی (دیکھتا کیا) ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں
جنکو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور (سات) خشک اے سردارو! اگر تم خوابوں کی تعبیر دے سکتے ہو
تو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ ۴۳ اُنہوں نے کہا یہ تو پریشان سے خواب ہیں اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی ۴۴ اب وہ
شخص جو دو نوں قیدیوں میں سے رہائی پا گیا تھا اور جسے مدت کے بعد وہ بات یاد آ گئی بول اُٹھا کہ میں آپکو اسکی تعبیر (لا) بتاتا ہوں مجھے
مجھی (جیل خانے) جانے کی اجازت دیجیے ۴۵ (غرض وہ یوسفؑ کے پاس آیا اور کہنے لگا) یوسفؑ اے بڑے سچے (یوسفؑ) ہمیں
(اس خواب کی تعبیر) بتائیے کہ سات موٹی گایوں کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور سات سوکھے تاکہ میں لوگوں کے
پاس واپس جا کر تعبیر بتاؤں عجب نہیں کہ وہ (تمہاری قدر) جانیں ۴۶ انہوں نے کہا کہ تم لوگ سات سال متواتر کھیتی کرتے رہو گے
تو جو (غلّہ) کاٹو تو تھوڑے سے غلے کے سوا جو کھانے میں آئے اسے خوشوں ہی میں رہنے دینا ۴۷ پھر اس کے بعد (خشک سالی کے)
سات سخت (سال) آئیں گے کہ جو (غلّہ) تم نے جمع کر رکھا ہوگا وہ اس سب کو کھا جائیں گے صرف وہی تھوڑا سا رہ جائیگا جو تم
احتیاط سے رکھ چھوڑو گے ۴۸ پھر اسکے بعد ایک ایسا سال آئیگا کہ خوب مینہ برسے گا اور لوگ اسمیں رس نچوڑیں گے ۴۹
(یہ تعبیر سُنکر) بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لے آؤ جب قاصد انکے پاس گیا تو اُنہوں نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس جاؤ اور انسے پوچھو
کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے بیشک میرا پروردگار انکے مکروں سے خوب واقف ہے ۵۰ بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کہ بھلا
اُس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے یوسفؑ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا سب بول اٹھیں کہ حاشاللہ ہم نے اسمیں کوئی برائی معلوم نہیں کی عزیز کی عورت
نے کہا اب سچی بات تو ظاہر ہو ہی گئی ہے (اصل یہ ہے کہ) میں نے اسکو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور وہ بیشک سچا ہے ۵۱ (یوسفؑ نے کہا کہ میں نے یہ بات اسلیے پوچھی ہے
کہ عزیز کو یقین ہو جائے کہ میں نے اسکی پیٹھ پیچھے اسکی (امانت میں) خیانت نہیں کی اور خدا خیانت کرنیوالوں کے مکروں کو روبراہ نہیں کرتا ۵۲

(ص ۱۹۰ کا بقیہ ص ۱۹۵ سے آگے)
۱؎ سفیان ثوری رح نے فرمایا کہ جو کوئی ایک قلم واسطے ظالم کے تراشے یا سیاہی دوات اسکی میں ڈالے یا کاغذ اس کے ہاتھ میں دیوے کہ اس سے لکھے تو بیچ ظلم اس کے کے شریک ہووے ۱۲
(صفحہ ۱۹۱ کا نوٹ)
موضح القرآن
۱؎ نماز طرف چڑھتے دن کی فجر کی ہے اور نماز طرف اترتے دن کی ظہر اور عصر ہے اور نماز ساعا کی سے مغرب اور عشا ہے۔ ۲؎ نیکیاں یعنی نمازیں پانچوں بجاتی ہیں اور محو کر دیتی ہیں بدیوں کو، کہ سوائے کبیرہ کے ہو ویں، اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک نماز کی دوسری نماز تک جو گناہ کہ واقع ہو وئے، وہ نماز اسکو محو کر دیتی ہے بشرطیکہ گناہ کبیرہ سے پرہیز کریں۔ ۳؎ یعنی فقط شرک سے ہلاک نہ کرے جبتک فساد اور ظلم ساتھ اسکے نہ ملے ۴؎ یعنی فائدہ خبروں پیغمبروں کی سے یہ ہے کہ دل تیرا آرام پاوے اور یقین تیرا زیادہ ہووے اور ادا کرنے رسالت کے ثبات کرے تو، اور اوپر ایذا کافروں کے صبر کر تو (الا) ہووے تو ۵؎ روایت کرتے ہیں کہ یہودیوں نے مکہ اشراف سے کہا کہ تم محمد صلعم سے پوچھو کہ یعقوب پیغمبرؑ کی اولاد شام سے مصر میں کیونکر آئی خدا تعالےٰ نے اُن کے جواب میں یہ سورۃ بھیجی ۱۲ ❊

اور میں اپنے تئیں پاک صاف نہیں کہتا کیونکہ نفسِ امارہ (انسان کو) بُرائی ہی سکھاتا رہتا ہے
مگر یہ کہ میرا پروردگار رحم کرے، بیشک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے ۵۳ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے میرے پاس لاؤ، میں
اسے اپنا مصاحب خاص بناؤنگا، پھر جب اُسے گفتگو کی تو کہا کہ آج سے تم ہمارے ہاں صاحب منزلت اور صاحب اعتبار ہو ۵۴
(یوسف نے) کہا مجھے اس ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجئے کیونکہ میں حفاظت بھی کر سکتا ہوں اور اس کام سے واقف ہوں ۵۵
اسطرح ہم نے یوسف کو ملکِ (مصر) میں جگہ دی اور وہ اس ملک میں جہاں چاہتے تھے رہتے تھے، ہم اپنی رحمت جسپر
چاہتے ہیں کرتے ہیں، اور نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے ۵۶ اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کیلئے آخرت کا اجر بہت
بہتر ہے ۵۷ اور یوسف کے بھائی (کنعان سے مصر میں غلہ خریدنے کیلئے) آئے تو یوسف کے پاس گئے تو یوسف نے انکو پہچان لیا
اور وہ انکو نہ پہچان سکے ۵۸ جب یوسف نے ان کیلئے ان کا سامان تیار کر دیا تو کہا کہ (پھر آنا تو) جو باپ کیطرف سے تمہارا
ایک اور بھائی ہے اسے بھی میرے پاس لیتے آنا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ماپ بھی پوری پوری دیتا ہوں اور مہمانداری
بھی خوب کرتا ہوں ۵۹ اور اگر تم اسے میرے پاس نہ لاؤ گے تو نہ تمہیں میرے ہاں سے غلہ ملیگا اور نہ تم میرے پاس ہی آسکو گے ۶۰
انہوں نے کہا کہ ہم اس کے بارے میں اسکے والد سے تذکرہ کرینگے اور ہم (یہ کام) کر کے رہیں گے ۶۱ اور (یوسف نے) اپنے خدام سے کہا کہ
انکا سرمایہ (یعنی غلہ کی قیمت) انکی شلیتوں میں رکھ دو عجب نہیں کہ جب یہ اپنے اہل و عیال میں جائیں تو اسے پہچان لیں (اور) عجب نہیں کہ یہ پھر
یہاں آئیں ۶۲ جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس گئے تو کہنے لگے کہ ابا جبتک ہم بنیامین کو ساتھ نہ لیجائیں ہمارے لئے غلہ کی بندش
کر دیگئی ہے تو ہمارے ساتھ بھائی کو بھیج دیجئے تاکہ ہم پھر غلہ لائیں اور ہم اسکے نگہبان ہیں ۶۳ (یعقوب نے) کہا کہ میں اسکے بارے میں تمہارا
اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا اسکے بھائی کے بارے میں کیا تھا، سو خدا ہی بہتر نگہبان ہے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے ۶۴ اور جب

(صفحہ ۱۹۲ کا نوٹ)
ف یہود نے جناب رسالتمآب سے کہا کہ ہمیں ان پیغمبر کا حال بتایئے جو شام میں رہتے تھے اور اُن کا بیٹا مصر کی طرف نکالدیا گیا تھا وہ بیٹے کے غم میں اسقدر روتے رہے کہ بصارت جاتی رہی کہتے ہیں کہ اسوقت مکہ میں کوئی شخص اہل کتاب میں سے نہ تھا اور نہ کوئی ایسا آدمی تھا جو انبیائے سابقین کے حالات کا علم رکھتا ہو اسلئے یہود نے ایک شخص مدینہ سے یہ سوال کرکے حضرت صلعم کے پاس مکہ میں بھیجا تب خدا نے یہ سورت نازل فرمائی۔
ف۲ حضرت یوسف کے گیارہ بھائی تھے جنمیں سے دس تو سوتیلے تھے اور ایک حقیقی، ان کا نام بنیامین تھا اور سب میں چھوٹے تھے یہاں اسکے بھائی سے مراد یہی بنیامین ہیں۔
ف۳ جو سلوک ان بیدردوں نے یوسف جیسے خوبصورت نیک طینت اور خورد سال بھائی کیساتھ کیا اس کا تصور کر کے جس قدر رنج و الم ہوتا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا اس زمانہ میں بھی بھائیوں کا بھائیوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہے اور اسی لئے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ (مصرع) بھائی ہیں برادرانِ یوسف، خدا کرے مومن بھائیوں کے دلوں میں الفت و شفقت ڈالے کہ ایک دوسرے سے مہربانی اور محبت کا سلوک کریں۔

موضح القرآن
لہ ان کو بھیڑیے کا بہلانا کرنا تھا وہی ان کے دل میں خوف آیا

انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو دیکھا کہ انکا سرمایہ انکو واپس کر دیا گیا ہے کہنے لگے ابا ہمیں (اور) کیا چاہیئے (دیکھئے) یہ ہماری پونجی

بھی ہمیں واپس کر دیگئی ہے اب ہم اپنی اہل و عیال کیلئے پھر غلہ لائیں گے اور اپنی بھائی کی نگہبانی کرینگے اور ایکبار شتر زیادہ لائینگے

(کہ) یہ غلہ (جو ہم لائے ہیں) تھوڑا ہے ۶۵ (یعقوبؑ نے) کہا کہ جبتک تم خدا کا عہد دو کہ اسکو میرے پاس (صحیح و سالم) لے آؤ گے

میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیجنے کا مگر یہ کہ تم گھیر لئے جاؤ (یعنی بے بس ہو جاؤ تو مجبوری ہے) جب انہوں نے ان سے عہد کر لیا تو (یعقوبؑ

نے) کہا کہ جو قول و قرار ہم کر رہے ہیں اس کا خدا ضامن ہے لے ۶۶ اور ہدایت کی کہ بیٹا ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ

جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا اور میں خدا کی تقدیر تو تم سے رک نہیں سکتا (بیشک) حکم اسی کا ہے میں اسی پر بھروسہ

رکھتا ہوں اور اہل توکل کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے ۶۷ اور جب وہ ان ان مقامات سے داخل ہوئے جہاں جہاں سے داخل

ہونے کیلئے) باپ نے ان سے کہا تھا تو وہ تدبیر خدا کے حکم کو ذرا بھی ٹال نہیں سکتی تھی ہاں وہ یعقوبؑ کے دل کی خواہش

تھی جو انہوں نے پوری کی تھی اور بیشک وہ صاحب علم تھے کیونکہ ہم نے انکو علم سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۶۸

اور جب وہ لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو یوسفؑ نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ میں تمہارا بھائی ہوں تو جو سلوک

یہ (ہمارے ساتھ) کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نہ کرنا ۶۹ جب ان کا اسباب تیار کر دیا تو اپنے بھائی کی شلیتے میں گلاس رکھ دیا پھر

(جب وہ آبادی سے باہر نکل گئے) تو ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ قافلے والو تم تو چور ہو ۷۰ وہ انکی طرف متوجہ ہو کر

کہنے لگے کہ تمہاری کیا چیز کھوئی گئی ہے ۷۱ وہ بولے کہ بادشاہ کے پانی پینے کا گلاس کھویا گیا ہے اور جو شخص اسکو لیکر آئے

اس کیلئے ایک بار شتر (انعام) اور میں اس کا ضامن ہوں ۷۲ وہ کہنے لگے کہ خدا کی قسم تمکو معلوم ہے کہ ہم (اس ملک میں) اس لئے

نہیں آئے کہ خرابی کریں اور نہ ہم چوری کیا کرتے ہیں ۷۳ بولے کہ اگر تم جھوٹے نکلے (یعنی چوری ثابت ہوئی) تو اس کی

(صفحہ ۱۹۳ کا نوٹ)
ے کرتے پر جھوٹ موٹ کا لہو لگا لئے
تاکہ یہ سمجھا جائے کہ بھیڑیا در حقیقت
کھا گیا ہے مگر یہ خیال نہ کیا کہ اگر بھیڑیا
سچ مچ کھا جاتا تو بھیڑیئے کے دانتوں
سے کرتہ بھی پھٹ جاتا، حالانکہ
وہ بالکل سالم تھا جب ان مکاروں
نے حضرت یعقوبؑ سے آکر کہا کہ یوسف
کو بھیڑیا کھا گیا تو انہوں نے کرتہ ہی
دیکھ کر سمجھ لیا کہ یہ جھوٹ کہتے ہیں اور
کہا کہ بھیڑیا بڑا دانشمند تھا کہ
یوسف کو تو کھا گیا اور کرتہ نہ پھینڑا
ولے اس شخص کا نام قطفیر تھا بعض
نے اطفیر کہا ہے یہ مصر کے بادشاہ
کا جس کا نام ریان بن ولید تھا
وزیر تھا اور اسکا لقب عزیز تھا:
ولے زلیخا کا قصد جیسا ہو گا ظاہر
ہے کیونکہ وہ یوسفؑ کے حسن و جمال پر
فریفتہ ہو رہی تھی مگر یوسفؑ کا
قصد ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ایسے
کام سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور
امانت میں خیانت کرنے کو ظلم
سمجھتے ہیں اور یہی کہہ کر زلیخا کا
کہا نہیں مانتے وہ اسکے اصرار سے اسکی
طرف جھک تو گئے لیکن نہ برضا و رغبت
و اختیار سے بلکہ بلا تصمیم عزم اور
جب قصد محض بمقتضائے طبیعت
بشری ہو اور اختیار و تصمیم سے نہ ہو یعنی
صرف خیال ہی خیال ہو اس پر
مواخذہ نہیں زلیخا کے قصد میں
تصمیم بھی اصرار تھا اور یوسفؑ
کے قصد میں اختیار بھی تھا دونوں
کے قصد میں بڑا فرق تھا اول تو
یوسفؑ کا قصد ہی اختیاری
نہ تھا پھر انہوں نے اپنی نفسانی دلیل
(بقیہ ۱۹۹ پر دیکھئے)

سزا کیا (۷۴) انہوں نے کہا کہ اس کی سزا یہ کہ جسکے شلیتے میں وہ دستیاب ہو وہی اس کا بدل قرار دیا جائے ہم ظالموں کو
یہی سزا دیا کرتے ہیں (۷۵) پھر یوسفؑ نے اپنے بھائی کے شلیتے سے پہلے انکے شلیتے دیکھنا شروع کیا پھر اپنے بھائی کے
شلیتے میں سے اسکو نکال لیا اس طرح ہمنے یوسفؑ کیلئے تدبیر کی (ورنہ) بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ مشیت خدا کے سوا
اپنے بھائی کو لے نہیں سکتے تھے ہم جسکے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں اور ہر علم والے سے دوسرا علم والا بڑھ کر ہے (۷۶) (برادران
یوسفؑ نے) کہا کہ اگر اس نے چوری کی ہو تو کچھ عجب نہیں کہ اسکے ایک بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی یوسفؑ نے اس بات
کو اپنے دل میں مخفی رکھا اور ان پر ظاہر ہونے نہ دیا (اور) کہا کہ تم بڑے بدقماش ہو اور جو تم بیان کرتے ہو خدا اسے خوب جانتا
ہے (۷۷) وہ کہنے لگے کہ اے عزیز اس کے والد بہت بوڑھے ہیں (اور اس سے بہت محبت رکھتے ہیں) تو اسکو چھوڑ دیجیے
اور اسکی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجیے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ احسان کرنیوالے ہیں (۷۸) (یوسفؑ نے) کہا کہ خدا پناہ میں رکھے کہ جس
شخص کے پاس ہمنے اپنی چیز پائی ہے اسکے سوا کسی اور کو پکڑ لیں ایسا کریں تو ہم (بڑے) بے انصاف ہیں (۷۹) جب وہ اس سے
ناامید ہو گئے تو الگ ہو کر صلاح کرنے لگے سب سے بڑے نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے والد نے تم سے خدا کا عہد لیا
ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے بارے میں قصور کر چکے ہو تو جبتک والد صاحب مجھے حکم نہ دیں میں تو اس جگہ سے ہلنے کا نہیں
یا خدا میرے لئے کوئی اور تدبیر کرے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے (۸۰) تم سب والد صاحب کے پاس جاؤ اور کہو کہ ابا آپکے
صاحبزادے نے (وہاں جاکر) چوری کی اور ہمنے تو اپنی دانست کے مطابق آپ سے (اسکے لے آنے کا) عہد کیا تھا مگر ہم غیب
(کی باتوں) کے (جاننے اور) یاد رکھنے والے تو نہیں تھے (۸۱) اور جس بستی میں ہم (ٹھیرے) تھے وہاں سے (یعنی اہل مصر سے)
اور جس قافلے میں آئے ہیں اس سے دریافت کر لیجیے اور ہم (اس بیان میں) بالکل سچے ہیں (۸۲) (جب انہوں نے یہ بات یعقوبؑ سے

(۱۹۳ کا بقیہ صفحہ ۱۹۸ سے آگے)
تو وہ بھی جا رہا۔ بعض نے تقدیم
تاخیر قصد سمجھ کر یہ معنی کئے ہیں کہ
زلیخا نے یوسفؑ کا قصد کیا اور اگر
یوسفؑ بھی اپنے پروردگار کی نشانی
نہ دیکھتے تو وہ بھی اس کا قصد کرتے
اس صورت میں قصد کا وقوع ہی نہیں
ثابت نہیں ہوتا اور اسمیں تو کوئی شک
ہی نہیں کہ گناہ کا فعل ان سے سرزد
نہیں ہوا پروردگار کی نشانی کے
متعلق کہ وہ کیا تھی مفسرین نے بہت سے
اقوال لکھے ہیں جنمیں زیادہ مشہور یہ ہے
کہ انکو حضرت یعقوبؑ کی صورت اس حال
میں کہ وہ انگلی دانتوں میں لئے ہوئے
تھے نظر آئی اور وہ اس قصد سے مانع
ہوئے ایک نشانی بیان کیگئی ہے
کہ جب زلیخا نے یوسفؑ سے اپنا مطلب
حاصل کرنا چاہا تو گھر کے ایک کونے
میں ایک بت تھا اسکو کپڑے سے
ڈھانپ دیا یوسفؑ نے کہا یہ تم نے
کیا کیا، بولی مجھے اپنے معبود سے شرم
آتی ہے کہ وہ مجھکو اس حالت میں دیکھے
یوسفؑ نے کہا کہ میں اس کا زیادہ
مستحق ہوں کہ اپنے معبود برحق سے شرم
کروں، بہر کیف کوئی سبب ہوا ہو
وہ انہیں اور ان کے قصد میں حائل
ہو گیا اور خدائے تعالےٰ نے ان کی
عصمت و عفت کو قائم رکھا۔
(صفحہ ۱۹۴ کا نوٹ)

موضح القرآن

لے چھریاں تھیں میوے کھانے کو ان کا حسن دیکھ کر
بے حواس ہو گئیں چھری سے ہاتھ کٹ گئے
لے یعنی ایسا خوبصورت اور ایسا نیک بخت
سوائے فرشتہ کے آدمی کہاں ہو سکتا ہے
لے انکے روبرو یہ بات کہی تا وہ بھی کہہ
دیں اور حضرت یوسفؑ ڈر کر قبول کریں

آکر کہی تو) اُنہوں نے کہا کہ حقیقت یُوں نہیں ہے) بلکہ یہ بات تمنے اپنے دل سے بنالی ہے تو صبر ہی بہتر ہے عجب نہیں کہ
خدا ان سب کو میرے پاس لے آئے بیشک وہ دانا اور حکمت والا ہے (۸۳) پھر ان کے پاس سے چلے گئے اور کہنے لگے کہ ہائے
افسوس یوسف (ہائے افسوس) اور رنج و الم میں اسقدر روئے کہ اُنکی آنکھیں سفید ہو گئیں اور انکا دل غم سے بھر رہا تھا (۸۴)
بیٹے کہنے لگے کہ واللہ اگر آپ یوسفؑ کو اسی طرح یاد کرتے رہیں گے تو یا تو بیمار ہو جائیں گے یا جان ہی دیدیں گے (۸۵) اُنہوں نے
کہا کہ میں تو اپنے غم و اندوہ کا اظہار خدا سے کرتا ہوں اور خدا کیطرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (۸۶) بیٹا یوں
کرو کہ ایک دفعہ پھر جاؤ اور یوسفؑ اور اسکے بھائی کو تلاش کرو اور خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو کہ خدا کی رحمت سے
بے ایمان لوگ نا امید ہوا کرتے ہیں (۸۷) جب وہ یوسفؑ کی پاس گئے تو کہنے لگے کہ عزیز ہمیں اور ہمارے اہل و عیال کو بڑی تکلیف
ہو رہی ہے اور ہم تھوڑا سا سرمایہ لائے ہیں آپ ہمیں (اسکے عوض) پورا غلہ دیجیے اور خیرات کیجیے کہ خدا خیرات کرنیوالوں کو
ثواب دیتا ہے (۸۸) (یوسفؑ نے) کہا تمہیں معلوم ہے کہ جب تم نادانی میں پھنسے ہوئے تھے تو تم نے یوسفؑ اور اسکے بھائی کے
ساتھ کیا کیا تھا (۸۹) وہ بولے کیا تم ہی یوسفؑ ہو انہوں نے کہا ہاں میں ہی یوسفؑ ہوں اور (بنیامین کیطرف اشارہ کر کے
کہنے لگے) یہ میرا بھائی ہے خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے جو شخص خدا سے ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا (۹۰) وہ بولے
خدا کی قسم خدا نے تم کو ہم پر فضیلت بخشی ہے اور بیشک ہم خطا کار تھے (۹۱) (یوسفؑ نے) کہا کہ آج کے دن (سے) تم پر کچھ عتاب
(و ملامت) نہیں ہے خدا تم کو معاف کرے اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہے (۹۲) یہ میرا کرتہ لیجاؤ اور اسے والد صاحب کے منہ پر ڈال دو
وہ بینا ہو جائیں گے اور اپنے تمام اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ (۹۳) اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو انکے والد کہنے لگے کہ اگر
مجھکو یہ نہ کہو (کہ بوڑھا) بہک گیا ہے تو مجھے تو یوسفؑ کی بو آ رہی ہے (۹۴) وہ بولے کہ واللہ آپ اسی قدیم غلطی میں مبتلا ہیں (۹۵) جب خوشخبری

(صفحہ ۱۹۵ کا بقیہ صفحہ ۱۹۹ اور آگے)

موضح القرآن

لے اگرچہ نشان سب دیکھ چکے کہ گناہ عورت کا ہے تو بھی انکو قید کیا تا بدنامی خلق میں عورت سے اتر لے اور یا اسواسطے کہ اس کی نظر سے دور رہیں۔
۲ے حق تعالیٰ نے قید میں حکمت رکھی کہ انکا دل کافروں کی محبت سے تو ہم تا۔ تو دل پر اللہ کا علم روشن ہوا۔ چاہا کہ اول انکو دین کی بات سنا دیں پیچھے تعبیر خواب کہیں اس واسطے تسلی کر دی تا کہ گھبرا دیں نہیں کہا کہ کھانے کیوقت تک وہ بھی بتا دوں گا۔
۳ے حضرت یوسفؑ نے یہ بات اس لیے کہی جو جانیں وہ کہ یہ خاندان نبوت سے ہے یعنی نبیوں کی اولاد ہے یہ شرافت جان کر زیادہ ان کی بات کو سچ جانیں۔ ۴ے یعنی نبی کا بھیجنا بڑی نعمت ہے آدمیوں پر کہ نبیوں کے بتلانے سے راہ خدا کی پاتے ہیں اور کفر کی بلا سے امن میں رہتے ہیں۔

(صفحہ ۱۹۶ کا نوٹ)

موضح القرآن

لے کہتے ہیں کہ تین برس سے زیادہ نو برس تک اور بعضے تو کہتے ہیں کہ اُس آبدار کے چھوٹنے کے پیچھے سات برس رہے قید میں، اور مشہور یوں ہے کہ جس روز قید ہوتے تب سے بارہ برس قید میں رہے۔

دینے والا آپہنچا تو کرتہ یعقوبؑ کے منہ پر ڈال دیا اور وہ بینا ہو گئے اور بیٹوں سے کہنے لگے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں خدا کی
طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (۹۶) بیٹوں نے کہا کہ ابا ہمارے لئے ہمارے گناہ کی مغفرت مانگئے بیشک ہم ہی خطاکار تھے (۹۷) انہوں
نے کہا کہ میں اپنے پروردگار سے تمہارے لئے بخشش مانگوں گا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے (۹۸) جب یہ سب لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو یوسف نے
اپنے والدین کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا مصر میں داخل ہو جائیے خدا نے چاہا تو خاطر جمع رہیئے گا (۹۹) اور اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور سب یوسف
کے آگے سجدے میں گر پڑے (اس وقت) یوسف نے کہا ابا جان یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے (بچپن میں) دیکھا تھا میرے پروردگار نے
اسے سچ کر دیا اور اس نے مجھ پر (بہت سے) احسان کئے ہیں کہ مجھ کو جیل خانے سے نکالا اور اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈال دیا تھا
آپ کو گاؤں سے یہاں لایا بیشک میرا پروردگار جو چاہتا ہے تدبیر سے کرتا ہے وہ دانا اور حکمت والا ہے (۱۰۰) جب یہ سب باتیں ہو لیں تو یوسفؑ نے خدا سے دعا
کی کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھ کو حکومت سے بہرہ ور کیا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بخشا اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت
میں میرا کارساز ہے تو مجھے (دنیا سے) اپنی اطاعت (کی حالت) میں اٹھائیو اور (آخرت میں) اپنے نیک بندوں میں داخل کیجیو (۱۰۱) (اے پیغمبر)
یہ اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں اور جب برادران یوسفؑ نے اپنی بات پر اتفاق کیا تھا اور وہ فریب کر رہے تھے
تو تم ان کے پاس تو نہ تھے (۱۰۲) اور بہت سے آدمی گو تم (کتنی ہی) خواہش کرو ایمان لانے والے نہیں ہیں (۱۰۳) اور تم ان سے
اس (خیرخواہی) کا کچھ صلہ بھی تو نہیں مانگتے یہ قرآن اور کچھ نہیں تمام عالم کیلئے نصیحت ہے (۱۰۴) اور آسمان و زمین میں بہت
سی نشانیاں ہیں جن پر یہ گزرتے ہیں اور ان سے اعراض کرتے ہیں (۱۰۵) اور یہ اکثر خدا پر ایمان نہیں رکھتے مگر اس کے ساتھ شرک کرتے
ہیں (۱۰۶) کیا یہ اس (بات) سے بےخوف ہیں کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہو کر ان کو ڈھانپ لے یا ان پر ناگہاں قیامت آجائے اور انہیں خبر
بھی نہ ہو (۱۰۷) کہہ دو میرا رستہ تو یہ ہے میں خدا کی طرف بلاتا ہوں (از روئے یقین و برہان) سمجھ بوجھ کر میں بھی (اور) لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں

(صفحہ ۱۹۷ کا نوٹ)

موضح القرآن

ا؎ سب سے چھوٹا بھائی بنیامین جو یوسفؑ کا سگا بھائی تھا اسکو بلوایا۔ ۲؎ یعنی جب جاویں طرف اپنے کنبہ کے اور کھولیں بوجھوں کو، تو شاید پھر آویں طرف میری اور بھائی کو لاویں ۱۲

(صفحہ ۱۹۸ کا حاشیہ)

ا؎ مذاکرہ نیوالے نے انکو واقعی چور سمجھا تھا کیونکہ انکو یہ معلوم نہ تھا کہ حضرت یوسفؑ نے یہ تدبیر کی ہے ۱۲

موضح القرآن

ا؎ ظاہر کا اسباب بھی پختہ کر لیا اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھا یہی حکم ہے ہر کسی کو۔ ۲؎ اول تو محبت اور پیارے بیٹوں کو نصیحت کی پھر اپنی عاجزی بیان کرنے لگے کہ تقدیر کے آگے تدبیر نہیں چل سکتی ۳؎ یعنی وہی حاکم ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے سوائے اس کے کسی کا کچھ کہا نہیں ہوتا۔ ۴؎ یعنی جسطرح کہا تھا داخل ہوئے تو اگرچہ ٹوک لگی لیکن تقدیر اور طرف سے آئی تقدیر دفع نہیں ہوئی سو جنکو علم ہے انکو تقدیر کا یقین اور اسباب کا بچاؤ دونوں ہو سکتے ہیں اور بے علم کی ایک ہو تو دوسرا نہو۔ ۵؎ اس بھائی کو جو حضرت یوسفؑ نے آرزو سے بلایا تو اوروں کو حسد لگا، سفر میں اسکو ہر بات پر جھڑکتے اور طعنے دیتے اور اب حضرت یوسفؑ نے تسلی کر دی ۶؎ حضرت یوسفؑ نے اپنی نوکر کو کہا یہ پیالہ کٹورا بنیامین کے اونٹ کے بوجھ میں رکھدے اس نے اسی طرح کیا ۱۲

اور میرے پیرو بھی اور خدا پاک ہے اور میں شرک کرنیوالوں میں سے نہیں ہوں ۱۰۸ اور ہم نے تم سے پہلے بستیوں کے رہنے والوں میں سے مرد
ہی بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر (وسیاحت) نہیں کی کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے
ان کا انجام کیا ہوا اور متقیوں کے لئے آخرت کا گھر بہت اچھا ہے کیا تم سمجھتے نہیں ۱۰۹ یہاں تک کہ جب پیغمبر ناامید ہو گئے اور انہوں نے
خیال کیا کہ (اپنی نصرت کی بارے میں جو بات انہوں نے کہی تھی اسمیں) وہ سچے نہ نکلے تو انکے پاس ہماری مدد آ پہنچی پھر جسے ہم نے چاہا بچا دیا اور
ہمارا عذاب (اتر کر) گنہگار لوگوں سے پھرا نہیں کرتا ۱۱۰ انکے قصے میں عقلمندوں کیلئے عبرت ہے یہ (قرآن) ایسی بات نہیں ہے جو (اپنے)
دل سے بنالی گئی ہو بلکہ جو (کتابیں) اس سے پہلے نازل ہوئی ہیں انکی تصدیق (کرنیوالا) ہے اور ہر چیز کی تفصیل (کرنیوالا)
اور مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے ۱۱۱

سورۂ رعد مکی ہے اور اسمیں تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

المرٓ (اے محمدؐ) یہ کتاب (الٰہی) کی آیتیں ہیں اور جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے لیکن اکثر
لوگ ایمان نہیں لاتے ۱ خدا وہی تو ہے جس نے ستونوں کے بغیر آسمان جیسا کہ تم دیکھتے ہو (اتنے) اونچے بنائے پھر عرش پر جا ٹھہرا
اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہر ایک ایک میعادِ معیّن تک گردش کر رہا ہے وہی (دنیا کے) کاموں کا انتظام کرتا ہے اسطرح
وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے پروردگار کے روبرو جانے کا یقین کرو ۲ اور وہ وہی ہے جس نے زمین کو
پھیلایا اور اسمیں پہاڑ اور دریا پیدا کئے اور ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں بنائیں وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے
غور کرنیوالوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ۳ اور زمین میں کئی طرح کے قطعات ہیں ایک
دوسرے سے ملے ہوئے اور انگور کے باغ اور کھیتی اور کھجور کے درخت بعض کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں

(صفحہ ۱۹۹ کا نوٹ)
ف۱ یعنی جس کے پاس چوری کی چیز نکلے وہ پکڑ لیا جائے اور اپنی بار لکھو لیا جائے۔ ف۲ شریعت ابراہیمی میں چور کی یہ سزا تھی کہ جسکی چوری کی ہو اس کا ایک برس تک مملوک غلام بنا کر رکھا جائے اسکے بعد چھوڑ دیا جائے یہی سزا یوسفؑ کے بھائیوں نے بیان کی اور اسی کے مطابق بنیامین کو لے لیا گیا ورنہ مصر کا قانون تو یہ تھا کہ چور کو ماریں پیٹیں اور مال مسروق سے دو چند تاوان لیں اور قانون اجازت نہیں دیتا تھا کہ جس کے پاس سے چیز نکلے اسکو پکڑ لیا جائے غرض یہ کہ تدبیر حضرت یوسفؑ نے اسی لئے کی تھی کہ ان کو معلوم تھا کہ یعقوبؑ کی شریعت میں چور کی سزا اسے گرفتار کر کے ایک سال تک غلام بنا رکھنا ہے اور اسی سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ف۳ اس کے ایک بھائی سے انکی مراد یوسفؑ تھے کیونکہ بنیامین اور یوسف ایک ماں سے تھے اور وہ دوسری ماؤں سے مگر یوسفؑ نے کبھی چوری نہیں کی اور یوسفؑ جیسا شخص چوری کر سکتا ہی نہیں جس واقعہ کو ان لوگوں نے چوری قرار دیا وہ یوں ہوا تھا کہ جب یوسفؑ پیدا ہوئے تو انکی پھوپھی آنکی پرورش کرنے لگیں اور وہ ان سے نہایت محبت رکھتی تھیں جب آپ چند سال کے ہوئے تو یعقوبؑ بہن کے پاس سے

بقیہ صہ ۲۰۳ پر

اور بعض کی اتنی نہیں ہوتیں (اور) باوجودیکہ (پانی) سب کو ایک ہی ملتا ہے اور ہم بعض میووں کو بعض پر لذت میں فضیلت دیتے ہیں،
اسمیں سمجھنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں (۴) اگر تم عجیب بات سننی چاہو تو کافروں کا یہ کہنا عجیب ہے کہ جب ہم (مرکر) مٹی
ہو جائینگے تو کیا از سر نو پیدا ہونگے؟ یہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار سے منکر ہوئے ہیں اور یہی ہیں جنکی گردنوں میں طوق ہونگے
اور یہی اہل دوزخ ہیں کہ ہمیشہ اسمیں جلتے رہیں گے، (۵) اور یہ لوگ بھلائی سے پہلے تم سے برائی کے جلد خواستگار (یعنی طالب عذاب) ہیں حالانکہ
ان سے پہلے عذاب (واقع) ہو چکے ہیں، اور تمہارا پروردگار لوگوں کو باوجود انکی بے انصافیوں کے معاف کرنیوالا ہے اور بیشک
تمہارا پروردگار سخت عذاب دینے والا ہے، (۶) اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر اس کے پروردگار کیطرف سے کوئی نشانی نازل
نہیں ہوئی سو (اے محمدؐ) تم تو صرف ہدایت کرنیوالے ہو اور ہر ایک قوم کیلئے رہنما ہوا کرتا ہے، (۷) خدا ہی اُن چیزوں سے واقف ہے
جو عورت کے پیٹ میں ہوتا ہے اور پیٹ کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی (واقف ہے) اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک اندازہ مقرر ہے، (۸)
وہ دانائے نہاں و آشکار ہے سب سے بزرگ (اور) عالی رتبہ ہے، (۹) کوئی تم میں سے چپکے سے بات کہے یا پکار کر یا رات کو کہیں چھپ
جائے یا دن (کی روشنی) میں کھلم کھلا چلے پھرے (اسکے نزدیک) برابر ہے، (۱۰) اسکے آگے اور پیچھے خدا کے چوکیدار ہیں جو خدا کے
حکم سے اسکی حفاظت کرتے ہیں خدا اس (نعمت) کو جو کسی قوم کو (حاصل) ہے نہیں بدلتا جبتک کہ وہ اپنی حالت کو
نہ بدلے، اور جب خدا کسی قوم کیساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ پھر نہیں سکتی اور خدا کے سوا ان کا کوئی
مددگار نہیں ہوتا، (۱۱) اور وہی تو ہے جو تم کو ڈرانے اور امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا اور بھاری بھاری
بادل پیدا کرتا ہے، (۱۲) اور رعد اور فرشتے سب اس کے خوف سے اس کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں
اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے، پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے اور وہ خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں

صـ ۱۹۹ کا بقیہ صـ ۲۰۲ سے آگے
اور کہا اب یوسف کو مجھے دیدو، وہ اُن کا اپنے سے دم بھر جدا ہونا گوارا نہیں کرتی تھیں انہوں نے کہا واللہ میں اسکو اپنے سے علاحدہ نہیں کرونگی، تم اسے کچھ مدت اور میرے پاس رہنے دو تاکہ میں اسے دیکھ دیکھ کر دل ٹھنڈا کرتی رہوں، جب یعقوب علیہ السلام بہن کے پاس سے باہر چلے گئے تو انہوں نے یوسفؑ کو اپنے پاس رکھنے کی کیا تدبیر کی، کہ حضرت اسحٰق کا ایک پٹکا اُن کے پاس تھا جو بطور میراث اس شخص کو ملتا تھا جو سب میں بڑا ہوتا تھا اور چونکہ یعقوبؑ کی یہ بہن سب میں بڑی تھیں اس لئے وہ ان کو ملا تھا تو انہوں نے وہ پٹکا یوسف کی کمر سے باندھ دیا اور مشہور یہ کیا کہ پٹکا گم ہو گیا ہے اور اسے تلاش کرنا شروع کیا جب تلاش سے نہ ملا تو کہا گھر والوں کی جامہ تلاشی کرنی چاہیئے، جامہ تلاشی کی تو یوسفؑ کی کمر سے بندھا ہوا ملا تب کہا اس نے میری چوری کی ہے لہذا میں اسے چھوڑنے کی نہیں اور اس تدبیر سے ان کو اپنے پاس رکھ لیا، چونکہ یوسفؑ پر چوری کا الزام تھا اس لئے یعقوبؑ بھی چاہتے تھے اور نہ یوسفؑ کو بہن سے لے نہیں سکتے تھے غرض یوسفؑ پھوپھی کے پاس رہتے اور پرورش پاتے رہے، یہاں تک کہ پھوپھی کا انتقال ہو گیا، بھلا یہ واقعہ چوری ہے؟ اور کوئی شخص اسے سن کر کہہ سکتا ہے کہ حضرت یوسفؑ نے چوری کی تھی؟
(بقیہ صـ ۲۰۴ پر)

اور وہ بڑی قوت والا ہی۔ (۱۳) سُود مند پکارنا تو اسی کا ہے اور جن کو یہ لوگ اسکے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کو کسی طرح قبول نہیں کرتے مگر اس شخص کیطرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کیطرف پھیلادے تا کہ (دور ہی سے) اس کے منہ تک آ پہنچے حالانکہ وہ (اس تک کبھی بھی) نہیں آسکتا اور (اسی طرح) کافروں کی پکار بیکار ہی۔ (۱۴) اور جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا زبردستی سے خدا کے آگے سجدہ کرتی ہی اور انکے سایے بھی صبح و شام (سجدہ کرتے ہیں) (۱۵) ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ (تم ہی انکی طرف سے) کہدو کہ خدا؛ پھر (ان سے) کہو کہ تم نے خدا کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو کیوں کارساز بنایا ہی جو خود اپنے نفع و نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتے؛ (یہ بھی) پوچھو کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہیں؟ یا اندھیرا اور اجالا برابر ہو سکتا ہی؟ بھلا ان لوگوں نے جن کو خدا کا شریک مقرر کیا ہی کیا انہوں نے خدا کی سی مخلوقات پیدا کی ہی جس کے سبب انکو مخلوقات مشتبہ ہو گئی ہی کہدو کہ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے اور وہ یکتا (اور) زبردست ہی۔ (۱۶) اسی نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے اپنے اپنے اندازے کیمطابق نالے بہ نکلے پھر نالے پر پھولا ہوا جھاگ آگیا اور جس چیز کو زیور یا کوئی اور سامان بنانے کیلئے آگ میں تپاتے ہیں اسمیں بھی ایسا ہی جھاگ ہوتا ہی اسطرح خدا حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہی سو جھاگ تو سوکھ کر زائل ہو جاتا ہی اور (پانی) جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہی وہ زمین میں ٹھیرا رہتا ہی اس طرح خدا (صحیح اور غلط کی) مثالیں بیان فرماتا ہی (تا کہ تم سمجھو) (۱۷) جن لوگوں نے خدا کے حکم کو قبول کیا انکی حالت بہت بہتر ہو گی اور جنہوں نے اسکو قبول نہ کیا اگر روئے زمین کے سب خزانے انکے اختیار میں ہوں تو وہ سب کے سب اور انکے ساتھ ہی اتنے اور انکی نجات کے بدلے میں صرف کر ڈالیں (مگر نجات کہاں) ایسے لوگوں کا حساب بھی برا ہوگا اور ان کا ٹھکانا بھی دوزخ ہی اور وہ بری جگہ ہی (۱۸)

صفحہ ۱۹۹ کا بقیہ ص ۲۰۳ سے آگے
مفسرین نے اس کے سوا اور بھی کئی باتیں لکھی ہیں مثلاً گھر میں ایک مرغی تھی جو انہوں نے فقیر کو دیدی تھی یا دسترخوان سے کھانا لیجاتے تھے اور محتاجوں کو دے آتے تھے مگر یہ باتیں ایسی ہیں جن پر چوری کا اطلاق ہی نہیں ہو سکتا اور سچ تو یہ ہے کہ یوسف ع پر چوری کا الزام محض جھوٹ ہے برادرانِ یوسف کو تو جھوٹ بولنے میں باک ہی نہ تھا مفسرین نے بھی ایسی لغو باتوں کو چوری قرار دینے اور ان کو یوسف ع کیطرف منسوب کرنے میں غلطی کی ہے ۱۲

(صفحہ ۲۰۰ کا نوٹ)

موضح القرآن

ا یعنی وہ جو ہمیشہ سے یوسف ع کی محبت کا خیال جو تیرے دل میں بندھا ہوا ہے چالیس برس یا اسی برس ہوئے ہیں جاتا نہیں، یاد اور ذکر اس کا بھولتا نہیں تجھکو؛

(صفحہ ۲۰۱ کا نوٹ)

ف گیارہ ستارے جن کو یوسف ع نے خواب میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا وہ یہی گیارہ بھائی تھے اور سورج اور چاند اُن کے والدین

ف یعنی خدا کو مانتے بھی ہیں اور یہ جانتے بھی ہیں کہ زمین و آسمان اور جو کچھ انمیں ہے ان کا پیدا کرنیوالا اور مالک وہی ہے مگر ساتھ ہی بتوں کی پرستش بھی کرتے تھے یعنی انکو خدا کا مدمقابل بھی ٹھہراتے ہیں، یہ شرک واضح اور جلی ہی اس طریق پر

(ص ۲۰۵ پر آگے دیکھے)

بھلا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کیطرف سے تمپر نازل ہوا ہے حق ہے وہ اس شخص کیطرح ہے جو
اندھا ہے؟ اور سمجھتے تو وہی ہیں جو عقلمند ہیں (۱۹) جو خدا کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اقرار کو نہیں توڑتے (۲۰) اور جن
(رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے انکو جوڑے رکھتے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے اور برے حساب سے خوف رکھتے ہیں (۲۱) اور جو
پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے (مصائب پر) صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہمنے انکو دیا ہے
اسمیں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جنکے لئے عاقبت کا گھر ہے (۲۲)
(یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ داخل ہونگے اور ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں سے جو نیکوکار ہونگے وہ بھی
(بہشت میں جائینگے) اور فرشتے (بہشت کے) ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئینگے (۲۳) (اور کہینگے) تمپر رحمت (ہو) یہ
تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر خوب گھر ہے (۲۴) اور جو لوگ خدا سے عہد واثق کر کے اس کو توڑ ڈالتے اور
جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے ہیں ایسوں پر
لعنت ہے اور ان کیلئے گھر بھی برا ہے (۲۵) خدا جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے
اور کافر لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہو رہے ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت (کے مقابلہ) میں (بہت) تھوڑا فائدہ
ہے (۲۶) اور کافر کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر اس کے پروردگار کیطرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی کہدو کہ خدا جسے
چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو (اسکی طرف) رجوع ہوتا ہے اسکو اپنی طرف کا رستہ دکھاتا ہے (۲۷) (یعنی) جو لوگ ایمان
لاتے اور جن کے دل یاد خدا سے آرام پاتے ہیں (انکو) اور سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں (۲۸) جو لوگ ایمان لائے
اور عمل نیک کئے انکے لئے خوشحالی اور عمدہ ٹھکانا ہے (۲۹) جس طرح ہم اور پیغمبر بھیجتے رہے ہیں اسیطرح (اے محمد) ہمنے تم کو

(ف۲۰ کا بقیہ) ص۲۰۴ سے آگے
خدا کو ماننے والا مومن نہیں کہلاتا
ہے اور شرک ایسا گناہ ہے جو کبھی نہیں
بخشا جائیگا' اعاذنا اللہ منہ بعض
نے اس آیت کا مصداق منافقوں
کو ٹھیرایا ہے کہ ظاہر میں وہ مومن ہیں
اور باطن میں مشرک' بعض نے
کہا ہے کہ اس سے مراد اہل کتاب
ہیں یعنی یہود و نصاریٰ کہ وہ
خدا کو بھی مانتے ہیں اور ساتھ عزیرؑ
اور عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بھی کہتے ہیں
اور یہ شرک ہے کیونکہ خدا اولاد سے
پاک ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ
کفوا احد' بعض نے کہا ہے کہ اس سے
ریاکار مراد ہیں کہ وہ خدا پر ایمان
رکھتے ہیں لیکن چونکہ عمل خاص خدا
کے لئے نہیں کرتے بلکہ دکھاوے کیلئے
کرتے ہیں اور دکھاوے کیلئے عمل کرنا
داخل شرک ہے اس لئے وہ مشرک
ہیں اسی بنا پر شیخ سعدیؒ نے کہا
ہے بیت کلید در دوزخ ست
آن نماز کہ در چشم مردم گزاری دراز
مترجم کہتا ہے کہ جو صفات ذات خدا
سے مخصوص ہیں انکی نسبت یہ اعتقاد
رکھنا کہ وہ کسی اور میں بھی پائی
جاتی ہیں یہ بھی شرک ہے اور آجکل
جو مسلمان خدا کے بھی قائل ہیں اور
ساتھ ہی قبر پرستی' پیر پرستی' اور
تعزیہ پرستی بھی کرتے ہیں یعنی ان
میں اور اسی طرح کی اور چیزوں
میں خدا کے سے تصرفات مانتے ہیں اس آیت
کے مصداق ہیں خدا مسلمانوں کو اس
بات کی توفیق بخشے کہ وہ اسکو اس طرح
جانیں اور اس پر اسطرح ایمان رکھیں
کہ اسمیں شرک کی مطلق آمیزش نہو
انکا ایمان بے شائبہ شرک ہو اور وہ
خالص مومن ہوں [illegible]

اس امت مین جس سی پہلے بہت سی امتیں گذر چکی ہین بھیجا ہی تاکہ تم ان کو وہ (کتاب) جو ہمنے تمہاری طرف
بھیجی ہے پڑھکر سنادو اور یہ لوگ رحمٰن کو نہیں مانتے کہدو وہی تو میرا پروردگار ہی اسکے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر
بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کیطرف رجوع کرتا ہوں ۱ (۳۰) اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ اس (کی تاثیر) سی پہاڑ چل پڑتے
یا زمین پھٹ جاتی یا مُردوں سے کلام کرسکتے (تو یہی قرآن ان اوصاف سی متصف ہوتا مگر) بات یہ ہے کہ سب باتیں خدا
کے اختیار میں ہیں ۲ تو کیا مومنوں کو اس سے اطمینان نہیں ہوا کہ اگر خدا چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت کے رستی پر چلا دیتا
اور کافروں پر ہمیشہ ان کے اعمال کے بدلے بلا آتی رہی گی یا ان کے مکانات کے قریب نازل ہوتی رہی گی یہاں تک کہ
خدا کا وعدہ آپہنچے بیشک خدا وعدہ خلاف نہیں کرتا ۳ (۳۱) اور تم سی پہلے بھی رسولوں کیسا تھ تمسخر ہوتے رہی ہیں
تو ہم نے کافروں کو مہلت دی پھر پکڑ لیا سو دیکھ لو کہ ہمارا عذاب کیسا تھا ۴ (۳۲) تو کیا جو (خدا) ہر متنفس کے
اعمال کا نگران (نگہبان) ہی (وہ بتوں کیطرح بی علم و بیخبر ہو سکتا ہی؟) ۵ اور ان لوگوں نے خدا کی شریک مقرر کر رکھی ہیں
ان سی کہو کہ (ذرا) ان کے نام تو لو ۶ کیا تم اسی ایسی چیزیں بتاتی ہو جسکو وہ زمین میں (کہیں بھی) معلوم نہیں کرتا یا (محض)
ظاہری (باطل اور جھوٹی) باتوں کی (تقلید کرتی ہو) اصل یہ ہی کہ کافروں کو انکے فریب خوبصورت معلوم ہوتے ہیں اور وہ (ہدایت کے) رستی
سی روک لئے گئی ہیں اور جسی خدا گمراہ کرے اسی کوئی ہدایت کرنی والا نہیں ۷ (۳۳) انکو دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہی اور آخرت
کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے اور انکو خدا (کی عذاب سے) کوئی بھی بچانیوالا نہیں ۸ (۳۴) جس باغ کا متقیوں سے وعدہ
کیا گیا ہی اس کے اوصاف یہ ہیں کہ اس کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اسکی پھل ہمیشہ (قائم رہنی والے) ہیں اور اسکی سائے بھی
یہ ان لوگوں کا انجام ہی جو متقی ہیں اور کافروں کا انجام دوزخ ہی ۹ (۳۵) اور جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی ہی وہ اس (کتاب) اسی جو

(صفحہ ۲۰۱ کا بقیہ ۲۰۵ سے آگے)

موضح القرآن

۱ یعنی اس کرتے کے ڈالنے سے حضرت یعقوبؑ کی آنکھیں روشن ہوگئیں ۲ یوسفؑ باہر شہر کے استقبال کو نکلے وہاں یہ کہا ۳ پہلے وقت میں سجدہ تعظیم روا تھا اور فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو کیا ہی اب اللہ تعالیٰ نے وہ رواج موقوف کیا ان المساجد للہ الایہ اس وقت پہلے رواج پر چلنا ایسا ہے کہ کوئی بہن سے نکاح کرے جیسا کہ حضرت آدمؑ کے وقت ہوا ہے ۴ جو اللہ کے احسان تھے سو ذکر کئے اور جو تکلیف تھی دخل شیطان سے اسکو منہ پر نہ لائے مجمل سنا دیا۔ ۵ علم کامل پایا، دولت کامل پائی، اب شوق ہوا اپنے باپ دادے کے مراتب کا حضرت یعقوبؑ کی زندگی تک رہے دنیا کے کام میں پھر اپنے اختیار سے چھوڑ دیا ۶ یعنی اے حبیبؐ! تو اس وقت اُن کے پاس نہ تھا جو تجھے خبر ہوتی یہ جو بیان کیا ہمنے غیب کی خبر تجھے بھیجی ہے تاکہ یقین ہو لوگوں کو کہ بیشک تو نبی بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہے ۱۲

(صفحہ ۲۰۲ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ یعنی قیامت تک برابر دور تک سورج ایک برس اور چاند ایک مہینہ تک پھر نیا دور شروع کرتے ہیں ۲ یعنے سچ جانو کہ قیامت کے دن قبروں سے

(صہ ۲۰۷ میں)

تمپر نازل ہوئی ہی خوش ہوتے ہیں اور بعض فرقے اسکی بعض باتیں نہیں بھی مانتے کہدو کہ مجھکو یہی حکم ہوا ہی کہ خدا
ہی کی عبادت کروں اور اس کیساتھ (کسی کو) شریک نہ بناؤں میں اسی کیطرف بلاتا ہوں اور اسی کیطرف مجھے لوٹنا ہی (۳۶)
اور اسیطرح ہمنے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان نازل کیا ہی[1] اور اگر تم علم (و دانش) آنیکے بعد ان لوگوں کی خواہشوں
کے پیچھے چلوگے تو خدا کیسامنے کوئی نہ تمہارا مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانیوالا (۳۷) اور (اے محمد) ہم نے تم سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تھے
اور انکو بیبیاں اور اولاد بھی دی تھی[2] اور کسی پیغمبر کے اختیار کی بات نہ تھی کہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی نشان لائے ہر حکم (و
قضا) کتاب میں مرقوم ہی (۳۸) خدا جسکو چاہتا ہی مٹا دیتا ہی اور جسکو چاہتا ہی قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب
ہی[3] (۳۹) اور اگر ہم کوئی عذاب جسکا ان لوگوں سے وعدہ کرتے ہیں تمہیں دکھائیں (یعنی تمہارے روبرو ان پر نازل کریں) یا تمہاری
مدت حیات پوری کر دیں (یعنی تمہارے انتقال کے بعد عذاب بھیجیں) تو تمہارا کام (ہمارے احکام کا) پہنچا دینا ہے اور ہمارا کام حساب
لینا ہی (۴۰) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اسکے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں[4] اور خدا (جیسا چاہتا ہی) حکم کرتا ہی کوئی
اسکے حکم کا رد کرنیوالا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہی (۴۱) جو لوگ انسے پہلے تھے وہ بھی (بہتیری) چالیں چلتے رہے ہیں سو چال تو
سب اللہ ہی کی ہی ہر متنفس جو کچھ کر رہا ہی وہ اسی جانتا ہے اور کافر جلد معلوم کرینگے کہ عاقبت کا گھر (یعنی انجام محمود) کس کیلئے ہے (۴۲)
اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم (خدا کے) رسول نہیں ہو کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا اور وہ شخص جسکے پاس کتاب (آسمانی) کا علم ہے گواہ کافی ہے[5] (۴۳)

سورۂ ابراہیم مکی ہی اور اسمیں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الرٰ[1] (یہ) ایک (پُر نور) کتاب ہے اسکو ہمنے تمپر اسلئے نازل کیا ہی کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کیطرف لیجاؤ (یعنی) انکے پروردگار کے
حکم سے غالب اور قابل تعریف (خدا) کے رستے کیطرف (۱) وہ خدا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہی اور کافروں کیلئے عذاب سخت

ملک۲ کا نوٹ ص۲۰۶ سے آگے
خدا تعالےٰ کے حضور جا کر تم سب کھڑے ہوگے حساب دینے کو۔
۳ جیسے بعضے زرد، سرخ اور سیاہ سفید اور جیسے کھٹا میٹھا اور بعضے گرم سرد اور تر خشک ایسی طرح جوڑا پیدا کیا۔
(صفحہ ۲۰۳ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی ہم مٹی ہوکر نئے سرے پیدا ہونگے
۲ طوق گمراہی کے دنیا میں جو اس طوق میں سے کبھی نہ نکل سکیں گے مرنے کے وقت تک اور بعد مرنیکے آگ کا طوق ہوگا ان کے گلے میں۔ ۳ یہ کافر کہتے تھے کہ جیسے حضرت موسیٰ کا عصا اژدھا ہوتا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ کرتے تھے مردے ایسا ہی کام یہ نبی کیوں نہیں کرتے۔
۴ یعنے ہر بندے کیساتھ رکھوالے آگے اور پیچھے رکھوالی کرتے ہیں اسکی اور لکھتے جاتے ہیں رات دن جو کچھ وہ کرتا ہی اور کہتا ہی ان کا نام کراماً کاتبین ہے۔ ۵ رعد نام ہے ایک فرشتہ کا جو بدلی کا رکھوالا ہے ۱۲ (صفحہ ۲۰۴ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ کافر جنکو پکارتے ہیں بعضے جن ہیں اور بعضی چیزیں ہیں کہ ان میں کچھ خواص ہیں لیکن اپنی خواص کے مالک نہیں ہیں پھر کیا حاصل انکا پکارنا، جیسے آگ یا پانی اور شاید ستارے بھی اسی قسم میں ہوں
۲ اور جو یقین لایا اللہ پر وہ خوشی سے سر رکھتا ہے اس کے احکام پر اور جو نہ یقین لایا آخر اس پر بھی
(بقیہ ص ۲۰۹ میں)

(کیونکہ) سخت عذاب (تیار ہے) (۲) جو آخرت کی نسبت دنیا کو پسند کرتے اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکتے اور اسمیں کجی
چاہتے ہیں۔ یہ لوگ پرلے سرے کی گمراہی میں ہیں (۳) اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان بولتا تھا تاکہ
انہیں (احکام خدا) کھول کھول کر بتادے پھر خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ غالب
(اور) حکمت والا ہے (۴) اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دیکر بھیجا کہ اپنی قوم کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لیجاؤ اور انکو خدا
کے دن یاد دلاؤ اس میں ان لوگوں کیلئے جو صابر و شاکر ہیں (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں (۵) اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم
سے کہا کہ خدا نے جو تمپر مہربانیاں کی ہیں انکو یاد کرو جبکہ تم کو فرعون کی قوم (کے ہاتھ) سے مخلصی دی وہ لوگ تمہیں
بڑا عذاب دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور عورت ذات یعنی تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے
اور اسمیں تمہارے پروردگار کیطرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی (۶) اور جب تمہارے پروردگار نے تم کو آگاہ کیا کہ اگر تم
شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دونگا اور اگر ناشکری کرو گے تو (یاد رکھو کہ) میرا عذاب (بھی) سخت ہے (۷) اور موسیٰؑ نے
(صاف صاف) کہہ دیا کہ اگر تم اور جتنے اور لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ناشکری کرو تو خدا بھی بے نیاز (اور) قابل تعریف
ہے (۸) بھلا تم کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (یعنی) نوحؑ اور عاد اور ثمود کی قوم اور جو انکے
بعد تھے جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں (جب) ان کے پاس پیغمبر نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ انکے مونہوں پر رکھدیئے
(کہ خاموش رہو) اور کہنے لگے کہ ہم تو تمہاری رسالت کو تسلیم نہیں کرتے اور جس چیز کیطرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے قوی شک
میں ہیں (۹) ان کے پیغمبروں نے کہا کیا (تم کو) خدا کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے وہ تمہیں
اس لئے بلاتا ہے کہ تمہارے گناہ بخشے اور (فائدہ پہنچانے کیلئے) ایک مدت مقرر تک تمکو مہلت دے وہ بولے تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو

صفحہ ۲۰۷ کا نوٹ بقیہ ۔۔۔ سے آگے اسی کا حکم جاری ہے اور پرچھائیاں صبح شام زمین پر پھیل جاتی ہیں یہی ہے ان کا سجدہ ۔۔۔ یعنی جو اپنا نفع اور نقصان کرنے کی قدرت نہیں رکھتے انہیں کیا فائدہ ہوگا ان کے پوجنے سے ۔۔۔ یعنی آسمان سے دین حق اترتا ہے تو ہر ایک کو اپنی استعداد کے مطابق فیض دیتا ہے پھر حق اور باطل ٹھہرتا اور میل ابھرتا ہے جیسے مینہ کا پانی زمین میں مل کر یا رُوپے تانبے کو دہکا کر میل ابھرتا ہے آخر جھاگ کو بنیاد نہیں اور کام کی چیز کو بنیاد ہے یہ حق اور باطل ٹھہرنا دنیا کی لڑائی مراد ہے آخر حق غالب ہے یا ہر ایک کے دل میں حق و باطل ٹھہرتا ہے آخر حق اس باطل کو مٹا کر صاف حق رکھتا ہے ۔۔۔ یعنی ساری دنیا کا مال و دولت اور اتنا ہی اور بھی ہو سو کافر دے سب مال و دولت دلویں اور کہیں کہ یہ سب لے لو اور ہمیں چھوڑ دو اور عذاب نہ کرو تو انکی کوئی نہ سُنے گا ؛

(صفحہ ۲۰۵ کا نوٹ)

موضح القرآن

ا یعنی برائی کے بدلے بھلائی کرتے ہیں لوگوں سے ۔۔۔ یعنی عاقبت کی دولت اور زندگی کبھی تمام نہ ہو گی اور دنیا کی دولت اور جینے کا بھروسہ نہیں ۔۔۔ یعنی توفیق ایمان کی دیتا ہے بغیر معجزہ دکھلائے اسکو جو کوئی اسکی طرف عاجزی کرتا ہے اور پھرتا ہے خدا کی طرف سب کو چھوڑ کر ؛ ۱۲

تمہارا یہ منشا ہے کہ جن چیزوں کو ہمارے بڑے پوجتے رہے ہیں ان (کی پوجا) سے ہمکو بند کر دو تو (اچھا) کوئی کھلی دلیل لاؤ (یعنی معجزہ دکھاؤ) ⑩ پیغمبروں نے ان سے کہا ہاں، ہم تمہارے ہی جیسے آدمی ہیں، لیکن خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (نبوت کا) احسان کرتا ہے اور ہمارے اختیار کی بات نہیں کہ ہم خدا کے حکم کے بغیر تم کو (تمہاری فرمائش کے مطابق) معجزہ دکھائیں اور خدا ہی پر مومنوں کو بھروسا رکھنا چاہیئے ⑪ اور ہم کیونکر خدا پر بھروسا نہ رکھیں حالانکہ اس نے ہمکو ہمارے (دین کے سیدھے) رستے بتائے ہیں، اور جو تکلیفیں تم ہم کو دیتے ہو اس پر صبر کریں گے، اور اہلِ توکل کو خدا ہی پر بھروسا رکھنا چاہیئے ⑫ اور جو کافر تھے انہوں نے اپنے پیغمبروں سے کہا کہ (یا تو) ہم تم کو اپنے ملک سے باہر نکال دیں گے یا ہمارے مذہب میں داخل ہو جاؤ تو پروردگار نے انکی طرف وحی بھیجی کہ ہم ظالموں کو ہلاک کر دینگے ⑬ اور ان کے بعد تم کو اس زمین میں آباد کر دیں گے یہ اس شخص کیلئے ہے جو (قیامت کے روز) میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب سے خوف کرے ⑭ اور پیغمبروں نے (خدا سے اپنی) فتح چاہی تو ہر سرکش ضدی نامراد رہ گیا ⑮ اس کے پیچھے دوزخ ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا ⑯ وہ اسکو گھونٹ گھونٹ پئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکیگا اور ہر طرف سے اسے موت آ رہی ہوگی مگر وہ مرنے میں نہیں آئیگا اور اسکے پیچھے سخت عذاب ہوگا ⑰ جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال راکھ کی سی ہے کہ آندھی کے دن اس پر زور کی ہوا چلے اور (اسے اڑا لیجائے اسی طرح) جو کام وہ کرتے رہے ان پر انکو کچھ دسترس نہ ہوگی یہی تو پرلے سرے کی گمراہی ہے ⑱ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو تدبیر سے پیدا کیا ہے اگر وہ چاہے تو تم کو نابود کر دے اور (تمہاری جگہ) نئی مخلوق پیدا کر دے ⑲ اور خدا کو یہ کچھ بھی مشکل نہیں ⑳ اور (قیامت کے دن) سب لوگ خدا کے سامنے کھڑے ہونگے تو ضعیف (العقل متبع اپنے رؤسائے) متکبرین سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے پیرو تھے کیا تم خدا کا کچھ عذاب ہم پر سے دفع کر سکتے ہو؟ وہ کہیں گے

صفحہ ۲۰۶ کا حاشیہ

موضح القرآن

ا؎ عرب کے لوگ اللہ تعالیٰ کا نام رحمٰن نہ بولتے تھے جب قرآن میں نام سُنا کہنے لگے تو نے اپنا ایک معبود چھوڑ کر دوسرا پکڑا فرمایا وہی میرا ایک رب ہے چاہے جس نام سے پکاروں ۲؎ یعنی ایمان لانا اور نہ لانا خدا تعالیٰ کی تقدیر سے ہے، کافر ہونا اور اسی کی توفیق سے ہے ایمان لانا لوگوں کا ۳؎ یعنی ان کو چھوڑ دے گا بن سزا دیئے ۴؎ یعنی خدا تعالیٰ کے نام ہیں حی اور رزاق، اور خالق اور سمیع اور بصیر اور علیم ایسا کوئی نام بتوں کا بھی بتاؤ ۵؎ جیسے قتل، قید ہونا اور لوٹا جانا اور قحط میں گرفتار ہونا اور ہر طرح ۱۲

(صفحہ ۲۰۷ کا نوٹ)

ا؎ زمین کے گھٹانے سے یہ مراد ہے کہ کفر ملک سے کم ہوتا جاتا اور اسلام پھیلتا جاتا ہے کسی نے کہا کہ دیہات ویران ہوتے جاتے ہیں کسی نے کہا کہ جانیں اور پھل اور میوے ضائع ہوتے ہیں ۲؎ جس کے پاس کتاب کا علم ہے اس سے مراد یا تو عبد اللہ بن سلام ہیں جو اہل کتاب میں سے ہیں اور جنہوں نے حضرت کی رسالت کی شہادت دی تھی اور اسلام لے آئے تھے چنانچہ وہ اس بات کے قائل بھی تھے کہ یہ آیت انہی کے حق میں نازل ہوئی ہے یا تمام اہل کتاب مراد ہیں جن کو کتب سابقہ سے آپ کی شہادت معلوم ہے

(بقیہ صفحہ ۲۱۰ پر دیکھیے)

اگر خدا ہم کو ہدایت کرتا تو ہم تم کو ہدایت کرتے اب ہم گھبرائیں یا صبر کریں ہمارے حق میں برابر ہے کوئی جگہ گریز
اور رہائی کی ہمارے لئے نہیں ہے (۲۱) جب (حساب کتاب کا) کام فیصل ہو چکیگا تو شیطان کہیگا (جو) وعدہ خدا نے تم سے کیا تھا
(وہ تو) سچا (تھا) اور (جو) وعدہ میں نے تم سے کیا تھا وہ جھوٹا تھا اور میرا تم پر کسی طرح کا زور نہیں تھا ہاں میں نے تم کو
(گمراہی اور باطل کیطرف) بلایا تو تم نے (جلدی سے بے دلیل) میرا کہنا مان لیا تو آج مجھے ملامت نہ کرو اپنے آپ ہی کو ملامت کرو
نہ میں تمہاری فریادرسی کرسکتا ہوں اور نہ تم میری فریادرسی کرسکتے ہو میں اس بات سے انکار کرتا ہوں کہ تم پہلے مجھے شریک بناتے تھے
بیشک جو ظالم ہیں انکو درد دینے والا عذاب ہے (۲۲) اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کئے وہ بہشتوں میں داخل کئے جائینگے
جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ انمیں رہیں گے وہاں انکی صاحب سلامت سلام ہوگا (۲۳) کیا تم نے نہیں
دیکھا کہ خدا نے پاک بات کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے (وہ ایسی ہے) جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ مضبوط (یعنی زمین کو پکڑے
ہوئے) ہو اور شاخیں آسمان میں (۲۴) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا (اور میوے دیتا) ہو اور خدا لوگوں کیلئے
مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں (۲۵) اور ناپاک بات کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے (نہ جڑ مستحکم نہ شاخیں بلند) زمین کے اوپر
ہی سے اکھیڑ کر پھینک دیا جائے اسکو ذرا بھی قرار (وثبات) نہیں (۲۶) خدا مومنوں (کے دلوں) کو (صحیح اور) پکی بات سے
دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (رکھیگا) اور خدا بے انصافوں کو گمراہ کر دیتا ہے اور خدا جو چاہتا
ہے کرتا ہے (۲۷) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے خدا کے احسان کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا (۲۸)
(وہ گھر) دوزخ ہے (ناشکرے) سب اسمیں داخل ہونگے اور وہ برا ٹھکانا ہے (۲۹) اور ان لوگوں نے خدا کے شریک مقرر کئے کہ (لوگوں کو) اسکے
رستے سے گمراہ کریں کہدو کہ (چند روز) فائدے اٹھالو آخرکار تم کو دوزخ کیطرف لوٹ کر جانا ہے (۳۰) (اے پیغمبر) میرے مومن بندوں سے کہدو

صفحہ ۲۰۷ کا بقیہ صفحہ ۲۰۹ سے آگے

موضح القرآن

۱ تاکہ یہ کہنے کے لوگ جلد سمجھیں ۲ یعنی اگلے پیغمبروں کے بھی قبیلے اور فرزند تھے کچھ انہوں نے نئی بات نہیں کی، کہتے ہیں کہ بعضے یہود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طعن دیتے تھے کہ آپ نکاح بہت کرتے ہیں اور ہمیشہ عورتوں میں مشغول رہتے ہیں اگر یہ پیغمبر ہوتے تو انکو عورتوں کا خیال نہ ہوتا اس پر یہ آیت خدا تعالیٰ نے بھیجی۔
۳ یعنی لوح محفوظ جس میں سب کتابیں اور سب احوال ذرہ ذرہ لکھا ہوا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ نام قرآن کا ہے۔
۵ یعنی توراۃ دین اسلام کی بتلا پر جس کو توفیق نصیب ہوگی وہ تیرا کہا مانے گا۔

(صفحہ ۲۰۸ کا نوٹ)

۱ خدا کے دنوں سے مراد وہ واقعات ہیں جو اسکی طرف سے ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

موضح القرآن

۱ یعنی لوگوں کو بہکاتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کا دین راہ پر ٹیڑھی ہے سیدھی نہیں ۲ کافر کہتے تھے کہ اور زبان میں قرآن اترتا تو ہم یقین کرتے یہ تو اس شخص کی بولی ہے شاید آپ کہہ لاتا ہو اس کا یہ جواب ہے ۳ یعنی ویسی بلا سے چھڑانا بڑا احسان ہے خدا تعالیٰ کا تم پر ۴ یعنی اگر سارا عالم ناشکر کرے ۵ یعنی کچھ تمہارا شکر کرنے سے نفع اور تمہاری ناشکری سے

(بقیہ صفحہ ۲۱۱ پر دیکھیے)

کہ نماز پڑھا کریں اور اس دن کے آنے سے پیشتر جس میں نہ (اعمال کا) سودا ہو گا اور نہ دوستی (کام آئیگی) ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے در پردہ اور ظاہر خرچ
کرتے رہیں ۔ (۳۱) خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کیلئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں (اور جہازوں)
کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اسکے حکم سے چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا ۔ (۳۲) اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں
(دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا ۔ (۳۳) اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا
اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے ۔ (۳۴)
اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی کہ میرے پروردگار اس شہر کو (لوگوں کیلئے) امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے کہ
بتوں کی پرستش کرنے لگیں بچائے رکھیئے ۔ (۳۵) اے پروردگار انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے سو جس شخص نے میرا کہا مانا وہ میرا ہے
اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے ۔ (۳۶) اے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کو میدان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے
عزت (و ادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے اے پروردگار تاکہ یہ نماز پڑھیں تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ انکی طرف
جھکے رہیں اور انکو میووں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں ۔ (۳۷) اے پروردگار! جو بات ہم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں تو سب جانتا
ہے اور خدا سے کوئی چیز مخفی نہیں (نہ) زمین میں نہ آسمان میں ۔ (۳۸) خدا کا شکر ہے جس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسمٰعیلؑ اور
اسحاقؑ بخشے ۔ بیشک میرا پروردگار دعا سننے والا ہے ۔ (۳۹) اے پروردگار! مجھ کو (ایسی توفیق عنایت) کر کہ نماز پڑھتا رہوں اور
میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش) اے پروردگار! میری دعا قبول فرما ۔ (۴۰) اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن
مجھ کو اور میرے والدین کو اور مومنوں کو مغفرت کیجیو ۔ (۴۱) اور (مومنو) مت خیال کرنا کہ یہ ظالم جو عمل کر رہے
ہیں خدا ان سے بیخبر ہے ، وہ ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جبکہ (دہشت کے سبب) آنکھیں کھلی کی کھلی

صفحہ ۲۰۹ کا بقیہ صفحہ ۲۱۰ سے آگے
نقصان اسے نہیں بلکہ شکر کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نعمت زیادہ دے گا اور ناشکری تمہارے حق میں بری ہے کہ اس سے عذاب میں پڑو گے ۱۲
(صفحہ ۲۰۹ کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ یعنی جو کوئی کہ ایمان لاوے سوائے خدا تعالیٰ کے کسی پر بھروسہ نہ کرے
ٹہ یعنی کافروں نے پیغمبروں سے کہا کہ تم یہ باتیں چھوڑ دو ورنہ ہم تمہیں شہر بدر کر دیں گے ۔
تہ یعنی کافروں کے نیک عمل کچھ کام نہ آویں گے عمل موقوف ہے ایمان پر
ٹہ یعنی تمہارا کھو دینا اور نئی خلقت کا پیدا کرنا خدا تعالیٰ کے آگے سہج ہے
ھہ یعنی جو دین تم نے کہا تھا سو ہم نے قبول کیا تھا

(صفحہ ۲۱۰ کا نوٹ)

ف۱ پاک بات سے مراد کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ ہے فرمایا کہ کلمہ توحید کی مثال اس پاکیزہ درخت کی سی ہے جسکی جڑ زمین میں مضبوط ہو اور اسکی شاخیں بلندی میں آسمان تک پہنچی ہوئی ہوں اور ہر موسم میں پھل دیتا ہو کلمہ توحید کی جڑ بھی دل میں قائم و مستحکم ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان پر چڑھتے رہتے ہیں اور اسکی برکت ہر وقت حاصل ہوتی رہتی ہے ۱۲
ف۲ ناپاک بات سے مراد کلمہ شرک ہے اور کلمہ شرک کی مثال ایسے درخت کی سی ہے جسکی جڑ زمین سے اکھیڑ دی گئی ہو اسے ذرا قرار
(ص ۲۱۳ پر باقی ۱۲)

رہجائینگی ؛ (۴۲) (اور لوگ سر اٹھائے ہوئے (میدانِ قیامت کیطرف) دوڑ رہی ہونگے انکی نگاہیں انکی طرف لوٹ نہ
سکیں گی اور انکے دل (مارے خوف کے) ہوا ہو رہے ہونگے[۱] ؛ (۴۳) اور لوگوں کو اس دن سے آگاہ کر دو جب ان پر عذاب آجائیگا
تب ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں تھوڑی سی مدت مہلت عطا کر تاکہ ہم تیری دعوت (توحید)
قبول کریں اور (تیرے) پیغمبروں کے پیچھے چلیں (تو جواب ملے گا) کیا تم پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ تم کو اس حال سے
جسمیں تم ہو) زوال (اور قیامت کو حساب اعمال) نہیں ہوگا ؛ (۴۴) اور جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے تم انکے مکانوں میں رہتے
تھے اور تم پر ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے ان لوگوں کے ساتھ کس طرح (کا معاملہ) کیا تھا اور تمہارے (سمجھانے) کیلئے مثالیں بھی بیان کر دی
تھیں ؛ (۴۵) اور انہوں نے (بڑی بڑی) تدبیریں کیں اور انکی (سب) تدبیریں خدا کے ہاں (لکھی ہوئی) ہیں گو وہ تدبیریں
ایسی (غضب کی) تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں[۳] ؛ (۴۶) تو ایسا خیال نہ کرنا کہ خدا نے اپنے پیغمبروں سے جو وعدہ کیا ہے
اُس کے خلاف کریگا[۴] بیشک خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے ؛ (۴۷) جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دیجائیگی اور آسمان
بھی (بدل دیئے جائیں گے)[۵] اور سب لوگ خدائے یگانہ و زبردست کے سامنے نکل کھڑے ہونگے ؛ (۴۸) اور اس دن تم
گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں ؛ (۴۹) ان کے کرتے گندھک کے ہونگے اور ان کے مونہوں
کو آگ لپٹ رہی ہوگی ؛ (۵۰) یہ اس لئے کہ خدا ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے، بیشک خدا جلد حساب لینے والا ہے ؛ (۵۱) یہ قرآن
لوگوں کے نام (خدا کا پیغام) ہے تاکہ انکو اس سے ڈرایا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے، اور تاکہ اہل عقل نصیحت پکڑیں ؛ (۵۲)

سورۂ حجر مکی ہے اور اسمیں نناوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الرا، یہ (خدا کی) کتاب اور قرآن روشن کی آیتیں ہیں ؛ (۱)

صفحہ ۲۱۰ کا بقیہ صفحہ ۲۱۱ سے آگے وثبات نہ ہو یعنی کلمہ شرک بالکل بے اصل ہوتا ہے نہ اس کیلئے دلیل قوی ہوتی ہے نہ شرک کے کاموں کی قبولیت ہوتی ہے نہ اسمیں خیر و برکت ہوتی ہے ۱۲

موضح القرآن

[۱] یعنی جب قیامت کو حساب کتاب ہو چکے گا اور حکم الٰہی سے دوزخ کے جانیوالے دوزخ میں چلے جاویں گے اور بہشتی بہشت میں جا چکیں گے اور سب دوزخی اکٹھے ہو کر شیطان کو طعنہ دیں گے اور اولاہنا دیں گے کہ تو نے ہمیں دنیا میں بہکایا اور اس جگہ پہنچایا ورنہ ہم یہاں اس عذاب میں گرفتار نہوتے تب شیطان یوں کہے گا [۲] شیطان کا زور نہیں انسان پر مگر وہ مشورت دیتا ہے بُری وہ مان لیں یعنی اپنا گناہ ہے۔ [۳] دنیا میں سلام دعا ہے سلامتی مانگنے پر وہاں سلام مبارکباد ہے سلامتی پر [۴] قبر میں جو کوئی مضبوط بات کہے گا وہ ٹھکانا نیک پاویگا اور جو بچلی بات کہیگا وہ خراب ہوگا [۵] مکہ کے سردار مراد ہیں جنہوں نے غریبوں کو گمراہ کیا

(صفحہ ۲۱۱ کا نوٹ)

موضح القرآن

[۱] یعنی نیک عمل بکتے نہیں اور کوئی دوستی سے رعایت نہیں کرتا۔ [۲] یعنی الٰہی! مکہ کو سب بلاؤں اور آفتوں سے امان میں رکھ۔ [۳] یعنی تجھ سے ہو سکتا ہے کہ ان گنہگاروں کو توفیق توبہ کی دے کر ان کے گناہ بخشدے ۱۲ (بقیہ ۲۱۳ پر)

کسی وقت کافر لوگ آرزو کریں گے کہ اے کاش وہ مسلمان ہوتے (٢) اے محمدؐ انکو ان کے حال پر رہنے دو کہ
کھالیں اور فائدے اُٹھالیں اور (طول امل) انکو دنیا میں مشغول کئے رہے عنقریب انکو (اس کا انجام) معلوم ہو جائیگا (٣) اور
ہمنے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اس کا وقت مرقوم و معیّن تھا (٤) کوئی جماعت اپنی مدت (وفات) سے نہ آگے نکل سکتی
ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے (٥) اور (کفار) کہتے ہیں کہ اے شخص جس پر نصیحت (کی کتاب) نازل ہوئی ہے تو تو دیوانہ
ہے (٦) اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتا (٧) (کہدو) ہم فرشتوں کو نازل نہیں کیا کرتے مگر
حق کے ساتھ اور اس وقت ان کو مہلت نہیں ملتی (٨) بیشک یہ (کتاب) نصیحت ہم ہی نے اتاری ہے
اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں (٩) اور ہم نے تم سے پہلے لوگوں میں بھی پیغمبر بھیجے تھے (١٠) اور ان کے
پاس کوئی پیغمبر نہیں آتا تھا مگر وہ اُس کے ساتھ استہزا کرتے تھے (١١) اسی طرح ہم اس (تکذیب و ضلال)
کو گنہگاروں کے دلوں میں داخل کر دیتے ہیں (١٢) سو وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور پہلوں کی روش بھی
یہی رہی ہے (١٣) اور اگر ہم آسمان کا کوئی دروازہ ان پر کھولدیں اور وہ اس میں چڑھنے بھی
لگیں (١٤) تو بھی یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھیں مخمور ہوگئی ہیں بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے (١٥) اور
ہم ہی نے آسمان میں بُرج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے اس کو سجا دیا (١٦) اور ہر شیطان
راندۂ درگاہ سے اسے محفوظ کر دیا (١٧) ہاں اگر کوئی چوری سے سننا چاہے تو چمکتا ہوا انگارا اس کے
پیچھے لپکتا ہے (١٨) اور زمین کو بھی ہم ہی نے پھیلایا اور اس پر پہاڑ (بنا کر) رکھ دیئے اور اس میں ہر
ایک سنجیدہ چیز اگائی (١٩) اور ہم ہی نے تمہارے لئے اور ان لوگوں کے لئے جن کو تم روزی نہیں دیتے اس میں معاش کے

(صفحہ ٢١٢ کا نوٹ)

مُوضح القرآن

لہ کہتے ہیں کہ جب حضرت اسمٰعیلؑ بی بی ہاجرہ سے پیدا ہوئے تب بی بی سارہ جو حضرت ابراہیمؑ کے قبیلہ کی تھیں حضرت اسماعیلؑ کو نہ دیکھ سکیں اور کہا حضرت ابراہیمؑ کو کہ اس بچہ کو ماں سمیت لیجا کر ایسے جنگل میں ڈال آؤ جہاں دانہ پانی نہ ہو حضرت ابراہیمؑ یہ سن کر حیران ہوئے اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ سارہ کہتی ہے سو کر تب حضرت ابراہیمؑ ان دونوں کو لیکر جس جگہ مکہ بنا ہوا ہے وہاں چھوڑ گئے اور یہ دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے چشمہ زمزم نکالا اس سبب سے وہاں بستی پڑی اور زمین لائق دہقنی کھیتی کے نہ میوے کے اسکے نزدیک زمین طائف کی سنوار دی کہ بہتر سے بہتر میوے ہو دیں اور شہر مکہ میں پہنچیں اسوقت یہاں کوئی عمارت نہ تھی لیکن حضرت ابراہیمؑ کو معلوم تھا کہ یہاں حضرت آدمؑ کے وقت بیت المعمور تھا اس واسطے کہا کہ تیرا گھر حرمت کا ہے ٢ لہ یعنی ملے خوف کے اپنی تئیں کوئی نہ دیکھ سکے گا یعنی نہایت ڈر سے اپنے حال کی خبر نہ رہے گی اور عقل و شعور سب کا جاتا رہے گا ٣ لہ مکہ کے لوگوں نے کئی تدبیریں ٹھہرائی تھیں کہ حضرت کو سب ملکر قتل کریں یا قید کریں یا آپس سے نکال دیں اسی کو فرمایا ہے ٤ لہ یعنی خدا تعالیٰ نے جو اپنے پیغمبروں سے وعدہ کیا کہ تمہیں کافروں پر غالب کریگا سو وہ وعدہ جھوٹا نہ ہو گا ٥ لہ کہتے ہیں کہ آسمانوں کی بہشت بنے گی اور زمین کی دوزخ بنے گی ۞

سامان پیدا کیے (۲۰) اور ہمارے ہاں ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم اُن کو بمقدار مناسب اُتارتے رہتے ہیں (۲۱)
اور ہم ہی ہوائیں چلاتے ہیں (جو بادلوں کے پانی سی بھری ہوئی (ہوتی ہیں) اور ہم ہی آسمان سے مینہ برساتے
ہیں اور ہم ہی تم کو اس کا پانی پلاتے ہیں اور تم تو اس کا خزانہ نہیں رکھتے[۱] (۲۲) اور ہم ہی حیات بخشتے اور ہم ہی
موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث (مالک) ہیں[۲] (۲۳) اور جو لوگ تم میں پہلے گزر چکے ہیں ہم کو معلوم
ہیں اور جو پیچھے آنیوالے ہیں وہ بھی ہم کو معلوم ہیں (۲۴) اور تمہارا پروردگار (قیامت کے دن) ان سبکو جمع کریگا
وہ بڑا دانا اور خبردار ہے (۲۵) اور ہم نے انسان کو کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سی پیدا کیا ہے[۳] (۲۶) اور جنوں کو
اس سے پہلے بے دُھوئیں کی آگ سے پیدا کیا تھا[۴] (۲۷) اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں کھنکھناتے
سڑے ہوئے گارے سی ایک بشر بنانے والا ہوں[۵] (۲۸) جب اسکو صورت انسانیہ میں درست کر لوں اور اسمیں اپنی
(بے بہا چیز یعنی) روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا[۶] (۲۹) تو فرشتے تو سب کے سب سجدے میں
گر پڑے (۳۰) مگر شیطان کہ اس نے سجدہ کرنیوالوں کے ساتھ ہونیسے انکار کر دیا (۳۱) (خدا نے) فرمایا کہ ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو
سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا (۳۲) اس نے کہا میں ایسا نہیں ہوں کہ انسان کو جسکو تو نے کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سی بنایا
ہے سجدہ کروں (۳۳) خدا نے فرمایا یہاں سے نکل جا تو مردود ہے (۳۴) اور تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت (برسے گی) (۳۵) اس نے کہا
کہ پروردگار مجھے اس دن تک مہلت دے جب لوگ (مرنے کے بعد) زندہ کیے جائیں گے (۳۶) فرمایا کہ تجھے مہلت دیجاتی ہے
ہے (۳۷) وقت مقرر (یعنی قیامت) کے دن تک (۳۸) (اس نے) کہا کہ پروردگار جیسا تو نے مجھے رستے سی الگ کیا ہے میں
بھی زمین میں لوگوں کیلیے (گناہوں کو) آراستہ کر دکھاؤنگا اور سب کو بہکاؤنگا (۳۹) ہاں ان میں جو تیرے مخلص بندے ہیں (ان کو

صفحہ ۲۱۳ کا نوٹ

موضح القرآن

۱ یہ وہ وقت ہوگا جب مسلمان گنہگار دوزخ سے نکل کر بہشت میں آویں گے اور دوزخ کے دروازے بند ہوویں گے کہ پھر وہاں سے کوئی نہ نکل سکے گا تب کافر ناامید ہو کر آرزو کریں گے اور پچھتاویں گے کہ ہم بھی اگر مسلمان ہوتے تو البتہ یہاں سے نکلتے اور عذاب سے چھوٹتے ۲ یعنی لوح محفوظ میں ۳ یعنی جو وقت لکھا تھا اسی وقت عذاب آیا، ایک گھڑی کی بھی فرصت اور ڈھیل نہ ہوئی ۴ یعنی اے محمد صلعم ۵ یعنی جب وقت پورا ہو چکتا ہے اس عذاب کا بات بتو کاتب فرشتہ اترتا ہے پھر جب فرشتہ اتر چکتا ہے پھر ایکدم کی فرصت نہیں ہوتی ۶ یعنی قرآن ۷ یعنی سب پیغمبروں سے ان کی قوم کے لوگوں نے ٹھٹھے اور مزاح اور بے ادبی کی اور ستایا ہے اور جھوٹا جانا ہے ۸ یعنی مکہ کے لوگوں کا ایمان نہ لانا اور قرآن کو شعر اور قصہ کہنا یہ رسم اگلی قوموں کی ہے وہ اسی طرح کہتے تھے کہ ان پر آخر عذاب آیا اسی طرح ان پر عذاب ہوئے گا ۹ نقل ہے حضرت عبد اللہ بیٹے حضرت عباس رض کی کہ حضرت آدم کے پیدا ہونے کے وقت تک دیو آسمان میں جاتے تھے اور فرشتے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی باتیں آپس میں کرتے تھے وہ باتیں دیو سن کر زمین پر اترتے اور اپنے دوستوں (کاہنوں) سے کہتے تھے پھر جب حضرت عیسیٰ ع پیدا ہوئے تو دیو تین آسمانوں سے منع ہوئے پھر جب محمد مصطفیٰ صلعم پیدا ہوئے تب تو سب آسمانوں کے جانے سے بند ہوئے انکے

(بقیہ صفحہ ۲۱۵ پر)

قابو چلنا مشکل ہی ۴۰ (خدا نے) فرمایا کہ مجھ تک پہنچنے کا یہی سیدھا رستہ ہے ۴۱ جو میرے مخلص بندے ہیں ان پر تجھے
کچھ قدرت نہیں (کہ انکو گناہ میں ڈال سکے) ہاں بدراہوں میں سے جو تیرے پیچھے چل پڑے ۴۲ اور ان سب کے وعدے کی جگہ
جہنم ہے ۴۳ اسکے سات دروازے ہیں، ہر ایک دروازے کیلئے انمیں سے جماعتیں تقسیم کر دی گئی ہیں ۴۴ جو متقی ہیں وہ باغوں اور
چشموں میں ہونگے ۴۵ (انسے کہا جائیگا کہ) انمیں سلامتی (اور) خاطر جمع سے داخل ہو جاؤ ۴۶ اور انکے دلوں میں جو کدورت ہو گی اسکو ہم
نکال کر صاف کر دیں گے (گویا) بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ۴۷ نہ انکو وہاں کوئی تکلیف پہنچیگی
اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے ۴۸ (اے پیغمبر) میرے بندوں کو بتا دو کہ میں بڑا بخشنے والا اور مہربان ہوں ۴۹ اور یہ کہ
میرا عذاب بھی درد دینے والا عذاب ہے ۵۰ اور انکو ابراہیم کے مہمانوں کا احوال سنا دو ۵۱ جب وہ ابراہیم کے پاس آئے
تو سلام کہا (انہوں نے) کہا ہمیں تو تم سے ڈر لگتا ہے ۵۲ (مہمانوں نے) کہا کہ ڈریے نہیں ہم آپکو ایک دانشمند لڑکے کی
خوشخبری دیتے ہیں ۵۳ (وہ) بولے کہ جب مجھے بڑھاپے نے آپکڑا تو تم خوشخبری دینے لگے اب کاہے کی خوشخبری دیتے ہو؟ ۵۴
(انہوں نے) کہا کہ ہم آپکو سچی خوشخبری دیتے ہیں آپ مایوس نہ ہوجیے ۵۵ (ابراہیم نے) کہا کہ خدا کی رحمت سے (میں) مایوس
کیوں ہونے لگا اس سے) مایوس ہونا گمراہوں کا کام ہے ۵۶ پھر کہنے لگے کہ فرشتو تمہیں اور کیا کام ہے ۵۷ (انہوں نے) کہا کہ ہم
ایک گنہگار قوم کیطرف بھیجے گئے ہیں (کہ اسکو عذاب کریں) ۵۸ مگر لوط کے گھر والے کہ ان سب کو ہم بچا لیں گے ۵۹ البتہ انکی عورت
(کہ اس کیلئے) ہمنے ٹھیرا دیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جائیگی ۶۰ پھر جب فرشتے لوط کے گھر گئے ۶۱ تو لوط نے کہا تم تو ناآشنا لوگ
ہو ۶۲ ع ۵ وہ بولے کہ (نہیں) بلکہ ہم آپکے پاس وہ چیز لیکر آئے ہیں جسمیں لوگ شک کرتے تھے ۶۳ اور ہم آپکے پاس یقینی بات لیکر
آئے ہیں اور ہم سچ کہتے ہیں ۶۴ تو آپ کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں کو لیکر نکلیں اور خود ان کے پیچھے چلیں اور آپ میں سے

اھ ۲۱۳ کا نوٹ ص ۲۱۴ سے آگے ہانکنے کیواسطے ایک تارا مقرر ہو اسکا نام شہاب ثاقب ہے تب سے کاہن جو غیب کی خبر بتاتے تھے وہ موقوف ہوئے (صفحہ ۲۱۴ کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ یعنی اگلے برس کے واسطے دنیا کے غبار اور بھاپ اوپر جمع رہتے ہیں جب باد تر چلی بادل ہوگئے پانی کی بھرے ۔ ٹلہ یعنی ہر کوئی مرجاتا ہے اور اس کی کمائی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں رہتی ہے ۔ سلہ مٹی پانی میں گوندھی اور خمیر اٹھایا تو کھن کھن بولنے لگی وہی بدن ہوا انسان کا اس کی خاصیتیں اس میں رہ گئیں سختی اور بوجھ اسی طرح گرم باد کی خاصیت ہے جن کی پیدائش میں ۔ ٹلہ یعنی لطیف آگ ہوا ملی ہوئی ابلیس بھی اسی قسم میں ہے ۔ ۵ہ بشر وہ جو بدن رکھے کہ ہاتھ سے پکڑا جاوے اور روح رکھے ہوشیار ۔ لٹہ اپنی روح یعنی خاص جسمیں نمونہ ہے اللہ کی صفات کا علم اور تدبیر اور یاد حق کی اور لگاؤ اللہ سے ۔ (صفحہ ھذا کا نوٹ)

ف ابن عباس کہتے ہیں کہ دروازوں سے مراد طبقے ہیں یعنی دوزخ کے نیچے اوپر سات طبقے اور منزلیں ہیں، پہلا طبقہ جہنم ہے دوسرا لظیٰ تیسرا حطمہ، چوتھا سعیر، پانچواں سقر چھٹا جحیم، ساتواں ہاویہ، قتادہ نے کہا کہ یہ درجے بلحاظ اعمال ہیں مگر اس کا علم خدا ہی کو ہے کہ کسطرح کی عمل اور عقیدے کیلئے کونسا طبقہ ہے

(بقیہ ص ۲۱۶ پر)

کوئی شخص پیچھے مڑکر نہ دیکھے اور جہاں آپکو حکم ہو وہاں چلے جائیے (۶۵) اور ہم نے لوطؑ کی طرف وحی بھیجی کہ ان لوگونکی
جڑ صبح ہوتے ہوتے کاٹ دی جائیگی (۶۶) اور اہل شہر (لوطؑ کے پاس) خوش خوش (دوڑے) آئے (۶۷) (لوطؑ نے) کہا کہ یہ میرے
مہمان ہیں (کہیں انکی بارمیں) مجھے رسوا نہ کرنا (۶۸) اور خدا سے ڈرو اور میری آبرو نہ لیجو (۶۹) وہ بولے کیا ہمنے تم کو
سارے جہان (کی حمایت و طرفداری) سے منع نہیں کیا (۷۰) (انہوں نے) کہا کہ اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو یہ میری (قوم کی) لڑکیاں
ہیں (ان سے شادی کر لو) (۷۱) (اے محمدؐ) تمہاری جان کی قسم وہ اپنی مستی میں مدہوش (ہو رہے) تھے[۱] (۷۲) سو انکو سورج نکلتے نکلتے
چنگھاڑ نے آپکڑا (۷۳) اور ہم نے اس (شہر) کو الٹ کر (نیچے اوپر کر) دیا اور ان پر کھنگر کی پتھریاں برسائیں (۷۴) بے شک
اس (قصے) میں اہل فراست کیلئے نشانی ہے (۷۵) اور وہ (شہر) ابتک سیدھے رستے پر (موجود) ہے[۲] (۷۶) بیشک اسمیں ایمان
لانیوالوں کیلئے نشانی ہے (۷۷) اور بن کے رہنے والے (یعنی قوم شعیب کے لوگ) بھی گنہگار تھے[۳] (۷۸) تو ہم نے ان سے بھی بدلہ لیا
اور یہ دونوں شہر کھلے رستے پر (موجود) ہیں (۷۹) اور (وادی حجر کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی[۴] (۸۰) ہمنے انکو
اپنی نشانیاں دیں اور وہ ان سے منہ پھیرتے رہے (۸۱) اور وہ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے (کہ) امن (و اطمینان) سے
رہیں گے (۸۲) تو چیخ نے انکو صبح ہوتے ہوتے آپکڑا[۵] (۸۳) اور جو کام وہ کرتے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے[۶] (۸۴) اور ہمنے آسمانوں
اور زمین کو اور جو (مخلوقات) ان میں ہے اسکو تدبیر کیسا تھ پیدا کیا ہے اور قیامت تو ضرور آکر رہے گی تو تم (ان لوگوں) سے
اچھی طرح سے درگذر کرو[۷] (۸۵) کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار وہی سب کچھ پیدا کرنیوالا (اور) جاننے والا ہے (۸۶) اور ہمنے تم کو سات
آیتیں جو (نماز میں) دہرا کر پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورۃ الحمد) اور عظمت والا قرآن عطا فرمایا ہے (۸۷) اور ہم نے کفار کی کئی
جماعتوں کو جو (فوائد دنیاوی سے) متمتع کیا ہے تم انکی طرف (رغبت سے) آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا اور نہ انکے حال پر تاسف کرنا

صفحہ ۲۱۵ کا بقیہ

موضح القرآن

۱ یعنی اگر کسی دو مسلمانوں کو دنیا میں کسی سبب سے آپس میں خفگی اور دشمنی ہو گئی ان دونوں کے دل سے دور کردیگا دونوں کے دل صاف ہوں گے گویا کہ آپس میں دو بھائی پیارے ہوں جیسے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ ہم اور طلحہؓ اور زبیرؓ بھی اسی طرح بہشت میں ہونگے: ۲ معلوم ہوا کہ کامل بھی ظاہر اسباب پر ہوتے ہیں ۳ عذاب سے نڈر ہونا اور فضل سے ناامیدی دونوں کفر کی باتیں ہیں یعنی آگے کی خبر اللہ کو ہے ایک بات پر دعویٰ کرنا یقین کرکے یہی کفر کی باتیں ہیں لیکن دل کے خیال پر پکڑ نہیں جب منہ سے دعویٰ کریں تب گناہ لازم آتا ہے ۴ وہ عورت دل سے منافق تھی لیکن حق تعالیٰ بغیر تقصیر ظاہر کے عذاب نہیں کرتا ایک حکم ایسا بھیجا کہ اس سے نہ ہو سکا وہ یہ کہ منہ پھیر کر نہ دیکھو پھر اس گناہ پر عذاب میں پکڑا ۵ تم نہ اس شہر کے رہنے والے ہو نہ مسافر معلوم ہوتے ہو ۶ یعنی ہم اوپرے آدمی نہیں فرشتے ہیں قوم پر عذاب لائے ہیں ۱۲ (صفحہ ہذا کا نوٹ) ف حجر کے رہنے والوں سے مراد قوم ثمود ہے حجر مدینے اور شام کے درمیان ایک بستی تھی قوم ثمود وہاں رہتی تھی

موضح القرآن

۱ اللہ تعالیٰ حضرت صلعم کو فرماتا ہے کہ قسم ہے تیری جان کی وہ قوم لوط اپنی مستی میں انکی بات نہیں سنتے تھے

(بقیہ صفحہ ۲۱۷ پر)

اور مومنوں سے خاطر اور تواضع سے پیش آنا (٨٨) اور کہدو کہ میں تو علانیہ ڈر سُنانے والا ہوں (٨٩) (اور ہم اُن کفار پر اسی طرح عذاب
نازل کرینگے) جس طرح اُن لوگوں پر نازل کیا جنہوں نے تقسیم کر دیا (٩٠) یعنی قرآن کو (کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے سے) ٹکڑے
ٹکڑے کر ڈالا (٩١) تمہارے پروردگار کی قسم اُن سے ضرور پرسش کرینگے (٩٢) اُن کاموں کی جو وہ کرتے رہے (٩٣) پس جو
حکم تم کو (خدا کی طرف سے) ملا ہے وہ (لوگوں کو) سُنا دو اور مشرکوں کا (ذرا) خیال نہ کرو (٩٤) ہم تمہیں ان لوگوں (کی شرارت)
سے بچانے کیلئے جو تم سے استہزا کرتے ہیں کافی ہیں (٩٥) جو خدا کے ساتھ اور معبود قرار دیتے ہیں سو عنقریب انکو (ان باتوں کا انجام)
معلوم ہو جائیگا (٩٦) اور ہم جانتے ہیں کہ ان کی باتوں سے تمہارا دل تنگ ہوتا ہے (٩٧) تو تم اپنے پروردگار کی تسبیح
کہتے اور اُسکی خوبیاں بیان کرتے رہو اور سجدہ کرنیوالوں میں داخل رہو (٩٨) اور اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت (کا وقت) آجائے (٩٩)

سورہ نحل مکی ہے اور اس میں ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

خدا کا حکم (یعنی عذاب گویا) آہی پہنچا تو (کافرو) اس کیلئے جلدی مت کرو یہ لوگ جو (خدا کا) شریک بناتے ہیں وہ
اس سے پاک اور بالاتر ہے (١) وہی فرشتوں کو پیغام دیکر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے بھیجتا ہے کہ (لوگوں کو)
بتادو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی سے ڈرو (٢) اسی نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا اُسکی ذات ان
(کافروں) کے شرک سے اونچی ہے (٣) اسی نے انسان کو نطفہ سے بنایا مگر وہ اس (خالق) کے بارے میں علانیہ جھگڑنے لگا (٤)
اور چار پایوں کو بھی اسی نے پیدا کیا انمیں تمہارے لئے جڑاول اور بہت سے فائدے ہیں اور انمیں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو (٥) اور
جب شام کو انہیں (جنگل سے) لاتے ہو اور جب صبح کو (جنگل) چرانے لیجاتے ہو تو ان سے تمہاری عزت و شان ہے (٦) اور (دور)
دراز شہروں میں جہاں تم محنت شاقہ کے بغیر پہنچ نہیں سکتے وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لیجاتے ہیں کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار

(صفحہ ٢١٦ کا بقیہ)
٢ مکہ سے شام کو جاتے ہوئے وہ بستی راہ پر نظر آتی تھی ٣ ایکہ اس جنگل کو کہتے ہیں جسمیں بہت درخت ہوں اور نزدیک اسی جنگل کے ایک بستی تھی اس بستی کے رہنے والوں کو اور مدین شہر کے رہنے والوں کو راہ بتانے کو خدا تعالیٰ نے حضرت شعیب کو بھیجا تھا ان لوگوں نے اسی نبی کا کہا نہ مانا اور خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا ۴ صیحہ حضرت جبرئیل کی آواز تھی غضب کی کہ اس آواز کو سن کر قوم ثمود کی ہلاک ہوئی ٥ یعنی وہ قوم ثمود جو تدبیریں کرتے اور گھر اپنے پہاڑ کو کھود کر بناتے تھے مضبوط کہ اب عذاب ہم پر نہ آئیگا اور اپنی خاطر جمع رکھتے تھے کہ ہم اس طرح ہمیشہ رہیں گے سو انکے کچھ کام نہ آیا اور سب ہلاک ہو گئے ٦ پہلی امتوں کا احوال سنا کر فرمایا کہ یہ جہان خالی نہیں پڑا ہے سر پر ایک مدبر ہے ہر چیز کا تدارک کرنیوالا پورا تدارک آخر کو قیامت میں ہے اور کنارہ پکڑنے کو فرمایا جب حکم پہنچا چکے اور کافر ضد پر آئے تب حکم ہوا کہ جھگڑنے کا فائدہ نہیں وعدے کی راہ دیکھو

(صفحہ ہذا کا نوٹ)
موضح القرآن
ا یعنی پکار کر سب کے روبرو ذر ہو کر کہدو کہ ایمان لاؤ خدا تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ پر، کہتے ہیں کہ اول جب حضرت محمد کو پیغمبری ہوئی تھی تو چھپکے اور چھپ کر لوگوں کو

(بقیہ صفحہ ٢١٨ پر دیکھئے)

نہایت شفقت والا مہربان ہے ⑦ اور اسی نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم اُن پر سوار ہو اور (وہ تمہارے لئے) رونق
وزینت (بھی ہیں) اور وہ (اور چیزیں بھی) پیدا کرتا ہے جنکی تمکو خبر نہیں ⑧ اور سیدھا رستہ تو خدا تک جا پہنچتا ہے اور بعض
رستے ٹیڑھے ہیں (وہ اس تک نہیں پہنچتے) اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو سیدھے رستے پر چلا دیتا ⑨ وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی
برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت بھی (شاداب ہوتے ہیں) جنمیں تم اپنے چارپایوں کو چراتے ہو ⑩ اسی پانی سے وہ تمہارے لئے
کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور (اور اور بیشمار درخت) اگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل (پیدا کرتا ہے) غور کرنیوالوں کیلئے اسمیں
(قدرتِ خدا کی بڑی) نشانی ہے ⑪ اور اسی نے تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا اور اسی کے حکم سے ستارے بھی
کام میں لگے ہوئے ہیں سمجھنے والوں کیلئے اس میں (قدرتِ خدا کی بہت سی) نشانیاں ہیں ⑫ اور جو طرح طرح کے رنگوں
کی چیزیں اسنے زمین میں پیدا کیں (سب تمہارے زیر فرمان کردیں) نصیحت پکڑنے والوں کیلئے اسمیں نشانی ہے ⑬ اور وہی تو
ہے جس نے دریا کو تمہارے اختیار میں کیا تاکہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زیور (موتی وغیرہ) نکالو جسے تم پہنتے ہو اور
تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں دریا میں پانی کو پھاڑتی چلی جاتی ہیں' اور اس لئے بھی (دریا کو تمہارے اختیار میں کیا) کہ تم خدا کے فضل
سے (معاش) تلاش کرو اور تاکہ اس کا شکر کرو ⑭ اور اسی نے زمین پر پہاڑ (بنا کر) رکھ دیئے کہ تم کو لیکر کہیں جھک نہ جائے اور نہریں
اور رستے بنا دیئے تاکہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک (آسانی سے) جا سکو ⑮ اور (راستوں میں) نشانات بنا دیئے اور لوگ
ستاروں سے بھی رستے معلوم کرتے ہیں ⑯ تو جو (اتنی مخلوقات) پیدا کرے کیا وہ ویسا ہے جو کچھ بھی پیدا نہ کر سکے تو پھر تم
غور کیوں نہیں کرتے ⑰ اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو گن نہ سکو بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے ⑱ اور جو
کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو سب سے خدا واقف ہے ⑲ اور جن لوگوں کو یہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز بھی تو

(صفحہ ۲۱۷ کا بقیہ)
مسلمان کرتے تھے اور کہتے تھے
کہ خدا ایک ہے اسی پر ایمان لاؤ
اور بتوں کا پوجنا چھوڑو' اور
جب تین برس اس طرح گذر گئے تب
حضرت جبرئیلؑ یہ آیت لائے
۲ کہتے ہیں کہ پانچ آدمی عاص
وائل کا بیٹا حارث قیس کا بیٹا
اسود عود کا بیٹا مطلب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے) یہ
پانچوں اشرف تھے مکے کے اور
حضرت کو بہت دکھ دیتے تھے اور
جہاں آپ سے ملتے تھے مسخری اور
ٹھٹھا کرکے دل آزردہ کرتے تھے
ایکدن آنحضرت کعبۃ اللہ کی زیارت
کو تشریف لیگئے وہ پانچوں شخص
بھی آئے اور آپکو ستانے لگے اتنے
میں حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا
کہ یا رسول اللہ مجھے حکم الٰہی ہوا
ہے کہ ان پانچوں کا دکھ دینا آپ سے
دور کردوں یہ کہا اور ان
پانچوں کی طرف اشارہ کیا تھوڑے
دنوں میں وہ پانچوں شخص ہلاک
ہوگئے ۳ یعنی خدا مختار ہے
جسے اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے
اسے پیغمبری دیتا ہے ۴ یعنی
خدا ایسا ہے کہ یہ پیدا کرنا آسمان
اور زمین کا نمونہ ہے اس کی
قدرت کا ۵ کہتے ہیں کہ یہ
آیت ابی خلف کے بیٹے کے حق میں
ہے کہ وہ جھگڑتا تھا اس بات پر
کہ ایک دن پرانی گلی ہوئی ہڈی
لے آیا اور ہاتھ میں مل کر اس کو
کرکے پھونک دی' اور کہا کہ اس کو
کون پھر جلاوے گا سو خدا نے
(بقیہ صفحہ ۲۱۹ پر)

نہیں بنا سکتے، بلکہ خود انکو اور بناتے ہیں (۲۰) (وہ) لاشیں ہیں بیجان، انکو یہ بھی تو معلوم نہیں کہ اٹھائے کب جائیں گے (۲۱)
تمہارا معبود تو اکیلا خدا ہی تو جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُنکے دل انکار کر رہے ہیں اور وہ سرکش ہو رہے ہیں (۲۲) یہ جو کچھ چھپاتے ہیں
اور جو ظاہر کرتے ہیں خدا ضرور اُسکو جانتا ہی وہ سرکشونکو ہرگز پسند نہیں کرتا (۲۳) اور جب اُن (کافروں) سے کہا جاتا ہی کہ تمہارے
پروردگار نے کیا اتارا ہی تو کہتے ہیں کہ (وہ تو) پہلے لوگوں کی حکایتیں ہیں (۲۴) (اے پیغمبر انکو بکنے دو) یہ قیامت کے دن اپنے
(اعمال کے) پورے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور جنکو یہ بے تحقیق گمراہ کرتے ہیں انکے بوجھ بھی (اٹھائیں گے) سن رکھو کہ جو بوجھ یہ اٹھا رہے
ہیں بُرے ہیں[۱] (۲۵) ان سے پہلے لوگوں نے بھی (ایسی ہی) مکاریاں کی تھیں تو خدا کا حکم (اُنکی عمارت کے ستونوں پر آپہنچا اور
چھت ان پر انکے اوپر سے گر پڑی[۲] اور (ایسی طرف سے) ان پر عذاب آ واقع ہوا جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا (۲۶) پھر وہ ان کو
قیامت کے دن بھی ذلیل کریگا اور کہیگا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جنکے بارہ میں تم جھگڑا کرتے تھے جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا
وہ کہیں گے[۳] کہ آج کافروں کی رسوائی اور برائی ہی (۲۷) (ان کا حال یہ ہی کہ) جب فرشتے انکی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں (اور) یہ اپنے
ہی حق میں ظلم کرنیوالے ہوتے ہیں تو مطیع و منقاد ہو جاتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم کوئی برا کام نہیں کرتے تھے ہاں جو کچھ تم
کیا کرتے تھے خدا اسے خوب جانتا ہی (۲۸) سو دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ اسمیں رہو گے اب تکبر کرنیوالوں کا برا ٹھکانا
ہی (۲۹) اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہی کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہی تو کہتے ہیں کہ بہترین (کلام) جو لوگ نیکوکار
ہیں ان کیلئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہی اور آخرت کا گھر تو بہت ہی اچھا ہی اور پرہیزگاروں کا گھر بہت خوب ہے (۳۰)
(وہ) بہشت جاودانی (ہیں) جنمیں وہ داخل ہونگے انکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، وہاں جو چاہیں گے انکے لئے میسر ہوگا خدا پرہیزگاروں کو
ایسا ہی بدلہ دیتا ہی (۳۱) انکی کیفیت یہ ہے کہ جب فرشتے انکی جانیں نکالنی لگتے ہیں اور یہ (کفر و شرک سے) پاک ہوتے ہیں تو سلام علیکم

(صفحہ ۲۱۷ کا بقیہ صفحہ ۲۱۸ سے آگے)
فرماتا ہی کہ اپنے میں غور کرکے کیوں نہیں دیکھتا کہ کس چیز سے بنا ہی اور دھیان نہیں کرتا کہ جس نے اس طرح سے پیدا کیا ہے اس کے نزدیک گلی ہوئی ہڈیوں سے پھر بنانا اور پھر جلانا کیا مشکل ہے ۵ے جاڑے کے سامان کو جڑاول کہتے ہیں ۞

(صفحہ ۲۱۸ کا نوٹ)

موضح القرآن

لے یعنی روزی کماؤ سوداگری سے دریا میں ۲ے خدا تعالے جس نے زمین آسمان دریا پہاڑ سب کچھ پیدا کیا ہے کیا وہ برابر ہے ان کے جنہوں نے کچھ پیدا نہیں کیا اور نہ کچھ پیدا کر سکتے ہیں اتنا نہیں سمجھتے کہ یہ کیونکر برابر اور شریک خدا تعالیٰ کے ہوویں ۞

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

موضح القرآن

لے یعنی اپنے کفر کا عذاب تو سارا اٹھا دیں گے اور کچھ انکے سبب بھی عذاب اٹھا دیں گے جن کو بہکایا ہی، یعنی دوہرا عذاب ہوگا بہکانے والوں کو ۞
۲ے یعنے پہلے دیواریں گریں اور پھر اُن پر چھتیں گریں
۳ے یعنی پیغمبر یا فرشتے یا اولیاء

کہتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) جو عمل تم کیا کرتے تھے ان کے بدلے میں بہشت میں داخل ہو جاؤ (۳۲) کیا یہ (کافر) اس بات کے منتظر ہیں
کہ فرشتے ان کے پاس (جان نکالنے) آئیں یا تمہارے پروردگار کا حکم (عذاب) آپہنچے اسی طرح ان لوگوں نے کیا تھا جو ان سے
پہلے تھے اور خدا نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے (۳۳) تو انکو انکے اعمال کے برے بدلے ملے اور جس چیز کے
ساتھ وہ ٹھٹھے کیا کرتے تھے اس نے انکو (ہر طرف سے) گھیر لیا[۱] (۳۴) اور مشرک کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم ہی اسکے سوا کسی
چیز کو پوجتے اور نہ ہمارے بڑے ہی (پوجتے) اور نہ اسکے (فرمان کے) بغیر ہم کسی چیز کو حرام ٹھیراتے[۲] (اے پیغمبر) اسی طرح
ان سے اگلے لوگوں نے کیا تھا تو پیغمبروں کے ذمے (خدا کے احکام کو) کھول کھول کر پہنچا دینے کے سوا اور کچھ نہیں (۳۵) اور ہم نے ہر
جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور بتوں کی پرستش سے اجتناب کرو[۳] تو ان میں بعض ایسے ہیں جنکو
خدا نے ہدایت دی اور بعض ایسے ہیں جن پر گمراہی ثابت ہوئی سو زمین پر چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام
کیسا ہوا (۳۶) اگر تم ان (کفار) کی ہدایت کیلئے للچاؤ تو جسکو خدا گمراہ کر دیتا ہے اسکو وہ ہدایت نہیں دیا کرتا اور ایسے لوگوں کا
کوئی مددگار بھی نہیں ہوتا (۳۷) اور یہ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے خدا اسے قیامت کے دن قبر سے نہیں اٹھائیگا
ہرگز نہیں یہ (خدا کا) وعدہ سچا ہے اور اسکا پورا کرنا اسے ضرور ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۳۸) تاکہ جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں
وہ ان پر ظاہر کر دے اور اسلئے کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے[۴] (۳۹) جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو ہماری بات یہی ہے کہ اسکو
کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے[۵] (۴۰) اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد خدا کیلئے وطن چھوڑا ہم انکو دنیا میں اچھا ٹھکانہ دینگے اور
آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے[۶] کاش وہ (اسے) جانتے (۴۱) یعنی وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے
ہیں (۴۲) اور ہم نے تم سے پہلے مردوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے

موضح القرآن

۱ یعنی وہ لوگ جس عذاب کے آنے کو سچ نہ جانتے تھے وہی عذاب ان پر آیا جس سے وہ سب ہلاک ہوئے،

۲ مشرکوں کا دستور تھا کہ اونٹوں کے بچے بتوں کے نام پر چھوڑتے ان پر نہ سواری کرتے نہ بوجھ لادتے کبھی اور ان کا ذبح کرنا بھی حرام سمجھتے تھے تو پیغمبر سے جھگڑنے کے وقت کہتے کہ ہم جو بتوں کو پوجتے اور ان چیزوں کو حرام جانتے ہیں یہ حکم خدا تعالیٰ ہی کا ہے اگر خدا نہ چاہتا نہ کرتے ؛

۳ طاغوت وہ جو ناحق سرداری کا دعوے کرے کچھ سند نہ رکھے بت شیطان اور زبردست ظالم سب یہی ہیں

۴ یعنی اس جہان میں بہت باتوں کا شبہ رہا اور کسی نے اللہ کو مانا کوئی منکر رہا تو دوسرا جہان ہونا لازم ہے کہ جھگڑے تحقیق ہوں سچ اور جھوٹ جدا ہو اور مطیع اور منکر اپنا اپنا کیا پاویں

۵ یعنے مردوں کا جلانا ہمارے لئے مشکل نہیں

۶ مکہ کے لوگ مسلمانوں پر نہایت طرح طرح سے ظلم کرتے تھے اور دکھ دیتے تھے اور مسلمان صبر کرتے تھے اور ان کا ظلم اٹھاتے تھے پھر کتنی مدت پیچھے ناچار ہو کر مکہ سے نکل گئے اپنے گھر اور وطن کو چھوڑ کر سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو ہر طرح اچھی جگہ اور مسکان دیویں گے رہنے کو دنیا میں اور آخرت میں تو بہشت بہت بڑا بدلہ ہے ؛ ۱۲

اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہل کتاب سے پوچھ لو[1] (43) اور ان پیغمبروں کو دلیلیں اور کتابیں دیکر (بھیجا تھا) اور ہمنے تم پر
بھی یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں پر نازل ہوئے ہیں وہ ان پر ظاہر کردو اور تاکہ وہ غور کریں (44) کیا جو لوگ بُری بُری
چالیں چلتے ہیں اس بات سے بیخوف ہیں کہ خدا انکو زمین میں دھنسا دے یا ایسی طرف سے ان پر عذاب آجائے جہاں سے
انکو خبر ہی نہ ہو (45) یا انکو چلتے پھرتے پکڑ لے وہ (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے (46) یا جب انکو عذاب کا ڈر پیدا ہو گیا ہو تو انکو پکڑ لے
بیشک تمہارا پروردگار بہت شفقت کرنیوالا اور مہربان ہے (47) کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے ایسی چیزیں
نہیں دیکھیں جنکے سائے دائیں سے (بائیں کو) اور بائیں سے (دائیں کو) لوٹتے رہتے ہیں (یعنی) خدا کے آگے عاجز ہو کر سجدے میں
پڑے رہتے ہیں[2] (48) اور تمام جاندار جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب خدا کے آگے سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے بھی اور وہ
ذرا غرور نہیں کرتے[3] (49) اور اپنے پروردگار سے جو انکے اوپر ہے ڈرتے ہیں اور جو انکو ارشاد ہوتا ہے اس پر عمل کرتے ہیں[4] (50) السجدۃ
اور خدا نے فرمایا ہے کہ دو دو معبود نہ بناؤ معبود وہی ایک ہے تو مجھی سے ڈرتے رہو (51) اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں
ہے سب اسی کا ہے اور اسی کی عبادت لازم ہے تو تم خدا کے سوا اوروں سے کیوں ڈرتے ہو (52) اور جو نعمتیں تم کو میسر ہیں سب
خدا کیطرف سے ہیں پھر جب تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کے آگے چلاتے ہو (53) پھر جب وہ تم سے تکلیف کو دور
کر دیتا ہے تو کچھ لوگ تم میں سے خدا کیساتھ شریک کرنے لگتے ہیں (54) تاکہ جو (نعمتیں) ہمنے انکو عطا فرمائی ہیں انکی ناشکری کریں تو (مشرکو) دنیا
میں فائدے اٹھا لو عنقریب تمکو (اس کا انجام) معلوم ہو جائیگا (55) اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے ایسی چیزوں کا حصہ مقرر
کرتے ہیں جنکو جانتے ہی نہیں[5] (کافرو) خدا کی قسم کہ جو تم افترا کرتے ہو اسکی تم سے ضرور پرسش ہوگی (56) اور یہ لوگ خدا کیلئے تو بیٹیاں
تجویز کرتے ہیں (اور وہ ان سے پاک ہے) اور اپنے لئے (بیٹے) جو مرغوب (و دلپسند) ہیں[6] (57) حالانکہ جب انمیں سے کسی کو بیٹی کے

موضح القرآن

[1] یعنی یہود و نصاریٰ کے عالموں سے پوچھو کہ کبھی سوائے آدمی کے فرشتہ یا جن بھی پیغمبر ہوا ہے ۔

[2] ہر چیز ٹھیک دوپہر میں کھڑی ہے اس کا سایہ بھی ہے جب دن ڈھلا سایہ جھکا پھر جھکتے جھکتے شام تک زمین پر پڑ گیا جیسے نماز میں کھڑے سے رکوع، رکوع سے سجدہ اسی طرح ہر چیز آپ کھڑی ہے اپنے سائے سے نماز کرتی ہے ۔

[3] پہلے کھڑی چیزوں کا سجدہ بیان ہوا یہ جانوروں کا فرشتوں کا مغرور لوگوں کا سر رکھنا زمین پر مشکل پڑتا ہے نہیں جانتے کہ بندے کی بڑائی اسی میں ہے ۔

[4] ہر بندے کے دل میں ہے کہ میرے اوپر اللہ ہے آپکو نیچے سمجھتا ہے یہ سجدہ فرشتوں کا بھی ہر کسی کا

[5] کافروں کا دستور تھا کہ جو کھیتی اناج کی کرتے یا اونٹ اور دنبے بچے دیتے تو اسمیں حصہ بتوں کے نام کا جدا نکال رکھتے تو خدا تم فرماتا ہے کھیتی اور حیوان ہمارے فضل سے انکے پاس ہیں اور یہ بتوں کا حصہ نکالتے ہیں اور نہیں جانتے بتوں کو کہ وہ اصل کیا ہیں

[6] حاصل یہ کہ مشرک آپ بیٹوں کی آرزو اور محبت رکھتے ہیں اور بیٹیوں سے غیرت آتی ہے سو انکو خدا تعالےٰ کے واسطے مقرر کرتے ہیں ۔ ١٢

پیدا ہونے کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ (غم کے سبب) کالا پڑ جاتا ہے اور (اُس کے دل کو دیکھو تو) وہ اندوہناک ہو جاتا ہے (۵۸)
اور اس خبر بد سے (جو وہ سنتا ہے) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ آیا ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں
گاڑ دے، دیکھو یہ جو تجویز کرتے ہیں بہت بری ہے (۵۹) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انہی کیلئے بُری باتیں (شایاں) ہیں،
اور خدا کو صفتِ اعلیٰ (زیب دیتی ہے) اور وہ غالب حکمت والا ہے (۶۰) اور اگر خدا لوگوں کو انکے ظلم کے سبب پکڑنے لگے تو
ایک جاندار کو زمین پر نہ چھوڑے لیکن انکو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے جب وہ وقت آجاتا ہے تو ایک گھڑی نہ
پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں (۶۱) اور یہ خدا کیلئے ایسی چیزیں تجویز کرتے ہیں جنکو خود ناپسند کرتے ہیں اور زبان سے
جھوٹ بکے جاتے ہیں کہ ان کو قیامت کے دن بھلائی (یعنی نجات) ہو گی کچھ شک نہیں کہ ان کیلئے (دوزخ کی) آگ (تیار)
ہے اور یہ (دوزخ میں) سب سے آگے بھیجے جائیں گے ل (۶۲) خدا کی قسم ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف پیغمبر بھیجے تو شیطان نے ان کے
کردار ناشائستہ) انکو آراستہ کر دکھائے تو آج بھی وہی ان کا دوست ہے اور ان کیلئے عذاب الیم ہے ۲ (۶۳) اور ہم نے جو کتاب تم پر
نازل کی ہے تو اسکے لئے کہ جس امر میں ان لوگوں کو اختلاف ہے تم اس کا فیصلہ کر دو اور (یہ) مومنوں کیلئے ہدایت اور
رحمت ہے (۶۴) اور خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا بیشک اسمیں سننے والوں
کیلئے نشانی ہے ۳ (۶۵) اور تمہارے لئے چارپایوں میں بھی (مقام) عبرت (و غور) ہے کہ ان کے پیٹوں میں جو گوبر اور لہو
ہے اس سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں، جو پینے والوں کیلئے خوشگوار ہے (۶۶) اور کھجور اور انگور کے میووں سے
بھی (تم پینے کی چیزیں تیار کرتے ہو) کہ ان سے شراب ف بناتے ہو اور عمدہ رزق کھاتے ہو، جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان
کے لئے ان (چیزوں) میں (قدرت خدا کی) نشانی ہے (۶۷) اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو ارشاد فرمایا

ف شراب ہم نے سکر کا ترجمہ کیا ہے اہل لغت نے لکھا ہے کہ سکر شراب کا نام ہے ابن عمرؓ کہتے ہیں سکر بعینہٖ خمر ہے ابن مسعودؓ کا بھی یہی قول ہے اس مقام پر یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ یہ آیت تحریم شراب سے پہلے نازل ہوئی تھی، اور دلیل یہ ہے کہ یہ آیت تین سورتوں کے علاوہ مکی ہے اور سورۂ مائدہ مدنی ہے اسمیں شراب کی حرمت کا حکم ہے ۱۲

موضح القرآن

ل یہ ان کو فرمایا جو ناکارہ چیزیں اللہ کے نام دیں اور اس پر یقین کریں کہ ہم کو بہشت ملے گی اور وہ روز بروز دوزخ میں بڑھتے ہیں ۲ یعنی جسطرح اگلی قوم کو شیطان نے بہکا کر ان کے کام ان کی آنکھوں میں اچھے بنا کر دکھائے تھے اسیطرح ان کو دکھاتا ہے یہ اس لئے کہ قوم تیرا کہا نہیں مانتی شیطان کے بہکانے سے اس سبب سے ان پر بڑا دکھ دینے والا عذاب ہوگا، قیامت کے دن ۳ یعنی اسی طرح قرآن سے جاہلوں کو عالم کرے گا اگر دل سے سنیں گے ۱۲

کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور اونچی اونچی چھتریوں میں جو لوگ بناتے ہیں گھر بنا^ا (۶۸) اور ہر قسم کے میوے
کھا اور اپنے پروردگار کے صاف رستوں پر چلی جا اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں
اس میں لوگوں (کے کئی امراض) کی شفا ہے بیشک سوچنے والوں کیلئے اس میں بھی نشانی ہے (۶۹) اور خدا ہی نے
تم کو پیدا کیا پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور تم میں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ نہایت خراب عمر کو پہنچ جاتے ہیں، اور
(بہت کچھ) جاننے کے بعد ہر چیز سے بے علم ہو جاتے ہیں^ا بیشک خدا (سب کچھ) جاننے والا اور (قدرت والا ہے (۷۰)
اور خدا نے رزق (و دولت) میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے تو جن لوگوں کو فضیلت دی ہے وہ اپنا رزق اپنے
مملوکوں کو تو دے ڈالنے والے ہیں نہیں، کہ سب اس میں برابر ہو جائیں، تو کیا یہ لوگ نعمت الٰہی کے منکر ہیں (۷۱) اور خدا
ہی نے تم میں سے تمہارے لئے عورتیں پیدا کیں اور عورتوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور کھانے کو تمہیں پاکیزہ چیزیں دیں
تو کیا یہ بے اصل چیزوں پر اعتقاد رکھتے اور خدا کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں (۷۲) اور خدا کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں جو انکو
آسمانوں اور زمین میں روزی دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ (کسی اور طرح کا) مقدور رکھتے ہیں^۲ (۷۳) تو (لوگو) خدا کے
بارے میں (غلط) مثالیں نہ بناؤ^۳ (صحیح مثالوں کا طریقہ) خدا ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (۷۴) خدا ایک اور مثال بیان
فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے جو (بالکل) دوسرے کے اختیار میں ہے اور کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور ایک ایسا شخص ہے
جس کو ہم نے اپنے ہاں سے (بہت سا) مال طیب عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے (رات دن) پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتا رہتا ہے
تو کیا یہ دونوں شخص برابر ہیں؟ (ہرگز نہیں)^۴ الحمد للہ لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں سمجھ رکھتے^۵ (۷۵) اور خدا ایک اور
مثال بیان فرماتا ہے کہ دو آدمی ہیں ایک ان میں سے گونگا (اور دوسرے کی ملک) ہے (بے اختیار و ناتواں)

ف اونچی اونچی چھتریوں سے وہ چھتریاں مراد ہیں جو انگور کی بیل چڑھانے کے لئے ڈالی جاتی ہیں ۱۲

موضح القرآن

۱ یعنی پہلے تو بچپن میں کچھ نہ جانتا تھا، پھر بڑا ہو کر سب کچھ سمجھا اور معلوم کیا پھر جب بہت بوڑھا ہوا بجھ جاتی رہی۔

۲ یعنی کافر بتوں کو پوجتے ہیں سو انہیں مینہ برسانے کی قدرت ہے اور نہ زمین سے اناج اگانے کی قدرت ہے اور کسی طرح کچھ روزی نہیں دے سکتے اپنے پوجنے والوں کو

۳ یعنی نہ کہو کہ اس کا شریک ہے کوئی اور نہ کہو کہ اسکی اولاد ہے

۴ یعنی کافر اور مومن برابر نہیں ہیں؛

۵ یعنی اللہ تم مالک ہے ہر چیز کا جسکو چاہے سو دے اور بت مالک نہیں کسی چیز کے بلکہ آپ پرایا مال ہیں ۱۲

کہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور اپنے مالک کو دُوبھر ہو رہا ہے وہ جہاں اسے بھیجتا ہے (خیر سے کبھی بھلائی نہیں لاتا
کیا ایسا (گونگا بہرا) اور وہ شخص جو (سنتا بولتا اور) لوگوں کو انصاف کرنیکا حکم دیتا ہے اور خود سیدھے رستے پر چل رہا ہے دونوں
برابر ہیں؟ (٧٦) اور آسمانوں اور زمین کا علم خدا ہی کو ہے اور (خدا کے نزدیک) قیامت کا آنا یوں ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ (اس سے
بھی) جلد تر کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے (٧٧) اور خدا ہی نے تمکو تمہاری ماؤں کے شکم سے پیدا کیا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اس نے تمکو
کان اور آنکھیں اور دل (اور انکے علاوہ اور اعضا) بخشے تاکہ تم شکر کرو (٧٨) کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی ہوا میں گھرے
ہوئے (اڑتے رہتے) ہیں۔ انکو خدا ہی تھامے رہتا ہے۔ ایمان والوں کیلئے اسمیں (بہت سی) نشانیاں ہیں (٧٩) اور خدا ہی نے تمہارے لئے گھروں کو رہنے
کی جگہ بنایا اور اسی نے چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لئے ڈیرے بنائے جن کو تم سبک دیکھ کر سفر اور حضر میں کام میں
لاتے ہو اور ان کی اون اور پشم اور بالوں سے تم اسباب اور برتنے کی چیزیں (بناتے ہو جو) مدت تک (کام دیتی ہیں (٨٠)
اور خدا ہی نے تمہارے (آرام کے) لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اور پہاڑوں میں غاریں بنائیں اور کرتے بنائے جو
تم کو گرمی سے بچائیں اور (ایسی) کرتے (بھی) جو تم کو (اسلحہ) جنگ (کے ضرر) سے محفوظ رکھیں اسی طرح خدا اپنا احسان
تم پر پورا کرتا ہے تاکہ تم فرمانبردار بنو (٨١) اور اگر یہ لوگ اعراض کریں تو (اے پیغمبر) تمہارا کام فقط کھول کر سنا دینا ہے (٨٢)
یہ خدا کی نعمتوں سے واقف ہیں مگر (واقف ہو کر) ان سے انکار کرتے ہیں اور یہ اکثر ناشکرے ہیں (٨٣) اور جس دن ہم ہر
امت میں سے گواہ (یعنی پیغمبر) کھڑا کریں گے تو نہ تو کفار کو بولنے کی اجازت ملے گی اور نہ ان کے عذر قبول کئے
جائیں گے (٨٤) اور جب ظالم لوگ عذاب دیکھ لیں گے تو پھر نہ تو ان کے عذاب میں تخفیف کیجائیگی
اور نہ ان کو مہلت ہی دیجائے گی (٨٥) اور جب مشرک (اپنے بنائے ہوئے) شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے

موضح القرآن

۱ یعنی خدا کے دو بندے ایک بہت نکما نہ ہل سکے نہ چل سکے جیسا گونگا غلام دوسرا رسول جو اللہ کی راہ بتا دے ہزاروں کو، اور آپ بندگی پر قائم رہے، اس کے تابع ہونا بہتر ہے یا اس کے؛

۲ یعنی ایمان لانے میں بعضے اٹکتے ہیں معاش کی فکر سے، سو فرمایا کہ ماں باپ کے پیٹ سے کوئی کچھ نہیں لاتا اسباب کمائی کے، آنکھ کان، دل اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور اڑتے جانور ادھر کس کے بھروسے میں رہتے ہیں

۳ یعنی تمہیں عقل دی کہ اینٹ پتھر گچ چونے اور لکڑی سے گھر بنا کر رہو آرام سے جو مینہ اور دھوپ کے دکھ سے امن میں رہو

۴ جن کرتوں میں گرمی کا بچاؤ ہے اور سردی کا بھی بچاؤ ہے، پر اس ملک میں گرمی بہت ہے اسی کا ذکر فرمایا اور لڑائی کا بچاؤ زرہ میں ہے؛

کہ پروردگار یہ وہی ہمارے شریک ہیں جن کو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے تو وہ (ان کے کلام کو مسترد کر دیں گے اور)
ان سے کہیں گے کہ تم تو جھوٹے ہو[۱] (۸۶) اور اس دن خدا کے سامنے سرنگوں ہو جائیں گے اور جو طوفان وہ باندھا کرتے تھے،
سب ان سے جاتا رہے گا (۸۷) جن لوگوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکا ہم ان کو عذاب پر عذاب
دیں گے[۲] اس لئے کہ شرارت کیا کرتے تھے (۸۸) اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم ہر امّت میں سے خود ان پر گواہ
کھڑے کریں گے، اور (اے پیغمبر) تم کو ان لوگوں پر گواہ لائیں گے[۳]، اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل کی ہے کہ (اس میں)
ہر چیز کا بیان (مفصّل) ہے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے[۴] (۸۹) خدا تم کو انصاف
اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرچ سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور نامعقول کاموں اور سرکشی سے
منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو[۵] (۹۰) اور جب خدا سے عہد واثق کرو تو اس کو پورا کرو اور جب
پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم خدا کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا
اسکو جانتا ہے (۹۱) اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے تو سوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے
ٹکڑے کر ڈالا، کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے
زیادہ غالب رہے، بات یہ ہے کہ خدا تمہیں اس سے آزماتا ہے، اور جن باتوں میں تم اختلاف
کرتے ہو قیامت کو اس کی حقیقت تم پر ظاہر کر دے گا[۶] (۹۲) اور اگر خدا چاہتا تو تم (سب)
کو ایک ہی جماعت بنا دیتا، لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت
دیتا ہے، اور جو عمل تم کرتے ہو (اس دن) ان کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائیگا[۷] (۹۳) اور اپنی

موضح القرآن

[۱] یعنی جن کو خدا سمجھ کر پوجتے تھے دنیا میں وہی جھوٹا کر دینگے کہ یہ لوگ ہمیں نہ پوجتے تھے بلکہ اپنے جی کی پوجا کرتے تھے۔
[۲] ایک عذاب تو اس واسطے کہ آپ کافر تھے، دنیا میں لوگوں کو مسلمان ہونے سے منع کرتے تھے دوسرا عذاب اس سبب سے
[۳] یعنی مکہ کے لوگوں پر
[۴] یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ کا اور اسکے رسول کا حکم مانتے تھے ان کیواسطے خوشخبری اور بخشش ہے قرآن۔
[۵] غیر کے مقدمہ میں انصاف چاہیے یعنی برابر رکھنا اور اپنی طرف سے بھلائی [۶] کوئی قول دیکر دغا کرتا ہے اس واسطے کہ زبردست کو گرا دے اور کمزور کو چڑھا دے، یہ اللہ نے آزمانے کو رکھا ہے کسی کے بدے سے بدلا نہیں جاتا، ادبار سے اقبال وہی لاوے تو آوے اور بد قولی کا خمیازہ بھی آتا ہے جب ادبار آنا ہوتا ہے دوسرا گرایا نہ گرا اول آپ گرتا ہے

۱۲

قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ نہ بناؤ کہ لوگوں کے) قدم جم چکنے کے بعد لڑکھڑا جائیں
اور اس وجہ سے کہ تم نے لوگوں کو خدا کے رستے سے روکا تم کو عقوبت کا مزا چکھنا پڑے اور بڑا سخت
عذاب ملے ۹۴ اور خدا سے جو تم نے عہد کیا ہے (اس کو مت بیچو اور) اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت
نہ لو (کیونکہ ایفائے عہد کا) جو صلہ خدا کے ہاں مقرر ہے وہ اگر سمجھو تو تمہارے لئے بہتر ہے ۹۵ جو
کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ باقی ہے (کہ کبھی ختم نہیں ہوگا) اور جن لوگوں
نے صبر کیا ہم ان کو ان کے اعمال کا نہایت اچھا بدلہ دیں گے ۹۶ جو شخص نیک عمل کریگا مرد ہو یا عورت اور
وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں)
ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے ۹۷ اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے پناہ
مانگ لیا کرو ۹۸ کہ جو مومن ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ان پر اس کا کچھ زور نہیں
چلتا ۹۹ اس کا زور انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اسکو رفیق بناتے ہیں اور اس کے (وسوسے کے) سبب
(خدا کے ساتھ) شریک مقرر کرتے ہیں ۱۰۰ اور جب ہم کوئی آیت کسی آیت کی جگہ بدل دیتے ہیں اور خدا
جو کچھ نازل فرماتا ہے اسے خوب جانتا ہے تو (کافر) کہتے ہیں کہ تم تو (یونہی) اپنی طرف سے بنا لاتے ہو حقیقت
یہ ہے کہ ان میں اکثر نادان ہیں ۱۰۱ کہہ دو کہ اسکو روح القدس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی کیساتھ نازل ہوئی ہیں تاکہ
یہ (قرآن) مومنوں کو ثابت قدم رکھے اور حکم ماننے والوں کیلئے تو (یہ) ہدایت اور بشارت ہے ۱۰۲ اور ہمیں معلوم ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ
اس (پیغمبر) کو ایک شخص سکھا جاتا ہے مگر جس کیطرف (تعلیم کی) نسبت کرتے ہیں اسکی زبان تو عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے ۱۰۳

موضح القرآن

۱ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر کو بدقولی سے شمار ہے کفران باتوں سے مٹتا نہیں اور اپر اور وبال آتا ہے ۲ یعنی مسلمانی کو بدنام نہ کرو کہ یقین لانیوالے شک میں پڑیں اور تم پر یہ گناہ چڑھے ۳ پہلے مذکور تھا آپس کے قول توڑنے کا اب فرمایا اللہ کے قول توڑنے کا یعنی مال کی طمع حکم شرع کے خلاف کرو مال دیگا اللہ جو موافق شرع ہاتھ لگے وہی بہتر ہے تمہارے حق میں ۴ یعنی ایسے بھی طرح جیتا رکھیں گے کہ روزی حلال اور توفیق بھلائی کرنے کی اسے دویں گے اور وہ کبھی محتاج نہ ہوگا ۵ یعنے اول پڑھو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پھر قرآن کا پڑھنا شروع کرو ۶ یعنے یہ فرق نہیں جانتے کہ حکم بدلنے میں کیا خوبی اور کیا حکمت ہے ۷ یعنی جبرئیل علیہ السلام ۸ یعنی ہر حال میں اسکے حکم کے موافق راہ سوجھا دے اور ہر کام پر دیسی خوشخبری سنا دے ۹ ایک شخص کا غلام رومی نصرانی مکہ میں تھا وہ حضرت صلعم کے پاس آ بیٹھتا محبت سے اللہ کا کلام اور پیغمبر کا حال سننے کو کافر کہتے کہ وہی سکھا جاتا ہے

۱۲ ۹

جو لوگ خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے انکو خدا ہدایت نہیں دیتا[1] اور ان کیلئے عذاب الیم ہے (۱۰۴) جھوٹ
افترا تو وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی جھوٹے ہیں (۱۰۵) جو شخص ایمان لانیکے
بعد خدا کے ساتھ کفر کرے وہ نہیں جو کفر پر زبردستی) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو[2] بلکہ وہ
جو دل سے اور دل کھول کر کفر کرے تو ایسوں پر اللہ کا غضب ہے اور انکو بڑا سخت عذاب ہوگا (۱۰۶) یہ اس لئے کہ
انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں عزیز رکھا اور اس لئے کہ خدا کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا[3] (۱۰۷) یہی
لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر خدا نے مُہر لگا رکھی ہے اور یہی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں (۱۰۸) کچھ شک نہیں
یہ آخرت میں خسارہ اٹھانیوالے ہونگے (۱۰۹) پھر جن لوگوں نے ایذائیں اٹھانے کے بعد ترک وطن کیا[4] پھر جہاد کئے اور ثابت
قدم رہے تمہارا پروردگار ان کو بیشک ان (آزمائشوں) کے بعد بخشنے والا اور ان پر رحمت کرنیوالا ہے (۱۱۰)
جس دن ہر متنفس اپنی طرف سے جھگڑا کرنے آئیگا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور کسی کا
نقصان نہیں کیا جائیگا (۱۱۱) اور خدا ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے کہ (ہر طرح) امن چین سے بستی
تھی ہر طرف سے رزق بافراغت چلا آتا تھا مگر ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو خدا نے ان کے اعمال کے سبب
انکو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا[5] (۱۱۲) اور ان کے پاس انہی میں سے ایک پیغمبر آیا تو انہوں
نے اسکو جھٹلایا سو انکو عذاب نے آپکڑا اور وہ ظالم تھے (۱۱۳) پس خدا نے جو تم کو حلال طیب رزق دیا ہے اسے کھاؤ اور
اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو اگر اسی کی عبادت کرتے ہو (۱۱۴) اس نے تم پر مردار اور لہو اور سور کا گوشت حرام کر دیا ہے
اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے[6] (اسکو بھی) ہاں اگر کوئی ناچار ہو جائے تو بشرطیکہ گناہ کرنیوالا نہ ہو اور نہ حد سے

موضح القرآن

۱ یعنی جتنا سمجھائیے وہ نہیں سمجھتے، بے یقین آدمی محروم ہیں

۲ پہلے مذکور ہوئے کافروں کے شبہے، اب فرمایا کہ جو کوئی شبہے سن کر ایمان سے پھر جاوے اس کا یہ حال ہے، مگر ظالم زبردستی سے اگر منہ سے کفر کا لفظ کہلوادے اور دل میں ایمان برقرار رہے تو اسکو گناہ نہیں لیکن اگر مرنا قبول کرے اور لفظ بھی منہ سے نہ کہے تو شہید اکبر ہے۔

۳ جو کوئی ایمان سے پھرا ہے تو اگر دنیا کی غرض سے یا جان کے ڈر سے یا برادری کے خاطر سے یا زر کے لالچ سے، تو جس نے دنیا عزیز رکھی اسکو آخرت کہاں اگر جان کے ڈر سے لفظ کہے تو چاہئیے کہ جب ڈر کا وقت جا چکے تو پھر توبہ و استغفار کر کے ثابت ہو جاوے۔

۴ جیسے خبابؓ اور صہیبؓ اور سالم اور بلال رضی اللہ عنہم

۵ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ مثل اہل مکہ کی ہے کہ یہ لوگ بےخوف تھے قتل ہونے اور لٹ جانے سے اور چین سے رہتے تھے آسودگی کیساتھ آنحضرتؐ کی نبوت کی نعمت کا کفران کیا اور کافر ہوگئے خدا تعالیٰ نے بدل ڈالا انکی فراخی کو قحط سے کہ سات برس قحط رہا بھوک کے مارے مردار کھاتے تھے اور لہو پیتے تھے اور یہ آنحضرتؐ کی دعا کے باعث تھا کہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ اللھم اشدد وطاتک علی مضر وابعث علیہم سنین کسنی یوسف اور اللہ تعالیٰ نے انکے نڈر رہنے کو بدل دیا خوف سے یعنی مسلمانوں کا ڈر انکے دلوں میں

(بقیہ صفحہ ۲۲۸ میں)

نکلنے والا تو خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۱۵) اور یونہی جھوٹ جو تمہاری زبان پر آجائے مت کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے
اور یہ حرام ہے کہ خدا پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو، جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں ان کا بھلا نہیں ہوگا (۱۱۶)
(جھوٹ کا) فائدہ تو تھوڑا سا ہے مگر اس کے بدلے انکو عذاب الیم (بہت) ہوگا (۱۱۷) اور جو چیزیں ہم تم کو
پہلے بیان کر چکے ہیں[۱] وہ ہم نے یہودیوں پر حرام کر دی تھیں اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ وہی
اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے (۱۱۸) پھر جن لوگوں نے نادانی سے برا کام کیا پھر اس کے بعد توبہ کی اور نیکو کار ہو گئے
تو تمہارا پروردگار انکو توبہ کرنے اور نیکو کار ہو جانے کی بعد انکو بخشنے والا اور (ان پر) رحمت کرنیوالا ہے (۱۱۹) بیشک ابراہیم
(لوگوں کے) امام (اور) خدا کے فرمانبردار تھے[۲] جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے[۳] (۱۲۰) اسکی
نعمتوں کے شکر گزار تھے، خدا نے انکو برگزیدہ کیا تھا اور (اپنی) سیدھی راہ پر چلایا تھا (۱۲۱) اور ہم نے انکو دنیا میں بھی
خوبی دی تھی[۴] اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں ہوں گے (۱۲۲) پھر ہمنے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی
اختیار کرو جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے[۵] (۱۲۳) ہفتے کا دن تو انہی لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے اسمیں
اختلاف کیا، اور تمہارا پروردگار قیامت کے دن انمیں ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جنمیں وہ اختلاف کرتے تھے[۶] (۱۲۴) (اے پیغمبر)
لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کیطرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو[۷] جو
اسکے رستے سے بھٹک گیا تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو رستے پر چلنے والے ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے (۱۲۵) اور اگر تم انکو
تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تمکو انسے پہنچی اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنیوالوں کیلئے بہت اچھا ہے[۸] (۱۲۶) اور صبر ہی کرو اور تمہارا صبر بھی خدا ہی
کی مدد سے ہے اور انکی بارے میں غم نہ کرو اور جو یہ بد اندیشی کرتے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہو (۱۲۷) کچھ شک نہیں کہ جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکو کار ہیں خدا انکا مددگار ہے (۱۲۸)

(صفحہ ۲۲۷ کا بقیہ)
پڑ گیا یہاں تک کہ مسلمانوں کے ڈر کے مارے شام کا سفر کرنا چھوڑ دیا
۱۵ یعنے بتوں کے نام جو ذبح کریں ٭

(صفحہ ھذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ یعنے سورۂ انعام میں اور وہ آیت شریفہ وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر کی آیت ہے ۲ یعنی سب کمال اور فضیلتیں انمیں جمع تھیں اور کسی میں سب اکٹھی نہیں پائی جاتیں
۳ یعنی حلال اور حرام میں اصل ملت ابراہیم ہے اور عرب کے لوگ جو کہتے ہیں آپکو حنیف اور شرک کرتے ہیں وہ آپ کی راہ پر نہیں ٭
۴ دنیا کی خوبی آسودگی اور قبولیت سارے جہان میں ٭
۵ یعنی درمیان میں یہود و نصاریٰ کو موافق انکے حال کے اور حکم بھی ہوئے آخری پیغمبر پھر اسی ملت پر آئے ۶ یعنی اصل ملت ابراہیم میں ہفتہ کا کچھ حکم نہ تھا اس امت پر بھی نہیں
۷ یعنی جس سے قضیہ نہ بڑھے
۸ پہلے فرمایا کہ سمجھاؤ بھلی طرح، اب اس میں رخصت دی کہ بدی کے بدلے بدی بری نہیں پر صبر اور بہتر ہے ٭

۱۴

سورۂ بنی اسرائیل مکی ہے اسمیں ایکسو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے ف کو مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصےٰ (یعنی
بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہمنے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں
بیشک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ۝۱ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی تھی اور اسکو بنی اسرائیل کیلئے رہنما
مقرر کیا تھا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہرانا ۝۲ اے ان لوگوں کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں
سوار کیا تھا بیشک نوح (ہمارے) شکرگزار بندے تھے ۝۳ اور ہمنے کتاب میں بنی اسرائیل سے کہہ دیا تھا کہ تم زمین میں
دو دفعہ فساد مچاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے ۝۴ پس جب پہلے (وعدے) کا وقت آیا تو ہم نے اپنے سخت لڑائی لڑنے
والے بندے تم پر مسلط کر دیئے اور وہ شہروں کے اندر پھیل گئے اور وہ وعدہ پورا ہو کر رہا ۝۵ پھر ہم نے دوسری بار تم کو
ان پر غلبہ دیا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمکو جماعت کثیر بنا دیا ۝۶ اگر تم نیکوکاری کرو گے تو اپنی جانوں
کیلئے کرو گے اور اگر اعمال بد کرو گے تو (ان کا) وبال بھی تمہاری ہی جانوں پر ہوگا پھر جب دوسرے وعدے کا وقت
آیا تو ہم نے پھر اپنے بندے بھیجے تاکہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد (بیت المقدس) میں داخل ہو گئے تھے
اسی طرح پھر اسمیں داخل ہو جائیں اور جس چیز پر غلبہ پائیں اسے تباہ کر دیں ۝۷ امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے اور اگر
تم پھر وہی حرکتیں کرو گے تو ہم بھی وہی (پہلا سا سلوک) کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قیدخانہ بنا رکھا ہے ۝۸
یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کیلئے اجر
عظیم ہے ۝۹ اور یہ بھی بتاتا ہے کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کیلئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۝۱۰

ف یہ معراج کی آیت ہے اور علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ بندے کے مراد اس آیت میں جناب رسالتمآب ہیں امت میں سے کسی کا معراج کے بارے میں اختلاف نہیں ہے لیکن اس بارے میں اختلاف ہے کہ وہ جسمانی تھا یا روحانی کوئی کہتا ہے بیداری میں تھا اور جسمانی تھا کوئی کہتا ہے خواب میں تھا اور روحانی تھا کوئی کہتا ہے صرف ایک دفعہ ہوا کوئی کہتا ہے ایک سے زیادہ مرتبہ ہوا مگر ظاہر قرآنی الفاظ سے پایا جاتا ہے کہ بیداری میں ہوا تھا مسجد اقصےٰ سے مراد بیت المقدس ہے اقصےٰ کے معنے ہیں بہت دور اس کا نام اقصیٰ اس لئے ہے کہ مسجد الحرام سے مسافت بعید پر واقع ہے کہتے ہیں کہ مسجد اقصےٰ وہی مسجد ہے جو روئے زمین پر کعبے کے بعد بنائی گئی ۱۲

موضح القرآن

لے کہتے ہیں کہ ان دو نوبت خرابیوں کے درمیان دو سو برس کا تفاوت تھا جب حضرت سلیمان نبی کی اولاد بیت المقدس میں بہت سلطنت کر چکی اور خدا تعالیٰ نے انہیں نعمتیں بہت دیں تب انہوں نے ظلم اور گناہ اور بری شروع کی اسوقت الیس ایک پیغمبر تھے انہوں نے بہتیرا سمجھایا کہ پہلا عذاب جو توریت میں خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا خبردار ہو اور نافرمانی نہ کرو خدا تعالیٰ کی انہوں نے کہنا حضرت ارمیا کا نہ مانا تب خدا تعالیٰ نے بابل کے شہر سے بخت نصر بادشاہ کو بھیجا اس نے آکر بیت المقدس کے شہروں کو لوٹا اور عمارتیں گرائیں اور ویران کیا اور ستر ہزار آدمیوں کو قید کر کے لے گیا پھر خدا تعالیٰ نے ایسا

(بقیہ صـ ۲۳۰ پر)

اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے ۱۱
اور ہم نے دن اور رات کو دو نشانیاں بنایا ہے رات کی نشانی کو تاریک بنایا اور دن کی نشانی کو روشن تاکہ تم
اپنے پروردگار کا فضل (یعنی) روزی تلاش کرو اور برسوں کا شمار اور حساب جانو اور ہم نے ہر چیز کی (بخوبی)
تفصیل کر دی ہے ۱۲ اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو (بصورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے اور قیامت کے روز (وہ) کتاب
اسے نکال دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا ۱۳ (کہا جائیگا کہ) اپنی کتاب پڑھ لے تو آج اپنا آپ ہی محاسب
کافی ہے ۱۴ جو شخص ہدایت اختیار کرتا ہے تو اپنے لئے کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو گمراہی کا ضرر بھی اسی کو ہوگا
اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیج لیں عذاب نہیں دیا کرتے ۱۵ اور جب ہمارا
ارادہ کسی بستی کے ہلاک کرنے کا ہوا تو وہاں کے آسودہ لوگوں کو (فواحش پر) مامور کر دیا تو وہ نافرمانیاں کرتے رہے
پھر اس پر (عذاب کا) حکم ثابت ہو گیا اور ہم نے اسے ہلاک کر ڈالا ۱۶ اور ہم نے نوحؑ کے بعد بہت سی امتوں کو
ہلاک کر ڈالا اور تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے والا کافی ہے ۱۷ جو شخص دنیا (کی آسودگی)
کا خواہشمند ہو تو ہم اس میں سے جسے چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں جلد دے دیتے ہیں پھر اس کیلئے جہنم کو (ٹھکانہ)
مقرر کر رکھا ہے جس میں وہ نفرین سن کر اور (درگاہ خدا سے) راندہ ہو کر داخل ہوگا ۱۸ اور جو شخص آخرت کا خواستگار ہو اور اس
میں اتنی کوشش کرے جتنی اسے لائق ہے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش ٹھکانے لگتی ہے ۱۹ ہم انکو
اور انکو سبکو تمہارے پروردگار کی بخشش سے مدد دیتے ہیں اور تمہارے پروردگار کی بخشش (کسی سے) رکی ہوئی نہیں ۲۰
دیکھو ہم نے کس طرح بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اور آخرت (جو ہمیں دنیا سے) بہت برتر اور برتری میں

(صفحہ ۲۲۹ کا بقیہ)
سبب کیا کہ وہ شہر اس سے زیادہ آباد ہوا اور مال و دولت پہلے سے زیادہ خدا نے دی بنی اسرائیل لگے عیش کرنے دو سو برس تک اسی طرح رہے پھر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگے یہانتک کہ حضرت یحییٰؑ کو شہید کیا اور حضرت عیسیٰؑ کو شہید کرنے کی فکر میں ہوئے تب پھر خدا تعالیٰ نے انکے عذاب کرنے کیواسطے طسطوس روم بادشاہ کو بھیجا اس نے آن کر پھر ویسا ہی حال کیا، یعنی لوٹا اور قتل کیا اور عمارت گرائی، اور ویران کیا (صفحہ ھذا)

موضح القرآن

لے یعنی گھبراتا ہے کہ میری دعا شتاب قبول کیوں نہیں ہوتی اور اسکی دعا بعضے اسکے حق میں بری ہے اگر قبول ہو انسان خراب ہے سو ہر طرح اللہ دانا دانا ہے اسی کی رضا پر شاکر رہے ؛

لے یعنے گھبرانے سے فائدہ نہیں ہر چیز کا وقت اور اندازہ مقرر ہے جیسے رات اور دن کسی کے گھبرانے سے اور دعا سے رات کم نہیں ہو جاتی اپنے وقت پر آپ صبح ہوتی ہے اور دونوں نمونے اسی کی قدرت کے ہیں ؛

لے یعنی بری قسمت کیسا ہے ہر عمل ہر کہیں چھوٹ نہیں سکتے وہی نظر آویں گے قیامت کے دن ؛

لے یعنے برے عمل آفت لاتے ہیں پر حق تعالیٰ بن سمجھائے نہیں پکڑتا، رسول بھیجتا ہے اسی واسطے ؛

ے کہتے ہیں کہ منافق یعنی لوگ کہ ظاہر میں ایمان لائے تھے اور دل میں کافر تھے وہ لڑائیوں میں مسلمانوں کے

(بقیہ صفحہ ۲۳۱ پر)

کہیں بڑھ کر ہی (۲۱) اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنانا کہ ملامتیں سُن کر اور بیکس ہو کر بیٹھے رہ جاؤ گے (۲۲)
اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہی کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے
رہو اگر انمیں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ انھیں جھڑکنا
اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا ف (۲۳) اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار
جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کیا ہے تو بھی ان کے حال پر رحمت فرما (۲۴) جو کچھ تمہارے
دلوں میں ہے تمہارا پروردگار اس سے بخوبی واقف ہے اگر تم نیک ہو گے تو وہ رجوع لانے والوں کو بخش دینے والا ہے (۲۵) اور
رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو اور فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ (۲۶) کہ فضول خرچی کرنیوالے تو
شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کی نعمتوں کا کفران کرنیوالا (یعنی ناشکرا) ہی (۲۷) اور اگر
تم اپنے پروردگار کی رحمت (یعنی فراخدستی) کے انتظار میں جسکی تمہیں امید ہو ان (مستحقین) کیطرف توجہ نہ کر سکو
تو ان سے نرمی سے بات کہدیا کرو ف۲ (۲۸) اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا (یعنی بہت تنگ) کر لو کہ کسی کو کچھ
دو ہی نہیں اور نہ بالکل کھول ہی دو (کہ سبھی کچھ دے ڈالو اور انجام یہ ہو) کہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ (۲۹) بیشک تمہارا
پروردگار جسکی روزی چاہتا ہی فراخ کر دیتا ہی اور جسکی روزی چاہتا ہی تنگ کر دیتا ہی وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور
انکو دیکھ رہا ہے ف۲ (۳۰) اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا کیونکہ انکو اور تمکو ہم ہی رزق دیتے ہیں کچھ شک نہیں کہ
ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہی ف۳ (۳۱) اور زنا کے پاس بھی نہ جانا کہ وہ بیحیائی اور بری راہ ہی (۳۲) اور جس جاندار کا مارنا خدا نے
حرام کیا ہی اسے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی بفتوی شریعت) اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے ہم نے اسکے وارث کو اختیار دیا ہی

(بقیہ صفحہ ۲۳۰ کا حاشیہ)
ساتھ جاتے تھے پر غرض انکی جہاد نہ تھی بلکہ وہ اس واسطے جاتے تھے کہ لوٹ کا مال ہاتھ آوے سو خدا تعالی ایسے لوگوں کے متعلق یہ فرماتا ہے ف یعنی کافروں کی عبادت اور نیکیاں قبول نہیں اور مسلمانوں کی نیکیاں ضائع نہ ہونگی ف یعنی خدا تعالی کی بخشش سب کیلئے ہے مسلمانوں کو دین اور دنیا دونوں جگہ اور کافروں کو دنیا ہی میں ہے دین میں نہیں (صفحہ ھذا کا نوٹ) ف۱ یعنی رنج و تاسف اور ناخوشی کا کلمہ منہ سے نہ نکالنا اور گھر کنا جھڑکنا اور یہ جو فرمایا کہ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا یہ اس لئے کہ بڑھاپے میں ماں باپ کی چنداں قدر اور پروا نہیں کیجاتی ورنہ ان کی عزت و حرمت اور ادب و احترام کرنا خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھے دونوں حالتوں میں فرض ہے انسانیت اور سعادتمندی اسی امر کی مقتضی ہے کہ ماں باپ کو خوش و خرم رکھا جائے اور ان کا ادب کیا جائے وہ شخص نہایت خوش نصیب ہے جو ماں باپ کی خدمت کرے اور انکو خوش رکھے۔ ف۲ یعنی دینے کو کچھ پاس نہیں ہے اور تہیدستی کے سبب ان کی طرف توجہ نہیں کر سکتے اور چاہتے یہ ہو کہ خدا دے تو انکو دو تو اس صورت میں انکو نرمی سے سمجھا دیا کرو کہ خدا کے فضل کا مال ہاتھ آتا ہے تو تمکو بھی دیتے ہیں۔

موضح القرآن
ل یعنی خدا اللہ لائق بندگی کے ہے اور کوئی نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ ل یعنی محتاج کو دیکھ کر تنگ نہو جب اسکی حاجت تیرے ذمہ نہیں اللہ کے ذمہ ہے (بقیہ صفحہ ۲۳۲ پر)

اگر ظالم قاتل کی بدائی تو اسکو چاہیئے کہ قتل (کی قصاص) میں زیادتی نہ کرے کہ وہ منصور و فتحیاب ہے ۳۳ اور یتیم کے مال کے پاس
بھی نہ پھٹکنا مگر ایسی طریق سے کہ بہت بہتر ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں ضرور
پرسش ہوگی ۳۴ اور جب کوئی چیز ناپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھر کر دو اور جب تول کر دو تو ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو یہ
بہت اچھی بات اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہے ۳۵ اور (اے بندے) جس چیز کا تجھے علم نہیں اسکے پیچھے نہ پڑ کہ کان
اور آنکھ اور دل ان سب (جوارح) سے ضرور باز پرس ہوگی ۳۶ اور زمین پر اکڑ کر (اور تن کر) مت چل کہ تو زمین کو پھاڑ تو نہیں
ڈالیگا اور نہ لمبا ہو کر پہاڑوں کی چوٹی تک پہنچ جائیگا ۳۷ ان سب (عادتوں) کی برائی تیرے پروردگار کے نزدیک بہت ناپسند
ہے ۳۸ اے پیغمبر یہ ان (ہدایتوں) میں سے ہیں جو خدا نے دانائی کی باتیں تمہاری طرف وحی کی ہیں اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود نہ
بنانا (ایسا کرنے سے) ملامت زدہ اور درگاہ خدا سے راندہ بنا کر جہنم میں ڈالدیئے جاؤ گے ۳۹ (مشرکو) کیا تمہارے پروردگار نے تمکو تو لڑکے
دیئے اور خود فرشتوں کو بیٹیاں بنایا۔ کچھ شک نہیں کہ (یہ) تم بڑی (نامعقول) بات کہتے ہو ۴۰ اور ہم نے اس قرآن میں طرح طرح
کی باتیں بیان کی ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں مگر وہ اس سے اور بدک جاتے ہیں ۴۱ کہدو کہ اگر خدا کیساتھ اور معبود ہوتے
جیسا کہ یہ کہتے ہیں تو وہ ضرور (خدائے) مالک عرش کیطرف (لڑنے بھڑنے کیلئے) رستہ نکالتے ۴۲ وہ پاک ہے اور جو کچھ یہ بکواس
کرتے ہیں اس سے (اس کا رتبہ) بہت عالی ہے ۴۳ ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں سب اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور
(مخلوقات میں سے) کوئی چیز نہیں مگر اسکی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتی ہے لیکن تم اسکی تسبیح کو نہیں سمجھتے بیشک وہ
بردبار اور غفار ہے ۴۴ اور جب تم قرآن پڑھا کرتے ہو تو ہم تم میں اور ان لوگوں میں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے
حجاب پر حجاب کر دیتے ہیں ۴۵ اور ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور انکے کانوں میں ثقل پیدا کر دیتے ہیں اور جب تم

(صفحہ ۲۳۱ سے آگے)

لیکن یہ باتیں پیغمبر کو فرمائی ہیں، جو بیحد سخی تھے جسکے جی سے مال نہ نکل سکے اسکو تقید ہے دینی کا حکیم بھی گرمی والے کو سرد دوا دیتا ہے اور سردی والے کو گرم؛

۵ کافر بیٹیاں مارتے تھے کہ ان کا خرچ کہاں سے لادیں گے؛

۶ یعنی اگر یہ راہ نکلی تو ایک دوسرے کی عورت پر نظر کرے کوئی اسکی عورت پر کرے۔

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ یعنی ہر کسی کو لازم ہے کہ خون کا بدلہ دلانے میں مدد کرے نہ الٹا قاتل کی حمایت کرے، اور وارث کو بھی چاہیئے کہ ایک کے بدلے دو نہ مارے یا قاتل ہاتھ نہ لگا تو اس کے بیٹے بھائی کو نہ مارے ۲ مگر ایسے طریق سے کہ بہتر ہو یعنی اسکے مال کو سنوارے تو مضائقہ نہیں، اور عہد کی پرسش ہوگی یعنی کسی نے قول و قرار صلح کا دیکر بدی کی تو اس کا وبال ضرور پڑتا ہے؛

۳ یعنی جو بات تحقیق معلوم نہ ہو اسکو دعویٰ کر کر نہ کہیئے کہ یوں ہے اور ایسی ہی گواہی دینی ۴ جن باتوں کو منع کیا وہ سب کی بیزاری ہے اور جنکو حکم کیا ان کا نہ کرنا بیزاری ہے ۵ یعنی تم آپ تو بیٹیوں کا ہونا عیب جانتے ہو اور خدا کو کہتے ہو کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یعنی اپنے آپ سے بھی خدا تعالیٰ کو عیب دار جانتے ہو

(بقیہ صفحہ ۲۳۳ پر)

قرآن میں اپنے پروردگار یکتا کا ذکر کرتے ہو تو وہ بدک جاتے اور پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں[1] (٤٦) یہ لوگ جب تمہاری طرف کان لگاتے
ہیں تو جس نیت سے یہ سنتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں اور جب یہ سرگوشیاں کرتے ہیں (یعنی) جب ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے شخص کی
پیروی کرتے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے[2] (٤٧) دیکھو انہوں نے کس کس طرح کی تمہارے بارے میں باتیں بنائی ہیں سو یہ گمراہ ہو رہے
ہیں اور رستہ نہیں پا سکتے (٤٨) اور کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر (بوسیدہ) ہڈیاں اور چور چور ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا ہو کر
اٹھیں گے (٤٩) کہدو کہ (خواہ تم) پتھر ہو جاؤ یا لوہا (٥٠) یا کوئی اور چیز جو تمہارے نزدیک (پتھر اور لوہے سے بھی) بڑی (سخت) ہو
(جھٹ) کہیں گے کہ (بھلا) ہمیں دوبارہ کون جلائیگا؟ کہدو کہ وہی جس نے تمکو پہلی بار پیدا کیا۔ تو (تعجب سے) تمہارے آگے سر
ہلائیں گے[3] اور پوچھیں گے کہ ایسا کب ہوگا؟ کہہ دو امید ہے کہ جلد ہوگا[4] (٥١) جس دن وہ تمہیں پکاریگا تو تم اسکی تعریف کیساتھ
جواب دوگے اور خیال کروگے کہ تم (دنیا میں) بہت کم (مدت) رہے[5] (٥٢) اور میرے بندوں سے کہدو کہ (لوگوں سے) ایسی باتیں کہا
کریں جو بہت پسندیدہ ہوں کیونکہ شیطان (بری باتوں سے) ان میں فساد ڈلوا دیتا ہے کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا
کھلا دشمن ہے[6] (٥٣) تمہارا پروردگار تم سے خوب واقف ہے اگر چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر چاہے تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے تمکو
ان پر داروغہ (بنا کر) نہیں بھیجا[7] (٥٤) اور جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں تمہارا پروردگار ان سے خوب واقف ہے اور ہم نے بعض
پیغمبروں کو بعض پر فضیلت بخشی اور داؤد کو زبور عنایت کی[8] (٥٥) کہو کہ مشرکو جن لوگوں کی نسبت تمہیں (معبود
ہونے کا) گمان ہے انکو بلا دیکھو وہ تم سے تکلیف کے دور کرنے یا اسکو بدل دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے[9] (٥٦) یہ لوگ جنکو
(خدا کے سوا) پکارتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کے ہاں ذریعہ (تقرب) تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون ان میں (خدا کا) زیادہ مقرب
(ہوتا) ہے اور اسکی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اسکے عذاب سے خوف رکھتے ہیں بیشک تمہارے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے[10] (٥٧)

(صفحہ ۲۳۲ کا بقیہ)

۶ یعنی پرایا محکوم بننا کیوں گوارا کرتے تخت کے مالک کو الٹ ڈالتے ۷ یعنی ایسی بری باتوں پر تم کو شتاب نہیں پکڑتا اور توبہ کرو تو بخشتا ہے ۸ یعنی اس قرآن میں ایسی تاثیر ہے اور کافروں پر اثر نہیں ہوتا اسی واسطے کہ اوٹ میں ہیں آفتاب ہے جہان روشن ہے اور جس کی اس طرف پیٹھ ہے اسکے حساب میں کہیں نہیں۔

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ یعنی خفا ہو کر چلے جاتے ہیں اور یہ قرآن پڑھنا تیرا انہیں خوش نہیں آتا ۲ یعنی کافروں کی غرض قرآن سننے سے یہ ہے کہ اسمیں طعنہ ماریں اور عیب پکڑیں ۳ یعنی بات نہ مانیں گے ۴ یعنی قیامت کچھ دور نہیں ۵ یعنی اب شتابی کرتے ہو تب جانو گے کہ دنیا میں کچھ دیر نہ رہے تھے پچاس سو برس ان ہزاروں برس کے سامنے کیا معلوم ہوں ۶ یعنی مذاکرہ میں سخت بات نہ کہیں شیطان لڑائی ڈالتا ہے جب لڑائی پڑے تو اگلا سمجھتا ہو تو بھی نہ سمجھے: ۷ مذاکرہ میں حق والا جھنجھلاتا ہے کہ دوسرا صریح حق کو نہیں مانتا سو فرمایا کہ تم پر ان کا ذمہ نہیں اللہ بہتر جانے جسکو چاہے راہ سوجھا دے ۸ یعنی بعضے نبی تھے کہ جھنجھلا گئے تیرا حوصلہ ان سے زیادہ رکھا اور داؤد کا ذکر کیا دونوں باتیں رکھتے تھے جہاد بھی

(بقیہ صفحہ ۲۳۴ پر)

اور (کفر کرنیوالوں کی) کوئی بستی نہیں مگر قیامت کے دن سے پہلے ہم اسے ہلاک کر دینگے یا سخت عذاب سے معذب
کرینگے یہ کتاب (یعنی تقدیر) میں لکھا جا چکا ہے ۵۸ اور ہم نے نشانیاں بھیجنی اس لئے موقوف کر دیں کہ اگلے لوگوں نے
اسکی تکذیب کی تھی اور ہمنے ثمود کو اونٹنی (نبوت صالح کی کھلی) نشانی دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم جو نشانیاں
بھیجا کرتے ہیں تو ڈرانے کو ۵۹ جب ہمنے تم سے کہا کہ تمہارا پروردگار لوگوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور جو نمائش ہمنے تمہیں دکھائی
اسکو لوگوں کیلئے آزمائش کیا اور اسی طرح (تھوہر کے) درخت کو جسپر قرآن میں لعنت کیگئی اور ہم انہیں ڈراتے ہیں
تو انکو اس سے بڑی (سخت) سرکشی پیدا ہوتی ہے ۶۰ اور جب ہمنے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا
مگر ابلیس نے نہ کیا بولا بھلا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسکو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے ۶۱ (اور از راہ طنز) کہنے لگا کہ دیکھ تو یہی
وہ ہے جسے تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے اگر تو مجھکو قیامت کے دن تک کی مہلت دے تو میں تھوڑے سے شخصوں کے سوا اسکی (تمام) اولاد
کی جڑ کاٹتا رہونگا ۶۲ خدا نے فرمایا (یہاں سے) چلا جا جو شخص انمیں سے تیری پیروی کریگا تو تم سب کی جزا جہنم
ہے (اور وہ) پوری سزا ہے ۶۳ اور انمیں سے جسکو بہکا سکے اپنی آواز سے بہکاتا رہ اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کو چڑھا کر
لاتا رہ اور انکے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدہ کرتا رہ اور شیطان جو وعدے ان سے کرتا ہے سب دھوکا ہے ۶۴
جو میرے (مخلص) بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار کارساز کافی ہے ۶۵ تمہارا پروردگار وہ ہے جو
تمہارے لئے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضل سے (روزی) تلاش کرو بیشک وہ تمپر مہربان ہے ۶۶ اور جب تمکو دریا
میں تکلیف پہنچتی ہے (یعنی ڈوبنے کا خوف ہوتا ہے) تو جنکو تم پکارا کرتے ہو سب اس (پروردگار) کے سوا گم ہو جاتے ہیں
پھر جب وہ تمکو (ڈوبنے سے) بچا کر خشکی کیطرف لیجاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان ہے ہی ناشکرا ۶۷ کیا تم (اس سے

(صفحہ ۲۳۳ کا بقیہ) اور زبور بھی سمجھانے کو دیتی تو دونوں باتیں یہاں بھی موجود ہیں ؛ ۹ یعنی یہ نہیں کر سکتے کہ تم سے کسی اور پر تکلیف ڈال دیں ؛ ۱۰ یعنی جنکو کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اللہ کی جناب میں وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ جو بہت نزدیک ہو اسی کا وسیلہ پکڑیں اور وسیلہ سب کا پیغمبر ہے آخر میں انہی کی شفاعت ہوگی

(صفحہ ھذا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ یعنی تقدیر میں لکھ چکے پھر شہر کے لوگ ایک بزرگ کو پوجتے ہیں کہ ہم اسکی رعیت ہیں اور اسکی پناہ میں ہیں سو وقت آئے پر کوئی نہیں پناہ دے سکتا ۲ یعنی ہدایت نہیں موقوف نشانی پر ؛ ۳ یعنی جب کہدیا کہ رب لوگوں پر احاطہ کئے ہوئے ہے تو آخر سب لوگ مسلمان ہونگے پھر تو نشانی کیوں مانگی اور وہ نمائش معراج ہے کہ لوگ جانچے گئے بعضوں نے مانا اور کچھوں نے جھوٹ جانا اور درخت ملعون یعنی درخت زقوم قرآن میں فرمایا کہ دوزخ والے کھائینگے ایمان والے یقین لائے اور منکروں نے کہا کہ دوزخ کی آگ میں سبز درخت کیونکر ہوگا یہ بھی جانچنا تھا ؛ ۴ یعنی اللہ کے حکم میں شبہے نکالنے یہی چال ہے شیطان کی ؛ ۵ یعنی اپنا مسخر کرونگا جیسے گھوڑے کو لگام دی ؛

(بقیہ صفحہ ۲۳۵ پر)

بیخوف ہو کہ خدا تمہیں خشکی کیطرف (لیجاکر زمین میں) دھنسادے یا تم پر سنگریزوں کی بھری ہوئی آندھی چلادے
پھر تم اپنا کوئی نگہبان نہ پاؤ ﴿۶۸﴾ یا (اس سے) بیخوف ہو کہ تم کو دوسری دفعہ دریا میں لیجائے[۱] پھر تم پر تیز ہوا چلائے
اور تمہارے کفر کے سبب تمہیں ڈبو دے پھر تم اس غرق کے سبب اپنے لئے کوئی ہمارا پیچھا کرنیوالا نہ پاؤ ﴿۶۹﴾ اور ہمنے
بنی آدم کو عزت بخشی اور انکو جنگل اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی[۲] ﴿۷۰﴾
جس دن ہم سب لوگوں کو انکے پیشواؤں کیساتھ بلائینگے تو جن (کے اعمال) کی کتاب انکے داہنے ہاتھ میں دیجائیگی وہ
اپنی کتاب کو (خوش ہو ہو کر) پڑھینگے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا[۳] ﴿۷۱﴾ اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ
آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور (نجات کے) رستے سے بہت دور[۴] ﴿۷۲﴾ اور اے پیغمبر جو وحی ہمنے تمہاری طرف بھیجی ہے
قریب تھا کہ یہ (کافر) لوگ تمکو اس سے بچلادیں تاکہ تم اسکے سوا اور باتیں ہماری نسبت بنالو اور اس وقت وہ تمکو دوست بنالیتے[۵] ﴿۷۳﴾
اگر ہم تمکو ثابت قدم نہ رہنے دیتے تو تم کسی قدر ان کیطرف مائل ہونے ہی لگے تھے[۶] ﴿۷۴﴾ اسوقت ہم تمکو زندگی میں بھی (عذاب کا)
دُونا اور مرنے پر بھی دُونا عذاب چکھاتے پھر تم ہمارے مقابلے میں کسی کو اپنا مددگار نہ پاتے ﴿۷۵﴾ اور قریب تھا کہ یہ لوگ تمہیں زمین (مکہ)
سے پھسلادیں تاکہ تمہیں وہاں سے جلا وطن کردیں اور اس وقت تمہارے پیچھے یہ بھی نہ رہتے مگر کم ﴿۷۶﴾ جو پیغمبر ہمنے تمسے پہلے بھیجے تھے
ان کا (اور انکے بارے میں ہمارا یہی) طریق رہا ہے اور تم ہمارے طریق میں تغیر و تبدل نہ پاؤگے[۷] ﴿۷۷﴾ (اے محمد) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے
تک (ظہر، عصر، مغرب، عشا کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو کیونکہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے[۸] ﴿۷۸﴾
اور بعض حصہ شب میں بیدار ہوا کرو اور تہجد کی نماز پڑھا کرو (یہ شب خیزی) تمہارے لئے (سبب) زیادت (ثواب اور نماز تہجد تمکو نفل)
ہے قریب ہے کہ خدا تم کو مقام محمود میں داخل کرے[۹] ﴿۷۹﴾ اور کہو کہ اے پروردگار مجھے (مدینے میں) اچھی طرح داخل کیجیو اور (مکے سے) اچھی طرح نکالیو

(صفحہ ۲۳۴ کا نوٹ ۵ کا بقیہ)
۵ مال میں شرکت یہ کہ چیزوں کی نیاز اپنے مال میں فرض سمجھتے ہیں اولاد میں یہ کہ ایک کو بتاتے فلانے کا بخشا ہے دوسرا فلانے کا۔ ۶ اس کا فضل یعنی روزی، روزی کو قرآن میں اکثر فضل فرمایا ہے فضل کے معنی زیادتی سو مسلمان کی بندگی ہے واسطے آخرت کے اور دنیا ملتی ہے بڑھتی ہے اور کشتی چلاتا ہے یعنی دریا میں اپنا زور نہیں چلتا، بَلّی یا چپو مار کر، مگر باد سرکشی چلتی ہے سو ہوا اس کے اختیار میں ہے۔ ۷ یعنی خوف کے وقت خدا ہی یاد آتا ہے اور سب بھول جاتے ہیں
(صفحہ ھذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ یعنی خدا کو تمہارے جی میں لا کر تم پھر ناؤ میں چڑھ کر دریا میں چلو۔ ۲ یعنی خلقت پیدا کی سب سے خدا نے آدم کی اولاد کو بزرگی دی ہے یہاں تک کہ فرشتوں کو بھی اولیاء اور انبیا کو بڑائی دی۔ ۳ اس دن عمل کا کاغذ اڑا دینگے نیکوں کے ہاتھ میں آ دیگا داہنی طرف سے اور بروں کو بائیں سے اور پیچھے سے یہ نشانی دیکھ کر نیک خوشی سے پڑھنے لگیں گے۔ ۴ یعنی ہدایت سے اندھا رہا، ویسا ہی آخرت میں بہشت کی راہ سے اندھا ہے اور دور پڑا ہے۔ ۵ کافر کہتے کہ اس کلام میں نصیحت کی باتیں اچھی ہیں مگر ہر جگہ شرک کا عیب کہا ہے یہ بدل ڈالیں تو ہم

(صفحہ ۲۳۶ پر بقیہ)

اور اپنے ہاں سے زور و قوت کو میرا مددگار بنائیو (۸۰) اور کہدو کہ حق آگیا اور باطل نابود ہو گیا بیشک باطل نابود
ہونیوالا ہے (۸۱) اور ہم قرآن (کے ذریعہ) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کیلئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق
میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے (۸۲) اور جب ہم انسان کو نعمت بخشتے ہیں تو روگرداں ہو جاتا ہے اور پہلو پھیر لیتا ہے
اور جب اسے سختی پہنچتی ہے تو ناامید ہو جاتا ہے (۸۳) کہدو کہ ہر شخص اپنے طریق کے مطابق عمل کرتا ہے سو تمہارا پروردگار
اس شخص سے خوب واقف ہے جو سب سے زیادہ سیدھے رستے پر ہے (۸۴) اور تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہدو کہ وہ میرے
پروردگار کی ایک شان ہے اور تم لوگوں کو (بہت ہی) کم علم دیا گیا ہے (۸۵) اور اگر ہم چاہیں تو جو (کتاب) ہم تمہاری
طرف بھیجتے ہیں اسے (دلوں سے) محو کر دیں پھر تم اس کیلئے ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار نہ پاؤ (۸۶) مگر (اس کا قائم رہنا)
تمہارے پروردگار کی رحمت ہے کچھ شک نہیں کہ تم پر اس کا بڑا فضل ہے (۸۷) کہدو کہ اگر انسان اور جن اس بات پر مجتمع ہوں
کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہ لا سکیں اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں (۸۸) اور ہم نے اس قرآن میں سب
باتیں طرح طرح سے بیان کر دی ہیں مگر اکثر لوگوں نے انکار کرنیکے سوا قبول نہ کیا (۸۹) اور کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں
لائینگے جبتک کہ (عجیب و غریب باتیں نہ دکھاؤ یعنی یا تو) ہمارے لئے زمین میں سے چشمہ جاری کر دو (۹۰) یا تمہارا کھجوروں اور
انگوروں کا کوئی باغ ہو اور اس کے بیچ میں نہریں بہا نکالو (۹۱) یا جیسا تم کہا کرتے ہو ہم پر آسمان کے ٹکڑے لا گراؤ یا خدا
اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لے آؤ (۹۲) یا تمہارا سونے کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے
جبتک کہ کوئی کتاب نہ لاؤ جسے ہم پڑھ بھی لیں کہدو کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانیوالا انسان
ہوں (۹۳) اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو انکو ایمان لانے سے اسکے سوا کوئی چیز مانع نہوئی کہ کہنے لگے کہ کیا

(صفحہ ۲۳۵ کا بقیہ)
اس سب کو مانیں ۲ یعنی اگر ہم نہ بچاتے تو اُن کا کہا ماننے کو جی چاہتا تمہارا تھوڑا سا ۳ یعنی یہ جو بات مقرر کر رکھی ہے وہ ہرگز پھرتی نہیں ۵ یعنی دیکھتے ہیں فجر کی نماز کو فرشتے رات اور دن کے ۶ یعنی نیند سے جاگ کر قرآن پڑھا کر یہ حکم سب سے زیادہ تم پر ہے (رسول) کیا ہے کہ تجھ کو مرتبہ بڑا دیتا ہے وہ تعریف کا مقام ہے شفاعت کا جب کوئی پیغمبر نہ بول سکے گا تب حضرت اللہ تعالیٰ سے عرض کر کر خلق کو چھڑا دیں گے تکلیف سے۔ (صفحہ ہذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

ل یعنی اس شہر سے نکال آبرو کر اور کسی جگہ داخل کر آبرو سے ۲ واللہ تم نے مدینہ میں داخل کیا اور وہاں کے لوگ حکم میں رہے جس سے دین کو امداد ہوئی ۳ یعنی غلبہ دین آیا اور کفر بھاگا مکہ سے اور تمام عرب سے ۴ یعنی دل کے شبہے اور شک مٹیں اور اس کی برکت سے بدن کے روگ بھی دفع ہوں ۵ حضرت کے آزمانے کو یہود نے پوچھا سو اللہ نے یہ بتایا کہ ان کو سمجھنے کا حوصلہ نہ تھا آگے بھی پیغمبروں نے خلق سے باریک باتیں نہیں کہیں اتنا ماننا بس ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن میں آپڑی تو وہ جی اٹھا جب نکل گئی وہ مر گیا ۶ یعنی اگر چاہیں تو بھلا دیں قرآن تیرے دل سے ۷ کہتے ہیں کہ نضر بیٹا حارث کا کہتا ہے کہ قرآن شاعر کا بنایا ہوا ہے اگر میں چاہوں تو ویسا کہوں اس پر اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

(بقیہ صفحہ ۲۳۷ پر)

خدا نے آدمی کو پیغمبر کرکے بھیجا ہے[۱] (۹۴) کہدو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے کہ اسمیں (چلتے پھرتے (اور آرام کرتے (یعنی بستے)
تو ہم انکے پاس فرشتے کو پیغمبر بناکر بھیجتے (۹۵) کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا ہی گواہ کافی ہے وہی اپنے بندوں سے خبردار اور
انکو دیکھنے والا ہے (۹۶) اور جس شخص کو خدا ہدایت دیوے وہی ہدایت یاب ہے اور جنکو گمراہ کرے تو تم خدا کے سوا انکے رفیق
نہیں پاؤگے اور ہم انکو قیامت کے دن اوندھے منہ اندھے گونگے اور بہرے (بناکر) اٹھائینگے[۲] اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے
جب (اسکی آگ) بجھنے کو ہوگی تو ہم انکو (عذاب دینے کیلئے اور بھڑکا دینگے (۹۷) یہ انکی سزا ہے اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں
سے کفر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب ہم (مرکر بوسیدہ) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائینگے تو کیا از سرنو پیدا کئے جائینگے (۹۸)
کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس بات پر قادر ہے کہ ان جیسے (لوگ) پیدا کردے
اور اس نے ان کیلئے ایک وقت مقرر کر دیا ہے جسمیں کچھ شک نہیں[۳] تو ظالموں نے انکار کرنیکے سوا اسے قبول نہ کیا (۹۹) کہدو کہ
اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے[۴] تو تم خرچ ہو جانے کے خوف سے (انکو) بند رکھتے اور
انسان دل کا بہت تنگ ہے (۱۰۰) اور ہم نے موسیٰؑ کو نو کھلی نشانیاں دیں[۵] تو بنی اسرائیل سے دریافت کرلو کہ جب وہ انکے
پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا کہ موسیٰ میں خیال کرتا ہوں کہ تم پر جادو کیا گیا ہے[۶] (۱۰۱) انہوں نے کہا کہ تم یہ جانتے ہو
کہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار کے سوا انکو کسی نے نازل نہیں کیا (اور وہ بھی تم لوگوں کے) سمجھانے کو[۷] اور اے فرعون!
میں خیال کرتا ہوں کہ تم ہلاک ہو جاؤگے (۱۰۲) تو اس نے چاہا کہ انکو سرزمین (مصر) سے نکالدے تو ہم نے اسکو اور جو اسکے ساتھ تھے سبکو
ڈبو دیا (۱۰۳) اور اسکے بعد بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس ملک میں رہو سہو پھر جب آخرت کا وعدہ آجائیگا تو ہم تم سبکو جمع کرکے
لے آئینگے (۱۰۴) اور ہم نے اس قرآن کو سچائی کیساتھ نازل کیا ہے اور وہ سچائی کیساتھ نازل ہوا[۸] اور (اے محمدؐ) ہم نے تمکو صرف خوشخبری دینے والا

(صفحہ ۲۳۶ کا بقیہ)
۵ یعنی گہری ہوں اور پانی خوب جاتا ہوں انمیں ۵ یعنی قرآن
— (صفحہ ہذا کا نوٹ) —

موضح القرآن

۱ یعنی اس بات کے کہنے نے انکو مسلمان نہونے دیا جو کہتے ہیں کہ انسان خدا کے بھیجنے کے لائق نہیں چاہیئے تھا فرشتے کو بھیجتا رسول کرکے ۲ یعنی نہ خوشی کی بات سنینگے نہ امن کی راہ دیکھینگے نہ کسی سے بات کہنے کے لائق ہونگے ۳ یعنی اگر تمام عالم کی روزی تمہارے اختیار میں ہو ۴ یعنی موت یا قیامت ۵ یعنی نو معجزے اور وہ عصا اور ید بیضا اور ٹڈی کا پیدا ہونا اور غائب ہونا اور مینڈک اور طوفان اور کافروں کا پانی لہو ہو جانا اور قحط اور پتھر سے پانی نکلنا اور من و سلویٰ کا آنا ۶ کیونکہ ایسی باتیں کہتا ہے جو کسی نے سنی نہیں ۷ یعنی تو جانتا ہے کہ یہ معجزے خدا نے بھیجے ہیں روشن صریح جو دلیل ہے میرے نبی ہونے پر ۸ یعنی بیچ میں بدلا نہیں گیا

۱۲

اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے ۔ ۱۰۵ اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کر کے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ٹھیر ٹھیر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اسکو
آہستہ آہستہ اتارا ہے ۔ ۱۰۶ کہدو کہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ (یہ فی نفسہ حق ہے) جن لوگوں کو اس سے پہلے علم (کتاب) دیا گیا ہے جب وہ
انکو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں ۔ ۱۰۷ اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہمارے پروردگار
کا وعدہ پورا ہو کر رہا ۔ ۱۰۸ اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں (اور) روتے جاتے ہیں اور اس سے انکو اور زیادہ عاجزی پیدا ہوتی ہے ۔ ۱۰۹
کہدو کہ تم (خدا کو) اللہ (کے نام سے) پکارو یا رحمٰن (کے نام سے) جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں اور نماز نہ بلند آواز سے پڑھو
اور نہ آہستہ بلکہ اس کے بیچ کا طریقہ اختیار کرو ۔ ۱۱۰ اور کہو کہ سب تعریف خدا ہی کو ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے
اور نہ اسکی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ اس وجہ سے کہ وہ عاجز و ناتواں ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اسکو بڑا جان کر اسکی بڑائی کرتے رہو ۔ ۱۱۱

سورۂ کہف مکی ہے اور اس میں ایک سو دس آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سب تعریف خدا ہی کو ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر (یہ) کتاب نازل کی اور اسمیں کسی طرح کی کجی (اور پیچیدگی) نہ رکھی ۔ ۱
(بلکہ) سیدھی (اور سلیس اتاری) تاکہ (لوگوں کو) عذاب سخت سے جو اسکی طرف سے (آنیوالا) ہے ڈرائے اور مومنوں کو جو نیک عمل
کرتے ہیں خوشخبری سنائے کہ ان کیلئے (ان کے کاموں کا) نیک بدلہ (یعنی بہشت) ہے ۔ ۲ جسمیں وہ ابد الآباد رہیں گے ۔ ۳ اور ان
لوگوں کو بھی ڈرائے جو کہتے ہیں کہ خدا نے (کسی کو) بیٹا بنا لیا ہے ۔ ۴ انکو اس بات کا کچھ بھی علم نہیں اور نہ انکے باپ دادا ہی کو (تھا یہ) بڑی
سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے (اور کچھ شک نہیں کہ) یہ جو کچھ کہتے ہیں محض جھوٹ ہے ۔ ۵ (اے پیغمبرؐ) اگر یہ اس کلام پر
ایمان نہ لائیں تو شاید تم ان کے پیچھے رنج کر کر کے اپنے تئیں ہلاک کر دو گے ۔ ۶ جو چیز زمین پر ہے ہم نے اسکو زمین کیلئے آرائش بنایا ہے تاکہ
لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون اچھے عمل کرنیوالا ہے ۔ ۷ اور جو چیز زمین پر ہے ہم اسکو (نابود کر کے) بنجر میدان کر دیں گے ۔ ۸

موضح القرآن

ل یعنی کتاب سے مطلب فقط معنے سمجھ کر نہیں اور اس کے لفظ بھی ہیں پڑھ کر، غرض ہے کہ نور و برکت اترتا ہے اسی واسطے سورتیں اور آیتیں جدا جدا رکھیں اور تھوڑا تھوڑا اتارا ہر وقت پر اس کے موافق حکم ۔ ۲ یعنی اگلے کلام پہچاننے والے اسکو پہچانتے ہیں اور وعدہ جو تھا کہ آخر زمانے میں ایک کلام اترے گا ٹھیک پاتے ہیں ۔ ۳ نماز میں سجدہ دو بار ہو تک ہے اس واسطے فرمایا پہلی بار اس کلام کی تاثیر سے تعجب ہوتا ہے اور دوسری بار عاجزی سے ۔ ۴ رحمٰن نام اللہ کا لوگ جانتے نہ تھے اس پر فرمایا کہ نام بہتیرے ہیں اللہ وہی ایک ہے ۔ ۵ اور پکارنے کی نماز میں بہت چلانا بھی نہیں اور بہت دبی آواز بھی نہیں بیچ کی چال پسند ہے ۔ ۶ یعنی اس پر کبھی ذلت ہی نہیں کہ مددگار چاہیئے ۔ ۷ یعنی جتنا برا اور بہت عذاب خدا تعالیٰ کر سکتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا ۔ ۸ یہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی امت کے کافر اور مکہ کے لوگ کہتے تھے مکہ کے لوگ تو کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور وہ حضرت عزیرؑ کو اور حضرت عیسیٰؑ کو کہتے ہیں کہ خدا کے بیٹے ہیں ۔ ۹ یعنی مقررہ جھوٹ ہے یہ بات خدا تعالیٰ کی ہرگز اولاد نہیں ایسا برا بہتان ہے خدا تعالیٰ پر کہ اس بات سے آسمان اور زمین چاہیئے کہ پھٹ جاویں ۔ ۱۰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کافروں سے یہ بات سن کر

(بقیہ ۲۳۹ پر)

کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار اور لوح والے ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے (۹) جب وہ جوان غار میں جا رہے تو کہنے لگے کہ ای ہمارے پروردگار
ہمپر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما! اور ہمارے کام میں درستی (کی سامان) مہیا کر (۱۰) تو ہمنے غار میں کئی سال تک انکے کانوں پر
(نیند کا) پردہ ڈالے (یعنی انکو سلائے) رکھا (۱۱) پھر انکو جگا اٹھایا تاکہ معلوم کریں کہ جتنی مدت وہ (غار میں) رہے دونوں جماعتوں میں سے
اسکی مقدار کس کو خوب یاد ہے (۱۲) ہم انکے حالات تمسے صحیح صحیح بیان کرتے ہیں وہ کئی جوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے
اور ہمنے انکو اور زیادہ ہدایت دی تھی (۱۳) اور انکے دلوں کو مربوط (یعنی مضبوط) کر دیا جب وہ (اٹھ) کھڑے ہوئے تو کہنے لگے کہ
ہمارا پروردگار آسمانوں اور زمین کا مالک ہے ہم اسکے سوا کسی کو معبود (سمجھ کر) نہ پکاریں گے (اگر ایسا کیا) تو اسوقت ہمنے بعید از عقل بات
کہی (۱۴) ان ہماری قوم کے لوگوں نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں بھلا یہ ان (کے خدا ہونے) پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے
تو اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو خدا پر جھوٹ افترا کرے (۱۵) اور جب تمنے ان (مشرکوں) سے اور جنکی یہ خدا کے سوا عبادت کرتے
ہیں انسے کنارہ کر لیا ہے تو غار میں چل رہو تمہارا پروردگار تمہارے لئے اپنی رحمت وسیع کر دیگا اور تمہارے کاموں میں آسانی
(کی سامان) مہیا کریگا (۱۶) ع۱ اور جب سورج نکلے تو تم دیکھو کہ (دھوپ) انکے غار سے داہنی طرف سمٹ جائے اور جب غروب ہو تو
ان سے بائیں طرف کترا جائے اور وہ اسکے میدان میں تھے یہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں جسکو خدا ہدایت دے وہ ہدایت یاب ہے اور
جسکو گمراہ کرے تو تم اسکے لئے کوئی دوست راہ بتانے والا نہ پاؤ گے (۱۷) ع۲ اور تم انکو خیال کرو کہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں اور ہم
انکو دائیں اور بائیں کروٹ بدلاتے تھے اور ان کا کتا چوکھٹ پر دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا اگر تم انکو جھانک کر دیکھتے تو پیٹھ
پھیر کر بھاگ جاتے اور ان سے دہشت میں آجاتے (۱۸) اور اسی طرح ہمنے انکو اٹھایا تاکہ آپس میں ایکدوسرے سے دریافت کریں
ایک کہنے والے نے کہا کہ تم (یہاں) کتنی مدت رہے انہوں نے کہا کہ ایکدن یا اس سے بھی کم انہوں نے کہا کہ جتنی مدت تم رہے ہو

(ص۲۳۸ کا بقیہ)
بہت غمگین ہوئے اس واسطے خدا تعالیٰ نے اپنے دوست کی تسلی کیلئے یہ فرمایا ۱۱ یعنی اس کی رزق پر دوڑتا ہے یا اسکو چھوڑ کر آخرت کو بچھتا ہے ۱۲ یعنی گھاس اور درخت چھانٹ کر۔

(صفحہ ھذا کا نوٹ)
ف۱ تفسیروں میں لکھا ہے کہ یہ لوگ روساے قوم کی اولاد تھے ایکدن کہ روز عید تھا وہ باہر میلے میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ بتوں کو پوج رہے ہیں اور ان کے نام پر جانور ذبح کر رہے ہیں خدا نے ان کی دل کی آنکھیں نور بصیرت سے منور کی تھیں تو انہوں نے لوگوں کی بت پرستی کی حرکت کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور دلمیں کہا کہ یہ باتیں تو خدا ہی کیلئے زیبا ہیں جو آسمان اور زمین کو پیدا کرنیوالا ہے پھر یہ اپنی قوم کے لوگوں سے کنارہ کش ہونے لگے چنانچہ سب سے پہلے انمیں سے ایک شخص ایک درخت کے سایہ تلے الگ جا بیٹھا دوسرا بھی وہیں آکر بیٹھ گیا پھر تیسرا بھی ان کے پاس آیا اور بیٹھ گیا چوتھا آیا پھر پانچواں یہ اشخاص ایکدوسرے سے تعارف نہیں رکھتے تھے اسی وجہ سے اپنے دل کا حال ایکدوسرے کو کہتے ہوئے ڈرتے تھے تامل کر رہے تھے آخر ایک سے نہ رہا گیا بولا کہ صاحبو تم جو اپنے بھائی بندوں سے الگ ہو کر یہاں آ بیٹھے ہو اس کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہے اور وہ ہر شخص کو سچائی کے ساتھ بیان کر دینا چاہئے دوسرے نے کہا کہ بھائی سچ تو یہ ہے کہ
(بقیہ صفحہ ۲۴۰ پر)

تمہارا پروردگار ہی اسکو خوب جانتا ہے تو اپنے میں سے کسی کو روپیہ دیکر شہر بھیجو وہ دیکھے کہ نفیس کھانا کون سا ہی تو اسمیں سے
کھانا لے آئے اور آہستہ آئے جائے اور تمہارا حال کسی کو نہ بتائے ۱۹ اگر وہ تمپر دسترس پالیں گے تو تمہیں سنگسار کر دینگے یا پھر
اپنے مذہب میں داخل کر لینگے اور اسوقت تم کبھی فلاح نہیں پاؤ گے ۲۰ اور اسیطرح ہمنے لوگوں کو ان کی حال سی خبردار کر دیا
تاکہ وہ جانیں کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت جس کا وعدہ کیا جاتا ہی اسمیں کچھ بھی شک نہیں اسوقت لوگ انکے بارے میں
باہم جھگڑنے لگے اور کہنے لگے کہ ان کی غار پر عمارت بنادو ان کا پروردگار ان کے حال سی خوب واقف ہے جو لوگ انکے معاملے
میں غلبہ رکھتے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم ان کی غار پر مسجد بنائیں گے ۲۱ بعض لوگ اٹکل پچو کہیں گے کہ وہ تین تھے اور
چوتھا ان کا کتا تھا اور بعض کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا اور بعض کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں
ان کا کتا تھا کہدو کہ میرا پروردگار ہی ان کے شمار سے خوب واقف ہے انکو جانتے بھی ہیں تو تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں تو تم
ان کی معاملے میں گفتگو نہ کرنا مگر سرسری سی گفتگو اور نہ انکے بارمیں ان میں سے کسی سے کچھ دریافت ہی کرنا ۲۲ اور کسی کام
کی نسبت نہ کہنا کہ میں اسے کل کر دونگا ۲۳ مگر انشاءاللہ کہہ کر یعنی اگر خدا چاہے تو کر دونگا اور جب خدا کا نام لینا بھول
جاؤ تو یاد آنے پر لے لو اور کہدو کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کی باتیں بتائے ۲۴ اور اصحاب کہف اپنے
غار میں نو اوپر تین سو سال رہے ۲۵ کہدو کہ جتنی مدت وہ رہے اسے خدا ہی خوب جانتا ہے اسی کو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ
باتیں معلوم ہیں وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے اس کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں اور نہ وہ
اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے ۲۶ اور اپنے پروردگار کی کتاب کو جو تمہارے پاس بھیجی جاتی ہے پڑھتے رہا کرو اسکی باتوں کو
کوئی بدلنے والا نہیں اور اسکے سوا تم کہیں پناہ کی جگہ بھی نہیں پاؤ گے ۲۷ اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اسکی

(صفحہ ۲۳۹ کا بقیہ)
میں نے خیال کیا کہ جو کام ہماری
قوم کے لوگ کر رہے ہیں باطل ہے
اور عبادت کا مستحق صرف خدائے
واحد ہے جو آسمانوں اور زمین کا
خالق ہے تیسرے نے کہا بخدا میرے
دل میں بھی یہی خیال پیدا ہوا
تھا چوتھے نے کہا میرا بھی یہی حال ہے
غرض سب ہمخیال اور ہمصفیر
ہو گئے اور اپنا ایک جدا معبد بنالیا کہ
اسمیں خدائے واحد کی عبادت کرتے
اور پرستش اصنام سے مطلق سروکار نہ
رکھتے ان کا یہ حال لوگوں کو معلوم
ہوا تو انہوں نے بادشاہ سے جا چغلی کھائی
بادشاہ بڑا جابر ظالم اور متعصب تھا
لوگوں کو کفر و شرک پر آمادہ کرتا
اور ان سے جبراً بت پرستی کراتا
بادشاہ نے انکو بلایا اور حال دریافت
کیا انہوں نے سب ماجرا سچ سچ بیان
کر دیا بادشاہ نے انکو ڈرایا دھمکایا
اور کچھ مہلت دی کہ خدا پرستی سے باز
آئیں مگر خدا پرستی اور توحید ایسی
چیز نہیں کہ جب دل میں بیٹھ جائے
تو کبھی نکل سکے انہوں نے یہ صلاح
کی کہ جب ان لوگوں سے تمہیں کوئی
سروکار نہیں رہا تو انمیں رہنا کیا ضرور
ہے بہتر ہے کہ غار میں چل رہیں
آگے مفصل ذکر متن میں ہے
وعلیٰ یعنی جو خدا چاہتا ہے وہی
ہوتا ہے اور خدا کی مدد کے سوا کسی
کو کچھ قدرت نہیں ۱۲
(صفحہ ھذا کا نوٹ)

موضح القرآن
لے سینکڑوں برس رہنا انکو
ایک دن معلوم ہوا مردہ اور سوتا برابر ہے

(بقیہ ۲۴۱ پر)

خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں انمیں سے (گزر کر اور طرف) نہ دوڑیں[۱] کہ تم آرائشِ
زندگانی دنیا کی خواستگار ہو جاؤ[۲] اور جس شخص کے دل کو ہمنے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا
کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہا نہ ماننا[۳] (۲۸) اور کہدو کہ (لوگو) یہ قرآن تمہارے پروردگار کیطرف سے برحق ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو
چاہے کافر رہے ہمنے ظالموں کیلئے دوزخ کی آگ طیار کر رکھی ہے[۴] جس کی قناتیں انکو گھیر رہی ہونگی اور اگر فریاد کرینگے تو ایسے کھولتے
ہوئے پانی سے انکی دادرسی کیجائیگی (جو) پگلے ہوئے تانبے کیطرح (گرم ہوگا اور جو) مونہوں کو بھون ڈالیگا (انکے پینے کا) پانی بھی
برا اور آرامگاہ بھی بری (۲۹) (اور) جو ایمان لائے اور کام بھی نیک کرتے رہے تو ہم نیک کام کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں کرتے (۳۰)
ایسے لوگوں کیلئے رہنے کے باغ ہیں جنمیں انکے (محلوں کے) نیچے نہریں بہ رہی ہیں انکو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائینگے
اور وہ باریک دیبا اور اطلس کے سبز کپڑے پہنا کریں گے (اور) تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھا کرینگے (کیا) خوب بدلہ اور (کیا) خوب
آرامگاہ ہے[۵] (۳۱) اور ان سے دو شخصوں کا حال بیان کرو جن میں سے ایک کو ہمنے انگور کے دو باغ (عنایت) کئے تھے اور انکے گرداگرد
کھجوروں کے درخت لگا دیئے تھے اور انکے درمیان کھیتی پیدا کردی تھی[۶] (۳۲) دونوں باغ (کثرت سے) پھل لاتے اور اس (کی
پیداوار) میں کسی طرح کی کمی نہ ہوتی اور دونوں میں ہمنے ایک نہر بھی جاری کر رکھی تھی (۳۳) اور (اسطرح) اس شخص کو (انکی)
پیداوار (ملتی رہتی تھی) تو (ایکدن) جبکہ وہ اپنے دوست سے باتیں کر رہا تھا کہنے لگا کہ میں تم سے مال و دولت میں بھی زیادہ ہوں اور جتھے اور
جماعت کے لحاظ سے بھی زیادہ عزت والا ہوں[۷] (۳۴) اور (ایسی شیخیوں سے) اپنے حق میں ظلم کرتا ہوا اپنے باغ میں داخل ہوا کہنے لگا
کہ میں نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی تباہ ہو (۳۵) اور نہ خیال کرتا ہوں کہ قیامت برپا ہو اور اگر میں اپنے پروردگار کیطرف
لوٹایا بھی جاؤں تو (وہاں) ضرور اس سے اچھی جگہ پاؤنگا[۸] (۳۶) تو اس کا دوست جو اس سے گفتگو کر رہا تھا کہنے لگا کہ کیا تم اس (خدا) سے کفر

(صفحہ ۲۴۰ کا بقیہ)

۲ۓ اصحاب کہف کا قصہ تاریخ کی کتابوں نیز توارات میں لکھا ہے کہ ہر کسی کو خبر کہاں ہوسکتی ہے کافروں نے یہود کے سکھانے سے حضرت کو پوچھا آزمانے کو حضرت نے وعدہ کیا کہ کل بتاؤں گا اسی بھروسہ پر کہ جبرئیل آویں گے تو پوچھ لوں گا جبرئیل نہ آئے اٹھارہ دن تک حضرت نہایت غمگین ہوئے آخر یہ قصہ لیکر آئے اور یہ نصیحت کی کہ اگلی بات پر وعدہ نہ کیجئے بغیر انشاء اللہ کہے اگر ایک وقت بھول جاوے تو پھر یاد کر کر کہہ لیوے اور فرمایا کہ امید رکھ کہ تیرا درجہ اللہ اس سے زیادہ کرے یعنی کبھی نہ بھولے ۳ۓ جتنی مدت سو کر وہ جاگے تھے تاریخ والے کئی طرح بتلاتے تھے سب سے ٹھیک وہی ہے جو اللہ بتادے یہانتک قصہ ہو چکا۔ (صفحہ ھذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ۓ یعنے مہربانی ان سے کم نہ کر ۲ۓ یعنی ظاہر کے دولتمند کافر کی محبت مت کر کیونکر وہ چاہتے ہیں خوبی اور بھلائی دنیا کے جینے کی ۳ۓ ایک کافر حضرتؐ کو کہنے لگا کہ اپنے پاس رذیلوں کو نہ بیٹھنے دو کہ سردار تمہارے پاس بیٹھیں رذال کہا غریب مسلمانوں کو اور سردار دولتمند کافروں کو اسی پر یہ آیت آئی ۴ۓ یعنی وہ لوگ جو خدا اور رسولؐ کو نہیں مانتے اور قرآن کو جھوٹ جانتے ہیں اسواسطے تیار کی ہے ۵ۓ حضرتؐ نے فرمایا کہ سونا اور ریشمی کپڑا مردوں کو ملنا ہے بہشت میں جو یہاں پہنے یہ چیزیں وہاں نہ پہنے۔ (بقیہ صفحہ ۲۴۲ پر)

کفر کرتے ہو جس نے تمکو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر تمہیں پورا مرد بنایا ﴿۳۷﴾ مگر میں تو یہ کہتا ہوں کہ خدا ہی میرا پروردگار
ہی اور میں اپنے پروردگار کیساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ﴿۳۸﴾ اور (بھلا) جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے ماشاء اللہ لا قوۃ
الا باللہ کیوں نہ کہا اگر تم مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کمتر دیکھتے ہو ﴿۳۹﴾ تو عجب نہیں کہ میرا پروردگار مجھے تمہارے باغ سے
بہتر عطا فرمائے اور اس (تمہارے) باغ پر آسمان سے آفت بھیجدے تو وہ صاف میدان ہو جائے ﴿۴۰﴾ یا اس (کی نہر) کا پانی گہرا
ہو جائے تو پھر تم اسے نہ لا سکو ﴿۴۱﴾ اور اسکے میووں کو عذاب نے آگھیرا اور وہ اپنی چھتریوں پر گر کر رہ گیا تو جو مال اس نے ان پر
خرچ کیا تھا اس پر (حسرت سے) ہاتھ ملنے لگا اور کہنے لگا کہ کاش میں اپنے پروردگار کیساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ﴿۴۲﴾ (اس وقت)
خدا کے سوا کوئی جماعت اس کی مددگار نہ ہوئی اور نہ وہ بدلہ لے سکا ﴿۴۳﴾ یہاں (سے ثابت ہوا کہ) حکومت سب خدائے برحق ہی کی
ہی اسی کا صلہ بہتر اور (اسی کا) بدلا اچھا ہی ﴿۴۴﴾ اور ان سے دنیا کی زندگی کی مثال بھی بیان کردو (وہ ایسی ہے) جیسے پانی جسے
ہمنے آسمان سے برسایا تو اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی مل گئی پھر وہ چورا چورا ہو گئی کہ ہوائیں اسے اڑاتی پھرتی ہیں
اور خدا تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی ﴿۴۵﴾ مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی (رونق و) زینت ہیں اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں
وہ ثواب کے لحاظ سے تمہارے پروردگار کے ہاں بہت اچھی اور امید کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں ﴿۴۶﴾ اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم
زمین کو صاف میدان دیکھو گے اور ان لوگوں کو ہم جمع کر لینگے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے ﴿۴۷﴾ اور سب تمہارے پروردگار کے
سامنے صف باندھکر لائے جائینگے (تو ہم ان سے کہیں گے کہ) جسطرح ہمنے تمکو پہلی بار پیدا کیا تھا اسیطرح آج تم ہمارے سامنے آئے لیکن تم نے
تو یہ خیال کر رکھا تھا کہ ہمنے تمہارے لئے (قیامت کا) کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا ﴿۴۸﴾ اور (عملوں کی) کتاب (کھول کر) رکھی جائیگی تو تم
گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اسمیں (لکھا) ہوگا اس سے ڈر رہے ہونگے اور کہیں گے ہائے شامت یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے نہ

(صفحہ ۲۴۱ کا بقیہ)

ف ۶ پہلے وقت میں ایک شخص مالدار مرگیا دو بیٹے رہے برابر مال بانٹ لیا ایک نے زمین خریدی دو طرف میووں کے باغ لگائے بیچ میں کھیتی اور ندی کاٹ کرلاکر انیس ڈالی کہ مینہ نہ ہو تو بھی نقصان نہ آوے اور عمدہ جگہ بیاہ کیا اولاد ہوئی اور نوکر رکھے تدبیر دنیا درست کرکے آسودہ گزران کرنے لگا دوسرے نے سب مال راہ خدا میں خرچ کیا آپ قناعت سے بیٹھ رہا ف ۷ مال تو اللہ کی نعمت تھی پر اترانے اور کفر بکنے سے آفت آئی ف ۸ منکر لوگ جانتے ہیں کہ جیسے دنیا میں عیش کرتے ہیں ساتھ گناہوں کے وہی بات ہوگی آخرت میں سو ہرگز ہونا نہیں

(صفحہ ھذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

ف ۱ یعنے اصل آدمی کی خاک ہے پھر مٹی ہے جو باپ کی پیٹھ سے ماں کے پیٹ میں آتی ہے ف ۲ یعنی وہی جو چاہے سو کرے اس بغیر کسی کو طاقت نہیں کچھ کرسکے ف ۳ یعنی ان باتوں کے سبب ایسی ایک باؤ چلے کہ سب اس باغ کے درخت اور کیاریاں جل جاویں ف ۴ رسول نے فرمایا کہ جب آدمی کو اپنے گھر بار میں آسودگی نظر آوے تو یہی لفظ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کر ٹوک نہ لگے ف ۵ آخر اسکے باغ پر وہی ہوا جو اس نیک آدمی کی زبان سے نکلا رات کو آگ

(بقیہ صفحہ ۲۴۳ پر دیکھئے)

برڑی کوئی بات بھی نہیں مگر اسی لکھ رکھا ہے اور جو عمل کئے ہیں سکو حاضر پائیں گے اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کریگا ؏ ۴۹ اور

جب ہمنے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس (نے نہ کیا) وہ جنات میں سے تھا تو اپنی پروردگار کے

حکم سے باہر ہو گیا کیا تم اسکو اور اسکی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں (اور شیطان کی دوستی)

ظالموں کیلئے (خدا کی دوستی کا) برا بدل ہے ۵۰ میں نے انکو نہ تو آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے وقت بلایا تھا اور نہ خود انکی پیدا

کرنے کیوقت اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنیوالوں کو مددگار بناتا ۵۱ اور جسدن خدا فرمائیگا کہ (اب) میرے شریکوں کو جنکی نسبت

تم گمان (الوہیت) رکھتے تھے بلاؤ تو وہ انکو بلائینگے مگر وہ انکو کچھ جواب نہ دینگے اور ہم انکے بیچ میں ایک ہلاکت کی جگہ بنا دینگے ۵۲

اور گنہگار لوگ دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کرلینگے کہ وہ اسمیں پڑنیوالے ہیں اور اس سے بچنے کا کوئی رستہ نہ پائینگے ۵۳ اور ہمنے اس

قرآن میں سمجھانے کیلئے طرح طرح کی مثالیں بیان فرمائی ہیں لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھکر جھگڑالو ہے ۵۴ اور لوگوں کے پاس

جب ہدایت آگئی تو انکو کس چیز نے منع کیا کہ ایمان لائیں اور اپنے پروردگار سے بخشش مانگیں بجز اسکے کہ اس بات کے منتظر ہوں کہ انہیں بھی

پہلوں کا سا معاملہ پیش آئے یا ان پر عذاب سامنے آموجود ہو ۵۵ اور ہم جو پیغمبروں کو بھیجا کرتے ہیں تو صرف اس لئے کہ (لوگوں کو خدا کی نعمتوں کی)

خوشخبریاں سنائیں اور (عذاب سے) ڈرائیں اور جو کافر ہیں وہ باطل (کی سند) سے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس سے حق کو پھسلا دیں اور

انہوں نے ہماری آیتوں کو اور جس چیز سے انکو ڈرایا جاتا ہے ہنسی بنا لیا ۵۶ اور اس سے ظالم کون جسکو اسکے پروردگار کے کلام سے سمجھایا گیا

تو اس نے اس سے منہ پھیر لیا اور جو اعمال وہ آگے کر چکا اسکو بھول گیا ہمنے انکے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور کانوں میں

ثقل (پیدا کر دیا ہے کہ سن نہ سکیں) اگر تم انکو رستے کیطرف بلاؤ تو کبھی رستے پر نہ آئینگے ۵۷ اور تمہارا پروردگار بخشنے والا صاحب رحمت ہے اگر وہ انکو

انکے کرتوتوں پر پکڑنے لگے تو ان پر جھٹ عذاب بھیجدے مگر انکے لئے ایک وقت (مقرر کر رکھا) ہے کہ اسکے عذاب سے کوئی پناہ کی جگہ نہ

صفحہ ۲۴۲ کا بقیہ
لگ گئی آسمان سے سب جل کر ڈھیر ہو گیا مال خرچ کیا پونجی بڑھانے کو وہ اصل بھی کھو بیٹھا
ے یعنے اگر خدا اللہ چاہتا تو وہ عذاب سے بچاتا اور نہیں تو کوئی اسے بچا عذاب سے اور آپ بھی ایسا نہ تھا جو اپنے سے عذاب دور کرتا یا خدائے تعالیٰ سے بدلہ لیتا
ے یعنی خدا اللہ کے بغیر کسی سے نہیں ہوسکتا کہ ایسی مصیبت کیوقت مدد کرے
ے یعنی جب چاہے پھر جلا دے
ے باقی رہنے والی نیکیاں کہ علم سکھاوے جو جاری رہے یا نیک رسم چلاوے یا مسجد کنواں، سرائے، باغ، کھیت وقف کر جائے یا اولاد نیک تربیت کرکے صالح چھوڑ جاوے ے یہ اللہ انکی تنبیہ کو فرمائے گا
(صفحہ ھذا کا نوٹ)

موضح القرآن

ے رب جو ظلم کرے ظلم نہیں سب اسی کا مال ہے یہ ظاہر میں جو ظلم نظر آوے وہ بھی نہیں کرتا بیگناہ دوزخ میں نہیں ڈالتا اور نیکی ضائع نہیں کرتا اور جو کوئی کہے گا کہ گناہ میں میرا کیا اختیار سو یہ بات نہیں اپنے دل سے پوچھے جب گناہ پر دوڑتا ہے اپنے قصد سے دوڑتا ہے اور جو کوئی کہے کہ قصد بھی اسی نے دیا سو قصد دونوں طرف لگ سکتا ہے اور جو کوئی کہے کہ اسی نے ایک طرف لگا دیا سو بندے کی دریافت سے باہر ہے بندے کی معاملت ہر اسکی سمجھ پر بندہ بھی پکڑیگا اسکی گوجو اسی بدی کرے کہے گا کہ اسکا کیا قصور؟ اللہ نے کرا دیا (بقیہ ملاحظہ ہو)

پائینگے ۝۵۸ اور یہ بستیاں (جو ویران پڑی ہیں) جب انہوں نے (کفر کیا) ظلم کیا تو ہم نے انکو تباہ کر دیا اور انکی تباہی کیلئے ایک وقت مقرر کر دیا تھا[۱] ۝۵۹ اور جب موسیٰ (ع) نے اپنے شاگرد سے کہا کہ جبتک میں دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں[۲] ہٹنے کا نہیں خواہ برسوں چلتا رہوں ۝۶۰ جب انکے ملنے کے مقام پر پہنچے تو اپنی مچھلی بھول گئے تو اس نے دریا میں سرنگ کیطرح اپنا رستہ بنا لیا ۝۶۱ جب آگے چلے تو (موسیٰ ؑ نے) اپنے شاگرد سے کہا کہ ہمارے لئے کھانا لاؤ اس سفر سے ہم کو بہت تکان ہو گئی ہے ۝۶۲ (اس نے) کہا کہ بھلا آپنے دیکھا کہ جب ہمنے پتھر کے پاس آرام کیا تھا تو میں مچھلی (وہیں) بھول گیا اور مجھے (آپ سے) اس کا ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا اور اس نے عجب طرح سے دریا میں اپنا رستہ لیا ۝۶۳ (موسیٰ ؑ نے) کہا یہی تو (وہ مقام) ہے جسے ہم تلاش کرتے تھے تو وہ اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے لوٹ گئے ۝۶۴ (وہاں) انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ دیکھا جس کو ہم نے اپنے ہاں سے رحمت (یعنی نبوت یا نعمتِ ولایت) دی تھی اور اپنے پاس سے علم بخشا تھا ۝۶۵ موسیٰ ؑ نے ان سے (جن کا نام خضر تھا) کہا کہ جو علم (خدا کیطرف سے) آپکو سکھایا گیا ہے اگر آپ اسمیں سے مجھے کچھ بھلائی (کی باتیں) سکھائیں تو میں آپکے ساتھ رہوں ۝۶۶ (خضر نے) کہا کہ تم میرے ساتھ رہکر صبر نہیں کر سکو گے ۝۶۷ اور جس بات کی تمہیں خبر ہی نہیں اُس پر صبر کر بھی کیونکر سکتے ہو[۲] ۝۶۸ (موسیٰ ؑ نے) کہا کہ خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیے گا اور میں آپکے ارشاد کے خلاف نہیں کروں گا ۝۶۹ (خضر نے) کہا کہ اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہو تو (شرط یہ ہے) مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا جبتک میں خود اُس کا ذکر تم سے نہ کروں ۝۷۰ تو دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو (خضر نے) کشتی کو پھاڑ ڈالا (موسیٰ نے) کہا کیا آپنے اسکو اسلئے پھاڑا ہے کہ سواروں کو غرق کر دیں یہ تو آپنے بڑی (عجیب) بات کی[۳] ۝۷۱ (خضر نے) کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے ۝۷۲ (موسیٰ نے) کہا کہ جو بھول مجھ سے ہوئی اس پر مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملے میں مجھ پر مشکل نہ ڈالئے[۴] ۝۷۳ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ (رستے میں) ایک لڑکا ملا تو (خضر نے) اسے مار ڈالا (موسیٰ ؑ نے) کہا کہ آپنے ایک بیگناہ شخص کو (ناحق) بغیر قصاص کے مار ڈالا (یہ) تو آپنے بری بات کی[۵] ۝۷۴

(صفحہ ۲۴۳ کا بقیہ)
۲ یعنے اللہ کے بدلے شیطان کو پکڑا اسکی اولاد ہی ہیں جتنے بُت پوجے جاتے ہیں ۳ کافر کہتے تھے کہ جن غیب جانتے ہیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انکو کچھ خبر نہیں پھر تم کس سبب سے انکو میرا شریک کرتے ہو اور شریک کہتے ہو ۴ یعنے خندق آگ سے بھری ۵ یعنی وہ آگ مشرکوں کو چاروں طرف گھیر لیوے گی ۶ یعنی کچھ اور انتظار نہیں ہا مگر یہی کہ پہلوں کیطرح ہلاک ہوں یا قیامت کا عذاب آنکھوں سے دیکھیں ۷ یعنی کافر ناحق اور جھوٹے جھگڑے کرتے ہیں ۸ یعنی پیغمبروں کے معجزے اور قرآن کو ہنسی اور مزاح سمجھتے ہیں ۹ یعنی کافر گناہ کر کے بھول گئے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ان کا بدلہ کیا ملے گا ۱۰ یعنی خدا تعالیٰ کو معلوم ہے کہ کافر ہی مریں گے ۔

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ اوپر ذکر ہوا تھا کہ کافر اپنی دنیا پر مغرور مسلمانوں کو ذلیل سمجھ کر حضرت سے چاہتے تھے کہ انکو اپنے پاس نہ بٹھائیں تو ہم بیٹھیں، اسی پر دو بھائیوں کی کہاوت بیان کی اور دنیا کی کہاوت بیان کی اور ابلیس کا خراب ہونا اپنی خود سے بیان کیا اب قصہ فرمایا موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا کہ اللہ کے لوگ اگر بہتر بھی ہوں تو اپنے آپکو کسی سے بہتر نہیں کہتے، رسول اللہ نے فرمایا کہ موسیٰ اپنی قوم میں (بقیہ صفحہ ۲۴۵ پر دیکھئے)

(خضر نے) کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے (۷۵) انہوں نے کہا کہ اگر میں اس کے بعد
(پھر) کوئی بات پوچھوں (یعنی اعتراض کروں) تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا کہ آپ میری طرف سے عذر (کے قبول کرنے میں غایت) کو پہنچ
گئے (۷۶) پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے اور ان سے کھانا طلب کیا انہوں نے ان کی ضیافت کرنے سے انکار
کر دیا پھر انہوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو (جھک کر) گرا چاہتی تھی خضر نے اسکو سیدھا کر دیا موسیٰ نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو
ان سے (اس کا) معاوضہ لیتے (تا کہ کھانے کا کام چلتا) (۷۷) خضر نے کہا کہ اب مجھ میں اور تجھ میں علیحدگی (مگر) جن باتوں پر تم صبر
نہ کر سکے میں ان کا تمہیں بھید بتائے دیتا ہوں (۷۸) (کہ وہ جو) کشتی تھی) غریب لوگوں کی تھی جو دریا میں محنت (کر کے یعنی
کشتیاں چلا کر گزارہ) کرتے تھے اور ان کے سامنے (کی طرف) ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا تو میں نے
چاہا کہ میں اسے عیب دار کر دوں (تا کہ وہ اسے غصب نہ کر سکے) (۷۹) اور وہ جو لڑکا تھا اسکے ماں باپ دونوں مومن تھے ہمیں اندیشہ ہوا
کہ وہ (بڑا ہو کر جو بدکردار ہوتا کہیں) انکو سرکشی اور کفر میں نہ پھنسا دے (۸۰) تو ہم نے چاہا کہ ان کا پروردگار اسکی جگہ ان کو (اور بچہ)
عطا فرمائے جو پاک طینتی اور محبت میں اس سے بہتر ہو (۸۱) اور جو دیوار تھی سو وہ یتیم لڑکوں کی تھی (جو) شہر میں
(رہتے تھے) اور اسکے نیچے ان کا خزانہ (مدفون) تھا اور انکا باپ ایک نیکبخت آدمی تھا تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ وہ
اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور (پھر) اپنا خزانہ نکالیں یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے اور یہ کام میں نے اپنی طرف سے
نہیں کئے یہ ان باتوں کا راز ہے جن پر تم صبر نہ کر سکے (۸۲) اور تم سے ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں
کہہ دو کہ میں اس کا کسی قدر حال تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں (۸۳) ہم نے اسکو زمین میں بڑی دسترس دی تھی
اور ہر طرح کا سامان عطا کیا تھا (۸۴) تو اس نے (سفر کا) ایک سامان کیا (۸۵) یہاں تک کہ جب سورج کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو

(صفحہ ۲۴۴ کا نوٹ)
نصیحت فرماتے تھے ایک شخص نے پوچھا کہ اے موسیٰ تم سے زیادہ بھی کسی کو علم ہے کہا مجھ کو علم نہیں یہ بات تحقیق تھی پر اللہ کی خوشی تھی کہ یوں کہتے کہ مجھ سے بندے اللہ کے بہت ہیں سب کی خبر اسی کو ہے تب وحی آئی ایک بندہ ہے ہمارا دریا کے ملاپ پاس اسکو زیادہ علم ہے تجھ سے موسیٰ نے دعا کی کہ مجھ کو اسکی ملاقات میسر ہو حکم ہوا کہ ایک مچھلی تل کر ساتھ لے لو تو جہاں بھی مچھلی گم ہو وہ وہاں ملے گا ۲ یعنی تو پیغمبر ہے تیرا حکم ظاہر پر ہے شاید مجھ سے ایسا کام ہو کہ جو ظاہر میں برا ہو اور در اصل اسمیں بھلائی ہو ۳ جب اس ناؤ پر چڑھنے لگے تو ناؤ والوں نے خضر کو پہچان کر مفت چڑھا لیا اس احسان کا بدلہ یہ نقصان اور عیب لگا لیکن کنارے کے قریب پہنچ کر ناؤ توڑ دی جس سے لوگ ڈوبے توڑی تھی کہ ایک تختہ نکال ڈالا ۴ یہ پہلا پوچھنا موسیٰ سے بھول کر ہوا اور دوسرا اقرار کر لے کو اور تیسرا رخصت ہونے کو ۵ یعنی ناحق تو نے اسے مار ڈالا یہ کام تو تو نے بہت برا کیا

(صفحہ ھذا کا نوٹ)
ف ۱ یعنی چونکہ لڑکا ماں باپ کے طریقہ پر نہ ہوتا اور کفر و سرکشی کرتا اس لئے خضر کو یہ ڈر ہوا کہ جب لڑکا بڑا ہو تو اسکے ماں باپ کہیں اسکی محبت میں اندھے ہو کر کفر اور خدا کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہو جائیں اس لئے اسکو مار ڈالا اور یہ مار ڈالنا خدائے تعالیٰ کے حکم سے تھا ۱۲ (بقیہ صفحہ ۲۴۶ پر)

اسے ایسا پایا کہ ایک کیچڑ کی ندی میں ڈوب رہا ہے اور اس (ندی) کے پاس ایک قوم دیکھی ہم نے کہا ذوالقرنین یا تم انکو
خواہ تکلیف دو خواہ ان کے بارے میں بھلائی اختیار کرو (دونوں باتوں کی تم کو قدرت ہے) ۸۶ ذوالقرنین نے کہا کہ جو
(کفر و بدکرداری سے) ظلم کریگا اسے ہم عذاب دیں گے پھر (جب) وہ اپنے پروردگار کیطرف لوٹایا جائیگا تو وہ بھی اسے برا عذاب
دیگا ۸۷ اور جو ایمان لائیگا اور عمل نیک کرے گا اس کیلئے بہت اچھا بدلہ ہے اور ہم اپنے معاملے میں (اس پر کسی طرح کی
سختی نہیں کریں گے بلکہ) اس سے نرم بات کہیں گے ۸۸ پھر اس نے ایک اور سامان (سفر کا) کیا ۸۹ یہانتک کہ سورج کے طلوع ہونیکے
مقام پر پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایسے لوگوں پر طلوع کرتا ہے جن کیلئے ہم نے سورج کے اس طرف کوئی اوٹ نہیں بنائی تھی ۹۰ (حقیقت حال
یوں تھی) اور جو کچھ اس کے پاس تھا ہمکو سب کی خبر تھی ۹۱ پھر اس نے ایک اور سامان کیا ۹۲ یہانتک کہ دو دیواروں کے درمیان
پہنچا تو دیکھا کہ ان کے اس طرف کچھ لوگ ہیں کہ بات کو سمجھ نہیں سکتے ۹۳ ان لوگوں نے کہا کہ ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج
زمین میں فساد کرتے رہتے ہیں بھلا ہم آپ کیلئے خرچ (کا انتظام) کر دیں کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار کھینچ
دیں ۹۴ ذوالقرنین نے کہا کہ خرچ کا جو مقدور خدا نے بخشا ہے وہ بہت اچھا ہے تم مجھے قوت (بازو) سے مدد دو میں تمہارے
اور انکے درمیان ایک مضبوط اوٹ بنا دوں گا ۹۵ تو تم لوہے کے (بڑے بڑے) تختے لاؤ (چنانچہ کام جاری کر دیا گیا)
یہانتک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان (کا حصہ) برابر کر دیا اور کہا کہ (اب اسے) دھونکو یہاں تک کہ جب اس کو
(دھونک دھونک کر) آگ کر دیا تو کہا کہ (اب) میرے پاس تانبا لاؤ کہ اس پر پگھلا کر ڈال دوں ۹۶ پھر ان میں یہ قدرت نہ رہی کہ اس پر
چڑھ سکیں اور نہ یہ طاقت رہی کہ اس میں نقب لگا سکیں ۹۷ بولا کہ یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے جب میرے پروردگار کا وعدہ آ پہنچے گا تو اسکو
(ڈھا کر) ہموار کر دیگا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے ۹۸ (اس روز) ہم انکو چھوڑ دینگے کہ (روئے زمین پر پھیل کر) ایک دوسرے میں گھس

(صفحہ ۲۴۵ کا بقیہ)

موضح القرآن

۱ یعنی اسکی مرمت کی پتھروں اور مٹی سے اور مضبوط کیا اس دیوار کو ۲ یعنی گاؤں کے لوگوں نے مسافر کا حق نہ سمجھا کہ مہمانی کریں انکی دیوار مفت بنائی کیا ضرور تھی ۳ اب کے موسیٰ نے جان بوجھ کر پوچھا رخصت ہونے کو سمجھ لیا کہ یہ علم میرے ڈھب کا نہیں حضرت موسیٰ کا وہ علم تھا جسمیں پیروی کرے خلق تو ان کا بھلا ہو حضرت خضر کا وہ علم کہ دوسرے کو اسکی پیروی بن نہ آوے ۴ اس میں باپ ماں کو بیچھے ایک بیٹی ہوئی ایک نبی سے بیاہی گئی اور ایک نبی جنا جس سے ایک امت چلی ۵ یعنی جو کام خدا کے حکم سے کرتا ہوں اس کی مزدوری نہیں لیتی فائدہ آگے قصہ فرمایا ذوالقرنین بادشاہ کا یہ بھی یہود کے سکھانے سے مکہ کے لوگ پوچھتے تھے پیغمبر کے آزمانے کو جیسے اصحاب کہف کا احوال ؛

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ اسکو کہا یعنی دونوں باتوں کی قدرت دی ہر بادشاہ کو اور ہر حاکم کو قدرت ملتی ہے چاہے خلق کو ستاوے چاہے اپنی خوبی کا ذکر جاری رکھے ۲ حاکم جو عادل ہو اسکی یہی راہ ہے بُروں کو سزا دے بُرائی کی اور بھلوں سے نرمی کرے اس لئے یہ بات کہی یعنی یہ چال اختیار کی ۳ شاید وہ لوگ جنگلی سے ہونگے

(بقیہ ۲۴۷ پر)

جائینگی اور صور پھونکا جائیگا تو ہم سب کو جمع کر لینگے (٩٩) اور اس روز جہنم کو کافروں کے سامنے لائیں گے (١٠٠) جنکی آنکھیں میری
یاد سے پردے میں تھیں اور وہ سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے (١٠١) کیا کافر یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بندوں کو ہمارے سوا اپنا کارساز
بنائیں گے (تو ہم خفا نہیں ہونگے) ہم نے ایسے کافروں کیلئے جہنم کی (مہمانی) طیار کر رکھی ہے (١٠٢) کہدو کہ ہم تمہیں بتائیں
جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں (١٠٣) وہ لوگ جنکی سعی دنیا کی زندگی میں برباد ہو گئی اور وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اچھے کام
کر رہے ہیں (١٠٤) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اسکے سامنے جانیسے انکار کیا تو انکے اعمال ضائع ہو گئے
اور ہم قیامت کے دن انکے لئے کچھ بھی وزن قائم نہیں کرینگے (١٠٥) یہ انکی سزا ہے (یعنی) جہنم اسلئے کہ انہوں نے کفر کیا اور
ہماری آیتوں اور ہمارے پیغمبروں کی ہنسی اڑائی (١٠٦) جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کیلئے بہشت کے باغ مہمانی ہونگے (١٠٧)
ہمیشہ انمیں رہیں گے اور وہاں سے مکان بدلنا نہ چاہیں گے (١٠٨) کہدو کہ اگر سمندر میرے پروردگار کی باتوں کے (لکھنے) کیلئے سیاہی ہو تو قبل
اسکے کہ میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں سمندر ختم ہو جائے اگرچہ ہم ویسا ہی اور (سمندر) اسکی مدد کو لائیں (١٠٩) کہدو کہ میں تمہاری
طرح کا ایک بشر ہوں (البتہ) میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود (وہی) ایک ہے تو جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی
امید رکھے چاہیئے کہ عمل نیک کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے (١١٠)

سورۂ مریم مکی ہے اور اسمیں اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کہیعص (١) (یہ) تمہارے پروردگار کی مہربانی کا بیان (ہے) جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی (٢) جب انہوں
نے اپنے پروردگار کو دبی آواز سے پکارا (٣) اور کہا کہ اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں بڑھاپے کے
سبب کمزور ہو گئی ہیں اور سر (ہے کہ) بڑھاپے (کی وجہ سے) شعلہ مارنے لگا ہے ف۱ اور اے میرے پروردگار!

(صفحہ ٢٤٦ کا بقیہ)
کر گھر بنانا اور چھت ڈالنا انکے دستور نہ ہوگا ہے تاریخ والے شاید انکو کچھ اور کہتے ہونگے اور فی الحقیقت اتنا ہے جو فرمادیا ۵ یعنی کسی کی بولی ان سے نہ ملتی تھی اور دو آڑ دو پہاڑ تھے اس ملک میں اور یاجوج ماجوج کے ملک میں وہی انکا آڑ تھے ان پر چڑھائی نہ تھی مگر بیچ میں کھلا تھا ایک گھاٹا اس رستے یاجوج ماجوج آتے اور لوگوں کو لوٹ مار کر چلے جاتے ۶ یعنی آپس میں بانچھ ڈال کر کچھ مال جمع کر دیں اسکو دیکھا بادشاہ صاحب فوج و اسباب صاحب حکم جانا کہ اس سے یہ کام ہو سکیگا یاجوج ماجوج عرب زبان میں نام ہے ایک قوم کا دو دادوں کی اولاد ہے ایک یاجوج ایک ماجوج نہیں معلوم کہ اس ملک میں ان کا کیا نام تھا ترکوں کے ملک سے لگتے تھے اور قوم میں ترکوں کے بھائی تھے ۷ یعنی مال میرے پاس بہت ہے مگر ہاتھ پاؤں سے ہمارے ساتھ تم بھی کام کرو ۸

(صفحہ ھذا کا نوٹ)
ف۱ یعنی بالوں کی سفیدی کے سبب سر آگ کیطرح چمکنے لگا ۹

موضح القرآن

۱ یہ قیامت کے دن ہوگا جو رب کا وعدہ ہے ۲ یعنی اپنی عقل کی آنکھ نہ تھی کہ قدرتیں دیکھ کر یقین لاویں اور کسی کی بات نہ سنتے ضد سے سمجھانے سمجھیں ۳ یعنی جو دوڑ کی سو واسطے دنیا کے اور آخرت ویران رکھی ۴ وہ آخرت کو نہیں مانتے

(بقیہ صفحہ ٢٤٨ پر)

میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا (۴) اور میں اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے تو
مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما (۵) جو میری اور اولادِ یعقوب کی میراث کا مالک ہو ف اور اے میرے پروردگار اس کو خوش طور
بنائیو (۶) اے زکریا ہم تمکو ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے اس سے پہلے ہمنے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں کیا (۷)
انہوں نے کہا اے میرے پروردگار میرے ہاں کس طرح لڑکا ہوگا جس حال میں میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو
پہنچ گیا ہوں (۸) حکم ہوا کہ اسی طرح (ہوگا) تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور میں پہلے تمکو بھی تو
پیدا کرچکا ہوں اور تم کچھ چیز نہ تھے (۹) کہا کہ اے میرے پروردگار میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما، فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم صحیح و سالم
ہوکر تین (رات دن) لوگوں سے بات نہ کرسکو گے (۱۰) پھر وہ عبادت کے حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو اُن سے اشارے سے کہا
کہ صبح و شام (خدا کو) یاد کرتے رہو (۱۱) اے یحییٰ (ہماری) کتاب کو زور سے پکڑے رہو اور ہمنے اُنکو لڑکپن ہی میں دانائی
عطا فرمائی تھی (۱۲) اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی دی تھی اور وہ پرہیزگار تھے (۱۳) اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنیوالے
تھے اور سرکش اور نافرمان نہیں تھے (۱۴) اور جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وفات پائیں گے اور جس دن زندہ کرکے اُٹھائے جائینگے
اُن پر سلام اور رحمت ہے (۱۵) اور کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی مذکور کرو جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہوکر مشرق کی طرف
چلی گئیں (۱۶) تو انہوں نے اُن کی طرف سے پردہ کرلیا (اُسوقت) ہمنے اُن کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا تو وہ اُن کے سامنے
ٹھیک آدمی (کی شکل) بن گیا (۱۷) مریم بولیں کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں (۱۸) انہوں نے کہا
کہ میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (یعنی فرشتہ) ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں (۱۹) مریم نے کہا کہ میرے ہاں
لڑکا کیونکر ہوگا مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں بدکار بھی نہیں ہوں (۲۰) (فرشتے نے) کہا کہ یونہی (ہوگا) تمہارے پروردگار نے فرمایا کہ یہ

(صفحہ ۲۴۷ کا بقیہ)
تو اس کے واسطے کچھ کام نہ کیا تھا مگر ایک پڑ کیا تو ے ٥ یعنی قرآن کو اور پیغمبروں کو مزاح اور ٹھٹھا سمجھے اس کا بدلہ دوزخ ملے گا ٦ یعنی تمام اسباب عیش کا وہاں میسر اور موجود ہوگا کسی چیز کی احتیاج اور ضرورت نہ ہوگی یعنی سب کچھ ہوگا کسی طرح سے تکلیف اور دکھ اور بے آرامی نہ ہوگی ٧ یعنی اسکی قدرت کا بیان بے انتہا ہے ہرگز کسی کی سمجھ میں اور خیال میں نہیں سما سکتا ٨ یعنی جس وقت خدا تعالیٰ کی بندگی کرنے لگے اس وقت کسی چیز کا دھیان اور خیال دل میں نہ لاوے ہرگز کبھی ٩ حضرت زکریا پیغمبر تھے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی اولاد سے اور سردار تھے بیت المقدس کے ١٠ یعنی دل میں دعا کی یا پکارا ہو اکیلے مکان میں چھپ کر پکارا اس واسطے کہ بوڑھی عمر میں بیٹا مانگتے تھے اگر نہ ملے تو لوگ ہنسیں ۱۲

(صفحہ ہذا کا نوٹ)
ف میراث کے مالک ہونے سے مراد نبوت کا وارث ہونا ہے نہ مال و دولت کا کیونکہ پیغمبروں کی نظر میں مال و دولت کچھ چیز نہیں ہوتا جس کیلئے وہ خدا سے وارث مانگیں انکے نزدیک جو چیز سب سے بہتر اور قابلِ وراثت ہے وہ خدا کا دین اور بندگانِ خدا کی ہدایت ہے اور پیغمبروں سے انہی کاموں کیلئے خدا سے اولاد مانگنے کی توقع ہونی چاہئے نیز جیسا کہ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ پیغمبر کا مال خدا کی راہ میں قربان ہوتا ہے اس کا کوئی وارث نہیں ہوتا ۱۲
(بقیہ ۲۴۹ پر)

مجھے آسان ہے اور (میں اسی طریق پر پیدا کرونگا) تاکہ اسکو لوگوں کیلئے اپنی طرف سے نشانی اور ذریعۂ رحمت (اور مہربانی)
بناؤں اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے (۲۱) تو وہ اس (بچے) کیساتھ حاملہ ہو گئیں اور اسے لیکر ایک دور جگہ چلی گئیں (۲۲) پھر دردِ زہ
انکو کھجور کے تنے کیطرف لے آیا کہنے لگیں کہ کاش میں اس سے پہلے مر چکتی اور بھولی بسری ہو گئی ہوتی (۲۳) اسوقت انکے نیچے
کیجانب سے فرشتے نے انکو آواز دی کہ غمناک نہو، تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے (۲۴) اور کھجور کے تنے
کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی (۲۵) تو کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو اگر تم کسی آدمی کو
دیکھو تو کہنا کہ میں نے خدا کیلئے روزے کی منّت مانی ہے تو آج میں کسی آدمی سے ہرگز کلام نہ کرونگی (۲۶) پھر وہ اس (بچے) کو
اٹھا کر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس لے آئیں وہ کہنے لگے کہ مریم یہ تو تو نے برا کام کیا (۲۷) اے ہارونؑ کی بہن
نہ تو تیرا باپ ہی بداطوار آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی (۲۸) تو مریم نے اس لڑکے کیطرف اشارہ کیا
وہ بولے کہ ہم اس سے کہ گود کا بچہ ہے کیونکر بات کریں (۲۹) بچے نے کہا کہ میں خدا کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی
ہے اور نبی بنایا ہے (۳۰) اور میں جہاں ہوں (اور جس حال میں ہوں) مجھے صاحب برکت کیا ہے اور جبتک زندہ
ہوں مجھکو نماز اور زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے (۳۱) اور (مجھے) اپنی ماں کیساتھ نیک سلوک کرنیوالا (بنایا ہے) اور سرکش و بدبخت
نہیں بنایا (۳۲) اور جس دن میں پیدا ہوا اور جسدن مرونگا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤنگا مجھ پر سلام (و رحمت)
ہے (۳۳) یہ مریم کے بیٹے عیسیٰ ہیں (اور یہ) سچی بات ہے جسمیں لوگ شک کرتے ہیں (۳۴) خدا کو سزاوار نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے
وہ پاک ہے جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے (۳۵) اور بیشک خدا ہی میرا اور تمہارا
پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے (۳۶) پھر (اہل کتاب کے) فرقوں نے باہم اختلاف کیا سو جو لوگ کافر ہوئے ہیں

(ص ۲۴۸ کا بقیہ)

مُوضح القرآن

ل انوکھی چیز ملتے تعجب آیا جب سنا کہ ہوگا تب تعجب کیا
ل یعنی علم کتاب لوگوں کو سکھانے لگا اپنے باپ کی جگہ زور کر یعنی باپ ضعیف تھے اور یہ جوان ہو
ل ایک لڑکے نے بلایا ان کو کھیلنے کو کہا ہم اس واسطے نہیں بنے
ل یعنی آرزو کے لڑکے ایسے ہوتے ہیں وہ ایسا نہ تھا ل اللہ تم بندے کو سلام کہے اس کے معنے کہ اس پر کچھ پکڑ نہیں ل یعنے غسل حیض کرنے کو یہی پہلا حیض تھا تیرہ برس کی عمر تھی یا پندرہ برس کی کنارے ہوئیں شرم سے وہ مکان مشرق کو تھا اب نصاریٰ قبلہ کرتے ہیں مشرق کو
ل یعنی جوان خوش صورت

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

ف ہارون سے مراد یہاں وہ ہارون نہیں ہیں جو حضرت موسیٰؑ کے بھائی تھے کیونکہ وہ تو حضرت مریمؑ سے مدتوں پہلے ہو گزرے تھے یعنی بلحاظ قرابت کے وہ ہارون مراد نہیں ہیں بلکہ نیکوکاری اور پرہیزگاری میں مماثلت کے اعتبار سے مراد ہیں یعنی تم تو ہارون جیسی نیکوکار اور پرہیزگار تھی گویا انکی بہن تھی پھر تو نے یہ کام کیا کیا علی بن ابی طلحہ اور سدی نے کہا کہ ہارون کی بہن اس لئے کہا گیا کہ وہ حضرت موسیٰ کے بھائی ہارون کی نسل سے تھیں اور

(بقیہ صفحہ ۲۵۰ پر)

اُن کو بڑے دن (یعنی قیامت کے روز) حاضر ہونیسے خرابی ہے (۳۷) وہ جس دن ہمارے سامنے آئینگے کیسے سننے والے اور کیسے
دیکھنے والے ہونگے مگر ظالم آج صریح گمراہی میں ہیں (۳۸) اور انکو حسرت (و افسوس) کے دن سے ڈراؤ جب بات فیصل کر دیجائیگی
اور (یہاں) وہ غفلت میں (پڑے ہوئے ہیں) اور ایمان نہیں لاتے (۳۹) ہم ہی زمین کے اور جو لوگ اُس پر (بستے) ہیں انکے
وارث ہیں اور ہماری ہی طرف انکو لوٹنا ہوگا (۴۰) اور کتاب میں ابراہیمؑ کو یاد کرو بیشک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے (۴۱)
جب اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا آپ ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ سنیں اور نہ دیکھیں اور نہ آپکے کچھ کام آسکیں (۴۲)
ابا مجھے ایسا علم ملا ہے جو آپکو نہیں ملا تو میرے ساتھ ہو جئے میں آپکو سیدھی راہ پر چلادونگا (۴۳) ابا شیطان کی پرستش
نہ کیجئے بیشک شیطان خدا کا نافرمان ہے (۴۴) ابا! مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپکو خدا کا عذاب آپکڑے تو آپ شیطان کے
ساتھی ہو جائیں (۴۵) اس نے کہا کہ ابراہیمؑ کیا تو میرے معبودوں سے برگشتہ ہے اگر تو باز نہ آئیگا تو میں تجھے سنگسار کر دونگا
اور تو ہمیشہ کیلئے مجھ سے دور ہو جا (۴۶) ابراہیمؑ نے سلام علیک کہا (اور کہا کہ) میں آپ کیلئے اپنے پروردگار سے بخشش مانگونگا
بیشک وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے (۴۷) اور میں آپ لوگوں سے اور جنکو آپ خدا کے سوا پکارا کرتے ہیں ان سے کنارا کرتا
ہوں اور اپنے پروردگار ہی کو پکارونگا امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کو پکار کر محروم نہیں ہونگا (۴۸) اور جب ابراہیمؑ ان لوگوں سے
اور جنکی وہ خدا کے سوا پرستش کرتے تھے ان سے الگ ہوگئے تو ہمنے انکو اسحاق اور اسحاق کو یعقوب بخشے اور سبکو پیغمبر
بنایا (۴۹) اور انکو اپنی رحمت سے (بہت سی چیزیں) عنایت کیں اور ان کا ذکر جمیل بلند کیا (۵۰) اور کتاب میں
موسیٰؑ کا بھی ذکر کرو بیشک وہ ہمارے برگزیدہ اور پیغمبر مرسل تھے (۵۱) اور ہم نے انکو طور کی داہنی جانب پکارا
اور باتیں کرنے کیلئے نزدیک بلایا (۵۲) اور اپنی مہربانی سے ان کو ان کا بھائی ہارون پیغمبر عطا کیا (۵۳)

(صفحہ ۲۴۹ کا بقیہ) عرب کی عادت ہے کہ جو شخص جس قوم اور قبیلے کا ہوتا ہے اسکو اس قوم اور قبیلے کا بھائی کہکر پکارتے ہیں جیسے تمیمی کو یا اخا تمیم اور مضری کو یا اخا مضر کہتے ہیں اسی طرح یہاں بھی حضرت مریمؑ کو حضرت ہارونؑ کی بہن کہکر پکارا،
ایک حدیث میں ہے کہ جب آیت نصاریٰ نجران نے سنی تو کہا کہ ہارون مریمؑ کے بھائی کیونکر ہو سکتے ہیں؛ وہ تو موسیٰؑ کے بھائی تھے جو صدہا برس پہلے ہو چکے تھے آنحضرتؐ نے یہ اعتراض سنا تو فرمایا کہ یہ ہارون برادر موسیٰ نہیں بلکہ اور ہیں، بنی اسرائیل اپنے بچوں کے نام پیغمبروں اور بزرگوں کے نام پر رکھ لیا کرتے تھے اسی بنا پر بعض مفسرین نے کہا کہ یہ ہارون مریمؑ کے سوتیلے بھائی تھے جو نہایت صالح تھے۔

موضح القرآن

ل نشانی لوگوں کو یعنی بن باپ کا لڑکا پیدا ہوگا اللہ کی قدرت سے ل یعنی جس جگہ میں رہوں لوگوں کو فائدہ ہو دین اور دنیا کا ل یعنی پاک ہے خدا تعالیٰ زن و فرزند سے ل یعنے کسی چیز کے بنانے میں اور کچھ پیدا کرنے میں اسے فکر اور محنت اور ڈھیل ذرا بھی نہیں ۱۲

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

موضح القرآن

ل جبتک حشر کا دن ہے دوزخ سے مسلمان نکل نکل کر بہشت میں جاویں گے تب تک کافر بھی توقع میں ہونگے پھر موت کو مینڈھے کی صورت میں لاکر دوزخ بہشت کے

(بقیہ صفحہ ۲۵۱ پر)

اور کتاب میں اسمٰعیلؑ کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے ۵۴ اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ
کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ اور برگزیدہ تھے ۵۵ اور کتاب میں ادریسؑ کا بھی ذکر کرو وہ بھی نہایت سچے
نبی تھے ۵۶ اور ہم نے انکو اونچی جگہ اٹھا لیا تھا ۵۷ یہ لوگ ہیں جن پر خدا نے پیغمبروں میں سے فضل کیا (یعنی)
اولادِ آدم میں سے اور ان لوگوں میں سے جنکو ہم نے نوحؑ کیساتھ کشتی میں سوار کیا اور ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی اولاد
میں سے اور ان لوگوں میں سے جنکو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدے میں ع
گر پڑتے اور روتے رہتے تھے ۵۸ پھر ان کے بعد چند ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو چھوڑ دیا، گویا اسی کھو دیا اور
خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے لگ گئے سو عنقریب انکو گمراہی (کی سزا) ملے گی ۵۹ ہاں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا
اور عمل نیک کئے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائیگا ۶۰ (یعنی) بہشتِ جاودانی
(میں) جس کا خدا نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے اور جو انکی آنکھوں سے پوشیدہ (ہے) بیشک اس کا وعدہ (نیکوکاروں کے سامنے)
آنیوالا ہے ۶۱ وہ اس میں سلام کے سوا کوئی بیہودہ کلام نہ سنیں گے اور ان کیلئے صبح و شام کھانا تیار رہیگا ۶۲ یہی وہ جنت ہے جس کا ہم اپنے بندوں
میں سے ایسے شخص کو وارث بنائیں گے جو پرہیزگار ہوگا ۶۳ اور (فرشتوں نے پیغمبر کو جواب دیا کہ) ہم تمہارے پروردگار کے حکم کے سوا اتر نہیں سکتے،
جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو پیچھے ہے اور جو انکے درمیان ہے سب اسی کا ہے اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ۶۴ (یعنی) آسمان اور زمین کا
اور جو ان دونوں کے درمیان ہے سب کا پروردگار، تو اسی کی عبادت کرو اور اسی کی عبادت پر ثابت قدم رہو، بھلا تم اس کا کوئی ہمنام جانتے ہو؟ ۶۵ اور کافر انسان
کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤنگا تو کیا زندہ کر کے نکالا جاؤنگا؟ ۶۶ کیا (ایسا) انسان یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اس کو پہلے بھی تو پیدا کیا تھا اور
وہ کچھ بھی چیز نہ تھا؟ ۶۷ تمہارے پروردگار کی قسم ہم انکو جمع کریں گے اور شیطانوں کو بھی، پھر ان سب کو جہنم کے گرد حاضر

(صفحہ ۲۵۰ کا بقیہ)
بیچ سب کو دکھا کر ذبح کریں گے اور پکار دیں گے کہ بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں پڑے ہمیشہ کو وہ دن ہے کہ کافر ناامید ہونگے ۱۲ یعنی اگر تجھے کچھ مشکل ہو تو تیرا کام بر لائے یا فائدہ دے کچھ تجھے، سو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا ۱۳ یعنی میرا کہا مان تو راہ خدا تم کی میں تجھے دکھاؤں ۱۴ یعنی خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت سے شیطان کو دور کیا ہے، تو اس کا کہا مت مان ۱۵ تیری سلامتی رہے یہ رخصت کا سلام ہے معلوم ہوا کہ اگر دین کی بات سے ماں باپ ناخوش ہوں اور گھر سے نکالنے لگیں اور بیٹا بات میٹھی کہکر نکل جاوے وہ بیٹا عاق نہیں اور گناہ بخشوانے کو انہوں نے وعدہ کیا تھا جب اللہ کی مرضی نہ دیکھی تب موقوف کیا ۱۶ یعنی اللہ کی راہ میں ہجرت کی، اپنوں سے دور پڑے اللہ نے ان سے بہتر دیئے اُنسیت کو یہاں اسمٰعیل کا نام نہ فرمایا کہ وہ ان کے پاس نہیں رہے ۱۷ یعنی ہمیشہ لوگ انکی تعریف کرتے رہیں ان پر رحمت بھیجتے رہیں ۱۸ جس کو اللہ سے وحی آئی وہ نبی انہیں جو خاص ہیں امت رکھتے ہیں یا کتاب وہ رسول ہیں ۱۹ ان سے کلام ہوا بیچ میں فرشتہ نہ تھا ۲۰ یعنی ان کے ساتھ مددگار ہوئے ۲۱

(صفحہ ھذا کا نوٹ)
ف ا یعنی نبوت کا درجہ عالی یا دنیا میں مرتبہ رفیع بخشا تھا یا یہ کہ آسمان کیطرف اٹھا لیا ۱۲ (بقیہ صفحہ ۲۵۲ پر)

کریں گے (اور وہ گھٹنوں پر گرے ہوئے ہونگے) ۶۸ پھر ہر جماعت میں سے ہم ایسے لوگوں کو کھینچ نکالیں گے جو خدا سے
سخت سرکشی کرتے تھے ۶۹ اور ہم ان لوگوں سے خوب واقف ہیں جو انہیں داخل ہونیکے زیادہ لائق ہیں ۷۰ اور تم میں سے کوئی شخص
نہیں مگر اسی پر گزرنا ہوگا لے یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے ۷۱ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دینگے اور ظالموں کو
اسمیں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دینگے ۷۲ اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جو کافر ہیں وہ مومنوں سے کہتے
ہیں کہ دونوں فریق میں سے مکان کس کے اچھے اور مجلسیں کس کی بہتر ہیں ۷۳ اور ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتیں ہلاک کر دیں
وہ لوگ (ان سے) ٹھاٹھ اور نمود میں کہیں اچھے تھے ۷۴ کہدو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہے خدا اسکو آہستہ آہستہ مہلت
دیے جاتا ہے یہانتک کہ جب اس چیز کو دیکھ لینگے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے خواہ عذاب اور خواہ قیامت، تو (اسوقت)
جان لیں گے کہ مکان کس کا برا ہے اور لشکر کس کا کمزور ہے ۷۵ اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں خدا انکو زیادہ ہدایت دیتا ہے، اور
نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ تمہارے پروردگار کے صلے کے لحاظ سے خوب اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں ۷۶ بھلا تم نے اس
شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہنے لگا کہ اگر میں ازسرنو زندہ ہوا بھی تو یہی) مال اور اولاد مجھے (وہاں)
ملے گا ۷۷ کیا اس نے غیب کی خبر پالی ہے یا خدا کے یہاں (سے) عہد لے لیا ہے؛ ۷۸ ہرگز نہیں، یہ جو کچھ کہتا ہے ہم اسکو لکھتے
جاتے اور اس کیلئے آہستہ آہستہ عذاب بڑھاتے جاتے ہیں ۷۹ اور جو چیزیں یہ بتاتا ہے ان کے ہم وارث ہونگے اور یہ اکیلا ہمارے سامنے آئیگا ۸۰ اور ان
لوگوں نے خدا کے سوا اور معبود بنالئے ہیں تاکہ وہ انکے لئے موجب عزت و مدد ہوں ۸۱ ہرگز نہیں، وہ معبودان باطل انکی پرستش سے
انکار کریں گے اور انکے دشمن (و مخالف) ہونگے ۸۲ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ انکو برانگیختہ
کرتے رہتے ہیں ۸۳ تو تم ان پر عذاب کیلئے جلدی نہ کرو اور ہم تو ان کیلئے دن شمار کر رہے ہیں ۸۴ جس روز ہم پرہیزگاروں کو خدا کے سامنے

(صـ ۲۵۱ کا بقیہ)

موضح القرآن

لہ ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ جبتک تو آوے میں اسی جگہ ہونگا، وہ ایک برس نہ آیا وہ وہاں ہی رہے لہ یعنی حضرت اسمعیل رب کے پیارے تھے لہ یعنے انبیاء اور اولیاء اور ان کی دوست یہ سب قرآن کو سنکر خدا تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں لہ یعنے دنیا کے مزے میں پڑے جیسے شراب خوری اور تماش بینی کرنے لگے لہ بکبک سنیں گے اور سلام علیک کی آواز بلند سنیں گے لہ وارث آدم کو اول انکو بہشت ملی ہوئی لہ ایکبار جبرئیل کئی روز نہ آئے جب آئے حضرت نے کہا کہ تم ہر روز کیوں نہیں آتے؛ اللہ تعالیٰ نے یہ کلام سکھلایا لہ یعنی ہمارے پیدا ہونے سے پہلے جو کچھ تھا اور ہماری زندگی تک جو کچھ ہوا اور ہوگا اور ہماری موت کے پیچھے جو کچھ ہوگا یہ سب خدا تعالیٰ جانتا ہے لہ اللہ کے نام سب اسی کی صفت ہیں یعنی کوئی ہے اس صفت کا؟

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

لہ یہ فلیمدد کا ترجمہ ہے فلیمدد امر کا صیغہ ہے لیکن اس سے خبر مراد ہے اسی لئے اس کا ترجمہ مہلت دیے جاتا ہے کیا گیا ہے

موضح القرآن

لہ مارے دہشت کے کھڑے سے گر پڑیں گے اور چین سے نہ بیٹھ سکینگے یہی ہوا گھٹنوں پر گرنا لہ یعنی جتنے آدمی ہیں سب کا دوزخ پر گذرنا ہوگا لیکن مومنوں کو آگ

(بقیہ صـ ۲۵۳ پر)

(بطور) مہمان جمع کریں گے ﴿۸۵﴾ اور گنہگاروں کو دوزخ کیطرف پیاسے ہانک لے جائینگے ﴿۸۶﴾ (تو لوگ) کسی کی سفارش کا اختیار
نہ رکھیں گے مگر جس نے خدا سے اقرار لیا ہو ﴿۸۷﴾ اور کہتے ہیں کہ خدا بیٹا رکھتا ہے ﴿۸۸﴾ (ایسا کہنے والو یہ تو تم بری بات (زبان پر)
لائے ہو ﴿۸۹﴾ قریب ہے کہ اس (افترا) سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں ﴿۹۰﴾ کہ انہوں
نے خدا کیلئے بیٹا تجویز کیا ﴿۹۱﴾ اور خدا کو شایاں نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے ﴿۹۲﴾ تمام شخص جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب خدا
کے روبرو بندے ہو کر آئیں گے ﴿۹۳﴾ اس نے ان (سب) کو (اپنے علم سے) گھیر رکھا اور (ایک ایک کو) شمار کر رکھا ہے ﴿۹۴﴾ اور سب
قیامت کے دن اسکے سامنے اکیلے اکیلے حاضر ہونگے ﴿۹۵﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے خدا ان کی محبت
(مخلوقات کے دلوں میں) پیدا کر دے گا ﴿۹۶﴾ (اے پیغمبر) ہم نے یہ (قرآن) تمہاری زبان میں آسان (نازل) کیا ہے تاکہ تم اس سے
پرہیزگاروں کو خوشخبری پہنچا دو اور جھگڑالووں کو ڈر سنا دو ﴿۹۷﴾ اور ہم نے ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک
کر دیا ہے، بھلا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا (کہیں) ان کی بھنک سنتے ہو ﴿۹۸﴾

سورۂ طٰہٰ مکی ہے اور اسمیں ایکسو پینتیس آیتیں | شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور آٹھ رکوع ہیں

طٰہٰ ﴿۱﴾ (اے محمد) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ ﴿۲﴾ بلکہ اس شخص کو نصیحت دینے کیلئے (نازل کیا
ہے) جو خوف رکھتا ہے ﴿۳﴾ یہ اس (ذات برتر) کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمان بنائے ﴿۴﴾ (یعنی خدائے) رحمٰن
جس نے عرش پر قرار پکڑا ﴿۵﴾ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے اور جو کچھ (زمین کی)
مٹی کے نیچے ہے سب اسی کا ہے ﴿۶﴾ اور اگر تم پکار کر بات کہو تو وہ تو چھپے بھید اور نہایت پوشیدہ بات تک کو جانتا ہے ﴿۷﴾
(وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کے (سب) نام اچھے ہیں ﴿۸﴾ اور کیا تمہیں موسیٰ کے حال کی خبر ملی ہے ﴿۹﴾

(صفحہ ۲۵۲ کا بقیہ)
معلوم نہیں ہونے کی۔ یعنی دوزخ پر سے ساری خلقت کو گذرنا خدا نے مقرر کر چکا ہے۔ یعنی دنیا کی زندگی میں مقابلہ دیتے ہیں۔ شکر نہ کئے مددگار کا فر اپنا مددگار سمجھتے ہیں بتوں کو اور ایمان والے اللہ کو۔ یعنی دنیا کی رونق رب کی ہاں کام کی نہیں نیکیاں رہیں گی اور دنیا نہ رہے گی۔ ایک کافر مالدار ایک تھا مسلمان کو کہنے لگا تو مسلمانی سے منکر ہو تو تیری مزدوری دوں۔ اس نے کہا اگر تو مرے اور پھر جیوے تو بھی منکر نہ ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر پھر جیوں گا تو بھی مال اور اولاد وہاں بھی ہو گی تجھ کو مزدوری وہاں دیوں گا۔ اس پر یہ فرمایا۔ یعنی وہاں دولت ملتی ہے ایمان سے کافر چاہے کہ یہاں کی دولت وہاں ملے سو نہیں۔ یعنی اس کا مال اور اولاد اس کی نہیں رہیں گی۔

(صفحہ ھذا کا نوٹ)
جب قرآن نازل ہونا شروع ہوا جناب کثرت سے عبادت کرتے تھے اور بہت زحمت اٹھاتے راتوں کو نماز میں کھڑے رہتے اور قرآن پڑھتے رہتے اس سے ایک تو صحت میں خلل واقع ہونے کا خوف ہوتا تھا دوسرے کافروں نے کہنا شروع کیا کہ قرآن تو آپکے لئے سخت تکلیف کا موجب ہو گیا۔ تب آیت نازل ہوئی اور خدا نے آپ کو ایسی مشقت اٹھانے سے منع فرما دیا۔ ۱۲ موضح القرآن
یعنی زور سے اور خرابی اور رسوائی کی (بقیہ صفحہ ۲۵۴ پر)

جب انہوں نے آگ دیکھی تو اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ تم (یہاں) ٹھیرو میں نے آگ دیکھی ہے (میں وہاں جاتا ہوں) شاید میں اس میں سے
تمہارے پاس انگاری (لاؤں) یا آگ (کے مقام) کا رستہ معلوم کرسکوں[1] (10) جب وہاں پہنچے تو آواز آئی کہ موسیٰ (11) میں تو
تمہارا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دو تم (یہاں) پاک میدان (یعنی) طویٰ میں ہو[2] (12) اور میں نے تم کو انتخاب کرلیا ہے تو
جو حکم دیا جائے اُسے سنو (13) بیشک میں ہی خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کرو اور میری یاد کیلئے نماز
پڑھا کرو[3] (14) قیامت یقیناً آنیوالی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس (کے وقت) کو پوشیدہ رکھوں تاکہ ہر شخص جو کوشش کرے اس کا بدلہ پائے (15)
تو جو شخص اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے (کہیں) تمکو اس کے یقین[4] سے روک نہ دے تو اس صورت میں
تم ہلاک ہوجاؤ (16) اور موسیٰ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے (17) انہوں نے کہا یہ میری لاٹھی ہے اس پر میں سہارا لگاتا ہوں اور اس سے
اپنی بکریوں کیلئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی کئی فائدے ہیں (18) فرمایا کہ موسیٰ اسے ڈال دو (19) تو انہوں نے اسکو ڈال دیا اور
وہ ناگہاں سانپ بنکر دوڑنے لگا (20) خدا نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور ڈرنا مت ہم اسکو ابھی اسکی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے[5] (21)
اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے لگا لو وہ کسی عیب (و بیماری) کے بغیر سفید (چمکتا دمکتا) نکلے گا (یہ) دوسری نشانی (ہے)[6] (22) تاکہ ہم
تمہیں اپنی نشانات عظیم دکھائیں (23) تم فرعون کے پاس جاؤ (کہ) وہ سرکش ہو رہا ہے (24) کہا اے میرے پروردگار (اس کام کیلئے)
میرا سینہ کھول دے (25) اور میرا کام آسان کردے (26) اور میری زبان کی گرہ کھول دے (27) تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں (28) اور میرے گھر والوں
میں سے (ایک کو) میرا وزیر (یعنی مددگار) مقرر فرما (29) (یعنی) میرے بھائی ہارون کو (30) اس سے میری قوت کو مضبوط فرما (31)
اور اسے میرے کام میں شریک کر (32) تاکہ ہم تیری بہت سی تسبیح کریں (33) اور تجھے کثرت سے یاد کریں (34) تو ہمکو ہر حال میں
دیکھ رہا ہے (35) فرمایا موسیٰ تمہاری دعا قبول کی گئی (36) اور ہم نے تم پر ایک بار اور بھی احسان کیا تھا (37) جب ہم نے تمہاری والدہ کو الہام کیا تھا

(صفحہ ۲۵۳ کا بقیہ)
دوزخ میں ہانکتے بےعزتی سے لیجائینگے
۲ یعنی جس کو اللہ نے اقرار کیا دی سفارش کریگا ۳ یعنی بھاری گناہ
۴ یعنی یہ سب نیک اور بد آدمی قیامت کے دن میرے حضور آویں گے اکیلے کوئی بیٹا یا بھائی اور دوست آشنا یا غلام یا نفر یا انکا یہ مال اسباب یا سواری کچھ ساتھ نہ ہوگا بلکہ غلام اور نفر اور صاحب منصب برابر ہونگے
۵ یعنی جب عذاب ہمارا ان لوگوں پر آیا تو وہ ایسے مر کر مٹ گئے کہ کچھ ان کے نشان اور کھوج ان کا نہ رہا کہیں کسی جگہ دنیا میں
۶ چھپا جو آہستہ بولے اور اس سے چھپا جو دل میں ہو ۱۲
(صفحہ ہذا کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یہ قصہ سورۂ قصص اور طٰہٰ اور اعراف میں سے پورا معلوم ہو جب مدین سے مصر کو آئے تو عورت اور بکریاں ساتھ تھیں لیکر جنگل میں رات کی سردی میں راہ بھولے اور عورت کو جننے کا درد ہوا دور سے آگ نظر آئی وہ آگ نہ تھی اللہ کا نور تھا اس سے کلام کیا اور نبی کرکے فرعون کی طرف بھیجا پیچھے عورت اپنے باپ کے گھر پہنچ رہی ۲ وہ میدان آگے سے شاید بزرگ تھا یا اب ہوگیا انکی پاپوش ناپاک تھیں یہود یہ نہیں سمجھتے کہ پاک موزہ پاپوش بھی نماز میں اتار دیتے ہیں ۳ موسیٰ کو بھی پہلی وحی میں نماز کا حکم ہوا اور ہمارے پیغمبر کو بھی ربک فکبر کا حکم ہوا ۴ یعنی وقت کسی کو نہیں بتاتا ۵ یعنی پھر لاٹھی ہوجاوے ۶ برص کی طرح یعنے آزار سے ۱۲

جو تمہیں بتایا جاتا ہے[1] (٣٨) (وہ یہ تھا) کہ اسے (یعنی موسیٰ کو) صندوق میں رکھو پھر اس (صندوق) کو دریا میں ڈالدو تو دریا اسے
کنارے پر ڈال دیگا (اور) میرا اور اس کا دشمن اسے اٹھا لیگا اور (موسیٰ) میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈالدی (اس لیے کہ تم پر مہربانی
کیجائے) اور اس لیے کہ تم میرے سامنے پرورش پاؤ[2] (٣٩) جب تمہاری بہن (فرعون کے یہاں) گئی اور کہنے لگی کہ میں تمہیں ایسا شخص بتاؤں جو
اسکو پالے (تو اس طریق سے) ہمنے تمکو تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ انکی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنج نہ کریں اور تمنے ایک شخص کو
مار ڈالا تو ہمنے تمکو غم سے مخلصی دی اور ہمنے تمہاری کئی بار آزمائش کی[3] پھر تم کئی سال اہل مدین میں ٹھیرے رہے پھر اے موسیٰ[4]
تم (قابلیت رسالت کے) اندازے پر آپہنچے (٤٠) اور میں نے تم کو اپنے کام کے لئے بنایا ہے (٤١) تو تم اور تمہارا بھائی دونوں ہماری
نشانیاں لیکر جاؤ اور میری یاد میں سستی نکرنا (٤٢) دونوں فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہو رہا ہے (٤٣) اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید
وہ غور کرے یا ڈر جائے (٤٤) دونوں کہنے لگے کہ پروردگار ہمیں خوف ہے کہ وہ ہمپر تعدی کرنے لگے یا زیادہ سرکش ہو جائے (٤٥) خدا نے فرمایا کہ ڈرو مت
میں تمہارے ساتھ ہوں (اور) سنتا اور دیکھتا ہوں (٤٦) (اچھا) تو اسکے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپکے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں تو
بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیجئے اور انہیں عذاب نہ کیجئے ہم آپکے پاس آپکے پروردگار کی طرف سے نشانی لیکر آئے ہیں اور جو ہدایت
کی بات مانے اسکو سلامتی ہو (٤٧) ہماری طرف یہ وحی آئی ہے کہ جو جھٹلائے اور منہ پھیرے اسکے لئے عذاب (تیار) ہے (٤٨) (غرض موسیٰ[1] اور ہارون
فرعون کے پاس گئے) اس نے کہا موسیٰ تمہارا پروردگار کون ہے (٤٩) کہا کہ ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اسکی شکل و صورت بخشی پھر
راہ دکھائی (٥٠) کہا تو پہلی جماعتوں کا کیا حال (٥١) کہا کہ ان کا علم میرے پروردگار کو ہے (جو) کتاب میں (لکھا ہوا ہے) میرا پروردگار نہ چوکتا
ہے نہ بھولتا ہے (٥٢) وہ (وہی تو ہے) جس نے تم لوگوں کیلئے زمین کو فرش بنایا اور اسمیں تمہارے لئے رستے جاری کئے اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے
انواع و اقسام کی مختلف روئیدگیاں پیدا کیں (٥٣) کہ خود بھی کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ بیشک ان (باتوں) میں عقل والوں کیلئے

مُوضح القرآن

[1] انکی ماں کو یہ بات خواب میں کہی اس لئے پیغمبر نہ ہوگئیں فرعون نے بنی اسرائیل کے بیٹے مرواتا تھا جب حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے تو انکی ماں ڈریں کہ فرعون کے پیادے خبر پاویں تو مار ہی ڈالیں اور ماں باپ کو ستاویں کہ ظاہر کیوں نہ کیا تب خواب میں یہ دیکھا صندوق نہر میں ڈالدیا وہ فرعون کے باغ میں پہنچا اسکی بی بی نے اٹھایا انکا نام آسیہ تھا بنی اسرائیل میں کی پھر فرعون کو بھی دیکھکر محبت آئی اپنا بیٹا کر کر پالا [2] یہ سارا قصہ سورۂ قصص میں ہے [3] یعنی حضرت شعیبؑ کے پاس اٹھارہ برس یا بیس برس رہے [4] حضرت موسیٰؑ یہ باتیں سن کر وہاں سے چلے اور مصر کی راہ لی اور اپنی قبیلہ کو جو درد دکھاتے چھوڑ آئے تھی اس کا کچھ فکر اور دھیان نہ کیا کہتے ہیں کہ بی بی صفورا اور قافلے کے لوگ ساری رات حضرت موسیٰؑ کی راہ دیکھتے رہے پھر سارا دن راہ دیکھی اور حیران ہوئے اور ڈھونڈا کہیں حضرت موسیٰؑ نہ ملے اتفاقاً مدین کے لوگ آئے تھے بی بی صفورا کو دیکھا اور حال معلوم کیا اور پھر مدین میں حضرت شعیبؑ کے پاس پہنچا دیا پھر جب فرعون ڈوب چکا اور حضرت موسیٰؑ کی خبر مدین پہنچی تب بی بی صفورا آئیں غرضکہ جب حضرت موسیٰؑ مصر کے قریب پہنچے تب ہارونؑ نبی کو غیب سے خبر ہوئی کہ موسیٰؑ آتے ہیں بھائی کی پیشوائی کیلئے آئے ملاقات ہوئی حضرت موسیٰؑ نے سب باتیں حضرت ہارونؑ سے کہیں

(بقیہ صفحہ ٢٥٦ پر)

(بہت سی) نشانیاں ہیں (۵۴) اسی زمین سے ہم نے تمکو پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے دوسری دفعہ
نکالیں گے (۵۵) اور ہمنے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں مگر وہ تکذیب اور انکار ہی کرتا رہا (۵۶) کہنے لگا کہ موسیٰ تم ہمارے
پاس اسلئے آئے ہو کہ اپنے جادو کے زور سے ہمیں ہمارے ملک سے نکالدو (۵۷) تو ہم بھی تمہارے مقابل ایسا ہی جادو لائیں گے تو ہمارے اور اپنے
درمیان ایک وقت مقرر کر لو کہ نہ تو ہم اسکے خلاف کریں اور نہ تم (اور مقابلہ) ایک ہموار میدان میں (ہوگا) (۵۸) موسیٰ نے کہا کہ آپ کیلئے (مقابلے کا)
دن نوروز (مقرر کیا جاتا ہے) اور یہ کہ لوگ اُس دن چاشت کے وقت اکٹھے ہو جائیں (۵۹) تو فرعون لوٹ گیا اور اپنے سامان جمع کر کے پھر
آیا (۶۰) موسیٰ نے ان (جادوگروں) سے کہا کہ ہائے تمہاری کمبختی خدا پر جھوٹ افترا نہ کرو کہ وہ تمہیں عذاب سے فنا کر دیگا اور جس نے
افترا کیا وہ نامراد رہا (۶۱) تو وہ باہم اپنے معاملے میں جھگڑنے اور چپکے چپکے سرگوشی کرنے لگے (۶۲) کہنے لگے کہ یہ دونوں جادوگر ہیں چاہتے ہیں
کہ اپنے جادو کے زور سے تمکو تمہارے ملک سے نکال دیں اور تمہارے شائستہ مذہب کو نابود کر دیں (۶۳) تو تم (جادو کا) سامان اکٹھا کر لو اور پھر
قطار باندھکر آؤ اور آج جو غالب رہا وہی کامیاب رہا (۶۴) بولے کہ موسیٰ یا تو تم (اپنی چیز) ڈالو یا ہم (اپنی چیزیں) پہلے ڈالتے ہیں (۶۵)
موسیٰ نے کہا نہیں تم ہی ڈالو جب انہوں نے چیزیں ڈالیں تو ناگہاں انکی رسیاں اور لاٹھیاں موسیٰ کے خیال میں ایسی آنے
لگیں کہ وہ (میدان میں) اِدھر اُدھر دوڑ رہی ہیں (۶۶) (اسوقت) موسیٰ نے اپنے دل میں خوف معلوم کیا (۶۷) ہمنے کہا خوف نہ کرو بلاشبہ تم ہی
غالب ہو (۶۸) اور جو چیز (یعنی لاٹھی) تمہارے داہنے ہاتھ میں ہے اسے ڈالدو کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے اسکو نگل جائیگی جو کچھ انہوں نے بنایا ہے (یہ تو)
جادوگروں کے ہتھکنڈے ہیں اور جادوگر جہاں جائے فلاح نہیں پائیگا (۶۹) (القصہ یونہی ہوا) تو جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) کہنے لگے کہ ہم ہارون
اور موسیٰ کے خدا پر ایمان لائے (۷۰) (فرعون) بولا کہ پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے بیشک وہ تمہارا
بڑا (یعنی استاد) ہے جس نے تمکو جادو سکھایا ہے سو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں (جانب) خلاف سے کٹوا دونگا اور کھجور کے تنوں پر سولی چڑھوا دونگا

(صہ ۲۵۵ کا بقیہ)
اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے پیغمبر کیا اور فرمایا کہ تم دونوں مل کر جاؤ اور فرعون کو سمجھاؤ کہ تکبر کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کو ایک جانو اور اسکی بندگی کرو نہیں تو تم پر بڑا عذاب ہوگا حضرت ہارونؑ نے یہ سن کر بھائی کو پیغمبری کی مبارکباد دی اور کہا کہ موسیٰؑ فرعون کا جاہ و جلال جیسا تم دیکھا تھا اس سے زیادہ ہوا ہے جو ذرا سی بات میں آدمی کو مار ڈالنے اور سولی کا حکم کرتا ہے حضرت موسیٰؑ یہ سن کر فکرمند ہوئے پھر دونوں نے مل کر جناب باری میں دعا کی جو اگلی آیت میں آتی ہے ۱۲

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

موضح القرآن

ل عقل والے وجود صیان کرتے ہیں یہ سب دیکھ کر اور سمجھتے ہیں کہ بغیر خدا تعالیٰ کے یہ کام کوئی کر نہیں سکتا

۲ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا ہے اور اُسے یہ خدمت دی ہے کہ جس جگہ آدمی کی قبر ہوتی ہے اسی جگہ کی خاک اُٹھا کر اسکی ماں کے پیٹ میں ڈال دیتا ہے پھر اُس خاک کا کچھ بنتا ہے پھر جب وہ مر جاتا ہے تو اسی جگہ میں اسکی گور ہوتی ہے

۳ ایک دن مصر کے لوگ سب عید کو منایا کرتے تھے اور وہ دن انکی عید کا مقرر تھا اس دن اچھی پوشاک پہن کر غریب اور دولتمند سب شہر کے باہر سیر کی جگہ میں جمع ہوتے تھے سو حضرت موسیٰ نے وہی دن مقرر کیا جو دن چڑھے وہاں سب لوگ آویں اور دیکھیں کہ سچا اور جھوٹا کون ہے ۱۲

۴ فرعون ایک اونچے مکان میں تماشا

(بقیہ ۲۵۷ پر)

(اسوقت) تمکو معلوم ہوگا کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیر تک رہنے والا ہے ﴿٧١﴾ انہوں نے کہا کہ جو دلائل ہمارے پاس آگئے ہیں اُنپر
اور جس نے ہمکو پیدا کیا ہے اُنپر ہم آپکو ہرگز ترجیح نہیں دینگے تو آپکو جو حکم دینا ہو دے دیجئے اور آپ جو حکم دے سکتے ہیں وہ صرف اسی دنیا کی
زندگی میں (دے) سکتے ہیں ﴿٧٢﴾ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور اسے بھی جو آپنے ہمسے زبردستی جادو کرایا،
اور خدا بہتر اور باقی رہنے والا ہے ﴿٧٣﴾ جو شخص اپنے پروردگار کے پاس گنہگار ہو کر آئیگا تو اُس کے لئے جہنم ہے جسمیں نہ مریگا نہ جئیگا ﴿٧٤﴾ اور جو
اُسکے روبرو ایماندار ہو کر آئیگا اور عمل بھی نیک کئے ہونگے تو ایسے لوگوں کیلئے اونچے اونچے درجے ہیں ﴿٧٥﴾ (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جنکے
نیچے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ انمیں رہیں گے اور یہ اس شخص کا بدلا ہے جو پاک ہوا ﴿٧٦﴾ اور ہمنے موسیٰ کیطرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو راتوں
رات نکال لیجاؤ پھر اُن کیلئے دریا میں (لاٹھی مار کر) خشک رستہ بنادو پھر تمکو نہ تو (فرعون کے) آپکڑنے کا خوف ہوگا اور نہ (غرق ہونے
کا) ڈر ﴿٧٧﴾ پھر فرعون نے اپنے لشکر کیساتھ اُن کا تعاقب کیا تو دریا (کی موجوں) نے ان پر چڑھ کر انہیں ڈھانک لیا (یعنی ڈبو دیا) ﴿٧٨﴾ اور
فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور سیدھے رستے پر نہ ڈالا ﴿٧٩﴾ اے آلِ یعقوب ہمنے تمکو تمہارے دشمن سے نجات دی اور تورات دینے
کیلئے تمسے کوہ طور کی داہنی طرف مقرر کی اور تمپر من اور سلویٰ نازل کیا ﴿٨٠﴾ (اور حکم دیا کہ) جو پاکیزہ چیزیں ہمنے تمکو دی ہیں انکو
کھاؤ اور اسمیں حد سے نہ نکلنا ورنہ تمپر میرا غضب نازل ہوگا اور جسپر میرا غضب نازل ہوا وہ ہلاک ہو گیا ﴿٨١﴾ اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے
پھر سیدھے رستے پر چلے اسکو میں بخش دینے والا ہوں ﴿٨٢﴾ اور اے موسیٰ تمنے اپنی قوم سے آگے چلے آنے میں کیوں جلدی کی؟ ﴿٨٣﴾ کہا وہ میرے
پیچھے آرہے ہیں اور اے میرے پروردگار میں نے تیری طرف آنے کی جلدی اس لئے کی کہ تو خوش ہو ﴿٨٤﴾ فرمایا کہ ہمنے تمہاری قوم کو تمہارے بعد آزمائش
میں ڈال دیا ہے اور سامری نے انکو بہکا دیا ہے ﴿٨٥﴾ اور موسیٰ غصے اور غم کیحالت میں اپنی قوم کے پاس واپس آئے (اور) کہنے لگے کہ اے میری قوم کیا تمہارے
پروردگار نے تمسے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا (میری جدائی کی) مدت تمہیں دراز (معلوم) ہوئی یا تمنے چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کیطرف سے غضب

(صفحہ ٢٥٦ کا بقیہ)
دیکھنے بیٹھا تھا دیکھا کہ حضرت موسیٰ اور جادوگروں نے کچھ سوال جواب کیا فرعون نے لوگوں سے کہا کہ جادوگروں سے پوچھو کہ کیا باتیں کرتے ہیں ٥ یعنی اسکی قدرت کی نشانیوں کو جادو کہتے ہو اور مقابلہ کرنے آئے ہو اور اس کے ساتھ تم انکو شریک کرتے ہو ان باتوں کو چھوڑو اور ڈرو ٦ یعنی تمہارے دین کو دور کر کے اپنے دین کو مشہور کریں
٧ یعنی تمہاری ہی جیت ہوگی
٨ یعنی جادوگر کا کہیں بھلا نہیں نہ دنیا میں نہ دین میں ٩ حضرت موسیٰ نے جب عصا اپنے ہاتھ سے ڈالا تو وہ گرتے ہی اژدہا بن گیا اور منہ کھول کر پھنکارتا ہوا دوڑا اور ان سب رسیوں اور لکڑیوں کو جو اژدہوں کی صورت بنکر پھرتے تھیں ان کو نگلنا شروع کر دیا جب سبکو نگل چکا تب آدمیوں کیطرف دوڑا لوگ بھاگے تب حضرت موسیٰ نے اسے پکڑ لیا پھر ویسا ہی عصا بن گیا ان جادوگروں نے جب یہ دیکھا تب جانا کہ یہ جادو نہیں ہے بیشک معجزہ نبی کا ہے تب وہ ایمان لے آئے (صفحہ ہذا کا نوٹ)

موضح القرآن

١ کہتے ہیں کہ جادوگروں کو سجدہ کرتے کیوقت خدا تعالیٰ نے بہشت اور اسکی نعمتیں دکھا دیں ٢ یعنی اے فرعون تو اور تیری دولت یکدم جاتی رہیگی اور خدا قائم ہمیشہ رہیگا اور اسکی نعمتیں بھی ہمیشہ رہیں گی اسواسطے ہم تیری دولت سے بیزار ہوئے اور اسکو جان و دل سے قبول کیا ٣ کہتے ہیں کہ جب فرعون نے دیکھا کہ جادوگر ہارے اور میں ہوتا
(بقیہ ٢٥٨ پر)

نازل ہوا اور اسلیئے) تمنے مجھ سے جو عہد کیا تھا اسکے خلاف کیا ﴿٨٦﴾ وہ کہنے لگے کہ ہمنے اپنے اختیار سے تمسے وعدہ خلافی نہیں کیا
بلکہ ہم لوگوں کے زیوروں کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے پھر ہمنے اسکو آگ میں) ڈالدیا اور اسیطرح سامری نے ڈالدیا ﴿٨٧﴾ تو اس نے
انکے لئے ایک بچھڑا بنادیا (یعنی اسکا) قالب جسکی آواز گائے کی سی تھی تو لوگ کہنے لگے کہ یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا بھی
معبود ہے مگر وہ بھول گئے ہیں ﴿٨٨﴾ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ انکی کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ انکے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتا
ہے ﴿٨٩﴾ اور ہارون نے ان سے پہلے ہی کہدیا تھا کہ لوگو اس سے صرف تمہاری آزمائش کیگئی ہے اور تمہارا پروردگار تو خدا ہے تو میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو ﴿٩٠﴾
وہ کہنے لگے کہ جبتک موسیٰ ہمارے پاس واپس نہ آئیں ہم تو اس (کی پوجا) پر قائم رہینگے ﴿٩١﴾ (پھر موسیٰ نے ہارون سے) کہا کہ ہارون جب تمنے انکو دیکھا
تھا کہ گمراہ ہو رہے ہیں تو تمکو کس چیز نے روکا ﴿٩٢﴾ (یعنی) اس بات سے کہ تم میرے پیچھے چلے آؤ بھلا تمنے میرے حکم کیخلاف (کیوں) کیا ﴿٩٣﴾ کہنے لگے کہ بھائی
میری ڈاڑھی اور سر (کے بالوں) کو نہ پکڑئیے میں تو اس سے ڈرا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ تمنے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈالدیا اور میری بات کو ملحوظ نہ رکھا ﴿٩٤﴾
(پھر سامری سے) کہنے لگے کہ سامری تیرا کیا حال ہے ﴿٩٥﴾ اسنے کہا کہ مینے ایسی چیز دیکھی جو اوروں نے نہیں دیکھی تو مینے فرشتے کے نقشِ پا سے
(مٹی کی) ایک مٹھی بھر لی پھر اسکو (بچھڑے کے قالب میں) ڈالدیا اور مجھے میرے جی نے اس کام کو اچھا بتایا ﴿٩٦﴾ (موسیٰ نے) کہا جا تجھکو دنیا
کی زندگی میں یہ (سزا) ہے کہ کہتا رہے کہ مجھکو ہاتھ نہ لگانا اور تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے (یعنی عذاب کا) جو تجھسے ٹل نہ سکیگا اور جس معبود (کی پوجا)
پر تو (قائم و) معتکف تھا اسکو دیکھ ہم اسے جلادینگے پھر اسکی راکھ کو اڑا کر دریا میں بکھیر دینگے ﴿٩٧﴾ تمہارا معبود خدا ہی ہے جسکے سوا کوئی
معبود نہیں اسکا علم ہر چیز پر محیط ہے ﴿٩٨﴾ اسطرح پر ہم تم سے وہ حالات بیان کرتے ہیں جو گزر چکے ہیں اور ہمنے تمہیں اپنے پاس سے نصیحت
(کی کتاب) عطا فرمائی ہے ﴿٩٩﴾ جو شخص اس سے منہ پھیریگا وہ قیامت کے دن (گناہ کا) بوجھ اٹھائیگا ﴿١٠٠﴾ (ایسے لوگ) ہمیشہ اس (عذاب) میں (مبتلا) رہینگے
اور یہ بوجھ قیامت کے روز انکے لئے برا ہے ﴿١٠١﴾ جس روز صور پھونکا جائیگا اور ہم گنہگاروں کو اکٹھا کرینگے اور انکی آنکھیں نیلی نیلی ہونگی ﴿١٠٢﴾

(صفحہ ٢٥٠ کا نوٹ)
ہوا ہوں تب بہت کھسیانا ہوا اور
بنی اسرائیل پر جو حضرت موسیٰ کی قوم تھی
ان پر زیادہ ظلم کرنے لگا اسپر اللہ تعالیٰ
نے یہ فرمایا ١٢ ٥ کہتے ہیں کہ جب
فرعون دریا میں ڈوب چکا تب
بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ
ہمارے واسطے کوئی چلن مقرر کرو اچھا سا
جو اس چلن کے کام کیا کریں حضرت
موسیٰ نے جناب الٰہی میں عرض کیا
کہ قوم یوں چاہتی ہے جناب الٰہی کا
حکم ہوا کہ اس قوم کے کئی اشراف اور
سردار اپنے ساتھ لیکر طور پہاڑ پر آؤ
تجھے کتاب دیونگا جسمیں چلن کی باتیں
اور بندگی کے طریقے سب لکھے ہیں حضرت
موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کو تو
بدلے میں قوم میں چھوڑا اور ستر آدمی
اشراف اور سردار اس قوم کے ساتھ
لیکر کوہ طور پر گئے تب اللہ تعالیٰ نے یہ کہا
٥ موسیٰ کتاب توریت لیکر چالیس
دن پیچھے کوہ طور سے اپنی قوم کیطرف
غصہ کھاتے ہوئے جب بنی اسرائیل
میں پہنچے تو دیکھا کہ ایک شور و ہنگامہ ہے
اور چاروں طرف بچھڑے کے دف
بجاتے ہیں اور ناچتے ہیں اور خوش
ہوتے ہیں حضرت موسیٰ نے یہ دیکھ
کر فرمایا ١٢

(صفحہ ھذا کا حاشیہ)
ف یعنی بنی اسرائیل کو گمراہ کرنیکے سبب
خدا تعالیٰ نے اسکو یہ سزا دی کہ تمام عمر سب سے
الگ رہا اسکی کیفیت یہ تھی کہ اگر وہ
کسی کو ہاتھ لگاتا یا کوئی اسکو ہاتھ
لگاتا تو دونوں کو تپ آجاتی اسلئے
وہ یہی کہتا رہا کہ کوئی مجھے چھوئے
نہیں،
(بقیہ صفحہ ٢٥٩ پر)

(تو) وہ آپس میں آہستہ آہستہ کہیں گے کہ تم (دنیا میں) صرف دس ہی دن رہے ہو ١٠٣ جو باتیں یہ کریں گے ہم خوب جانتے ہیں اسوقت انمیں سے اچھی
راہ والا (یعنی عاقل و ہوشمند) کہیگا کہ (نہیں بلکہ) صرف ایک ہی روز ٹھیرے ہو ١٠٤ اور تم سے پہاڑوں کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں کہدو کہ خدا انکو اڑا
کر بکھیر دیگا ١٠٥ اور زمین کو ہموار میدان کر چھوڑیگا ١٠٦ جسمیں نہ تم کجی (اور پستی) دیکھو گے نہ ٹیلا (اور بلندی) ١٠٧ اس دن لوگ ایک پکارنے والے کے
پیچھے چلیں گے اور اُسکی پیروی سے انحراف نہ کر سکیں گے اور خدا کے سامنے آوازیں پست ہو جائینگی تو تم آواز خفی کے سوا کوئی آواز نہ سنوگے ١٠٨ اس روز
(کسی کی) سفارش کچھ فائدہ نہ دیگی مگر اس شخص کی جسے خدا اجازت دے اور اسکی بات کو پسند فرمائے ١٠٩ جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے ہے
وہ اسکو جانتا ہے اور وہ (اپنے) علم سے خدا (کے علم) پر احاطہ نہیں کر سکتے ١١٠ اور اس زندہ و قائم کے روبرو منہ نیچے ہو جائینگے اور جس نے ظلم کا بوجھ
اُٹھایا وہ نامراد رہا ١١١ اور جو نیک کام کریگا اور مومن بھی ہوگا تو اسکو نہ ظلم کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا ١١٢ اور ہمنے اسکو اسی طرح کا قرآن عربی
نازل کیا ہے اور اسمیں طرح طرح کے ڈراوے بیان کر دئے ہیں تاکہ لوگ پرہیزگار بنیں یا خدا انکے لئے نصیحت پیدا کردے ١١٣ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے
عالی قدر ہے اور قرآن کی وحی جو تمہاری طرف بھیجی جاتی ہے اسکے پورا ہونے سے پہلے قرآن کے (پڑھنے کے) لئے جلدی نہ کیا کرو اور دعا کرو
کہ اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے ١١٤ اور ہمنے پہلے آدمؑ سے عہد لیا تھا مگر وہ (اسے) بھول گئے اور ہمنے انمیں صبر و ثبات نہ دیکھا ١١٥ اور
جب ہمنے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کے آگے سجدہ کرو تو سب سجدہ میں گر پڑے مگر ابلیس نے انکار کیا ١١٦ ہمنے فرمایا کہ آدمؑ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا
دشمن ہے تو یہ کہیں تم دونوں کو بہشت سے نکلوا نہ دے پھر تم تکلیف میں پڑ جاؤ ١١٧ یہاں تم کو یہ (آسایش) ہوگی کہ نہ بھوکے رہو نہ ننگے ١١٨
اور یہ کہ نہ پیاسے رہو اور نہ دھوپ کھاؤ ١١٩ تو شیطان نے انکے دلمیں وسوسہ ڈالا اور کہا کہ آدمؑ بھلا میں تمکو (ایسا) درخت بتاؤں (جو) ہمیشہ کی
زندگی کا (ثمرہ دے) اور (ایسی) بادشاہت کہ کبھی زائل نہ ہو ١٢٠ تو دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا تو ان پر انکی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور وہ
اپنے (بدنوں) پر بہشت کے پتے چپکانے لگے اور آدمؑ نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف کیا تو (وہ اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے ١٢١ پھر انکے پروردگار نے

(صہ ٢٥٨ کا بقیہ)
یہ دنیا کا عذاب تھا اور آخرت کا عذاب الگ رہا ١٢

مُوضح القرآن

۱ء یعنی وہ بچھڑے کے پوجنے والے اتنا نہیں سمجھتے کہ نہ تو ہماری بات کا جواب دیتا ہے اور نہ کچھ بھلا یا برا کر سکتا ہے یعنی کسی چیز کی بچھڑے کو قدرت نہیں اسکو کیونکر پوجتے ۲ء فرعون والوں سے عاریتاً گہنا مانگ کر لیا تھا تا کہ وہ یقین جانیں کہ انکو شادی منظور ہے اس واسطے نکلتے ہیں شہر سے اس کے بغیر فرعون نکلنے نہ دیتا ۳ء یعنی جبتک موسیٰؑ ہمارے پاس نہ آویں گے تب تک بچھڑے کا پوجنا نہ چھوڑیں گے پھر جب وہ آویں گے تب معلوم کریں گے کہ دنیا نے جو ہمیں بخشا ہے کہ یہ بچھڑا تمہارا اور حضرت موسیٰؑ کا خدا ہے یہ بات سچ ہے یا جھوٹ ۴ء یعنی چلتی وقت موسیٰؑ ہارونؑ کو نصیحت کر گئے تھے کہ سب کو متفق رکھیو اس واسطے انہوں نے بچھڑا پوجنے والوں کا مقابلہ نہ کیا زبان سے سمجھایا دو کہے ۵ء یعنی اندھے اور شاید یونہی نیلی ہوں بدنمائی کے واسطے ١٢

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

مُوضح القرآن

۱ء یعنی دنیا میں رہنا اتنا نظر آویگا یا قبر میں رہنا ۲ء ہم خوب جانتے ہیں یعنی آہستہ کہنا ہم سے نہیں چھپتا ۳ء کہتے ہیں کہ کسی شخص نے پوچھا حضرت صلعم کو کہ قیامت کو پہاڑوں کا کیا حال ہوگا سو یہ اس کا جواب ہے ١٢

(بقیہ صفحہ ٢٦٠ پر)

انکو نوازا تو ان پر مہربانی سے توجہ فرمائی اور سیدھی راہ بتائی (۱۲۲) فرمایا کہ تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ تم میں بعض بعض کے دشمن (ہونگے)
پھر اگر میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کریگا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑیگا (۱۲۳) اور جو میری
نصیحت سے منہ پھیریگا اسکی زندگی تنگ ہو جائیگی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کرکے اٹھائیں گے (۱۲۴) وہ کہیگا کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے
اندھا کرکے کیوں اٹھایا میں تو دیکھتا بھالتا تھا؟ خدا فرمائیگا کہ ایسا ہی (چاہئے تھا) تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تو نے انکو (۱۲۵)
بھلا دیا اسی طرح ہم آج تجھکو بھلا دینگے (۱۲۶) اور جو شخص حد سے نکل جائے اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لائے ہم اسکو ایسا ہی بدلا
دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب بہت سخت اور بہت دیر رہنے والا ہے (۱۲۷) کیا یہ بات ان لوگوں کیلئے موجب ہدایت نہ ہوئی کہ ہم ان سے پہلے بہت سے لوگوں کو ہلاک
کر چکے ہیں جنکے رہنے کے مقامات میں یہ چلتے پھرتے ہیں عقل والوں کیلئے اس میں (بہت سی) نشانیاں ہیں (۱۲۸) اور اگر ایک بات تمہارے پروردگار کی طرف سے
پہلے صادر اور جزائے اعمال کیلئے ایک میعاد مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو (نزول) عذاب لازم ہو جاتا (۱۲۹) پس جو کچھ یہ بکواس کرتے ہیں اس پر صبر کرو اور سورج کے نکلنے
سے پہلے اور اسکے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیا کرو اور رات کی ساعات (اولین) میں بھی اسکی تسبیح کیا کرو اور دن کے اطراف (یعنی دوپہر کے قریب
ظہر کے وقت بھی) تاکہ تم خوش ہو جاؤ (۱۳۰) اور کئی طرح کے لوگوں کو جو ہم نے دنیا کی زندگی میں آرائش کی چیزوں سے بہرہ مند کیا ہے تاکہ انکی آزمائش کریں ان پر نگاہ نہ کرنا اور تمہارے
پروردگار کی عطا فرمائی ہوئی روزی بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے (۱۳۱) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور اس پر قائم رہو ہم تم سے روزی کے خواستگار
نہیں بلکہ تمہیں ہم روزی دیتے ہیں اور (نیک) انجام (اہل) تقویٰ کا ہے (۱۳۲) اور کہتے ہیں کہ یہ (پیغمبر) اپنے پروردگار کی طرف سے ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں
لاتے؟ کیا انکے پاس پہلی کتابوں کی نشانی نہیں آئی؟ (۱۳۳) اور اگر ہم انکو پیغمبر (کے بھیجنے) سے پیشتر کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ اے ہمارے
پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے تیرے کلام (و احکام) کی پیروی کرتے (۱۳۴) کہدو کہ سب (نتائج اعمال کے)
منتظر ہیں سو تم بھی منتظر رہو، عنقریب تمکو معلوم ہو جائیگا کہ (دین کے) سیدھے رستے پر چلنے والے کون ہیں اور (جنت کی طرف) راہ پانے والے کون ہیں ہم یا تم (۱۳۵)

(صفحہ ۲۵۹ کا بقیہ)
ــه یعنی حضرت اسرافیل قیامت کے دن بلا دیں گے تو سب لوگ بغیر حجت اور دلیل کے دوڑے جاویں گے اور کچھ بہانہ نہ کریں گے ۵ یعنی خدا اللہ کو کوئی نہیں پہچان سکتا عقل سے جیسا کہ وہ ہے ۶ یعنی قیامت کو بہت لوگ رسوا ہونگے ،
۷ یعنے جو مومن نیک کام کریگا دنیا میں اسے ڈر نہیں اس بات کا جو آخرت میں اسے گناہوں کیواسطے پکڑ لیں یا اسکے نیک کاموں کا بدلہ نہ ملے، یا عذاب میں گرفتار ہو ۸ کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل جب قرآن کی آیہ لاکر حضرت صلعم کے آگے پڑھتے تھے تو حضرت ان کے بغیر تمام کئے ہوئے اسواسطے پڑھنے لگتے کہ بھول نہ جاویں ۹ کہتے ہیں کہ حضرت آدم تخت رواں پر سوار ہو کر بہشت میں جہاں چاہتے تھے سیر کیا کرتے تھے شیطان مکر اور فریب سے بہشت میں پہنچا، ایک بوڑھے نیک بخت کی شکل بن کے بی بی حوا کے پاس جا کر بہکانا اور پھسلانا شروع کیا اور کہا کہ یہاں کی نعمتیں کہاں، کیا خوب ہیں، ولیکن افسوس کہ تم مر گئے تو پھر یہ نعمتیں کہاں؟ بی بی حوا نے یہ بات حضرت آدم سے کہی کہ ایک پیر مرد بہت نیک بخت ہے وہ کہتا ہے کہ ایک دن تم مر گئے تو یہ سب نعمتیں تم سے جاتی رہینگی حضرت آدم نے کہا وہ کہاں ہے اتنے میں وہ آموجود ہوا اور یوں کہنے لگا: ۱۲

سورۂ انبیا مکی ہے اور اسمیں اکیسواں پارہ شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

لوگوں کا حساب

لوگوں کا حساب (اعمال کا وقت) نزدیک آپہنچا ہے اور وہ غفلت میں (پڑے اس سے) منہ پھیر رہے ہیں ①
ان کے پاس کوئی نئی نصیحت انکے پروردگار کیطرف سے نہیں آتی مگر وہ اسے کھیلتے ہوئے سنتے ہیں ② انکے دل غفلت میں پڑے ہوئے
ہیں اور ظالم لوگ (آپس میں) چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں کہ یہ (شخص کچھ بھی) نہیں مگر تمہارے جیسا آدمی ہے تو تم آنکھوں دیکھتے
جادو (کی لپیٹ) میں کیوں آتے ہو ③ (پیغمبر نے) کہا کہ جو بات آسمان اور زمین میں (کہی جاتی) ہے میرا پروردگار اسے جانتا ہے اور وہ
سننے والا (اور) جاننے والا ہے ④ بلکہ (ظالم) کہنے لگے کہ (یہ قرآن) پریشان (باتیں ہیں جو) خواب (میں دیکھ لی) ہیں (نہیں) بلکہ
اس نے اسکو اپنی طرف سے بنا لیا ہے (نہیں) بلکہ (یہ شعر ہے جو اس) شاعر (کا نتیجہ طبع) ہے تو جیسے پہلے (پیغمبر نشانیاں دیکر) بھیجے گئے تھے
(اسیطرح) یہ بھی ہمارے پاس کوئی نشانی لائے ⑤ ان سے پہلے جن بستیوں کو ہمنے ہلاک کیا وہ ایمان نہیں لاتی تھیں تو کیا یہ ایمان لے
آئینگے ⑥ اور ہمنے تم سے پہلے مرد ہی (پیغمبر بنا کر) بھیجے جن کیطرف ہم وحی بھیجتے تھے اگر تم نہیں جانتے تو جو یاد رکھتے ہیں ان سے پوچھ
لو ⑦ اور ہمنے انکے ایسے جسم نہیں بنائے تھے کہ کھانا نہ کھائیں اور وہ ہمیشہ رہنے والے تھے ⑧ پھر ہمنے ان کے بارے میں (اپنا) وعدہ
سچا کر دیا تو انکو اور جسکو چاہا نجات دی اور حد سے نکل جانیوالوں کو ہلاک کر دیا ⑨ ہمنے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں
تمہارا تذکرہ ہے کیا تم نہیں سمجھتے ⑩ اور ہمنے بہت سی بستیوں کو جو ستمگار تھیں ہلاک کر مارا اور انکے بعد اور لوگ پیدا کر دیئے ⑪
جب انہوں نے ہمارے (مقدمۂ) عذاب کو دیکھا تو لگے اس سے بھاگنے ⑫ مت بھاگو اور جن (نعمتوں) میں تم عیش و آسائش کرتے
تھے انکی اور اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ شاید تم سے اس بارے میں دریافت کیا جائے ⑬ کہنے لگے ہائے شامت بیشک ہم
ظالم تھے ⑭ تو وہ ہمیشہ اسی طرح پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو (کھیتی کیطرح) کاٹ کر (اور

(صفحہ ٢٦٠ کا نوٹ)

موضح القرآن

١ یعنی جس نے شریک کیا خدا کیساتھ اور ایمان نہ لایا اور سچ نہ جانا خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں کو اس کا ایسا ہی حال کرتے ہیں ٢ یعنی ان لوگوں کے گھر اور شہر ایسے ویران ہوگئے کہ گویا کوئی یہاں رہتا نہ تھا ٣ یعنی اے محمد صلعم ان باتوں پر جو شریک کرتے ہیں میرا میرے پیدا کئے ہوؤں کو اور تجھے جو کہتے ہیں ساحر اور شاعر ان سب پر صبر کر اور نماز پڑھ ٤ یعنی خدا تعالیٰ ایسی نعمت اور رحمت بے نہایت تجھ پر کریگا کہ تو راضی ہو جاوے اور کوئی آرزو اور ارمان دل میں نہ رہے ٥ یعنی سوائے بندگی کے تم سے اور تمہارے لوگوں سے اور کچھ نہیں چاہیئے ٦ یعنی نماز اور بندگی کرو روزی کا غم اور فکر نہ کرو ۔ ١٢

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

ف یعنی یہ محمد پیغمبر تو ہیں نہیں تمہارے جیسے ایک آدمی ہیں اور جو یہ قرآن سناتے ہیں وہ جادو ہے جس کو سن کر آدمی اس کی طرف مائل ہوتا ہے تو تم دیدۂ دانستہ اسکو کیوں سنتے اور جادو میں پھنستے ہو۔ ف٢ بل ہو شاعر کا ترجمہ تو ہے بلکہ یہ شاعر ہے مگر چونکہ یہاں قرآن مجید کا ذکر ہے کہ کفار اس کو پریشان خواب یا پریشان خیالات اور اپنے دل کی بنائی ہوئی باتیں اور شعر کہتے ہیں اسلئے ترجمے میں خطوط وحدانی کے اندر کے الفاظ زیادہ کرنے پڑے

(بقیہ صفحہ ٢٦٢ پر دیکھئے)

آگ کیطرح) بجھا کر ڈھیر کر دیا[۱] اور ہمنے آسمان اور زمین کو اور جو (مخلوقات) ان دونوں کے درمیان ہے اسکو لہو و لعب کیلیے
پیدا نہیں کیا[۲] (۱۶) اگر ہم چاہتے کہ کھیل (کی چیزیں یعنی زن و فرزند) بنائیں تو اگر ہم کو کرنا ہوتا تو ہم اپنے پاس سے بنا لیتے[۳] (۱۷)
(نہیں) بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور جھوٹ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے اور جو باتیں تم
بناتے ہو ان سے تمہاری ہی خرابی ہے[۴] (۱۸) اور جو لوگ آسمانوں اور جو زمین میں ہیں سب اسی کے (مملوک اور اسی کا مال)
ہیں اور جو (فرشتے) اسکے پاس ہیں وہ اسکی عبادت سے کنیاتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں (۱۹) رات دن (اسکی) تسبیح کرتے
رہتے ہیں (نہ تھکتے ہیں) نہ اکتاتے ہیں (۲۰) بھلا لوگوں نے جو زمین کی چیزوں سے (بعض کو) معبود بنا لیا ہے (تو کیا) وہ
انکو (مرنیکے بعد) اٹھا کھڑا کریں گے؟ (۲۱) اگر آسمان اور زمین میں خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان درہم برہم ہو جاتے
جو باتیں یہ لوگ بتاتے ہیں خدائے مالک عرش ان سے پاک ہے (۲۲) وہ جو کام کرتا ہے اس کی پرسش نہیں ہوگی اور (جو کام) یہ لوگ کرتے
ہیں (اسکی) ان سے پرسش ہوگی[۵] (۲۳) کیا لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود بنا لیے ہیں؟ کہہ دو کہ (اس بات پر) اپنی دلیل پیش
کرو یہ (میری اور) میرے ساتھ والوں کی کتاب بھی ہے اور جو مجھ سے پہلے (پیغمبر) ہوئے ہیں انکی کتابیں بھی ہیں بلکہ (بات یہ ہے کہ)
ان میں اکثر حق بات کو نہیں جانتے اور اسلیے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں[۶] (۲۴) اور جو پیغمبر ہمنے تم سے پہلے بھیجے ان کیطرف یہی وحی
بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو (۲۵) اور کہتے ہیں کہ خدا بیٹا رکھتا ہے وہ پاک ہے (اسکے نہ بیٹا ہے نہ بیٹی) بلکہ (جنکو یہ لوگ
اسکے بیٹے اور بیٹیاں سمجھتے ہیں) وہ اس کے عزت والے بندے ہیں[۷] (۲۶) اسکے آگے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور اسکی حکم پر عمل کرتے ہیں[۸] (۲۷)
جو کچھ انکے آگے ہو چکا ہے اور جو پیچھے ہوگا وہ سب سے واقف ہے اور وہ (اس کے پاس کسی کی) سفارش نہیں کر سکتے مگر اس
شخص کی جس سے خدا خوش ہو اور وہ اسکی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں (۲۸) اور جو شخص ان میں سے یہ کہے کہ خدا کے سوا میں معبود ہوں تو اسے ہم دوزخ کی

(ص ۲۶۱ کا بقیہ) اور اگر ان کو حذف کر دیا جائے تو الفاظِ قرآنی کا ترجمہ باقی رہ جاتا ہے یعنی بلکہ وہ شاعر ہے اس صورت میں اس سے مراد حضرت رسول اللہ ہوں گے ۱۲

موضح القرآن

۱ یعنی جتنے پیغمبر بھیجے ہم نے کوئی فرشتہ نہ تھا سب آدمی تھے ۲ یعنی سب نبی کھانا کھاتے تھے ۳ یعنی موت بھی آئی ان کو ۴ یعنی ہمنے جو اول وعدہ کیا تھا پیغمبروں سے کہ ایمان لانیوالے غالب ہونگے اور کافر ہلاک ہونگے سو وہ وعدہ سچ ہوا ۵ کہتے ہیں کہ یمن کے ملک میں ایک شہر تھا خدا تعالیٰ نے وہاں ایک نبی بھیجا اس شہر کے لوگوں نے اس نبی کو بہت دکھ دیا آخر کو مار ڈالا خدا تعالیٰ نے اس نبی کا بدلہ لینے کیلیے بخت نصر بادشاہ کو بھیجا تو اس نے ان سب کو قتل کرنا شروع کیا اور آسمان سے آواز آئی کہ اے پیغمبر کو قتل کرنیوالو اب وقت بدلہ کا ہے وہ تب توبہ اور عاجزی کرنے لگے کچھ فائدہ نہ ہوا اس پر یہ فرماتے ہیں ۱۲ (صفحہ ہذا کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی ان کو تلواروں سے ٹکڑے کر کے اس طرح مردوں کا ڈھیر ڈالا جیسے گھاس کو درانتی سے کاٹ کر ڈال دیتے ہیں ۲ یعنی خدا تعالیٰ کا کام عبث نکما نہیں ہے بلکہ نری حکمت اور صرف دانائی ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں پیدا کی جس میں کچھ بھلائی نہیں اور بری

(بقیہ صفحہ ۲۶۳ پر)

سزا دیں گے' اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (۲۹) کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے تو
ہمنے انکو جدا جدا کر دیا اور تمام جاندار چیزیں ہمنے پانی سے بنائیں' پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے (۳۰) اور ہمنے زمین میں پہاڑ
بنائے تاکہ لوگوں کے بوجھ سے ہلنے (اور جھکنے) نہ لگے اور اسمیں کشادہ رستے بنائے تاکہ لوگ ان پر چلیں (۳۱) اور آسمان کو محفوظ
چھت بنایا اس پر بھی وہ ہماری نشانیوں سے منہ پھیر رہے ہیں (۳۲) اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو بنایا (یہ سب
یعنی سورج اور چاند اور ستارے) آسمان میں اسطرح چلتے ہیں گویا تیر رہے ہیں (۳۳) اور (اے پیغمبر) ہمنے تمسے پہلے کسی آدمی کو بقائے
دوام نہیں بخشا' بھلا اگر تم مر جاؤ تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے[وا] (۳۴) ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تم لوگوں کو سختی اور
آسودگی میں آزمائش کے طور پر مبتلا کرتے ہیں اور تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے (۳۵) اور جب کافر تمکو دیکھتے ہیں تو تم سے استہزا کرتے ہیں[لہ]
کہ کیا یہی شخص ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر (برائی سے) کیا کرتا ہے' حالانکہ وہ خود رحمٰن کے نام سے منکر ہیں (۳۶) انسان (کچھ ایسا
جلد باز ہے کہ گویا) جلد بازی ہی سے بنایا گیا ہے' میں تم لوگوں کو عنقریب اپنی نشانیاں دکھاؤں گا تو تم جلدی نہ کرو (۳۷) اور کہتے
ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (جس عذاب کا) یہ وعدہ ہے وہ کب (آئیگا؟) (۳۸) اے کاش! کافر اس وقت کو جانیں جب وہ اپنے مونہوں پر سے
(دوزخ کی) آگ کو روک نہ سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں پر سے اور ان کا کوئی مددگار ہوگا[لا] (۳۹) بلکہ قیامت ان پر ناگہاں آ واقع ہوگی
اور انکے ہوش کھو دیگی' پھر تو وہ اسکو ہٹا سکیں گے اور نہ انکو مہلت دیجائیگی (۴۰) اور تمسے پہلے بھی پیغمبروں کے ساتھ استہزا
ہوتا رہا ہے تو جو لوگ انمیں سے تمسخر کیا کرتے تھے انکو اسی (عذاب) نے جس کی ہنسی اڑاتے تھے آگھیرا (۴۱) کہو کہ رات اور دن میں
خدا سے تمہاری کون حفاظت کر سکتا ہے؟ بات یہ ہے کہ یہ اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرے ہوئے ہیں[سه] (۴۲) کیا ہمارے سوا ان کے اور معبود
ہیں کہ انکو (مصائب سے) بچا سکیں؟ وہ آپ اپنی مدد تو کر ہی نہیں سکتے اور نہ ہم سے پناہ ہی دیئے جائیں گے (۴۳)

(صفحہ ۲۶۲ کا بقیہ) سے بری چیز میں بھی ایک خوبی ہے [۲] یعنی اگر ہم چاہتے تو اپنے مرتبے کے لائق اولاد اختیار کرتے نہ کہ بندوں کو جو کہ فرشتے اور آدمی ہیں انکو فرزند اپنا کرتے [۴] یعنی ہزار افسوس اور پچھتاوا ہے تم پر ان باتوں سے جو کہ تم کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی اولاد اور بی بی ہے اس تہمت سے سخت عذاب ہوگا اور پچھتاؤ گے لاکھوں برس [۵] یعنی کوئی نہیں پوچھنے کا خدا تعالیٰ کو اس کے کاموں سے جو وہ کرتا ہے کیونکہ اس سے غالب کوئی نہیں' جو حساب لیوے اور یہ مشرک بلکہ سب بندے پوچھے جاویں گے قیامت کو کہ تم نے دنیا میں کیا کیا' اس واسطے کہ خدا تو سب کا مالک ہے حساب سب سے لیوے گا [لہ] یعنی سب کتابوں کو جو نبیوں پر اتری ہیں ان کو دیکھو اور ان کے عالموں سے پوچھو کہ کسی میں سوائے ایک خدا کے کچھ اور ہے؟ اور منع ہے شرک سے اور حکم ہے توحید کا ان سب کتابوں میں [ده] یعنی مشرک کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا بیٹا فرشتے اور عیسیٰ یا عزیر علیہما السلام [۵] یعنی فرشتے اور عیسیٰ اور عزیر فرمانبردار ہیں خدا تعالیٰ کے اور انہیں مقدور نہیں کہ بغیر مرضی اسکی کچھ کر سکیں یا کہہ سکیں [ده] (صفحہ ہذا کا نوٹ) [وا] کافر کہتے تھے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مر جاوینگے تو اسلام کا زور بھی مٹ جاویگا اور یہ سب ترک و احتشام جاتا رہیگا' یہ جس قدر دھوم دھام ہے انہی کے دم سے ہے خدا نے فرمایا (بقیہ صفحہ ۲۶۴ پر)

بلکہ ہم ان لوگوں کو اور انکے باپ دادا کو متمتع کرتے رہے یہاں تک کہ (اسی حالت میں) ان کی عمریں بسر ہوگئیں کیا یہ نہیں
دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں تو کیا یہ لوگ غلبہ پانے والے ہیں؟ ۴۴ کہدو کہ میں تمکو حکم خدا
کے مطابق نصیحت کرتا ہوں اور بہروں کو جب نصیحت کیجائے تو وہ پکار کو سنتے ہی نہیں ۴۵ اور اگر ان کو تمہارے
پروردگار کا تھوڑا سا عذاب بھی پہنچے تو کہنے لگیں کہ ہائے کمبختی ہم بیشک ستمگار تھے ۴۶ اور ہم قیامت کے دن
انصاف کی ترازو کھڑی کرینگے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائیگی اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی
(کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اسکو لا حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں ۴۷ اور ہمنے موسیٰ اور ہارونؑ کو
(ہدایت اور گمراہی میں) فرق کرنیوالی اور (سرتاپا) روشنی اور نصیحت (کی کتاب) عطا کی (یعنی) پرہیزگاروں
کیلئے ۴۸ جو بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور قیامت کا بھی خوف رکھتے ہیں ۴۹ اور یہ مبارک نصیحت
ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے تو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو؟ ۵۰ اور ہم نے ابراہیمؑ کو پہلے ہی سے ہدایت
دی تھی اور ہم (ان کے حال) سے واقف تھے ۵۱ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ یہ کیا
مورتیں ہیں جن (کی پرستش) پر تم معتکف (و قائم) ہو؟ ۵۲ وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو انکی پرستش کرتے
دیکھا ہے ۵۳ (ابراہیمؑ نے) کہا کہ تم بھی (گمراہ ہو) اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے رہے ۵۴ وہ بولے کہ کیا
تم ہمارے پاس (واقعی) حق لائے ہو یا (ہم سے) کھیل (کی باتیں) کرتے ہو؟ ۵۵ (ابراہیمؑ نے کہا (نہیں) بلکہ تمہارا پروردگار
آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے جس نے انکو پیدا کیا ہے اور میں اس (بات) کا گواہ (اور اسی کا قائل) ہوں ۵۶ اور خدا کی قسم جب
تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں سے ایک چال چلوں گا ۵۷ پھر ان کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا مگر ایک بڑے (بت)

(صفحہ ۲۶۳ کا نوٹ)
کہ یہ لوگ تمہاری موت کا انتظار کرتے ہیں لیکن تم مرجاؤ گے تو یہ بھی ہمیشہ نہیں رہیں گے موت انکو بھی فنا کردے گی اور تمہارے مرنے سے اسلام کیوں نابود ہونے لگا وہ تمہاری ذات سے وابستہ نہیں ہے کہ جب تک تمہاری حیات ہو تب تک اس کی ہستی ہو۔ ہمیشہ رہے گا اور کبھی فنا نہیں ہوگا اور حقیقت میں اسلام آنحضرت کے انتقال کے بعد گھٹا نہیں بلکہ روز بروز بڑھتا گیا اور تمام عالم میں پھیل گیا اور قیامت تک قائم رہے گا۔

موضح القرآن

۱ یعنی جب دیکھتے ہیں مذاق کرتے ہیں تجھ سے ۲ یعنی جس وقت آگ انہیں سب طرف سے گھیرے گی اور وہ آگ کو اپنے سے دور نہ کرسکینگے اور نہ کوئی ان کی مدد کر سکے گا۔ ۳ یعنی قرآن سے اور نصیحت سے اور خبر عذاب سے کچھ پروا نہیں رکھتے

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی آہستہ آہستہ مسلمان ملک لیتے ہیں اور قلعے خالی کرتے ہیں کافروں سے ۲ یعنی پیغمبر کے لوگ بات کے مدعا کو نہیں سمجھتے اور اسمیں فکر نہیں کرتے گویا کہ بہرے ہیں ۳ یعنی یہ قرآن نصیحت ہے ۴ یعنی جس لائق تھا وہ ہم جانتے تھے ویسا ہی اسے دیا ۵ کہتے ہیں وہ بہت مورتیں تھیں اور بعضے کہتے ہیں نوے تھیں اور سب بڑی جوان میں ایک تھی

(بقیہ صفحہ ۲۶۵ پر)

کو انہ توڑا تاکہ وہ اس کیطرف رجوع کریں ﴿۵۸﴾ کہنے لگے کہ ہمارے معبودوں کیساتھ یہ معاملہ کس نے کیا؟ وہ تو کوئی
ظالم ہے ﴿۵۹﴾ لوگوں نے کہا کہ ہمنے ایک جوان کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اسکو ابراہیمؑ کہتے ہیں ﴿۶۰﴾ وہ بولے کہ اسے
لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ گواہ رہیں ﴿۶۱﴾ (جب ابراہیمؑ آئے تو) بت پرستوں نے کہا کہ ابراہیمؑ بھلا یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ تم نے
کیا ہے؟ ﴿۶۲﴾ (ابراہیمؑ نے) کہا (نہیں) بلکہ یہ ان کے اس بڑے (بت) نے کیا (ہوگا) اگر یہ بولتے ہوں تو ان سے پوچھ لو ﴿۶۳﴾ انہوں نے
اپنے دل میں غور کیا تو آپس میں کہنے لگے بیشک تمہی بے انصاف ہو ﴿۶۴﴾ پھر شرمندہ ہو کر سر نیچا کر لیا (اس پر بھی ابراہیمؑ سے کہنے لگے
کہ) تم جانتے ہو یہ بولتے نہیں ﴿۶۵﴾ (ابراہیمؑ نے) کہا کہ پھر تم خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو تمہیں کچھ فائدہ
دے سکیں اور نہ نقصان پہنچا سکیں ﴿۶۶﴾ تف ہے تم پر اور جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو ان پر بھی کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ ﴿۶۷﴾
(تب وہ) کہنے لگے کہ اگر تمہیں (اس سے اپنے معبود کا انتقام لینا اور) کچھ کرنا ہے تو اسکو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو ﴿۶۸﴾ ہم نے
حکم دیا اے آگ سرد ہو جا اور ابراہیمؑ پر (موجب) سلامتی (بن جا) ﴿۶۹﴾ ان لوگوں نے برا تو ان کا چاہا تھا
مگر ہم نے انہی کو نقصان میں ڈال دیا ﴿۷۰﴾ اور ابراہیمؑ اور لوطؑ کو اس سرزمین کیطرف بچا نکالا جس میں
ہم نے اہل عالم کیلئے برکت رکھی ہے ﴿۷۱﴾ اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ عطا کئے اور مستزاد برآں یعقوبؑ اور
سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے
اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوطؑ (کا قصہ بھی یاد کرو)
جب انکو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ گندے کام
کیا کرتے تھے بچا نکالا بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے محل میں داخل کیا

(صفحہ ۲۶۴ کا بقیہ)
اسے آزر نے بنایا تھا اور دو لعل
اسکی آنکھوں میں لگائے تھے جب
یہ بات حضرت ابراہیمؑ سے سنی انہوں
نے تب جواب معقول کچھ نہ دیا ہے
یعنی یہ بت جو ہل چل نہ سکیں اور
اگر گرا دیں تو اٹھ نہ سکیں اُن کا
پوجنا سراسر بھولنا ہے سیدھی
راہ سے ۵ کہتے ہیں کہ اس شہر بابل
کے رہنے والوں کی ایک عید مقرر
تھی کہ اس دن بادشاہ اور سارے
شہر کے لوگ جنگل میں جا کر سارا
دن سیر اور تماشا کرتے اور راگ رنگ
اور ناچ دیکھتے سنتے اور شام
کو وہاں سے پھر کر بت خانے میں
آتے اور بتوں کو گہنا اور کپڑے
پہناتے اور ان کے آگے سر جھکتے
اور جو رسم پوجا کی تھی سب کرتے
تب اپنے گھروں کو جاتے جب
ابراہیمؑ سے وہ باتیں ہوئیں تب
انہوں نے کہا کہ کل ہماری عید ہے
تو چل کر دیکھ کہ کیسا ہمارا چلن ہے
اور کیا خوبی اور کیفیت ہے اور
تماشا ہے، حضرت ابراہیمؑ نے
اس بات کا کچھ جواب نہ دیا،
جب دوسرا دن ہوا تو حضرت
ابراہیمؑ کو کہا کہ چل ہمارے ساتھ
کہ آج ہماری عید ہے حضرت
ابراہیمؑ نے بیماری کا بہانہ کیا
اور گئے اور آہستہ سے یہ بات کہی!!

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ کہتے ہیں کہ ایک مہینے تک
لکڑیاں لائے اور بڑا ڈھیر کیا ساٹھ
گز کا اونچا اور ان لکڑیوں
(بقیہ صفحہ ۲۶۶ پر)

کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے (۷۵) اور نوحؑ (کا قصہ بھی یاد کرو) جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہمکو پکارا تو
ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انکو اور انکے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی (۷۶) اور جو لوگ ہماری آیتوں کی
تکذیب کیا کرتے تھے ان پر نصرت بخشی وہ بیشک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا (۷۷) اور داؤدؑ
اور سلیمانؑ (کا حال بھی سن لو کہ) جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصل کرنے لگے جسمیں کچھ لوگوں کی بکریاں
رات کو چر گئیں (اور اسے رَوند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کیوقت موجود تھے ؎ (۷۸) تو ہم نے فیصلہ
(کرنے کا طریق) سلیمانؑ کو سمجھا دیا اور ہم نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا اور ہم نے
پہاڑوں کو داؤدؑ کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا) اور ہم ہی (ایسا) کرنے
والے تھے (۷۹) اور ہم نے تمہارے لئے ان کو ایک (طرح کا) لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے
بچائے پس تمکو شکر گزار ہونا چاہیئے (۸۰) اور ہم نے تیز ہوا سلیمانؑ کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے
اس ملک میں چلتی تھی جسمیں ہم نے برکت دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں (۸۱) اور دیوؤں (کی
جماعت کو بھی انکے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں سے بعض ان کیلئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے
تھے اور ہم انکے نگہبان تھے (۸۲) اور ایوبؑ (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو
سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے (۸۳) تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور انکو
بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی مہربانی سے ان کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنیوالوں کیلئے (یہ) نصیحت ہے
ہے (۸۴) اور اسمٰعیلؑ اور ادریسؑ اور ذوالکفلؑ (کو بھی یاد کرو) یہ سب صبر کرنیوالے تھے (۸۵) اور ہم نے انکو اپنی رحمت میں داخل کیا بلاشبہ وہ نیکوکاروں میں تھے (۸۶)

(صفحہ ۲۶۵ کا بقیہ)
بہت تیل ڈالا اور گرد سے آگ لگائی اور حضرت ابراہیمؑ کو ہاتھ اور پاؤں باندھ کر اور طوق گلے میں ڈال کر اور ڈھینکلی پر بٹھایا اور آگ میں پھینکا کہتے ہیں کہ ابھی حضرت ابراہیمؑ راہ ہی میں تھے کہ حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ یا ابراہیمؑ! کہو کہ اس وقت کیا غرض ہے تیری؟ حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ غرض تو ہے پر تجھ سے نہیں پھر حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ جس سے ہے اسی سے کہو حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ وہ جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہنا کچھ ضرور نہیں جب حضرت ابراہیمؑ نے صرف خدا پر توکل کیا اور اس کے سوا کسی سے غرض نہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اگلا حکم فرمایا ۱۲

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

ف حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضرت داؤدؑ نے یہ فیصلہ کیا کہ بکریاں کھیتی والوں کو دلوا دیں حضرت سلیمانؑ کو چرواہوں سے یہ حال معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ اگر میں تمہارا مقدمہ فیصلہ کرنیوالا ہوتا تو کچھ اور فیصلہ کرتا یہ خبر حضرت داؤدؑ کو ہوئی تو انہوں نے حضرت سلیمانؑ کو بلا کر کہا کہ تم اس مقدمہ کا فیصلہ کیا کرتے ہو انہوں نے کہا کہ میرا فیصلہ یہ ہے کہ کھیتی والوں کو بکریاں دلائی جائیں کہ ان کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائیں اور بکریوں کے مالک کھیتی میں تخم ریزی کریں کاشت کریں جب کھیتی اس حالت میں ہو جائے جس حالت میں پہلی تھی تو اسکو کھیتی

(صفحہ ۲۶۷ پر)

اور ذوالنون (کو یاد کرو) جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں
پا سکینگے آخر اندھیرے میں (خدا کو) پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے (اور) بیشک میں قصوروار
ہوں (٨٧) تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور انکو غم سے نجات بخشی اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں۔ (٨٨)
اور زکریا (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔ (٨٩)
تو ہم نے ان کی پکار سن لی اور انکو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو ان کے (حسن معاشرت کے) قابل بنا دیا یہ لوگ
لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید اور خوف سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے (٩٠) اور ان (مریم) کو
(بھی یاد کرو) جنہوں نے اپنی عفت کو محفوظ رکھا تو ہم نے انمیں اپنی روح پھونک دی اور انکو اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کیلئے نشانی بنا دیا (٩١) یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت
کیا کرو (٩٢) اور یہ لوگ اپنے معاملے میں باہم متفرق ہو گئے (مگر) سب ہماری طرف رجوع کرنیوالے ہیں۔ (٩٣)
جو نیک کام کریگا اور مومن بھی ہوگا تو اسکی کوشش رائیگاں نہ جائے گی اور ہم اس کیلئے (ثواب اعمال) لکھ رہے ہیں (٩٤)
اور جس بستی (والوں) کو ہم نے ہلاک کر دیا محال ہے کہ (وہ دنیا کیطرف رجوع کریں) وہ رجوع نہیں کریں گے (٩٥) یہاں تک کہ
یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں (٩٦) اور (قیامت کا) سچا وعدہ قریب آجائے
تو ناگاہ کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں اور کہنے لگیں کہ ہائے شامت ہم اس (حال) سے غفلت میں رہے بلکہ ہم
(اپنے حق میں) ظالم تھے (٩٧) (کافرو اس روز) تم اور جن کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو دوزخ کا ایندھن ہو گے
(اور) تم (سب) اس میں داخل ہو کر رہو گے (٩٨) اگر یہ لوگ (درحقیقت) معبود ہوتے تو اسمیں داخل نہ ہوتے اور سب اسمیں (جلتے) رہیں گے (٩٩)

(صفحہ ٢٦٦ کا بقیہ) والے لے لیں اور بکریاں اُن کے مالکوں کو واپس کر دی جائیں۔

موضح القرآن

لہ ایک تخت بنایا تھا بہت بڑا اس پر بیٹھتے پھر باد آتی زور اسکو زمین سے اٹھاتی اوپر نرم باد چلتی یمن سے شام اور شام سے یمن کو مہینے کی راہ دو پہر میں پہنچاتی
لہ شیاطین سے غوطہ لگواتے جواہر دریا سے نکلواتے جہاں آدمی کا مقدور نہیں اور عمارت میں بھاری کام ان سے کرواتے
لہ جتنا کچھ پہلے مال اور دولت اور اولاد اور خدمتگار تھے ان سے دگنے دیئے اور کہتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ کے گھر میں سونے کا مینہ برسا اور دولت بے نہایت دی ١٢
(صفحہ ھذا کا نوٹ)
ف ا رجوع نہ کرنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ قیامت سے پہلے دنیا کی طرف رجوع نہ کرینگے دوسرے یہ کہ خدا کیطرف رجوع یعنی توبہ نہ کریں گے ١٢

موضح القرآن

لہ حضرت یونسؑ اپنی قوم کو عذاب کا وعدہ کر کے گئے اور عذاب کی نشانی پھر آن کر دیکھی پھر کر اب قوم مجھے جھوٹا کہے گی اس فکر اور شرم سے بغیر حکم الہی بھاگ گئے اس تقصیر پر اللہ تعالیٰ نے انکو مچھلی کے پیٹ میں قید کیا وہاں انہوں نے یہ دعا کی جو اللہ تعالیٰ نے قبول کی لہ یعنی اولاد دو
لہ لوگ کہتے ہیں جو کوئی اللہ

(بقیہ ٢٦٨ پر)

وہاں انکو چلانا ہوگا اور اسمیں (کچھ نہ) سن سکیں گے (۱۰۰) جن لوگوں کیلیئے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہو چکی
ہے وہ اس سے دور رکھے جائیں گے (۱۰۱) (یہاں تک کہ) اس کی آواز بھی تو نہیں سنیں گے اور جو کچھ ان کا جی چاہے گا
اس میں (یعنی ہر طرح کے عیش اور لطف میں) ہمیشہ رہیں گے (۱۰۲) انکو (اس دن کا) بڑا بھاری خوف غمگین نہیں
کریگا اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے (اور کہیں گے کہ) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (۱۰۳) جس دن ہم
آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طومار لپیٹ لیتے ہیں جس طرح ہمنے (کائنات کو) پہلی پیدا کیا تھا
اسی طرح دوبارہ پیدا کر دیں گے (یہ) وعدہ (جس کا پورا کرنا لازم) ہے ہم (ایسا) ضرور کرنیوالے ہیں[۱] (۱۰۴) اور ہمنے نصیحت (کی
کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکوکار بندے ملک کے وارث ہونگے[۲] (۱۰۵) عبادت کرنیوالے لوگوں کیلیئے
اسمیں (خدا کے حکموں کی) تبلیغ ہے (۱۰۶) اور (اے محمد) ہم نے تم کو تمام جہان کیلیئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے[۳] (۱۰۷)
کہہ دو کہ مجھ پر (خدا کیطرف سے) یہ وحی آتی ہے کہ تم سب کا معبود خدائے واحد ہے تو تم کو چاہیئے کہ فرمانبردار ہو جاؤ (۱۰۸) اگر یہ
لوگ منہ پھیریں تو کہدو کہ میں نے تم سب کو یکساں (احکام الٰہی سے) آگاہ کر دیا ہے اور مجھ کو معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے
وہ عن قریب (آنیوالی) ہے یا اس کا وقت) دور ہے (۱۰۹) جو بات پکار کر کیجائے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو تم پوشیدہ کرتے ہو
اس سے بھی واقف ہے (۱۱۰) اور میں نہیں جانتا شاید وہ تمہارے لیئے آزمائش ہو اور ایک مدت تک (تم اس سے) فائدہ اٹھاتے رہو (۱۱۱) پیغمبر نے کہا کہ اے میرے
پروردگار حق کیساتھ فیصلہ کر دے اور ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے اسی سے ان باتوں میں جو تم بیان کرتے ہو مدد مانگی جاتی ہے (۱۱۲)

سورۂ حج مدنی ہے اور اسمیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے — اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثۂ عظیم ہوگا (۱) (اے مخاطب) جس دن تو

(صفحہ ۲۶۷ کا بقیہ)
پکارے تو قع سے یا ڈر سے وہ
محبت حقیقی نہیں اس آیت سے
اس خیال کی تردید نکلتی ہے ۴ہ
یعنی بنایا حضرت مریم اور حضرت
عیسیٰ کو نشانی اپنی قدرت کی خلقت
کیواسطے تا کہ لوگ جانیں کہ خدا تم
ایسا قادر ہے کہ بغیر باپ کے کنواری
لڑکی سے پیدا کر سکتا ہے ۵ہ یعنی اس
کی محنت رائگاں جائیگی پورا بدلہ
دیں گے فائدہ اگر وہ نیک کام
کرنیوالا ایمان لایا ہوگا تو سب محنت
اسکی ضائع اور نکمی ہے ۶ہ ایندھن
یعنی جس سے آگ زیادہ بھڑکتی ہے
۷ہ بتوں کو اس واسطے دوزخ میں
ڈالیں گے تا کہ ان کے پوجنے والے
جانیں کہ یہ آپ دوزخ میں جلتے ہیں اور
عاجز ہیں ہمیں کیونکر چھڑا دیں
گے عذاب سے ۸ہ یعنی بت اور
بتوں کے پوجنے والے سب دوزخ
میں ہمیشہ رہیں گے اور وہیں سے
نہ نکلیں گے ۱۲

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ہ یعنی پیدا کرنا اور غارت کر دینا دونوں
ہماری قدرت کے آگے برابر ہے
۲ہ یعنی ایمان لانیوالوں کا مکان
بہشت ہے ۳ہ یعنی تیری ذات کو
صرف انعام اور بخشش پیدا کیا خلقت
کیواسطے تیرے طفیل تیری امت کو
بخشوں گا قیامت کو اور تیرے
ہونے سے تک کے لوگوں پر عذاب
نہیں ہوتا چونکہ تو ان کے
بیچ میں ہے اس سبب سے عذاب بچے
ہوئے ہیں ۱۲

اسکو دیکھے گا) اسدن یہ حال ہوگا کہ) تمام دودھ پلانیوالی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائینگی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر
پڑیں گے اور لوگ تجھ کو متوالے نظر آئیں گے مگر وہ متوالے نہیں ہونگے بلکہ (عذاب دیکھکر) مدہوش ہو رہے ہونگے بیشک خدا کا عذاب
بڑا سخت ہے ؛ ② اور بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا (کی شان) میں علم (ودانش) کے بغیر جھگڑتے اور ہر شیطان سرکش کی
پیروی کرتے ہیں ؛ ③ جس کے بارہ میں لکھدیا گیا ہے کہ جو اُسی دوست رکھیگا تو وہ اسے گمراہ کردیگا اور دوزخ کے عذاب کا رستہ
دکھائیگا ؛ ④ لوگو ! اگر تم کو مرنے کے بعد جی اُٹھنے میں کچھ شک ہو تو ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو پیدا کیا تھا
(یعنی ابتدا میں) مٹی سے پھر اس سے نطفہ بنا کر پھر اس سے خون کا لوتھڑا بنا کر پھر اس سے بوٹی بنا کر جس کی بناوٹ
کامل بھی ہوتی ہے اور ناقص بھی ، تاکہ تم پر (اپنی خالقیت) ظاہر کردیں ، اور ہم جس کو چاہتے ہیں ایک میعاد مقرر تک پیٹ
میں ٹھیرائے رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر تم جوانی کو پہنچتے ہو اور بعض (قبل از پیری) مرجاتے ہیں
اور بعض (شیخ فانی ہوجاتے اور بڑھاپے کی) نہایت خراب عمر کیطرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے کے بعد
بالکل بے علم ہوجاتے ہیں ، اور (اے دیکھنے والے) تو دیکھتا ہے (کہ ایک وقت میں) زمین خشک (پڑی ہوتی ہے)
پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ شاداب ہوجاتی اور اُبھرنے لگتی ہے اور طرح طرح کی بارونق چیزیں اگاتی ہے ، ⑤
اِن قدرتوں سے ظاہر ہے کہ خدا ہی (قادر مطلق ہی جو) برحق ہے اور یہ کہ وہ مُردوں کو زندہ کردیتا ہی اور یہ کہ وہ ہر چیز پر قدرت
رکھتا ہے ؛ ⑥ اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے ، اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ خدا سب لوگوں کو جو قبروں میں ہیں جلا اُٹھائیگا ، ⑦
اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو خدا (کی شان) میں بغیر علم (ودانش) کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن
کے جھگڑتا ہے ، ⑧ (اور تکبر سے) گردن موڑ لیتا (ہے) تاکہ (لوگوں کو) خدا کے رستے سے گمراہ کردے ، اس کیلئے دنیا میں ذلت ہے اور قیامت کے

ف١ یہ ترجمہ ہم نے لتبلغوا اشدکم کا کیا ہے ' اسی طرح اسی آیت میں لکیلا یعلم من بعد علم شیئا " کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ بہت کچھ جاننے کے بعد بالکل بے علم ہوجاتے ہیں کیونکہ ان آیات میں انسان کی حالت کا اظہار فرماتا ہے کہ پہلے تم بچے ہوتے ہو پھر جوان ہوجاتے ہو پھر بڑھتے اور بعض ایسے بڈھے ہوجاتے ہیں کہ حواس تک قائم نہیں رہتے اور دل و دماغ میں جو ذخیرہ معلومات ہوتا ہے سب جاتا رہتا ہے

١٢

دن ہم اسے عذاب (آتش) سوزاں کا مزا چکھائیں گے (۹) (اے سرکش) یہ اس (کفر) کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں نے
آگے بھیجا تھا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں (۱۰) اور لوگوں میں بعض ایسا بھی ہے جو کنارے پر (کھڑا ہو کر) خدا
کی عبادت کرتا ہے اگر اس کو کوئی (دنیاوی) فائدہ پہنچے تو اسکے سبب مطمئن ہو جائے اور اگر کوئی آفت پڑے تو منہ کے
بل لوٹ جائے (یعنی پھر کافر ہو جائے)[1] اس نے دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی یہی تو نقصان صریح ہے[2] (۱۱)
یہ خدا کے سوا ایسی چیز کو پکارتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچائے اور نہ فائدہ دے سکے یہی تو پرلے درجے کی گمراہی ہے[3] (۱۲)
(بلکہ) ایسے شخص کو پکارتا ہے جس کا نقصان فائدے سے زیادہ قریب ہے ایسا دوست بھی برا اور ایسا ہم صحبت بھی برا (۱۳)
جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے خدا ان کو بہشتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں چل رہی ہیں
کچھ شک نہیں کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے (۱۴) جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ خدا اس کو دنیا اور آخرت میں مدد نہیں دیگا تو اسکو
چاہیئے کہ اوپر کیطرف (یعنی اپنے گھر کی چھت میں) ایک رسی باندھے پھر (اس سے اپنا) گلا گھونٹ لے پھر دیکھے
کہ آیا یہ تدبیر اس کے غصے کو دور کر دیتی ہے[4] (۱۵) اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو اتارا ہے (جس کی تمام) باتیں
کھلی ہوئی (ہیں) اور یہ (یاد رکھو) کہ خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے (۱۶) جو لوگ مومن (یعنی مسلمان)
ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور مجوسی اور مشرک خدا ان (سب) میں
قیامت کے دن فیصلہ کر دیگا بے شک خدا ہر چیز سے باخبر ہے[5] (۱۷) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو (مخلوق) آسمانوں میں ہے
اور جو زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے اور بہت سے انسان خدا کو سجدہ
کرتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن پر عذاب ثابت ہو چکا ہے اور جس شخص کو خدا ذلیل کرے اسکو کوئی عزت

موضح القرآن

[1] یعنی جو لوگ کہ سست ایمان رکھتے ہیں ان کو اگر دولت اور تندرستی ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ دین ہمیں مبارک ہے اور اگر بیمار یا مفلس ہو دے تو پھر کافر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مصیبت مجھے دین کے سبب ہوئی [2] یعنی دو جہاں میں خراب ہوا [3] یعنے بتوں کو اس امید پر پوجتے ہیں کہ قیامت کے دن بخشوا دیں گے سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے پوجنے سے نقصان تو پہلے ہی ہے کہ قتل مسلمانوں کے ہاتھ سے ہوا اور عذاب گور میں قیامت تک [4] دنیا کی تکلیف میں جو کوئی خدا سے ناامید ہو کر اس کی بندگی چھوڑ دے اور جھوٹی چیزیں پوجے جن کے ہاتھ نہیں برا بھلا وہ اپنے دل کے ٹھیرانے کو یہ صورت قیاس کرے جیسے ایک شخص اونچی رسی سے لٹک رہا ہے اگر چڑھ نہیں سکتا تو توقع ہے کہ رسی اوپر کھینچے تو چڑھ جاوے جب رسی توڑ دی پھر کیا توقع؟ رسی کہا اللہ کی امید کو اور آسمان کو تانے یعنی اونچان کو [5] مجوس آگ کو پوجتے ہیں اور ایک نبی کا بھی نام لیتے ہیں معلوم نہیں کہ پیچھے بگڑے ہیں یا سرے سے ہی غلط ہیں ۱۲

دینے والا نہیں بے شک خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ۱۸ یہ دو (فریق) ایک دوسرے کے دشمن اپنے پروردگار کے
بارے میں جھگڑتے ہیں تو جو کافر ہیں ان کیلئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائینگے[۱] (اور) انکے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا
جائیگا ۱۹ اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی ۲۰ اور ان (کے مارنے ٹھوکنے) کیلئے
لوہے کے ہتھوڑے ہونگے ۲۱ جب وہ چاہینگے کہ اس رنج (و تکلیف کی وجہ) سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا
دیئے جائینگے[۲] اور کہا جائیگا کہ) جلنے کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو ۲۲ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے خدا
انکو بہشتوں میں داخل کریگا جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہاں انکو سونے کے کنگن پہنائے جائینگے اور موتی
اور وہاں انکا لباس ریشمی ہوگا[۳] ۲۳ اور انکو پاکیزہ کلام کی ہدایت کیگئی اور (خدائے) حمید کی راہ بتائی گئی[۴] ۲۴
جو لوگ کافر ہیں اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے اور مسجد محترم سے جسے ہم نے لوگوں کیلئے یکساں (عبادتگاہ) بنایا ہے
روکتے ہیں خواہ وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے اور جو اس میں شرارت سے کجروی (و کفر) کرنا چاہے اسکو ہم
درد دینے والے عذاب کا مزا چکھائینگے[۵] ۲۵ اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیمؑ کیلئے خانہ کعبہ کو مقام مقرر
کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیجو اور طواف کرنیوالوں اور قیام کرنیوالوں اور رکوع کرنیوالوں (اور)
سجدہ کرنیوالوں کیلئے میرے گھر کو صاف رکھا کر[۶] ۲۶ اور لوگوں میں حج کے لئے ندا کر دو کہ تمہاری طرف پیدل اور دبلے
دبلے اونٹوں پر جو دور (دراز) رستوں سے چلے آتے ہوں (سوار ہو کر) چلے آئیں[۷] ۲۷ تاکہ اپنے فائدے کے کاموں کیلئے
حاضر ہوں اور (قربانی کے) ایام معلوم میں چہارپایان مویشی (کے ذبح کے وقت) جو خدا نے انکو دیئے ہیں ان پر
خدا کا نام لیں اس میں سے تم بھی کھاؤ اور فقیر درماندہ کو بھی کھلاؤ[۸] ۲۸ پھر چاہیئے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور

موضح القرآن

[۱] یعنی آگ ان کے بدن سے ایسی لپٹے گی جیسے کپڑا لپٹے [۲] یعنی کافر جب چاہیں گے کہ دوزخ سے نکلیں اور دروازے تک پہنچیں گے تب فرشتے لوہے کے گرزوں سے پھر دوزخ میں لے جاویں گے [۳] یہ جو فرمایا کہ وہاں گہنا اور ریشمی پوشاک ہو گی تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں یہاں مردوں کو جائز نہیں اور گہنوں میں سے کنگن اس واسطے کہ غلام کی خدمت پسند آتی ہے تو کڑے ڈالتے ہیں ہاتھ میں [۴] ستھری بات یعنی بہشت میں جھگڑا اور بکنا نہیں سوائے خوشی کی بات کے اور شکر اللہ کے کہ اس نے دنیا میں توحید کی راہ پائی [۵] یعنی جنہوں نے وہاں جانا لوگوں کا بند کر دیا وہ سزا پائیں گے [۶] کہتے ہیں کعبہ شریف کی جگہ پہلے سے بزرگ تھی پھر بعد میں مدت سے نشان رہا تھا حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوا پھر عمارت بنائی اور تازہ کیا اسکی زیارت کو فائدہ اور استوں میں رکوع نہ تھا خاص اسی امت میں ہے [۷] یعنی تو اے ابراہیم لوگوں کو بلا جو دور سے آویں اور پیدل [۸] جو شکرانہ کا ذبح ہو یا نفل کا وہ آپ کھاوے اور جو بدلہ قصور کا ہو اسمیں آپ نہ کھائے اور ایام معلوم فرمایا تین دن کو ذوالحجہ کی دسویں گیارہویں اور بارہویں تاریخیں ان دنوں میں بڑی قبولیت کا کام یہی ہے

کریں اور نذریں پوری کریں اور خانۂ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں ۲۹ یہ ہمارا حکم ہے اور جو شخص ادب کی
چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ پروردگار کے نزدیک اس کے حق میں بہتر ہے اور تمہارے لئے مویشی
حلال کر دیئے ہیں سوا ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو ۳۰ صرف
ایک خدا کے ہو کر اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھیرا کر اور جو شخص (کسی کو) خدا کیساتھ شریک مقرر کرے تو وہ گویا ایسا ہے جیسے
آسمان سے گر پڑے پھر اسکو پرندے اچک لیجائیں یا ہوا کسی دور جگہ اڑا کر پھینک دے ۳۱ یہ ہمارا حکم ہے اور جو شخص ادب
کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے ۳۲ ان میں ایک وقت
مقرر تک تمہارے لئے فائدے ہیں پھر انکو خانۂ قدیم (یعنی بیت اللہ) تک پہنچنا (اور ذبح ہونا) ہے ۳۳ اور ہم نے ہر
ایک امت کیلئے قربانی کا طریق مقرر کر دیا ہے تاکہ جو مویشی چارپائے خدا نے انکو دیئے ہیں (ان کے ذبح کرنے کیوقت)
ان پر خدا کا نام لیں سو تمہارا معبود ایک ہی ہے تو اسی کے فرمانبردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنیوالوں کو خوشخبری سنا دو ۳۴
یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور (جب) ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں
اور نماز آداب سے پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے انکو عطا فرمایا ہے اسمیں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں ۳۵ اور قربانی کے
اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے شعائر خدا مقرر کیا ہے انمیں تمہارے لئے فائدے ہیں تو (قربانی کرنے کے وقت) قطار باندھ کر
ان پر خدا کا نام لو۔ جب پہلو کے بل گر پڑیں تو ان میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں اور سوال کرنیوالوں کو بھی کھلاؤ اس طرح
ہم نے انکو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو ۳۶ خدا تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ
اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے اسی طرح خدا نے انکو تمہارا مسخر کر دیا ہے تاکہ اس بات کے بدلے کہ اس نے تمکو ہدایت بخشی ہے

ف ادب کی چیزیں جو خدا کے نام سے نامزد کیجاتی ہیں ۱۲

موضح القرآن

لے اصل منت اللہ کی ہے اور کسی کی نہیں ۔ مے یعنی جو کوئی حکم خدا تعالیٰ کا بجا لاویگا خدا تعالیٰ اسے بدلہ اچھا دیگا ۳ے یعنی حیوانوں سے بعض حلال کئے ہیں اور بعضے حرام کر دیئے ہیں ۴ے ادب کی چیزوں کی عظمت رکھے یعنی قربانی کے جانور آتے ہوئے نہ لوٹے اور قیمتی جانور لائے اور اس پر جھول اچھی ڈال کر لائے پھر وہ بھی خیرات کرے ۵ے یعنی جن جانوروں کو تم نے قربانی کرنے کا مقرر کر رکھا ہے ان سے تمہیں فائدہ مباح ہے یعنی دودھ اون اور سواری اور بچہ ۶ے یعنی ہر پیغمبر کی امت کو حکم کیا تھا ہم نے کہ ہمارے نام پر قربانی کرو ۷ے یعنی جو لوگ کہ سنتے ہی حکم خدا تعالیٰ کا بجا لاتے ہیں اور کچھ اس میں تکرار حجت نہیں کرتے ۸ے اونٹ کو ذبح کے بدلے نحر ہے کھڑا کر کے قبلہ کے سامنے پھر چھاتی میں زخم دیجئے جب سارا لہو نکل جاوے اور گر پڑے تو کاٹا جائے ۔ نا دہ محتاج دو طرح کا پہلا وہ جو مانگتا نہیں اور دوسرا وہ جو مانگتا ہے ۹ے کہتے ہیں کہ منکر کے وقت سے پہلے لوگ قربانی کر کے لہو اس کا کعبہ کی دیواروں پر لگا کر بزرگی سمجھتے تھے اور اس کام سے خدا تعالیٰ کی خوشی جانتے تھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو لوگوں نے قبول کیا تب بھی اس اگلی رسم کو چاہا کہ کریں اس پر یہ حکم منع کا ہوا ۱۲

اسی بزرگی سے یاد کرو اور (اے پیغمبر) نیکوکاروں کو خوشخبری سنا دو (۳۷) خدا تو مومنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے
بیشک خدا کسی خیانت کرنیوالے اور کفران نعمت کرنیوالے کو دوست نہیں رکھتا (۳۸) جن مسلمانوں سے (خواہ مخواہ) لڑائی کیجاتی ہے
انکو اجازت ہے (کہ وہ بھی لڑیں) کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور خدا (انکی مدد کریگا وہ) یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے (۳۹) یہ وہ لوگ
ہیں کہ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے (انہوں نے کچھ قصور نہیں کیا) ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار خدا ہے اور اگر خدا
لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے
اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں خدا کا بہت سا ذکر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی ہوتیں اور جو شخص خدا کی
مدد کرتا ہے خدا اسکی ضرور مدد کرتا ہے بیشک خدا توانا اور غالب ہے (۴۰) یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس
دیں تو نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام
خدا ہی کے اختیار میں ہے (۴۱) اور اگر یہ لوگ تم کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے نوحؑ کی قوم اور عاد اور ثمود بھی (اپنے
پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں (۴۲) اور قوم ابراہیمؑ اور قوم لوطؑ بھی (۴۳) اور مدین کے رہنے والے بھی اور موسیٰؑ بھی تو جھٹلائے
جا چکے ہیں[۲] لیکن میں کافروں کو مہلت دیتا رہا، پھر ان کو پکڑ لیا تو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب کیسا سخت تھا (۴۴)
اور بہت سی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو تباہ کر ڈالا کہ وہ نافرمان تھیں سو وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور (بہت سے)
کنوئیں بیکار اور (بہت سے) محل ویران (پڑے ہیں)[۳] (۴۵) کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر نہیں کی تاکہ ان کے دل (ایسے)
ہوتے کہ ان سے سمجھ سکتے اور کان (ایسے) ہوتے کہ ان سے سن سکتے، بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ
دل جو سینوں میں ہیں (وہ) اندھے ہوتے ہیں (۴۶) اور یہ (لوگ) تم سے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں اور خدا اپنا وعدہ

موضح القرآن

[۱] جبتک حضرت مکہ میں رہے حکم تھا کہ مسلمان صبر کریں کافروں کی بدی پر چنانچہ انہوں نے صبر کیا جب مدینے میں آئے تب حکم ہوا کہ جو تم سے بدی کرتے ہیں اُن کو تم بھی بدلہ دو تب جہاد شروع ہوا اس آیت میں یہی حکم ہے
[۲] خدا کی مدد کرتا ہے یعنی اسکے دین کی اور اس کے رسول کی
[۳] یعنی جتنے نبی ہمنے بھیجے تھے سبھوں نے ان کو جھٹلایا اگلے اس کنوئیں اور اس محل کا احوال میں یوں کہتے ہیں کہ جب قوم ثمود اللہ تم کے عذاب سے مر چکی تب حضرت صالحؑ چار ہزار مسلمانوں کو لیکر یمن کے ملک میں آئے وہاں حضرت صالحؑ کو موت حاضر ہوئی اور وہ سب مسلمان وہاں رہے اور انہوں نے اس جنگل میں کنواں کھودا اور ایک محل بنایا بعد کئی سو برس کے ان کی اولاد بتوں کو پوجنے لگی خدا تعالیٰ نے ایک نبی کو بھیجا کہ راہ دین کی ان کو بتادے انہوں نے بڑی خرابی سے اس نبی کو مار ڈالا پھر خدا تعالیٰ نے ان پر ایسا عذاب بھیجا کہ کوئی ان سے باقی نہ رہا ؛

؛ ۱۲ ؛

ہرگز خلاف نہیں کریگا اور بیشک تمہارے پروردگار کے نزدیک ایک روز تمہارے حساب کے روسے ہزار برس کے برابر ہے[ا] (۴۷)
اور بہت سی بستیاں ایسی ہیں کہ میں ان کو مہلت دیتا رہا اور وہ نافرمان تھیں پھر میں نے انکو پکڑ لیا اور
میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے (۴۸) (اے پیغمبرؐ) کہدو کہ لوگو! میں تم کو کھلم کھلا نصیحت کرنیوالا ہوں[ب] (۴۹) تو جو لوگ ایمان
لائے اور کام نیک کئے ان کیلئے بخشش اور آبرو کی روزی ہے (۵۰) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں میں اپنے
زعم باطل میں) ہمیں عاجز کرنے کیلئے سعی کی وہ اہل دوزخ ہیں (۵۱) اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر
(اس کا یہ حال تھا کہ) جب وہ کوئی آرزو کرتا تھا تو شیطان اسکی آرزو میں (وسوسہ) ڈال دیتا ہے تو جو (وسوسہ) شیطان ڈالتا ہے خدا اسکو دور کر دیتا
ہے پھر خدا اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے اور خدا علم والا اور حکمت والا ہے (۵۲) غرض اس سے یہ ہے کہ جو (وسوسہ) شیطان ڈالتا ہے
اس کو ان لوگوں کیلئے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں ذریعہ آزمائش ٹھیرائے بیشک ظالم پرلے درجے
کی مخالفت میں ہیں (۵۳) اور یہ بھی غرض ہے کہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے وہ جان لیں کہ وہ (یعنی وحی) تمہارے پروردگار کیطرف
سے حق ہے تو وہ اس پر ایمان لائیں اور انکے دل خدا کے آگے عاجزی کریں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں خدا انکو سیدھے رستے کیطرف
ہدایت کرتا ہے[ج] (۵۴) اور کافر لوگ ہمیشہ اس سے شک میں رہیں گے یہاں تک کہ قیامت ان پر ناگہاں آ جائے یا ایک نامبارک
دن کا عذاب ان پر آ واقع ہو (۵۵) اس روز بادشاہی خدا ہی کی ہوگی (اور) وہ ان میں فیصلہ کر دیگا تو جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک
کرتے رہے وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے (۵۶) اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے ان کیلئے ذلیل کرنیوالا عذاب ہوگا (۵۷)
اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں ہجرت کی پھر مارے گئے یا مر گئے انکو خدا اچھی روزی دیگا اور بیشک خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (۵۸)
وہ انکو ایسے مقام میں داخل کریگا جسے وہ پسند کریں گے[د] اور خدا تو جاننے والا (اور) بردبار ہے (۵۹) یہ (بات خدا کے ہاں) ٹھیر چکی ہے

موضح القرآن

ا یعنی نزدیک خدا تعالیٰ کے ایک دن اور ہزار برس یکساں ہے اور ہونا نہ ہونا اور تھوڑی اور بہت مدت برابر ہے جب چاہے عذاب بھیجے

ب کہتے ہیں کہ جب سورہ والنجم خدا تعالیٰ نے بھیجی حضرت محمد صلعم نے مکہ کی مسجد میں بیٹھ کر پڑھنا شروع کیا ایک ایک آیت آہستہ آہستہ ٹھیر ٹھیر کر پڑھتے تھے تا کہ لوگ اچھی طرح سمجھیں جب اس آیت پر پہنچے افرأیتم اللات والعزیٰ ومناة الثالثة الاخریٰ یہ پڑھ کر کبھی ذرا ٹھیرے شیطان نے حضرت محمد صلعم کی آواز بنا کر کہا کہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی اور یہ شیطان نے اس طرح کہا کہ مشرکوں نے ہی سنا اور انہوں نے جانا کہ یہ بھی محمد صلعم نے کہا اور مشرک خوش ہوئے کہ آج ہمارے بتوں کی محمد صلعم نے تعریف کی اس سبب سے ایسے راضی ہوئے کہ جب حضرتؐ نے آخر سورہ کا سجدہ کیا تو مشرک بھی مومنوں کیساتھ سجدہ میں گئے تب حضرت جبرئیلؑ نے آ کر کہا اور یہ حال پیغمبرؐ سے ظاہر کیا حضرتؐ یہ سنکر بہت غمگین ہوئے تب پروردگار نے اپنے دوست کی تسلی کیلئے یہ آیت بھیجی

ج یعنی اسمیں گمراہ اور بہکتے ہیں سو ان کا کام ہے بہکنا اور ایمان والے اور مضبوط ہوتے ہیں

د یعنی مسلمانوں کو بہشت میں عزت اور حرمت سے فرخرم لاویں گے ۔

اور جو شخص (کسی کو) اتنی ہی ایذا دے جتنی ایذا اسکو دیگئی پھر اس شخص پر زیادتی کیجائے تو خدا اسکی مدد کریگا[١] بیشک خدا
معاف کرنیوالا (اور) بخشنے والا ہے (٦٠) یہ اس لئے کہ خدا رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے[٢]
اور خدا تو سننے والا دیکھنے والا ہے (٦١) یہ اس لئے کہ خدا ہی برحق ہے اور جس چیز کو (کافر) خدا کے سوا پکارتے
ہیں وہ باطل ہے اور اس لئے کہ خدا رفیع الشان اور بڑا ہے (٦٢) کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا آسمان سے مینہ برساتا ہے تو زمین سرسبز
ہو جاتی ہے بیشک خدا باریک بین اور خبردار ہے (٦٣) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے اور
بیشک خدا بےنیاز اور قابلِ ستائش ہے (٦٤) کیا تم نہیں دیکھتے کہ جتنی چیزیں زمین میں ہیں (سب) خدا نے تمہارے
زیرِ فرمان کر رکھی ہیں اور کشتیاں (بھی) جو اسی کے حکم سے دریا میں چلتی ہیں اور وہ آسمان کو تھامے رہتا ہے
کہ زمین پر (نہ) گر پڑے مگر اس کے حکم سے بیشک خدا لوگوں پر نہایت شفقت کرنیوالا مہربان ہے (٦٥) اور وہی تو ہے
جس نے تم کو حیات بخشی پھر تم کو مارتا ہے پھر تمہیں زندہ بھی کریگا اور انسان تو بڑا ناشکرا ہے[٣] (٦٦) ہم نے ہر ایک
امت کیلئے ایک شریعت مقرر کر دی ہے جس پر وہ چلتے ہیں تو یہ لوگ تم سے اس امر میں جھگڑا نہ کریں اور تم (لوگوں کو)
اپنے پروردگار کی طرف بلاتے رہو بیشک تم سیدھے رستے پر ہو[٤] (٦٧) اور اگر یہ تم سے جھگڑا کریں تو کہہ دو کہ جو
عمل تم کرتے ہو خدا ان سے خوب واقف ہے (٦٨) جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو خدا تم میں قیامت کے روز ان کا
فیصلہ کر دے گا (٦٩) کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے خدا اسکو جانتا ہے یہ (سب کچھ) کتاب میں
لکھا ہوا ہے بیشک یہ سب خدا کو آسان ہے[٥] (٧٠) اور (یہ لوگ) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جنکی اس
کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور نہ ان کے پاس اسکی کوئی دلیل ہے اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا (٧١)

موضح القرآن

١ یعنی بدلہ واجبی لینے والے کو عذاب نہیں کرتا
٢ رات کو دن میں داخل کرتا ہے یعنی رات تھوڑی سی دن میں آکر رات چھوٹی ہو جاتی ہے اور دن بڑا ہو جاتا ہے گرمیوں میں اور پھر دن کو رات میں داخل کرتا ہے یعنی دن سے کچھ تھوڑا بہت وقت رات میں جاکر دن چھوٹا ہو جاتا ہے اور رات بڑی ہو جاتی ہے جاڑوں میں
٣ یعنی اللہ تعالیٰ کا حق نہیں مانتا
٤ یعنی اصل دین ہمیشہ سے ایک ہے اور احکام ہر دین میں جدا آتے ہیں ہر حکم کا واسطہ کیوں پوچھتے ہیں
٥ یعنی بندوں کے عمل بھی ایک کتاب میں لکھے ہیں ١٢

اور جب انکو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کی شکل بگڑ جاتی ہے اور تم ان کے چہرے میں صاف طور پر ناخوشی
کے آثار دیکھتے ہو قریب ہوتے ہیں کہ جو لوگ انکو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں ان پر حملہ کر دیں کہہ دو کہ میں تم کو
اس سے بھی بری چیز بتاؤں؟ وہ دوزخ کی آگ ہے جس کا خدا نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے (۷۲) لوگو!
ایک مثال بیان کیجاتی ہے اسے غور سے سنو کہ جن لوگوں کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں
بنا سکتے اگرچہ اس کیلئے سب مجتمع ہو جائیں اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لے جائے تو اسے اس سے چھڑا نہیں سکتے
طالب اور مطلوب (یعنی عابد اور معبود دونوں) گئے گزرے ہیں (۷۳) ان لوگوں نے خدا کی قدر جیسی کرنی چاہیے تھی نہیں کی کچھ شک
نہیں کہ خدا زبردست اور غالب ہے (۷۴) خدا فرشتوں میں سے پیغام پہنچانیوالے منتخب کر لیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی بیشک
خدا سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے (۷۵) جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے وہ اس سے واقف ہے اور سب کاموں کا رجوع
خدا ہی کیطرف ہے (۷۶) مومنو رکوع کرتے اور سجدے کرتے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو اور نیک کام کرو تاکہ فلاح پاؤ (۷۷)
اور خدا (کی راہ) میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور تم پر دین (کی کسی بات)
میں تنگی نہیں کی (اور تمہارے لئے) تمہارے باپ ابراہیم کا دین (پسند کیا) اسی نے پہلے (یعنی
پہلی کتابوں میں) تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس کتاب میں بھی (وہی نام رکھا ہے) تو جہاد کرو
تاکہ پیغمبر تمہارے بارے میں شاہد ہوں اور تم لوگوں کے مقابلے میں شاہد ہو
پس نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور خدا (کے دین کی رسی) کو پکڑے رہو وہی تمہارا
دوست ہے اور خوب دوست اور خوب مددگار ہے (۷۸)

موضح القرآن

۱؎ کہتے ہیں کہ کافر شہد اور شکر بتوں کو لگا کر ان کو خالی مکانوں میں چھوڑ کر چلے جاتے تھے مکھیاں اسے کھاتیں تو کہتے کہ ہمارے خداؤں نے اسے کھایا اور خوش ہوتے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بتوں کو اتنی قدرت نہیں کہ وہ مکھیوں سے پھیر لیویں
۲؎ یعنی جتنے کام ہیں سب ذرہ ذرہ خدا اللہ کے آگے حاضر ہوں گے ۳؎ یہاں امام شافعیؒ کے نزدیک سولہواں سجدہ قرآن شریف کے سجدوں سے ہے
۴؎ یعنی دین تم پر آسان کیا ہے جیسے کہ وقت ضرورت کے تیمم اور بیماری اور سفر میں روزے قضا اور نماز سفر میں آدھی
۱۲

سورۂ مومنون مکی ہے اسمیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بیشک ایمان والے رستگار ہو گئے (۱) جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں لہ (۲) اور جو بیہودہ باتوں سے
منہ موڑے رہتے ہیں (۳) اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں (۴) اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (۵) مگر اپنی بیویوں یا
(کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباشرت کرنے سے انہیں ملامت نہیں (۶) اور جو ان کے
سوا اوروں کے طالب ہوں وہ خدا کی مقرر کی ہوئی حد سے نکل جانیوالے ہیں (۷) اور جو امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں (۸)
اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں ٢ە (۹) یہی لوگ میراث حاصل کرنیوالے ہیں (۱۰) (یعنی) جو بہشت کی میراث حاصل
کریں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے (۱۱) اور ہمنے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا (۱۲) پھر اسکو ایک مضبوط (اور
محفوظ) جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا (۱۳) پھر نطفہ کا لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں
پر گوشت (پوست) چڑھایا پھر اس کو نئی صورت میں بنا دیا ٣ە تو خدا جو سب سے بہتر بنانیوالا ہے بڑا بابرکت
ہی (۱۴) پھر اس کے بعد تم مرجاتے ہو (۱۵) پھر قیامت کے دن اٹھا کھڑے کئے جاؤ گے (۱۶) اور ہم نے تمہارے اوپر (کی جانب)
سات آسمان پیدا کئے اور ہم خلقت سے غافل نہیں ہیں ٤ە (۱۷) اور ہم ہی نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی نازل
کیا پھر اس کو زمین میں ٹھیرا دیا اور ہم اسکے نابود کر دینے پر بھی قادر ہیں (۱۸) پھر ہم نے اس سے تمہارے لئے کھجوروں کے باغ بنائے
ان میں تمہارے لئے بہت سے میوے پیدا ہوتے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو (۱۹) اور وہ درخت بھی ہم
ہی نے پیدا کیا جو طور سینا میں پیدا ہوتا ہے (یعنی زیتون کا درخت کہ) کھانے والوں کیلئے روغن اور
سالن لئے ہوئے اگتا ہے ٥ە (۲۰) اور تمہارے چارپایوں میں عبرت (اور نشانی) ہے کہ ان کے پیٹوں میں سے

موضح القرآن

لہ نماز میں چاہتے کہ ایسا مشغول ہووے جو خبر نہ رہے کہ داہنے اور بائیں کون ہے اور کوئی کیا باتیں کرتا ہے اور نگاہ سجدے کی جگہ سے کہیں کسی طرف نہ پھرا دے ؛

٢ە یعنی نماز قضا نہیں کرتے یا نماز کو حضور دل سے اور محبت اور ڈر سے اور دھیان اور ادب سے پڑھتے ہیں ؛

٣ە یعنی جب وہ درست ہو چکا تب اپنی قدرت سے اس میں جان ڈالدی یا ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا کیا جو دودھ پینے لگا اور چلنے پھرنے لگا اور باتیں کرنے لگا ٤ە یعنی خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کی سب خبر ہے ؛

٥ە یعنی اس درخت سے دو فائدے ہیں ایک تیل دوسرا سالن ؛

اُس سے ہم تمہیں (دودھ) پلاتے ہیں اور تمہارے لئے ان میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں۱ اور
بعض کو تم کھاتے بھی ہو (۲۱) اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار ہوتے ہو (۲۲) اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف
بھیجا، تو انہوں نے انسے کہا کہ اے میری قوم! خدا ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں،
کیا تم ڈرتے نہیں۲ (۲۳) تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے یہ تو تم ہی جیسا آدمی۳ ہے تم پر بڑائی حاصل
کرنا چاہتا ہے اور اگر خدا چاہتا تو فرشتے اتار دیتا ہم نے اپنے اگلے باپ دادا میں تو یہ بات کبھی نہیں سنی
تھی (۲۴) اس آدمی کو تو دیوانگی (کا عارضہ) ہے تو اس کے بارے میں کچھ مدت انتظار کرو (۲۵) نوح نے کہا کہ اے میرے پروردگار انہوں
نے مجھے جھٹلا دیا ہے تو میری مدد کر (۲۶) پھر ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے
کشتی بناؤ پھر جب ہمارا حکم آپہنچے۴ اور تنور (پانی سے بھر کر) جوش مارنے لگے تو سب (قسم کے حیوانات) میں سے جوڑا
جوڑا (یعنی نر اور مادہ) دو دو کشتی میں بٹھا دو اور اپنے گھر والوں کو بھی، سوا ان کے جن کی نسبت ان میں سے
(ہلاک ہونے کا) حکم پہلے صادر ہو چکا ہے۵ اور ظالموں کے بارے میں ہم سے کچھ نہ کہنا وہ ضرور ڈبو دیئے جائیں گے (۲۷)
اور جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں بیٹھ جاؤ، تو (خدا کا شکر کرنا اور) کہنا کہ سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے
جس نے ہم کو نجات بخشی ظالم لوگوں سے (۲۸) اور (یہ بھی) دعا کرنا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو مبارک جگہ اتاریو اور تو سب سے
بہتر اتارنے والا ہے (۲۹) بیشک اس (قصے) میں نشانیاں ہیں اور ہمیں تو آزمائش کرنی تھی (۳۰) پھر ان کے
بعد ہم نے ایک اور جماعت پیدا کی (۳۱) اور انہی میں سے ان میں ایک پیغمبر بھیجا (جس نے ان سے کہا) کہ خدا ہی کی عبادت
کرو (کہ) اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم ڈرتے نہیں (۳۲) تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے اور آخرت

موضح القرآن

۱ جیسے کہ ان پر بوجھ لادنا اور پشم اور چمڑا جو بہت کام آتا ہے اور سواری کرتے ہو ان پر، اور ان میں سے بعضوں کا گوشت کھاتے ہیں ؛
۲ جب یہ بات نوح نے قوم سے کہی تو دولتمند اور سرش والوں نے تو نہ مانا مگر غریبوں کا دل کچھ تھوڑا سا پھرنے لگا ؛
۳ یعنی جیسا تم کھاتے پیتے ہو اور چلتے پھرتے ہو دنیا کے کاموں میں ایسے ہی یہ بھی کرتا ہے ۱۲
۴ یعنی جب ہم عذاب بھیجیں ؛
۵ یعنی تیرے ایک بیٹے پر منع ہے، وہ کافر ہے ازل سے ۱۲

کے آنے کو جھوٹ سمجھتے تھے اور دنیا کی زندگی میں ہم نے ان کو آسودگی دے رکھی تھی، کہنے لگے کہ یہ تو تمہارے جیسا آدمی
ہی جس قسم کا کھانا تم کھاتے ہو اسی طرح کا یہ بھی کھاتا ہے اور پانی جو تم پیتے ہو اسی قسم کا یہ بھی پیتا ہے (۳۳)
اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے آدمی کا کہا مان لیا تو گھاٹے میں پڑ گئے (۳۴) کیا یہ تم سے یہ کہتا ہی کہ تم مر جاؤ گے اور مٹی ہو جاؤ گے، اور
استخوان (کے سوا کچھ نہ رہے گا) تو پھر (زمین سے) نکالے جاؤ گے (۳۵) جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (بہت) بعید اور
(بہت) بعید ہے[1] زندگی تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے کہ اسی میں ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہم پھر نہیں اٹھائے
جائینگے (۳۶) یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے خدا پر جھوٹ افترا کیا ہی اور ہم اسکو ماننے والے نہیں (۳۷) پیغمبر نے کہا کہ ای میری پروردگار
انہوں نے مجھے جھوٹا سمجھا ہے تو میری مدد کر (۳۸) فرمایا کہ تھوڑے ہی عرصے میں پشیمان ہو کر رہ جائیں گے (۳۹) تو انکو وعدۂ
برحق کے مطابق زور کی آواز نے آن پکڑا، تو ہم نے ان کو کوڑا کر ڈالا پس ظالم لوگوں پر لعنت ہے[1] (۴۰) پھر ان کے بعد ہم نے
اور جماعتیں پیدا کیں (۴۱) کوئی جماعت اپنے وقت سے نہ آگے جا سکتی ہی اور نہ پیچھے رہ سکتی ہی[2] (۴۲) پھر ہم پے در پے اپنے پیغمبر
بھیجتے رہے[3] جب کسی امت کے پاس اس کا پیغمبر آتا تھا تو وہ اسے جھٹلا دیتے تھے تو ہم بھی بعض کو بعض کے پیچھے (ہلاک
کرتے اور ان پر عذاب) لاتے رہے اور ان کے افسانے بناتے رہے[4] پس جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان پر لعنت (۴۳) پھر ہم نے
موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ کو اپنی نشانیاں اور دلیل ظاہر دے کر بھیجا (۴۴) (یعنی) فرعون اور اسکی جماعت کی طرف تو انہوں
نے تکبر کیا اور وہ سرکش لوگ تھے (۴۵) کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں اور انکی قوم کے لوگ ہمارے خدمتگار
ہیں[5] (۴۶) تو ان لوگوں نے انکی تکذیب کی، سو (آخر) ہلاک کر دیئے گئے (۴۷) اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی تاکہ وہ لوگ ہدایت پائیں (۴۸)
اور مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) اور انکی ماں کو (اپنی) نشانی بنایا تھا[6] اور انکو ایک اونچی جگہ پر جو رہنے کے لائق تھی اور جہاں (نتھرا ہوا) پانی

موضح القرآن

[1] یعنی ایک آواز حضرت جبرئیلؑ نے ایسی کی کہ ان سب کافروں کا جگر پھٹ گیا اور وہ سب مر گئے، اور وہ عذاب اُن پر دا جبی آیا تھا یعنی وہ قوم اس عذاب کے لائق تھی۔

[2] یعنی جو وقت اُن کے عذاب کا مقرر کیا تھا اُسی وقت عذاب اُن پر آیا ایک گھڑی کی بھی کمی اور زیادتی نہ ہوئی۔

[3] یعنی کئی پیغمبر بھیجے آگے پیچھے

[4] یعنی قوموں کو ہلاک کیا، اُن سے سوائے مذکور کے کچھ نشانی نہ رہی۔

[5] یعنی بنی اسرائیل ہمارے ساتھی ہیں۔

[6] یعنی حضرت عیسیٰؑ کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا جو اس نے دودھ پینے کے وقت باتیں کیں اور حضرت مریمؑ کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا جو کہ بغیر ملاقات مرد کے ایسا بیٹا جنیں۔

جاری تھا پناہ دی تھی (۵۰) اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ جو عمل تم کرتے ہو میں اُن سے واقف ہوں (۵۱)
اور یہ تمہاری جماعت (حقیقت میں) ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو مجھ سے ڈرو (۵۲) تو پھر آپس میں اپنے کام
کو متفرق کرکے جدا جدا کردیا جو چیز جس فرقے کے پاس ہے وہ اسی سے خوش ہو رہا ہے[۱] (۵۳) تو انکو ایک مدت تک ان کی غفلت
ہی میں رہنے دو (۵۴) کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو دنیا میں انکو مال اور بیٹوں سے مدد دیتے ہیں (۵۵) (تو اس سے) ان کی بھلائی
میں جلدی کر رہے ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ سمجھتے ہی نہیں[۲] (۵۶) جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے ہیں (۵۷) اور جو لوگ اپنے
پروردگار کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں (۵۸) اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ شریک نہیں کرتے (۵۹) اور جو دے سکتے ہیں وہ دیتے ہیں اور انکے
دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ انکو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے[۳] (۶۰) یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے
ہیں اور یہی ان کے لئے آگے نکل جاتے ہیں (۶۱) اور ہم کسی شخص کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس کتاب ہے
جو سچ سچ کہہ دیتی ہے اور لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائیگا (۶۲) مگر انکے دل ان (باتوں) کی طرف سے غفلت میں پڑے
ہوئے ہیں اور ان کے سوا اور اعمال بھی ہیں جو یہ کرتے رہتے ہیں (۶۳) یہاں تک کہ جب ہم نے ان میں سے آسودہ حال
لوگوں کو پکڑ لیا تو وہ اس وقت چلائیں گے (۶۴) آج مت چلاؤ! تم کو ہم سے کچھ مدد نہیں ملے گی (۶۵) میری آیتیں
تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں اور تم الٹے پاؤں پھر پھر جاتے تھے (۶۶) ان سے سرکشی کرتے کہانیوں میں مشغول ہوتے اور
بیہودہ بکواس کرتے تھے[۴] (۶۷) کیا انہوں نے اس کلام پر غور نہیں کیا یا ان کے پاس کچھ ایسی چیزیں آئی ہیں جو ان کے اگلے باپ دادا کے
پاس نہیں آئی تھیں (۶۸) یا یہ اپنے پیغمبر کو جانتے پہچانتے نہیں اس وجہ سے ان کو نہیں مانتے[۵] (۶۹) کیا یہ کہتے ہیں کہ اسے سودا ہے (نہیں)
بلکہ وہ ان کے پاس حق کو لیکر آئے ہیں اور ان میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں (۷۰) اور اگر (خدائے) برحق ان کی خواہشوں پر

موضح القرآن

[۱] یعنی ان لوگوں نے اپنا اپنا جدا جدا دین اختیار کیا۔ اپنی خوشی کا اور اسی دین سے خوش ہیں اور اسی کو سب دینوں سے اچھا جانتے ہیں۔
[۲] یعنی نہیں سمجھتے کہ اولاد اور دولت آزمائش ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے [۳] یعنی قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے روبرو حاضر ہوں گے۔ بدلہ [۴] ذا اعمال ہر آدمی کے ہیں [۵] یعنی جس مکان میں قرآن پڑھتے تھے وہاں سے پیچھے کو سرکتے تھے بیہودہ اور نکمی باتیں کرتے تھے
[۶] یعنی یہ بات نہیں کہ یہ کافر پیغمبر کو نہیں پہچانتے، بلکہ جان بوجھ کر کہتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے

۱۲

چلے، تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں سب درہم برہم ہو جاویں، بلکہ ہم نے ان کے پاس انکی نصیحت (کی کتاب)
پہنچا دی ہے اور اپنی (کتاب) نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیںلہ (۷۱) کیا تم ان سے (تبلیغ کے صلے میں) کچھ مال مانگتے ہو؟ تو تمہارے
پروردگار کا مال بہت اچھا ہے اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (۷۲) اور تم تو ان کو سیدھے راستے کیطرف بلاتے ہوٹہ (۷۳) اور جو
لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ رستے سے الگ ہو رہے ہیں (۷۴) اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو تکلیفیں ان کو پہنچ رہی ہیں، وہ
دور کر دیں تو اپنی سرکشی پر اڑے رہیں (اور) بھٹکتے (پھریں)ٹہ (۷۵) اور ہم نے ان کو عذاب میں بھی پکڑا تو
بھی انہوں نے خدا کے آگے عاجزی نہ کی، اور وہ عاجزی کرتے ہی نہیں (۷۶) یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر عذاب شدید کا دروازہ کھول دیا
تو اس وقت وہاں نا امید ہو گئےٹہ (۷۷) اور وہی تو ہے جس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (لیکن) تم کم شکر گزاری کرتے ہو (۷۸)
اور وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پیدا کیا، اور اسی کیطرف تم سب جمع ہو کر جاؤ گے (۷۹) اور وہی ہے جو زندگی بخشتا ہے
اور موت دیتا ہے اور رات اور دن کا بدلتے رہنا اسی کا تصرف ہے کیا تم سمجھتے نہیں؟ (۸۰) بات یہ ہے کہ جو اگلے (کافر)
کہتے تھے اسی طرح کی (بات یہ) کہتے ہیں (۸۱) کہتے ہیں کہ جب ہم مر جاویں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور استخوان بوسیدہ
کے سوا کچھ نہ رہے گا تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے؟ٹہ (۸۲) یہ وعدہ ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی ہوتا چلا آیا ہے (اجی)
یہ تو صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیںلہ (۸۳) کہو کہ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ زمین اور جو کچھ زمین میں ہے سب کس کا مال ہے؟ (۸۴)
جھٹ بول اٹھیں گے کہ خدا کا کہو پھر تم سوچتے کیوں نہیں؟ (۸۵) (ان سے) پوچھو کہ سات آسمانوں کا مالک کون ہے اور عرش عظیم
کا (کون) مالک (ہے)؟ (۸۶) بیساختہ کہدیں گے کہ یہ (چیزیں) خدا ہی کی ہیں، کہو کہ پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟ (۸۷) کہو کہ اگر تم
جانتے ہو تو بتاؤ کہ وہ کون ہے جسکے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابل کوئی پناہ نہیں دے سکتا (۸۸) فوراً کہدینگے

موضح القرآن

لہ یعنی سنتے نہیں غور سے جو سمجھیں کہ یہ کیا ہے ؛
ٹہ جو راہ دین اسلام ہے
ٹہ یعنی ہم ان پرسے بلا دور کریں تب بھی یہ ایسے ہی ناشکر رہیں گے ؛
ٹہ شاید وہ دروازہ لڑائیوں کا کھلا جسمیں تھک کر عاجز ہو گئے
ٹہ یعنی کافر کہتے تھے کہ یہ بڑا تعجب ہوا کہ جب مر کر خاک اور پرانی گلی ہڈیاں ہو جائیں گی ہم تو پھر جیویں گے؟ یہ ہرگز نہیں ہونا ؛
لہ یعنی یہ جو کچھ کہتے ہیں وہ ہونا نہیں ؛
۱۲

کہ (ایسی بادشاہی تو) خدا ہی کی ہی تو کہو پھر تم پر جادو کہاں سے پڑ جاتا ہی ۱؎ (۸۹) بات یہ ہی کہ ہمنے ان کے پاس حق پہنچا دیا ہی
اور یہ جو بت پرستی کئی جاتی ہیں) بیشک جھوٹے ہیں (۹۰) خدا نے نہ تو (اپنا) کسی کو بیٹا بنایا ہی اور نہ اسکے ساتھ کوئی اور معبود ہی
ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی اپنی مخلوقات کو لیکر چل دیتا اور ایک دوسرے پر غالب آجاتا یہ لوگ جو کچھ (خدا کی بارہ میں) بیان کرتے ہیں
خدا اس سے پاک ہے (۹۱) وہ پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہی اور (مشرک) جو اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں اسکی شان اس سے اونچی
ہی (۹۲) (اے محمدؐ) کہو اے میرے پروردگار جس عذاب کا ان (کفار) سے وعدہ ہو رہا ہی اگر تو میری زندگی میں ان پر نازل کر کے مجھے بھی دکھا دے (۹۳)
تو اے میرے پروردگار مجھے (اس سے محفوظ رکھیو) اور ظالموں میں شمار نہ کیجیو ۲؎ (۹۴) اور جو وعدہ ہم ان سے کر رہے ہیں ہم تم کو دکھا کر ان پر نازل
کرنے پر قادر ہیں (۹۵) اور بری بات کے جواب میں ایسی بات کہو جو نہایت اچھی ہو ۳؎ اور یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہی (۹۶) اور کہو
کہ اے میرے پروردگار میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (۹۷) اور اے میرے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ
وہ میرے پاس آموجود ہوں ۴؎ (۹۸) (یہ لوگ اسی غفلت میں رہینگے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائیگی تو کہے گا کہ اے میرے
پروردگار! مجھے پھر (دنیا میں) واپس بھیجدے (۹۹) تاکہ میں اسمیں جسے چھوڑ کر آیا ہوں نیک کام کروں، ہرگز نہیں یہ ایک ایسی بات ہی کہ وہ
اسے زبان سے کہہ رہا ہوگا (اور اس کے ساتھ عمل نہیں ہوگا) اور اسکے پیچھے برزخ ہی (جہاں وہ) اس دن تک کہ (دوبارہ) اٹھائے جائینگے (رہیں گے) ۵؎ (۱۰۰)
پھر جب صور پھونکا جائیگا تو نہ تو انہیں قرابتیں ہونگی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے ۶؎ (۱۰۱) تو جن کے (عملوں کے) بوجھ بھاری ہونگے
وہ فلاح پانیوالے ہیں (۱۰۲) اور جن کے بوجھ ہلکے ہونگے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں
رہیں گے (۱۰۳) آگ انکے مونہوں کو جھلس دیگی، اور وہ اسمیں تیوری چڑھائے ہونگے (۱۰۴) کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں؟
(نہیں) تم انکو (سنتے تھے اور) جھٹلاتے تھے ۷؎ (۱۰۵) کہنے لگے اے ہمارے پروردگار ہم پر ہماری کمبختی غالب ہوگئی، اور ہم رستے سے بھٹک گئے، (۱۰۶) اے ہمارے پروردگار ہمکو

موضح القرآن

۱؎ یعنی جب ان سب باتوں کا اقرار کرتے ہو کہ خدا تعالے ایسا ہی تو عقل تمہاری کہاں ہے اور دیوانے کیوں ہوتے ہو؟ اور کیوں اس خدا تعالی کیساتھ اوروں کو شریک کرتے ہو؟
۲؎ یعنی دنیا کی آفت میں شامل نہ کریو۔ ۳؎ یعنی اگر کوئی بری بات کہے خفقے سے تو اسکو جواب سہج میں اچھا دے تاکہ وہ شرمندہ ہو اور بری بات چھوڑ دے
۴؎ چھیڑ شیطان کی یہی کہ دین کے سوال وجواب میں غصے چڑھ اور لڑائی اٹھے اسی پر فرمایا کہ برے کا جواب دے اس سے بہتر
۵؎ معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ آدمی مرکر پھر آتا ہے تو یہ سب غلط ہے قیامت کو اٹھیں گے اس سے پہلے ہرگز نہیں؛
۶؎ اس واسطے کہ ہر ایک اپنے حال میں ایسا گرفتار ہوگا کہ اپنے عزیز کی بھی خبر نہ رہے گی؛
۷؎ یعنی پڑھتے تھے قرآن تمہارے آگے اور تم ٹھٹھا سمجھتے تھے اس واسطے تم لائق عذاب کے ہوئے

؛ ۱۲ ؛

اسمیں سے نکال دے اگر ہم پھر (ایسی کام) کریں تو ظالم ہونگے (١٠٧) خدا فرمائیگا کہ اسی میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو (١٠٨)
میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو دعا کیا کرتا تھا کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو تو ہمکو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے
بہتر رحم کرنیوالا ہے (١٠٩) تو تم ان سے تمسخر کرتے رہے یہاں تک کہ انکے پیچھے میری یاد بھی بھول گئے اور تم (ہمیشہ) ان سے ہنسی
کرتے رہتے تھے (١١٠) آج میں نے ان کو انکے صبر کا بدلہ دیا کہ وہ کامیاب ہوگئے (١١١) خدا پوچھے گا کہ تم زمین میں کتنے برس رہے؟ وہ کہیں گے کہ (١١٢)
ہم ایک روز یا ایک روز سے بھی کم رہے تھے شمار کرنیوالوں سے پوچھ لیجیے [١] (١١٣) خدا فرمائیگا کہ (وہاں) تم (بہت ہی) کم رہے کاش
تم جانتے ہوتے [٢] (١١٤) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمکو بےفائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟ (١١٥) تو خدا
جو سچا بادشاہ ہے (اسکی شان اس سے) اونچی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش بزرگ کا مالک ہے (١١٦) اور جو شخص خدا کے ساتھ
کسی اور معبود کو پکارتا ہے جسکی اسکے پاس کچھ سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں
پائیں گے (١١٧) اور خدا سے دعا کرو کہ اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنیوالا ہے (١١٨)

سورۂ نور مدنی ہے اور اسمیں — شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ! — چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

(یہ ایک) سورۃ ہے جسکو ہمنے نازل کیا اور اس (کے احکام) کو فرض کر دیا اور اسمیں واضح المطلب آیتیں نازل کیں تاکہ تم یاد رکھو (١) بدکاری کرنے
والی عورت اور بدکاری کرنیوالا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو [٥] اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر
ایمان رکھتے ہو تو شرع خدا (کے حکم) میں تمہیں ان پر ہرگز ترس نہ آئے [٤] اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی
موجود ہو (٢) بدکار مرد تو بدکار یا مشرک عورت کے سوا نکاح نہیں کرتا اور بدکار عورت کو بھی بدکار یا مشرک مرد کے سوا اور کوئی نکاح میں نہیں لاتا
اور یہ (یعنی بدکار عورت سے نکاح کرنا) مومنوں پر حرام ہے (٣) اور جو لوگ پرہیزگار عورتوں کو بدکاری کا الزام لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں

موضح القرآن

[١] یعنی جو فرشتے شمار کرتے تھے اُن سے پوچھ لو [٢] یعنی اگر دنیا میں ہزار برس جیو تب بھی تھوڑا ہے بلکہ ساری عمر دنیا کی آخرت کے حساب سے تھوڑی ہے [٣] یعنی عورت اور مرد کو زنا کرنیوالا جو غیر محصن ہووے یعنی عورت خاوند والی نہو اور مرد جورو نہ رکھتا ہو اس لیے کہ حد محصنین کی سنگساری ہے اور شرح طحاوی میں شرطیں محصنین کی چھ ہیں کہ آزاد ہو اور بالغ اور عاقل اور مومن اور نکاح کیا ہوا ہووے اور جماع بھی کیا ہو [٤] یعنی نہ بخشو تم ان کو اور حد چھوڑو اور بیچ ضرب کے قصور نہ کرو [٥] مرد اگر بدکار ہو عورت پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوے دو وجہ سے ایک یہ کہ اس کا کفو نہیں اس کو عار ہے دوسرے یہ کہ ایک کے دوسرے کو ملت نہ لگ جائے نیک مرد کو بدکار عورت درست نہیں جبتک بدکاری کرتی رہے اور اگر توبہ کرے تو درست ہے

تو انکو اسی درّے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی بدکردار ہیں ۴ ہاں جو انکے بعد توبہ کرلیں اور اپنی حالت سنوار لیں

تو خدا (بھی) بخشنے والا مہربان ہے ۵ اور جو لوگ اپنی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور خود ان کے سوا انکے گواہ نہ ہوں تو ہر ایک

کی شہادت یہ ہے کہ پہلے تو چار بار خدا کی قسم کھائے کہ بیشک وہ سچا ہے ۶ اور پانچویں بار (یہ کہے) کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر خدا کی

لعنت[۲] ۷ اور عورت سے سزا کو یہ بات ٹال سکتی ہے کہ وہ پہلے چار بار خدا کی قسم کھائے کہ بیشک یہ جھوٹا ہے ۸ اور پانچویں دفعہ یوں

(کہے) کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب (نازل ہو)[۳] ۹ اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو بہت

سی خرابیاں پیدا ہو جاتیں مگر وہ صاحب کرم ہے اور یہ کہ خدا توبہ قبول کرنیوالا اور حکیم ہے ۱۰ جن لوگوں نے بہتان باندھا ہے تم ہی

میں سے ایک جماعت ہے[۴] اسکو اپنے حق میں برا نہ سمجھنا بلکہ وہ تمہارے لئے اچھا ہے، ان میں سے جس شخص نے گناہ کا جتنا حصہ لیا اس کے لئے

اتنا وبال ہے اور جس نے ان میں سے اس بہتان کا بڑا بوجھ اٹھایا ہے اسکو بڑا عذاب ہوگا ۱۱ جب تم نے وہ بات سنی تھی تو مومن

مردوں اور عورتوں نے کیوں اپنے دلوں میں نیک گمان نہ کیا اور کیوں نہ کہا کہ یہ صریح طوفان ہے[۵] ۱۲ یہ (افترا پرداز)

اپنی بات کی تصدیق (کے لئے) چار گواہ کیوں نہ لائے؟ تو جب یہ گواہ نہیں لاسکے تو خدا کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں ۱۳

اور اگر دنیا اور آخرت میں خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس بات کا تم چرچا کرتے تھے اس کی وجہ سے تم

پر بڑا (سخت) عذاب نازل ہوتا ۱۴ جب تم اپنی زبانوں سے اس کا ایک دوسرے سے ذکر کرتے تھے اور اپنے منہ سے ایسی

بات کہتے تھے جس کا تم کو کچھ علم نہ تھا اور تم اسے ایک ہلکی بات سمجھتے تھے اور خدا کے نزدیک وہ بڑی بھاری بات تھی ۱۵ اور جب

تم نے اسے سنا تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں شایان نہیں کہ ایسی بات زبان پر لائیں (پروردگار) تو پاک ہے یہ تو بہت

بڑا بہتان ہے ۱۶ خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر مومن ہو تو پھر کبھی ایسا (کام) نہ کرنا ۱۷ اور خدا تمہارے (سمجھانے

موضح القرآن

[۱] یہی حکم ہے اس کیلئے جو مرد کو عیب لگاوے [۲] لعان مرد کا اس طرح ہے کہ چار بار کہے کہ گواہی دیتا ہوں ساتھ قسم اللہ کے کہ میں سچ بولنے والوں میں سے ہوں بیچ اس چیز کے تہمت کی میں نے خاص عورت کو ساتھ اس کے اور ہر بار اشارہ طرف اس عورت کے کرے اور پانچویں بار کہے کہ لعنت اللہ کی اوپر میرے اگر ہوں میں جھوٹ بولنے والوں میں سے بیچ اس چیز کے کہ تہمت کی میں نے خاص عورت کو اور ہر بار اشارہ طرف عورت کے کرے اور حکم اس لعان کا یہ ہے کہ حد قذف کی مرد کے تفریق سے کریں، تفریق طلاق کی ہے [۳] لعان عورت کا یہ ہے کہ چار بار کہے کہ گواہی دیتی ہوں میں قسم اللہ کی کہ یہ مرد جھوٹا ہے بیچ اس چیز کے کہ ساتھ میرے تہمت کرتا ہے اور پانچویں بار کہے کہ غضب یعنی غصہ اللہ کا اوپر میرے اگر سچ بولنے والا ہووے یہ مرد بیچ تہمت زنا کے اور ہر بار اشارہ طرف مرد کے کرے [۴] وہ پانچ آدمی تھے عبداللہ بن ابی، زید بن رفاعہ، حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش [۵] یعنی اس جھوٹ کو ساتھ نسبت اپنی کے برا نہ جانو تم، بلکہ وہ بہتر ہے خاص تمہارے لئے، اس لئے کہ ثواب بڑا پایا تم نے اور بیچ پاک رہنے کے آیتیں اتریں اور بزرگی اور تعظیم اور شان تمہاری اوپر سب کے ظاہر ہوتی ؛

(بقیہ صفحہ ۲۸۵ پر)

کیلئے) اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہی اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہی ⑱ اور جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ
مومنوں میں بیحیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے انکو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا، اور خدا جانتا ہی اور
تم نہیں جانتے ⑲ اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اسکی رحمت نہوتی (تو کیا کچھ نہ ہوتا، مگر وہ کریم ہی) اور یہ کہ خدا نہایت مہربان اور
رحیم ہی ⑳ اے مومنو! شیطان کے قدموں پر نہ چلنا اور جو شخص شیطان کے قدموں پر چلیگا تو شیطان تو بیحیائی (کی باتیں) اور برے
کام ہی بتائیگا اور اگر تم پر خدا کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی تو ایک شخص بھی تم میں پاک نہ ہو سکتا، مگر خدا جسکو چاہتا ہی پاک
کر دیتا ہی (اور) خدا سننے والا (اور) جاننے والا ہے ㉑ اور جو لوگ تم میں صاحب فضل (اور صاحب) وسعت ہیں، وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں
کہ رشتہ داروں اور محتاجوں اور خدا کی راہ میں وطن چھوڑ جانیوالوں کو کچھ خرچ پات نہیں دینگے، انکو چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم پسند
نہیں کرتے ہو کہ خدا تم کو بخش دے؟ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے ㉒ جو لوگ پرہیزگار اور برے کاموں سے بیخبر اور ایماندار عورتوں
پر بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں، ان پر دنیا و آخرت (دونوں) میں لعنت ہے اور انکو سخت عذاب ہوگا ㉓ (یعنی قیامت کے روز)
جس دن انکی زبانیں اور انکے ہاتھ پاؤں سب انکے کاموں کی گواہی دیں گے ㉔ اس دن خدا انکو (ان کے اعمال کا) پورا پورا (اور) ٹھیک بدلا
دے گا اور انکو معلوم ہو جائیگا کہ خدا برحق (اور حق کو) ظاہر کرنیوالا ہے ㉕ ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کیلئے اور ناپاک مرد ناپاک
عورتوں کیلئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کیلئے اور پاک مرد پاک عورتوں کیلئے، یہ (پاک لوگ) ان (بدگویوں) کی باتوں
سے بری ہیں، (اور) ان کے لئے بخشش اور نیک روزی ہے ㉖ مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے (لوگوں کے)
گھروں میں گھر والوں سے اجازت لئے اور ان کو سلام کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے
(اور ہم یہ نصیحت اس لئے کرتے ہیں کہ) شاید تم یاد رکھو ㉗ (اور) اگر تم گھر میں کسی کو موجود نہ پاؤ تو جبتک تم کو

(بقیہ صـ۲۸۴ کا)

ے یعنی چاہئے تھا کہ مومن بعد سننے اس جھوٹ کے گمان نیک لیجاتے ہیں عائشہ رضی اور صفوان کے اور کہتے جیسے ایک آدمی یقین کرنیوالا کہ اوپر حال کے خبردار ہو کہے کہ یہ بات جھوٹ روشن ہے اور اللہ تو جوروؤں پیغمبر کی کو نگاہ رکھتا ہی مانند اس حال کے سے واسطے تعظیم اور بزرگی اُن کی کے ۱۲ ؛

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

ف ان الذین جاؤ بالافک سے لیکر یہاں تک دس آیتیں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں نازل ہوئی ہیں اُن میں خدا تعالےٰ نے اُن کی اُس تہمت سے برأت ظاہر فرمائی ہے جو منافقوں نے ان کی نسبت تراشی تھی اور جسکو زیادہ تر عبد اللہ بن اُبی ابن سلول راس المنافقین نے مشہور کیا تھا اور جس کا تذکرہ مسلمانوں میں بھی ہوا اس اجمال کی تفصیل جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے اور جیسا کہ خود حضرت عائشہ رضی بیان فرماتی ہیں یہ ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم کی عادت تھی کہ جب آپ کسی سفر میں تشریف لیجانے کا ارادہ فرماتے، تو اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے جس بی بی کے نام کا قرعہ ڈالتے وقت نکلتا اسکو آپ اپنے ہمراہ لیجاتے، ایک غزوہ میں میرے نام کا قرعہ نکلا اور میں آپ کے ساتھ گئی اور یہ سفر پردے کے حکم کے نازل ہونے کے بعد تھا، میں اونٹ پر

(بقیہ صـ۲۸۶)

اجازت نہ دی جائے اس میں مت داخل ہو، اور اگر یہ کہا جائے کہ (اس وقت) لوٹ جاؤ تو لوٹ جایا کرو یہ تمہارے
لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام تم کرتے ہو خدا سب جانتا ہے (۲۸) (ہاں) اگر تم کسی ایسے گھر میں جاؤ جس میں
کوئی بستا نہ ہو اور اس میں تمہارا اسباب (رکھا) ہو تم پر کچھ گناہ نہیں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ کرتے
ہو خدا کو سب معلوم ہے (۲۹) مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت
کیا کریں یہ ان کیلئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں خدا ان سے خبردار ہے (۳۰) اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ
وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات)
کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند
اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں
اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے
واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں اور
اپنے پاؤں (ایسی طور سے زمین پر) نہ ماریں (کہ جھنکار کی آواز کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے
اور مومنو! سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ (۳۱) اور اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح
کر دیا کرو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں (نکاح کر دیا کرو) اگر وہ مفلس ہوں گے تو خدا
ان کو اپنے فضل سے خوشحال کر دے گا اور خدا (بہت) وسعت والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے (۳۲)
اور جن کو بیاہ کا مقدور نہ ہو وہ پاکدامنی کو اختیار کئے رہیں یہاں تک کہ خدا ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے

(صفحہ ۲۸۵ کا بقیہ)
سواری کرتی اور ہودج یعنی کجاوے
میں بیٹھی تھی جب آپ غزوے سے فارغ
ہو چکے اور لوٹتے ہوئے مدینے
کے قریب پہنچے تو ایک رات
کوچ کا اعلان ہوا میں اس وقت
قضائے حاجت کیلئے چلی یہاں تک
کہ لشکر کے آگے بڑھ گئی جب
اپنی فرودگاہ پر واپس آئی تو دیکھا
کہ میرا منکوں کا ہار کہیں راستے میں
گر کر ٹوٹ گیا ہے ہار کی تلاش
کرتے کرتے مجھے دیر ہو گئی اتنے
میں وہ لوگ آ گئے جو میرے ہودج
کو کسا کرتے تھے اور انہوں نے
میرے ہودج کو اٹھا لیا اور میرے
اونٹ پر کس دیا چونکہ عورتیں اس
زمانے میں نازک اندام ہوا کرتی
تھیں اور ان کے سوار ہونے سے ہودج
کچھ بھاری نہیں ہوتا تھا اس لئے
انہوں نے ہودج کے ہلکے پن کا
کچھ خیال نہ کیا اور یہ سمجھا کہ میں
اس میں بیٹھی ہوں غرض وہ لوگ
اونٹ کو لیکر چل دیئے مجھ کو اپنا
ہار اس وقت دستیاب ہوا جب
لشکر گذر گیا میں لشکر کی فرودگاہ
میں آئی حالانکہ وہاں کوئی نہ
تھا، پھر اپنی منزل کو جہاں
مجھے اتری تھی چلی گئی اس خیال سے
کہ جب لوگ مجھے گم پائیں گے
تو کر لیجائیں گے اسی اثناء
میں مجھے نیند آ گئی اور میں وہیں
سو گئی ادھر صفوان بن معطل جو
آخر شب کو لشکر کے پیچھے
آرام لینے کیلئے اتر پڑا تھا
صبح کے قریب چلا جب میری

(بقیہ صفحہ ۲۸۷ پر)

اور جو غلام تم سے مکاتبت چاہیں اگر تم ان میں (صلاحیت اور) نیکی پاؤ تو ان سے مکاتبت کرلو اور خدا نے

جو مال تم کو بخشا ہے اس میں سے انکو بھی دو، اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہیں تو (بے شرمی سے)

دنیاوی زندگی کے فوائد حاصل کرنے کیلئے بدکاری پر مجبور نہ کرنا، اور جو ان کو مجبور کرے گا تو ان (بیچاریوں)

کے مجبور کئے جانے کے بعد خدا بخشنے والا مہربان ہے (۳۳) اور ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں

نازل کی ہیں، اور جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان کی خبریں اور پرہیزگاروں کے لئے

نصیحت (۳۴) خدا آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے کہ گویا ایک طاق ہے

جس میں چراغ ہے، اور چراغ ایک قندیل میں ہے، اور قندیل (ایسی صاف شفاف ہے کہ) گویا موتی

کا سا چمکتا ہوا تارا ہے، اس میں ایک مبارک درخت کا تیل جلایا جاتا ہے (یعنی) زیتون کہ نہ مشرق کی طرف

ہے نہ مغرب کی طرف، (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) اس کا تیل خواہ آگ اسے نہ بھی چھوئے جلنے کو تیار ہے،

(پڑی) روشنی پر روشنی (ہو رہی ہے) خدا اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے

اور خدا (جو مثالیں) بیان فرماتا ہے (تو) لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے، اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (۳۵)

(وہ قندیل) ان گھروں میں (ہے) جن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلند کئے جائیں، اور وہاں

خدا کے نام کا ذکر کیا جائے (اور) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہیں (۳۶) (یعنی ایسے) لوگ جن کو

خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے، نہ خرید و فروخت، وہ اس دن سے

جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر کو چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں (۳۷)

صفحہ ۲۸۵ کا بقیہ صفحہ ۲۸۶ سے آگے

منزل کے قریب پہنچا تو میری نسبت خیال کیا کہ کوئی آدمی سو رہا ہے وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے پہچان لیا کیونکہ پردے کے حکم سے پہلے وہ مجھ کو دیکھ چکا تھا، میں نے چادر سے گھونگھٹ نکال لیا اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ نہ تو اس نے مجھ سے بات کی اور نہ تو میں نے اس سے کوئی بات سنی بجز انا للہ وانا الیہ راجعون کے جو اس نے بٹھاتے وقت کہا تھا پھر اس نے سواری کا اگلا پاؤں دبایا تھا تو میں اس پر سوار ہو گئی اور وہ میری سواری کی باگ ہاتھ میں لیکر چلا یہاں تک کہ ہم لشکر میں جا پہنچے اور اس وقت ٹھیک دوپہر تھی پھر میرے بارے میں جو افترا پردازی کی گئی سو کی گئی جو ہلاک ہوا سو ہوا اس طوفان کو اٹھانے میں جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا تھا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا اس کے بعد ہم مدینہ آئے اور وہاں آکر مہینہ بھر بیمار رہی لوگ میرے بارے میں تذکرے کرتے تھے لیکن مجھکو کچھ خبر نہ تھی البتہ مجھے اس بات سے شک ہوتا تھا کہ جناب رسول خدا مجھ پر وہ لطف و التفات نہیں فرماتے تھے جو پیشتر بیماری کے ایام علالت میں فرماتے تھے، اب جو تشریف لاتے تو سلام کرنے کے بعد صرف اتنا پوچھتے کہ تمہارا کیا حال ہے، اس سے مجھے کسی طرح کا شبہ تو ہوتا لیکن افترا پردازی کے بہتان و شرارت کی مطلق خبر نہ تھی

تاکہ خدا انکو ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلا دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے اور جس کو چاہتا ہی
خدا بیشمار رزق دیتا ہے ﴿۳۸﴾ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال (کی مثال ایسی ہے) جیسے میدان میں ریت کہ پیاسا
اسے پانی سمجھے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے تو اسے کچھ بھی نہ پائے اور خدا ہی کو اپنے پاس دیکھے تو وہ اس کا حساب پورا پورا چکا دے
اور خدا جلد حساب کرنیوالا ہے ﴿۳۹﴾ یا (ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے) جیسے دریائے عمیق میں اندھیرے جس پر لہر چلی آتی ہو
اور اس کے اوپر اور لہر (آرہی ہو) اور اس کے اوپر بادل ہو غرض اندھیرے ہی اندھیرے ہوں ایک پر ایک (چھایا ہوا) جب اپنا ہاتھ نکالے
تو کچھ نہ دیکھ سکے اور جس کو خدا روشنی نہ دے اس کو (کہیں بھی) روشنی نہیں مل سکتی ﴿۴۰﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں
اور زمین میں ہیں خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور پر پھیلائے ہوئے جانور بھی اور سب اپنی نماز اور تسبیح کے طریقہ سے واقف
ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں (سب) خدا کو معلوم ہے ﴿۴۱﴾ اور آسمان اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کیلئے ہے اور خدا ہی
کیطرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۴۲﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی بادلوں کو چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں ملا دیتا ہی اور ان کو
تہ بتہ کر دیتا ہی پھر تم دیکھتے ہو کہ بادل سے مینہ نکل (کر برس) رہا ہے اور آسمان میں جو (اولوں کے) پہاڑ ہیں ان سے اولے نازل کرتا ہے
تو جس پر چاہتا ہے اسکو برسا دیتا ہی اور جس سے چاہتا ہی ہٹا دیتا ہی اور بادل میں جو بجلی ہوتی ہے اس کی چمک
آنکھوں کو (خیرہ کر کے بینائی کو) اچک لئے جاتی ہے ﴿۴۳﴾ اور خدا ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہی اہل بصارت
کیلئے اس میں بڑی عبرت ہے ﴿۴۴﴾ اور خدا ہی نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا تو ان میں بعض ایسے ہیں کہ
پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں سے چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ جو چار پاؤں پر چلتے ہیں خدا جو چاہتا
ہی پیدا کرتا ہے بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے ﴿۴۵﴾ ہم ہی نے روشن آیتیں نازل کی ہیں اور خدا جس کو چاہتا ہی سیدھے راستے کیطرف ہدایت کرتا ہے ﴿۴۶﴾

(۲۸۵ کا بقیہ صـ ۲۸۷ سے آگے)
نہ تھی اس حالت میں میں بہت نقیہ ہو گئی ایک رات جو قضائے حاجت کیلئے باہر نکلی تو مسطح کی ماں میرے ساتھ تھی اتفاق سے اس کا پاؤں لڑکھڑایا تو اس نے کہا کہ تعس مسطح یعنی مسطح ہلاک ہو میں نے کہا کہ تم ایسے شخص کو بد دعا دیتی ہو جو بدر میں شریک ہوا اس نے کہا تم نے نہیں سنا جو اس نے کہا ہے میں نے کہا کہ میں نے تو کچھ نہیں سنا تم بتاؤ کہ اس نے کیا کہا تو اس نے تمام ماجرا بیان کیا اسکو سن کر مجھے بہت رنج ہوا ایک تو میں پہلے ہی بیمار تھی یہ کیفیت سن کر رنج پر رنج ہوا جب میں لوٹ کر گھر آئی تو جناب رسول خدا تشریف لائے اور میرا حال پوچھا میں نے کہا آپ اجازت بخشیں تو میں میکے چلی جاؤں میرا مطلب یہ تھا کہ وہاں جا کر اس خبر کی تصدیق حاصل کروں آپ نے اجازت دیدی اور میں اپنے والدین کے ہاں چلی گئی وہاں میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ لوگ کیا تذکرہ کرتے ہیں انہوں نے کہا بیٹا کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے تم کچھ خیال نہ کرو اس جواب سے میرا دل مطمئن نہ ہوا میں رات بھر روتی رہی ادھر جناب رسول اللہ صلعم پر وحی کے آنے میں بہت دیر ہو گئی تو آپ نے مشورہ لینے کیلئے حضرت ابن ابی طالب رض اور اسامہ بن زید کو بلایا اسامہ رض نے تو یہ کہا کہ یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہیں اور ہم کو ان کے بارے میں بھلائی کے سوا کچھ معلوم نہیں،
(بقیہ صـ ۲۸۹ پر)

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور رسول پر ایمان لائے اور (ان کا) حکم مان لیا، پھر اس کے بعد ان میں سے ایک فرقہ پھر جاتا ہے اور یہ لوگ
صاحب ایمان ہی نہیں ہیں ⑷۷ اور جب انکو خدا اور اُسکے رسول کیطرف بلایا جاتا ہے تاکہ (رسول خدا) انکا تصفیہ کر دیں
تو ان میں سے ایک فرقہ منہ پھیر لیتا ہے ⑷۸ اور اگر معاملہ حق (ہو اور) انکو (پہنچتا) ہو تو ان کیطرف مطیع ہو کر چلے آتے ہیں ⑷۹ کیا ان کے
دلوں میں بیماری ہے یا (یہ) شک میں ہیں یا ان کو یہ خوف ہے کہ خدا اور اس کا رسول ان کے حق میں ظلم کرینگے (نہیں) بلکہ یہ خود ظالم
ہیں ⑸۰ مومنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب خدا اور اسکے رسول کیطرف سے بلائے جائیں تاکہ وہ انمیں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے
(حکم) سن لیا اور مان لیا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ⑸۱ اور جو شخص خدا اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کریگا اور
اس سے ڈریگا تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں ⑸۲ اور (یہ) خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تم انکو حکم دو تو (سب گھروں سے)
نکل کھڑے ہوں، کہدو کہ قسمیں مت کھاؤ پسندیدہ فرمانبرداری (درکار ہے) بیشک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے ⑸۳ کہدو کہ خدا کی
فرمانبرداری کرو اور رسول خدا کے حکم پر چلو، اگر منہ موڑ دگے تو رسول پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو ان کے ذمے ہے اور تم پر (اس چیز کا ادا کرنا)
ہے جو تمہارے ذمے ہے اور اگر تم ان کے فرمان پر چلوگے تو سیدھا رستہ پالوگے اور رسول کے ذمے تو صاف صاف (احکام خدا کا)
پہنچا دینا ہے ⑸۴ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادیگا جیسا ان سے پہلے
لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے مستحکم و پائدار کریگا اور خوف کے بعد انکو امن بخشیگا وہ
میری عبادت کرینگے اور میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بنائینگے اور جو اسکے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں ⑸۵ اور نماز پڑھتے رہو اور
زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبر خدا کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کیجائے ⑸۶ اور ایسا خیال نہ کرنا کہ کافر لوگ غالب آجائینگے
(وہ جا ہی کہاں سکتے ہیں) انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے ⑸۷ مومنو! تمہارے غلام لونڈیاں اور جو بچے تم میں سے

(۲۸۵ کا بقیہ ص ۲۸۸ سے آگے) رہے علیؓ بن ابیطالب انہوں نے کہا یارسول اللہ خدا نے آپ پر تنگی نہیں کی عورتیں اور بہت ہیں، اگر آپ لونڈی یعنی بریرہؓ سے دریافت کریں گے تو وہ سچ سچ بیان کر دیگی، آپ نے بریرہ کو بلا کر دریافت کیا تو اس نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا ہے میں نے ایسی کوئی بات نہیں دیکھی کہ [illegible] عیب لگا دوں، وہ تو ایک سیدھی سادھی اور بھولی بھالی نو عمر لڑکی ہے، یہ سن کر آپ اسی روز خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس شخص کے مقابلے میں جس کے سبب مجھے میرے اہل کے معاملے میں اس قدر ایذا پہنچی ہے کون میری مدد کرتا ہے تو سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یارسول اللہ! میں آپکی مدد کرتا ہوں اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے ہے تو ہم اسکی گردن مارینگے اور اگر ہمارے بھائیوں یعنی قبیلہ خزرج سے ہے تو جو آپ ارشاد فرمائیں اسکی تعمیل کریں گے، پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے یہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے، تھے تو نیک آدمی لیکن حمیت نے جو جوش مارا تو سعد بن معاذ سے کہنے لگے کہ تم نے غلط کہا خدا کی قسم تم اسکو قتل کروگے اور نہ اسکے قتل پر قادر ہو سکوگے، اگر وہ شخص تمہاری جماعت سے ہوتا تو تم یہ نہیں کہتے کہ قتل کیا جائے، تو اسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے
(ص ۲۹۰ پر باقی)

بلوغ کو نہیں پہنچے تین دفعہ (یعنی تین اوقات میں) تم سے اجازت لیا کریں (ایک تو) نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے) گرمی
کی دوپہر کو (جب تم کپڑے اتار دیتے ہو اور تیسرے عشاء کی نماز کے بعد (یہ) تین (وقت) تمہارے پردے (کی) ہیں ان کے آگے
پیچھے (یعنی دوسرے وقتوں میں) نہ تم پر کچھ گناہ ہے نہ ان پر کہ کام کاج کیلئے ایک دوسرے کے پاس آتے رہتے ہو اس طرح خدا
اپنی آیتیں تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور خدا بڑا علم والا اور حکمت والا ہے ﴿۵۸﴾ اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں تو
انکو بھی اسی طرح اجازت لینی چاہیئے جس طرح ان سے اگلے (یعنی بڑے آدمی) اجازت حاصل کرتے رہے ہیں اسی طرح خدا تم سے
اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے ﴿۵۹﴾ اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی توقع نہیں رہی
اور وہ کپڑے اتار کر سر ننگا کر لیا کریں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ اپنی زینت کی چیزیں نہ ظاہر کریں اور اگر اس سے بھی
بچیں تو یہ انکے حق میں بہتر ہے اور خدا سنتا جانتا ہے ﴿۶۰﴾ نہ تو اندھے پر کچھ گناہ ہے نہ لنگڑے پر اور نہ بیمار پر اور نہ
خود تم پر کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی
بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے
گھروں سے یا اس گھر سے جس کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (اور اس کا بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں کہ سب مل کر
کھانا کھاؤ یا جدا جدا اور جب گھروں میں جایا کرو تو اپنے (گھر والوں کو) سلام کیا کرو (یہ) خدا کی طرف سے مبارک اور
پاکیزہ تحفہ ہے اس طرح خدا اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو ﴿۶۱﴾ مومن تو وہ ہیں جو خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان
لائے اور جب کبھی ایسے کام کیلئے جو جمع ہو کر کرنے کا ہو پیغمبر خدا کے پاس جمع ہوں تو ان سے اجازت
لئے بغیر چلے نہیں جاتے اے پیغمبر جو لوگ تم سے اجازت حاصل کرتے ہیں وہی خدا پر اور اس کے رسول پر

(صفحہ ۲۸۵ کا بقیہ صفحہ ۲۸۹ سے آگے)
کہ تم نے جھوٹ کہا خدا کی قسم اسکو ضرور قتل کریں گے تم منافق ہو کر منافقوں کیطرف سے جھگڑتے ہو پھر دونوں قبیلے اوس اور خزرج مارے غصے کے کھڑے ہو گئے اور قریب تھا کہ ان دونوں میں لڑائی اور ہاتھا پائی ہو جائے مگر جناب رسالتمآب نے ان کے جوش کو فرو کر دیا اور لڑائی ہوتے رہ گئی ہاں تو میرے رونے کا یہ حال تھا کہ میرے والدین خیال کرتے تھے کہ رونا میرے کلیجے کو پھاڑ کر رہیگا اسی اثنا میں کہ ایکدن دونوں میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی انصار کی ایک عورت میرے پاس آئی اور وہ بھی بیٹھ کر رونے لگی ابھی ہم رو ہی رہی تھیں کہ جناب رسول خدا صلعم تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے جب سے لوگوں نے میرے بارے میں وہ کہا جو کہا آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے مہینہ بھر آپ پر میری شان میں کچھ وحی نہیں ہوئی تھی جب آپ بیٹھ گئے تو خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے عائشہ رض تمہارے بارے میں ایسی بات مجھ تک پہنچی ہے اگر تم بری ہو تو عنقریب خدا تمہاری برات ظاہر کر دیگا اور اگر تم سے گناہ ہوا ہے تو خدا سے بخشش مانگو اور اس کی طرف رجوع ہو کیونکہ بندہ جس وقت اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے تو خدا اسے بخش دیتا ہے جب آپ بات ختم کر چکے تو میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی آنکھ سے نہیں نکلتا تھا پھر میں نے اپنے والد سے کہا
(بقیہ صفحہ ۲۹۱ پر)

ایمان رکھتے ہیں، سو جب یہ لوگ تم سے کسی کام کیلئے اجازت مانگا کریں، تو ان میں سے جسے چاہا کرو اجازت دے دیا کرو، اور ان کیلئے خدا سے بخشش مانگا کرو، کچھ شک نہیں کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے (۶۲) مومنو پیغمبر کے بلانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو، بے شک خدا کو یہ لوگ معلوم ہیں، جو تم میں سے آنکھ بچا کر چل دیتے ہیں، تو جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، ان کو ڈرنا چاہیئے کہ (ایسا نہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے، یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو (۶۳) دیکھو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے، جس (طریق) پر تم ہو وہ اسے جانتا ہے، اور جس روز لوگ اسکی طرف لوٹائے جائیں گے تو جو لوگ عمل کرتے رہے وہ ان کو بتا دے گا، اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (۶۴)

سورۂ فرقان مکی ہے اور اسمیں ستتر — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — آیتیں اور چھ رکوع ہیں

وہ (خدائے عز و جل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا، تاکہ اہل عالم کو ہدایت کرے (۱) وہی کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس نے (کسی کو) بیٹا نہیں بنایا، جس کا بادشاہی میں کوئی شریک نہیں، اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اس کا ایک اندازہ ٹھیرایا (۲) اور (لوگوں نے) اس کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں، اور نہ اپنے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتے ہیں، اور نہ مرنا ان کے اختیار میں ہے اور نہ جینا اور نہ مر کر اٹھ کھڑے ہونا (۳) اور کافر کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) من گھڑت باتیں ہیں جو اس (مدعی رسالت) نے بنا لی ہیں، اور اور لوگوں نے اس میں اسکی مدد کی ہے، یہ لوگ (ایسا کہنے سے) ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں (۴) اور کہتے ہیں کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جس کو اس نے لکھ رکھا ہے اور وہ صبح و شام اسکو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (۵) کہہ دو کہ اسکو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور

(صـ۲۸۵ کا بقیہ صـ۲۹۰ سے آگے) کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ صلعم کو جواب دیجئے، انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ صلعم سے کیا کہوں، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ جواب دیجئے انہوں نے بھی یہی کہا کہ بخدا میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلعم سے کیا کہوں؟ پھر میں نے خود ہی کہا حالانکہ میں ایک نوعمر لڑکی تھی اور قرآن بھی بہت سا نہیں پڑھا تھا، کہ جو قصہ آپ نے سنا ہے وہ مجھے معلوم ہو گیا ہے اور یہ بھی کہ آپ اسے باور کر چکے ہیں لیکن اگر میں کہوں کہ میں بری ہوں اور خدا خوب جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو آپ اس کو سچ نہیں سمجھیں گے اور اگر اس کا اقرار کر لوں، حالانکہ خدا جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ اس کو مان لیں گے، سو خدا کی قسم میں وہی بات کہتی ہوں جو یوسف ؑ کے باپ نے کہی تھی فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون، پھر میں وہاں سے اٹھ کر اپنے بستر پر آ لیٹی، اور یقین کرتی تھی کہ چونکہ میں بری ہوں اس لئے خدا ضرور میری برات فرمائیگا لیکن میرے خیال نہیں کرتی تھی کہ میری شان میں قرآن کی آیتیں نازل ہونگی، کیونکہ میں اپنی شان کو کمتر سمجھتی تھی کہ خدا میرے بارے میں اپنا کلام نازل فرمائیگا جو ہمیشہ پڑھا جائیگا، البتہ یہ امید ظاہر کرتی تھی کہ رسول اللہ صلعم کوئی خواب دیکھ لیں گے جسمیں میری برات

(بقیہ صـ۲۹۲ پر)

زمین کی پوشیدہ باتونکو جانتا ہے بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ⑥ اور کہتے ہیں یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے کیوں نازل
نہیں کیا گیا اسکے پاس کوئی فرشتہ کہ اسکے ساتھ ہدایت کرنے کو رہتا ⑦ یا اسکی طرف (آسمان سے) خزانہ اتارا جاتا یا اس کا کوئی باغ
ہوتا کہ اسمیں سے کھایا کرتا اور ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک جادو زدہ شخص کی پیروی کرتے ہو ⑧ (اے پیغمبر) دیکھو تو یہ تمہارے بارے میں کس طرح
کی باتیں کرتے ہیں سو یہ گمراہ ہو گئے اور رستہ نہیں پا سکتے ⑨ وہ (خدا) بہت بابرکت ہے جو اگر چاہے تو تمہارے لئے اس سے بہتر (چیزیں) بنا دے
(یعنی) باغات جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں نیز تمہارے لئے محل بنا دے ⑩ بلکہ یہ تو قیامت ہی کو جھٹلاتے ہیں اور ہمنے قیامت کے
جھٹلانے والوں کیلئے دوزخ تیار کر رکھی ہے ⑪ جس وقت وہ انکو دور سے دیکھے گی (تو غضبناک ہو رہی ہو گی اور) یہ اس کے جوش (غضب) اور
چیخنے چلانے کو سنیں گے ⑫ اور جب یہ دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں (زنجیروں میں) جکڑ کر ڈالے جائیں گے وہاں موت کو پکاریں گے ⑬
آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو ⑭ پوچھو کہ یہ بہتر ہے یا بہشت جاودانی جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے یہ ان کے عمل
کا بدلہ اور رہنے کا ٹھکانا ہو گا ⑮ وہاں جو چاہیں گے انکے لئے میسر ہو گا ہمیشہ اسمیں رہینگے یہ وعدہ خدا کو پورا کرنا لازم ہے اور اس لائق
ہے کہ مانگ لیا جائے ⑯ اور جس دن (خدا) انکو اور انکو جنہیں یہ خدا کے سوا پوجتے ہیں جمع کریگا تو فرمائیگا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا
یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے ⑰ وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمیں یہ بات شایان نہ تھی کہ تیرے سوا اوروں کو دوست بناتے لیکن تو نے ہی انکو اور انکے باپ دادا کو
برتنے کو نعمتیں دیں یہاں تک کہ وہ تیری یاد کو بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے ⑱ تو (کافرو) انہوں نے تو تم کو تمہاری بات میں جھٹلا دیا
پس (اب) تم (عذاب کو) نہ پھیر سکتے ہو نہ (کسی سے) مدد لے سکتے ہو اور جو شخص تم میں سے ظلم کریگا ہم اسکو بڑے عذاب کا مزہ چکھائینگے ⑲ اور
ہمنے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک
دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے کیا تم صبر کرو گے اور تمہارا پروردگار تو دیکھنے والا ہے ⑳

(نمبر ۲۸۵ کا بقیہ صفحہ ۲۹۱ سے آگے)
فرمادیگا، سو خدا کی قسم ابھی رسول اللہ
اس مجلس سے تشریف بھی نہیں لیجانے
پائے تھے کہ خدا نے آپ پر قرآن نازل
فرمایا اور نزول وحی کیوقت جسطرح
آپ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے اسی طرح
آپکے بدن اطہر سے موتیوں کیطرح
قطرے ٹپکنے لگے جب وہ حالت رفع
ہو گئی تو آپکا چہرہ ہشاش بشاش
ہو گیا اور پہلا فقرہ جو آپکی زبان مبارک
نکلا یہ تھا کہ اے عائشہ خوش ہو جاؤ
خدا نے تمہاری برات نازل فرمائی
جب خدا نے حضرت عائشہ رضہ کی برات
میں ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ
منکم دس آیتیں نازل کیں تو حضرت
ابوبکر رضہ نے کہا واللہ میں آئندہ مسطح
کو کچھ خرچ نہیں دوں گا مسطح
حضرت ابوبکر رضہ کے عزیزوں میں سے تھے اور
تھے غریب ابوبکر خرچ سے ان کی مدد
کیا کرتے تھے لیکن اتفاق سے اس
بہتان کے تذکرے میں وہ بھی
شریک ہو گئے تھے، جب حضرت
ابوبکر رضہ نے قسم کھائی کہ وہ مسطح
کو خرچ نہیں دیں گے تو خدا نے
آیت ولا یاتل اولو الفضل منکم نازل
فرمائی اس پر حضرت ابوبکر رضہ نے بدستور
خرچ دینا شروع کیا اور کہنے لگے
کہ واللہ میں اسکو خرچ دینے سے
کبھی دست کشی نہ کروں گا
۱۲

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہ نازل کئے گئے یا ہم اپنی آنکھ
سے اپنے پروردگار کو دیکھ لیں، یہ اپنے خیال میں بڑائی رکھتے ہیں اور اسی بنا پر بڑے سرکش ہو رہے ہیں (۲۱) جس دن یہ
فرشتوں کو دیکھیں گے یہ اس دن گنہگاروں کیلئے کوئی خوشی کی بات نہیں ہوگی اور کہیں گے (خدا کرے تم) روک لیے (اور)
بند کر دیئے جاؤ[ب] (۲۲) اور جو انہوں نے عمل کئے ہونگے ہم انکی طرف متوجہ ہونگے تو انکو اڑتی خاک کر دیں گے (۲۳) اس دن اہل جنت
کا ٹھکانا بھی بہتر ہوگا اور مقام استراحت بھی ہوگا (۲۴) اور جس دن آسمان ابر کیساتھ پھٹ جائیگا اور فرشتے
نازل کئے جائیں گے[ب] (۲۵) اس دن سچی بادشاہی خدا ہی کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر (سخت) مشکل ہوگا (۲۶) اور جس دن
(ناعاقبت اندیش) ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائیگا (اور کہیگا) کہ اے کاش میں نے پیغمبر کے ساتھ رشتہ اختیار کیا
ہوتا (۲۷) ہائے شامت، کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا (۲۸) اس نے مجھ کو (کتاب) نصیحت کے میرے
پاس آنیکے بعد بہکا دیا اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے (۲۹) اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری
قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا (۳۰) اور اسی طرح ہم نے گنہگاروں میں سے ہر پیغمبر کا دشمن بنا دیا اور تمہارا
پروردگار ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے (۳۱) اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہ اتارا
گیا اس طرح (آہستہ آہستہ) اس لیئے اتارا گیا کہ اس سے تمہارے دل کو قائم رکھیں اور اسی واسطے ہم اسکو ٹھیر ٹھیر کر پڑھتے
ہیں (۳۲) اور یہ لوگ تمہارے پاس جو (اعتراض کی) بات لاتے ہیں، ہم تمہارے پاس اسکا معقول اور خوب مشرح جواب
بھیجدیتے ہیں (۳۳) جو لوگ اپنے مونہوں کے بل دوزخ کی طرف جمع کئے جائیں گے ان کا ٹھکانہ بھی
برا ہے اور وہ رستے سے بھی بہکے ہوئے ہیں (۳۴) اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے بھائی ہارون کو مددگار بنا کر

(صفحہ ۲۸۹ کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ خطاب فرمایا حضرتؐ کے وقت لوگوں کو کہ جوان میں نیک ہیں پیچھے انکو حکومت دیگا اور جو دین پسند ہے ان کے ہاتھ سے قائم کریگا اور وہ بندگی کرینگے بغیر شرک کے، یہ چاروں خلیفوں سے ہوا، پہلے تین خلیفوں سے زیادہ پھر جو کوئی اس نعمت کی ناشکری کرے، ان کو بے حکم فرمایا :

(صفحہ ۲۹۰ کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نے ایک غلام انصاری کو کہ مدلج بن عمر نام تھا واسطے بلانے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دوپہر کو بھیجا مدلج بے خبر اور بے اجازت گھر میں داخل ہوا اور حضرت عمرؓ سوتے تھے اور کپڑا بعضے ان کے سے دور تھا، اور ایک قول یہ ہے کہ جاگتے تھے اور ساتھ جورو اپنی کے کنار بوس کرتے تھے، آنے غلام ان کے سے کراہیت تمام بیچ خاطر ان کی کے گذری، اوپر زبان ان کی کے جاری ہوا، کہ کیا ہوتا کہ حق تعٰ فرماتا کہ باپ اور بھائی اور خادم اور غلام ہمارے بیچ مانند اس ساعت کی بے اجازت بیچ گھروں ہمارے کے نہ آویں تو اوپر بھید امروں پوشیدہ کے خبردار نہ ہوویں، بعد اس کے بیچ خدمت پیغمبرؐ کے آئے اس پر یہ آیت اُتری : سلہ ان تین وقتوں میں لڑکوں اور غلام لونڈی کو

(بقیہ صفحہ ۲۹۴ پر)

اُن کے ساتھ کیا۔ (٣٥) اور کہا کہ دونوں ان کے پاس جاؤ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی[١] جب تکذیب پر اڑے رہی
تو ہمنے انکو ہلاک کر ڈالا۔ (٣٦) اور نوح کی قوم نے بھی جب پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمنے انہیں غرق کر ڈالا اور لوگوں کیلئے
نشانی بنا دیا اور ظالموں کیلئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (٣٧) اور عاد اور ثمود اور کوئیں والوں[٢] اور
ان کے درمیان اور بہت سی جماعتوں کو بھی (ہلاک کر ڈالا)۔ (٣٨) اور سب کے (سمجھانے کیلئے) ہم نے مثالیں بیان کیں
اور (نہ ماننے پر) سب کا تہس نہس کر دیا۔ (٣٩) اور یہ کافر اس بستی پر بھی گزر چکے ہیں جس پر بری طرح سے مینہ برسایا
گیا تھا[٣] کیا وہ اسکو دیکھتے نہ ہونگے، بلکہ ان کو (مرنیکے بعد) جی اٹھنے کی امید ہی نہیں تھی۔ (٤٠) اور یہ لوگ
جب تم کو دیکھتے ہیں تو تمہاری ہنسی اڑاتے ہیں، کہ کیا یہی شخص ہے جسکو خدا نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ (٤١) اگر ہم
اپنے معبودوں کے بارے میں ثابت قدم نہ رہتے تو یہ ضرور ہم کو بہکا دیتا (اور ان سے پھیر دیتا) اور یہ عنقریب معلوم کر لیں گے
جب عذاب دیکھیں گے کہ سیدھے رستے سے کون بھٹکا ہوا ہے۔ (٤٢) کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی
خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے تو کیا تم اس پر نگہبان ہو سکتے ہو۔ (٤٣) یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں اکثر سنتے
یا سمجھتے ہیں (نہیں) یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔[٤] (٤٤) بلکہ تم نے اپنے پروردگار
(کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ وہ سائے کو کس طرح دراز کر (کے پھیلا) دیتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اسکو (بے حرکت) ٹھیرا
رکھتا پھر سورج کو اس کا رہنما بنا دیتا ہے۔ (٤٥) پھر ہم اسکو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں[٥]۔ (٤٦) اور وہی تو ہے
جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت ٹھیرایا۔ (٤٧) اور وہی تو ہے
جو اپنی رحمت کے مینہ کے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے[٦] اور ہم آسمان سے پاک (اور ستھرا ہوا) پانی برساتے ہیں۔ (٤٨)

(صفحہ ٢٩٠ کا نوٹ کا بقیہ ٢٩٣ سے آگے)
بھی پروانگی لینی چاہیئے اور سارے وقتوں میں حاجت نہیں ٣ اسی طرح یعنی جیسے گھر والے ہر وقت خبر کر کے آویں ٤ یعنی بوڑھی عورتیں گھر میں تھوڑے کپڑوں میں رہیں، تو درست ہے اور پورا پردہ رکھیں تو اور بہتر ہے ٥ یعنی اپنا یت کے علاقوں میں کھلنے پینے کی چیز کو ہر وقت پوچھنا ضرور نہیں، نہ کھانے والا احجاب کرے نہ گھر والا دریغ کرے مگر عورت کا گھر اگر اس کے خاوند کا ہو تو اس خاوند کی مرضی چاہیئے ٦ اور مل کر کھاؤ یا جدا یعنی اس کا تکرار دل میں نہ رکھے کہ کس نے کم کھایا یا کس نے زیادہ، سب نے مل کر کھایا، سب نے مل کر پکایا، اور اگر ایک شخص کی مرضی نہ ہو، تو پھر ہرگز درست نہیں کوئی چیز کھانی اور تقید فرمایا سلام کا آپس کی ملاقات میں، اس سے بہتر دعا نہیں جو لوگ اسکو چھوڑ کر اور لفظ ٹھیراتے ہیں اللہ کی تجویز سے ان کی تجویز بہتر نہیں ١٢

(صفحہ ٢٩١ کا نوٹ)

موضح القرآن

١ گویا کہ باہر ہونے جماعت کے گنہگار ہیں ٢ یعنی پکارنا تمہارا خاص رسول کو چاہیئے، کہ مانند پکارنے آپس کے نہ ہووے کر اکیلا نام لو بلکہ چاہیئے کہ

(بقیہ صفحہ ٢٩٥ پر)

تاکہ اس سے شہر مُردہ (یعنی زمین افتادہ) کو زندہ کردیں اور پھر ہم اسے بہت سے چوپایوں اور بہت سے آدمیوں کو جو ہم نے پیدا کئے ہیں
پلاتے ہیں (۴۹) اور ہم نے اس (قرآن کی آیتوں) کو طرح طرح کے لوگوں میں بیان کیا تاکہ نصیحت پکڑیں مگر بہت سے لوگوں نے
انکار کے سوا قبول نہ کیا (۵۰) اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ڈرانیوالا بھیجدیتے (۵۱) تو تم کافروں کا کہا نہ مانو اور ان سے اس
قرآن کے حکم کے مطابق بڑی شدومد سے لڑو (۵۲) اور وہی تو ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا ایک کا پانی شیریں ہے پیاس
بجھانیوالا اور دوسرے کا کھاری چھاتی جلانیوالا اور دونوں کے درمیان ایک آڑ اور مضبوط اوٹ بنادی (۵۳) اور وہی تو
ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا پھر اسکو صاحب نسب اور صاحب قرابت دامادی بنایا اور تمہارا پروردگار (ہر طرح کی)
قدرت رکھتا ہے (۵۴) اور یہ لوگ خدا کو چھوڑکر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں کہ جو انکو فائدہ پہنچا سکے اور نہ ضرر اور کافر
اپنے پروردگار کی مخالفت میں بڑا زور مارتا ہے (۵۵) اور ہم نے (اے محمدؐ) تمکو صرف خوشی اور عذاب کی خبر سنانے کو بھیجا ہے (۵۶)
کہدو کہ میں تم سے اس کام کی اجرت نہیں مانگتا ہاں جو شخص چاہے اپنے پروردگار کیطرف (جانے کا) رستہ اختیار کرے (۵۷) اور اس
(خدائے) زندہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہیں مریگا اور اسکی تعریف کیساتھ تسبیح کرتے رہو اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے
خبر رکھنے کو کافی ہے (۵۸) جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا
ٹھہرا وہ (جس کا نام) رحمٰن (یعنی بڑا مہربان) ہے تو اس کا حال کسی باخبر سے دریافت کرلو (۵۹) اور جب ان (کفار)
سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا ہے؟ کیا جس کیلئے تم ہم سے کہتے ہو ہم اس کے آگے سجدہ کریں اور اس سے اور بدکتے ہیں (۶۰) سجدہ
اور (خدا) بڑی برکت والا ہے جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور ان میں (آفتاب کا نہایت روشن) چراغ اور چمکتا ہوا چاند بھی
بنایا (۶۱) اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا (یہ باتیں) اس شخص کیلئے جو غور کرنا چاہے یا

(صفحہ ۲۹۴ سے آگے صفحہ ۲۹۱ کا بقیہ) از روئے تعظیم کے ہونے بھیجا کہ یا رسول اللہ، یا نبی اللہ اس واسطے کہ خدا نے سب پیغمبروں کو ساتھ ندا کے نشان خطاب کا کیا ہے اور اپنے حبیب صلعم کو ساتھ ندائے کرامت کے۔ لہ یعنی نہ فائدہ اپنے تیئں سکیں پہنچانا اور نہ نقصان اپنے سے دور کر سکیں کھنا اور حالانکہ خدا ضرر کرنیوالا اور نفع دینے والا ہونا چاہیئے اور قادر نہیں خدا کی امل اوپر مارنے کسی کے اور نہ اوپر جلانے کسی کے پہلے یا اوپر باقی رکھنے زندگی اسکی کے اور نہ اوپر پھر اٹھنے ان کے کے دوسری بار۔ سلہ یعنی دو طرف دن یا رات کے جن اسکو اوپر اس کے پڑھتے ہیں تو وہ یاد کرتا ہے اس لئے کہ آپ سکتی پڑھتا اور جس وقت یاد کیا تو ادا ہمارے پڑھتا اور کہتا ہے کہ یہ وحی

(صفحہ ۲۹۲ کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ یعنی بخشنے والا ہے کہ پردہ کرم کا اوپر گناہوں بندوں کے ڈھانکتا ہے اور مہربان ہے کہ اوپر گنہگاروں کے عذاب شتابی نہیں کرتا۔ لہ بعضے کہتے ہیں کہ سردار کافروں قریش کے جیسے ابو جہل اور عتبہ اور امیہ اور عاص اور ماننداں کے۔ سلہ وہ بسبب وقوف نہج برج محسوسا حال آنحضرت سے غافل ہے اور جانا کہ تمیز پیغمبرؐ کی سوائے

(بقیہ صفحہ ۲۹۶ پر)

شکرگذاری کا ارادہ کرے ۔ (سوچنے اور سمجھنے کی ہیں) ٦٢ اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب
جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں ٦٣ اور وہ جو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کر کے اور (عجز و ادب سے)
کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں ٦٤ اور وہ جو دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھیو کہ اس کا عذاب بڑی
تکلیف کی چیز ہے ٦٥ اور دوزخ ٹھیرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے ٦٦ اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بیجا اڑاتے ہیں اور
نہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم ٦٧ اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے
اور جس جاندار کا مار ڈالنا خدا نے حرام کیا ہے اسکو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق پر (یعنی حکم شریعت کے مطابق) اور بدکاری
نہیں کرتے اور جو یہ کام کریگا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا ٦٨ قیامت کے دن اسکو دونا عذاب ہوگا اور ذلت وخواری سے اسمیں ہمیشہ
رہے گا ٦٩ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا نیکیوں سے بدل دیگا اور خدا تو بخشنے والا
مہربان ہے ٧٠ اور جو توبہ کرتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے تو بیشک وہ خدا کیطرف رجوع کرتا ہے ٧١ اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں
دیتے اور جب انکو بیہودہ چیزوں کے پاس سے گزرنے کا اتفاق ہو تو بزرگانہ انداز سے گزرتے ہیں ٧٢ اور وہ کہ جب انکو پروردگار کی باتیں
سمجھائی جاتی ہیں تو ان پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے (بلکہ غور سے سنتے ہیں) ٧٣ اور وہ جو (خدا سے) دعا مانگتے ہیں کہ
اے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کیطرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں
کا امام بنا ٧٤ ان صفات کے لوگوں کو انکے صبر کے بدلے اونچے اونچے محل دیئے جائینگے اور وہاں فرشتے ان سے دعا و سلام کیساتھ ملاقات کرینگے ٧٥
اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ ٹھیرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے ٧٦ کہدو کہ اگر تم (خدا کو) نہیں پکارتے تو
میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا ۔ تم نے تکذیب کی ہے سو اس کی سزا (تمہارے لئے) لازم ہوگی ٧٧

(بقیہ صفحہ ۲۹۵ سے آگے)
[illegible] کے ساتھ [illegible] بشریت کی نہیں [illegible] بشریت کی نہیں بلکہ [illegible] کا سبب [illegible] ہیں کہ [illegible] شرک کرے گا ۔

(صفحہ ۲۹۵ کا نوٹ)
ل یعنی خدا تم کو [illegible] ہیں خدا کی پناہ [illegible] آسمان [illegible] کے ساتھ وہ بدلی بھی پھٹ جائے گی جو آسمان اور لوگوں کے درمیان ہے بعض نے کہا آسمان پھٹ جائیگا اس حال میں کہ اس پر ابر ہوگا یعنی بدلی نمودار ہوگی اور اس کی وجہ سے آسمان پھٹ جاویگا ۔ جناب رسالتمآب قیامت کو خدا سے شکایت کریں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا ۔ چھوڑ دینے کی کئی صورتیں ہیں اس کو نہ ماننا اور اس پر ایمان نہ لانا بھی چھوڑ دینا ہے اسمیں غور نہ کرنا اور سوچ سمجھ کر نہ پڑھنا بھی چھوڑ دینا ہے اور اس کے اوامر کا بجا نہ لانا اور منہیات سے اجتناب نہ کرنا بھی چھوڑ دینا ہے قرآن کی پروا نہ کرکے دوسری چیزوں جیسے بیہودہ ناولوں
(بقیہ صفحہ ۲۹۷ پر)

سورۂ شعرا مکی ہے اور اسمیں دوسو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں   شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ (۱) یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں (۲) (اے پیغمبر) شاید تم اس رنج سے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اپنے تئیں ہلاک کر دو گے (۳)
اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے نشانی اتار دیں پھر ان کی گردنیں اس کے آگے جھک جائیں (۴) اور ان کے پاس (خدائے)
رحمٰن کیطرف سے کوئی نصیحت نہیں آتی مگر یہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں (۵) سو یہ تو جھٹلا چکے اب انکو اس چیز کی حقیقت
معلوم ہو گی جسکی ہنسی اڑاتے ہیں[1] (۶) کیا انہوں نے زمین کیطرف نہیں دیکھا کہ ہمنے اسمیں ہر قسم کی کتنی نفیس چیزیں
اگائی ہیں (۷) کچھ شک نہیں کہ اسمیں (قدرتِ خدا کی) نشانی ہے مگر یہ اکثر ایمان والے نہیں ہیں (۸) اور تمہارا پروردگار غالب
(اور) مہربان ہے (9) اور جب تمہارے پروردگار نے موسیٰ کو پکارا کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ (10) (یعنی) قوم فرعون کے پاس
کیا یہ ڈرتے نہیں (11) انہوں نے کہا کہ میرے پروردگار! میں ڈرتا ہوں کہ یہ مجھے جھوٹا سمجھیں (۱۲) اور میرا دل تنگ ہوتا ہے اور میری زبان رکتی ہے
تو ہارون کو حکم بھیج کہ میرے ساتھ چلیں (۱۳) اور ان لوگوں کا مجھ پر ایک گناہ (یعنی قبطی کے خون کا دعویٰ) بھی ہے سو مجھے یہ خوف ہے
کہ مجھکو مار ہی نہ ڈالیں (۱۴) فرمایا ہرگز نہیں تم دونوں ہماری نشانیاں لیکر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں (۱۵) تو دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور
کہو کہ ہم تمام جہان کے مالک کے بھیجے ہوئے ہیں (۱۶) (اور اس لئے آئے ہیں) کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیں[2] (۱۷)
(فرعون نے) موسیٰ سے کہا کیا ہم نے تمکو کہ ابھی بچے تھے پرورش نہیں کیا اور تم نے برسوں ہمارے ہاں عمر بسر نہیں کی (۱۸) اور تم نے وہ کام
کیا تھا جو کیا اور تم ناشکرے معلوم ہوتے ہو (19) (موسیٰ نے) کہا کہ (ہاں) وہ حرکت مجھ سے ناگہاں سرزد ہوئی تھی اور میں خطاکاروں
میں تھا (۲۰) تو جب مجھے تم سے ڈر لگا تو تم میں سے بھاگ گیا پھر خدا نے مجھے نبوت و علم بخشا اور مجھے پیغمبروں میں سے کیا (۲۱) اور (کیا)
یہی احسان ہے جو آپ مجھ پر رکھتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے (۲۲) فرعون نے کہا کہ تمام جہان کا مالک کیا؟ (۲۳) کہا کہ آسمانوں

(صفحہ ۲۹۳ کا بقیہ صـ۲۹۶ سے آگے)
دیوانوں، لغو باتوں، کھیل تماشوں راگ رنگ میں مصروف ہونا بھی چھوڑ دیا ہے، افسوس ہے کہ آج کل کے مسلمان قرآن کی طرف سے نہایت غافل ہو رہے ہیں اسکے پڑھنے سوچنے سمجھنے اور ہدایات سے مستفید ہونے کی طرف توجہ نہیں کرتے اور یہ کھلم کھلا ترک قرآن پاک ہے، خدا تعالیٰ ان کو اس طرف راغب اور اسکی تلاوت میں شاغل ہونے کی توفیق بخشے تاکہ وہ اس پر عمل کریں اور فلاح کونین حاصل ہو۔

موضح القرآن

[1] یعنی منکر حشر اور بعث کی ہیں مراد اہل مکہ ہیں [2] یعنی محو کرینگے عملوں کو ان کے اس لئے کہ شرط بیچ قبول ہونے ان عملوں کے ایمان ہے اور ان کو ایمان نہ تھا۔

(صفحہ ۲۹۴ کا نوٹ)

موضح القرآن

[1] یعنی طرف فرعون اور اہل اس کے کے [2] رس نام ایک کنوئیں کا ہے بیچ آذربائیجان کے یا بیچ انطاکیہ کے کہ صاحب یاسین کو یعنی حبیب نجار کو بیچ اسکی مار ایا چشمہ اور ایک نخلستان تھا اس سے نبی مراد ہیں یا وہی اخدود ہے کہ سورۂ بروج میں مذکور ہوگا اور کہتے ہیں کہ ایک گاؤں تھا بیچ زمین فلج کے ولایت یمن سے اور اصحاب رس باقیماندہ ایک جماعت ثمود سے تھی ایک پیغمبر طرف ان کے مبعوث ہوا اور اسکو انہوں نے مارا

(بقیہ صـ۲۹۸ پر)

اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے سب کا مالک ہے بشرطیکہ تم لوگوں کو یقین ہو (٢٤) فرعون نے اپنے اہالی موالی
سے کہا کہ کیا تم سنتے نہیں (٢٥) (موسیٰؑ نے) کہا کہ تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا مالک (٢٦) (فرعون نے) کہا کہ (یہ) پیغمبر جو تمہاری طرف بھیجا
گیا ہے باؤلا ہے (٢٧) موسیٰؑ نے کہا کہ مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو (٢٨) (فرعون نے) کہا اگر تم نے
میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تمہیں قید کر دوں گا (٢٩) (موسیٰؑ نے) کہا خواہ میں آپ کے پاس روشن چیز لاؤں (یعنی معجزہ) (٣٠)
فرعون نے کہا کہ اگر سچے ہو تو اسے لاؤ (دکھاؤ) (٣١) پس انہوں نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ اسی وقت صریح اژدہا بن گئی (٣٢) اور اپنا ہاتھ نکالا تو
اسی دم دیکھنے والوں کو سفید (براق نظر آنے لگا) (٣٣) فرعون نے اپنے گرد کے سرداروں سے کہا کہ یہ کامل فن جادوگر ہے (٣٤) چاہتا ہے کہ تم کو
اپنے جادو (کے زور) سے تمہارے ملک سے نکال دے تو تمہاری کیا رائے ہے؟ (٣٥) انہوں نے کہا کہ اسے اور اس کے بھائی (کے بارے)
میں کچھ توقف کیجئے اور شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے (٣٦) کہ سب ماہر جادوگروں کو (جمع کر کے) آپ کے پاس لے آئیں (٣٧) تو جادوگر ایک مقرر دن
کی میعاد پر جمع ہو گئے (٣٨) اور لوگوں سے کہہ دیا گیا کہ تم (سب) کو اکٹھے ہو کر جانا چاہئیے (٣٩) تاکہ اگر جادوگر غالب رہیں تو ہم ان کے پیرو ہو
جائیں (٤٠) جب جادوگر آ گئے تو فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم غالب رہے تو ہمیں صلہ بھی عطا ہو گا؟ (٤١) فرعون نے کہا ہاں اور تم مقربوں میں
داخل کر لئے جاؤ گے (٤٢) موسیٰؑ نے کہا کہ جو چیز ڈالنی چاہتے ہو ڈالو (٤٣) تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہنے لگے کہ فرعون
کے اقبال کی قسم ہم ضرور غالب رہیں گے (٤٤) پھر موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ ان چیزوں کو جو جادوگروں نے بنائی تھیں یکایک نگلنے لگی (٤٥)
تب جادوگر سجدے میں گر پڑے (٤٦) (اور) کہنے لگے کہ ہم تمام جہان کے مالک پر ایمان لائے (٤٧) جو موسیٰؑ اور ہارون کا مالک ہے (٤٨) فرعون نے کہا کیا
اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے؟ بیشک یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے سو عنقریب تم (اس کا انجام)
معلوم کر لو گے کہ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں اطراف مخالف سے کٹوا دوں گا اور تم کو سولی چڑھا دوں گا (٤٩) انہوں نے کہا کچھ نقصان (کی بات)

(ص ٢٩٧ کا بقیہ ص ٢٩٧ سے آگے)
ﮯ مراد اس سے سدوم ہے کہ شہر بڑا تھا مؤتفکات میں اور لوطؑ اس جگہ بستے تھے اور اس کو پھر انقلاب اس طرح کے اللہ تعالیٰ نے پتھر برسائے اور رہنے والے اس کے ﮯ زیادہ گمراہ ہیں اس لئے کہ وہ فرمانبرداری مالک اپنے کی کرتے ہیں اور عبادت پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہیں اور دوسرے اس لئے کہ چارپائے طالب اس چیز کے ہیں کہ انکو فائدہ دے اور کنارہ کر نیوالے ہیں اس چیز سے کہ نقصان پہنچاوے اور کافر توب سے کہ بڑا فائدہ ہے بھاگتے ہیں اور بیچ بدی کے کہ سبب نقصان سخت کا ہے مشغول ہوتے ہیں
ﮯ اول ہر چیز کا سایہ لمبا پڑتا ہے پھر جس طرف سورج چلتا ہے اس کے مقابل سایہ ہٹتا ہے جب تک کہ جڑ میں آ لگے اپنی طرف کھینچ لیا کہ اپنی اصل کو جا لگتا ہے سب کی اصل اللہ تعالیٰ
ﮯ یعنی چلنا ان باؤں کا غالبا دلالت کرتا ہے اوپر آنے مینہ بیچ وقت اس کے کے ۔

(صفحہ ٢٩٥ کا نوٹ)
ف۱ یعنی کسی کا باپ کسی کا بیٹا کسی کا خسر کسی کا داماد بنایا ۱۲
ف۲ جانشیں کے یہ معنی ہیں کہ وہ جاتی ہے تو یہ آتا ہے اور یہ جاتا ہے تو وہ آتی ہے

موضح القرآن

ﮯ اہل حقیقت اوپر اس کے ہیں کہ بحر بین خوف اور رجا ہیں کہ بیچ دل مومن کے کوئی ایک اوپر دوسرے
(بقیہ صفحہ ٢٩٩ پر)

نہیں، ہم اپنے پروردگار کیطرف لوٹ کر جانیوالے ہیں ﴿٥٠﴾ ہمیں امید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمارے گناہ بخش دیگا اس لئے ہم اول ایمان لانیوالوں
میں ہیں ﴿٥١﴾ اور ہم نے موسیٰ کیطرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو رات کو لے نکلو کہ (فرعونیوں کیطرف سے) تمہارا تعاقب کیا جائیگا ﴿٥٢﴾ تو
فرعون نے شہروں میں نقیب روانہ کئے ﴿٥٣﴾ (اور کہا) کہ یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہے ﴿٥٤﴾ اور یہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں ﴿٥٥﴾ اور ہم سب باساز و سامان ہیں ﴿٥٦﴾
تو ہم نے انکو باغوں اور چشموں سے نکال دیا ﴿٥٧﴾ اور خزانوں اور نفیس مکانات سے ﴿٥٨﴾ (انکے ساتھ ہم نے اسطرح کیا) اور ان چیزوں کا وارث بنی اسرائیل
کو کر دیا ﴿٥٩﴾ تو انہوں نے سورج نکلتے (یعنی صبح کو) ان کا تعاقب کیا ﴿٦٠﴾ جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے کہ ہم تو پکڑ لئے
گئے ﴿٦١﴾ موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے رستہ بتائیگا ﴿٦٢﴾ اس وقت ہم نے موسیٰ کیطرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو تو دریا
پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہو گیا (کہ) گویا بڑا پہاڑ ہے ﴿٦٣﴾ اور دوسروں کو وہاں ہم نے قریب کر دیا ﴿٦٤﴾ اور موسیٰ اور انکے ساتھ
والوں کو تو بچا لیا ﴿٦٥﴾ پھر دوسروں کو ڈبو دیا ﴿٦٦﴾ بیشک اس (قصے) میں نشانی ہے لیکن یہ اکثر ایمان لانیوالے نہیں ﴿٦٧﴾ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور)
مہربان ہے ﴿٦٨﴾ اور انکو ابراہیم کا حال پڑھ کر سنا دو ﴿٦٩﴾ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ تم کس چیز کو پوجتے ہو ﴿٧٠﴾
وہ کہنے لگے کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور انکی پوجا پر قائم ہیں ﴿٧١﴾ ابراہیم نے کہا کہ جب تم انکو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری آواز کو
سنتے ہیں ﴿٧٢﴾ یا تمہیں کچھ فائدے دے سکتے یا نقصان پہنچا سکتے ہیں ﴿٧٣﴾ انہوں نے کہا (نہیں) بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح
کرتے دیکھا ہے ﴿٧٤﴾ ابراہیم نے کہا کہ تم نے دیکھا کہ جن کو تم پوجتے رہے ہو ﴿٧٥﴾ تم بھی اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی ﴿٧٦﴾ وہ میرے دشمن ہیں لیکن
خدائے رب العلمین (میرا دوست ہے) ﴿٧٧﴾ جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے رستہ دکھاتا ہے ﴿٧٨﴾ اور وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ﴿٧٩﴾ اور جب میں
بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے ﴿٨٠﴾ اور وہ جو مجھے ماریگا اور پھر زندہ کریگا ﴿٨١﴾ اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے گناہ
بخشے گا ﴿٨٢﴾ اے پروردگار مجھے علم و دانش عطا فرما اور نیکوکاروں میں شامل کر ﴿٨٣﴾ اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکر نیک (جاری) کر ﴿٨٤﴾ اور مجھے نعمت کی

ص٢٩٥ کا بقیہ ص٢٩٨ سے آگے
کے غلبہ نہیں رکھتے اور برزخ ختم ہے
الٰہی اور عنایات نا متناہی ہے
٢ کہتے ہیں کہ نسب وہ ہے کہ نکاح
ساتھ اس کے ناجائز ہووے اور صہر
ہے کہ نکاح ساتھ اس کے حلال ہووے
٣ آسمان کے بارہ حصے ان کا
برج ہر ایک پر ستاروں کا پتہ
یہ حدیں رکھی ہیں حساب کو ١٢
(ص٢٩٦ کا نوٹ)

موضح القرآن

ل خلفۃ یا تو بڑھنا گھٹنا یا
آنا جانا یا یہ کہ ایک دوسرے کا بدلہ
دن کا کام وہ کیا رات کو رات کا
دن کو ٢ یعنی ایسوں کو لگتے
نہیں، نہ ان میں شامل ہوں
نہ ان سے لڑیں ٣ رکوع کو
نہیں کہا رکوع بہت لمبا نہیں تھا
٤ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ
مسلمان کی جان نہیں مارتی
سوائے تین گناہ پر خون کے
بدلے میں یا بدکاری میں سنگسار کرنا
یا راہ لوٹنے پر مارنا ٥ یعنی اور
گناہوں سے یہ گناہ بڑے ہیں
٦ یعنی گناہوں کی جگہ نیکیوں
کی توفیق دے گا اور کفر کے گناہ
معاف کریگا ٧ پہلا ذکر تھا
کفر کے گناہوں کا جو پیچھے ایمان
لایا یہ ذکر ہے اسلام میں گناہ کرنے کا
وہ بھی جب توبہ کرے یعنی پھرے
اپنے کام سے تو اللہ کے ہاں جگہ
پاوے ٨ یعنی گناہ میں شامل
نہیں اور کھیل کی باتوں کیطرف
دھیان نہیں کرتے نہ ان میں شامل
نہ ان سے لڑیں

(بقیہ ص٣٠٩ پر)

بہشت کے وارثوں میں کر (٨٥) اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہوں میں سے ہے (٨٦) اور جس دن لوگ اٹھا کھڑے کئے جائینگے مجھے رسوا نہ کیجیو (٨٧)
جس دن نہ مال ہی کچھ کام دے سکیگا اور نہ بیٹے (٨٨) ہاں جو شخص خدا کے پاس پاک دل لیکر آیا (وہ بچ جائیگا) (٨٩) اور بہشت پرہیزگاروں کے
قریب کر دی جائے گی (٩٠) اور دوزخ گمراہوں کے سامنے لائی جائیگی (٩١) اور ان سے کہا جائیگا کہ جن کو تم پوجتے تھے وہ کہاں ہیں (٩٢) یعنے جنکو خدا
کے سوا (پوجتے تھے) کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا خود بدلہ لے سکتے ہیں (٩٣)[ل] تو وہ اور گمراہ (یعنی بت اور بت پرست) اوندھے
منہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے (٩٤) اور شیطان کے لشکر سب کے سب (داخل جہنم ہونگے) (٩٥) (وہاں) وہ آپس میں جھگڑینگے
اور کہیں گے (٩٦) کہ خدا کی قسم ہم تو صریح گمراہی میں تھے (٩٧) جبکہ تمہیں (خدائے) رب العالمین کے برابر ٹھیراتے تھے (٩٨) اور ہمکو ان گنہگاروں
ہی نے گمراہ کیا تھا (٩٩) تو (آج) نہ کوئی ہمارا سفارش کرنیوالا ہے (١٠٠) اور نہ گرمجوش دوست (١٠١) کاش ہمیں (دنیا میں) پھر جانا ہو
تو ہم مومنوں میں ہو جائیں (١٠٢) بیشک اسمیں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانیوالے نہیں (١٠٣) اور تمہارا پروردگار تو غالب اور مہربان
ہے (١٠٤) قوم نوح نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (١٠٥) جب ان سے ان کے بھائی نوح نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں (١٠٦) میں تو تمہارا امانتدار
ہوں (١٠٧) تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو (١٠٨) اور اس کام کا تم سے کچھ صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو خدائے رب العالمین ہی پر ہے (١٠٩) تو خدا سے ڈرو اور
میرے کہنے پر چلو (١١٠) وہ بولے کہ کیا ہم تمکو مان لیں اور تمہارے پیرو تو ذلیل لوگ ہوتے ہیں (١١١) نوح نے کہا کہ مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں (١١٢)[٢]
انکا حساب (اعمال) میرے پروردگار کے ذمے ہے کاش تم سمجھو (١١٣) اور میں مومنوں کو نکال دینے والا نہیں ہوں (١١٤) میں تو صرف کھول کھول کر
نصیحت کرنے والا ہوں (١١٥) انہوں نے کہا کہ نوح اگر تم باز نہ آؤ گے تو سنگسار کر دیئے جاؤ گے (١١٦) نوح نے کہا کہ پروردگار میری قوم نے تو مجھ
جھٹلا دیا (١١٧) سو تو میرے اور ان کے درمیان ایک کھلا فیصلہ کر دے اور مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں انکو بچا لے (١١٨) پس ہمنے انکو اور جو انکے ساتھ
کشتی میں سوار تھے انکو بچا لیا (١١٩) پھر اسکے بعد باقی لوگوں کو ڈبو دیا (١٢٠) بیشک اسمیں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانیوالے نہیں تھے (١٢١) اور تمہارا

(صفحہ ٢٩٦ کا بقیہ صفحہ ٢٩٩ سے آگے)
٩ آنکھ کی ٹھنڈک کہ وہ اپنی راہ پر ہوں، ہم پرہیزگاروں کے آگے ہوں وہ ہمارے پیچھے ١٠ یعنی فرشتے آگے آگے لیجاویں گے ١١ یعنی ایسی جگہ تھوڑی دیر ٹھہرنا ملے تو بھی غنیمت ہے ان کا تو وہ گھر ہے ١٢ یعنی بندہ مغرور نہو ان کا تو وہ گھر ہے ١٢

(صفحہ ٢٩٧ کا نوٹ)
ف اگرچہ موسیٰ کے ساتھ فرعون نے سلوک کیا اور ان کو اچھی طرح رکھا اور انکو ایک مدت تک پرورش کیا مگر موسیٰ نے اپنی نسبت قوم کا زیادہ خیال کیا جس کو ظالم نے نہایت ذلت کے حالت میں رکھا تھا اور عالی خیال اور نیکدل لوگ اپنی ذات کی نسبت ہمیشہ اپنی قوم کی بھلائی کو مقدم سمجھا کرتے ہیں اس لئے انہوں نے فرعون کا احسان سن کر یہ جواب دیا کہ بھلا آپ کا مجھ پر یہی احسان ہے کہ میری قوم کو غلام بنا رکھا ہے اور ذلت اور مصیبت میں پھنسا رکھا ہے احسان تو تب تھا جب میری قوم کے ساتھ بھی سلوک کیا جاتا

موضح القرآن

ل یعنی عذاب آ دیگا ان پر تب پچھتاوینگے اور کچھ فائدہ نہوگا اس وقت کے پچھتانے سے ٢ بنی اسرائیل کا وطن تھا ملک شام حضرت ابراہیم کیوقت سے حضرت یوسف کے سبب مصر میں آ رہے اسکو کتنی مدت گزری اب حق تعالیٰ نے انکو ملک شام پھیر دینا چاہا فرعون انکو نہ چھوڑتا تھا کہ ان سے کام لیتا بیگار میں

پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے (۱۲۲) عاد نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۱۲۳) جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کیا تم ڈرتے
نہیں (۱۲۴) میں تو تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں (۱۲۵) تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۲۶) اور میں اس کا تم سے کچھ بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ
(خدائے) رب العالمین کے ذمے ہے (۱۲۷) بھلا تم جو ہر اونچی جگہ پر نشان تعمیر کرتے ہو (۱۲۸) اور محل بناتے ہو شاید تم ہمیشہ رہو گے (۱۲۹) اور جب
(کسی کو) پکڑتے ہو تو ظالمانہ پکڑتے ہو (۱۳۰) تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (۱۳۱) اور اس سے جس نے تم کو ان چیزوں سے مدد دی جنکو
تم جانتے ہو ڈرو (۱۳۲) اس نے تمہیں چارپایوں اور بیٹوں سے مدد دی (۱۳۳) اور باغوں اور چشموں سے (۱۳۴) مجھکو تمہارے بارے میں بڑے (سخت)
دن کے عذاب کا خوف ہے (۱۳۵) وہ کہنے لگے کہ ہمیں خواہ نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لئے یکساں ہے (۱۳۶) یہ تو اگلوں ہی کے طریق ہیں (۱۳۷) اور ہم پر
کوئی عذاب نہیں آئیگا (۱۳۸) تو انہوں نے ہود کو جھٹلایا تو ہمنے انکو ہلاک کر ڈالا بیشک اسمیں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانیوالے
نہیں تھے (۱۳۹) اور تمہارا پروردگار تو غالب اور مہربان ہے (۱۴۰) اور قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۱۴۱) جب انکو ان کے بھائی
صالحؑ نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں (۱۴۲) میں تو تمہارا امانتدار ہوں (۱۴۳) تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۴۴) اور میں اس کا تم سے بدلہ نہیں مانگتا
میرا بدلہ (خدا) رب العالمین کے ذمے ہے (۱۴۵) کیا جو چیزیں (تمہیں یہاں میسر) ہیں ان میں تم بیخوف چھوڑ دیئے جاؤ گے (۱۴۶) (یعنی)
باغ اور چشمے (۱۴۷) اور کھیتیاں اور کھجوریں جنکے خوشے لطیف و نازک ہوتے ہیں (۱۴۸) اور تکلف سے پہاڑوں میں تراش تراش کر گھر بناتے ہو (۱۴۹)
تو خدا سے ڈرو اور میرے کہنے پر چلو (۱۵۰) اور حد سے تجاوز کرنیوالوں کی بات نہ مانو (۱۵۱) جو ملک میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں
کرتے (۱۵۲) وہ کہنے لگے کہ تم تو جادو زدہ ہو (۱۵۳) تم اور کچھ نہیں ہماری ہی طرح کے آدمی ہو اگر سچے ہو تو
کوئی نشانی پیش کرو (۱۵۴) صالحؑ نے کہا (دیکھو) یہ اونٹنی ہے (ایک دن) اس کی پانی پینے کی باری ہے
اور ایک معین روز تمہاری باری (۱۵۵) اور اس کو کوئی تکلیف نہ دینا (نہیں تو) تم کو سخت عذاب آپکڑیگا (۱۵۶) ع ۷

(صفحہ ۲۹۸ کا نوٹ)
ف یعنی ایک داہنی طرف سے اور دوسرا بائیں طرف سے ۱۲

موضح القرآن

لے تمہارا بڑا کہا رب کو، یعنی موسیٰ اور تم ایک استاد کے شاگرد ہو

(صفحہ ۲۹۹ کا نوٹ)
ف دوسروں سے مراد فرعون اور اس کے اتباع ہیں

موضح القرآن

لے یعنی تجھ سے بیزار ہو کر اپنے پروردگار کیطرف ایسے پھرے ہیں کہ ہمیں کسی چیز کی پروا نہیں اور خطرہ نہیں رہا۔ لے حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان سب حویلیوں اور باغوں کا اور مال و دولت کا جو مصر میں تھا مالک کردیا پھر جب فرعون بارہ لاکھ فوج لیکر بنی اسرائیل کے تعاقب میں نکلا تو دن نکلتے وقت ان کے سروں پر پہنچ گیا اس وقت موسیٰؑ ساری قوم سمیت دریا کے کنارے پہنچے تھے اور وہاں کوئی کشتی نہ تھی لے پانی بہت گہرا تھا بارہ جگہ سے پھٹ کر گلیاں پڑ گئیں بارہ قبیلے بنی اسرائیل کے اسمیں سے گزرے بیچ میں پانی کر پہاڑ کھڑے ہو گئے لے یہ سنادیا ہمارے حضرت کو کہ مکے کے فرعون بھی مسلمانوں کے پیچھے نکلیں گے لڑائی کو پھر وطن سے باہر تباہ ہوجائینگے جس دن جیسے فرعون تباہ ہوا
ف یعنی سوائے بتوں کے کسی اور کو نہیں پوجتے ۱۲

تو انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر نادم ہوئے (۱۵۷) سو انکو عذاب نے آن پکڑا بیشک اسمیں نشانی ہے اور
ان میں اکثر ایمان لانیوالے نہیں تھے (۱۵۸) اور تمہارا پروردگار تو غالب اور مہربان ہے (۱۵۹) (اور قوم) لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۱۶۰)
جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا کہ تم کیوں نہیں ڈرتے (۱۶۱) میں تو تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں (۱۶۲) تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۶۳)
اور میں تم سے اس (کام) کا بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ (خدائے) رب العالمین کے ذمے ہے (۱۶۴) کیا تم اہل عالم میں سے لڑکوں پر
مائل ہوتے ہو (۱۶۵) اور تمہارے پروردگار نے جو تمہارے لئے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں انکو چھوڑ دیتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے
نکل جانیوالے ہو (۱۶۶) وہ کہنے لگے کہ لوط اگر تم باز نہ آؤ گے تو شہر بدر کر دیئے جاؤ گے (۱۶۷) لوط نے کہا کہ میں تمہارے کام کا سخت دشمن ہوں (۱۶۸)
اے میرے پروردگار مجھکو اور میرے گھر والوں کو ان کے کاموں (کی وبال) سے نجات دے (۱۶۹) سو ہم نے انکو اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی (۱۷۰) مگر ایک بڑھیا
کہ پیچھے رہ گئی (۱۷۱) ع۲ پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا (۱۷۲) اور ان پر مینہ برسایا، سو جو مینہ ان (لوگوں) پر (برسا) جو ڈرائے گئے برا تھا (۱۷۳)
بیشک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانیوالے نہیں تھے (۱۷۴) اور تمہارا پروردگار تو غالب اور مہربان ہے (۱۷۵) اور بن کے رہنے والوں
نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۱۷۶) جب ان سے شعیب نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں (۱۷۷) میں تو تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں (۱۷۸) تو خدا سے
ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۷۹) اور میں اس کام کا تم سے کچھ بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ تو خدائے رب العالمین کے ذمے ہے (۱۸۰) (دیکھو) پیمانہ
پورا بھرا کرو اور نقصان نہ کیا کرو (۱۸۱) اور ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو (۱۸۲) اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک
میں فساد نہ کرتے پھرو (۱۸۳) اور اس سے ڈرو جس نے تم کو اور تم سے پہلی خلقت کو پیدا کیا (۱۸۴) وہ کہنے
لگے کہ تم تو جادو زدہ ہو (۱۸۵) اور تم اور کچھ نہیں ہمارے جیسے آدمی ہو اور ہمارا خیال ہے کہ تم جھوٹے ہو (۱۸۶) اگر سچے
ہو تو ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا لا گراؤ (۱۸۷) شعیب نے کہا کہ کام جو تم کرتے ہو میرا پروردگار اس سے خوب واقف ہے (۱۸۸)

(صفحہ ۳۰۰ کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ یعنی فرشتے کہیں گے کہ بتوں کو جو تم پوجتے تھے، بتاؤ ان کو کہاں ہیں وہ اب بلاؤ ان کو کہ کچھ مدد کریں تمہاری یا دست یا بچا رکھیں اپنے تئیں عذاب سے؛ ٹہ رذیل کہا محنتی لوگوں کو، ہر پیغمبر کے ساتھ اول غریب ہوئے ہیں سو فرمایا کہ مجھکو ان کا صدق قبول ہے ان کے کام سے کیا غرض کہ ان کا پیشہ کیا ہے سہ یعنی جو اس کشتی میں تھے انکو بچایا اور باقی سب کو ڈبو دیا طوفان میں؛

(صفحہ ۳۰۱ کا نوٹ)

لہ کھلا فیصلہ کر دینے سے یہ مراد ہے کہ ان کفار پر اپنا عذاب نازل کر ٹہ یعنی اگلے لوگ بھی اسی طرح بہشت کی تعریف کیا کرتے تھے اور دوزخ کے عذاب سے ڈرایا کرتے تھے ۱۲

موضح القرآن

لہ ان لوگوں کو بڑا شوق تھا اونچے مضبوط مینار بنانے کا جس سے کچھ کام نہ نکلے گا، مگر نام اور رہنے کی عمارتیں بڑے تکلف سے مال خراب کرنے کو باغ ارم بھی انہی کا مشہور ہے ٹہ یعنی اگر میرا کہا نہ مانو گے تو تم پر قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا سہ یعنی خدا تعالیٰ نے جو فرمایا ہے اس سے کم زیادہ نہیں کہنے کا تم سے کہ اونٹنی پیدا ہوئی پتھر میں سے اللہ کی قدرت سے اور حضرت صالح کی دعا سے وہ چھوٹی پھرتی تھی جس جنگل میں چرنے جاتی سب مویشی

(بقیہ صفحہ ۳۰۳ پر)

تو ان لوگوں نے انکو جھٹلایا، پس سائبان کے عذاب نے انکو آپکڑا[ل] بیشک وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا ۱۸۹ اسمیں یقیناً نشانی
ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے ۱۹۰ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے ۱۹۱ اور یہ (قرآن خدائے) پروردگار
عالم کا اتارا ہوا ہے ۱۹۲ اسکو امانتدار فرشتہ لیکر اترا ہے ۱۹۳ (یعنی اس نے) تمہارے دل پر (القا) کیا ہے تاکہ (لوگوں کو) نصیحت کرتے
رہو ۱۹۴ (اور القا بھی) فصیح عربی زبان میں (کیا ہے) ۱۹۵ اس کی خبر پہلے پیغمبروں کی کتابوں میں (لکھی ہوئی) ہے[۲] ۱۹۶ کیا ان
کیلئے یہ سند نہیں ہے کہ علمائے بنی اسرائیل اس (بات کو) جانتے ہیں ۱۹۷ اور اگر ہم اسکو کسی غیر اہل زبان پر
اتارتے ۱۹۸ اور وہ اسے ان (لوگوں کو) پڑھ کر سناتا تو یہ اسے (کبھی) نہ مانتے[ف] ۱۹۹ اسی طرح ہم نے انکار کو گنہگاروں کے
دلوں میں داخل کر دیا ۲۰۰ وہ جبتک درد دینے والا عذاب نہ دیکھ لیں گے اسکو نہیں مانیں گے ۲۰۱ وہ ان پر ناگہاں آواقع ہوگا
اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی ۲۰۲ اسوقت کہیں گے کیا ہمیں مہلت ملے گی ۲۰۳ تو کیا یہ ہمارے عذاب کو جلدی طلب کر رہے ہیں ۲۰۴
بھلا دیکھو تو اگر ہم انکو برسوں فائدے دیتے رہے ۲۰۵ پھر ان پر وہ (عذاب) آواقع ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ۲۰۶ تو جو فائدے
یہ اٹھا رہے ہیں ان کے کس کام آئیں گے ۲۰۷ اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اس کیلئے نصیحت کرنیوالے (پہلے)
بھیج دیتے تھے ۲۰۸ (تاکہ) نصیحت کر دیں اور ہم ظالم نہیں ہیں ۲۰۹ اور اس (قرآن) کو شیطان لیکر نازل
نہیں ہوئے ۲۱۰ یہ کام نہ تو ان کو سزاوار ہے اور نہ وہ اسکی طاقت رکھتے ہیں ۲۱۱ وہ (آسمانی باتوں کے) سننے
(کے مقامات) سے الگ کر دیئے گئے ہیں ۲۱۲ تو خدا کے سوا کسی اور معبود کو مت پکارنا ورنہ تم کو
عذاب دیا جائے گا[ش] ۲۱۳ اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو[لہ] ۲۱۴ اور جو مومن تمہارے پیرو
ہو گئے ہیں ان سے متواضع پیش آؤ[ے] ۲۱۵ پھر اگر لوگ تمہاری نافرمانی کریں تو کہدو کہ میں تمہارے اعمال سے

(صفحہ ۳۰۱ کا بقیہ صفحہ ۳۰۳ سے آگے) بھاگ کر کنارے ہو جاتے جس تالاب پر پانی پیتے جاتی سب مواشی وہاں سے بھاگ جاتے، تب یوں ٹھیرا دیا کہ ایک دن پانی پر وہ جاویں اور ایکدن اوروں کے مواشی جاویں (صفحہ ۳۰۲ کا نوٹ)

— موضح القرآن —

ل یعنی اگر ہمارے کاموں کی اور چیلن کی عیب کریگا تو ہم اس شہر سے تجھے نکال دیں گے ۲ کہتے ہیں کہ جب عذاب آنے سے پہلے حضرت لوط کو حکم ہوا کہ تو اپنے لوگوں کو لے کر اس شہر سے نکل جا حضرت لوط نے اس وقت اپنی بی بی کو کہا کہ تو بھی ہمارے ساتھ چل، اس نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ نہیں جاتی جو سارے شہر کے لوگوں کا حال ہوگا وہ مجھے بھی قبول ہے اس سبب سے وہ بھی عذاب میں انکی شامل رہی ۱۲ (صفحہ ہذا کا نوٹ)

ف یعنی قیام سے رکوع میں جانے اور رکوع سے سجدے میں جانے کو بھی دیکھتا ہے ۱۲

موضح القرآن

لہ سائبان کیطرح ابر آیا اس میں سے آگ برسی سب قوم جل گئی
لہ یعنی اس قرآن کی خبر لکھی ہے اگلی کتابوں میں اور اس کا مدعا یہی ہے اگر لہ کافر کہتے تھے کہ قرآن آیا عربی زبان میں اس نبی کی زبان بھی عربی ہے شاید آپ ہی کہتا ہو اگر غیر زبان والے پر عربی میں آتا تو یقین کرتے فرمایا کہ دھوکے والے کا جی کبھی نہیں ٹھیرتا تاب اور شبہ نکالتر کر کوئی سکھا جاتا ہے (بقیہ صفحہ ۳۰۴)

بے تعلق ہوں [۱] اور (خدائے) غالب اور مہربان پر بھروسہ رکھو (۲۱۶) جو تم کو جب تم (تہجد) کیوقت اٹھتے ہو دیکھتا
ہے (۲۱۷) اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے کو بھی (۲۱۸) وہ بیشک سننے والا اور جاننے والا ہے [۲] (۲۱۹) (اچھا) میں تمہیں بتاؤں کہ (۲۲۰)
شیطان کس پر اترتے ہیں (۲۲۱) ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں (۲۲۲) جو سنی ہوئی بات (اس کے کان میں) لاڈالتے ہیں اور
وہ اکثر جھوٹے ہیں (۲۲۳) اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں (۲۲۴) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی
میں سر مارتے پھرتے ہیں (۲۲۵) اور کہتے وہ ہیں جو کرتے نہیں (۲۲۶) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور خدا کو
بہت یاد کرتے رہے اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد انتقام لیا اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کونسی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں [۱][۲] (۲۲۷)

سورۂ نمل مکی ہے اور اس میں ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طس، یہ قرآن اور کتاب روشن کی آیتیں ہیں (۱) مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت (۲) وہ جو نماز پڑھتے
اور زکواۃ دیتے اور وہ آخرت کا یقین رکھتے ہیں (۳) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ہم نے ان کے
اعمال ان کیلئے آراستہ کر دیئے ہیں تو وہ سرگرداں ہو رہے ہیں [۳] (۴) یہی لوگ ہیں جن کیلئے بڑا عذاب
ہے اور آخرت میں بھی وہ بہت نقصان اٹھانے والے ہیں [۴][۵] (۵) اور تم کو قرآن (خدائے) حکیم و علیم کیطرف
سے عطا کیا جاتا ہے (۶) جب موسیٰؑ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے میں وہاں سے
(رستے کا) پتہ لاتا ہوں یا سلگتا ہوا انگارا تمہارے پاس لاتا ہوں تاکہ تم تاپو [۶] (۷) جب موسیٰؑ
ان کے پاس آئے تو ندا آئی کہ وہ جو آگ میں (بجلی دکھاتا) ہے بابرکت ہے اور وہ جو آگ کے اردگرد
ہیں اور خدا جو تمام عالم کا پروردگار ہے پاک ہے (۸) اے موسیٰؑ میں ہی خدائے غالب و دانا ہوں (۹)

(صفحہ ۳۰۳ کا بقیہ)
[۴] یعنی پیغمبر آن کر نصیحت کرتے ہیں اور خدا اتم کے عذاب سے ڈراتے ہیں جب لوگ پیغمبروں کا کہنا نہیں مانتے تب اُن پر عذاب سخت آتا ہے اور نہیں ہیں ہم ستم کرنیوالے بندوں کہ بغیر پیغام بھیجے اور ڈرانے کے عذاب بھیجیں [۵] یہ فرمایا رسول کو اور سنایا اوروں کو [۶] جب آیت اتری تو حضرت نے سارے قریش کو پکار کر سنا دیا اور اپنی پھوپھی تک اور بیٹی تک اور چچا تک کو کہہ سنایا کہ اللہ کے ہاں اپنا فکر کرو خدا کے ہاں میں تمہارا کچھ نہیں کر سکتا [۷] یعنی شفقت میں رکھ ایمان والوں کو اپنے ہوں یا پرائے ۱۲

(صفحہ ھذا کا نوٹ)
[۱] ان آیتوں میں شاعروں کی مذمت فرمائی گئی ہے لیکن قابل مذمت وہی لوگ ہیں جو برے اور ناپاک شعر کہتے ہیں اور جو ایسے شعر کہیں جن میں خدا کی تعریف ہو یا جن سے اُن کے دین کی مدد اور نصرت ہو وہ قابل تحسین اور مستحق ثواب ہیں [۲] یعنی اگر کسی نے اس کی ہجو کہی ہو اور وہ بھی اسکی ہجو کہکر اس سے بدلہ لے تو یہ جائز ہے ۱۲

موضح القرآن
[۱] یعنی خلاف حکم خدا جو کوئی کرے اس سے تو بیزار ہو جا اپنا ہو یا پرایا [۲] یعنی جب تہجد کو اٹھتا ہے اور یاروں کی خبر لیتا ہے
(بقیہ صفحہ ۳۰۵ پر)

اور اپنی لاٹھی ڈال دو، جب اسے دیکھا تو اس طرح ہل رہی تھی گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور
پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (حکم ہوا کہ) موسیٰ ڈرو مت ہمارے پاس پیغمبر ڈرا نہیں کرتے (۱۰) ہاں جس نے ظلم کیا پھر برائی
کے بعد اسے نیکی سے بدل دیا تو میں بخشنے والا مہربان ہوں (۱۱) اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو سفید نکلے گا
(ان دو معجزوں کے ساتھ جو) نو معجزوں میں (داخل ہیں) فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ کہ
وہ بے حکم لوگ ہیں (۱۲) جب ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں پہنچیں، کہنے لگے یہ صریح جادو
ہے (۱۳) اور بے انصافی اور غرور سے ان سے انکار کیا کہ ان کے دل ان کو مان چکے تھے، سو دیکھ
لو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا (۱۴) اور ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو علم بخشا اور
انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے، جس نے ہمیں بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی (۱۵) اور
سلیمانؑ داؤدؑ کے قائم مقام ہوئے[ا] اور کہنے لگے کہ لوگو! ہمیں (خدا کی طرف سے) جانوروں کی بولی سکھائی
گئی ہے اور ہر چیز فرمائی گئی ہے، بیشک یہ (اس کا) صریح فضل ہے (۱۶) اور سلیمانؑ کے لئے جنوں
اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے، اور قسم وار کئے جاتے تھے (۱۷) یہاں تک کہ
جب چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے، تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں
میں داخل ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اس کے لشکر تم کو کچل ڈالیں اور ان کو خبر بھی
نہ ہو (۱۸) تو وہ اس کی بات سن کر ہنس پڑے، اور کہنے لگے کہ اے پروردگار! مجھے توفیق عطا فرما
کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں، ان کا شکر کروں اور ایسے نیک کام کروں کہ تو ان سے

(صفحہ ۳۰۴ کا بقیہ)
کر خدا کی یاد میں ہیں یا غافل
۳ے مگر جو کوئی شعر میں اللہ کی
یاد کہے یا کفر کی مذمت، گناہ کی برائی
یا کافر اسلام کی ہجو کریں تو اس
کا جواب دے تو ایسا شعر عیب نہیں
۴ے یعنے ان کے دلوں میں اور
ان کی آنکھوں میں ایسی غفلت
ہمنے ڈالی ہے کہ انہیں اپنے برے
کام اچھے دکھائی دیتے ہیں ۵ے یعنی
کافر جو دنیا میں خیرات اور قربانی
اور مسافروں کی مہمانداری اور
نیکیاں کیں اور بتوں کا پوجنا
اور مال جمع کرنا ان سب باتوں
میں سے کوئی ان کے کام نہ آئیگی
اس دن، اس سبب سے وہ نقصان
پائے ہوئے ہوں گے ۱ے یہ بات
اس وقت کی ہے کہ جب حضرت
موسیٰ حضرت شعیب سے رخصت
ہو کر اپنی بی بی کو لئے آتے تھے
اور بی بی ان کی حاملہ تھیں، راہ
میں ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ
بدلی اور مینہ اور سردی اور باد
چلتی تھی اور ان بی بی کو اسی وقت
بچہ ہونے کا درد اٹھا اور آگ نہ تھی
ایک اونچی جگہ کھڑی ہو کر ہر طرف
نگاہ کی تو ایک روشنی نظر آئی
تب کہا کہ آگ لاتا ہوں میں تمہارے
واسطے خبر لاتا ہوں کہ یہ روشنی
کہاں ہے یہ کہتی دیکر بی بی کو،
روشنی کیطرف چلے ۱۲

(صفحہ ھذا کا نوٹ)
موضح القرآن
اے کہتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ
کے انیس ۱۹ بیٹے تھے ہر ایک کے دل میں تھا
(صفحہ ۳۰۶ پر بقیہ)

خوش ہو جائے، اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما (۱۹) انہوں نے
جانوروں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے کیا سبب ہے کہ ہُدہُد نظر نہیں آتا، کیا کہیں غائب ہو گیا ہے (۲۰) میں اسے
سخت سزا دوں گا، یا اسے ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے (اپنی بے قصوری کی) دلیل صریح
پیش کرے (۲۱) ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ہُدہُد آ موجود ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک ایسی
چیز معلوم ہوئی ہے جس کی آپ کو خبر نہیں، اور میں آپکے پاس (شہر) سبا سے ایک سچی خبر
لیکر آیا ہوں (۲۲) میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان لوگوں پر بادشاہت کرتی ہے اور ہر چیز اسے میسر ہے
اور اس کا ایک بڑا تخت ہے (۲۳) میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں
اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں آراستہ کر دکھائے ہیں اور ان کو رستے سے روک رکھا ہے،
پس وہ رستے پر نہیں آئے (اور نہیں سمجھتے) (۲۴) کہ خدا کو جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو ظاہر کر دیتا
اور تمہارے پوشیدہ اور ظاہر اعمال کو جانتا ہے کیوں سجدہ نہ کریں (۲۵) خدا کے سوا کوئی عبادت
کے لائق نہیں، وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے (۲۶) سلیمانؑ نے کہا (اچھا) ہم دیکھیں گے، تو نے سچ
کہا ہے یا تو جھوٹا ہے (۲۷) یہ میرا خط لیجا اور اسے ان کی طرف ڈال دے پھر ان کے پاس سے پھر آ،
اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں (۲۸) ملکہ نے کہا دربار والو! میری طرف ایک نامۂ گرامی ڈالا ہے (۲۹) وہ سلیمانؑ کی طرف سے
ہے اور مضمون یہ ہے، شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (۳۰) (بعد اس کے یہ) کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو
اور مطیع و منقاد ہو کر میرے پاس چلے آؤ (۳۱) خط سنا کر کہنے لگی کہ اے اہل دربار میرے اس معاملہ میں مجھے مشورہ دو،

(ص ۳۰۵ کا بقیہ)
کہ باپ کے پیچھے میں بادشاہ ہوں گا
خدائے تعالیٰ نے ایک طومار لکھا ہوا
سر بمہر بھیجا، حضرت داؤدؑ کے پاس
کہلا بھیجا کہ اسمیں مسئلے لکھے ہیں جو
کوئی تیرے بیٹوں میں سے ان مسئلوں
کا جواب دیگا وہی تیرے پیچھے تیری
جگہ بیٹھے گا اور بادشاہ ہوگا، حضرت
داؤدؑ نے دربار منعقد کیا اور سب
اُمرا اور سرداروں کو جمع کیا اور
سب بیٹوں کو بلا کر کہا کہ حکم الٰہی
یوں ہوا ہے کہ جو کوئی تم میں سے
ان مسئلوں کا جواب دیگا وہی میرے
بعد بادشاہ ہوگا پھر مسئلے پوچھنے
شروع کئے کہ بتاؤ سب چیزوں
سے کون سی چیز نزدیک ہے اور
کونسی چیز سب سے دور ہے اور
کونسی دو چیزیں ناموافق ہیں اور
کونسی چیز بہت ڈراونی ہے اور
کونسی دو چیزیں قائم ہیں اور کون
سی چیز ہے کہ جس سے محبت بہت ہے
اور کون سے دو دشمن ہیں اور
کون سا کام ہے کہ آخر اس کا برا ہے
حضرت داؤدؑ کے بیٹے یہ مسئلے سنکر
بہت حیران ہوئے اور کسی کا
جواب نہ آیا، تب حضرت سلیمانؑ
نے کہا کہ اگر فرماؤ تو میں جواب
ان مسئلوں کا دوں، حضرت
داؤدؑ نے کہا اچھا بتاؤ، پھر حضرت
سلیمانؑ نے کہا کہ آدمی کو
سب چیزوں سے قریب مرگ ہے
اور سب سے دور وہ چیز ہے جو گذر
جائے اور بہت محبت بدن کو
روح سے ہے اور بہت ڈراونا
مردے کا بدن ہے اور قائم زمین

جبتک تم حاضر نہ ہو اور صلاح نہ دو) میں کسی کام کو فیصل کرنے والی نہیں (۳۲) وہ بولے کہ ہم بڑے زور آور اور سخت جنگجو ہیں
اور حکم آپکے اختیار میں ہے تو جو حکم دیجئے گا (اسکے مآل پر) نظر کر لیجئے گا (۳۳) اُس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے
ہیں تو اسکو تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزّت والوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں، اور اسی طرح یہ بھی کرینگے (۳۴) اور میں
انکی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں[ل۱] (۳۵) جب (قاصد) سلیمانؑ کے پاس پہنچا تو
سلیمانؑ نے کہا کیا تم مجھے مال سے مدد دینا چاہتے ہو؟ جو کچھ مجھے خدا نے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو
تمہیں دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش ہوتے ہوگے (۳۶) اس کے پاس واپس جاؤ ہم ان پر ایسے
لشکر سے حملہ کرینگے جس کے مقابلہ کی ان کو طاقت نہ ہوگی اور ان کو وہاں سے بے عزّت کر کے نکال دینگے
اور وہ ذلیل ہونگے[ل۲] (۳۷) سلیمانؑ نے کہا کہ اے دربار والو! کوئی تم میں ایسا ہے کہ قبل اسکے کہ وہ لوگ فرمانبردار ہو کر ہمارے
پاس آئیں ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے[ل۳] (۳۸) جنات میں سے ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں میں
اسکو آپکے پاس لا حاضر کرتا ہوں اور میں اس (کے اٹھانے) کی طاقت رکھتا ہوں (اور) امانتدار ہوں[ل۴] (۳۹) ایک شخص
جسکو کتاب الٰہی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کی آنکھ کے جھپکنے سے پہلے پہلے اسے آپکے پاس حاضر کئے دیتا ہوں
جب سلیمانؑ نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا
کفرانِ نعمت کرتا ہوں، اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار بے پروا
(اور) کرم کرنیوالا ہے[ل۵] (۴۰) سلیمانؑ نے کہا کہ ملکہ کے (امتحانِ عقل کے) لئے اسکے تخت کی صورت بدل دو، دیکھیں کہ وہ سوجھ رکھتی ہے یا ان لوگوں
میں ہے جو سوجھ نہیں رکھتے[ل۶] (۴۱) جب وہ آپہنچی تو پوچھا گیا کہ کیا آپ کا تخت بھی اسی طرح کا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ تو گویا ہوبہو وہی ہے اور ہمکو اس سے

زمین و آسمان ہیں اور ناموافق آپس میں رات دن ہیں اور دشمن آپس میں موت اور زندگی ہیں اور وہ چیز جس کا آخر اچھا ہے وہ صبر کرنا ہے اور وہ چیز جس کا آخر برا ہے سو وہ غصہ کیوقت تند ہونا اور بے اختیار بولنا ہے جب سب جواب مسئلوں کے موافق اس لکھے ہوئے کے بتائے تب بنی اسرائیل کے سرداروں نے کہا اے داؤد نبیؑ! تمہارے سب بیٹوں میں سلیمانؑ بڑا عقلمند ہے اور لائق بادشاہت کے ہے تب حضرت داؤدؑ حضرت سلیمانؑ کو بادشاہت سونپ کر کنارے جا بیٹھے اور اس کے دوسرے دن وفات پائی[ف۲] چیونٹی کی آواز کوئی نہیں سن سکتا انکو معلوم ہوئی
(صفحہ ۳۰۶ کا نوٹ)

موضح القرآن

[ل۱] حضرت سلیمانؑ کا ایک ملک کا حال مفصل نہ پہنچا تھا اب پہنچا سبا ایک قوم کا نام ہے ان کا وطن عرب میں تھا یمن کیطرف [ل۲] سب چیزوں میں مال و اسباب اور حسن و جمال بھی آگیا اور اسکے بیٹھنے کا تخت ایسا تکلف کا تھا کہ اس وقت کسی بادشاہ کے پاس نہ تھا [ل۳] ہدہد کی زور کی رہت میں سے کیڑے نکال نکال کر کھاتا ہے، دانہ کھانے نہ ہوا اسکو اللہ کی اسی قدرت سے کام ہے[ل۴] یعنی انکو آپکو معلوم نہ کروایا لیکن وہاں کا ماجرا کہ خط پر ہدہد گیا بلقیس اکیلی سوتی تھی وہاں روزن میں سے جاکر اسکی چھاتی رکھ دیا شاہ کہتے ہیں سنہری کاغذ پر لکھا تھا [ل۵] یعنی یہ بادشاہ بھی ایسا ہی کرینگے

پہلے ہی (سلیمانؑ کی عظمت شان کا) علم ہو گیا تھا اور ہم فرمانبردار ہیں ﴿۴۲﴾ اور وہ جو خدا کے سوا اور کی پرستش کرتی تھی سلیمانؑ نے اسکو اس سے
منع کیا (اس سے پہلے تو) وہ کافروں میں سے تھی ﴿۴۳﴾ (پھر) اس سے کہا گیا کہ محل میں چلئے، جب اس نے اس (کے فرش) کو دیکھا تو پانی کا حوض سمجھا اور
(کپڑا اٹھا کر) اپنی پنڈلیاں کھول دیں، سلیمانؑ نے کہا یہ ایسا محل ہے جسمیں (نیچے بھی) شیشے جڑے ہوئے ہیں، وہ بول اٹھی کہ پروردگار میں
اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی تھی اور (اب) میں سلیمانؑ کے ہاتھ پر خدائے رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں ﴿۴۴﴾ اور ہم نے ثمود کی طرف اسکے بھائی صالحؑ کو بھیجا
کہ خدا کی عبادت کرو تو وہ دو فریق ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے ﴿۴۵﴾ صالحؑ نے کہا کہ بھائیو تم بھلائی سے پہلے برائی کیلئے کیوں جلدی
کرتے ہو (اور) خدا سے بخشش کیوں نہیں مانگتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۴۶﴾ وہ کہنے لگے کہ تم اور تمہارے ساتھی ہمارے لئے شگون بد ہیں
صالحؑ نے کہا کہ تمہاری بدشگونی خدا کی طرف سے ہے بلکہ تم ایسے لوگ ہو جن کی آزمائش کیجاتی ہے ﴿۴۷﴾ اور شہر میں نو شخص تھے جو ملک
میں فساد کیا کرتے تھے اور اصلاح سے کام نہیں لیتے تھے ﴿۴۸﴾ کہنے لگے کہ خدا کی قسم کھاؤ کہ ہم رات کو اس پر اور اسکے گھر والوں پر
شبخون ماریں گے پھر اسکے وارث سے کہدینگے کہ ہم صالحؑ کے گھر والوں کے موقع ہلاکت پر گئے ہی نہیں اور ہم سچ کہتے ہیں ﴿۴۹﴾ اور وہ ایک
چال چلے اور انکو کچھ خبر نہ ہوئی ﴿۵۰﴾ تو دیکھ لو کہ انکی چال کا انجام کیسا ہوا ہمنے انکو اور انکی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا ﴿۵۱﴾ اب یہ
انکے گھر انکے ظلم کے سبب خالی پڑے ہیں، جو لوگ دانش رکھتے ہیں ان کیلئے اسمیں نشانی ہے ﴿۵۲﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے تھے انکو ہم نے نجات دی ﴿۵۳﴾ اور
لوطؑ کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی (کے کام) کیوں کرتے ہو اور تم دیکھتے ہو ﴿۵۴﴾ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر لذت حاصل کرنے کیلئے مردوں کی طرف
مائل ہوتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم احمق لوگ ہو ﴿۵۵﴾ تو انکی قوم کے لوگ (بولے تو) یہ بولے اور اسکے سوا انکا کچھ جواب نہ تھا کہ لوطؑ کے گھر والوں کو اپنے شہر سے نکال دو یہ لوگ پاک رہنا چاہتے
ہیں ﴿۵۶﴾ تو ہم نے انکو اور انکے گھر والوں کو نجات دی مگر انکی بیوی کہ اسکی نسبت ہم نے مقرر کر رکھا تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہو گی ﴿۵۷﴾ اور ہم نے ان پر مینہ برسایا (جو) سو مینہ ان لوگوں پر
برسا جنکو متنبہ کر دیا گیا تھا برا تھا ﴿۵۸﴾ کہدو کہ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے اور اسکے بندوں پر سلام ہے جنکو اس نے منتخب فرمایا بھلا خدا بہتر ہے یا وہ جنکو یہ (اسکا) شریک ٹھہراتے ہیں ﴿۵۹﴾

(صفحہ ۳۰۷ کا نوٹ)

موضح القرآن

لے چاہا کہ ان بادشاہوں کا شوق دریافت کرے کس چیز پر ہے مال یا خوبصورت آدمی یا نادر اسباب سب قسم کی چیزیں بھیجی تھیں ۔

۱۲ اور کسی طرح ذاس طرح کی بات نہیں فرمائی انکو حق تم کی سلطنت کا زور تھا جو یہ فرمایا ۱۳ کافر جو اپنے ایمان میں نہیں اسکا مال زبردستی سے حلال ہے جب وہ مسلمان ہوا پھر حلال نہیں ۔

۱۴ اپنی جگہ یعنی دربار سے پھر اسکو ایک عرصہ لگتا اور امین اسلئے کہا کہ اسمیں جواہر لگے تھے بیش قیمت ۱۵ یعنی ظاہر کے اسباب سے نہیں آیا اللہ کا فضل ہے کہ میرے رفیق اس درجے کو پہنچے جن سے کرامت ہونے لگی ۱۶ صورت بدلنا یہ کہ وہ جڑاؤ تھا اس کا جڑاؤ اکھاڑ کر قرینے سے جڑا، بلقیس کی عقل آزمائی تھی اور اپنا معجزہ دکھانا تھا ۔ ۱۲

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

ف۱ لفظوں کا ترجمہ ہے سلیمان کے ساتھ مگر یہاں مُراد ہے سلیمان کے ہاتھ پر اس لئے ہم نے یہی ترجمہ کیا

ف۲ حضرت صالحؑ ان لوگوں کو خدا پر ایمان لانے کو کہتے تھے اور یہ بھی کہتے تھے کہ ایمان لاؤ گے تو تمہارا بھلا ہو گا، ورنہ تم پر عذاب نازل ہو گا، وہ لوگ ایمان لاتے تھے نہ بھلائی کے لئے کوشش کرتے تھے بلکہ یہ کہتے تھے کہ وہ عذاب جس سے تم ہمکو ڈراتے ہو،

(بقیہ صفحہ ۳۰۹ پر)

بھلا کِس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور (کِس نے) تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا (ہم نے) پھر ہم ہی نے
اس سے سرسبز باغ اگائے تمہارا کام تو نہ تھا کہ تم اُن کے درختوں کو اگاتے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں)
بلکہ یہ لوگ رستے سے الگ ہو رہے ہیں ⑥⓪ بھلا کِس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور اسکے بیچ نہریں بنائیں اور اسکے لئے پہاڑ بنائے
اور کِس نے دو دریاؤں کے بیچ اوٹ بنائی (یہ سب کچھ خدا نے بنایا) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں)
بلکہ انمیں اکثر دانش نہیں رکھتے ⑥① بھلا کون بیقرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون) اسکی تکلیف
کو دور کرتا ہے اور کون تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی
ہے؟ (ہرگز نہیں مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو ⑥② بھلا کون تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ بتاتا ہے اور (کون) ہواؤں
کو اپنی رحمت کے آگے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں)
یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں خدا (کی شان) اس سے بلند ہے ⑥③ بھلا کون خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا پھر اس کو بار بار پیدا کرتا
رہتا ہے اور (کون) تمکو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود
بھی ہے (ہرگز نہیں) کہدو کہ (مشرکو) اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو ⑥④ کہدو کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا
کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کب (زندہ کرکے) اٹھائے جائیں گے ⑥⑤ بلکہ آخرت (کے بارے) میں انکا
علم منتہی ہو چکا ہے بلکہ وہ اس سے شک میں ہیں بلکہ اس سے اندھے ہو رہے ہیں ⑥⑥ اور جو لوگ کافر ہیں کہتے ہیں کہ جب ہم
اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائینگے تو کیا ہم پھر (قبروں سے) نکالے جائینگے ⑥⑦ یہ وعدہ ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے پہلے سے ہوتا چلا آیا
ہے (کہاں کا اٹھنا اور کیسی قیامت) یہ تو صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ⑥⑧ کہدو کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ گنہگاروں کا انجام

(صفحہ ۳۰۸ کا بقیہ)
جلدی نازل کراؤ صالح نے کہا کہ تم عذاب کیلئے کیوں جلدی مچاتے ہو خدا سے بخشش مانگو تاکہ عذاب کے تم پر خدا کی رحمت نازل ہو

موضح القرآن

لے یعنی اس معجزہ کی حاجت نہ تھی ۲ دیوانخانے میں بیٹھے تھے حضرت سلیمانؑ اسمیں پتھروں کی جگہ شیشے کا فرش تھا دور سے لگتا پانی لہراتا اس نے پنڈلیاں کھولیں پانی میں داخل ہونے کو حضرت سلیمانؑ نے پکارا کہ یہ شیشوں کا فرش ہے پانی نہیں، اسکو اپنی عقل کا قصور اور انکی عقل کا کمال معلوم ہوا سمجھی کہ دین میں بھی جو یہ سمجھے ہیں وہی صحیح ہے ۳ یعنی ایک ایمان والے اور ایک منکر، جیسے مکے کے لوگ رسول اللہ کے آنے پر جھگڑنے لگے ۴ یعنی کفر کی شامت سے تم پر سختی پڑی ہے کہ دیکھیں سمجھتے ہو یا نہیں ۵ یعنی ان کے ہلاک ہونے کے اسباب پورے ہو رہے تھے جبتک شرارت حد کو نہ پہنچے تب تک ہلاک نہیں کرتا ۶ یعنی یہی حال ان کافروں کا ۷ یعنی دیکھتے ہو کہ کیسا برا کام ہے ۸ حضرت سلیمانؑ کے قصہ میں فرمایا کہ ہم لاویں گے لشکر جن کا سامنا نہ کرسکیں گے وہی بات ہوئی رسول اللہؐ میں اور مکہ والوں میں، اور حضرت صالحؑ پر نو شخص متفق ہوئے کہ رات کو جا پڑیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو بچایا

(بقیہ صفحہ ۳۱۰ پر)

کیا ہوا ہے ۱؎ (۶۹) اور ان کے حال پر غم نہ کرنا اور نہ ان چالوں سے جو یہ کر رہے ہیں تنگدل ہونا (۷۰) اور کہتے ہیں کہ
اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا (۷۱) کہدو کہ جس (عذاب) کیلئے تم جلدی کر رہے ہو شاید اس میں سے کچھ تمہارے
نزدیک آپہنچا ہو ۲؎ (۷۲) اور تمہارا پروردگار تو لوگوں پر فضل کرنیوالا ہے ۳؎ لیکن انمیں سے اکثر شکر نہیں کرتے (۷۳) اور جو باتیں انکے
سینوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں اور جو کام وہ ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار ان (سب) کو جانتا ہے (۷۴) اور آسمانوں اور زمین میں کوئی
پوشیدہ چیز نہیں ہے مگر (وہ) کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے ۴؎ (۷۵) بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر باتیں جنمیں
وہ اختلاف کرتے ہیں ۵؎ بیان کر دیتا ہے (۷۶) اور بیشک یہ مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے ۶؎ (۷۷) تمہارا پروردگار (قیامت
کے روز) انمیں اپنے حکم سے فیصلہ کر دیگا اور وہ غالب (اور) علم والا ہے (۷۸) تو خدا پر بھروسا رکھو تم تو صریح حق پر ہو ۷؎ (۷۹) کچھ شک
نہیں کہ تم مردوں کو (بات) نہیں سنا سکتے ۸؎ اور نہ بہروں کو جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں ۹؎ آواز سنا سکتے ہو (۸۰) اور نہ اندھوں کو
گمراہی سے (نکال کر) رستہ دکھا سکتے ہو ۱۰؎ تم تو انہی کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں ۱۱؎ (۸۱)
اور جب انکے بارے میں (عذاب کا) وعدہ پورا ہوگا تو ہم انکے لئے زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے
بیان کر دے گا اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے ۱۲؎ (۸۲) اور
جس روز ہم ہر امت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے
تو ان کی جماعت بندی کی جائے گی ۱۳؎ (۸۳) یہاں تک کہ جب (سب) آجائیں گے تو (خدا) فرمائیگا کہ تم نے میری
آیتوں کو جھٹلایا تھا اور تم نے (اپنے) علم سے ان پر احاطہ تو کیا ہی نہ تھا بھلا تم کیا کرتے تھے (۸۴) اور ان کے ظلم کے سبب ان کے حق
میں وعدہ (عذاب) پورا ہو کر رہے گا تو وہ بول بھی نہ سکیں گے ۱۴؎ (۸۵) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات کو (اس لئے) بنایا ہے

(صفحہ ۳۰۸ کا بقیہ)
اور انکو چھپایا اور مکہ کے لوگ بھی یہی چاہ چکے تھے لیکن کچھ نہ بنا جس رات حضرتؐ نے ہجرت کی کتنے کافر حضرتؐ کا گھر گھیرے بیٹھے تھے کہ صبح کو اندھیرے میں نکلیں تو سب کو مار دیں لیکن حضرتؐ نکل گئے اور انکو نہ سوجھا ۹؎ اللہ کی تعریف اور پیغمبرؑ پر سلام بھیج کر اگلی بات شروع کرنی لوگوں کو سکھا دی ۱۲

(صفحہ ۳۰۹ کا نوٹ)
ف یعنی آخرت کے بارے میں ان کا علم کچھ بھی نہیں ہے اور اس کا خاتمہ ہو گیا

موضح القرآن

۱؎ یعنی اگاتے تم درختوں کو باغوں میں ۲؎ یعنی ہرگز نہیں کوئی مددگار اسکا ۳؎ یعنی تھوڑے ہیں وہ لوگ جو نصیحت مانتے ہیں یقین لا کر اور خدا تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں اسے ایک جان کر ۴؎ یعنی باؤ مینہ برسانے والی چلتی ہے سوائے خدا تعالیٰ کے کون چلاتا ہے اس باؤ کو ۵؎ یعنی جو بات کہ یہ مشرک کہتے ہیں اس بات سے خدا تعالیٰ پاک ہے اور بہت بلند ہے ۶؎ یعنی جبکہ کچھ نہ تھا ۷؎ یعنی آسمان سے مینہ کے سبب اور زمین میں اناج اگانے کے سبب ۸؎ یعنی دلیل کسی کے شریک ہونے کی خدا تعالیٰ کے ساتھ ۹؎ یعنی فرشتے اور جن اور آدمی ان سب میں سے کسی کو غیب کی خبر نہیں ۱۰؎ یعنی کسی کو خبر نہیں کہ قیامت کب ہوگی ۱۱؎ یعنی عقل دوڑا کر تھک گئے آخرت کی حقیقت نہ پائی (بقیہ صفحہ ۳۱۱ پر)

کہ اسمیں آرام کریں اور دن کو روشن بنایا ہے کہ اسمیں کام کریں، بیشک اسمیں مومن لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں (۸۶) اور جس روز
صور پھونکا جائیگا تو جو لوگ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا اٹھیں گے مگر وہ جسے خدا چاہے اور سب اسکے پاس عاجز
ہو کر چلے آئیں گے۱ اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو تو خیال کرتے ہو کہ اپنی جگہ پر کھڑے ہیں مگر وہ (اس روز) اس طرح اڑے پھرینگے (۸۷)
جیسے بادل۲ یہ خدا کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا، بیشک وہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے (۸۸) جو شخص نیکی
لیکر آئیگا تو اس کیلئے اس سے بہتر (بدلہ تیار) ہے۳ اور ایسے لوگ اس روز گھبراہٹ سے بیخوف ہونگے (۸۹) اور جو برائی لیکر آئیگا تو
ایسے لوگ اوندھے منہ دوزخ میں ڈالدیئے جائینگے تم کو تو ان ہی اعمال کا بدلہ ملیگا جو تم کرتے رہے ہو (۹۰) کہدو کہ مجھکو یہی
ارشاد ہوا ہے کہ اس شہر (مکہ) کے مالک۵ کی عبادت کروں جس نے اسکو محترم (اور مقام ادب) بنایا ہے۶ اور سب چیز اسی کی
ہے اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ اس کا حکم بردار رہوں (۹۱) اور یہ بھی کہ قرآن پڑھا کروں تو جو شخص راہ راست اختیار کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے
کیلئے اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے تو کہدو کہ میں تو صرف نصیحت کرنیوالا ہوں۷ (۹۲) اور کہو کہ خدا کا شکر ہے
وہ تم کو عنقریب اپنی نشانیاں دکھائیگا تو تم ان کو پہچان لوگے اور جو کام تم کرتے ہو تمہارا پروردگار ان سے بیخبر نہیں ہے (۹۳)

سورۂ قصص مکی ہے اور اسمیں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طسم (۱) یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں (۲) (اے محمدؐ) ہم تمہیں موسیٰ اور فرعون کے کچھ حالات مومن لوگوں کے سنانے کیلئے صحیح صحیح
سناتے ہیں۸ (۳) کہ فرعون نے ملک میں سر اٹھا رکھا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا انمیں سے ایک گروہ کو (یہاں تک
کمزور کر دیا تھا کہ انکے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور انکی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا، بیشک وہ مفسدوں میں تھا۹ (۴) اور ہم چاہتے تھے کہ جو
لوگ ملک میں کمزور کر دیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں (۵)

(صفحہ ۳۰۹ کا بقیہ) ۔۔۔ سے آگے کبھی شک کرتے ہیں کبھی منکر ہوتے ہیں ۱۲ یعنی یہ بات تو یونہی سنتے ہیں کچھ اصل نہیں

(صفحہ ۳۱۰ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی جنہوں نے پیغمبروں کا کہنا نہ مانا ان کا حال دیکھو کہ آخر کو کیا ہوا ۲ یعنی عذاب کو جو جلد مانگتے ہو کچھ اسمیں سے قریب جلد آوے جیسے قحط اناج کا یا بدر کی لڑائی ۳ یعنی پروردگار تیرا ہر طرح صاحب بزرگی اور مہربانی کا ہے لوگوں پر جو جلد عذاب نہیں بھیجتا ۴ یعنی سب چیزیں جو کسی کو معلوم نہیں وہ سب لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت سے ۵ جیسے احوال قیامت کا اور قبروں سے جی اٹھنا حساب دینے کو اور قصہ عزیر کا جو تیسرے پارہ میں ہے ان سب باتوں کو قرآن مفصل بیان کرتا ہے ۶ جو کوئی قرآن کو کلام الٰہی جانے اور اس کے حکم کے موافق کام کریگا بیشک اس نے یہ راہ پائی خدا تعالیٰ کی خوشی کی، اور اس کی مہربانی مقرر ہے ۷ یعنی فروں کی باتوں پر دھیان مت رکھ اور جو تیری بات نہیں سنتے اور نہیں مانتے اس واسطے غمگین مت ہو ۸ یعنی ان کافروں کے دل مردے ہیں تیری بات نہیں سمجھ سکتے ۹ یعنی اگر بہرا روبرو ہو تو اشارہ سے کچھ سمجھے مگر جبکہ اس نے پیٹھ دی تو پھر آواز ہرگز نہیں سننے کا دیکھ

(بقیہ ۳۱۲ پر)

اور ملک میں انکو قدرت دیں اور فرعون اور ہامان اور انکے لشکر کو وہ چیز دکھادیں جس سے وہ ڈرتے تھے ⑥ اور ہمنے موسیٰ کی ماں
کیطرف وحی بھیجی کہ اسکو دودھ پلاؤ جب تمکو اس کے بارے میں کچھ خوف پیدا ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور تو خوف کرنا اور نہ
رنج کرنا ہم اسکو تمہارے پاس واپس پہنچادیں گے اور (پھر) اسے پیغمبر بنادیں گے ⑦ تو فرعون کے لوگوں نے اس کو اٹھالیا
اس لیے کہ (نتیجہ یہ ہونا تھا کہ) وہ ان کا دشمن اور (ان کیلئے موجب) غم ہو بیشک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر چوک گئے ⑧
اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ (یہ) میری اور تمہاری (دونوں کی) آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسکو قتل نہ کرنا شاید ہمیں
فائدہ پہنچائے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور وہ (انجام سے) بیخبر تھے ⑨ اور موسیٰ کی ماں کا دل بے صبر ہو گیا اگر ہم ان کے
دل کو مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا کہ وہ اس (قصے) کو ظاہر کر دیں، غرض یہ تھی کہ وہ مومنوں میں رہیں ⑩ اور اسکی
بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا، تو وہ اسے دور سے دیکھتی رہی اور ان (لوگوں) کو کچھ خبر نہ تھی ⑪ اور ہم نے
پہلے ہی سے اس پر (دائیوں کے) دودھ حرام کر دیے تھے تو موسیٰ کی بہن نے کہا کہ میں تمہیں ایسے گھر والے بتاؤں کہ تمہارے
لیے اس (بچے) کو پالیں اور اس کی خیر خواہی سے پرورش کریں ⑫ تو ہم نے (اس طریق سے) ان کو ان کی
ماں کے پاس واپس پہنچادیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائیں اور معلوم کریں کہ خدا کا وعدہ سچا
ہے لیکن یہ اکثر نہیں جانتے ⑬ اور جب موسیٰ جوانی کو پہنچے اور بھرپور (جوان) ہو گئے تو ہم نے ان کو حکمت اور
علم عنایت کیا اور ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ⑭ اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ
وہاں کے باشندے بیخبر ہو رہے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو شخص لڑ رہے ہیں ایک تو موسیٰ کی قوم
کا ہے اور دوسرا ان کے دشمنوں میں سے تو جو شخص ان کی قوم میں سے تھا اس نے دوسرے شخص کے مقابلہ میں

(صفحہ ۳۱۱ کا بقیہ صفحہ ۳۱۱ سے آگے)
یہ کافر ہیں کہ ان کے کان بہرے ہیں اور تجھ سے بیزار ہیں پھر کیونکر تیری بات سنیں گے اور سمجھیں گے
اللہ یعنی یہ کافر جو اندھوں کی طرح بھٹکتے پھرتے ہیں انکو راہ خدا کی نہ دکھا سکے گا
اللہ یعنے تیری بات مسلمان ہی سمجھیں گے
اللہ قیامت سے پہلے صفا پہاڑ مکہ کا پھٹے گا اسمیں سے ایک جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کریگا کہ اب قیامت نزدیک ہے اور سچے ایمان والوں کو اور چھپے منکروں کو جدا جدا کریگا نشان دیکر
اللہ یعنے ہر گناہ والے ایک جتھے ہونگے
اللہ یعنی اس عذاب کے ہول کر بات کا ہوش اور اوسان نہ ہو گا

(صفحہ ۳۱۱ کا نوٹ)
موضح القرآن
لہ ایکبار صور پھونکے گا جس سے سب خلق مرجاویگی، دوسرا پھونکے گا تو جی اٹھیں گے اس کے بعد جو پھونکے گا تو گھبرا جاویں گے اور پھونکے گا تو بیہوش ہو جاوینگے اور پھونکے گا تو ہوشیار ہونگے صور پھونکنا بہت بار ہے
لہ یہ ہو گا قیامت میں جیسے سورۂ طٰہٰ میں فرمایا ہے یَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا
لہ یعنی بہشت اور اسکی نعمتیں جو کبھی تمام نہ ہوں
لہ یعنی کفر اور شرک لیکر آوے
لہ یعنی اللہ تم
لہ یعنی حرمت دی اس شہر کو کہ نہ گھاس کاٹیں نہ شکار کریں نہ کسی کو ماریں مکہ کے شہر میں
(بقیہ صفحہ ۳۱۳ پر)

جو موسیٰؑ کے دشمنوں میں سے تھا موسیٰؑ سے مدد طلب کی، تو انہوں نے اس کو مکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ کہنے لگے کہ یہ کام تو (اغوائے) شیطان سے ہوا بیشک وہ (انسان کا) دشمن اور صریح بہکانے والا ہے (۱۵) بولے کہ اے پروردگار! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تو خدا نے ان کو بخش دیا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے (۱۶) کہنے لگے کہ اے پروردگار! تو نے جو مجھ پر مہربانی فرمائی ہے میں (آئندہ) کبھی گنہگاروں کا مددگار نہ بنوں گا (۱۷) الغرض صبح کے وقت شہر میں ڈرتے ڈرتے داخل ہوئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے) تو ناگہاں وہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی پھر ان کو پکار رہا ہے۔ موسیٰؑ نے اس سے کہا کہ تو تو صریح گمراہ ہے (۱۸) جب موسیٰؑ نے ارادہ کیا کہ اس شخص کو جو ان دونوں کا دشمن تھا پکڑ لیں تو وہ (یعنی موسیٰؑ کی قوم کا آدمی) بول اٹھا کہ جس طرح تم نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا (اسی طرح) چاہتے ہو کہ مجھے بھی مار ڈالو تم تو یہی چاہتے ہو کہ ملک میں ظلم و ستم کرتے پھرو اور یہ نہیں چاہتے کہ نیکوکاروں میں ہو (۱۹) اور ایک شخص شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا (اور) بولا کہ موسیٰ (شہر کے) رئیس تمہارے بارے میں صلاحیں کرتے ہیں کہ تم کو مار ڈالیں سو تم یہاں سے نکل جاؤ میں تمہارا خیر خواہ ہوں (۲۰) موسیٰؑ وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکل کھڑے ہوئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے) (اور) دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے (۲۱) اور جب مدین کی طرف رخ کیا، تو کہنے لگے امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا رستہ بتائے (۲۲) اور جب مدین کے پانی (کے مقام) پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں لوگ جمع ہو رہے (اور اپنے چارپایوں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان کے ایک طرف دو عورتیں (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں، موسیٰؑ نے (ان سے) کہا تمہارا کیا کام ہے؟ وہ بولیں کہ جب تک چرواہے (اپنے چارپایوں کو) لے نہ جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد بڑی عمر کے بوڑھے ہیں (۲۳) تو موسیٰؑ نے ان کے لئے (بکریوں کو) پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف چلے گئے، اور کہنے لگے کہ پروردگار میں اس کا محتاج

(صـ ۳۱۱ کا بقیہ صـ ۳۱۲ سے آگے)
ٹ یعنی ہونے کے بتلانے اور سمجھانے کے سوا ذمہ کچھ نہیں ش یعنی مسلمان لوگ قیاس کریں ظالموں کے مقابلہ میں ۹ اس لئے کہ بیگناہ بچوں کو مار ڈالا تھا اور بنی اسرائیل کی قوم کو ناحق زبردستی بند گیری اور بیگار میں پکڑتا تھا

(صفحہ ۳۱۲ کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ ہامان وزیر تھا فرعون کا ظلم میں اس کا شریک ۲ہ یہ ان کی ماں کے دل میں پڑ گیا یا خواب دیکھا ۳ہ لکڑی کے ایک صندوق میں ڈال کر ان کو بہا دیا نہر میں وہ بہتا چلا گیا فرعون کے محل میں اسکی عورت نے انکو اٹھا لیا پالنے کو ہ یعنی وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ اسی کے ہاتھوں سب ہلاک ہوں گے ۵ہ کہتے ہیں تین دن تک حضرت موسیٰؑ نے کسی کا دودھ نہ پیا اور اپنی انگلیاں چوستے رہے تب بی بی آسیہ اور ان کے دوستدار سب حیران اور ناچار ہوئے ۶ہ جب حضرت موسیٰؑ کی بہن نے دیکھا کہ یہ سب حیران ہیں اس کے دودھ نہ پینے پر تب انہوں نے کہا ۷ہ فرعون کی عورت تھی بنی اسرائیل میں کی حضرت موسیٰؑ کے چچا کی بیٹی اس لفظ سے وہ پہچان گئی کہ لڑکا ان کا ہے اور جب انکو لے پالا تو دائیاں موجود ہیں کسی کا دودھ انہوں نے نہ پیا، ناچار ہو گئی تھی تب انکی ماں کو بلایا اس کا دودھ پینے لگے

(بقیہ صـ ۳۱۴)

ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے ۲۴ (تھوڑی دیر کے بعد) ان میں سے ایک عورت جو شرماتی اور لجاتی چلی آتی تھی
موسیٰ کے پاس آئی (اور) کہنے لگی کہ تم کو میرے والد بلاتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اسکی تم کو
اجرت دیں جب وہ ان کے پاس گئے اور ان سے اپنا ماجرا بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرو تم ظالم لوگوں
سے بچ آئے ہو ۲۵ ایک لڑکی بولی کہ ابا ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ بہتر نوکر جو آپ رکھیں وہ ہے جو) توانا اور امانتدار
(ہو۔ ۲۶ انہوں نے (موسیٰ سے) کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تم سے بیاہ دوں اس
(عہد) پر کہ تم آٹھ برس میری خدمت کرو اور اگر دس سال پورے کر دو تو وہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے
اور میں تم پر تکلیف ڈالنی نہیں چاہتا تم مجھے انشاء اللہ نیک لوگوں میں پاؤ گے ۲۷ موسیٰ نے کہا کہ مجھ میں
اور آپ میں یہ (عہد پختہ ہوا) میں جونسی مدت (چاہوں) پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو اور ہم جو
معاہدہ کرتے ہیں خدا اس کا گواہ ہے ۲۸ جب موسیٰ نے مدت پوری کر دی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے
تو طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تو اپنے گھر والوں سے کہنے لگے کہ تم یہاں ٹھیرو مجھے آگ نظر آئی ہے
شاید میں وہاں سے (رستے کا) کچھ پتہ لاؤں یا آگ کا انگارا لے آؤں تاکہ تم تاپو ۲۹ جب اس کے پاس
پہنچے تو میدان کے دائیں کنارے سے ایک مبارک جگہ میں ایک درخت میں سے آواز آئی کہ موسیٰ
میں تو خدائے رب العالمین ہوں ۳۰ اور یہ کہ اپنی لاٹھی ڈال دو جب دیکھا کہ وہ حرکت کر رہی ہے
گویا کہ وہ سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا (ہم نے کہا کہ) موسیٰ آگے آؤ
اور ڈرو مت تم امن پانے والوں میں ہو ۳۱ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو تو بغیر کسی عیب کے سفید

صفحہ ۳۱۲ کا بقیہ صفحہ ۳۱۲ سے آگے) اسکو حوالہ کیا پالنے کو ایک دینار روز کر دیا ۵ یعنی وعدہ اللہ کا پہنچکر رہتا ہے۔ بیچ میں بڑے بڑے پھیر پڑ جاتے ہیں اسمیں بہت لوگ بے یقین ہو جاتے ہیں (صفحہ ۳۱۳ کا نوٹ)

ف کہتے ہیں کہ جس شخص کو حضرت موسیٰ نے مکا مارا تھا وہ فرعون کا باورچی تھا اور وہ حضرت موسیٰ کی ہم قوم شخص کو بیگار کیلئے مجبور کر رہا تھا جب اس نے موسیٰ کو دیکھا تو انسے مدد کا خواستگار ہوا موسیٰ نے اس مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے بچانے کی نیت سے اس قبطی کو مکا مارا اور وہ مر کر رہ گیا، یہ قتل اگرچہ عمداً نہ تھا، بلکہ محض اتفاقی تھا تاہم موسیٰ اس فعل پر نادم ہوئے، اور اپنی شان کے لحاظ سے اسکو خطا تصور کر کے خدا سے مغفرت کے خواہاں ہوئے ۱۲

موضح القرآن

لہ شاید اس فریادی کی بھی کچھ تقصیر تھی اور نخشنا انہوں نے جانا الہام سے، پیغمبر لوگ نبوت سے پہلے ولی ہوتے ہیں ۲ہ یعنی روز ظالموں سے الجھتا ہے اور مجھکو لڑواتا ہے ۳ہ ہاتھ ڈالنا چاہا اس ظالم پر اور بول اٹھا مظلوم اس نے یہ جانا کہ زبان سے مجھ پر غصہ ظاہر کیا اس لئے ہاتھ بھی مجھ پر چلا دیں گے، ڈوکل کا خون چھپا ہوا تھا کہ کس نے کیا لیکن آج اس کی زبان سے مشہور ہوا

(بقیہ صفحہ ۳۱۵ پر)

نکل آئیگا اور خوف دور ہونے (کی وجہ) سے اپنے بازو کو اپنی طرف سکیڑ لو، یہ دو دلیلیں
تمہارے پروردگار کی طرف سے ہیں (ان کے ساتھ) فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس
(جاؤ) کہ وہ نافرمان لوگ ہیں ﴿۳۲﴾ موسیٰ نے کہا اے پروردگار! ان میں کا ایک شخص میرے ہاتھ سے
قتل ہوچکا ہے، سو مجھے خوف ہے کہ وہ (کہیں) مجھکو مار نہ ڈالیں ﴿۳۳﴾ اور ہارون (جو) میرا بھائی (ہے) اسکی
زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے تو اس کو میرے ساتھ مددگار بناکر بھیج کہ میری تصدیق کرے، مجھے
خوف ہے کہ وہ لوگ میری تکذیب کریں گے ﴿۳۴﴾ (خدا نے) فرمایا ہم تمہارے بھائی سے تمہارے
بازو کو مضبوط کریں گے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے تو ہماری نشانیوں کے سبب وہ تم تک پہنچ نہ
سکیں گے (اور) تم اور جنہوں نے تمہاری پیروی کی غالب رہوگے ﴿۳۵﴾ اور جب موسیٰ ان کے پاس
ہماری کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے جو اس نے بنا کھڑا کیا ہے، اور یہ (باتیں) ہم نے
اپنے اگلے باپ دادا میں تو (کبھی) سنی نہیں ﴿۳۶﴾ اور موسیٰ نے کہا کہ میرا پروردگار اس شخص کو خوب جانتا ہے
جو اس کی طرف سے حق لیکر آیا ہے اور جس کیلئے عاقبت کا گھر (یعنی بہشت) ہے، بیشک ظالم
نجات نہیں پائیں گے ﴿۳۷﴾ اور فرعون نے کہا کہ اے اہل دربار میں تمہارا اپنے سوا کسی کو خدا نہیں جانتا
تو ہامان میرے لئے گارے کو آگ لگوا (کر اینٹیں پکوا) دو پھر ایک (اونچا) محل بنوا دو تاکہ میں موسیٰ کے
خدا کی طرف چڑھ جاؤں، اور میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں ﴿۳۸﴾ اور وہ اور اس کے لشکر ملک میں ناحق
مغرور ہو رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ وہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے ﴿۳۹﴾ تو ہم نے

(صفحہ ۳۱۳ کا بقیہ) ۱۲ سے آگے کہ یہ سنایا ہمارے رسول اللہ صلعم کو کہ یہ بھی وطن سے نکلیں گے جان کے خوف سے کافر سب اکٹھے ہوئے تھے کہ ان پر چوٹ کریں اسی رات نکلے ہجرت کر کر ۵ یہ واقف نہ تھے راہ سے، اللہ نے اسی راہ کو ڈال دیا ۶ مصر سے دس دن کی راہ سے وہاں پہنچے ۷ کنوئیں کے پیلے سے لوگ پانی پلاتے تھے اپنی بکریوں کو ۸ وہ حیاسے کنارے کھڑی تھیں، بکریاں ایک طرف لیکر اور انکو قوت نہ تھی کہ بھاری ڈول نکالیں اور وں سے بچا پانی پلاتیں ۱۲

(صفحہ ۳۱۴ کا نوٹ)

موضح القرآن

لے عورتوں نے پہچانا کہ چھاؤں پکڑتا ہے مسافر ہے، دور سے آیا ہے تھکا، بھوکا، جاکر اپنے باپ سے کہا انکو درکار تھا کہ کوئی مرد ہو نیکبخت کہ بکریاں تھامے، اور بیٹیاں بھی بیاہ دیں ۲ے وہ دونوں عورتیں حضرت شعیبؑ کی بیٹیاں سویرے اپنے گھر میں دنبیوں کو پانی پلا کر لے گئیں تو ان کے باپ نے کہا کہ آج تم سویرے کیونکر آئیں انہوں نے وہ تمام احوال کہا کہ ایک جوان اس طرح آیا ہے اس نے یہ سلوک کیا حضرت شعیبؑ نے کہا ایک بیٹی کو کہ جا اور اس جوان مسافر کو لے آ ۳ے یعنی فرعون کے لوگوں کا یہاں کچھ بس نہیں چلتا، تم خاطر جمع سے یہاں رہو (بقیہ صفحہ ۳۱۶ پر)

ان کو اور ان کے لشکروں کو پکڑ لیا اور دریا میں ڈال دیا سو دیکھ لو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا (۴۰) اور ہم نے
ان کو پیشوا بنایا تھا وہ (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن ان کی مدد نہیں کی جائے گی (۴۱)
اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی، اور وہ قیامت کے روز بھی بدحالوں میں ہوں گے (۴۲)
اور ہم نے پہلی امتوں کے ہلاک کرنے کے بعد موسیٰؑ کو کتاب دی جو لوگوں کے لئے بصیرت اور ہدایت
اور رحمت ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں (۴۳) اور جب ہم نے موسیٰؑ کی طرف حکم بھیجا تو تم (طور کی) غرب کی طرف
نہیں تھے اور نہ اس واقعہ کے دیکھنے والوں میں تھے (۴۴) لیکن ہم نے موسیٰؑ کے بعد کئی امتوں کو
پیدا کیا پھر ان پر مدت طویل گزر گئی، اور نہ تم مدین والوں میں رہنے والے تھے کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ
پڑھ کر سناتے تھے ہاں ہم ہی تو پیغمبر بھیجنے والے تھے (۴۵) اور نہ تم اس وقت جبکہ ہم نے موسیٰؑ کو
آواز دی، طور کے کنارے تھے، بلکہ (تمہارا بھیجا جانا) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے تاکہ تم ان لوگوں کو
جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں آیا ہدایت کرو تاکہ وہ نصیحت پکڑیں (۴۶) اور اے پیغمبر
ہم نے تم کو اس لئے بھیجا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اگر ان (اعمال) کے سبب جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے
ہیں ان پر کوئی مصیبت واقع ہو تو یہ کہنے لگیں کہ اے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ
ہم تیری آیتوں کی پیروی کرنے اور ایمان لانے والوں میں ہوتے (۴۷) پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آ پہنچا
تو کہنے لگے کہ جیسی (نشانیاں) موسیٰؑ کو ملی تھیں ویسی اس کو کیوں نہیں ملیں؟ کیا جو نشانیاں پہلے موسیٰؑ کو دی گئی تھیں
انہوں نے ان سے کفر نہیں کیا؟ کہنے لگے کہ دونوں جادوگر ہیں ایک دوسرے کے موافق، اور بولے کہ ہم سب سے منکر ہیں (۴۸) کہہ دو کہ اگر سچے ہو

(نوٹ ۳۱۴ کا بقیہ صفحہ ۳۱۵ سے آگے)
ان بزرگ کا نام نہیں فرمایا
قرآن میں اور توریت میں نام کچھ
اور ہے اور مشہور ہے کہ حضرت
شعیبؑ پیغمبر تھے ۵ زور دیکھا
ڈول نکالنے سے اور امانتدار دیکھا
بے طمع ہونے سے ۶ یعنی اس
وعدے کے بعد میں مختار ہوں
کہ اپنی بی بی کو جہاں چاہوں لے
جاؤں ۷ ہمارے حضرتؐ بھی
وطن سے نکلے سو آٹھ برس پیچھے
آکر مکہ فتح کیا اگر چاہتے اسی وقت
خالی کرواتے کافروں سے لیکن اپنی
خوشی سے دس برس پیچھے کافروں سے پاک کیا
۸ یعنی دس برس تک حضرت
شعیبؑ کی خدمت کی اور انکی
دنبیاں چرائیں، پھر جب وعدہ تمام
ہوا تب حضرت موسیٰؑ نے ارادہ کیا
مصر کی طرف جانے کا اور حضرت
شعیبؑ سے رخصت ہو کر اپنی بی بی
کو لیکر چلے۔

(صفحہ ۳۱۵ کا نوٹ)
۱ حضرت موسیٰؑ کی زبان میں چونکہ
لکنت تھی اور انکو خیال تھا کہ وہ
لکنت کے سبب تقریر صاف نہ
کر سکیں گے اس لئے خدا سے التجا کی کہ
میرے بھائی ہارونؑ کو جنکی زبان
صاف ہے میرے ساتھ میرا مددگار بنا کر
بھیج تاکہ ان دلائل کو جو میں زبان
کی لکنت کی وجہ سے اچھی طرح بیان
نہ کر سکوں وہ اپنی فصاحت سے
بخوبی بیان کر سکیں اور انکو لوگوں
کے ذہن نشین کر دیں

۱۲

(بقیہ صفحہ ۳۱۷ پر دیکھئے)

تو تم خدا کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں (کتابوں) سے بڑھ کر ہدایت کرنے والی ہو تاکہ میں بھی
اسی کی پیروی کروں (۴۹) پھر اگر یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے
ہیں اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے بیشک خدا ظالم
لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۵۰) اور ہم پے درپے ان لوگوں کے پاس (ہدایت کی) باتیں بھیجتے رہے ہیں تاکہ
نصیحت پکڑیں (۵۱) جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی تھی وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں (۵۲) اور جب
(قرآن) ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے بیشک وہ ہمارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے
(اور) ہم تو اس سے پہلے کے حکم بردار ہیں (۵۳) ان لوگوں کو دگنا بدلہ دیا جائے گا کیونکہ صبر کرتے رہے ہیں اور
بھلائی کے ساتھ برائی کو دور کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں (۵۴) اور
جب بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو ہمارے اعمال اور تم کو تمہارے اعمال، تم کو سلام،
ہم جاہلوں کے خواستگار نہیں ہیں (۵۵) (اے محمدؐ) تم جس کو دوست رکھتے ہو اسے ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ خدا ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت
کرتا ہے اور وہ ہدایت پانیوالوں کو خوب جانتا ہے (۵۶) اور کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو اپنے ملک سے
اچک لئے جائیں، کیا ہم نے ان کو حرم میں جو امن کا مقام ہے جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں (اور یہ) رزق ہماری
طرف سے ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے (۵۷) اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جو اپنی (فراخی) معیشت میں اترا رہے تھے
سو یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آباد ہی نہیں ہوئے مگر بہت کم اور ان کے پیچھے ہم ہی ان کے وارث ہوئے (۵۸) اور تمہارا پروردگار بستیوں کو
ہلاک نہیں کیا کرتا جب تک ان کے بڑے شہر میں پیغمبر نہ بھیج لے جو ان کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے

(صفحہ ۳۱۵ کا بقیہ ۳۱۶ سے آگے)

موضح القرآن

۱ یعنی سانپ کا ڈر جاتا رہے ۲ ایک عصا کا سانپ بن جانا اور دوسرے ہاتھ کا سفید چمکتا نکلنا ۳ حضرت موسیٰؑ کی زبان تتلاتی تھی بات اچھی صاف نہ کر سکتے تھے ۴ یعنی پیغمبر کو اچھی طرح جانتا ہے ۵ آخر کو فرعون کو جواب معقول کوئی نہ آیا تب کھسیانا ہوا ۶ یعنی مجھے موسیٰؑ کا اعتبار نہیں اپنی آنکھ سے دیکھوں کہ سچ ہے یا نہیں، فرعون نے جانا کہ حضرت موسیٰؑ کے خدا کی بھی شکل اور صورت اور بدن ہوگا، اور سمجھا تھا کہ آسمان نزدیک ہوگا کہ عمارت بلند بنائے تو اس تک جا پہنچے یہ سمجھ کر محل بنوانے لگا ۷ یعنی نہ جانتے تھے کہ قیامت کے دن قبروں سے اٹھ کر حساب نیکی اور بدی کا دینا ہے ۱۲

(صفحہ ۳۱۶ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی وہ ایسے کام کر گئے کہ جو کوئی ویسے کام کریگا تو ان کے پیچھے آگ میں جاویگا ۲ یعنی ان کو کوئی نہ بخشوائے گا ۳ جب حضرت لوطؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت ہودؑ کی قوموں کو ہلاک کر چکے تب حضرت موسیٰؑ کو پیدا کیا اور توریت اور پیغمبری دی انکو ۴ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ یہ مکے کے لوگ جو مجھے کہتے ہیں کہ قرآن ابتری ہے
(بقیہ ۳۱۸ پر)

مگر اس حالت میں کہ وہاں کے باشندے ظالم ہوں ۵۹ اور جو چیز تم کو دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا فائدہ اور اس کی
زینت ہے، اور جو خدا کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والی ہے کیا تم سمجھتے نہیں ۶۰ بھلا جس شخص سے ہم نے نیک وعدہ
کیا اور اس نے اسے حاصل کر لیا تو کیا وہ اس شخص کا سا ہے جس کو ہم نے دنیا کی زندگی کے فائدے سے بہرہ مند کیا پھر وہ قیامت کے
روز ان لوگوں میں ہو جو (ہمارے روبرو) حاضر کئے جائیں گے ۶۱ اور جس روز خدا ان کو پکاریگا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں
جن کا تمہیں دعویٰ تھا ۶۲ (تو) جن لوگوں پر (عذاب کا) حکم ثابت ہو چکا ہوگا وہ کہیں گے کہ ہمارے پروردگار یہ وہ لوگ ہیں جنکو ہم نے گمراہ کیا تھا
اور جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے اسی طرح انکو گمراہ کیا (اب) ہم تیری طرف متوجہ ہو کر ان سے بیزار ہوتے ہیں یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے ۶۳
اور کہا جائیگا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ تو وہ انکو پکاریں گے اور وہ انکو جواب نہ دے سکیں گے اور (جب) عذاب کو دیکھ لینگے (تو تمنا کریں گے کہ) کاش وہ
ہدایت یاب ہوتے ۶۴ اور جس روز خدا ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا ۶۵ تو وہ اس روز خبروں سے اندھے ہو جائیں گے
اور آپس میں کچھ بھی پوچھ نہ سکیں گے ۶۶ لیکن جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے تو امید ہے کہ وہ نجات پانیوالوں میں ہو ۶۷ اور تمہارا
پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے برگزیدہ کر لیتا ہے انکو اس کا اختیار نہیں ہے یہ جو شرک کرتے ہیں خدا اس سے پاک و
بالاتر ہے ۶۸ اور ان کے سینے جو کچھ مخفی کرتے اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار اسکو جانتا ہے ۶۹ اور وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی
معبود نہیں، دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کا حکم اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۷۰ کہو بھلا دیکھو تو
اگر خدا تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک رات (کی تاریکی) کئے رہے تو خدا کے سوا کون معبود ہے جو تمکو روشنی لادے تو کیا تم سنتے
نہیں ۷۱ کہو تو بھلا دیکھو تو اگر خدا تم پر ہمیشہ قیامت تک دن کئے رہے تو خدا کے سوا کون معبود ہے کہ تم کو رات
لادے جس میں تم آرام کرو تو کیا تم دیکھتے نہیں ۷۲ اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات کو اور دن کو بنایا تاکہ تم اس میں

(ص ۳۱۶ کا بقیہ ص ۳۱۷ سے آگے)
بناتا ہے تو، سو تو اس وقت کہاں
تھا جس وقت حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کی
طرف تجھے کیا خبر ہے وہاں کی
تیرے روبرو کچھ نہ ہوا تھا ۵ھ
وہ زیادہ مدت تک رہا پھر لوگوں نے
نیک کام اور دین کی راہ چھوڑ دی،
اور علم پڑھے ہوئے عمل کرنیوالے
نیکبخت لوگ سب جاتے رہے اور
دین کا علم پرانا ہو گیا اور جاہل
انجان پیدا ہوئے اس واسطے
اب تجھے پیدا کیا اے محمد! اور تیرے
پاس اس وقت کی خبریں بھیجیں ہم نے
۵ھ یعنی مکہ کے لوگ ۷ھ یعنے
اس واسطے بھیجا ہے کہ انکو بات
کرنے کی جگہ نہ رہے اور شرمندہ
ہوویں عذاب کے وقت اور پچھتاویں
کہ ہائے ہم نے پیغمبر کا کہنا سچ
کیوں نہ جانا ۸ھ کہتے ہیں، کہ
قریش کی ایک قوم نے یہودیوں
کو کہا کہ محمد صلعم جو دعویٰ پیغمبری
کا کرتے ہیں یہ کیونکر ہے یہودیوں
نے توریت سے تعریف اور صفت
اور شکل سب حضرت پیغمبر صلعم
کی بیان کی اور کہا کہ یہ مقرر پیغمبر
ہیں قریش نے توریت کا بھی
حکم نہ مانا اور کہا کہ اگر یہ سچے پیغمبر
ہوتے تو حضرت موسیٰ کی طرح انکو
بھی معجزے ملتے تب آیت اتری
۹ھ یعنی حضرت موسیٰ کے معجزے کو
نہ مانا تھا اس وقت کے لوگوں نے
ویسے ہی مکہ کے لوگ کہتے ہیں
کہ ہم اس سب کو نہیں مانتے یعنے
قرآن اور توریت کو نہیں سچ
جانتے ۵

۱۲

آرام کرو اور (اس میں) اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ شکر کرو (٧٣) اور جس دن وہ انکو پکاریگا اور کہے گا کہ میرے وہ
شریک جن کا تمہیں دعویٰ تھا کہاں گئے؟ (٧٤) اور ہم ہر ایک امت میں سے گواہ نکالیں گے پھر کہیں گے کہ اپنی دلیل
پیش کرو تو وہ جان لیں گے کہ سچ بات خدا کی ہے اور جو وہ افترا کیا کرتے تھے ان سے جاتا رہے گا (٧٥) قارون موسیٰ
کی قوم میں سے تھا اور ان پر تعدی کرتا تھا اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے تھے کہ ان کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت
کو اٹھانی مشکل ہوتیں، جب اس سے اسکی قوم نے کہا کہ اترائیے مت، کہ خدا اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا (٧٦) اور جو
(مال) تمکو خدا نے عطا فرمایا ہے اس سے آخرت (کی بھلائی) طلب کیجئے اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھلائیے اور جیسی خدا نے تم پر
بھلائی کی ہے (ویسی) تم بھی (لوگوں سے) بھلائی کرو اور ملک میں طالب فساد نہ ہو کیونکہ خدا فساد کرنے والوں کو دوست
نہیں رکھتا (٧٧) بولا کہ یہ (مال) مجھے میری دانش (کے زور) سے ملا ہے کیا اسکو معلوم نہیں کہ خدا نے اس سے پہلے بہت سی
اُمتیں، جو اس سے قوت میں بڑھ کر اور جمعیت میں بیشتر تھیں ہلاک کر ڈالی ہیں، اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں
پوچھا نہیں جائیگا (٧٨) تو (ایک روز) قارون (بڑی) آرائش (اور ٹھاٹھ) سے اپنی قوم کے سامنے نکلا جو لوگ دنیا کی زندگی کے
طالب تھے، کہنے لگے کہ جیسا (مال و متاع) قارون کو ملا ہے کاش (ایسا ہی) ہمیں بھی ملے وہ تو بڑا ہی صاحب نصیب ہے (٧٩)
اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہنے لگے کہ تم پر افسوس، مومنوں اور نیکوکاروں کیلئے (جو) ثواب خدا (کے ہاں تیار ہے) وہ
کہیں بہتر ہے اور وہ صرف صبر کرنیوالوں ہی کو ملے گا (٨٠) پس ہم نے قارون کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو خدا کے
سوا کوئی جماعت، اسکی مددگار نہ ہو سکی اور نہ وہ بدلہ لے سکا (٨١) اور وہ لوگ جو کل اس کے رتبے کی تمنا کرتے
تھے صبح کو کہنے لگے ہائے شامت خدا ہی تو اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور

(صفحہ ۳۱۷ کا نوٹ)
ف باتیں قول کا ترجمہ ہے اور اس سے مراد قرآن مجید کی آیتیں ہیں جو ایک دوسرے کے بعد متواتر آتی رہیں۔
ف یعنی جبتک حجت پوری ہو جائے اور وہ لوگ تکذیب کریں تب تک خدا ان پر عذاب نازل نہیں کرتا۔

موضح القرآن

لہ یعنی توریت یا انجیل ۲ہ یعنی جب اگلی کتابوں میں اس کے آنے کی خبر پڑھی تھی تب سے ہم واقف ہیں اور سچا جان چکے ہیں ہم قرآن کو ۳ہ یعنی ایک توریت اور انجیل پر ایمان لانے کا ثواب اور دوسرا قرآن پر ایمان لانے کا ثواب ملے گا ۴ہ یعنی کافروں کے طعنے ۵ہ یعنی ہمکو تم سے کام نہیں جاؤ اپنے کام لگو ۶ہ کہتے ہیں کہ حضرت بے نہایت چاہتے تھے ہمیشہ سے، کہ ابوطالب چچا ان کے ایمان لاویں جب ابوطالب کا وقت آخر آیا اور حالت جان کنی کی پہنچی تو حضرت کو خبر پہنچی تو ان کے سرہانے آن کر فرمایا کہ اے چچا اتنا کہو کہ لا الہ الا اللہ، تو میں اسی دلیل سے خدا تعالیٰ سے بخشواؤں، ابوطالب نے کہا کہ اے بھتیجے میرے! میں جانتا ہوں کہ تو سچا ہے پر اتنی بات کی غیرت آتی ہے مجھکو کہ پیچھے کے لوگ کہینگے کہ ابوطالب نے موت سے ڈر کر کلمہ پڑھا، اگر یہ نہ ہوتا تو البتہ میں تیری خوشی کرتا تب یہ آیت اتری ۷ہ یہ مکے کے لوگ کہنے لگے کہ ہم مسلمان ہوں تو سارے عرب ہم سے دشمنی کریں اللہ نے فرمایا اب انکی دشمنی سے کس کی پناہ میں بیٹھے ہو کہ یہی حرم کا ادب، وہی اللہ تب بھی پناہ دینے والا ہے ۔

(جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے[ا] اگر خدا ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا[ٰ] ہائے خرابی کافر نجات نہیں پا سکتے ٨٢ وہ
(جو) آخرت کا گھر (ہے) ہم نے اسے ان لوگوں کیلئے (تیار) کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور انجام
(نیک) تو پرہیزگاروں ہی کا ہے ٨٣ جو شخص نیکی لیکر آئیگا اسکے لئے اس سے بہتر (صلہ موجود) ہے اور جو برائی لائے گا تو جن
لوگوں نے برے کام کئے ان کو بدلہ بھی اسی طرح کا ملے گا جس طرح کے وہ کام کرتے تھے[ٰ] ٨٤ اے پیغمبر جس (خدا) نے تم پر قرآن
(کے احکام) کو فرض کیا ہے وہ تمہیں بازگشت[ف] کی جگہ لوٹا دیگا، کہدو کہ میرا پروردگار اس شخص کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت لیکر آیا
اور اسکو بھی جو صریح گمراہی میں ہے ٨٥ اور تمہیں امید نہ تھی کہ تم پر کتاب نازل کی جائے گی، مگر تمہارے پروردگار کی
مہربانی سے (نازل ہوئی) تو تم ہرگز کافروں کے مددگار نہ ہونا[ٰ] ٨٦ اور وہ تمہیں خدا کی آیتوں (کی تبلیغ) سے
بعد اس کے کہ وہ تم پر نازل ہو چکی ہیں روک نہ دیں اور اپنے پروردگار کو پکارتے رہو اور مشرکوں میں ہرگز نہ ہو جیو ٨٧ اور
خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود (سمجھ کر) نہ پکارنا اسکے سوا کوئی معبود نہیں، اس کی ذات (پاک) کے سوا ہر چیز
فنا ہونے والی ہے، اسی کا حکم ہے، اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے ٨٨

سورۂ عنکبوت مکی ہے اور اس میں انہتر — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — آیتیں اور سات رکوع ہیں

الم ١ کیا لوگ یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ (صرف) یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور
ان کی آزمائش نہیں کیجائیگی ٢ اور جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں ہم نے ان کو بھی آزمایا تھا اور
انکو بھی آزمائینگے سو خدا ان کو ضرور معلوم کریگا جو (اپنے ایمان میں) سچے ہیں اور انکو بھی جو جھوٹے ہیں ٣ کیا وہ لوگ
جو برے کام کرتے ہیں، یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے جو خیال یہ کرتے ہیں برا ہے ٤

(صفحہ ٣١٨ کا نوٹ)
ف لفظوں کا ترجمہ تو یہ ہے کہ اس روز ان پر خبریں اندھی ہو جائینگی اور چونکہ اس طرز کلام میں مبالغہ مقصود ہے اور اصل کلام فعموا عن الانبیاء ہے اس لئے ہم نے اردو زبان کے محاورے کو مدنظر رکھ کر اصل کلام کا ترجمہ کر دیا ١٢

موضح القرآن
ل یعنی سوائے ظالم اور کافر کی بستی کے کسی بستی کو نہیں مار کھپایا ہم نے
ٰ یعنی نہیں معلوم کرتے کہ دنیا کے عیش رہنے والے نہیں ہیں اور آخرت کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں
ٰ یعنی وعدہ بہشت میں جانے کا آخرت میں اور فتح پانے کا دنیا میں
ٰ یعنی جبکو تم شریک خدا کا سمجھتے تھے انکو اپنی حمایت کرنے کو بلاؤ
ف یعنی آپس میں ایک دوسرے سے کچھ سوال نہ کر سکیگا
ٰ یعنی پیغمبر کی تابعداری کی
ف کہتے ہیں کہ سردار اشراف عرب کے طعنہ اور حسد سے کہتے تھے کہ خدا تعالی نے محمدؐ کو پیغمبری کیواسطے کیوں چنا یہ لائق نہ تھا کسی سردار طائف کے یا مکہ کے کو پیغمبر کرتا اس پر اگلی آیت اتری
ف یعنی یہ نہیں لائق کہ آدمی ملکر اپنی خوشی سے ایک شخص کو پیغمبری دیویں اور نبی مقرر کریں اور ان سے نہ ہو سکے ایسا کام بلکہ خدا ہی مختار ہے جسے چاہے اسے پیغمبر کرے
٩ یعنی کافر جو تیری دشمنی دلیں چھپی ہوئی رکھتے ہیں وہ بھی جانتا ہے خدا تعالی اور جو برائی ظاہر کرتے ہیں وہ بھی جانتا ہے خدا تعالی سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے

جو شخص خدا کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو خدا کا (مقرر کیا ہوا) وقت ضرور آنیوالا ہے اور وہ سننے والا اور
جاننے والا ہے[ف۱] (۵) اور جو شخص محنت کرتا ہے تو اپنی ہی فائدہ کیلئے محنت کرتا ہے اور خدا تو سارے جہان سے بے پرواہ ہے[ف۲] (۶) اور جو لوگ ایمان
لائے اور نیک عمل کرتے رہے ہم ان کے گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے[ف۳] (۷)
اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے (اے مخاطب) اگر تیرے ماں باپ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کی
حقیقت سے تجھے واقفیت نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیو تم (سب) کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم کرتے
تھے میں تم کو جتاؤں گا[ف۴] (۸) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انکو ہم نیک لوگوں میں داخل کریں گے[ف۵] (۹) اور بعض
لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لائے[ف۶] جب انکو خدا (کے رستے) میں کوئی ایذا پہنچتی ہے تو لوگوں کی
ایذا کو (یوں) سمجھتے ہیں جیسے خدا کا عذاب[ف۷] اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے مدد پہنچے[ف۸] تو کہتے ہیں کہ
ہم تو تمہارے ساتھ تھے کیا جو اہلِ عالم کے سینوں میں ہے خدا اس سے واقف نہیں؟ (۱۰) اور خدا ان کو ضرور معلوم کریگا
جو (سچے) مومن ہیں اور منافقوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا؛ (۱۱) اور جو کافر ہیں وہ مومنوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے
طریق کی پیروی کرو ہم تمہارے گناہ اٹھا لیں گے حالانکہ وہ ان کے گناہوں کا کچھ بھی بوجھ اٹھانے والے نہیں،
کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں (۱۲) اور یہ اپنے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور (لوگوں کے) بوجھ
بھی اور جو بہتان یہ باندھتے رہے قیامت کے دن انکی ان سے ضرور پرسش ہوگی[ف۹] (۱۳) اور ہم نے
نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس برس کم ہزار برس رہے پھر ان کو طوفان (کے عذاب)
نے آ پکڑا اور وہ ظالم تھے[ف۱۰] (۱۴) پھر ہم نے نوحؑ کو اور کشتی والوں کو نجات دی اور کشتی کو اہلِ عالم

ف ۳۱۹ کا نوٹ)
ف۱ یعنی دنیا میں نیک عمل کچھ کر آخرت میں بھی ساتھ جائینگے"
ف۲ یعنی گنہگاروں سے پوچھ کر انکو سزا نہیں دیجائیگی بلکہ جب ان کو عذاب کا ہونا ضرور ہے تو نہ پوچھنے کی ضرورت ہے نہ انکو چون وچرا کرنے کی مقدرت ہے۔

موضح القرآن

لے یعنی پیغمبر ہر ایک قوم کا گواہی دیگا جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا۔ کے قارون حضرت موسیٰؑ کے جد کی اولاد میں سے تھا فرعون کی سرکار میں مختار ہو گیا تھا بنی اسرائیل پر کار بیگار یہی مقرر کرتا تھا اور مزدوری اسی کے ہاتھ سے ملتی تھی اس کام میں مال بہت کمایا جب بنی اسرائیل حکم میں آئے حضرت موسیٰؑ کے اور فرعون غرق ہوا تو اسکی روزی موقوف ہوئی اور سرداری نرہی دل میں ضد رکھتا موسیٰؑ سے منافق ہو رہا پیچھے عیب دیتا اور تہمتیں لگاتا ایک روز رو برو ایک عورت کو سکھا کر لایا تہمت کی بات اس عورت نے خدا سے ڈر کر سچ کہہ دیا کہ اس نے مجھے سکھایا تھا تب حضرت موسیٰؑ کی بددعا سے زمین میں غرق ہوا اور اس کا گھر اور خزانہ بھی غرق ہوا
سے یعنی دنیا میں اس دولت کے سبب آخرت میں عیش کرنے کا کام لے گے یعنی دنیا سے آخرت کو بہتر وہی جانتے ہیں جن سے محنت سہی جاتی ہے اور بے صبر لوگ حرص کے مارے دنیا کی آرزو پر گرتے ہیں نادان آدمی دنیادار کی آسودگی کو جانتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ دنیا میں آرام ہے تو

کیلئے نشانی بنا دیا (15) اور ابراہیم کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم
سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (16) تم تو خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے اور طوفان باندھتے ہو، تو جن
لوگوں کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو وہ تم کو رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے پس خدا ہی کے یہاں سے رزق طلب کرو، اور اسی
کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (17) اور اگر تم (میری) تکذیب کرو تو تم سے پہلے بھی
امتیں (اپنے پیغمبروں کی) تکذیب کر چکی ہیں اور پیغمبر کے ذمے کھول کر سنا دینے کے سوا اور کچھ نہیں (18) کیا انہوں
نے نہیں دیکھا کہ خدا کس طرح خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا، پھر (کس طرح) اسکو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے یہ خدا کو
آسان ہے (19) کہدو کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اس نے کس طرح خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کیا ہے پھر خدا ہی پچھلی
پیدائش پیدا کریگا، بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے (20) وہ جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم کرے، اور اسی کیطرف
تم لوٹائے جاؤ گے (21) اور تم (اسکو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں، اور نہ خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے
اور نہ مددگار (22) اور جن لوگوں نے خدا کی آیتوں سے اور اس کے ملنے سے انکار کیا وہ میری رحمت سے ناامید ہو گئے ہیں اور انکو
درد دینے والا عذاب ہوگا (23) تو ان کی قوم کے لوگ جواب میں بولے تو یہ بولے کہ اسے مار ڈالو یا جلا دو مگر خدا نے
انکو آگ کی سوزش سے بچا لیا، جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کیلئے اسمیں نشانیاں ہیں (24) اور ابراہیم نے کہا کہ تم جو
خدا کو چھوڑ کر بتوں کو لے بیٹھے ہو تو دنیا کی زندگی میں باہم دوستی کیلئے (مگر) پھر قیامت کے دن تم ایکدوسرے کی دوستی سے
انکار کر دو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے، اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور کوئی تمہارا
مددگار نہ ہوگا (25) پس ان پر (ایک) لوط ایمان لائے اور ابراہیم کہنے لگے کہ میں اپنے پروردگار

(صفحہ ۳۱۹ کا بقیہ صفحہ ۳۲۱ سے آگے)
دس بیس برس، اور مرنے کے بعد کاٹنے ہیں ہزاروں برس ۵ یعنی اگر خدا تعالیٰ کی جناب میں فریاد کرتا اور توبہ دل سے کرتا تو البتہ خدا تعالےٰ اسے بچاتا:

(صفحہ ۳۲۰ کا نوٹ)
ف یہ آیت اتری ہجرت کیوقت یہ تسلی فرمائی کہ پھر مکہ میں آؤ گے سو خوب طرح آئے پورے غالب ہو کر

موضح القرآن

۱ یعنی یہ دونوں باتیں حکمت سے خالی نہیں ۲ یعنی اگر قارون کی سی دولت ہمارے پاس ہوتی تو ویسی ہی دولت کی محبت بھی ہوتی اور زکوٰۃ نہ دیتے ہم بھی تو پھر مقرر زمین میں ہم بھی دھنس جاتے، یہ بڑا احسان ہے خدا تعالیٰ کا جو ایسی دولت نہ ہوئی ہمکو ۳ یعنی قارون کی دولت کو نادانوں نے کہا کہ اسکی بڑی قسمت ہے، یہ نہیں بلکہ آخرت کا ملنا بڑی قسمت ہے، سو وہ ان کیلئے ہے جو تقویٰ شعار ہیں ۴ نیکی کا وعدہ نیکی کا دہ ملنا ہے مقرر، اور برائی پر برائی کا وعدہ نہیں فرمایا اسلئے کہ شاید معاف ہو مگر یہ فرمایا کہ اپنے کئے سے زیادہ سزا نہیں ملتی ۵ یعنی اپنی قوم کو اپنا نہ سمجھ، جنہوں نے تجھ کو یہ بدی کی اب جو تیرا ساتھ دے وہی اپنا ۶ یعنی اپنی قوم کیخاطر کر دین کے کام میں اور اپنے آپکو انہیں کے نہ گن گو کہ تیرے قرابتی ہوں ۷ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز فنا ہوتی ہے خواہ ابھی ہو ۸ یعنی جو لوگ جھوٹ کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اور احکام دین کے دل سے نہیں مانتے:

(بقیہ صفحہ ۳۲۲ پر)

کی طرف ہجرت کرنیوالا ہوں، بیشک وہ غالب حکمت والا ہے ۲۶ اور ہم نے انکو اسحاقؑ اور یعقوبؑ بخشے

اور ان کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (مقرر) کردی اور ان کو دنیا میں بھی ان کا صلہ عنایت کیا اور وہ

آخرت میں بھی نیک لوگوں میں ہوں گے ۲۷ اور لوطؑ (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم (عجب)

بیحیائی کے مرتکب ہوتے ہو تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے ایسا کام نہیں کیا ۲۸ تم کیوں (لذت کے ارادے سے)

لونڈوں کیطرف مائل ہوتے اور (مسافروں کی) رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں ناپسندیدہ کام کرتے ہو،

تو ان کی قوم کے لوگ جواب میں بولے تو یہ بولے کہ اگر تم سچے ہو تو ہم پر خدا کا عذاب لے آؤ ۲۹ لوطؑ نے

کہا کہ اے میرے پروردگار ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں مجھے نصرت عنایت فرما ۳۰ اور جب ہمارے فرشتے

ابراہیمؑ کے پاس خوشی کی خبر لے کر آئے، تو کہنے لگے کہ ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کر دینے والے ہیں کہ یہاں

کے رہنے والے نافرمان ہیں ۳۱ ابراہیمؑ نے کہا کہ اسمیں تو لوطؑ بھی ہیں، وہ کہنے لگے کہ جو لوگ یہاں (رہتے) ہیں

ہمیں سب معلوم ہیں، ہم ان کو اور ان کے گھر والوں کو بچا لیں گے بجز ان کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہنے

والوں میں ہو گی ۳۲ اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس آئے تو وہ ان (کی وجہ) سے ناخوش

اور تنگ دل ہوئے فرشتوں نے کہا کچھ خوف نہ کیجئے اور نہ رنج کیجئے، ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں

کو بچا لیں گے مگر آپ کی بیوی کہ پیچھے رہنے والوں میں ہو گی ۳۳ ہم اس بستی کے رہنے والوں پر

اس سبب سے کہ یہ بدکرداری کرتے رہے ہیں آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں ۳۴ اور ہم نے

سمجھنے والوں کے لئے اس بستی سے ایک کھلی نشانی چھوڑ دی ۳۵ اور مدین کیطرف

(صفحہ ۳۲۲ کا بقیہ صفحہ ۳۲۳ سے آگے)
۹ یعنی دو آیتیں کہیں مسلمانوں کو جو گرفتار تھے کافروں کی ایذا میں اور یہ آیت کہی کافروں کو جو ستاتے تھے مسلمانوں کو ۱۲

(صفحہ ۳۲۳ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی جو کچھ کہتے ہو اور جو کچھ دل میں رکھتے ہو اسکو سننے والا جاننے والا ہے ۲ یعنی اللہ تعالیٰ بندگی اور لڑائی کرنے ان کے سر پڑی ہے ۳ یعنی ایمان کی برکت سے نیکیاں ملیں گی اور برائیاں معاف ہوں گی ۴ دنیا میں ماں باپ سے زیادہ حق کسی کا نہیں، پر اللہ تعالیٰ کا حق ان سے بھی زیادہ ہے، ان کی خاطر دین نہ چھوڑے ۵ یعنی بہشت میں ۶ مراد اس سے منافق ہیں ۷ یعنی ایمان چھوڑ دیوے ڈر اور عذاب خلق کے ۸ یعنی فتح ۹ کوئی چاہے کہ رفاقت کرکے کسی کے گناہ اپنے اوپر لیوے تو یہ ہونا نہیں، مگر جس کو گمراہ کیا اور اس کے بہکانے سے اس نے گناہ کیا تو وہ گناہ اس پر بھی اور اس پر بھی ۱۰ کہتے ہیں کہ طوفان سے پہلے اتنا رہے اور پیچھے بھی ایک مدت رہے، ساری عمر ہوئی چودہ سو برس ۱۲

(صفحہ ۳۲۴ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ جس وقت یہ سورت اتری ہے حضرتؐ کے یار بہت سے جہاز پر بیٹھ کر حبشہ کے ملک کو چلے گئے تھے
(بقیہ صفحہ ۳۲۵)

اُن کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا) تو انہوں نے کہا بھائیو، خدا کی عبادت کرو اور پچھلے دن
(کے آنے) کی امید رکھو اور ملک میں فساد نہ مچاؤ (۳۶) مگر انہوں نے اُن کو جھوٹا سمجھا سو ان کو
زلزلے (کے عذاب) نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے (۳۷) اور عاد اور ثمود
کو بھی (ہمنے ہلاک کر دیا) چنانچہ ان کے (ویران گھر) تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں[1] اور شیطان نے ان کے
اعمال انکو آراستہ کر دکھائے اور ان کو (سیدھے) رستے سے روک دیا حالانکہ وہ دیکھنے والے (لوگ) تھے[2] (۳۸) اور
قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہلاک کر دیا) اور ان کے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ ملک میں
مغرور ہو گئے اور وہ (ہمارے) قابو سے نکل جانیوالے نہ تھے (۳۹) تو ہم نے سب کو ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا
انمیں کچھ تو ایسے تھے جن پر ہمنے پتھروں کا مینہ برسایا[3] اور کچھ ایسے تھے جن کو چنگھاڑ نے آپکڑا[4] اور کچھ ایسے تھے جنکو ہمنے زمین میں
دھنسا دیا[5] اور کچھ ایسے تھے جن کو غرق کر دیا[6] اور خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر
ظلم کرتے تھے (۴۰) جن لوگوں نے خدا کے سوا (اوروں کو) کارساز بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی
کی سی ہے کہ وہ بھی ایک (طرح کا) گھر بناتی ہے، اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور مکڑی
کا گھر ہے کاش یہ (اس بات کو) جانتے[7] (۴۱) یہ جس چیز کو خدا کے سوا پکارتے ہیں (خواہ)
وہ کچھ ہی ہو خدا اسے جانتا ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے (۴۲) اور یہ مثالیں ہم لوگوں
کے سمجھانے کیلئے بیان کرتے ہیں، اور اسے تو اہل دانش ہی سمجھتے ہیں[8] (۴۳) خدا نے آسمانوں اور زمین
کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے، کچھ شک نہیں کہ ایمان والوں کیلئے اسمیں نشانی ہے (۴۴)

(صفحہ ۳۲۲ کا بقیہ صفحہ ۳۲۳ سے آگے)
جب حضرتؐ مدینہ کو ہجرت کر گئے تب وہ بھی سلامتی سے آملے فائدہ جہاز نشان رکھا لوگوں کو یعنی دنیا میں ناؤ سے بڑے بڑے کام چلتے ہیں اور قدرتیں اللہ کی نظر آتی ہیں ۲ یعنی اگر تم خیر کو شر سے بہتر جانتے ہو ۳ یعنی ان بتوں کو خدا کہتے ہو ۴ یہاں تک کلام حضرت ابراہیمؑ کا تھا اب آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۵ یعنی دعوت دینا طرف خدا کی اور ڈرانا عذاب سے ۶ یعنی شروع تو دیکھتے ہو دہرانا اسی سے سمجھ لو حاصل کلام کا یہ کہ جب دیکھا تم نے غور سے پیدائش کو اور جانا کہ پیدا کرنیوالا ان کا خدا ہے پس تم پر حجت قائم ہوئی کہ پیدا کرنیوالا خلقت کا پھر دوبارہ پیدا کر سکتا ہے ۸ یعنی اگر تم آسمان کے پہنچو تو بھی عاجز نہیں کر سکتے ۹ یعنی ایسا کہ بچاوے عذاب خدا کے سے نہ دنیا میں یا عاقبت میں ناامید ہوویں گے ۱۰ یعنی ان کے تئیں ہے عذاب سخت ہمیشہ بسبب کفران کے ۱۲ اوپر سے حضرت ابراہیمؑ کا کلام چلا تھا اسی کے موافق اللہ تعالیٰ نے بیچ میں کتنی باتیں فرمائیں، پھر اس قوم کا جواب ذکر کیا ۱۲
(صفحہ ۳۲۳ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی وہ شیطان جن کے نام کے تھان ہیں اللہ تعالیٰ کے روبرو منکر ہوں گے کہ ہم نے نہیں کہا کہ ہم کو پوجو بت پوجنے والے انکو
(بقیہ صفحہ ۳۲۵ پر)

(اے محمد! یہ کتاب جو تمہاری طرف وحی کیگئی ہے اس کو پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو
کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے اور خدا کا ذکر بڑا اچھا کام ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو
خدا اسے جانتا ہے[۱] (۴۵) اور اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر ایسے طریق سے کہ نہایت اچھا ہو ہاں جو ان میں سے بے انصافی
کریں (ان کے ساتھ اسی طرح مجادلہ کرو) اور کہدو کہ جو (کتاب) ہم پر اتری اور جو کتابیں تم پر اتریں ہم سب پر ایمان
رکھتے ہیں اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں[۲] (۴۶) اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف
کتاب اتاری ہے تو جن لوگوں کو ہم نے کتابیں دی تھیں وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور بعض ان (مشرک)
لوگوں میں سے بھی اس پر ایمان لے آتے ہیں اور ہماری آیتوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو کافر (ازلی) ہیں[۳] (۴۷)
اور تم اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے ایسا ہوتا تو اہل باطل
ضرور شک کرتے[۴] (۴۸) بلکہ یہ روشن آیتیں ہیں جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے ان کے سینوں میں (محفوظ) اور
ہماری آیتوں سے وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو بے انصاف ہیں[۵] (۴۹) اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کیطرف
سے نشانیاں کیوں نازل نہیں ہوئیں[۶] کہدو کہ نشانیاں تو خدا ہی کے پاس ہیں اور میں تو کھلم کھلا ہدایت کرنیوالا
ہوں (۵۰) کیا ان لوگوں کیلئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو ان کو پڑھکر سنائی جاتی ہے[۷] کچھ شک نہیں کہ
مومن لوگوں کیلئے اسمیں رحمت اور نصیحت ہے[۸] (۵۱) کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا ہی گواہ کافی ہے، جو
چیز آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب کو جانتا ہے اور جن لوگوں نے باطل کو مانا اور خدا سے انکار کیا وہی
نقصان اٹھانے والے ہیں[۹] (۵۲) اور یہ لوگ تم سے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں اگر ایک وقت مقرر (نہ ہو چکا) ہوتا تو ان پر عذاب آ بھی گیا ہوتا

(صفحہ ۳۲۳ کا بقیہ) ۱۱ سر آگے پھٹکار دیں گے کہ ہماری نذر و نیاز لیکر وقت پر پھر گئے ۱۲ یعنی تحقیق خدا غالب ہے پر تیس مغلوب دشمنوں کا نہ کریگا اور ڈھیل ہر ساتھ حکمت کے کام میں لاتا ہے ۱۳ دنیا میں حق تم نے مال اور اولاد اور عزت اور ہمیشہ کا نام نیک دیا اور ملک شام ہمیشہ کو انکی اولاد کو دیا ۱۴ راہ مارنا بھی ان کا دستور تھا اور مجلس میں برے کام شاید یہی بدکاری لوگوں میں کھلم کھلا کرتے ہونگے اس بات کی بھی شرم نہ کی ہوگی یا کھڑ اور ٹھٹھے اور چھیڑ چھاڑ کرتے ہوں گے ۱۵ اس بستی کا سدوم نام تھا ۱۶ یعنی عذاب میں یا گاؤں میں ۱۷ یعنی تنگدل ہوئے کہ مبادا قوم سر ان کو ایذا پہنچے۔ (صفحہ ۳۲۴ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی جب تم وہاں سے گزرتے ہو تو آثار عذاب اُن کو دیکھتے ہو۔ ۲ یعنی اچھا برا سمجھتے تھے لیکن عمل اچھے نہ کرتے تھے۔ ۳ یعنی قوم لوط پر ۴ یعنی قوم ثمود اور لوگ مدین کے ۵ یعنی قارون ۶ یعنی قوم نوح اور فرعون ۷ یہ مثل اس واسطے ہے کہ جیسے گھر مکڑی کا سست اور بے بنیاد ہے اسی طرح دین انکا بھی سست اور خوار ہے ۸ یعنی فائدہ اس کا نہیں پاتے مگر دانا اور عقلمند۔

اور وہ (کسی وقت میں) ان پر ضرور ناگہاں آکر رہے گا، اور ان کو معلوم بھی نہ ہوگا ٥٣ یہ تم سے عذاب کیلئے جلدی کر رہے
ہیں اور دوزخ تو کافروں کو گھیر لینے والی ہے ٥٤ جس دن عذاب ان کو ان کے اوپر سے اور نیچے سے ڈھانک لے گا اور (خدا)
فرمائیگا کہ جو کام تم کیا کرتے تھے (اب) ان کا مزا چکھو ٥٥ اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے تو میری
ہی عبادت کرو ٥٦ ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے ٥٧ اور جو لوگ ایمان لائے
اور نیک عمل کرتے رہے انکو ہم بہشت کے اونچے اونچے محلوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں
ہمیشہ ان میں رہیں گے (نیک) عمل کرنیوالوں کا (یہ) خوب بدلہ ہے ٥٨ جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں ٥٩
اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اور خدا ہی انکو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سننے والا اور جاننے
والا ہے ٦٠ اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے (تمہارے) زیر فرمان کیا تو کہہ دینگے
خدا نے، تو پھر یہ کہاں الٹے جا رہے ہیں ٦١ خدا ہی اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کیلئے چاہتا
ہے تنگ کر دیتا ہے، بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے ٦٢ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو
اس کے مرنے کے بعد (کس نے) زندہ کیا، تو کہہ دینگے خدا نے کہہ دو کہ خدا کا شکر ہے لیکن ان میں اکثر نہیں سمجھتے ٦٣ اور یہ دنیا کی زندگی
تو صرف کھیل اور تماشہ ہے اور (ہمیشہ کی) زندگی (کا مقام) تو آخرت کا گھر ہے کاش یہ (لوگ) سمجھتے ٦٤ پھر جب
یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خدا کو پکارتے (اور) خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں لیکن جب وہ انکو نجات دیکر خشکی پر
پہنچا دیتا ہے تو جھٹ شرک کرنے لگ جاتے ہیں ٦٥ تاکہ جو ہم نے ان کو بخشا ہے اسکی ناشکری کریں اور فائدہ اٹھائیں
(سو خیر) عنقریب انکو معلوم ہو جائیگا ٦٦ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو مقام امن بنایا ہے اور لوگ اسکے گرد و نواح سے

(صفحہ ٣٢٥ کا نوٹ)

موضح القرآن

ۓ جتنی دیر نماز میں لگے اتنی دیر تو
ہر گناہ سے بچے امید ہے کہ آگے بھی
بچتا رہے اور اللہ کی یاد کو اس سے
زیادہ اثر ہے یعنی گناہ سے بچے اور اعلیٰ
درجوں پر چڑھے ٢ۓ یعنی اہل کتاب
کا دین اصل میں سچ تھا تو ان سے
اس طرح نہ جھگڑو کہ جڑ سے ان کی
بات کاٹو نری سب بات دل بھی
سمجھاؤ مگر انہیں سے جو بے انصافی
پر آوے اسکی سزا وہی ہے ٣ۓ یعنی
جگہ تھی شبہ کی یہ کہ اگلی کتاب پڑھ کر
یہ باتیں معلوم کیں لیکن حضرت تو
کبھی کسی اُستاد کے پاس نہ بیٹھے
اور نہ ہاتھ میں قلم پکڑا ١٢
٤ۓ یعنی پیغمبر نے کسی سے نہیں لکھا
نہ پڑھا بلکہ یہ وحی اس پر آئی اور
ہمیشہ کو بن لکھے جاری رہے گی
سینہ بہ سینہ اور کتابیں حفظ نہ ہوتی
تھیں، یہ کتاب حفظ ہی سے محفوظ ہے
لکھنا افزود ہے ٥ۓ یعنی معجزہ
مانند اونٹنی حضرت صالح اور عصائے
موسیٰ اور ید عیسیٰ کے ٦ۓ یعنی
قرآن کو پڑھا جاتا ہے اور انکو
سچ ان کی زبان کے اور وہ
فصیح گو ہیں پھر بھی جب قرآن
چھوٹی سی سورت برابر قرآن کے
ان سے مانگتا ہے تو مقابلہ (؟)
تیرے لشکر آراستہ کرتے ہیں اور
مال و جان خرچ کرتے ہیں پھر بھی [illegible]
ویسی نہیں بنا سکتے اس سے روشن معجزہ کیا
ہوگا ٧ۓ اللہ کی گواہی یہی کہ سچوں
کو دن بدن بڑھایا اور جھوٹوں کو
مٹایا ١٢

اُچک لیئے جاتے ہیں کیا یہ لوگ باطل پر اعتقاد رکھتے ہیں اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں ۱؎ (۶۷) اور اس سے
ظالم کون جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب حق بات اس کے پاس آئے تو اسکی تکذیب کرے کیا کافروں کا
ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے ۲؎ (۶۸) اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم انکو ضرور اپنے رستے دکھادینگے اور خدا تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے ۳؎ (۶۹)

سورۂ روم مکی ہے اور اسمیں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں
شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمٓ (۱) (اہل) روم مغلوب ہو گئے ۱؎ (۲) نزدیک کے ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب
ہو جائیں گے (۳) چند ہی سال میں ۲؎ پہلے بھی اور پیچھے بھی خدا ہی کا حکم ہے اور اس روز مومن خوش ہو جائیں
گے (۴) (یعنی) خدا کی مدد سے وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ غالب (اور) مہربان ہے ۳؎ (۵) (یہ) خدا کا وعدہ
(ہے) خدا اپنے وعدے کیخلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۶) یہ تو دنیا کی ظاہری زندگی ہی کو جانتے ہیں
اور آخرت کیطرف سے غافل ہیں ۴؎ (۷) کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا کہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ
ان دونوں کے درمیان ہے انکو حکمت سے اور ایک وقت مقرر تک کیلئے پیدا کیا ہے اور بہت سے لوگ اپنے
پروردگار سے ملنے کے قائل ہی نہیں (۸) کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر نہیں کی (سیر کرتے) تو دیکھ لیتے
کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا وہ ان سے زور و قوت میں کہیں زیادہ تھے اور انہوں نے
زمین کو جوتا اور اسکو اس سے زیادہ آباد کیا تھا جو انہوں نے آباد کیا اور ان کے پاس ان کے پیغمبر نشانیاں
لیکر آتے رہے تو خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے (۹) پھر جن لوگوں نے برائی کی انکا
انجام بھی برا ہوا اسلئے کہ خدا کی آیتوں کو جھٹلاتے اور انکی ہنسی اڑاتے رہتے تھے (۱۰) خدا ہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے

(صفحہ ۳۲۶ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱؎ یعنی آخرت کا عذاب تو عبث مانگتے ہیں اس عذاب میں تو پڑے ہی ہیں موت کے بعد نظر آئیگا کہ یہ کفر اور برے کام جہنم کی آگ ہے۔ ۲؎ یہ اللہ کہے گا یا وہ عذاب ہی ہوئے گا جیسے زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال سانپ ہو کر گلے میں پڑیگا گلے چیریگا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں ۳؎ یعنی اس وطن کے عوض وہ ملے گا ۴؎ یہ روزی کیطرف سے خاطر جمع کر دی کہ اکثر جانور کے گھر میں کل کا قوت نہیں ہوتا نیا دن اور نئی روزی ۱۲ ۵؎ یعنی اسباب رزق کے اسی نے بنائے سب جانتے ہیں پھر بھی اس پر بھروسہ نہیں کرتے کہ وہی پہنچا بھی دیگا مگر جتنا وہ چاہے نہ جتنا تم چاہو یہ آگے سمجھا دیا ۶؎ ناپ کر دیتا ہے یہ نہیں کہ دے ۷؎ یعنی مینہ بھی ہر کسی پر برابر نہیں برستا اور اسی طرح مال بدلتے دیر نہیں لگتی مفلس سے دولتمند کر دے ۸؎ یعنی زندگانی ہمیشہ کی اسمیں ہو گی ۱۲

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

۱؎ ان آیات میں رومیوں کے غالب ہونے کی پیشین گوئی تھی جو وقوع میں آچکی واقعہ یہ ہوا کہ روم اور فارس والوں میں جنگ ہو گئی اور فارس والے غالب آئے چونکہ رومی اہل کتاب یعنی نصاریٰ تھے اور فارس والے مشرک اس لئے مکہ کے مشرک مومنوں سے کہتے تھے

(بقیہ صفحہ ۳۲۸ پر)

وہی اسکو پھر پیدا کریگا پھر تم اسی کیطرف لوٹ کر جاؤ گے (۱۱) اور جسدن قیامت برپا ہوگی گنہگار نا امید ہو جائیں گے (۱۲) اور
ان کے (بنائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی انکا سفارشی ہوگا اور وہ اپنے شریکوں سے نامعتقد ہو جائیں گے (۱۳) اور
جس دن قیامت برپا ہوگی لس روز وہ الگ الگ فرقے ہو جائیں گے (۱۴) تو جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے وہ
(بہشت کے) باغ میں خوش حال ہوں گے (۱۵) اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا، وہ
عذاب میں ڈالے جائیں گے (۱۶) تو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت صبح ہو، خدا کی تسبیح کرو (یعنی نماز پڑھو) (۱۷) اور
آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو اسوقت بھی نماز پڑھا کرو (۱۸) وہی زندے کو
مردے سے نکالتا اور (وہی) مردے کو زندے سے نکالتا ہے، اور (وہی) زمین کو اسکے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی
طرح تم (دوبارہ زمین میں سے) نکالے جاؤ گے (۱۹) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے
پیدا کیا پھر اب تم انسان ہو کر جا بجا پھیل رہے ہو (۲۰) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی
عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف (مائل ہو کر) آرام حاصل کرو، اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں ان کیلئے
ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں (۲۱) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے
ہے، آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا، اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا، اہل دانش کیلئے ان (باتوں) میں
بہت سی نشانیاں ہیں (۲۲) اور اسی کے نشانات اور تصرفات میں سے ہے، رات میں اور دن میں سونا اور اس کے فضل کا تلاش کرنا
جو لوگ سنتے ہیں ان کیلئے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں (۲۳) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ تم کو
خوف اور امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے پھر زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ (شاداب) کر دیتا ہے

(صفحہ ۳۲۷ کا بقیہ)
کہ جس طرح فارس والے جو ہماری طرح مشرک ہیں رومیوں پر جو تمہاری طرح اہل کتاب ہیں غالب ہو گئے ہیں اسی طرح جب ہم میں تم میں جنگ ہوگی تو ہم بھی تم پر غالب ہوں گے کفار کی اس بات سے مومنوں کو رنج ہوا تب یہ آیتیں نازل ہوئیں، انمیں چند سال میں رومیوں کے غالب ہونے کی خبر دی گئی تھی اور وہ بالکل صحیح نکلی آیت میں بضع سنین کا لفظ آیا ہے بضع کہتے ہیں تین سے نو برس تک کو ساتویں سال پھر روم اور فارس میں لڑائی ہوئی تو رومی اہل فارس پر غالب آئے خدا کی قدرت کو دیکھئے کہ ادھر تو بدر کی لڑائی میں مسلمان مکہ کے کافروں پر غالب آئے ادھر اسی روز رومی اہل فارس پر غالب آ گئے اس سے مسلمانوں کو دوہری خوشی ہوئی کیونکہ خدا کا وعدہ سچا نکلا اور وہ اصدق الصادقین جو وعدہ کرتا ہے اسکو سچ کر دکھاتا ہے ۱۲

موضح القرآن

لہ تم کو لوگ اللہ کے گھر کے طفیل دشمنوں سے پناہ میں تھے اور سارے ملک میں فساد تھا بتوں کے جھوٹے احسان مانتے تھے اور سچا احسان اللہ کا نہیں مانتے تھے ۔ لہ یعنی راہ قرب کی اور رضا کی جو بہشت ہے۔ لہ روم اور فارس کے بادشاہ ملک کی سرحد پر لڑتے تھے عرب لگتی زمین پر یعنی عراق میں مکہ کے کافر چاہتے تھے کہ فارس جیتے، مسلمان چاہتے کہ روم جیتے، خبریں جھوٹی اڑتی تھیں حق حق

(بقیہ صفحہ ۳۲۹ پر)

عقل والوں کیلئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں ﴿۲۴﴾ اور اُسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ آسمان اور
زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب وہ تمکو زمین میں سے (نکلنے کیلئے) آواز دیگا تو تم جھٹ نکل پڑو گے ﴿۲۵﴾ اور آسمانوں
اور زمین میں (جتنے فرشتے) اور انسان وغیرہ ہیں اسی کے (مملوک) ہیں (اور) تمام اس کے فرمانبردار ہیں ﴿۲۶﴾ اور وہی تو ہے جو
خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ پیدا کریگا اور یہ اسے بہت آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اسکی شان
بہت بلند ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے ﴿۲۷﴾ وہ تمہارے لئے تمہارے ہی حال کی ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ بھلا جن (لونڈی
غلاموں) کے تم مالک ہو وہ اس (مال) میں جو ہم نے تم کو عطا فرمایا ہے تمہارے شریک ہیں؟ اور (کیا) تم اسمیں (انکو اپنے
برابر (مالک سمجھتے) ہو (اور کیا) تم ان سے اس طرح ڈرتے ہو جسطرح اپنوں سے ڈرتے ہو؟ اسی طرح ہم عقل والوں کیلئے اپنی
آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ﴿۲۸﴾ مگر جو ظالم ہیں بے سمجھے اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں تو جسکو خدا گمراہ کرے اسے
کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ﴿۲۹﴾ تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (خدا کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے جاؤ
(اور) خدا کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کئے رہو) خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل
نہیں ہو سکتا یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۳۰﴾ (مومنو) اسی (خدا) کیطرف رجوع کئے رہو اور اس سے ڈرتے رہو
اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں نہ ہونا ﴿۳۱﴾ (اور نہ) ان لوگوں میں (ہونا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور (خود) فرقے
فرقے ہو گئے سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو ان کے پاس ہے ﴿۳۲﴾ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو پکارتے
اور اسی کیطرف رجوع ہوتے ہیں پھر جب وہ انکو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ایک فرقہ ان میں سے اپنے پروردگار سے شرک کرنے
لگتا ہے ﴿۳۳﴾ تاکہ جو ہم نے انکو بخشا ہے اسکی ناشکری کریں سو (خیر) فائدے اٹھا لو عنقریب تمکو (اس کا انجام) معلوم ہو جائیگا ﴿۳۴﴾

(صفحہ ۳۲۷ کا بقیہ صفحہ ۳۲۸ کا آگے) نے ناز نل فرمایا کہ اب تو رومی دب گئے پھر چند برس میں وہ غالب ہوں گے، دس برس سے کم میں اسی طرح واقع ہوا ۱۲
(صفحہ ۳۲۸ کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ یعنی ایک قوم کو جن باتوں پر سزا ملی سب کو وہی سزا ملتی ہے سب کی فنا بھی ایک کی فنا سی سمجھو اور سب کی سزا بھی ایک کی سزا سے بوجھو ٢ه یعنی جنکو اللہ کا شریک بتاتے تھے ۱۲ ٣ه یعنی اللہ پاک کی یاد کرو اور اسکی خوبی آسمان و زمین میں ہو رہی ہے ان چار وقتوں میں اللہ کی یاد کرو صبح کی نماز اور شام کی اسی میں مغرب اور عشا آگئیں اور تیسرے پہر عصر اور دوپہر ظہر ٤ه یعنی مرد میں سے جی اٹھ جاتا ہے ٥ه حق تعالٰی نے درخت کی نسل ایک سے چلائی اور جانور کی نسل دو سے پھر بعضے جانور کا جوڑا مقرر نہیں اور بعضوں کا جوڑا مقرر ہے انسان کا جوڑا مقرر ٹھہرایا اسمیں نسل کے سوا انسیت اور چین ہے اور پیار و محبت تاکہ جہان کی بستی ہو جوڑا مقرر نہ کرے یعنی زنا کرے وہ انسان حیوان ہوا ٦ه سب انسان ایک ماں باپ کے بنائے ملا کر جائے پھر جدا بولیاں کر دیں ایک ملک کا آدمی دوسرے ملک میں جیسے جانور ۔

٭ ۱۲ ٭

کیا ہمنے ان پر کوئی ایسی دلیل نازل کی ہے کہ انکو خدا کے ساتھ شرک کرنا بتاتی ہے (۳۵) اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا
مزہ چکھاتے ہیں تو اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ان کی عملوں کے سبب جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں کوئی گزند پہنچے تو ناامید
ہو کر رہ جاتے ہیں (۳۶) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی جس کیلئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور (جس کیلئے چاہتا ہے) تنگ
کرتا ہے بیشک اس میں ایمان لانیوالوں کیلئے نشانیاں ہیں (۳۷) تو اہل قرابت اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق دیتے
رہو جو لوگ رضائے خدا کے طالب ہیں یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور یہی لوگ نجات حاصل کرنے والے ہیں (۳۸) اور جو تم سود دیتے
ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو خدا کے نزدیک اس میں افزائش نہیں ہوتی اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اور
اس سے خدا کی رضامندی طلب کرتے ہو تو (وہ موجب برکت ہے اور) ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو) دوچند سہ چند کرنیوالے
ہیں (۳۹) خدا ہی تو ہے جس نے تمکو پیدا کیا پھر تمکو رزق دیا پھر تمہیں مارے گا پھر زندہ کریگا بھلا تمہارے (بنائے ہوئے) شریکوں
میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے وہ پاک ہے اور (اسکی شان) ان کے شرک سے بلند ہے (۴۰) خشکی اور تری میں لوگوں کے
اعمال کے سبب فساد پھیل گیا ہے تاکہ خدا ان کو ان کے بعض عملوں کا مزہ چکھائے عجب نہیں کہ وہ باز آجائیں (۴۱) کہدو کہ ملک
میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ (تم سے) پہلے ہوئے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا ہے ان میں زیادہ تر مشرک ہی تھے (۴۲) تو اس روز سے
پہلے جو خدا کی طرف سے آکر رہیگا اور رک نہیں سکیگا دین (کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے چلو اس روز (سب) لوگ منتشر ہو
جائینگے (۴۳) جس شخص نے کفر کیا تو اس کے کفر کا ضرر اسی کو ہے اور جس نے نیک عمل کئے تو ایسے لوگ اپنے ہی لئے آرامگاہ
درست کرتے ہیں (۴۴) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خدا اپنے فضل سے بدلہ دیگا بیشک وہ کافروں کو
دوست نہیں رکھتا (۴۵) اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ خوشخبری دیتی ہیں تاکہ تم کو اپنی رحمت کے

(صفحہ ۳۲۹ کا نوٹ)
ف فطرت سے مراد خدا اللہ کی توحید ہے یعنی اسکو ایک ایک کر کے سمجھنا اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا یہ توحید ہی خدا کا دین ہے اور اسی توحید کو خدا نے انسان کی فطرت میں داخل کیا ہے اگر کسی شخص کو پیدا ہوتے ہی اسکی حالت پر چھوڑ دیا جائے اور شرک کرنیوالے اسکے دل میں مشرکانہ خیالات نہ ڈالیں تو وہ کبھی شرک نہیں کریگا وہ توحید پر پیدا ہوا ہے نہ یہودی ہوگا نہ عیسائی نہ آتش پرست نہ آفتاب پرست بلکہ خالص موحد پیدا ہوگا اور توحید کے سوا کچھ نہ جانے گا چونکہ توحید خدا کی طرف سے فطرت انسانی میں داخل کیگئی ہے اس لئے اس کو فطرت اللہ کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ توحید کو جو خدا اللہ کا دین قیم ہے اختیار کئے رہو اسمیں ہرگز تغیر و تبدل نہ ہونے پائے ۱۲

موضح القرآن

ف معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کھڑا ہے اسمیں تارے چلتے ہیں جسکو اور جگہ فرمایا کہ تیرتے ہیں ف یعنی آسمان کے لوگ نہ کھاویں نہ پیویں حاجت بشری نہیں سوائے بندگی کچھ کام نہیں اور زمین کے لوگ سب چیز میں آلودہ اللہ کی صفت نہ ان سے ملے نہ ان سے پاک ہے ف یعنی تم جو اپنے مالک ہو لونڈی غلام کے سب روزی کھاتے ہو اللہ کی پھر بھی برابر ساجھی نہیں ہو سکتے تمہارے جیسے بھائی بند اور تمکو کچھ پروا نہیں کہ انکی مرضی سے کام کرو تو وہ سچا مالک کیا پروا رکھے اپنے غلام کی جسکو اس کا ساجھی گنو ۱۲

مزے چکھائے اور تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اسکے فضل سے (روزی) طلب کرو، عجب نہیں تم شکر کرو ۱ (۴۶) اور ہمنے
تمسے پہلے بھی پیغمبر انکی قوم کیطرف بھیجے تو وہ ان کے پاس نشانیاں لیکر آئے، سو جو لوگ نافرمانی کرتے تھے ہمنے ان سے بدلہ لیکر چھوڑا
اور مومنوں کی مدد ہم پر لازم تھی ۲ (۴۷) خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں، پھر خدا اسکو جس طرح چاہتا ہے
آسمان میں پھیلا دیتا اور تہ بہ تہ کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ اسکے بیچ میں سے مینہ نکلنے لگتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے
جن پر چاہتا ہے اسے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں ۳ (۴۸) اور پیشتر تو وہ مینہ کے اترنے سے پہلے ناامید ہو رہے
تھے (۴۹) تو (اے دیکھنے والے) خدا کی رحمت کی نشانیوں کیطرف دیکھ کہ وہ کس طرح زمین کو اسکے مرنیکے بعد زندہ کرتا ہے،
بیشک وہ مردوں کو زندہ کرنیوالا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۵۰) اور اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں کہ وہ (اسکے سبب) کھیتی کو دیکھیں (کہ)
زرد (ہو گئی ہے) تو اسکے بعد وہ ناشکری کرنے لگجائیں ۴ (۵۱) تو تم مردوں کو (بات) نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں
آواز سنا سکتے ہو (۵۲) اور نہ اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر) راہ راست پر لا سکتے ہو تم تو انہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری
آیتوں پر ایمان لاتے ہیں سو وہی فرمانبردار ہیں (۵۳) خدا ہی تو ہے جس نے تم کو (ابتدا میں) کمزور حالت میں پیدا کیا پھر
کمزوری کے بعد طاقت عنایت کی پھر طاقت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ صاحب دانش
اور صاحبِ قدرت ہے (۵۴) اور جس روز قیامت برپا ہوگی گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ وہ
(دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے تھے، اسی طرح وہ (رستے سے) الٹے جاتے
تھے (۵۵) اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ خدا کی کتاب کے مطابق تم قیامت تک رہے ہو اور یہ
قیامت ہی کا دن ہے لیکن تمکو اس کا یقین ہی نہیں تھا (۵۶) تو اس روز ظالم لوگوں کو ان کا عذر کچھ فائدہ نہ دیگا اور نہ ان سے توبہ

(صفحہ ۳۳۰ کا نوٹ)
موضح القرآن
۱ یعنی نہ شکر نعمت کا کرتے ہیں اور نہ صبر اوپر محنت کے ۲ یعنی جسکو چاہے ناپ کر دے روزی جسکو جس کو چاہے پھیلا کر دے ۳ یعنی بنی ہاشم کو ۴ یہ خطاب طرف محمد صلعم کے ہے لیکن سب مومن داخل ہیں اسمیں کہ حق قرابت والوں کا دیں یہ دینا حقوق کا بہتر ہے نہ دینے سے اور جون سے لوگ یہ حق ادا کرتے ہیں وہ ہیں چھٹکارا پانیوالے ۵ یعنی خلقت کر سکے یا روزی دے سکے یا مارے یا جلاوے ۶ یعنی کفر اور ظلم پھیل پڑا ہے زمین میں اور جہازوں میں لوٹ مار ہر طرف ہو رہی ہے اس کا وبال پڑا اگرچہ سارا تو آخرت میں ہے پر کچھ یہاں بھی تا کہ شاید ڈر کر راہ پر آویں ۷ یعنی دین کا غلبہ ہو اور سزا پانیوالے الگ ہوں اور مقبول الگ ۸ یعنی جگہ اپنی راست کرتے ہیں بیچ بہشت کے ۹ ذکر جزا کا کافروں کی نہ کیا اس واسطے کہ مقصود بالذات مسلمان ہیں ۱۲

(صفحہ ھذا کا نوٹ)
موضح القرآن
۱ یعنی ہوا چلنے سے استفادے ہیں مینہ کی اور جہازوں کا چلنا ۲ بیچ میں ہوا کا مذکور اس واسطے کہ جیسے مینہ کی خبر لاتی ہے ہوا ایسے دین کے غلبہ کی نشانیاں روشن ہوتی جاتی ہیں ۳ پھیلا دیتا ہے جس طرح چاہتا ہے یعنی پہلے کسی طرف پیچھے کسی طرف اسی طرح دین بھی پھیلا
(بقیہ صفحہ ۳۳۲ پر)

قبول کیجائیگی ﴿۵۷﴾ اور ہمنے لوگوں کے (سمجھانیکے) لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کردی ہے اور اگر تم انکے سامنے کوئی
نشانی پیش کرو تو کافر کہدینگے کہ تم تو جھوٹے ہو ﴿۵۸﴾ اسی طرح خدا ان لوگوں کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے مہر لگادیتا ہے ﴿۵۹﴾ پس تم صبر
کرو بیشک خدا کا وعدہ سچا ہے اور (دیکھو) جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ تمہیں اوچھا نہ بنادیں ﴿۶۰﴾

سورۂ لقمان مکی ہے اور اسمیں — شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

الٓمٓ ﴿۱﴾ یہ حکمت کی بھری ہوئی کتاب کی آیتیں ہیں ﴿۲﴾ نیکوکاروں کیلئے ہدایت اور رحمت ﴿۳﴾ جو نماز کی پابندی کرتے اور
زکوٰۃ دیتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں ﴿۴﴾ یہی اپنے پروردگار (کیطرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانیوالے ہیں ﴿۵﴾
اور لوگوں میں بعض ایسا ہے جو بیہودہ حکایتیں خریدتا ہے تاکہ (لوگوں کو) بے سمجھے خدا کے رستے سے گمراہ کرے اور اس سے استہزا کرے
یہی لوگ ہیں جنکو ذلیل کرنیوالا عذاب ہوگا ﴿۶﴾ اور جب اسکو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو اکڑ کر منہ پھیر لیتا ہے گویا انکو سنا ہی نہیں
جیسے اسکے کانوں میں ثقل ہے تو اسکو درد دینے والے عذاب کی خوشخبری سنادو ﴿۷﴾ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے
رہے اُن کیلئے نعمت کے باغ ہیں ﴿۸﴾ ہمیشہ انمیں رہینگے خدا کا وعدہ سچا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے ﴿۹﴾ اسی نے آسمانوں
کو ستونوں کے بغیر پیدا کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور زمین پر پہاڑ (بنا کر) رکھدیئے تاکہ تم کو ہلا نہ دے اور اسمیں ہر طرح کے
جانور پھیلادیئے اور ہم ہی نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر (اس سے) اس میں ہر قسم کی نفیس چیزیں اُگائیں ﴿۱۰﴾ یہ تو خدا
کی پیدائش ہے تو مجھے دکھاؤ کہ خدا کے سوا جو لوگ ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم صریح گمراہی میں
ہیں ﴿۱۱﴾ اور ہمنے لقمان کو دانائی بخشی کہ خدا کا شکر کرو اور جو شخص شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو خدا
بھی بے پروا اور سزاوار حمد (وثنا) ہے ﴿۱۲﴾ اور اس وقت کو یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کیساتھ

(صفحہ ۳۳۱ کا بقیہ) ۵۴ یعنی ساتھ درختوں میوہ دار کے اور گھاس کے پیچھے مرنے اور مرجھانے اسکے کے ۵۵ یعنی غرض کیساتھ ہے ان کا شکر اور ناشکری اور بیان اس پر فرمایا کہ مراد پاکر بندہ نڈر نہ ہووے اللہ کی قدرت رنگا رنگ ہے ۵۶ کافر حکم مُردوں کا رکھتے ہیں اس واسطے کہ دل ان کے مُردہ ہیں ۵۷ یعنی قادر نہیں ہے اوپر اسکے کہ توفیق ایمان کی دیوے مشرکوں کو ۵۸ یعنی قبر کا رہنا تھوڑا معلوم ہوگا اور ایسی ہی غلط باتیں جانتے تھے ۔۱۲

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی وعدہ اللہ کا ساتھ مدد تیری کے اور غالب ہونے دین تیرے کے سچا ہے اور خدا تعالیٰ ساتھ اس وعدے کے وفا کریگا ۲ حروف مقطعات ابتدا کرنا سورۃ کا اور کنجی خزانہ عزت کی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ الف سے اشارہ انا کا ہے یعنی میں ہوں اور لام ساتھ لی کے واسطے میرے ہے اور میم سے اشارہ منی یعنی مجھ سے ہے اور حاصل کلام کا یہ ہوا کہ میں ہوں خدا تعالیٰ میرے واسطے ہیں سب صفتیں بزرگ اور مجھ سے ہیں بخشش اور احسان ۳ نضر بن حارث واسطے سوداگری کے فارس گیا تھا اور قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید کر بیچ مجمع قریش کے سناتا تھا کہ سب شیفتہ اس کے ہوتے تھے اور لاف مارتا تھا کہ اگر محمد صلعم قصہ عاد و ثمود کے سے اور بزرگی

بقیہ صفحہ ۳۳۳ پر

شرک نہ کرنا شرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے (۱۳) اور ہمنے انسان کو جسکی ماں تکلیف پر تکلیف سہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی
ہے (پھر اسکو دودھ پلاتی ہے) اور (آخر کار) دو برس میں اسکا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اپنے نیز) اسکے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ
میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی (کہ تمکو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے (۱۴) اور اگر وہ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی
ایسی چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو انکا کہنا نہ ماننا ہاں دنیا (کے کاموں) میں انکا اچھی طرح ساتھ دینا اور جو
شخص میری طرف رجوع لائے اسکے رستے پر چلنا پھر تمکو میری طرف لوٹ کر آنا ہے تو جو کام تم کرتے رہے ہو میں سب سے تمکو آگاہ
کرونگا [۱] (۱۵) (لقمان نے یہ بھی کہا کہ) بیٹا اگر کوئی عمل (بالفرض) رائی کے دانہ کے برابر بھی (چھوٹا) ہو اور ہو بھی کسی پتھر کے
اندر یا آسمانوں میں (مخفی ہو) یا زمین میں، خدا اسکو قیامت کے دن لا موجود کرے گا، کچھ شک نہیں کہ خدا باریک بیں (اور)
خبردار ہے (۱۶) بیٹا نماز کی پابندی رکھنا اور (لوگوں کو) اچھے کاموں کے کرنے کا امر اور بری باتوں سے منع کرتے رہنا اور جو
مصیبت تجھ پر واقع ہو اس پر صبر کرنا بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں (۱۷) اور (ازراہِ غرور) لوگوں سے گال نہ پھلانا اور
زمین میں اکڑ کر نہ چلنا، کہ خدا کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا (۱۸) اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا اور
(بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی ہے اور کچھ شک نہیں کہ) سب آوازوں سے بری آواز گدھوں کی ہے (۱۹) کیا تم نے نہیں
دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو خدا نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں
اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں نہ علم رکھتے ہیں اور نہ ہدایت اور نہ کتاب روشن (۲۰) اور جب ان سے
کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اسکی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کی پیروی کرینگے جس پر
اپنے باپ دادا کو پایا، بھلا اگرچہ شیطان انکو دوزخ کے عذاب کیطرف بلاتا ہو (تب بھی؟) (۲۱) اور جو

(صفحہ ۳۳۲ کا بقیہ) ملک سلیمانؑ اور داؤدؑ کی خبر دیتا ہے تو میں کشادگی مملکت اور زیادتی دبدبہ بادشاہوں عجم کے سو باتیں کہتا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی [۴] یعنی جو کچھ کرے طریق حکمت سے نہ بیچ وعدے اسکے کے نقصان ہے اور نہ خلاف [۵] مراد بتوں سے ہے کہ کافران کو خدا کا شریک کہتے ہیں [۶] حضرت لقمان غلام تھے حبشی حضرت داؤدؑ کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے انکو حکمت دی یعنی عقل کی راہ سے وہ باتیں کہیں جو موافق ہوں پیغمبروں کے حکم کے

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

موضح القرآن

[۱] یہ کلام بیچ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقمان نے بیٹے کو ماں باپ کا حق نہ کہا تھا کہ اپنی غرض معلوم ہوتی اللہ صاحب نے شرک کے پیچھے اور نصیحتوں سے پہلے ماں باپ کا حق فرما دیا کہ بعد اللہ تعالیٰ کے حق کی ماں باپ کا حق ہے باپ نے اللہ کا حق بتایا اللہ نے باپ کا اور رسول کا اور مرشد کا حق اللہ ہی کی طرف میں ہیں کہ اسی کے نائب ہیں [۲] اترنا آیت کا بیچ شان سعد بن ابی وقاص کے ہے جیسا کہ سورۂ عنکبوت میں مذکور ہوا اور ذکر اس قصہ کا بیچ مقدمہ لقمان کے ساتھ مناسبت منع کرنے کے ہے شرک سے لاتے ہیں کہ سعدؓ کی ماں نے تین روز دانہ پانی نہ کھایا پیا تو منہ اس کے کو ساتھ لکڑی کے چیرا اور پانی منہ میں ڈالا اور سعد کہتا تھا کہ اگر اسکو ستر [illegible]

شخص اپنے تئیں خدا کا فرمانبردار کردے اور نیکوکار بھی ہو تو اس نے مضبوط دستآویز ہاتھ میں لے لی[۱] اور (سب
کاموں کا انجام خدا ہی کیطرف ہے (۲۲) اور جو کفر کرے تو اس کا کفر تمہیں غمناک نہ کردے انکو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو کام وہ
کیا کرتے تھے ہم انکو جتائیں گے بیشک خدا دلوں کی باتوں سے واقف ہے (۲۳) ہم انکو تھوڑا سا فائدہ پہنچائینگے پھر
عذاب شدید کیطرف مجبور کر کے لیجائیں گے (۲۴) اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو
بول اٹھیں گے کہ خدا نے کہدو کہ خدا کا شکر ہے لیکن انمیں اکثر سمجھ نہیں رکھتے (۲۵) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب
خدا ہی کا ہے بیشک خدا بے پروا اور سزاوار حمد (وثنا) ہے[۲] (۲۶) اور اگر یوں ہو کہ زمین میں جتنے درخت ہیں (سب کے
سب) قلم ہوں اور سمندر (کا تمام پانی) سیاہی ہو اور اسکے بعد سات سمندر اور (سیاہی ہو جائیں) تو خدا کی باتیں
(یعنی اسکی صفتیں) ختم نہ ہوں بیشک خدا غالب حکمت والا ہے (۲۷) (خدا کو) تمہارا پیدا کرنا اور جلا اٹھانا ایک
شخص (کے پیدا کرنے اور جلا اٹھانے) کیطرح ہے[۳] بیشک خدا سننے والا دیکھنے والا ہے (۲۸) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا
ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور (وہی) دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور
اسی نے سورج اور چاند کو (تمہارے) زیر فرمان کر رکھا ہے ہر ایک ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے اور یہ کہ
خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے (۲۹) یہ اس لئے کہ خدا کی ذات برحق ہے اور جنکو یہ لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ لغو
ہیں اور یہ کہ خدا ہی عالی رتبہ اور گرامی قدر ہے (۳۰) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی کی مہربانی سے کشتیاں دریا میں چلتی ہیں تاکہ
وہ تم کو اپنی کچھ نشانیاں دکھائے بیشک اسمیں ہر صبر کرنے والے (اور) شکر کرنیوالے کیلئے نشانیاں ہیں (۳۱) اور جب
ان پر (دریا کی) لہریں سائبانوں کیطرح چھا جاتی ہیں تو خدا کو پکارنے (اور) خالص اسکی عبادت کرنے لگتے ہیں

(صفحہ ۳۳۳ کا بقیہ) ہوویں اور ایک ان میں سے قبض کریں یعنے اگر بالفرض ستر بار مرے میں دین اسلام سے نہ پھرین ۳ یعنی باریک بین یعنی علم اس کا ہر چیز چھپی ہوئی کو جانتا ہے ۴ معروف اسکو کہتے ہیں جو موافق سنت کے اور شرع کے ہووے اور منکر وں میں سے وہ ہے کہ مخالف عقل اور نقل کے ہووے ۵ یعنی غرور سے نہ دیکھ ۱۱
۶ یعنی چاند اور سورج کہ روشنی ان کی سے فائدہ اٹھاتے ہو اور تارے کہ ساتھ ان کے چلتے ہو اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے یعنے پہاڑ اور جنگل اور حیوانات اور گھاس اور دریا اور کھانے کہ ان سے نفع لیتے ہو ۷ نعمت ظاہر سے مراد نصرت پیغمبر صلعم اور نعمت باطن سے مراد مدد فرشتوں کی ساتھ پیغمبر کے ۸ یعنی قرآن

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ مضبوط دستآویز یعنی کلمہ شہادت یا اسلام یا قرآن، ۲ یعنی بے پرواہ ہر تعریف کرنیوالی کی تعریف سے اور ستودہ ہی بغیر ان کے تعریف کرنے کے ۳ اسواسطے کہ حق تعالیٰ بیچ پیدا کرنیکے ساتھ ہتھیاروں اور اوزاروں کے محتاج نہیں ہے بلکہ ساتھ کلمہ کن کے لاکھ عالم پیدا کرے اور اسی طرح بیچ اٹھانے قبروں سے ساتھ ترتیب کرنے مقدمات کے احتیاج نہیں رکھتا بلکہ اسرافیل ع کو فرما دے کہ انہیں اٹھیں

(بقیہ صفحہ ۳۳۵ پر)

پھر جب وہ انکو نجات دیکر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو بعض ہی انصاف پر قائم رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناشکرے ہیں ۳۲ لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو کہ نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے بیشک خدا کا وعدہ سچا ہے پس دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ فریب دینے والا (شیطان) تمہیں خدا کے بارے میں کسی طرح کا فریب دے ۳۳ خدا ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کو کیا کام کریگا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی بیشک خدا ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے ۳۴

سورۂ سجدہ مکی ہے اور اس میں تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمٓ ۱ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب کا نازل کیا جانا تمام جہان کے پروردگار کیطرف سے ہے ۲ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اسکو از خود بنالیا ہے (نہیں) بلکہ وہ تمہارے پروردگار کیطرف سے برحق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو ہدایت کرو جنکے پاس تم سے پہلے کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں آیا تاکہ یہ رستے پر چلیں ۳ خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو چیزیں ان دونوں میں ہیں سب کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا اس کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ سفارش کرنیوالا کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے ۴ وہی آسمان سے زمین تک (کے) ہر کام کا انتظام کرتا ہے پھر وہ ایک روز جس کا مقدار تمہارے شمار کے مطابق ہزار برس ہوگا اسکی طرف صعود (اور رجوع) کریگا یہی تو پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا (اور) غالب (اور) رحم والا (خدا) ہے ۵ جس نے ہر چیز کو بہت اچھی طرح بنایا (یعنی) اسکو پیدا کیا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا ۶ پھر اسکی نسل خلاصے سے (یعنی) حقیر پانی سے پیدا کی ۷ پھر اسکو درست کیا پھر اس میں اپنی (طرف سے) روح پھونکی اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے مگر تم بہت کم شکر ۸

(صفحہ ۳۳۴ کا بقیہ) قبروں سے پس ساتھ بلانے انکے کے ساری خلائق قبروں سے باہر آدیں"

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

موضح القرآن

لے یعنی مسلمان کشتی والے ثابت ہیں اوپر دعا اور نیاز کے اور مشرک منکر ہیں ٹے کہتے ہیں کہ یہ خبر خاص کفار کیلئے ہے اس لئے کہ اولاد اور ماں باپ مومنوں کے بعضے بعضوں کی شفاعت کریں گے سے کہتے ہیں کہ حارث وارث بیٹا عمر کا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ اے محمد قیامت کب ہوگی؟ اور میں نے زمین میں تخم بویا ہے ابر سے مینہ کب برسے گا اور عورت میری حاملہ ہے بیٹا ہوگا یا بیٹی ہوگی اور کل کے دن میں کیا کرونگا اور کونسی جگہ میرے مرنے کی ہے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ان پانچوں علم کی کنجی میرے خزانہ تقدیر میں ہے کسی کو خبر ان باتوں کی نہیں ہے لے نقل ہے علی مرتضیٰ رض سے کہ جو کتاب خدا کی ہے اسمیں ایک خلاصہ قرآن کا حروف مقطعات ہیں ۵ یعنی چھٹکارا دلانے والا تمہارا عذاب اس کے سے کوئی نہیں ہے ۶ یعنے قرآن اور پیغمبر سے ٹے بڑے بڑے کام عرش سے مقرر ہوکر نیچے حکم اترتا ہے سب اسباب اس کے آسمان و زمین سے جمع ہوکر کام بنجاتا ہے پھر ایک مدت جاری رہتا ہے، پھر (بقیہ صفحہ ۳۳۶ پر)

کرتے ہو[۱] (۹) اور کہنے لگے جب ہم زمین میں ملیامیٹ ہوجائیں گے تو کیا از سر نو پیدا ہونگے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے
پردگار کے سامنے جانے ہی کے قائل نہیں (۱۰) کہدو کہ موت کا فرشتہ جو تمپر مقرر کیا گیا ہی تمہاری روحیں قبض کرلیتا ہے پھر تم اپنے
پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤگے[۲] (۱۱) اور (تم تعجب کرو) جب دیکھو کہ گنہگار اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے ہونگے (اور کہینگے کہ)
اے ہمارے پروردگار ہمنے دیکھ لیا اور سن لیا[۳] تو ہمکو (دنیا میں) واپس بھیجدے کہ نیک عمل کریں بیشک ہم یقین کرنیوالے
ہیں[۴] (۱۲) اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دیدیتے لیکن میری طرف سے یہ بات قرار پاچکی ہے کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں
سب سے بھردونگا[۵] (۱۳) سو (اب آگیے) مزے چکھو اس لئے کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا (آج) ہم بھی تمہیں بھلا
دینگے اور جو کام تم کرتے تھے اس کی سزا میں ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھتے رہو (۱۴) ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں
کہ جب انکو ان سے نصیحت کیجاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف کیساتھ تسبیح کرتے ہیں اور غرور
نہیں کرتے (۱۵) ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں[۶] (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور (مال) جو
ہمنے ان کو دیا ہی اُسمیں سے خرچ کرتے ہیں[۷] (۱۶) کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کیلئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ
ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے (۱۷) بھلا جو مومن ہو وہ اس شخص کیطرح ہوسکتا ہے جو نافرمان ہو؟ دونوں برابر نہیں
ہوسکتے (۱۸) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انکے (رہنے کے) لئے باغ ہیں یہ مہمانی ان کاموں کی جزا ہے جو وہ
کرتے تھے (۱۹) اور جنہوں نے نافرمانی کی ان کے رہنے کیلئے دوزخ ہے جب چاہیں گے کہ اسمیں سے نکل جائیں تو اسمیں لوٹا دیئے جائینگے
اور ان سے کہا جائیگا کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھوٹ سمجھتے تھے اسکے مزے چکھو (۲۰) اور ہم انکو (قیامت کے) بڑے عذاب
کے سوا عذاب دنیا کا بھی مزا چکھائیں گے شاید (ہماری طرف) لوٹ آئیں (۲۱) اور اُس شخص سے بڑھکر ظالم کون ہے جسکو اس کے

سجدہ

(صفحہ ۳۳۵ کا بقیہ)
اٹھ جاتا ہے، اللہ کیطرف دوسرا
حکم اترتا ہے، جیسے بڑے بڑے
پیغمبر جن کا اثر قرنوں رہا، یا بڑی
قوم میں سرداری جو عمروں چلی،
وہ ہزار برس اللہ کے ہاں ایک
دن ہے ۵ یعنی قالب آدم علیہ السلام
کے کو ۱۲ (صفحہ ھذا کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ جو مخلوق ہے اپنا مال ہے، مگر
جسکو عزت دی اسکو اپنا کہا جیسے
فرمایا ان عبادی سو انسان کیجان
غیب سے آئی ہے مٹی پانی سے نہیں بنی
اسکو اپنا کہا ۲ یعنی تم اپنے آپکو
دھڑ سمجھتے ہو کہ خاک میں رل گئے
تم جان ہو وہ فرشتہ لیجاتا ہے
فنا نہیں ہوجاتے ہو ۳ یعنے
دیکھا جو کچھ وعدہ ہوا تھا اور سنی
آواز صور کی ۴ ابوالدرداء رض
سے روایت ہے کہ یہ آیت ان کی
شان میں آئی ہے جو نماز عشاء
اور صبح کی جماعت سے ادا کرتے
ہیں، یا یہ کہ تہجد پڑھنے والوں کی
شان میں ہے ۵ اللہ سے
لالچ برا نہیں، نہ اس سے ڈر
برا ہے، نہ اس واسطے بندگی
کرے، تو قبول ہے،
ڈر اور لالچ دنیا کا ہو
یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف
ورجاسے بندگی کرے تو رد ہے
کچھ قبول نہیں ۱۲

پروردگار کی آیتوں سے نصیحت کیجائے تو وہ اُن سے منہ پھیر لے ہم گنہگاروں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں (۲۲) اور ہم نے موسیٰؑ
کو کتاب دی تو تم اُس کے ملنے سے شک میں نہ ہونا ف۱ اور ہم نے اس (کتاب) کو (یا موسیٰؑ کو) بنی اسرائیل کیلئے (ذریعہ) ہدایت
بنایا (۲۳) اور انمیں سے ہم نے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے جب وہ صبر کرتے تھے اور وہ ہماری
آیتوں پر یقین رکھتے تھے (۲۴) بلاشبہ تمہارا پروردگار ان میں جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے تھے قیامت کے روز
فیصلہ کر دیگا (۲۵) کیا انکو اس (امر) سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتوں کو جنکے مقامات سکونت میں یہ
چلتے پھرتے ہیں ہلاک کر دیا بیشک اسمیں نشانیاں ہیں تو یہ سنتے کیوں نہیں (۲۶) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم بنجر زمین کی طرف
پانی رواں کرتے ہیں پھر اس سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جسمیں سے ان کے چارپائے بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی (کھاتے ہیں) تو
یہ دیکھتے کیوں نہیں (۲۷) اور کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ فیصلہ کب ہوگا (۲۸) کہدو کہ فیصلے کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا
کچھ بھی فائدہ نہ دے گا اور نہ ان کو مہلت دیجائیگی (۲۹) تو ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو یہ بھی انتظار کر رہے ہیں (۳۰)

سورۂ احزاب مدنی ہے اور اسمیں تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اے پیغمبر خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا بیشک خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے (۱) اور جو
(کتاب) تمکو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کیجاتی ہے اسی کی پیروی کئے جانا بیشک خدا تمہارے سب عملوں سے خبردار ہے (۲) اور
خدا پر بھروسا رکھنا اور خدا ہی کارساز کافی ہے (۳) خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے اور نہ تمہاری عورتوں
کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا ف۲ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا یہ سب
تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور خدا تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا رستہ دکھاتا ہے (۴)

ف۱ یعنی تم موسیٰؑ سے ضرور ملو گے چنانچہ آپ معراج کی رات آسمان آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے ملے جیسا کہ حدیث میں ہے ۱۲

ف۲ یعنی نہ بیوی ماں کہدینے سے ماں ہو جاتی ہے نہ متبنّٰی اصلی بیٹے کے حکم میں ہوتا ہے ۱۲

موضح القرآن

لہ یعنی جو ن سے ان کے کچھ پیدا ہوئے ہیں آیا نہیں سنتے وہ قول ان کا اللہ کا فر چاہتے تھے آنحضرت کو اپنی طرف نرم کرنا اور منافق چاہتے تھے اپنی چال سکھائی اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو اس سے دانا کون ہے

سہ کفر کے وقت کوئی جورو کو ماں کہتا تو ساری عمر کو وہ اس سے جدا ہو جاتی اور کسی کو بیٹا کر لیتا تو سچا بیٹا ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے دونوں حکم بدل دیئے جورو کو ماں کہنا سورۂ قد سمع اللہ میں آویگا اور لے پالک کا حکم آگے بیان ہے ان دو کے ساتھ تیسری بات یہ بھی سنا دی کہ ایسی باتیں کہنے کی ہیں ان پر عمل نہیں ہو سکتا جیسے مرد دلاور کو کہتے ہیں کہ اسکے دو دل ہیں چھاتی چیر کر دیکھو تو کسی کے دو دل نہیں ۱۲

مومنو! لے پالکوں کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو کہ خدا کے نزدیک یہی درست بات ہے اگر تم کو
ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی اور دوست ہیں اور جو بات تم سے غلطی سے ہو گئی ہو اس میں تم پر
کچھ گناہ نہیں لیکن جو قصد دلی سے کرو (اس پر مواخذہ ہے) اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ۵ پیغمبر مومنوں پر ان کی
جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں انکی مائیں ہیں اور رشتہ دار آپس میں کتاب اللہ کے رو سے
مسلمانوں اور مہاجروں سے ایک دوسرے (کے ترکے) کے زیادہ حقدار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے احسان کرنا چاہو
(تو اور بات ہے) یہ حکم کتاب (یعنی قرآن) میں لکھ دیا گیا ہے ۶ اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے
اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے اور عہد بھی ان سے پکا لیا ۷ تاکہ سچ کہنے والوں سے ان کی
سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور اس نے کافروں کیلئے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۸ مومنو! خدا کی
اس مہربانی کو یاد کرو جو (اس نے) تم پر (اس وقت کی) کہ جب فوجیں تم پر (حملہ کرنے کو) آئیں تو ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر
(نازل کئے) جنکو تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور جو کام تم کرتے ہو خدا انکو دیکھ رہا ہے ۹ جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے تم پر
چڑھ آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل (مارے دہشت کے) گلوں تک پہنچ گئے اور تم خدا کی نسبت طرح
طرح کے گمان کرنے لگے ۱۰ وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے ۱۱ اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں
میں بیماری ہے کہنے لگے کہ خدا اور اس کے رسول نے تو ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا ۱۲ اور جب ان میں سے
ایک جماعت کہتی تھی کہ اے اہل مدینہ (یہاں) تمہارے لئے (ٹھہرنے کا) مقام نہیں تو لوٹ چلو اور ایک گروہ
ان میں سے پیغمبر سے اجازت مانگنے اور کہنے لگا کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے

موضح القرآن

۱ یعنی چوک کا گناہ کسی چیز میں نہیں اور ارادے کا ہر اس میں بھی اللہ چاہے تو بخش دے چوک یہ کہ منہ سے نکل گیا فلانے کا بیٹا فلاں

۲ یعنی جیسی محافظت اپنی کریں مسلمان اس سے زیادہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنی چاہیے۔

۳ نبی نائب ہے اللہ کا اپنی جان اور مال میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا اپنی جان دہکتی آگ میں ڈالنی روا نہیں اور نبی حکم کرے تو فرض ہے اور اسکی عورتیں سب کی ماں ہیں اور حضرت کے ساتھ جنہوں نے وطن چھوڑا بھائی بندوں سے ٹوٹے انکو حضرت نے بھائی بھائی کر دیا تھا دو دو کو پیچھے ان کے ناتے والے مسلمان ہوئے تو فرمایا کہ اس بھائی چارے سے ناتا مقدم ہے میراث کے ناتے ہی پر ہے اور پیغمبر کو فرمایا کہ سب لوگوں پر تصرف رکھتا ہے انکی جان سے زیادہ یہاں فرمایا کہ

یہ درجہ نبیوں کو ملا اس لئے کہ ان پر محنت بھی زیادہ ہے ساری خلق سے مقابل ہونا اور کسی سے خوف و رجا نہ رکھنا ان پانچ پیغمبر کو کہتے ہیں اولو العزم کہ ان کی ہدایت کا اثر ہزاروں برس رہا اور جبتک دنیا ہے رہے گا انہیں پہلے نام فرمایا ہمارے نبی صلعم کا

۵ یعنی سست مسلمان بداعتقاد ۶ یعنی پیغمبر جو قرآن کی آیتیں پڑھتے ہیں کہ خدا تم مسلمانوں کی مدد کرتا ہے باتیں ہیں

اور قریب ایک بستی ہے یثرب نام تھا مدینہ کا

وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے[۱] (۱۳) اور اگر فوجیں اطراف مدینہ سے ان پر آ داخل ہوں پھر ان سے خانہ جنگی کیلئے کہا جائے
تو (فوراً) کرنے لگیں اور اسکے لئے بہت ہی کم توقف کریں (۱۴) حالانکہ پہلے خدا سے اقرار کر چکے تھے کہ پیٹھ نہیں پھیرینگے[۲]
اور خدا سے (جو) اقرار (کیا جاتا ہے اس) کی ضرور پرسش ہوگی (۱۵) کہدو کہ اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگتے ہو تو بھاگنا تمکو
فائدہ نہیں دیگا اور اس وقت تم، بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے[۳] (۱۶) کہدو کہ اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ
کرے تو کون تم کو اس سے بچا سکتا ہے یا اگر تم پر مہربانی کرنی چاہے (تو کون اسکو ہٹا سکتا ہے) اور یہ لوگ
خدا کے سوا کسی کو نہ اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار[۴] (۱۷) خدا تم میں سے ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو (لوگوں کو)
منع کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کم[۵] (۱۸)
(یہ اس لئے) کہ تمہارے بارے میں بخل کرتے ہیں، پھر جب ڈر (کا وقت) آئے تو تم ان کو دیکھو کہ تمہاری طرف دیکھ
رہے ہیں (اور) اُن کی آنکھیں (اسی طرح) پھر رہی ہیں، جیسے کسی کو موت سے غشی آ رہی ہو، پھر جب خوف جاتا
رہے تو تیز زبانوں کے ساتھ تمہارے بارے میں زبان درازی کریں اور مال میں بخل کریں[۶] یہ لوگ (حقیقت میں)
ایمان لائے ہی نہ تھے تو خدا نے ان کے اعمال برباد کر دیئے اور یہ خدا کو آسان تھا (۱۹) (خوف کے سبب) خیال کرتے ہیں کہ فوجیں
نہیں گئیں[۷] اور اگر لشکر آ جائیں تو تمنا کریں (کہ کاش) گنواروں میں جا رہیں، (اور) تمہاری خبریں پوچھا کریں اور اگر تمہارے
درمیان ہوں تو لڑائی نہ کریں مگر کم (۲۰) تمکو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی اس شخص کو جسے خدا سے ملنے (اور روز قیامت
کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا کثرت سے ذکر کرتا ہو (۲۱) اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو
دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اسکے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اس کے

موضح القرآن

[۱] یعنی سارے عرب ہمارے دشمن ہوئے تو ہم کو رہنے کا ٹھکانا کہاں؟ سب لشکر سے جدا ہو جاؤ اور حضرتؐ لشکر کے ساتھ باہر کھڑے تھے شہر میں محکم حویلیوں کو تاکے بند کر کے زنانے ان میں رکھ دیئے تھے یہ لوگ بہانہ کرنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے ہیں اور وہ جھوٹ بات تھی [۲] جنگ اُحُد کے بعد اقرار کیا تھا کہ پھر ہم ایسی حرکت نہ کریں گے [۳] یعنی جسکی قسمت میں موت ہے اس کو بچاؤ نہ ہوگا بھاگنے سے اور اگر موت نہیں تو بھاگ کر بچا کے دن؟ [۴] یعنی عرب کی مخالفت سے ڈرتے ہو اگر اللہ تم کو حکم دے تو مسلمان اب تم کو قتل کر ڈالیں [۵] بعضے اس لڑائی سے کنارہ کر کے اپنے گھر دنیں آپ تو جاتے تھے اور اپنے دوستوں سے بھی کہتے تھے کہ تم ہمارے ساتھ آ کر بیٹھ رہو اور اپنے تئیں ہلاکت میں مت ڈالو اس لئے کہ پیغمبرؐ اور یار اس لڑائی میں سلامت نہ رہینگے [۶] یعنے جب لڑنے کا وقت ہو تو ڈریں اور گھبراویں اور چاہیں کہ کسی طرح یہاں سے نکل جاویں اور جب فتح ہو اور لوٹ بانٹنے کا وقت آوے تو حصہ لینے میں جھگڑیں اور سخت باتیں بناویں [۷] یعنی منافق ایسے ڈرتے ہیں کہ جو لشکر کافروں کے پھر گئے ہوں تو بھی انہیں کو ڈر

پیغمبر نے سچ کہا تھا[۱] اور اس سے اُن کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہو گئی ﴿۲۲﴾ ع مومنوں میں کتنے ہی
ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا‘ تو اُن میں بعض ایسے ہیں جو
اپنی نذر سے فارغ ہو گئے[۲] اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں[۳] اور انہوں نے اپنے قول کو
ذرا بھی نہیں بدلا ﴿۲۳﴾ تاکہ خدا سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے
یا (چاہے) تو ان پر مہربانی کرے‘ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۲۴﴾ ع اور جو کافر تھے
ان کو خدا نے پھیر دیا وہ اپنے غصے میں (بھرے ہوئے تھے) کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے‘ اور خدا
مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہوا اور خدا طاقتور (اور) زبردست ہے ﴿۲۵﴾ ع اور اہل کتاب
میں سے جنہوں نے ان کی مدد کی تھی ان کو ان کے قلعوں سے اتار دیا اور ان کے دلوں میں
دہشت ڈال دی تو کتنوں کو تم قتل کر دیتے تھے اور کتنوں کو قید کر لیتے تھے[۴] ﴿۲۶﴾ ع اور ان کی زمین
اور ان کے گھروں اور ان کے مال کا اور اس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا تم کو وارث
بنا دیا[۵] اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ﴿۲۷﴾ ع اے پیغمبرؐ اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت
و آرائش کی خواستگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں ﴿۲۸﴾ ع اور اگر تم خدا اور
اس کے پیغمبرؐ اور عاقبت کے گھر (یعنی بہشت) کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنیوالی ہیں ان کیلئے
خدا نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے ﴿۲۹﴾ ع اے پیغمبرؐ کی بیویو! تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ (الفاظ کہہ کر رسول اللہ کو
ایذا دینے کی حرکت کرے گی اس کو دونی سزا دی جائے گی‘ اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے ﴿۳۰﴾

موضح القرآن

۱ وعدہ اللہ کا یہی کہ فرمایا تھا تکلیف پاؤ گے کافروں کے ہاتھ سے آخر تم کو غلبہ ہے اور یہ بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آٹھ دس دن میں تم پر فوجیں آتی ہیں ۲ یعنی جہاد ہی میں جان دے چکا جیسے شہدائے بدر و اُحد ۳ یعنی جہاد پر مستعد ہیں اور موت کی راہ دیکھ رہے ہیں ۴ یہ یہود تھے بنی قریظہ جو نزدیک رہتے تھے مدینہ کے یہ پہلے صلح رکھتے تھے حضرتؐ سے اس ہنگام میں پھر گئے اس لڑائی سے فارغ ہوئے تو جبرئیلؑ یہ حکم لائے اور اس کے مطابق آپ نے جا کر انکو جا گھیرا چوبیس دن گھر کر تھکے اور راضی ہوئے کہ ہم باہر نکلتے ہیں جو کچھ ہمارے حق میں سعد بن معاذ کہے سو قبول کرو حضرتؐ نے قبول کیا سعدؓ نے یہی حکم کیا کہ نوجوانوں کو قتل کرنا اور عورتیں لڑکے بندی لینے خدا اور رسولؐ کی مرضی یہی تھی اور اُن کی بدعہدی کی سزا ۵ یہ زمین جو مدینہ کے نزدیک ہاتھ لگی حضرتؐ نے مہاجرین کو بانٹی‘ انکو گذران کا ٹھکانا ہو گیا اور انصار پر سے ان کا خرچ ہلکا ہوا اور اس دوسری زمین سے مُراد ہے زمین خیبر کی دو برس بعد ان یہود ہی سے وہ بھی ہاتھ لگی اس سے حضرتؐ کے سب اصحاب آسودہ ہو گئے ۔

۹ ۱۲ ۹

اور جو تم میں سے خدا اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی اور عمل نیک کرے گی اسکو ہم دونا ثواب دیں گے اور اس کیلئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے[ف۱] (۳۱) اے پیغمبرؐ کی بیویو! تم اور عورتوں کیطرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کرو، تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کرے، اور دستور کے مطابق بات کیا کرو (۳۲) اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جسطرح (پہلی) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہارِ تجمل کرتی تھیں اسطرح زینت نہ دکھاؤ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔ اے (پیغمبر کے) اہل بیت خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دور کر دے اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دے (۳۳) اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) انکو یاد رکھو، بیشک خدا باریک بین اور باخبر ہے (۳۴) (جو لوگ خدا کے آگے سر اطاعت خم کرنیوالے ہیں یعنی) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں اور فروتنی کرنیوالے مرد اور فروتنی کرنیوالی عورتیں اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتیں اور خدا کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنیوالی عورتیں، کچھ شک نہیں کہ ان کیلئے خدا نے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے (۳۵) اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں، اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا[ف۱] (۳۶) اور جب تم اس شخص سے جس پر خدا نے

ف۱ اس آیت میں جن میاں بیوی کا ذکر ہے وہ زیدؓ اور زینبؓ ہیں چنانچہ زیدؓ کا نام اگلی آیت میں صراحتاً مذکور ہے، دونوں آیتوں میں جس واقعہ کیطرف اشارہ ہے وہ اس طرح ہے کہ زینبؓ رسول اللہ کی پھوپھی کی بیٹی تھیں اور ظاہر ہے کہ ایک اعلیٰ خاندان کی لڑکی تھیں، زیدؓ بھی ایک شریف عرب تھے جو بچپن میں پکڑے گئے تھے اور جوانی کے قریب بحالت غلامی مکہ میں آ کر فروخت ہوئے آنحضرتؐ نے انکو خرید لیا اور آزاد کر کے اپنے ہاں رکھا زیدؓ میں بجز اس کے کہ ان پر غلام آزاد کا لفظ بولا جاتا ہو اور کوئی برائی نہ تھی اور وہ آنحضرتؐ کی نگاہ میں بہت عزت رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان کو اپنا متبنّیٰ کر لیا آپ جانتے تھے کہ غلام ہو کر فروخت ہونے سے اصلی شرافت میں فرق نہیں آ سکتا (ہزار بار جو یوسف بکے غلام نہیں) تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ ان کا زینبؓ سے نکاح کر دیں تاکہ آپ کے خاندان میں ان کی وقعت زیادہ ہو نیز آپ کا یہ بھی مقصود تھا کہ غلام آزاد مذہب اسلام میں حقیر نہ سمجھے جائیں اور ان کی عزت بھی احرار کیطرح کیجائے یعنی آزاد و غلام میں جو اہل عرب امتیاز کرتے ہیں وہ مسلمانوں میں نہ ہو چنانچہ انہی امور کو پیش نظر رکھ کر آپ نے زیدؓ کا عقد زینبؓ سے کر دیا زینبؓ آخر عورت تھیں، اور خیالاتِ قدیم انکے دل میں جاگزیں تھے انہوں نے ہمیشہ اپنے تئیں زیدؓ سے افضل سمجھا اور

احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور خدا سے ڈر اور تم اپنے
دل میں وہ بات پوشیدہ کرتے تھے جس کو خدا ظاہر کرنیوالا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ خدا اس کا زیادہ مستحق
ہے کہ اس سے ڈرو۔ پھر جب زید نے اس سے (کوئی) حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی اسکو طلاق دیدی) تو ہم نے تم سے اسکا
نکاح کردیا تاکہ مومنوں کیلئے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (کیساتھ نکاح کرنیکے بارے) میں جب وہ ان سے اپنی حاجت
(متعلق) نہ رکھیں (یعنی طلاق دیدیں) کچھ تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا۔ (٣٧) پیغمبر پر اس کام میں کچھ
تنگی نہیں جو خدا نے ان کیلئے مقرر کردیا اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں انمیں بھی خدا کا یہی دستور رہا ہے اور
خدا کا حکم ٹھیر چکا ہے۔ (٣٨) اور جو خدا کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے
نہیں ڈرتے اور خدا ہی حساب کرنے کو کافی ہے۔ (٣٩) محمد تمہارے مردوں میں کسی کے والد نہیں ہیں، بلکہ خدا کے پیغمبر
اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اسکو ختم کردینے والے) ہیں، اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ (٤٠) اے اہلِ
ایمان! خدا کا بہت ذکر کیا کرو۔ (٤١) اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔ (٤٢) وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا
ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لیجائے اور خدا مومنوں پر مہربان
ہے۔ (٤٣) جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (خدا کیطرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کیلئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ (٤٤)
اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (٤٥) اور خدا کیطرف
بلانے والا اور چراغ روشن۔ (٤٦) اور مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ ان کیلئے خدا کیطرف سے بڑا فضل
ہوگا۔ (٤٧) اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ ماننا اور نہ ان کے تکلیف دینے پر نظر کرنا اور خدا پر بھروسا رکھنا اور خدا

(صہ ٣٤١ کا بقیہ)
انکو اپنے سے کمتر خیال کیا یہ باتیں ایسی تھیں کہ میاں بیوی میں موافقت نہ ہونے دیتی تھیں آخر زیدؓ اس امر پر مجبور ہو گئے کہ زینبؓ کو طلاق دیدیں یہ کیفیت دیکھ کر آنحضرتؐ کو بہت تردد ہوا آپ دل سے تو یہی چاہتے تھے کہ زینبؓ زیدؓ ہی کی زوجیت میں رہیں اور جس رشتے سے ایک بڑی اصلاح مقصود تھی وہ بدستور قائم رہے اسی واسطے آپ زیدؓ کو سمجھاتے تھے کہ میاں خدا کا خوف کرو اور زینبؓ کو طلاق دینے سے باز رہو لیکن آپکو یہ بھی اندیشہ تھا کہ لوگ کہینگے کیسا بیجوڑ رشتہ کرادیا تھا جو قائم نہ رہ سکا خدا نے فرمایا کہ اس معاملے میں لوگوں سے ڈرنے کی کیا ضرورت تھی، ڈر تو صرف ہم سے چاہیئے، لوگوں کا دستور ہے کہ اصلاح کے معاملات میں اسی طرح کی باتیں کیا کرتے ہیں اسکے علاوہ آپکو یہ فکر دامنگیر ہوا کہ اگر ان میاں بیوی میں علاحدگی واقع ہوئی تو زینبؓ کے بارے میں بڑی مشکل پیش آجائے گی، کہ زیدؓ کی زوجیت میں رہ چکنے کے سبب لوگ زینبؓ کے اعزاز و احترام میں کمی کریں گے اور یہ بات آپ کو منظور نہ تھی، اور ہو سکتی بھی تھی، جب آپ زیدؓ کی توقیر کرتے اور لوگوں سے کرانی چاہتے تھے تو زینبؓ کی تحقیر کیونکر گوارا کر سکتے تھے آخر الامر زیدؓ اور زینبؓ کا تعلق منقطع رہا ہو
— اس موقع پر خدا کو تین اور اصلاحیں مد نظر ہو گئیں، ایک یہ کہ اسلام میں متبنیٰ کا وہ حق نہ سمجھا جائے جو
(بقیہ صفحہ ٣٤٣ پر)

ہی کارساز کافی ہے ۴۸ مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرکے ان کو ہاتھ لگانے (یعنی ان کے پاس
جانے) سے پہلے طلاق دے دو تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے عدت پوری کراؤ ان کو کچھ فائدہ (یعنی خرچ)
دے کر اچھی طرح سے رخصت کر دو ۴۹ اے پیغمبر! ہم نے تمہارے لئے تمہاری بیویاں جنکو تم نے ان کے مہر دیدیئے ہیں
حلال کر دی ہیں اور تمہاری لونڈیاں جو خدا نے تمکو (کفار سے بطور مالِ غنیمت) دلوائی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں
اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے
ساتھ وطن چھوڑ کر آئی ہیں (سب حلال ہیں) اور کوئی مومن عورت اگر اپنے تئیں پیغمبر کو بخش دے (یعنی مہر لینے کے بغیر نکاح
میں آنا چاہے) بشرطیکہ پیغمبر بھی ان سے نکاح کرنا چاہیں (وہ بھی حلال ہے لیکن) یہ اجازت (اے محمدؐ) خاص تم ہی کو
ہے سب مسلمانوں کو نہیں، ہم نے انکی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جو (مہر واجب الادا) مقرر کر دیا ہے ہمکو معلوم ہے
(یہ) اس لئے (کیا گیا ہے) کہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہ رہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ۵۰ (اور تم کو یہ بھی اختیار ہے کہ)
جس بیوی کو چاہو علیحدہ رکھو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو، اور جسکو تم نے علیحدہ کر دیا ہو اگر اسکو پھر اپنے پاس طلب کر لو
تو تم پر کچھ گناہ نہیں، یہ (اجازت) اس لئے ہے کہ انکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمناک نہ ہوں اور جو کچھ تم انکو دو اسے لے کر
سب خوش رہیں، اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خدا اسے جانتا ہے اور خدا جاننے والا اور بردبار ہے ۵۱ (اے پیغمبرؐ) ان کے
سوا اور عورتیں تم کو جائز نہیں، اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کرو، خواہ ان کا حسن تم کو (کیسا ہی) اچھا لگے
مگر وہ جو تمہارے ہاتھ کا مال ہے (یعنی لونڈیوں کے بارے میں تمکو اختیار ہے) اور خدا ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے ۵۲
مومنو! پیغمبرؐ کے گھروں میں نہ جایا کرو، مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کیلئے اجازت دی جائے اور اس کے

(صفحہ ۳ کا بقیہ صفحہ ۳ سے آگے) صلبی بیٹوں کا ہے اور دونوں قسم کے تعلقات میں جو فرق ہے وہ ظاہر کر دیا جائے دوسرے یہ کہ منہ بولے لڑکوں کی عورتیں صلبی بیٹوں کی عورتوں کی طرح حرام نہ سمجھی جائیں چنانچہ خدا کے حکم سے آنحضرتؐ نے خود زینبؓ سے نکاح کر لیا اور خدا نے فرمایا "فلما قضٰی زید منہا وطراً زوجنٰکہا لکیلا یکون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیائہم اذا قضوا منہن وطراً وکان امر اللہ مفعولاً" متبنٰے بنانا ایک رسم قدیم ہے اور اسلام نے اسکو جائز رکھا ہے لیکن متبنٰے بیٹوں کو صلبی بیٹوں کے سے حقوق نہیں دیئے اور نہ ان کی عورتوں سے نکاح کرنا ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کے برابر سمجھا، تیسرے یہ کہ غلاموں کی مطلقہ عورتوں کی حیثیت جنکو شریف اہل عرب اپنی زوجیت میں لینے سے دریغ و مضائقہ کرتے تھے وہی قرار دی جائے جو احرار کی مطلقہ عورتوں کی ہے یعنی ان سے بے پس و پیش نکاح کر لیا جائے اور یہ تینوں اصلاحیں آنحضرتؐ ہی کی ذات بابرکات سے شروع ہوئیں صلی اللہ علیہ وسلم

موضح القرآن

لے یہ بڑے درجہ کا لازمہ ہے نیکی کا ثواب دونا اور برائی کا عذاب دونا پیغمبرؐ کو بھی فرمایا ہے کہ اذاً لاذقناک ضعف الحیوٰۃ ۔ ۲ے یہ ایک ادب سکھایا کہ کسی ایک مرد سے بات کرو تو اس طرح کہو جیسے ماں کہے بیٹے کو ۳ے یعنی کفر کے وقت بے پردہ [illegible]

پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے، لیکن جب تمہاری دعوت کیجائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہو۔ یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی ہے اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں (اور کہتے نہیں ہیں) لیکن خدا سچی بات کے کہنے سے شرم نہیں کرتا، اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو، یہ تمہارے اور ان کے دونوں کے دلوں کیلئے بہت پاکیزگی کی بات ہے، اور تم کو یہ شایاں نہیں کہ پیغمبر خدا کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ ان کی بیویوں سے کبھی انکے بعد نکاح کرو۔ بے شک یہ خدا کے نزدیک بڑا گناہ کا کام ہے۔ (۵۳) اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اسکو مخفی رکھو تو (یاد رکھو کہ) خدا ہر چیز سے باخبر ہے۔[ا] (۵۴) عورتوں پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں) کچھ گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں سے اور نہ اپنے بھائیوں سے اور نہ اپنے بھتیجوں سے اور نہ اپنے بھانجوں سے، نہ اپنی (قسم کی) عورتوں سے، اور نہ لونڈیوں سے اور (اے عورتو) خدا سے ڈرتی رہو، بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔[۲] (۵۵) خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔[۳] (۵۶) جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر خدا دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنیوالا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (۵۷) اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا ہے۔[۴] (۵۸) اے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہدو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے مونہوں پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں، یہ امر ان کیلئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔[۵] (۵۹) اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو مدینہ (کے شہر میں) بری بری خبریں اڑایا کرتے ہیں (اپنے کردار سے) باز نہ آئیں گے تو ہم تم کو ان کے پیچھے لگا دیں گے

(صلا ۲ کا بقیہ صلا ۳ پر آگے)

پھرتی تھیں عورتیں ۲ یہ خطاب ہے ازدواج مطہرات کو اور داخل ہیں حضرت کے سب گھر والے فائدہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت ازواج مطہرات رض ہیں ۵ کہتے ہیں کہ جب یہ آیتیں ازواج مطہرات کی شان میں آئیں تب اور مسلمان عورتوں نے کہا کہ کوئی آیت ہمارے حق میں نہیں آئی تب حق تعالیٰ نے اگلی آیت ان کیواسطے بھیجی ۱۲

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

موضح القرآن

[ا] یہ اللہ تعالیٰ نے ادب سکھائے مسلمانوں کو کبھی کھانے کو حضرت کے گھر میں جمع ہوتے تو پیچھے باتیں کرنے لگ جاتے حضرت کا مکان آرام کا وہی تھا شرم سے نہ فرماتے کہ اٹھ جاؤ ان کیواسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اس آیت میں حکم ہوا پردے کا کہ مرد حضرت کے ازواج مطہرات کے سامنے نہ جاویں سب مسلمانوں کی عورتوں پر یہ حکم واجب نہیں اگر عورت سامنے ہو کسی مرد کے سب بدن کپڑوں میں ڈھکا تو گناہ نہیں اور اگر نہ سامنے ہو تو بہتر ہے [۲] اپنی عورتوں کا اور ہاتھ کے مال کا ذکر ہو چکا سورہ نور میں [۳] یہ حکم ادا ہوتا ہے نماز میں السلام علیک ایہا النبی اور اللھم صل علی محمد الی الآخر۔ اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانے پر بڑی قبولیت رکھتی ہے ان پر ان کے لائق رحمت اترتی ہے اور دس

(بقیہ ۳۴۵ پر)

پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن ﴿۶۰﴾ (وہ بھی) پھٹکارے ہوئے جہاں پائے گئے
پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالے گئے ﴿۶۱﴾ جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی خدا کی یہی عادت رہی ہے اور
تم خدا کی عادت میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے ﴿۶۲﴾ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کب آئے گی)
کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے اور تمہیں کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہی آ گئی ہو ﴿۶۳﴾ بے شک خدا
نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کیلئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے ﴿۶۴﴾ اس میں ابد الآباد رہینگے
نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار ﴿۶۵﴾ جس دن ان کے منہ آگ میں الٹائے جائیں گے کہیں گے
اے کاش! ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (خدا) کا حکم مانتے ﴿۶۶﴾ اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار!
ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انہوں نے ہم کو رستے سے گمراہ کر دیا ﴿۶۷﴾ اے ہمارے پروردگار
ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر ﴿۶۸﴾ مومنو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو
(عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے
تھے ﴿۶۹﴾ مومنو! خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو ﴿۷۰﴾ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا
اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا ﴿۷۱﴾ ہم نے (بارِ)
امانت آسمانوں اور زمین پر پیش کیا[ف] تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور
انسان نے اس کو اٹھا لیا بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا ﴿۷۲﴾ تاکہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں
اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور خدا مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے ﴿۷۳﴾

(صفحہ ۳۴۴ کا بقیہ)
رحمتیں اترتی ہیں مانگنے والے جتنا چاہے حاصل کرے ۔ سے یہ منافق تھے کہ پیٹھ پیچھے بدگوئی کرتے رسول کی یا انکی زوجہ پر طوفان لگایا سورۂ نور میں ان کے کلام ذکر ہو چکا ۔ ف یعنی پہچانی جا سکیں کہ لونڈی نہیں بی بی ہیں صاحب ناموس، یا بدذات نہیں نیک بخت ہیں تاکہ بدنیت لوگ اس سے نہ الجھیں گھونگھٹ اس کا نشان رکھا یہ حکم بہتری کا ہے۔

(صفحہ ہٰذا کا نوٹ)
ف امانت سے مراد خدا کے احکام اور فرائض ہیں جن کے اٹھانے سے آسمانوں نے بھی اپنا عجز ظاہر کیا اور زمین اور پہاڑوں نے بھی، مگر انسان نے اپنی بساط کو تو دیکھا نہیں کہا کہ میں اس بار کو اٹھاؤں گا، نادانی سے اس کو اٹھا تو لیا لیکن اٹھاتے ہی حکم خدا کے خلاف عمل کرنے لگا اور خدائے تعالیٰ کیطرف سے مورد عتاب ہوا تب سمجھا کہ میں نے بڑی نادانی کی اور اپنے حق میں بڑا ظلم کیا اور لگا خدا سے معافی مانگنے، اس مشت خاک کو دیکھو اور اسکی بساط کو دیکھو اور اسکی جرأت کو دیکھو خدا کی امانت کو قبولا تو ظاہر ہو گیا کہ انہ کان ظلوما جہولا۔

موضح القرآن
لے جو لوگ بدنیت تھے مدینہ میں عورتوں کو چھیڑتے ٹوکتے اور جھوٹی خبریں اڑاتے مخالفوں کے زور کی اور مسلمانوں کی پستی کی، انکو یہ فرمایا
لے شاید یہ بھی منافقوں نے ہتھکنڈا پکڑا ہو گا کہ جس چیز کا جواب نہیں وہی سوال کر لیا بار بار اس پر یہاں ذکر کر دیا ہے (بقیہ ...)

سورۂ سبا مکی ہے اور اسمیں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے (جو سب چیزوں کا مالک ہے یعنی) وہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہے اور وہ حکمت والا (اور) خبردار ہے (1) جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس پر چڑھتا ہے سب اسکو معلوم ہے اور وہ مہربان (اور) بخشنے والا ہے (2) اور کافر کہتے ہیں کہ (قیامت کی گھڑی) ہمپر نہیں آئے گی، کہدو کیوں نہیں آئے گی میرے پروردگار کی قسم وہ تمپر ضرور آکر رہے گی (وہ پروردگار) غیب کا جاننے والا (ہے) ذرہ بھر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں (نہ) آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور کوئی چیز ذرے سے چھوٹی یا بڑی ایسی نہیں مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے[ع] (3) اس لئے کہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ان کو بدلہ دے یہی ہیں جن کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے[ع] (4) اور جنہوں نے ہماری آیتوں میں کوشش کی کہ ہمیں ہرا دیں گے ان کیلئے سخت درد دینے والے عذاب کی سزا ہے (5) اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے پروردگار کیطرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ حق ہے اور (خدائے) غالب اور سزاوار تعریف کا رستہ بتاتا ہے[ع] (6) اور کافر کہتے ہیں کہ بھلا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم (مر کر) بالکل پارہ پارہ ہو جاؤ گے تو نئے سرے سے پیدا ہو گے (7) یا تو اس نے خدا پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا اسے جنون ہے بات یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ آفت اور پرلے درجے کی گمراہی میں (مبتلا) ہیں (8) کیا انہوں نے اسکو نہیں دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے ہے یعنی آسمان اور زمین، اگر ہم چاہیں تو ان کو

(صفحہ ۳۴۵ کا بقیہ)

ع یعنی قرآن اور پیغمبر کو سچا جان کر ایمان لاتے ہم تو کیا خوب ہوتا یعنی دوست جس میں کسی طرح کا فریب نہ ہو اور نقصان نہ ہو مسلمانوں کے حق میں اور نہ بہتان ہو اور نہ مزاح ہو ع یعنی ان سب کو ہمنے کہا کہ ہماری امانت تم رکھ سکو گے اور اسے اٹھا سکو گے؟ ۱۲

(صفحہ ھذا کا نوٹ)

موضح القرآن

ع دنیا میں ظاہر اور کسی کی بھی تعریف ہوتی ہے کہ سو پردہ ہے اللہ تعالےٰ کے فعل کا آخرت میں پردہ نہیں جو ہے اسی کی طرف سے ع

ع یعنے لوح محفوظ میں

ع یعنے قیامت اس واسطے آنی ضرور ہے

ع یعنے مومن جانتے ہیں کہ قرآن شریف سچا کلام الٰہی ہے اسمیں کچھ شبہہ اور غلط نہیں ۱۲

زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں، اس میں ہر بندے کیلئے جو رجوع کرنیوالا ہے ایک نشانی ہے (۹)
اور ہم نے داؤدؑ کو اپنی طرف سے برتری بخشی تھی، اے پہاڑو! ان کیساتھ تسبیح کرو اور پرندوں کو ان کا مسخر
کر دیا۔ اور ان کیلئے ہم نے لوہے کو نرم کر دیا (۱۰) کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو اندازے سے جوڑو اور نیک
عمل کرو، جو عمل تم کرتے ہو میں انکو دیکھنے والا ہوں (۱۱) اور ہوا کو (ہم نے) سلیمانؑ کا تابع کر دیا تھا اسکی صبح کی
منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی اور شام کی منزل بھی مہینے بھر کی ہوتی، اور ان کیلئے ہم نے تانبے کا چشمہ
بہا دیا تھا اور جنوں میں سے ایسے تھے جو ان کے پروردگار کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے تھے اور جو کوئی
ان میں سے ہمارے حکم سے پھریگا اسکو ہم (جہنم کی) آگ کا مزہ چکھائیں گے (۱۲) وہ جو چاہتے یہ ان کیلئے بناتے
یعنی قلعے اور مجسمے اور (بڑے بڑے) لگن جیسے تالاب، اور دیگیں جو ایک ہی جگہ رکھی رہیں۔ اے داؤدؑ
کی اولاد میرا شکر کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں (۱۳) پھر جب ہم نے ان کیلئے موت کا حکم صادر کیا تو
کسی چیز سے ان کا مرنا معلوم نہ ہوا مگر گھن کے کیڑے سے جو ان کے عصا کو کھاتا رہا۔ جب عصا گر پڑا تب جنوں
کو معلوم ہوا (اور کہنے لگے) کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی تکلیف میں نہ رہتے (۱۴) (اہل) سبا کیلئے ان کے
مقام بود و باش میں ایک نشانی تھی (یعنی) دو باغ (ایک) داہنی طرف اور (ایک) بائیں طرف اپنے پروردگار کا رزق کھاؤ
اور اس کا شکر کرو (یہاں تمہارے رہنے کو یہ) پاکیزہ شہر ہے اور (وہاں بخشنے کو) خدائے غفار (۱۵) تو انہوں نے (شکر گزاری سے)
منہ پھیر لیا۔ پس ہم نے ان پر زور کا سیلاب چھوڑ دیا اور انہیں انکے باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دیئے جن کے میوے بدمزہ تھے اور جن میں کچھ تو
جھاؤ تھا اور تھوڑی سی بیریاں (۱۶) یہ ہم نے ان کی ناشکری کی انکو سزا دی، اور ہم سزا ناشکرے ہی کو دیا کرتے ہیں (۱۷) اور ہم نے انکے

ف حضرت سلیمانؑ کی شریعت میں مجسمے یعنی مورتیں بنانا جائز تھا، یہ مورتیں انبیاء اور صلحا اور علما اور ملائکہ کی ہوتی تھیں جو مساجد و معابد میں رکھی جاتی تھیں اور مقصود اس سے یہ ہوتا تھا کہ انکو دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں عبادت کا زیادہ شوق ہو اور اسمیں زیادہ مصروف ہوں، عرب والوں نے غضب کر دیا کہ مجسموں کو پوجنے لگے یعنی ان کو (معاذ اللہ) خدا سمجھنے لگے جو انسان کے لئے کہ اشرف المخلوقات ہے انتہا ذلت اور خدا کے حق میں نہایت ظلم ہے، شریعت محمدیہ میں جاندار کی مورت بنانا ممنوع قرار دیا گیا تاکہ بت پرستی کی جڑ کٹ جائے ؎

موضح القرآن

۱ کہتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ جب یاد الٰہی کرتے اور زبور پڑھتے تو پہاڑ اور جانور بھی انکے ساتھ ذکر کرتے تھے ۲ حضرت سلیمانؑ کا تخت باؤ لے چلتی، شام سے یمن اور یمن سے شام آدھے دن میں، اور پگھلے تانبے کا چشمہ اللہ تعالیٰ نے نکال دیا یمن کیطرف، اسکو سانچوں میں ڈالکر جن باسن بناتے ۳ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ عذاب بھیجے، تو گھونس پیدا ہوئی اس پانی کے بند میں اس کی جڑ کرید ڈالی ایکبار پانی نے زور کیا اور بند کو توڑ دیا وہ پانی عذاب کا تھا سرخ رنگ جس زمین پر پھر گیا کام کی جاتی رہی، پیچھے وہ قوم ویران ہو کر جدا جدا ہو گئی اور کچھ جو رہے ان باغوں کے عوض یہ چیزیں پانے لگے ۱۲

اور (شام کی) ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی (ایک دوسرے کی متصل) دیہات بنائے تھے
جو سامنے نظر آتے تھے اور انمیں آمدورفت کا اندازہ مقرر کر دیا تھا کہ رات دن بیخوف و خطر چلتے رہو لے (۱۸) تو
انہوں نے دعا کی کہ اے پروردگار! ہماری مسافتوں میں بُعد (اور طول) پیدا کر دے اور (اس سے) انہوں نے اپنے حق
میں ظلم کیا تو ہم نے (انہیں نابود کر کے) انکے افسانے بنا دیئے اور انہیں بالکل منتشر کر دیا اسمیں ہر صابر و شاکر کیلئے نشانیاں
ہیں لے (۱۹) اور شیطان نے ان کے بارے میں اپنا خیال سچ کر دکھایا کہ مومنوں کی ایک جماعت کے سوا وہ اس کے پیچھے
چل پڑے (۲۰) اور اس کا ان پر کچھ زور نہ تھا مگر (ہمارا) مقصود یہ تھا کہ جو لوگ آخرت میں شک رکھتے ہیں ان سے ان لوگوں کو جو
اس پر ایمان رکھتے تھے متمیز کر دیں اور تمہارا پروردگار ہر چیز پر نگہبان ہے (۲۱) کہدو کہ جن کو تم خدا کے سوا (معبود) خیال کرتے ہو
انکو بلاؤ وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ بھر چیز کے بھی مالک نہیں اور نہ ان میں انکی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار
ہے (۲۲) اور خدا کے ہاں (کسی کے لئے) سفارش فائدہ نہ دیگی مگر اس کیلئے جس کے بارے میں وہ اجازت بخشے یہاں تک کہ جب
انکے دلوں سے اضطراب دور کر دیا جائیگا تو کہیں گے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے (فرشتے) کہیں گے کہ حق (فرمایا ہے) اور
وہ عالی رتبہ اور گرامی قدر ہے (۲۳) پوچھو کہ تم کو آسمانوں اور زمین سے کون رزق دیتا ہے کہو خدا، اور ہم یا تم (یا تو) سیدھے
رستے پر ہیں یا صریح گمراہی میں ۵ (۲۴) کہدو کہ نہ ہمارے گناہوں کی تم سے پرسش ہو گی اور نہ تمہارے اعمال کی ہم سے پرسش ہو گی ۶ (۲۵) کہدو کہ ہمارا
پروردگار ہمکو جمع کریگا پھر ہمارے درمیان انصاف کیساتھ فیصلہ کر دیگا اور وہ خوب فیصلہ کرنیوالا اور صاحب علم ہے (۲۶) کہو کہ مجھے وہ
لوگ تو دکھاؤ جنکو تم نے شریک (خدا) بنا کر اسکے ساتھ ملا رکھا ہے کوئی نہیں بلکہ وہی (اکیلا) خدا غالب (اور) حکمت والا ہے (۲۷) اور (اے محمد) ہم نے تمکو
تمام لوگوں کیلئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۲۸) اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ (قیامت کا)

موضح القرآن

لے برکت والی بستیاں یعنی ملک شام ان کے ملک سے شام تک راہ امن کی آباد بستیاں پاس پاس سفر تھا جیسے سیر ۲ آرام میں مستی آئی کہ اگر تکلیف مانگنے لگے جیسے اور ملکوں کی خبر سنتے ہیں کہ سفر میں پانی نہیں ملتا آبادی نہیں ملتی ویسا ہمکو بھی ہو یہ بڑی ناشکری ہوئی ۳ یعنی شیطان جو سمجھا تھا کہ میں بنی آدم پر قدرت پاؤں گا اور خدا تعالیٰ کی راہ سے انہیں بہکاؤں گا سو ان لوگوں پر سچ ہوا جو پھر تابعداری کی سبا کی قوم نے شیطان کی ۴ یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش عوام چاہتے ہیں اولیاء کی وہ انبیاء کی وہ فرشتوں کی ان فرشتوں کا یہ حال ہے جو فرمایا جب اوپر سے اللہ کا حکم اترتا ہے آواز آتی ہے جیسے پتھر پر زنجیر فرشتے ڈر سے تھرتھراتے ہیں جب تسکین آئی اور کلام اتر چکا ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ کیا حکم ہوا اوپر والے بتاتے ہیں نیچے کھڑے ہوؤں کو ۵ یعنی دونوں فرقے تو سچ نہیں کہتے ایک مقرر سچا ہے اور ایک جھوٹا ہے تو لازم ہے کہ سوچو اور سچی بات پکڑو اس میں ان کا جواب ہے جو اس زمانہ میں بعضے لوگ کہتے ہیں کہ دونوں فرقے ہمیشہ سے چلے آتے ہیں کیا ضرور ہے جھگڑنا ۶ یعنی ہر ایک شخص کو اسی کے کام کے متعلق پوچھیں گے اور اسی کے کاموں کے موافق جزا اسی کو دیں گے ۱۲

وعدہ کب وقوع میں آئے گا ﴿۲۹﴾ کہدو کہ تم سے ایک دن کا وعدہ ہے جس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہو گے نہ آگے بڑھو گے ﴿۳۰﴾
اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نہ تو اس قرآن کو مانیں گے اور نہ ان (کتابوں) کو جو اس سے پہلے کی ہیں اور
کاش (ان) ظالموں کو تم اس وقت دیکھو جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونگے[1] اور ایکدوسرے
سے ردّ وکد کر رہے ہوں گے، جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور
مومن ہو جاتے ﴿۳۱﴾ بڑے لوگ کمزوروں سے کہیں گے کہ بھلا ہم نے تم کو ہدایت سے جب وہ تمہارے پاس آچکی تھی روکا تھا؟
(نہیں) بلکہ تم ہی گنہگار تھے ﴿۳۲﴾ اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے (نہیں) بلکہ (تمہاری) رات دن کی چالوں
نے (ہمیں روک رکھا تھا) جب تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم خدا سے کفر کریں اور اس کا شریک بنائیں، اور جب وہ
عذاب کو دیکھیں گے تو دل میں پشیمان ہونگے اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے، بس جو
عمل وہ کرتے تھے ان ہی کا ان کو بدلہ ملے گا ﴿۳۳﴾ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال
لوگوں نے کہا کہ جو چیز تم دیکر بھیجے گئے ہو ہم اس کے قائل نہیں ﴿۳۴﴾ اور (یہ) بھی کہنے لگے کہ ہم بہت سا مال اور اولاد
رکھتے ہیں اور ہم کو عذاب نہیں ہوگا ﴿۳۵﴾ کہدو کہ میرا رب جس کیلئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کیلئے
چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۳۶﴾ اور تمہارا مال اور اولاد ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب
بنا دیں، ہاں (ہمارا مقرب وہ ہے) جو ایمان لایا اور عمل نیک کرتا رہا ایسے ہی لوگوں کو انکے اعمال کے سبب دگنا بدلہ
ملیگا اور وہ خاطر جمع سے بالاخانوں میں بیٹھے ہونگے ﴿۳۷﴾ جو لوگ ہماری آیتوں میں کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں ہرا دیں وہ عذاب میں
حاضر کئے جائیں گے ﴿۳۸﴾ کہدو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور (جس کیلئے چاہتا ہے)

موضح القرآن

۱ یعنی بہت دیر تک کھڑے رہیں گے قیامت کے میدان میں اور ان کے حساب کی باری نہ آوے گی اور نہ بخشے جانے کی امید نہ ہوگی ۱۲

تنگ کر دیتا ہے اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اس کا (تمہیں) عوض دیگا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (۳۹)
اور جس دن وہ ان سب کو جمع کریگا پھر فرشتوں سے فرمائیگا کیا یہ لوگ تم کو پوجا کرتے تھے (۴۰) وہ کہیں گے تو پاک
ہے تو ہی ہمارا دوست ہے نہ یہ بلکہ یہ جنّات کو پوجا کرتے تھے اور اکثر انہی کو مانتے تھے (۴۱) تو آج تم میں سے
کوئی کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ دوزخ کے عذاب کا جسکو تم جھوٹ
سمجھتے تھے مزا چکھو (۴۲) اور جب ان کو ہماری روشن آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں یہ ایک (ایسا) شخص ہے جو
چاہتا ہے کہ جن چیزوں کی تمہارے باپ دادا پرستش کیا کرتے تھے ان سے تم کو روک دے اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ
(قرآن) محض جھوٹ ہے جو (اپنی طرف سے) بنا لیا گیا ہے اور کافروں کے پاس جب حق آیا تو اس کے بارے میں کہنے
لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے (۴۳) اور ہم نے نہ تو ان (مشرکوں) کو کتابیں دیں جن کو یہ پڑھتے ہیں اور نہ تم سے پہلے
ان کی طرف کوئی ڈرانے والا بھیجا مگر انہوں نے تکذیب کی (۴۴) اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے تکذیب کی
تھی اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا تھا یہ اسکے دسویں حصّے کو بھی نہیں پہنچے ف۱ تو انہوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا سو میرا
عذاب کیسا ہوا (۴۵) کہدو کہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا کیلئے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ
پھر غور کرو تمہارے رفیق کو سودا نہیں وہ تم کو عذاب سخت (کے آنے) سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں ف۲ (۴۶)
کہدو کہ میں نے تم سے کچھ صلہ مانگا ہو تو وہ تم ہی کو (مبارک رہے) میرا صلہ خدا ہی کے ذمے ہے اور وہ ہر چیز
سے خبردار ہے (۴۷) کہدو کہ میرا پروردگار اوپر سے حق اتارتا ہے (اور وہ) غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے (۴۸) کہدو کہ
حق آچکا ا؎ اور (معبود) باطل نہ تو پہلی بار پیدا کر سکتا ہے اور نہ دوبارہ پیدا کریگا (۴۹) کہدو کہ اگر میں گمراہ ہوں تو میری

ف۱ یعنے جو مال و دولت کافر رکھتے تھے اس کا دسواں حصّہ بھی ان کفار عرب کے پاس نہیں، مگر ہم نے ان کو بھی تباہ کر دیا اور یہ تو کچھ ایسی حقیقت نہیں رکھتے انکو نیست و نابود کر دینا کیا مشکل ہے ::

ف۲ رفیق سے جو صاحب کا ترجمہ کیا گیا ہے حضرت محمد مصطفےٰ مراد ہیں یعنی تم اکٹھے ہو کر بھی اور تنہائی میں بھی غور کرو تمہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ جس طرح وہ بعثت سے پہلے عاقل و دانا تھے اور انکی دانشمندی عالم میں مسلّم تھی ایسے ہی دانا اور عاقل اب ہیں، اور انکی بات جنوں اور دیوانگی کی نہیں ہے، انکو امم سابقہ کے حالات معلوم ہیں کہ خدا کی نافرمانی سے عذاب آتا ہے سو وہ تم کو نافرمانی سے منع کرتے ہیں اور خدا کے عذاب سے ڈراتے ہیں اور یہ تو سراسر عقل و دانائی کی بات ہے اسمیں جنوں اور سودا کون سا ہے؛

موضح القرآن ۱۲

ا؎ یعنی قرآن یا اسلام ۱۲

گمراہی کا ضرر مجھی کو ہے' اور اگر ہدایت پر ہوں تو یہ اس کا طفیل ہے جو میرا پروردگار میری طرف وحی بھیجتا ہے
بیشک وہ سننے والا اور نزدیک ہے ؁ ﴿۵۰﴾ اور کاش تم دیکھو جب یہ گھبرا جائیں گے تو (عذاب سے) بچ نہیں سکیں گے
اور نزدیک ہی سے پکڑ لئے جائیں گے [1] ﴿۵۱﴾ اور کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) اتنی دور سے ان کا ہاتھ ایمان کے لینے کو
کیونکر پہنچ سکتا ہے ﴿۵۲﴾ اور پہلے تو اس سے انکار کرتے رہے' اور بن دیکھے دور ہی سے (ظن کے) تیر چلاتے رہے ﴿۵۳﴾ اور انکی
خواہش کی چیزوں میں پردہ حائل کر دیا گیا [2] جیسا کہ پہلے ان کے ہمجنسوں سے کیا گیا وہ بھی الجھن میں ڈالنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے [3] ﴿۵۴﴾

سورۂ فاطر مکی ہے اور اس میں ۴۵ آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے) جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا (اور) فرشتوں کو قاصد بنانے والا ہے جن کے
دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں' وہ (اپنی) مخلوقات میں جو چاہتا ہے بڑھاتا ہے [4] بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے ﴿۱﴾ خدا
جو اپنی رحمت (کا دروازہ) کھول دے تو کوئی اسکو بند کرنیوالا نہیں' اور جو بند کر دے تو اس کے بعد کوئی اسکو کھولنے
والا نہیں [5]' اور وہ غالب حکمت والا ہے ﴿۲﴾ لوگو خدا کے جو تم پر احسانات ہیں ان کو یاد کرو کیا خدا کے سوا کوئی اور خالق
(اور رزاق) ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں بہکے پھرتے ہو ﴿۳﴾ اور
(اے پیغمبر) اگر یہ لوگ تم کو جھٹلائیں تو تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے گئے ہیں [6] اور (سب) کام خدا ہی کی طرف لوٹائے
جائینگے ﴿۴﴾ لوگو خدا کا وعدہ سچا ہے [7] تو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ (شیطان) فریب دینے والا تمہیں فریب دے [8] ﴿۵﴾
شیطان تمہارا دشمن ہے' تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو' وہ اپنے (پیروؤں کے) گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخ والوں میں ہوں [9] ﴿۶﴾ جنہوں نے
کفر کیا ان کیلئے سخت عذاب ہے' اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ان کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے ﴿۷﴾ بھلا جس شخص کو

موضح القرآن

[1] یعنی کہیں بھاگ نہ سکیں گے اور کچھ تردد اور تلاش ان کے پکڑنے میں نہ ہوگا' مبیع میں جلد پکڑے جائیں گے عذاب کے واسطے [2] یعنی کافر چاہیں گے کہ ایمان کو قبول کریں یا دنیا میں پھر دوبارہ آویں اس آرزو سے دور اور جدا رہیں گے [3] یعنی اس وقت کا ایمان ان کا بھی قبول نہ ہوا اور وہ پشیماں ہی رہے [4] یعنے چاہے تو چار سے زیادہ پر بھی فرشتوں کو دے [5] یعنی جو چیز کہ خدا تعالیٰ کسی کو دیا چاہے تو کوئی اسکو روک نہیں سکتا اور اگر نہ دیوے تو کوئی دے نہیں سکتا [6] یعنی یہ بات ان کافروں نے نئی نہیں کہی' بلکہ ہر وقت کے کافروں نے اپنے وقت کے پیغمبروں کو جھوٹا کہا ہے ۱۲ [7] کہ قیامت ایکدن ہونیوالی ہے اور سب کو اپنی اپنے کاموں کی اور باتوں کی جزا اور سزا ملے گی [8] یعنی شیطان تمہارے دلوں میں ڈالتا ہے کہ اب تو عیش کرو اور گناہ کرو' مت ڈرو پھر توبہ کر لیجیو' خدا تعالیٰ بخشنے والا کریم اور رحیم ہے' سو اسکے بہکانے پر گناہ نہ کیجیو' اگرچہ خدا تعالیٰ بخشنے والا یقیناً ہے لیکن شاید موت جلد پہلے توبہ کرنے سے آپہنچے' یہ ویسی مثل ہے کہ کسی کے پاس تریاق ہو اور اسکے بھروسے پر زہر کھا وے تو وہ احمق ہے تو چاہیئے کہ شیطان کے بہکانے سے ہرگز قصد کر کے گناہ نہ کرے اور اگر گناہ اتفاقاً ہو جاوے تو اسیوقت جلد پشیمانی ہو اور پچھتاوے اور توبہ کرے کہ پھر ایسا نہ کروں گا ۱۲ (بقیہ ص ۳۵۳ پر)

اسکے اعمال بد آراستہ کرکے دکھائے جائیں اور وہ انکو عمدہ سمجھنے لگے تو کیا وہ نیکو کار آدمی جیسا ہو سکتا ہے بیشک خدا جسکو چاہتا ہے
گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے تو ان لوگوں پر افسوس کرکے تمہارا دم نہ نکل جائے[ا] یہ جو کچھ کرتے ہیں خدا اس سے
واقف ہے (٨) اور خدا ہی تو ہے جو ہوائیں چلاتا ہے اور وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر ہم انکو ایک بیجان شہر کیطرف چلاتے
ہیں پھر اس سے زمین کو اسکے مرنے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں اسی طرح مردوں کو جی اٹھنا ہوگا[٢] (٩) جو شخص عزت کا طلبگار ہے تو
عزت تو سب خدا ہی کی ہے اسی کیطرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور نیک عمل اسکو بلند کرتے ہیں اور جو لوگ بری بری مکر
کرتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر نابود ہو جائیگا[٣] (١٠) اور خدا ہی نے تم کو مٹی سے پیدا کیا[٣] پھر نطفے سے
پھر تمکو جوڑا جوڑا بنا دیا[٤] اور کوئی عورت نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے اور نہ کسی بڑی عمر والے کو عمر زیادہ دیجاتی ہے
اور نہ اسکی عمر کم کیجاتی ہے مگر (سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے[٥] بیشک یہ خدا کو آسان ہے (١١) اور دونوں دریا (ملکر) یکساں نہیں ہو جاتے یہ تو
میٹھا ہے پیاس بجھانے والا جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ کھاری ہے کڑوا اور سب سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جسے پہنتے ہو اور
تم دریا میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (پانی کو) پھاڑتی چلی آتی ہیں تاکہ تم اسکے فضل سے (معاش) تلاش کرو اور تاکہ شکر کرو (١٢) وہی رات کو دن
میں داخل کرتا اور (وہی) دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر ایک ایک وقت مقرر تک چل
رہا ہے یہی خدا تمہارا پروردگار ہے اسی کی بادشاہی ہے اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی تو (کسی چیز کے)
مالک نہیں (١٣) اگر تم انکو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں[٦] اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری بات کو قبول نہ کر سکیں[٧] اور قیامت کے روز
تمہارے شرک سے انکار کر دینگے اور (خدائے) باخبر کیطرح تمکو کوئی خبر نہیں دیگا (١٤) لوگو تم (سب) خدا کے محتاج ہو اور خدا بے پروا
سزاوار (حمد و ثنا) ہے (١٥) اگر چاہے تو تمکو نابود کر دے اور نئی مخلوقات لا آباد کرے (١٦) اور یہ خدا کو کچھ مشکل نہیں[٨] (١٧) اور کوئی اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ

موضح القرآن

[ا] یعنی تو ان کافروں کے کاموں پر افسوس اور غم سے اپنے تئیں ہلاک کرے [٢] یعنے جیسے مردہ زمین کو جلاتے ہیں اسی طرح آدمیوں کو قبروں میں سے جلا کر اٹھا دیں گے [٣] یعنی تم سب کے باپ آدم علیہ السلام کو [٤] یعنی آدم علیہ السلام کی اولاد کو ۔

[٥] یعنی بوڑھا ہونا یا چھوٹی عمر ہی میں مر جانا یہ سب لوح محفوظ میں لکھا ہے اس لکھے ہوئے سے نہ کسی کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور نہ کم ہوتی ہے ۔

[٦] یعنی اگر دعا مانگو بتوں سے جن کو شریک کرتے ہو خدا تعالیٰ کے ساتھ، تو وہ نہیں سنتے تمہارے پکارنے کو کیونکہ وہ بیجان ہیں ۔

[٧] یعنی اگر سنیں تمہارا پکارنا تو تمہارا مدعا پورا نہ کر سکیں اس لئے کہ انہیں قدرت نہیں پہنچانے کی فائدہ اور نقصان دور کرنے کی

[٨] یعنی تم کو فنا کرنا اور نئی خلقت کا پیدا کرنا خدا تعالیٰ پر بھاری اور مشکل نہیں، بلکہ بہت آسان ہے ۔ ١٢

(صفحہ ٣٥١ کا بقیہ)
[٩] یعنی شیطان چاہتا ہے کہ اور آدمیوں کو بھی اپنے ساتھ دوزخ میں لیجاوے ۔ ١٢

نہ اٹھائیگا اور کوئی بوجھ میں دبا ہوا اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو کوئی اسمیں سے کچھ نہ اٹھائیگا اگرچہ قرابتدار ہی ہو[۱] (اے پیغمبر) تم انہی
لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے اور نماز بالالتزام پڑھتے ہیں۔ اور جو شخص پاک ہوتا ہے اپنے ہی
لئے پاک ہوتا ہے۔ اور (سب کو) خدا ہی کیطرف لوٹ کر جانا ہے (۱۸) اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں[۲] (۱۹) اور نہ اندھیرا اور روشنی (۲۰)
اور نہ سایہ اور دھوپ (۲۱) اور نہ زندے اور مردے برابر ہوسکتے ہیں۔ خدا ہی جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور تم انکو جو قبروں میں
مدفون ہیں نہیں سنا سکتے[۳] (۲۲) تم تو صرف ہدایت کرنیوالے ہو (۲۳) ہمنے تم کو حق کیساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانیوالا بھیجا
ہے اور کوئی امت نہیں مگر اسمیں ہدایت کرنیوالا گزر چکا ہے[۴] (۲۴) اور اگر یہ تمہاری تکذیب کریں تو جو لوگ ان سے
پہلے تھے وہ بھی تکذیب کرچکے ہیں۔ ان کے پاس انکے پیغمبر نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتابیں لیکر آتے رہے (۲۵) پھر میں نے کافروں کو
پکڑ لیا سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب کیسا ہوا (۲۶) کیا تمنے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمان سے مینہ برسایا تو ہم نے اس سے طرح طرح کے
رنگوں کے میوے پیدا کئے۔ اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ رنگوں کے قطعات ہیں اور (بعض) کالے سیاہ ہیں[۵] (۲۷) انسانوں اور
جانوروں اور چارپایوں کے بھی کئی طرح کے رنگ ہیں۔ خدا سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں۔
بیشک خدا غالب (اور) بخشنے والا ہے[۶] (۲۸) جو لوگ خدا کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہمنے ان کو
دیا ہے اسمیں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت (کے فائدے) کی امید وار ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی (۲۹) کیونکہ خدا
انکو پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دیگا وہ تو بخشنے والا (اور) قدردان ہے (۳۰) اور یہ کتاب جو ہم نے
تمہاری طرف بھیجی ہے برحق ہے اور ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں[۷] بیشک خدا اپنے
بندوں سے خبردار (اور انکو) دیکھنے والا ہے (۳۱) پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث ٹھیرایا جنکو اپنے بندوں میں سے

موضح القرآن

[۱] یعنی کیسا ہی عزیز اور ناتہ دار اس کا ہو تو بھی کسی کے گناہ کا بوجھ قیامت کے دن نہ اٹھائیگا بلکہ سب اپنی اپنی حالت میں گرفتار ہوں گے
[۲] یعنی کافر جو گمراہ ہے اور مومن جو سیدھی راہ پر چلتا ہے برابر نہیں [۳] حدیث میں ہے کہ مردوں کو سلام علیک کہو وہ سنتے ہیں اور بہت جگہ مردے کو خطاب کیا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ مردے کی روح سنتی ہے اور قبر میں پڑا ہے دھڑ، وہ نہیں سن سکتا [۴] یعنی ہر ایک قوم میں ہم نے پیغمبر بھیجا تھا (وہ) ڈرانے کو [۵] سفید بھی کتنی درجے اور سرخ بھی کئی درجے یہ سب بیان ہے قدرت رنگا رنگ کا اسی طرح انسان میں ہر ایک دوسرے سا ہو یہ کب ہوسکے؟ یہ تسلی ہے حضرت کو [۶] یعنی سب آدمی ڈرنیوالے نہیں، ڈرنا اللہ تعالیٰ سے سمجھ والوں کی صفت ہے اور اللہ کی معاملت بھی دو طرح ہے زبردست بھی ہے ادھر خطا پر پکڑے اور غفور بھی ہے کہ گنہگار کو بخشے [۷] یعنی بہت باتیں توریت کی اور انجیل کی قرآن کے موافق ہیں ۱۲

برگزیدہ کیا تو کچھ تو انمیں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ خدا کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانیوالے ہیں،
یہی بڑا فضل ہے[۱] (۳۲) (ان لوگوں کیلئے) بہشت جاودانی (ہیں) جنمیں وہ داخل ہوں گے، وہاں انکو سونے کے کنگن
اور موتی پہنائے جائیں گے اور انکی پوشاک ریشمی ہوگی[۲] (۳۳) وہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے کہ جس نے ہم سے غم دور کیا،
بیشک ہمارا پروردگار بخشنے والا (اور) قدردان ہے[۳] (۳۴) جس نے ہمکو اپنے فضل سے ہمیشہ کے رہنے کے گھر میں اتارا، یہاں نہ تو
ہمکو رنج پہنچے گا اور نہ ہمیں تکان ہی ہوگی[۴] (۳۵) اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کیلئے دوزخ کی آگ ہے نہ انہیں موت
آئے گی کہ مر جائیں، اور نہ ان کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا، ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں[۵] (۳۶)
وہ اسمیں چلائینگے کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے، نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے،
کیا ہمنے تمکو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانیوالا بھی آیا تو اب
مزے چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں[۶] (۳۷) بیشک خدا ہی آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے، وہ تو دل کے
بھیدوں تک سے واقف ہے (۳۸) وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں (پہلوں کا) جانشین بنایا[۷] تو جس نے کفر کیا اس کے
کفر کا ضرر اسی کو ہے، اور کافروں کے حق میں ان کے کفر سے پروردگار کے ہاں ناخوشی ہی بڑھتی ہے، اور کافروں کو ان کا
کفر نقصان ہی زیادہ کرتا ہے[۸] (۳۹) بھلا تمنے اپنے شریکوں کو دیکھا جنکو تم خدا کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے
زمین سے کون سی چیز پیدا کی ہے یا (بتاؤ کہ) آسمانوں میں ان کی شرکت ہے، یا ہم نے انکو کتاب دی ہے تو وہ
اسکی سند رکھتے ہیں، (ان میں سے کوئی بات بھی نہیں) بلکہ ظالم جو ایک دوسرے کو وعدہ دیتے
ہیں محض فریب ہے (۴۰) خدا ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے رکھتا ہے کہ ٹل نہ جائیں، اگر وہ

موضح القرآن

۱ یعنی پیغمبر کے بعد کتاب کے وارث کئے ایک اور چنے بندے یعنی یہ امت ان میں تین درجے بتائے ایک گنہگار، ایک میانہ، ایک اعلیٰ، سب کو گنا چنے بندوں میں، امید ہے کہ آخر سب بہشتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا گنہگار معافی اور میانہ سلامت ہے اور جو آگے بڑھے سو سب سے آگے بڑھے اللہ کریم ہے اس کے ہاں کمی نہیں ۲ سونا اور ریشم مسلمانوں کیلئے وہاں ہے، رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو ریشم پہنے دنیا میں وہ نہ پہنے آخرت میں ۳ غم دور کیا بخشتا ہے گناہ، قبول کرتا ہے طاعت ۴ رہنے کا گھر اس سے پہلے کوئی نہ تھا، ہر جگہ چل چلاؤ اور روزی کا غم اور دشمنوں کا رنج اور مشقت، وہاں پہنچکر سب گئے ۵ یعنی دوزخ میں کافر نہ مریں گے کہ آگ کے عذاب سے چھوٹیں اور نہ عذاب کچھ کم ہوگا ان سے بلکہ زیادہ ہی ہو جاویگا ۶ جو عذاب سے چھڑا دے یا عذاب میں کچھ کمی کرا دے ۷ یعنی بادشاہت دی تم کو ۸ یعنی شکر نہ کرنے سے اور کافر ہونے سے دو چیزوں کے سوا کچھ فائدہ نہیں ہے، ایک تو بیزار ہونا اور ناخوش ہونا خدا تعالیٰ کا اور دوسرے نقصان کا اور ٹوٹا ہونا اپنا آخرت میں ۱۲

ٹل جائیں تو خدا کے سوا کوئی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے، بیشک وہ بردبار (اور) بخشنے والا ہے ﴿۴۱﴾ اور یہ خدا
کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ہدایت کرنیوالا آئے تو یہ ہر ایک امت سے بڑھ کر
ہدایت پر ہوں، مگر جب ان کے پاس ہدایت کرنیوالا آیا تو اس سے انکو نفرت ہی بڑھی ﴿۴۲﴾ یعنی
(انہوں نے) ملک میں غرور کرنا اور بری چال چلنا (اختیار کیا) اور بری چال کا وبال اس کے
چلنے والے ہی پر پڑتا ہے، یہ اگلے لوگوں کی روش کے سوا اور کسی چیز کے منتظر نہیں، سو تم
خدا کی عادت میں ہرگز تبدل نہ پاؤ گے اور خدا کے طریقے میں کبھی تغیر نہ دیکھو گے ﴿۴۳﴾ ف۱ کیا
انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے، ان کا انجام
کیا ہوا، حالانکہ وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ تھے اور خدا ایسا نہیں کہ آسمانوں اور
زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے، وہ علم والا (اور) قدرت والا ہے ﴿۴۴﴾ اور اگر خدا لوگوں کو
ان کے اعمال کے سبب پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر ایک چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا
لیکن وہ انکو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے، سو جب ان کا وقت آجائے گا تو ان کے
اعمال کا بدلہ دے گا) خدا تو اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے ﴿۴۵﴾

سورۂ یٰسٓ مکی ہے اور اسمیں تراسی آیتیں ہیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اور پانچ رکوع ہیں

یٰسٓ لہ ﴿۱﴾ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے ﴿۲﴾ (اے محمدؐ) بیشک تم پیغمبروں میں سے ہو ﴿۳﴾ سیدھے
رستے پر ﴿۴﴾ (یہ خدائے) غالب (اور) مہربان نے نازل کیا ہے ﴿۵﴾ تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے باپ دادا کو

ف۱ یعنی خدا تعالیٰ کے اس طریق کا جو اگلے لوگوں کے ساتھ برتا جاتا تھا انتظار کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ان کے ہی کفر کے سبب ان پر عذاب نازل کیا جاتا تھا یہ بھی عذاب ہی کے منتظر ہیں ۱۲

موضح القرآن

لہ حرف جدا جدا قرآن میں ہیں، یہ بھید ہے خدا تعالیٰ اور رسول کے بیچ، کوئی اس بھید سے واقف نہیں، مگر عالموں نے کچھ کچھ کہا ہے، بعضے کہتے ہیں کہ یا نام خدا تعالیٰ کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سات نام جو رسول اللہ صلعم کے قرآن میں ہیں انمیں سے ایک یہ بھی ہے ۱۲ ف

متنبہ نہیں کیا گیا تھا متنبہ کر دو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ⑥ ان میں سے اکثر پر خدا کی بات پوری
ہو چکی ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے ⑦ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں
اور وہ ٹھوڑیوں تک (پھنسے ہوئے ہیں) تو ان کے سر اُلل رہے ہیں ⑧ اور ہم نے آگے بھی دیوار
بنا دی اور ان کے پیچھے بھی، پھر ان پر پردہ ڈال دیا تو یہ دیکھ نہیں سکتے ⑨ اور تم ان کو
نصیحت کرو یا نہ کرو ان کے لئے برابر ہے، وہ ایمان نہیں لانے کے ⑩ تم تو صرف اس
شخص کو نصیحت کر سکتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور خدا سے غائبانہ ڈرے، سو اسکو مغفرت اور بڑے ثواب کی بشارت
سنا دو ⑪ بیشک ہم مردوں کو زندہ کرینگے اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے اور (جو) ان کے نشان پیچھے رہ گئے ہم انکو قلمبند کر لیتے ہیں، اور
ہر چیز کو ہم نے کتاب روشن (یعنی لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے ⑫ اور ان سے گاؤں والوں کا
قصہ بیان کرو جب ان کے پاس پیغمبر آئے ف۱ ⑬ یعنی جب ہم نے انکی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو انہوں نے انکو جھٹلایا
پھر ہم نے تیسرے سے تقویت دی تو انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف پیغمبر ہو کر آئے ہیں ف۲ ⑭ وہ بولے کہ تم (اور کچھ) نہیں مگر ہماری طرح کے
آدمی (ہو) اور خدا نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو ⑮ انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف (پیغام دیکر)
بھیجے گئے ہیں ⑯ اور ہمارے ذمے تو صاف صاف پہنچا دینا ہے اور بس ⑰ وہ بولے کہ ہم تم کو نامبارک سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ
آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہم سے دکھ دینے والا عذاب پہنچے گا ⑱ انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست
تمہارے ساتھ ہے کیا اس لئے کہ تم کو نصیحت کی گئی، بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو حد سے تجاوز کر گئے ہو ف۳ ⑲ اور شہر کے پرلے کنارے سے
ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا ف۴ کہنے لگا کہ اے میری قوم پیغمبروں کے پیچھے چلو ⑳ ایسوں کے جو تم سے صلہ نہیں مانگتے اور سیدھے رستے پر ہیں ㉑

ف۱ ملک روم میں انطاکیہ ایک گاؤں تھا یہ وہاں کے لوگوں کا قصہ ہے ۱۲ ف۲ کہتے ہیں یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کے بعد پیغمبری عطا فرمائی تھی پہلے دو پیغمبروں کا نام یوحنا اور شمعون تھا اور تیسرے کا شکوم ۱۲

ف۳ یعنی نحوست جو تمہارے اعمال بد کی وجہ سے ہے تم جہاں بھی ہو گے وہ تمہارے ساتھ ہو گی، ف۳ یعنی جو نصیحت تم کو کی گئی کیا وہ تمہارے لئے موجب نحوست ہو گئی؟ یہ ہرگز نہیں ہے بلکہ تمہاری شامت اعمال تمہارے لئے موجب وبال ہو رہی ہے ۱۲

ف۴ یہ شخص شہر کے قریب ایک غار میں عبادت کرتا تھا جب اس نے پیغمبروں کے آنے کا حال سنا تو شہر میں دوڑتا ہوا آیا اور وہاں کے لوگوں کو تلقین کرنے لگا کہ پیغمبروں کی اطاعت کرو اور ان کی ہدایتوں پر چلو اس کا نام حبیب تھا ۱۲

اور مجھے کیا ہی کہ میں اس کی پرستش نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کیطرف تمکو لوٹ کر جانا
ہے ۲۲ کیا میں انکو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناؤں اگر خدا میرے حق میں نقصان کرنا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی
فائدہ نہ دے سکے اور نہ وہ مجھ کو چھڑا ہی سکیں ۲۳ تب تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو گیا ۲۴ میں تمہارے پروردگار پر
ایمان لایا ہوں سو میری بات سن رکھو ۲۵ حکم ہوا کہ بہشت میں داخل ہو جا بولا کاش میری قوم کو خبر ہو ۲۶
کہ خدا نے مجھے بخش دیا اور عزت والوں میں کیا ۲۷ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر کوئی لشکر نہیں اتارا
اور نہ ہم اتارنے والے تھے ہی وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (آتشیں) سو وہ (اس سے) ناگہاں بجھ کر
رہ گئے ۲۹ بندوں پر افسوس ہے کہ ان کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آتا مگر اس سے تمسخر کرتے ہیں ۳۰
کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اب وہ ان کی طرف
لوٹ کر نہیں آئیں گے ۳۱ اور سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کئے جائیں گے ۳۲ اور ایک نشانی
ان کے لئے زمین مردہ ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس میں سے اناج
اگایا پھر یہ اس میں سے کھاتے ہیں ۳۳ اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے اور اس
میں چشمے جاری کر دیے ۳۴ تاکہ یہ ان کے پھل کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے تو ان کو نہیں بنایا
پھر یہ شکر کیوں نہیں کرتے ۳۵ وہ خدا پاک ہے جس نے زمین کی نباتات کے اور خود ان کے اور جن
چیزوں کی انکو خبر نہیں سب کے جوڑے بنائے ۳۶ اور ایک نشانی ان کیلئے رات ہے کہ اسمیں سے ہم دن کو کھینچ
لیتے ہیں تو اس وقت ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے ۳۷ اور سورج اپنے مقرر رستے پر چلتا رہتا ہے یہ (خدائے) غالب اور دانا کا

موضح القرآن

۱ یعنی اگر خدا تعالیٰ مجھ پر غصہ ہو اور عذاب کیا چاہے تو یہ بت نہ بخشوا سکیں مجھ کو ۔
۲ یعنی جان بوجھ کر سیدھی راہ چھوڑوں ۔ ۳ یعنی کافر اس لائق نہیں کہ ان کے مارنے کو فرشتے بھیجیں ۴ یعنی آواز سے سب مر گئے جیسے آگ بجھ کر راکھ ہو جاتی ہے
۵ یعنی جتنے نبی آئے سب سے مسخری اور مزاح ہی انہوں نے کیا ۶ یعنی مکہ کے لوگوں سے
۷ یعنی مر کر پھر ان میں نہیں آئیں گے ۸ یعنی وہ جو آگے ہوئے اور یہ جو ہیں اور آئندہ جو پیدا ہوں گے قیامت کو سب اکٹھے ہو کر آگے ہمارے حاضر آویں گے ۹ یعنی خشک بغیر گھاس اور سبزی کے ۱۰ یعنی خدا تعالیٰ کی قدرت سے پیدا ہوتے ہیں ۔
۱۱ یعنی عورت مرد
۱۲

(مقرر کیا ہوا) اندازہ ہے (۳۸) اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک کہ (گھٹتے گھٹتے) کھجور کی
پرانی شاخ کیطرح ہو جاتا ہے (۳۹) نہ تو سورج ہی سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے
پہلے آسکتی ہے اور سب اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں (۴۰) اور ایک نشانی ان کیلئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی
اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا (۴۱) اور ان کیلئے ویسی ہی اور چیزیں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں (۴۲)
اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں پھر نہ تو ان کا کوئی فریادرس ہو اور نہ ان کو رہائی ملے (۴۳) مگر
یہ ہماری رحمت اور ایک مدت تک کے فائدے ہیں (۴۴) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو تمہارے
آگے اور جو تمہارے پیچھے ہے اس سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (۴۵) اور اُن کے پاس ان کے پروردگار
کیطرف سے کوئی نشانی نہیں آتی مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں (۴۶) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ
جو رزق خدا نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم ان لوگوں کو
کھانا کھلائیں جن کو اگر خدا چاہتا تو خود کھلا دیتا تم تو صریح غلطی میں ہو (۴۷) اور کہتے ہیں اگر تم
سچ کہتے ہو تو یہ وعدہ کب (پورا) ہو گا (۴۸) یہ تو ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو ان کو اس حال میں کہ باہم
جھگڑ رہے ہوں گے آپکڑے گی (۴۹) پھر نہ تو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں میں واپس جا سکیں گے (۵۰)
اور جس وقت صور پھونکا جائیگا یہ قبروں سے (نکل کر) اپنے پروردگار کیطرف دوڑ پڑیں گے (۵۱) کہیں گے اے ہے ہمیں ہماری
خوابگاہوں سے کس نے (جگا) اٹھایا، یہ وہی تو ہے جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا (۵۲) صرف
ایک زور کی آواز کا ہونا ہو گا کہ سب کے سب ہمارے روبرو آحاضر ہوں گے (۵۳) اس روز کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائیگا

ف۱ صور دو دفعہ پھونکا جائیگا پہلی دفعہ کے بعد سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور ان پر نیند کی کیفیت طاری ہو جائیگی دوسری دفعہ کے بعد سب زندہ ہو جائیں گے ونفخ فی الصور فصعق من فی السموٰت ومن فی الارض الا من شاء اللہ ثم نفخ فیہ اخری فاذا ہم قیام ینظرون، چونکہ صور اول کے بعد انکی یہ حالت ہوگی کہ گویا سو رہے ہیں لہذا صور ثانی کے بعد یہ خیال کریں گے کہ نیند سے بیدار ہوئے ہیں تب کہیں گے کہ اے ہے ہم کو کس نے جگا اٹھایا؟

موضح القرآن

لے یعنی خدا نے ہر چیز کو جیسا بنایا ہے اس سے کم اور زیادہ نہیں ہو سکتا ۲ے یعنی دریا میں ناؤ کا چلنا نشانی ہے خدا کی قدرت کی ۳ے یعنی اونٹ جو جنگل کی ناؤ ہیں ۴ے یعنی جب تک جو انکی عمر مقرر کی ہے تب تک ہماری مہربانی اور بخشش سے اپنا مقصود حاصل کریں ۵ے یعنی قیامت کے دن کا عذاب ۶ے یعنی جو آیت قرآن کی اور جو معجزے رسول کے آئے سب سے منہ پھیر گئے کافروں نے اور کسی کو نہ مانا ۷ے یعنی کافر مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تم کہتے ہو کہ خدا سب کو روزی دیتا ہے جب خدا نے ان کو نہ دی تو ہم کیوں دیں ۔

اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے (۵۴) اہلِ جنت اس روز عیش و نشاط کے مشغلے میں
ہوں گے (۵۵) وہ بھی اور ان کی بیویاں بھی سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے (۵۶) وہاں
ان کے لئے میوے اور جو چاہیں گے (موجود ہوگا) (۵۷) پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا) (۵۸)
اور گنہگارو! آج الگ ہو جاؤ[لہ] (۵۹) اے آدم کی اولاد! ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا[۲ه]
وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (۶۰) اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا رستہ ہے[۳ه] (۶۱) اور اس نے تم میں سے بہت
سی خلقت کو گمراہ کر دیا تھا تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے (۶۲) یہی وہ جہنم ہے جس کی تمہیں خبر دی جاتی ہے (۶۳)
(سو) جو تم کفر کرتے رہے ہو اس کے بدلے آج اس میں داخل ہو جاؤ (۶۴) آج ہم ان کے
مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے ان کے ہاتھ ہم سے بیان کر دیں گے اور ان کے
پاؤں (اسکی) گواہی دیں گے[۴ه] (۶۵) اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیں پھر یہ رستے کو دوڑیں تو کہاں
دیکھ سکیں گے (۶۶) اور اگر ہم چاہیں تو ان کی جگہ پر انکی صورتیں بدل دیں پھر وہاں سے نہ آگے جا سکیں اور نہ (پیچھے) لوٹ سکیں (۶۷)
اور جس کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں اسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں[ف۱] تو کیا یہ سمجھتے نہیں (۶۸)[ف۲] اور ہم نے ان (پیغمبر) کو
شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ وہ ان کو شایاں ہے یہ تو محض نصیحت اور صاف صاف قرآن (پر از حکمت) ہے (۶۹) تاکہ اس شخص کو جو
زندہ ہو ہدایت کا رستہ دکھائے اور کافروں پر بات پوری ہو جائے (۷۰) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں
سے بنائیں ان میں سے ہم نے ان کیلئے چارپائے پیدا کر دیئے اور یہ ان کے مالک ہیں (۷۱) اور ان کو ان کے قابو میں کر دیا تو کوئی تو ان میں سے انکی سواری
ہے اور کسی کو یہ کھاتے ہیں (۷۲) اور انہیں ان کیلئے اور فائدے اور پینے کی چیزیں ہیں تو یہ شکر کیوں نہیں کرتے (۷۳) اور انہوں نے خدا کے

ف۱ یعنی جس طرح لڑکپن میں کمزوری اور سستی تھی اُسی طرح بڑھاپے میں کمزوری اور سستی آجاتی ہے پس یہ بھی دوبارہ زندگی کا ایک نشان ہے ف۲ جو خدا انسان کی بناوٹ کو اس طرح بدل دیتا ہے وہ اس پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ مُردوں کو جلا اٹھائے

موضح القرآن

لہ یعنی جدا ہو جاؤ اے کافرو مسلمانوں سے
۲ه یعنی شیطان کا کہا نہ مانیو
۳ه یعنی ان دونوں باتوں کا تم سے قول لیا تھا سو تم نے دونوں کو الٹا کیا میری بندگی نہ کی اور شیطان کا کہا مانا
۴ه یعنی ساری عمر کی نیکی اور بدی کی ہوئی ہاتھ اور پاؤں کہہ دیں گے قیامت کو

سوا اور معبود بنا لئے ہیں کہ شاید (ان سے) انکو مدد پہنچے (٧٤) (مگر) وہ انکی مدد کی (ہرگز) طاقت نہیں رکھتے اور وہ انکی فوج ہوکر
حاضر کئے جائینگے ف (٧٥) تو ان کی باتیں تمہیں غمناک نہ کردیں، یہ جو کچھ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ہمیں سب معلوم ہے (٧٦) کیا انسان
نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اسکو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ تراق پراق جھگڑنے لگا (٧٧) اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو
بھول گیا کہنے لگا کہ (جب) ہڈیاں بوسیدہ ہو جاینگی تو انکو کون زندہ کرے گا (٧٨) کہدو کہ انکو وہ زندہ کریگا جس نے انکو پہلی بار پیدا کیا تھا
اور وہ سب قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے (٧٩) (وہی) جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس (کی ٹہنیوں کو رگڑ کر ان) سے آگ
نکالتے ہو ف (٨٠) بھلا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ انکو پھر ویسے ہی پیدا کردے کیوں نہیں اور وہ
تو بڑا پیدا کرنیوالا اور علم والا ہے (٨١) اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ
ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے (٨٢) وہ (ذات) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کیطرف تمکو لوٹکر جانا ہے (٨٣)

سورۂ صافات مکی ہے اسمیں ایکسو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قسم ہے صف باندھنے والونکی پرا جما کر ف (١) پھر ڈانٹنے والونکی جھڑک کر ف (٢) پھر ذکر (یعنی قرآن) پڑھنے والونکی (غور کرکر) ف (٣)
کہ تمہارا معبود ایک ہے (٤) جو آسمانوں اور زمین اور جو چیزیں ان میں ہیں سب کا مالک ہے اور سورج کے طلوع ہونیکے مقامات کا
بھی مالک ہے (٥) بیشک ہم ہی نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا (٦) اور ہر شیطان سرکش سے اسکی حفاظت
کی (٧) کہ اوپر کی مجلس کیطرف کان نہ لگا سکیں اور ہر طرف سے (ان پر انگارے) پھینکے جاتے ہیں (٨) (یعنی وہاں سے) نکال دینے کو
اور انکے لئے دائمی عذاب ہے (٩) ہاں جو کوئی فرشتوں کی کسی بات کو چوری سے جھپٹ لینا چاہتا ہے تو جلتا ہوا انگارا
انکے پیچھے لگتا ہے (١٠) تو ان سے پوچھو کہ ان کا بنانا مشکل ہے یا جتنی خلقت ہم نے بنائی ہے؟ انہیں ہم نے چپکتے گارے سے بنایا ہے (١١)

ف یعنی قیامت کے روز جب یہ بت پرست خدا کے سامنے حاضر کئے جائیں گے وہاں یہ بت بھی جو بت پرستوں کا لشکر ہوگا جو ابدی کیلئے حاضر کیا جائیگا بعض نے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ یعنی بت خود اپنی مدد تو کر سکتے ہی نہیں اور بت پرست ان کی حفاظت کیلئے ایک لشکر بن کر ان کے سامنے موجود رہتے ہیں ایسے بے اختیار اور بے بس ان کی کیا مدد کریں گے ف کہتے ہیں بانس یا بعضے اور درخت ایسے ہیں کہ رہتے تو سبز ہیں لیکن اگر انکی شاخوں کو رگڑا جائے تو ان میں سے آگ نکلتی ہے اور یہ خدا کی بہت بڑی قدرت کی دلیل ہے ف صف باندھنے والوں سے یا تو مجاہد مراد ہیں جو میدان جنگ میں صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں ف ڈانٹنے والوں سے یا تو غازی مراد ہیں جو اپنے گھوڑوں کو ڈانٹ ڈانٹ کر کفار پر حملہ کرتے ہیں یا عالم ربانی جو لوگوں کو گناہ کرنے پر یا گناہ سے رکنے کیلئے ڈانٹتے ہیں ف قرآن پڑھنے والوں سے یا تو وہ لوگ مراد ہیں جو جنگ سے فارغ ہوکر تلاوت قرآن میں مصروف ہوتے ہیں یا عام پڑھنے والے چونکہ خدا نے ان صفات کے لوگوں کی قسمیں کھائی ہیں اس لئے سمجھنا چاہیے کہ اسکے نزدیک ان کی بڑی عظمت ہے "غور کرکر" کا لفظ جو ترجمے میں بڑھایا گیا ہے اس سے عبارت مقفٰے ہوگئی ہے دوسرے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ قرآن کا پڑھنا اسی صورت میں مفید ہوسکتا ہے اور اسکے پڑھنے سے جو غرض ہے وہ بھی پوری ہوسکتی ہے جب غور و فکر اور تدبر کیساتھ پڑھا جائے (بقیہ)

ہاں تم تو تعجب کرتے ہو اور یہ تمسخر کرتے ہیں (۱۲) اور جب انکو نصیحت دیجاتی ہی تو نصیحت قبول نہیں کرتے (۱۳) اور جب کوئی نشانی
دیکھتے ہیں تو ٹھٹھے کرتے ہیں (۱۴) اور کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہی (۱۵) بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوگئے تو کیا پھر
اٹھائے جائینگے (۱۶) اور کیا ہمارے باپ دادا بھی (جو) پہلے (ہو گزرے ہیں) (۱۷) کہدو کہ ہاں اور تم ذلیل ہوگے (۱۸) وہ تو زور کی
آواز ہوگی اور یہ اسوقت دیکھنے لگیں گے (۱۹) اور کہیں گے ہائے شامت یہی جزا کا دن ہے (۲۰) (کہا جائیگا کہ ہاں) فیصلے کا دن جسکو
تم جھوٹ سمجھتے تھے یہی ہے (۲۱) جو لوگ ظلم کرتے تھے انکو اور انکے ہمجنسوں کو اور جنکو وہ پوجا کرتے تھے (سب کو) جمع کرلو[1] (یعنی (۲۲)
جنکو) خدا کے سوا (پوجا کرتے تھے) پھر انکو جہنم کے رستے پر چلادو (۲۳) اور انکو ٹھیرائے رکھو کہ ان سے (کچھ) پوچھنا ہے (۲۴) تم کو کیا ہوا کہ
ایکدوسرے کی مدد نہیں کرتے (۲۵) بلکہ آج تو وہ فرمانبردار ہیں (۲۶) اور ایک دوسرے کیطرف رخ کرکے سوال (و جواب) کرینگے[2] (۲۷) کہیں گے کیا تمہیں
ہمارے پاس دائیں (اور بائیں) سے آتے تھے (۲۸) وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ایمان لانے والے نہ تھے (۲۹) اور ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا بلکہ
سرکش لوگ تھے (۳۰) سو ہمارے بارے میں ہمارے پروردگار کی بات پوری ہوگئی اب ہم مزے چکھیں گے (۳۱) ہم نے تمکو بھی گمراہ کیا (اور) ہم خود
بھی گمراہ تھے (۳۲) پس وہ اس روز عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہونگے (۳۳) ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں (۳۴) انکا یہ حال تھا کہ
جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو غرور کرتے تھے[3] (۳۵) اور کہتے تھے کہ بھلا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے کہیں اپنے
معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں (۳۶) (نہیں) بلکہ وہ حق لیکر آئے ہیں اور (پہلے) پیغمبروں کو سچا کہتے ہیں (۳۷) بیشک تم تکلیف دینے والے عذاب کا مزہ
چکھنے والے ہو (۳۸) اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملیگا جیسے تم کام کرتے تھے (۳۹) مگر جو خدا کے بندگان خاص ہیں (۴۰) یہی لوگ ہیں جنکے لئے روزی
مقرر ہے[4] (۴۱) (یعنی) میوے اور ان کا اعزاز کیا جائیگا (۴۲) نعمت کے باغوں میں (۴۳) ایکدوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہونگے (۴۴) شراب لطیف
کے جام کا انمیں دور چل رہا ہوگا (۴۵) جو رنگ کی سفید اور پینے والوں کیلئے (سراسر) لذت ہوگی (۴۶) نہ اس سے درد سر ہو اور نہ وہ اس سے متوالے ہونگے[5] (۴۷)

(صفحہ ۳۶۳ کا بقیہ) قرآن مجید کا نازل کرنے والا فرماتا ہی کتاب انزلناہ الیک مبارک لیدبروا آیاتہ ولیتذکر اولوا الالباب یعنی اے محمدؐ! یہ قرآن ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے تم پر نازل کی ہے مقصود یہ ہے کہ لوگ اسکی آیتوں میں غور کریں اور اہل عقل اس سے نصیحت پکڑیں ؛

موضح القرآن

لہ کہتے ہیں کہ ایک دن پیغمبر صلعم اپنی مجلس میں بیٹھے تھے اور کئی سردار قریش کے بھی حاضر تھے کہ ابی بن خلف کا ایک ہڈی پرانی گلی ہوئی ہاتھ میں لیکر ملتا ہوا آیا اور کہا کہ کون ہے جو اسے پھر دوبارہ درست کرے اور بنادے حضرت صلعم نے فرمایا کہ پروردگار بنادیگا خدا نے یہ آیت بھیجی ؛

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ یعنی بت پرست کو ساتھ بت پرست کے اور ستارہ پرست کو ساتھ ستارہ پرست کے اور اسی طرح کے یا نزدیکیوں ان کے کو یعنی شیطانوں سے باجود کہ ان کی کو کر کافر تھیں مراد ظلم کرنیوالوں سے ستمگار ہیں اور خلق کے ساتھ ظلم کے اور اوپر اپنے، اور حشر فرمائے کہ انکو موقف میں رکھیں مانند انکے کہ جیسے زانی کو ساتھ زانی کے اور شرابی کو ساتھ شرابی کے ؛
ٰہ یعنی سردار قوم کے اور ضعیف انکے آپس میں سوال کرینگے کہ یہ کیا حال ہے کہ ہم کو پیش آیا سر فرش

(بقیہ صفحہ ۳۶۶ پر)

اوران کے پاس[ملہ] عورتیں ہونگی جو نگاہیں نیچی رکھتی ہونگی اور آنکھیں بڑی بڑی (۴۸) گویا وہ محفوظ انڈے ہیں (۴۹) پھر وہ
ایک دوسرے کیطرف رخ کرکے سوال (وجواب) کریں گے (۵۰) ایک کہنے والا انمیں سے کہے گا کہ میرا ایک ہمنشیں تھا (۵۱) (جو
کہتا تھا کہ بھلا تم بھی ایسی باتوں کے باور کرنیوالوں میں ہو (۵۲) بھلا جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوگئے تو کیا ہمکو
بدلہ ملے گا؟ (۵۳) (پھر) کہے گا کہ بھلا تم (اسے) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو (۵۴) (اتنے میں) وہ (خود) جھانکے گا اور اسکو وسط دوزخ میں دیکھے گا (۵۵)
کہے گا کہ خدا کی قسم تو تو مجھے ہلاک ہی کرچکا تھا (۵۶) اور اگر میرے پروردگار کی مہربانی نہوتی تو میں بھی انمیں ہوتا جو (عذاب میں) حاضر
کئے گئے ہیں (۵۷) کیا (یہ نہیں کہ) ہم (آئندہ کبھی) مرنیکے نہیں (۵۸) ہاں (جو) پہلی بار مرنا (تھا سو مرچکے) اور ہمیں عذاب بھی نہیں ہونیکا (۵۹) بیشک یہ
بڑی کامیابی ہے (۶۰) ایسی ہی (نعمتوں) کیلئے عمل کرنیوالوں کو عمل کرنے چاہئیں (۶۱) بھلا یہ مہمانی اچھی ہے یا تھوہر کا درخت[ملہ] (۶۲) ہمنے اسکو
ظالموں کیلئے عذاب بنا رکھا ہے[سمہ] (۶۳) وہ ایک درخت ہے کہ جہنم کے اسفل میں اگے گا (۶۴) اسکے خوشے ایسے ہونگے جیسے شیطانوں کے سر (۶۵) سو وہ
اسی میں سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے (۶۶) پھر اس (کھانے) کیساتھ انکو گرم پانی ملاکر دیا جائیگا[ھہ] (۶۷) پھر انکو دوزخ کیطرف
لوٹایا جائیگا (۶۸) انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ ہی پایا (۶۹) سو وہ ان ہی کے پیچھے دوڑے چلے جاتے ہیں (۷۰) اور ان سے پیشتر بہت سے
پہلے لوگ بھی گمراہ ہوگئے تھے (۷۱) اور ہمنے انمیں متنبہ کرنے والے بھیجے (۷۲) سو دیکھ لو کہ جنکو متنبہ کیا گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا (۷۳) ہاں
خدا کے بندگان خاص (کا انجام بہت اچھا ہوا) (۷۴) اور ہمکو نوح نے پکارا سو دیکھ لو کہ ہم (دعا کو کیسے) اچھے قبول کرنے والے ہیں (۷۵)
اور ہمنے انکو اور ان کے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے نجات دی (۷۶) اور ان کی اولاد کو ایسا کیا کہ وہی باقی رہ گئے[ھہ] (۷۷) اور پیچھے آنے
والوں میں انکا ذکر (جمیل باقی) چھوڑ دیا (۷۸) (یعنے) تمام جہان میں (کہ) نوح پر سلام (۷۹) نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں (۸۰) بیشک وہ ہمارے مومن
بندوں میں سے تھے (۸۱) پھر ہمنے دوسروں کو ڈبو دیا (۸۲) اور ان ہی کے پیرؤں میں ابراہیم تھے (۸۳) جب وہ اپنے پروردگار کے پاس (عیب سے) پاک دل

(صفحہ ۳۶۱ کا بقیہ)
کرے ایک دوسرے کو [۲ملہ] یعنی
جس وقت کلمہ توحید کو سنتے ہیں
سرکشی نہیں کرتے کہنے اسکے سے
[۵ملہ] یعنی ظاہر نہ پوشیدہ [۶ملہ]
یعنے نہ بیچ اس شراب کے بہکنا ہوگا جیسے کہ
شراب دنیا کی میں ہے کہ فساد کرے اور
عقل کھودیوے اور نہ بہشتی اس شراب
سے بے عقل ہونگے اور عقل و ہوش
انکا دور نہ ہووے
(مخفی صفحہ کا نوٹ)

موضح القرآن

[لہ] یعنی بیچ مکانوں کے [۲لہ] زقوم
ایک درخت ہے بیچ ولایت تہامہ کے
کہ پتے چھوٹے رکھتا ہے اور میوہ
اس کا نہایت بے مزا اور کڑوا ہے
حق تعالے اس درخت کو کہ میوہ
اس کا مہمانی دوزخیوں کی ہووے
اور زبردستی انکو کھلاویں ساتھ اس
اسم کے نام رکھا [۳لہ] آزمائش اس
واسطے کہ جب انہوں نے سنا کہ زقوم
ایک درخت ہے دوزخ میں تو کہا کہ یہ
کس طرح ہو سکے حالانکہ آگ لوہے
کو گلاتی ہے اور نہ جانا کہ جو کوئی
قادر ہے اوپر پیدا کرنے حیوان
آتشی کے جیسے سمندر، وہ صاحب
قدرت ہے اوپر پیدا کرنے درخت
کے بیچ آگ کے اور نگاہ رکھنے
اسکے سوزش سے [۴لہ] یعنے
جب وہ زقوم کھاویں پانی گرم
اوپر اس کے ساتھ ان کے دیویں
تو ساتھ زقوم کے مل جاوے [۵لہ]
حدیث میں ہے کہ کشتی والوں کے
سوائے حام اور سام اور یافث
اور جورؤں انکی کے کوئی نہ رہا،
(بقیہ صفحہ ۳۶۳ پر)

لیکر آئے ﴿۸۴﴾ جب انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کن چیزوں کو پوجتے ہو ﴿۸۵﴾ کیوں جھوٹ بنا کر خدا کے سوا اور دو معبود
کے طالب ہو ﴿۸۶﴾ بھلا پروردگار عالم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ف۱ ﴿۸۷﴾ تب انہوں نے ستاروں کی طرف ایک نظر کی ف۲ ﴿۸۸﴾ اور کہا میں تو بیمار ہوں ﴿۸۹﴾ تب وہ
ان سے پیٹھ پھیر کر لوٹ گئے ﴿۹۰﴾ پھر ابراہیمؑ ان کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تم کھاتے کیوں نہیں ﴿۹۱﴾ تمہیں کیا ہوا ہے
تم بولتے نہیں ﴿۹۲﴾ پھر انکو داہنے ہاتھ سے مارنا (اور توڑنا) شروع کیا ﴿۹۳﴾ تو وہ لوگ انکے پاس دوڑتے ہوئے آئے ﴿۹۴﴾ انہوں نے کہا کہ تم ایسی چیزوں
کو کیوں پوجتے ہو جنکو خود تراشتے ہو ﴿۹۵﴾ حالانکہ تم کو اور جو تم بناتے ہو اسکو خدا ہی نے پیدا کیا ہے ﴿۹۶﴾ وہ کہنے لگے کہ اس کیلئے ایک
عمارت بناؤ پھر اسکو آگ کے ڈھیر میں ڈال دو ﴿۹۷﴾ غرض انہوں نے ان کے ساتھ ایک چال چلنی چاہی اور ہمنے ان ہی کو زیر کر دیا ﴿۹۸﴾ اور
ابراہیمؑ بولے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جانیوالا ہوں وہ مجھے رستہ دکھائیگا ﴿۹۹﴾ اے پروردگار مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) سعادتمندوں میں سے
(ہو) ﴿۱۰۰﴾ تو ہمنے انکو ایک نرم دل لڑکے کی خوشخبری دی ﴿۱۰۱﴾ جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچا تو ابراہیمؑ نے کہا کہ بیٹا میں خواب
میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تمکو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے، انہوں نے کہا کہ ابا جو آپکو حکم ہوا ہے وہی کیجئے
خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابرین میں پائیں گے ﴿۱۰۲﴾ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے ف۳ کو ماتھے کے بل لٹا دیا ﴿۱۰۳﴾ تو ہمنے انکو پکارا
کہ اے ابراہیمؑ ﴿۱۰۴﴾ تمنے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۰۵﴾ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی ﴿۱۰۶﴾ اور ہمنے
ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا ف۴ ﴿۱۰۷﴾ اور پیچھے آنیوالوں میں ابراہیمؑ کا (ذکر خیر باقی) چھوڑ دیا ﴿۱۰۸﴾ کہ ابراہیمؑ پر سلام ہو ﴿۱۰۹﴾ نیکوکاروں کو ہم
ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۱۰﴾ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ﴿۱۱۱﴾ اور ہمنے انکو اسحاقؑ کی بشارت بھی دی کہ وہ نبی (اور) نیکوکاروں میں سے (ہونگے) ﴿۱۱۲﴾
اور ہمنے ان پر اور اسحاقؑ پر برکتیں نازل کی تھیں اور ان دونوں کی اولاد میں سے نیکوکار بھی ہیں اور اپنے آپ پر صریح ظلم کرنیوالے (یعنی گنہگار) بھی
ہیں ﴿۱۱۳﴾ اور ہمنے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر بھی احسان کئے ﴿۱۱۴﴾ اور انکو اور انکی قوم کو مصیبت عظیمہ سے نجات بخشی ﴿۱۱۵﴾ اور ان کی مدد کی تو وہ

(صفحہ ۳۶۲ کا بقیہ)
اور ساری خلقت نسل ان کی
ہیں، سام باپ عرب اور فارس
اور روم کا ہے اور یافث باپ ترک
اور خزر اور سقلاب کا اور حام
باپ ہند اور حبش اور زنگ اور
بربر کا ہے ۔ (صفحہ ھذا کا نوٹ)
ف۱ کیا وہ تم کو شرک کرنے پر
پکڑیگا نہیں اور یونہی چھوڑ دیگا۔
ف۲ پھر وہ لوگ میلے میں جانے
لگے تو حضرت ابراہیمؑ سے کہنے لگے کہ
ہمارے ساتھ میلے میں چلئے چونکہ
وہ لوگ اس بات کے معتقد تھے
کہ دنیا کا کارخانہ ستاروں کی گردش
سے چل رہا ہے، اس لئے حضرت
ابراہیمؑ نے ستاروں پر ایک نظر
کی، تاکہ وہ یہ سمجھیں کہ جو کیفیت
آپ پر گزرے گی وہ ستاروں کی
گردش سے ہوگی، تو آپ نے کہا
کہ میں تو بیمار ہوں، یہ عذر سن کر وہ
چل دیئے ادھر ان کا جانا ہوا
ادھر آپ نے ان کے بتوں کی طرف
توجہ کی اور ان کو توڑ ڈالا ۱۲
ف۳ اسمیں اختلاف ہے کہ بیٹے سے
اسمٰعیلؑ مراد ہیں یا اسحاقؑ اکثر
مفسروں کے نزدیک اسمٰعیلؑ مراد
ہیں اور یہی صحیح ہے ۱۲ ف۴ کہتے ہیں
کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ
کو ذبح کرنے کے لئے بڑی کوشش کی
مگر چھری نے جس کو بار بار تیز کرتے
رہے کچھ کام نہ آیا، آخر چھری
زور سے چلاتے چلاتے ایک دفعہ
ایسی آواز آئی کہ گویا کوئی چیز
کٹ گئی ہے، خون بہنے لگا ہے
تب آپ نے اپنی آنکھوں پر سے پٹی
(بقیہ صفحہ ۳۶۴ پر)

غالب ہو گئے ۱۱۶ اور ان دونوں کو کتاب واضح (المطالب) عنایت کی ۱۱۷ اور انکو سیدھا رستہ دکھایا ۱۱۸ اور پیچھے آنیوالوں میں انکا
ذکر (خیر باقی) چھوڑ دیا ۱۱۹ کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ۱۲۰ بیشک ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۱۲۱ وہ دونوں ہمارے
مومن بندوں میں سے تھے ۱۲۲ اور الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھے ۱۲۳ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں ۱۲۴
کیا تم بعل کو پکارتے اور اسی پوجتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنیوالے کو چھوڑ دیتے ہو ۱۲۵ (یعنی) خدا کو جو تمہارا اور تمہارے
اگلے باپ دادا کا پروردگار ہے ۱۲۶ تو ان لوگوں نے انکو جھٹلا دیا سو وہ (دوزخ میں) حاضر کئے جائیں گے ۱۲۷ ہاں خدا کے بندگان خاص (مبتلائے
عذاب نہیں) ہونگے ۱۲۸ اور انکا ذکر خیر پچھلوں میں (باقی) چھوڑ دیا ۱۲۹ کہ الیاسین پر سلام ۱۳۰ ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ
دیتے ہیں ۱۳۱ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ۱۳۲ اور لوط بھی پیغمبروں میں سے تھے ۱۳۳ جب ہمنے انکو اور ان کے گھر والوں کو سب کو
(عذاب سے) نجات دی ۱۳۴ مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ جانیوالوں میں تھی ۱۳۵ پھر ہمنے اوروں کو ہلاک کر دیا ۱۳۶ اور تم دن کو بھی ان کی بستیوں
کے پاس سے گزرتے رہتے ہو ۱۳۷ اور رات کو بھی تو کیا تم عقل نہیں رکھتے ۱۳۸ اور یونس بھی پیغمبروں میں سے تھے ۱۳۹ جب بھاگ کر بھری
ہوئی کشتی میں پہنچے ۱۴۰ اسوقت قرعہ ڈالا تو انہوں نے زک اٹھائی ۱۴۱ پھر مچھلی نے انکو نگل لیا اور وہ (قابل) ملامت (کام) کرنیوالے تھے ۱۴۲
پھر اگر وہ (خدا کی) پاکی بیان نہ کرتے ۱۴۳ تو اس روز تک کہ لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اسی کے پیٹ میں رہتے ۱۴۴ پھر ہمنے انکو جبکہ وہ بیمار تھے
فراخ میدان میں ڈال دیا ۱۴۵ اور ان پر کدو کا درخت اگایا ۱۴۶ اور انکو لاکھ یا اس سے زیادہ (لوگوں) کیطرف (پیغمبر بنا کر)
بھیجا ۱۴۷ تو وہ ایمان لے آئے سو ہم بھی انکو (دنیا میں) ایک وقت (مقرر) تک فائدے دیتے رہے ۱۴۸ انسے پوچھو تو کہ بھلا تمہارے پروردگار کیلئے
تو بیٹیاں اور ان کیلئے بیٹے ۱۴۹ یا ہمنے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور وہ (اسوقت) موجود تھے ۱۵۰ دیکھو یہ اپنی جھوٹ بنائی ہوئی بات کہتے ہیں ۱۵۱
کہ خدا کے اولاد ہے کچھ شک کہ یہ جھوٹے ہیں ۱۵۲ کیا اس نے بیٹوں کی نسبت بیٹیوں کو پسند کیا ہے ۱۵۳ تم کیسے لوگ ہو کس طرح کا فیصلہ کرتے ہو ۱۵۴

(صفحہ ۳۶۳ سے آگے)
کھول دی جو ذبح کرتے وقت
اس لئے باندھ لی تھی کہ کہیں محبت
پدری جوش میں آئے اور خدا تعالیٰ
کے حکم کی تعمیل میں لغزش نہ ہو جائے
دیکھا تو ایک دنبہ مذبوح پڑا ہے
اور حضرت اسمٰعیل پاس صحیح سالم
کھڑے ہیں اسی دنبہ کی نسبت
خدا نے فرمایا کہ ایک بڑی قربانی
کو ہم نے ان کا فدیہ دیا۔

موضح القرآن

۱ یعنی نسل اس کی سے بھی
ایمان لانیوالے نیکی کرنیوالے
ہوویں اور کافر اور ظالم بھی۔
۲ یعنی فرعون کے ہاتھ سے چھڑا دیا

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی توریت ۲ بعل
ایک بت تھا بیتل گز قد
اس کا اور چار منہ رکھتا تھا
۳ یعنی کافر قوم اسی کی کے ۴
ایمان ایک اسم جامع ہے سب
کمالات ظاہر اور باطن کا ۵
یونس کو خدا تعالیٰ نے اور پانچ نینوا
کے کہ ایک شہر ہے شہر موصل
کے سے بھیجا قوم اس کی نے اسکو
جھٹلایا اس نے عذاب مانگا
اور قوم سے باہر گیا اور پیچھے ظاہر
ہونے عذاب کے قوم یونس کی ایمان
لائی اور عذاب دور ہوا یونس
نے اس حال سے خبر پائی اور اسنے وعدہ
دیا تھا کہ عذاب ساتھ تمہارے
اترے گا پس اندیشہ کیا اس
بات کے سے کہ لوگ اسکو ساتھ
جھوٹ کے نسبت نہ دیویں
متوجہ طرف دریا کے ہوا۔
(بقیہ صفحہ ۳۶۵ پر)

بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے ﴿۱۵۵﴾ یا تمہارے پاس کوئی صریح دلیل ہے ﴿۱۵۶﴾ اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب پیش کرو ﴿۱۵۷﴾ اور انہوں نے خدا
میں اور جنّوں میں رشتہ مقرر کیا حالانکہ جنات جانتے ہیں کہ وہ (خدا کے سامنے) حاضر کئے جائینگے ﴿۱۵۸﴾ یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں خدا اس سے پاک
ہے ﴿۱۵۹﴾ مگر خدا کے بندگان خالص (مبتلائے عذاب نہیں ہونگے) ﴿۱۶۰﴾ سو تم اور جنکو تم پوجتے ہو ﴿۱۶۱﴾ خدا کے خلاف بہکا نہیں سکتے ﴿۱۶۲﴾ مگر اسکو جو جہنم
میں جانیوالا ہے ﴿۱۶۳﴾ اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا مقام مقرر ہے ﴿۱۶۴﴾ اور ہم صف باندھے رہتے ہیں ﴿۱۶۵﴾ اور (خدائے) پاک (ذات)
کا ذکر کرتے رہتے ہیں ﴿۱۶۶﴾ اور یہ لوگ کہا کرتے تھے ﴿۱۶۷﴾ کہ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی ﴿۱۶۸﴾ تو ہم
خدا کے خالص بندے ہوتے ﴿۱۶۹﴾ لیکن (اب) اس سے کفر کرتے ہیں سو عنقریب انکو اس کا نتیجہ معلوم ہو جائیگا ﴿۱۷۰﴾ اور اپنے پیغام پہنچانے والے
بندوں سے ہمارا وعدہ ہو چکا ہے ﴿۱۷۱﴾ کہ وہی (مظفر و) منصور ہیں ﴿۱۷۲﴾ اور ہمارا لشکر غالب رہے گا ﴿۱۷۳﴾ تو ایک وقت تک ان سے اعراض کئے
رہو ﴿۱۷۴﴾ اور انہیں دیکھتے رہو یہ بھی عنقریب (کفر کا انجام) دیکھ لیں گے ﴿۱۷۵﴾ کیا یہ ہمارے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں ﴿۱۷۶﴾
مگر جب وہ ان کے میدان میں آ اتریگا تو جن کو ڈر سنا دیا گیا تھا ان کیلئے برا دن ہوگا ﴿۱۷۷﴾ اور ایک وقت تک ان سے منہ
پھیرے رہو ﴿۱۷۸﴾ اور دیکھتے رہو یہ بھی عنقریب (نتیجہ) دیکھ لیں گے ﴿۱۷۹﴾ یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں تمہارا پروردگار
جو صاحب عزت ہے اس سے (پاک ہے) ﴿۱۸۰﴾ اور پیغمبروں پر سلام ﴿۱۸۱﴾ اور سب طرح کی تعریف خدائے رب العالمین کو سزاوار ہے ﴿۱۸۲﴾

سورۂ ص مکی ہے اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ص قسم ہے اس قرآن کی جو نصیحت دینے والا ہے (کہ تم حق پر ہو) ﴿۱﴾ مگر جو لوگ کافر ہیں وہ غرور اور مخالفت میں ہیں ﴿۲﴾ ہم نے ان سے
پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر دیا تو وہ (عذاب کے وقت) لگے فریاد کرنے اور وہ رہائی کا وقت نہیں تھا ﴿۳﴾ اور انہوں نے تعجب کیا کہ
انکے پاس ان ہی میں سے ہدایت کرنیوالا آیا اور کافر کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر ہے جھوٹا ﴿۴﴾ کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود

(صفحہ ۳۶۴ کا بقیہ نوٹ)

ے جب یونسؑ ادھر کنارے دریا کے پہنچے تو سوداگر کشتی پر سوار ہو رہے تھے یونسؑ بھی ان کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے اور جس وقت کشتی درمیان دریا کے پہنچی تو کھڑی ہو گئی ملاحوں نے کہا کہ ایک بندہ بھاگا ہوا اس کشتی میں ہے کہ کشتی نہیں چلتی یونسؑ نے فرمایا کہ بندہ بھاگا ہوا میں ہوں اور دستور اس قوم کا یہ تھا کہ بندے بھاگے ہوئے کو دریا میں ڈالتے تھے تو کشتی چلتی تھی جب یونسؑ نے اس بات میں مبالغہ بہت کیا اور قوم نے یقین دیکھا تو فرمایا کہ قرعہ نکالیں، پس قرعہ نکالیں پس ملاح ڈالا ملاح نے تین بار تینوں بار قرعہ اوپر نام یونسؑ کے نکلا، کشتی والوں نے ان کو اٹھا کر قصد کیا کہ بیچ دریا کے ڈالیں، اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو وحی بھیجی تا آگے اس کشتی کے آکر منہ کھولا، ملاح ان کو دوسری طرف لیگئے مچھلی اس طرف کو ظاہر ہوئی پس ناچار انکو دریا میں ڈال دیا ﴿۸﴾ یعنی ناتواں ایسے تھے جیسے لڑکا ماں کے پیٹ سے پیدا ہووے ﴿۹﴾ خاصیت کدو کے پتوں کی یہ ہے کہ مکھی پاس نہ آوے اللہ تعالیٰ نے انکو ساتھ درخت یقطین کے یعنی کدو کے ڈھانکا تاکہ محفوظ مکھیوں کے سے اور گرمی دھوپ کی سے بے خطر ہوں ﴿۱۰﴾ مراد بنو خزاعہ اور بنو ملیح اور جہینہ ہیں کہ فرشتوں کو بیٹیاں خدا کی کہتے تھے ؛

بنا دیا، یہ تو بڑی عجیب بات ہے ۵ تو ان میں جو معزز تھے وہ چل کھڑے ہوئے (اور بولے) کہ چلو اور اپنے معبودوں (کی پوجا) پر قائم رہو
بیشک یہ ایسی بات ہے جس سے (تم پر شرف و فضیلت) مقصود ہے ۶ یہ پچھلے مذہب میں ہم نے کبھی سنی ہی نہیں،
یہ بالکل بنائی ہوئی بات ہے، ۷ کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت (کی کتاب) اتری ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ میری نصیحت کی
کتاب سے شک میں ہیں ۸ بلکہ انہوں نے ابھی میرے عذاب کا مزا نہیں چکھا، کیا ان کے پاس تمہارے پروردگار کی رحمت کے خزانے
ہیں جو غالب اور بہت عطا کرنیوالا ہے ۹ یا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اُن (سب) پر ان ہی کی حکومت ہے تو چاہیئے
کہ رسیاں تان کر (آسمانوں پر) چڑھ جائیں ۱۰ یہاں شکست کھائے ہوئے گروہوں میں سے یہ بھی ایک لشکر ہے ۱۱ ان سے پہلے نوح
کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون (اور اس کی قوم کے لوگ) بھی جھٹلا چکے ہیں ۱۲ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن کے رہنے والے بھی
یہی وہ گروہ ہیں ۱۳ (ان) سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو میرا عذاب (ان پر) آ واقع ہوا ۱۴ اور یہ لوگ تو صرف ایک زور کی آواز کا
جس میں (شروع ہوئے پیچھے) کچھ وقفہ نہیں ہوگا انتظار کرتے ہیں ۱۵ اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو ہمارا حصہ حساب
کے دن سے پہلے ہی دیدے ۱۶ اے پیغمبر یہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو صاحب قوت تھے (اور)
۱۸ بیشک وہ رجوع کرنیوالے تھے ۱۷ ہم نے پہاڑوں کو ان کے زیر فرمان کر دیا تھا کہ صبح و شام ان کے ساتھ (خدائے) پاک (کا) ذکر کرتے تھے
اور پرندوں کو بھی کہ جمع رہتے تھے سب ان کے فرمانبردار تھے ۱۹ اور ہم نے ان کی بادشاہی کو مستحکم کیا اور ان کو حکمت عطا کی اور خصومت کی
بات کا فیصلہ (سکھایا) ۲۰ بھلا تمہارے پاس ان جھگڑنے والوں کی بھی خبر آئی ہے جب وہ دیوار پھاند کر عبادتخانے میں داخل ہوئے ۲۱
جس وقت وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ ان سے گھبرا گئے انہوں نے کہا کہ خوف نہ کیجئے ہم دونوں کا ایک مقدمہ ہے کہ ہم میں سے ایک نے
دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہم میں انصاف کا فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے گا اور ہمکو سیدھا رستہ دکھا دیجئے ۲۲ (کیفیت یہ ہے کہ)

(صفحہ ۳۶۵ کا نوٹ)

موضح القرآن

لے یعنی اس بات پر غور نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے جورو اور بیٹی سے، اس واسطے کہ بیٹا ہوتا ہے اس سے کہ وہ بھی بیٹا کسی کا ہووے، اور اللہ تعالیٰ اس بات سے پاک ہے کہ مثل اور مانند اپنے نہیں رکھتا، وہ نہ باپ کسی کا نہ بیٹا ۲ے یعنی نسبت خویشی کی ہے اور جننے بیٹی کی سر ۳ے یعنی روز ازل سے لکھا گیا ہے وہ دوزخیوں میں ۴ے شیخ ابوبکر وراق قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ مراد مقام سے راستہ ہے جیسے بیم اور امید اور محبت اور رضا ۵ے یعنی دنیا میں صف باندھ کر کھڑے ہونیوالے ہیں نماز میں اور ساتھ پاکی کے یاد کرنیوالے ہیں خدا کو ۶ے یعنے تا وقت قتال کے یا وقت وعدہ نصرت کے تک کہ دن بدر کا ہے یا دن فتح کا ۷ے اس آیت میں بندوں کو تعلیم تسبیح کرنے کی اور حمد کرنے کی دی ہے اور امام محی السنۃ نے معالم التنزیل ساتھ اسناد اپنی کے امیر المومنین علی سے نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے یہ کہ پورا دیا ثواب اسکا چاہیئے کہ آخر کلام اس کا مجلس اس کی سے یہ آیت ہووے یعنی ہر وقت یہ آیت ہووے یعنی ہر وقت یہ آیت پڑھے ۸ے حروف اس کے بہت معنی ہیں اگر چاہے تفسیر حسینی میں ملاحظہ کرے ۹ے عادت مکہ کے کافروں کی یہ تھی کہ جس وقت بیچ لڑائی کے ان پر

(بقیہ صفحہ ۳۶۷ پر)

یہ میرا بھائی ہے کہ اس کے (ہاں) ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے (پاس) ایک دنبی ہے یہ کہتا ہے کہ یہ بھی میرے حوالے کر دے اور
گفتگو میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے ﴿٢٣﴾ انہوں نے کہا کہ یہ جو تیری دنبی مانگتا ہے کہ اپنی دنبیوں میں ملا لے بیشک تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر
شریک ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں، ہاں جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں، اور داؤدؑ نے
خیال کیا کہ (اس واقعہ سے) ہم نے انکو آزمایا ہے تو انہوں نے اپنے پروردگار سے مغفرت مانگی اور جھک کر گر پڑے اور (خدا کی طرف) رجوع کیا، ﴿٢٤﴾ ع سجدہ
تو ہم نے انکو بخش دیا اور بیشک ان کیلئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے ﴿٢٥﴾ اے داؤدؑ! ہم نے تمکو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں
انصاف کے فیصلے کیا کرو، اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں خدا کے رستے سے بھٹکا دیگی، جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں
ان کیلئے سخت عذاب (تیار) ہے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ﴿٢٦﴾ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کائنات ان میں ہے اسکو خالی
از مصلحت نہیں پیدا کیا، یہ ان کا گمان ہے جو کافر ہیں سو کافروں کیلئے دوزخ کا عذاب ہے ﴿٢٧﴾ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے
کیا انکو ہم انکی طرح کر دیں گے جو ملک میں فساد کرتے ہیں یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے ﴿٢٨﴾ (یہ) کتاب جو ہم نے تم پر نازل
کی ہے بابرکت ہے تاکہ لوگ اسکی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل عقل نصیحت پکڑیں ﴿٢٩﴾ اور ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ عطا کئے
بہت خوب بندے (تھے اور) وہ (خدا کی طرف) رجوع کرنیوالے تھے ﴿٣٠﴾ جب انکے سامنے شام کو خاصے کے گھوڑے پیش کئے گئے ﴿٣١﴾ تو
کہنے لگے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل ہو کر) مال کی محبت اختیار کی یہاں تک کہ (آفتاب) پردے میں چھپ گیا ﴿٣٢﴾
(بولے کہ) ان کو میرے پاس واپس لے آؤ پھر انکی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے ﴿٣٣﴾ اور ہم نے سلیمانؑ کی آزمائش کی اور ان کے
تخت پر ایک دھڑ ڈال دیا پھر انہوں نے (خدا کی طرف) رجوع کیا ﴿٣٤﴾ (اور) دعا کی کہ اے پروردگار مجھے مغفرت کر اور مجھکو
ایسی بادشاہی عطا کر کہ میرے بعد کسی کو شایاں نہ ہو بیشک تو بڑا عطا فرمانیوالا ہے ﴿٣٥﴾ پھر ہم نے ہوا کو ان کے زیر فرمان کر دیا

(صفحہ ٣٦٥ کا بقیہ)
تنگی ہوتی تھی کہتے مناص مناص یعنی بھاگو بھاگو، اللہ تم خبر دیتا ہے کہ وقت اترنے عذاب روز بدر کے مناص مناص کہیں گے اور اس جگہ بھاگنے کو جگہ نہ ہوگی۔

(صفحہ ٣٦٦ کا نوٹ)
ف ١ بنی اسرائیل میں جو نفوس قدسیہ نبوت کے منصب جلیل کے فائز ہوتے تھے، انہی کے سر پر بادشاہت کا تاج بھی ہوتا تھا ان سلاطین بنی اسرائیل میں حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ خاص طور پر ممتاز ہیں، ایک مرتبہ ایک مقدمہ کے دو فریق جھگڑتے جھگڑتے داؤد خلیفۃ اللہ کی دارِ اقدس پر پہنچے لیکن چونکہ یہ دن آپکی عبادت کیلئے مخصوص تھا، پہریداروں نے انہیں روکا نہ جانے دیا، وہ دیوار پھاند کر اچانک عبادتخانے میں پہنچ گئے داؤدؑ گھبرائے کہ کہیں دشمن نہ ہوں جو بقصد قتل آگھسے ہوں، مگر وہ بولے آپ کچھ خوف نہ کیجئے، ہم اہل معاملہ ہیں" ظاہر ہے کہ اتنے بڑے جلیل القدر سلطان کی خلوت خانے میں کسی کا بے اجازت آنا، اور وہ بھی دیوار سے کود کر بے تحاشا آگھسنا بڑی جسارت تھی اور پھر انہوں نے اس خیرہ سری پر اکتفا نہ کیا بلکہ کہنے لگے کہ ہمارا انصاف کیجئے ساتھ فیصلہ کرنا، بے انصافی ہرگز نہ کرنا" حالانکہ حضرت خلیفۃ اللہ کی ذات گرامی سے کسی بے انصافی کا کوئی ادنیٰ احتمال نہ تھا، بہر حال حضرت داؤدؑ نے نہ تو ان کی توہین سلطانی کا

(بقیہ صفحہ ٣٦٨ پر)

کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے ان کے حکم سے نرم نرم چلنے لگتی ۳۶ اور دیووں کو بھی (انکے زیر فرمان کیا) وہ سب عمارتیں بنانے والے اور
غوطہ مارنے والے تھے ۳۷ اور اوروں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے ۳۸ (ہمنے کہا) یہ ہماری بخشش ہے (چاہو) تو احسان
کرو یا (چاہو تو) رکھ چھوڑو (تم سے) کچھ حساب نہیں ہے ۳۹ اور بیشک ان کیلئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے ۴۰ اور ہمارے
بندے ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ (بار الہا) شیطان نے مجھکو ایذا اور تکلیف دے رکھی ہے ۴۱ (ہمنے کہا کہ زمین پر
لات مارو (دیکھو) یہ (چشمہ نکل آیا) نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو (شیریں) ۴۲ اور ہمنے انکو اہل (و عیال) اور انکے ساتھ ان کے
برابر اور بخشے (یہ) ہماری طرف سے رحمت اور عقل والوں کیلئے نصیحت تھی ۴۳ اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اور اس سے مارو اور اپنی قسم توڑو
بیشک ہمنے ان کو ثابت قدم پایا بہت خوب بندے تھے بیشک وہ رجوع کرنیوالے تھے ۴۴ اور ہمارے بندوں ابراہیم اور
اسحٰق اور یعقوب کو یاد کرو جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے ۴۵ ہمنے انکو ایک (صفت) خاص (آخرت کے) گھر کی یاد سے ممتاز
کیا تھا ۴۶ اور وہ ہمارے نزدیک منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے ۴۷ اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو وہ سب نیک
لوگوں میں سے تھے ۴۸ یہ نصیحت ہے اور پرہیزگاروں کیلئے تو عمدہ مقام ہے ۴۹ ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے دروازے ان کیلئے کھلے
ہونگے ۵۰ انمیں تکیے لگائے بیٹھے ہونگے اور (کھانے پینے کیلئے) بہت سے میوے اور شراب منگواتے رہیں گے ۵۱ اور ان کے پاس نیچی نگاہ
رکھنے والی (اور) ہم عمر (عورتیں) ہونگی ۵۲ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا حساب کے دن کیلئے تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ۵۳ یہ ہمارا رزق ہے
جو کبھی ختم نہیں ہوگا ۵۴ یہ (نعمتیں تو فرمانبرداروں کیلئے ہیں) اور سرکشوں کیلئے برا ٹھکانا ہے ۵۵ (یعنی) دوزخ جسمیں وہ
داخل ہونگے اور وہ بری آرامگاہ ہے ۵۶ یہ کھولتا ہوا گرم پانی اور پیپ (ہے) اب اس کے مزے چکھیں ۵۷ اور اسی طرح کے اور بہت سے
(عذاب ہونگے) ۵۸ یہ ایک فوج ہے جو تمہارے ساتھ داخل ہوگی انکو خوشی نہ ہو یہ دوزخ میں جانیوالے ہیں ۵۹ کہیں گے بلکہ تم ہی کو خوشی نہ ہو

(ص ۳۶۶ کا بقیہ)
مقدمہ قائم کیا اور نہ زور سلطنت
سے ان متواتر گستاخیوں پر
دارو گیر فرمائی بلکہ نہایت ضبط و تحمل
کیساتھ فرمایا کہ اچھا بتاؤ کیا نزاع
ہے؟ انمیں سے ایک شخص بولا یا نبی اللہ
میرا یہ شریک کار ننانوے دنبیوں
کا مالک ہے اور میرے پاس صرف
ایک دنبی ہے لیکن یہ ایک دنبی
بھی مجھ سے چھیننے پر تلا ہوا ہے
اور بات بات میں مجھے دباتا ہے
آپنے فرمایا کہ یہ واقعی اسکی زیادتی ہے
اور اکثر شرکار کی عادت کہ اس
قسم کی زیادتیاں کیا کرتے ہیں
لیکن انبیاء علیہم السلام کی شان
معدلت گستری جس درجہ علیا کی مقتضی
تھی اسکی کسی قدر نادانستہ ایسی
خلاف ورزی ہوگئی کہ مدعا علیہ کا
بیان سُنے بغیر مدعی کے بیان کی
تائید فرما دی اس لئے متنبہ
ہوئے اور سر بسجود ہو کر درگاہ
رب العزت میں استغفار کرنے
لگے اس واقعے میں پیش آنے
میں رب العلمین کو آپکے صبر و تحمل
کا امتحان منظور تھا جسمیں آپ کامیاب
ہوئے البتہ چونکہ ایک ادنیٰ سی
فردگذاشت ہوگئی اس لئے
سجدہ میں سر رکھ کر استغفار کرنے
لگے بات تو صرف اتنی تھی لیکن
ہمارے بعض غیر محتاط مفسرین نے
انما فتنٰہ (داؤد نے خیال کیا
کہ ہم نے ان کا امتحان کیا ہے) کی تفسیر
میں بائبل کا یہ بیہودہ قصہ لکھکر
متذکرہ صدر واقعہ پر چسپاں
کر دیا ہے کہ داؤد علیہ السلام کی
(بقیہ ص ۳۶۹ پر)

تم ہی تو یہ (بلا) ہمارے سامنے لائے سو (یہ) برا ٹھکانا ہے ۶۰ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار جو اسکو ہمارے سامنے لایا ہی اسکو
دوزخ میں دونا عذاب دے ۶۱ اور کہیں گے کیا سبب ہے کہ (یہاں) ہم ان شخصوں کو نہیں دیکھتے جنکو بروں میں شمار کرتے تھے ۶۲
کیا ہم نے ان سے ٹھٹھا کیا ہے یا (ہماری) آنکھیں ان (کی طرف) سے پھر گئی ہیں ۶۳ بیشک یہ اہل دوزخ کا جھگڑنا برحق
ہے ۶۴ کہدو کہ میں تو صرف ہدایت کرنیوالا ہوں اور خدائے یکتا اور غالب کے سوا کوئی معبود نہیں ۶۵ جو آسمانوں اور
زمین اور جو مخلوق انمیں ہے سب کا مالک ہے غالب (اور) بخشنے والا ۶۶ کہدو کہ یہ ایک بڑی ہولناک چیز کی خبر ہے ۶۷ جسکو تم
دھیان میں نہیں لاتے ۶۸ مجھکو اوپر کی مجلس (والوں) کا جب وہ جھگڑتے تھے کچھ بھی علم نہ تھا ۶۹ میری طرف تو یہی
وحی کیجاتی ہی کہ میں کھلم کھلا ہدایت کرنیوالا ہوں ۷۰ جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سی انسان بنانیوالا
ہوں ۷۱ جب اسکو درست کرلوں اور اسمیں اپنی روح پھونکدوں تو اسکے آگے سجدے میں گر پڑنا ۷۲ تو تمام فرشتوں نے
سجدہ کیا ۷۳ مگر شیطان اکڑ بیٹھا اور کافر بن گیا ۷۴ (خدا نے) فرمایا کہ اے ابلیس جس شخص کو میں نے اپنے ہاتھوں سے
بنایا اسکے آگے سجدہ کرنے سی تجھے کس چیز نے منع کیا، کیا تو غرور میں آگیا یا اونچے درجے والوں میں تھا ۷۵ بولا کہ میں اس سے
بہتر ہوں (کہ) تو نے مجھکو آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سی بنایا ۷۶ فرمایا یہاں سے نکل جا، تو مردود ہی ۷۷ اور تجھ پر قیامت کے
دن تک میری لعنت (پڑتی) رہیگی ۷۸ کہنے لگا کہ میرے پروردگار مجھے اس روز تک کہ لوگ اٹھائے جائیں مہلت دے ۷۹ فرمایا تجھکو مہلت دیجاتی ہی ۸۰ اس
روز تک جس کا وقت مقرر ہے ۸۱ کہنے لگا مجھے تیری عزت کی قسم میں ان سب کو بہکاتا رہونگا ۸۲ سوا ان کے جو تیرے خالص بندے ہیں ۸۳ فرمایا
سچ (ہی) اور میں بھی سچ کہتا ہوں ۸۴ کہ میں تجھ سی اور جو انمیں سے تیری پیروی کرینگے سب سے جہنم کو بھر دونگا ۸۵ اے پیغمبر کہدو کہ میں تم سے
اس کا صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنیوالوں میں ہوں ۸۶ یہ قرآن تو اہل عالم کیلئے نصیحت ہے ۸۷ اور تمکو اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائیگا ۸۸

(بقیہ صفحہ ۳۶۶ کا بقیہ ۳۶۹ سے)
ننانوے بیویاں تھیں، ایک مرتبہ
اوریا نام ایک فوجی افسر کی نہایت
حسین وجمیل بیوی کو دیکھ کر
اس پر فریفتہ ہو گئے اور چاہا کہ
اسکو عقد زوجیت میں لاکر نبیوں
پوری کرلیں چنانچہ سپہ سالار کو
حکم دیا کہ اوریا کو لڑائی کی اگلی
صف میں کھڑا کرنا جب وہ مارا گیا
تو اس کی بیوی کو گھر میں ڈال لیا
رب العلمین نے دو فرشتوں کو انسانی
شکل میں آپکے پاس بھیجا،
جنہوں نے صورت مقدمہ پیش
کرکے آپ کو متنبہ کیا کہ آپکے
پاس تو پہلے ہی ننانوے بیبیاں
موجود تھیں آپنے غریب اوریا کی بیوی
بھی چھین لی، مگر ظاہر ہی کہ
اس قسم کی حرکتیں بدمعاشوں
اور غنڈوں کا شیوہ ہے نہ کسی شریف
انسان کا چہ جائیکہ کسی نبی معصوم
سے معاذ اللہ اس قسم کی حرکت
سرزد ہو انبیا علیہم السلام جو ہر قسم کے
صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے پاک تھے، وہ تو دنیا
سے بدی اور شرارت کا قلع قمع کرنے
آئے تھے اگر وہ بھی معاذ اللہ اس قسم
کی برائیوں کا ارتکاب کرتے تو
دنیا سے نیکی کا نام ونشان مٹ جاتا،
جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
الغرض یہ محض افترا اور بہتان عظیم
ہے جو کسی دشمن دین کا دماغی اختراع
ہے اسی بنا پر امیر المومنین حضرت علی نے
اعلان فرمایا تھا کہ جو کوئی داؤد
کیطرف وہ لغو قصہ منسوب کریگا جو اسرائیلی
داستان گوؤں نے مشہور کر رکھا ہی تو
اسکو ایکسو ساٹھ کوڑے لگائے جائینگے جو کہ
نبی پر بہتان باندھنے کی سزا ہی۔

سورۂ زمر مکی ہے اسمیں پچھتر شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

اس کتاب کا اتارا جانا خدائے غالب (اور) حکمت والے کیطرف سے ہے [۱] (۱) (اے پیغمبر!) ہمنے یہ کتاب تمہاری طرف سچائی کیساتھ نازل کی ہے تو
خدا کی عبادت کرو (یعنی) اسکی عبادت کو (شرک سے) خالص کر کے (۲) دیکھو خالص عبادت خدا ہی کیلئے (زیبا) ہے [۲] اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں
(وہ کہتے ہیں کہ) ہم انکو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہمکو خدا کا مقرب بنا دیں، تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں خدا انمیں ان کا
فیصلہ کر دیگا، بیشک خدا اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا ہے [۳] (۳) اگر خدا کسی کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق
میں سے جسکو چاہتا انتخاب کر لیتا، وہ پاک ہے وہی تو خدا ایکتا (اور) غالب ہے [۴] (۴) اسی نے آسمانوں اور زمین کو تدبیر کیساتھ پیدا کیا ہے
(اور) وہی رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے [۵] اور اسی نے سورج اور چاند کو بس میں کر رکھا ہے سب ایک وقت مقرر تک
چلتے رہیں گے، دیکھو وہی غالب (اور) بخشنے والا ہے (۵) اسی نے تمکو ایک شخص سے پیدا کیا پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا اور اسی نے
تمہارے لئے چارپایوں میں سے آٹھ جوڑے بنائے، وہی تمکو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں (پہلے) ایک طرح پھر دوسری طرح
تین اندھیروں میں بناتا ہے [۶] یہی خدا تمہارا پروردگار ہے اسی کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم
کہاں پھرے جاتے ہو؟ (٦) اگر ناشکری کرو گے تو خدا تم سے بے پروا ہے [۷] اور وہ اپنے بندوں کیلئے ناشکری پسند نہیں کرتا،
اور اگر شکر کرو گے تو وہ اسکو تمہارے لئے پسند کریگا، اور کوئی اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، [۸] پھر تمکو اپنے
پروردگار کیطرف لوٹنا ہے، پھر جو کچھ تم کرتے رہے وہ تم کو بتائے گا، وہ تو دلوں کی پوشیدہ باتوں تک سے
آگاہ ہے (۷) اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو پکارتا (اور) اسکی طرف دل سے رجوع کرتا ہے [۹] پھر جب وہ
اسکو اپنی طرف سے کوئی نعمت دیتا ہے تو جس کام کیلئے پہلے اسکو پکارتا تھا اسے بھول جاتا اور خدا کا شریک بنانے لگتا ہے [۱۰]

(صفحہ ۳٦٦ کا بقیہ)

موضح القرآن

[۱] چیز ہے اچنبھے کی اس واسطے کہ تین سو ساٹھ بت کہ ہم رکھتے ہیں کام ایک شہر مکہ کا نہیں کر سکتے ایک خدا کہ محمد کہتے ہیں کام تمام عالم کا کیونکر سرانجام کریگا [۲] یعنے کیونکر وہ ہمارے سے خاص ہو ساتھ وحی کے اور بزرگ قوم کے اس سے محروم رہیں [۳] یعنی کنجیاں نبوت کی بیچ ہاتھ کافروں کے نہیں ہیں کہ منع دیں اپنے کو دیویں بلکہ ایک بخشش خدا تعالیٰ کی ہے کرتا فضل اپنے سے جسکو چاہے دیوے [۴] حاصل کلام کا یہ کہ اگر کافروں کو بیچ ملک آسمان اور زمین کے اختیار اور قدرت ہے تو چاہیئے کہ چڑھ جاویں اوپر آسمان کے اور عرش پر قرار پکڑیں اور ساتھ تدبیر کاموں عالم کے مشغول ہوویں اور وحی جس کو چاہیں بھیجیں اور جس کو چاہیں دیویں [۵] مراد ان میخوں سے ملک مصر ہے، تشبیہ دی ملک اسکے کو ساتھ خیمے کے کہ ملنا ہیں اس کی ساتھ میخوں کے مضبوط ہوتی ہیں اور کہتے مراد میخیں ہیں کہ مومنوں کو ساتھ ان کے عذاب کرتا تھا [۶] یہ حکم ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہے [۷] تسبیح پہاڑوں کی اگرچہ عقل میں نہیں آتی لیکن قدرت اللہ تعالیٰ سے دور نہیں ؛

(صفحہ ۳٦٦ کا نوٹ)

[۱] یعنی جتنے بال بچے تھے وہ بھی دیئے اور اتنے ہی اور عطا کئے ۱۲ [۲] کہتے ہیں حضرت ایوبؑ کی بیوی نے کوئی ایسی حرکت کی یا آپ کو کوئی ایسی بات کہی جو آپکو ناگوار ہوئی تو آپنے قسم کھا لی کہ میں تجھکو (بقیہ ۳۷۱ پر)

تاکہ لوگوں کو اسکے رستے سے گمراہ کرے کہہ دو کہ (اے کافر نعمت) اپنی ناشکری سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالے پھر تو تُو
دوزخیوں میں ہوگا (8) بھلا مشرک اچھا ہے یا وہ جو رات کے وقتوں میں زمین پر پیشانی رکھکر اور کھڑے ہو کر
عبادت کرتا اور آخرت سے ڈرتا اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید رکھتا ہے کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں
رکھتے دونوں برابر ہوسکتے ہیں (اور) نصیحت تو وہی پکڑتے ہیں جو عقلمند ہیں (9) کہدو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو
اپنے پروردگار سے ڈرو جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کیلئے بھلائی ہے اور خدا کی زمین کشادہ ہے
جو صبر کرنیوالے ہیں ان کو بیشمار ثواب ملے گا (10) کہدو کہ مجھ سے ارشاد ہوا ہے کہ خدا کی عبادت کو خالص کر کے
اسکی بندگی کروں (11) اور یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ میں سب سے اول مسلمان بنوں (12) کہدو کہ اگر میں اپنے پروردگار کا حکم نہ مانوں تو
مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے (13) کہدو کہ میں اپنے دین کو (شرک سے) خالص کر کے خدا کی عبادت کرتا ہوں (14) تو تم اسکے سوا
جس کی چاہو پرستش کرو کہدو کہ نقصان اٹھانیوالے وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپکو اور اپنے گھر والوں کو نقصان
میں ڈالا دیکھو یہی صریح نقصان ہے (15) ان کے اوپر تو آگ کے سائبان ہونگے اور نیچے (اس کے) فرش ہونگے یہ وہ
(عذاب) ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو (16) اور جنہوں نے اس سے اجتناب کیا کہ
بتوں کو پوجیں اور خدا کی طرف رجوع کیا تو ان کیلئے بشارت ہے تو میرے بندوں کو بشارت سنادو (17) جو بات کو سنتے اور اچھی
باتوں کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں (18) بھلا جس
شخص پر عذاب کا حکم صادر ہوچکا تو کیا تم ایسے دوزخی کو مخلصی دے سکو گے (19) لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے
ڈرتے ہیں ان کے لئے اونچے اونچے محل ہیں جن کے اوپر بالا خانے بنے ہوئے ہیں (اور) ان کے نیچے

(صفحہ ۳۶۹ کا بقیہ منٹ ۳ سے آگے) سنو چھڑیاں مارونگا تو سنو سینکوں کی جھاڑو لیکر نبی کو مارو تم سیجی ہو جائیگی ۱۲

موضح القرآن

لے مراد اعمال اچھے اور علم نافع ہیں ظاہر کیا ساتھ ہاتھ کے عمل کر کہ اکثر ہاتھوں سے ہوتے ہیں اور ساتھ آنکھوں کے معرفت سے مراد ہے کہ قومی تر مددگاروں معارف کے سے آنکھیں ہیں یا مراد ہاتھوں سے قوت ہے بیچ طاعت کے اور مراد آنکھوں سے دیکھنا بیچ دین کے ٹلے اس واسطے مدنظر انبیا کا سوائے دیدار اللہ کے نہیں ہے اور وہ آخرت میں میسر ہوگا ٹلے بعضے اوپر اس کے ہیں کہ مراد اتراب سے عورتیں برابر کی ہیں جس میں لینے ایک کو اوپر دوسرے کے بزرگی نہ ہووے بیچ اس کے (صفحہ ۳۶۹ کا نوٹ)

موضح القرآن

لے یعنی بلال رض اور صہیب رض اور عمار رض ٹلے یعنی ہم نہیں دیکھتے انکو ٹلے یعنی فرشتے جس وقت جھگڑتے تھے بیچ شان آدم ع کی کہ کر آیا بناتا ہے تو منہ بیچ زمین کے پس اوپر نبوت میری کے دلیل روشن تر ہے کہ قصہ فرشتوں کا اور آدم ع کا بیان کرتا ہوں اوپر اس طرح کہ اگلی کتابوں میں مذکور ہے بغیر پڑھنے کتاب کے اور بے سنے استاد کے ٹلے مراد آدم ع ہیں ھے خدا نے روح میں بزرگی بخشی یعنی ساتھ ذات اپنی کے بزرگی اضافت کی واسطے پاکیزگی کے لے ذکر ہاتھ کا واسطے تحقیق اضافت خلقت آدم کے ہے (بقیہ صفحہ ۳۷۲ پر)

(نہریں بہ رہی ہیں (یہ) خدا کا وعدہ ہے خدا وعدے کیخلاف نہیں کرتا (۲۰) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا
آسمان سے پانی نازل کرتا پھر اس کو زمین میں چشمے بنا کر جاری کرتا پھر اس سے کھیتی اگاتا ہی جس کے طرح
طرح کے رنگ ہوتے ہیں پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تو تم اسکو دیکھتے ہو کہ زرد ہو گئی ہی پھر اسے چورا چورا کر دیتا
ہی بیشک اسمیں عقل والوں کیلئے نصیحت ہے (۲۱) بھلا جس شخص کا سینہ خدا نے اسلام کیلئے کھولدیا ہو[۱] اور وہ اپنے پروردگار
کیطرف سی روشنی پر ہو (تو کیا وہ سخت دل کافر کیطرح ہو سکتا ہی) پس ان پر افسوس ہے جن کے دل خدا کی یاد سے سخت ہو رہی
ہیں یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں (۲۲) خدا نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جسکی آیتیں باہم ملتی
جلتی (ہیں) اور دہرائی جاتی (ہیں)[۲] جو لوگ اپنے پروردگار سی ڈرتے ہیں ان کے بدن کے (اس سے) رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں
پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہو کر) خدا کی یاد کیطرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں[۳] یہی خدا کی ہدایت ہے وہ اس سے جسکو
چاہتا ہی ہدایت دیتا ہے[۴] اور جسکو خدا گمراہ کرے اسکو کوئی ہدایت دینے والا نہیں (۲۳) بھلا جو شخص قیامت کے دن اپنے منہ سی برے
عذاب کو روکتا ہو (کیا وہ ویسا ہو سکتا ہے جو چین میں ہو) اور ظالموں سے کہا جائیگا کہ جو کچھ تم کرتے رہی تھی اسکے مزے چکھو (۲۴) جو لوگ
انسی پہلی تھی انہوں نے بھی تکذیب کی تھی تو ان پر عذاب ایسی جگہ سی آ گیا کہ ان کو خبر ہی نہ تھی (۲۵) پھر انکو خدا نے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا
مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہی کاش یہ سمجھ رکھتے (۲۶) اور ہمنے لوگوں کے سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان فرمائی
ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں (۲۷) (یہ) قرآن عربی (ہی) جسمیں کوئی عیب (اور اختلاف) نہیں تاکہ وہ ڈر مانیں (۲۸) خدا ایک مثال بیان فرماتا ہی کہ ایک شخص ہے جسمیں
کئی (آدمی) شریک ہیں (مختلف المزاج اور) بدخو اور ایک آدمی خاص ایک شخص کا (غلام) ہی بھلا دونوں کی حالت برابر ہے (نہیں) الحمد للہ بلکہ اکثر لوگ نہیں
جانتے (۲۹) (ای پیغمبر) تم بھی مر جاؤ گے اور یہ بھی مر جائینگے[۵] پھر تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے جھگڑو گے (۳۰) اور جھگڑا فیصل کر دیا جائیگا (۳۱)

(صفحہ ۳۶۹ کا بقیہ ۳ آگے)
ساتھ حق سبحانہ تعالیٰ کے یعنے
ساتھ قدرت اپنی کے پیدا کیا
اسکو ہمنے بے مادر و پدر کے
۵ یعنی اولاد آدم کی کو
(صفحہ ۳۷۰ کا نوٹ)
۱ یعنے اس بات کو پسند نہیں کرتا
کہ اس کے بندے ہو کر اسکی ناشکری کریں،

موضح القرآن

۱ یعنی قرآن شریف اترا محمد پر خدا الہٰ کیطرف سی ۲ یعنی اسکی بندگی کیا چاہیئے سب کو چھوڑ کر ۳ یعنی قرآن جو سچا ہی جو اسکو جھوٹا کہے ایسے شخص کو اللہ تم سیدھی راہ دین کی سی گمراہی میں خراب کرتا ہی ۴ یعنی جاڑے کے موسم میں جب دن چھوٹے ہوتے ہیں اور راتیں بڑی ۵ یعنی گرمی کے موسم میں جب دن بڑے ہوتے ہیں اور راتیں چھوٹی ۶ ایک اندھیرا ماں کے پیٹ کا دوسرے پیٹ کا اندر جگہ بچے کی رہنے کی تیسرے اسمیں جھلی جسمیں بچہ ہوتا ہے۔ ۷ یعنی کچھ تمہاری بندگی کرنے کا نفع نہیں خدا تعالیٰ کو اور تمہارے کافر ہونے سے نقصان نہیں ۸ یعنی کوئی کسی کا عذاب اپنے اوپر نہ لیوے گا۔ ۹ یعنی مصیبت کے وقت بتوں کا پوجنا بھول کر خدا تعالیٰ کی طرف دل سے رجوع ہو کر دعا مانگے ۱۰ یعنی بتوں کو پوجنا شروع کرے۔

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو خدا پر جھوٹ بولے اور سچی بات جب اس کے پاس پہنچ جائے
تو اسے جھٹلائے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے؟[۱] (۳۲) اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اسکی
تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں [۲] (۳۳) وہ جو چاہیں گے اُن کیلئے اُن کے پروردگار کے پاس (موجود)
ہے نیکوکاروں کا یہی بدلہ ہے (۳۴) تاکہ خدا ان سے برائیوں کو جو انہوں نے کیں دور کر دے اور نیک کاموں کا جو وہ
کرتے رہے ان کو بدلہ دے (۳۵) کیا خدا اپنے بندوں کو کافی نہیں؟ اور یہ تم کو اُن لوگوں سے جو اس کے سوا ہیں
(یعنی غیر خدا سے) ڈراتے ہیں، اور جسکو خدا گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں [۳] (۳۶) اور جسکو خدا ہدایت
دے اسکو کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں، کیا خدا غالب (اور) بدلہ لینے والا نہیں ہے؟ [۴] (۳۷) اور اگر تم اُن سے پوچھو کہ آسمانوں
اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو کہدیں کہ خدا نے۔ کہو کہ بھلا دیکھو تو جنکو تم خدا کے سوا پکارتے ہو اگر خدا مجھکو کوئی
تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ اس تکلیف کو دور کر سکتی ہیں یا اگر مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو وہ اسکی مہربانی کو روک
سکتے ہیں؟ کہدو کہ مجھے خدا ہی کافی ہے، بھروسا رکھنے والے اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں (۳۸) کہدو کہ اے قوم!
تم اپنی جگہ پر عمل کئے جاؤ میں (اپنی جگہ) عمل کئے جاتا ہوں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا (۳۹)
کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے گا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب نازل ہوتا ہے [۵] (۴۰) ہم نے تم پر
کتاب [۶] لوگوں (کی ہدایت) کیلئے سچائی کے ساتھ نازل کی ہے، تو جو شخص ہدایت پاتا ہے تو
اپنے (بھلے کے) لئے اور جو گمراہ ہوتا ہے اپنا ہی نقصان کرتا ہے (اور) اے پیغمبر! تم ان کے ذمہ دار
نہیں ہو [۵] (۴۱) خدا لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو مرے نہیں

(صفحہ ۳۷۱ کا نوٹ)
ف ا جس لفظ کا ترجمہ کیا گیا ہے وہ ظُلَل ہے ظُلَل ظُلَّۃ کی جمع ہے ظُلَّہ اس چیز کو کہتے ہیں جو سایہ کرے جیسے بادل یا چھتری وغیرہ جب اس کا اطلاق اوپر کی چیز پر ہوگا تو اسے سائبان کہیں گے جیسے اسی آیت میں پہلے ظُلَل کا ترجمہ سائبان کیا گیا ہے لیکن چونکہ یہاں وہ نیچے کی چیز پر بولا گیا ہے اس لئے اس مقام پر ہم نے روزمرہ زبان کے لحاظ سے فرش ترجمہ کیا گیا ہے قرآن مجید میں جو سائبان اور فرش یعنی اوپر اور نیچے کی دونوں چیزوں پر ظُلَل کا لفظ بولا گیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اہلِ عرب ایک چیز کا نام اسکی ضد پر بھی رکھ لیتے ہیں۔ [۲] یعنے جن باتوں کے کرنے کا انکو حکم دیا گیا ہے وہ کرتے ہیں اور جن کو منع کیا گیا ہے وہ نہیں کرتے یہ دونوں اچھی باتیں ہیں۔

موضح القرآن

[۱] تو ہزار برس کا عیش قیامت کے عذاب کے مقابلہ میں جو ہمیشہ رہیگا تھوڑا ہے [۲] یعنی جو کوئی ایمان لایا اور اچھے کام کئے اس کیواسطے آخرت میں بھلائی ہے [۳] یعنی جو لوگ مصیبت میں یا عبادت کی سختی میں صبر کرتے ہیں اور گلہ مصیبت کا اور کاہلی عبادت میں نہیں کرتے ان کو بے نہایت نعمتیں ملیں گی [۴] وہ دن قیامت کا ہے

۱۲

ان کی (روحیں) سوتے میں (قبض کر لیتا ہی) پھر جن پر موت کا حکم کر چکتا ہی انکو روک رکھتا ہی اور باقی روحوں کو ایک وقت مقرر تک کیلئے چھوڑ دیتا ہے، جو لوگ فکر کرتے ہیں ان کے لئے اسمیں نشانیاں ہیں[1] (۴۲)

کیا انہوں نے خدا کے سوا اور سفارشی بنا لئے ہیں؟ کہو کہ خواہ وہ کسی چیز کا بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ (کچھ) سمجھتے ہی ہوں (۴۳) کہدو کہ سفارش تو سب خدا ہی کے اختیار میں ہے[2] اسی کیلئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، پھر تم اسی کیطرف لوٹ کر جاؤ گے[3] (۴۴) اور جب تنہا خدا کا ذکر کیا جاتا ہے، تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل منقبض ہو جاتے ہیں اور جب ان کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہی تو خوش ہو جاتے ہیں (۴۵) کہو کہ اے خدا (اے) آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنیوالے (اور) پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں فیصلہ کرے گا[4] (۴۶) اور اگر ظالموں کے پاس وہ سب (مال و متاع) ہو جو زمین میں ہے[5] اور اس کے ساتھ اسی قدر اور ہو تو قیامت کے روز برے عذاب (سی مخلصی پانے) کے بدلے میں دے دیں، اور ان پر خدا کی طرف سے وہ امر ظاہر ہو جائیگا جس کا انکو خیال بھی نہ تھا[6] (۴۷) اور انکے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس عذاب کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ انکو آ گھیرے گا (۴۸) جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہی تو ہمیں پکارنے لگتا ہے، پھر جب ہم اسکو اپنی طرف سے نعمت بخشتے ہیں تو کہتا ہی کہ یہ تو مجھے (میرے) علم (و دانش) کی سبب ملی ہی (نہیں) بلکہ وہ آزمائش ہے مگر انمیں سے اکثر نہیں جانتے (۴۹) جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی یہی کہا کرتے تھے[7] تو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اُن کے کچھ بھی کام نہ آیا[8] (۵۰) ان پر ان کے اعمال کے وبال پڑ گئے اور جو لوگ ان میں سے ظلم کرتے

(صفحہ ۳۷۲ کا نوٹ)

ف کافر اس بات کے متمنی اور منتظر تھے کہ حضرت صلعم کا رشتۂ حیات منقطع ہو جائے، خدائے تعالیٰ نے حضرت سے فرمایا کہ بقائے جاودانی تمہارے لئے بھی نہیں ہے اور ان لوگوں کیلئے بھی نہیں ہے موت تم کو بھی آئیگی اور ان کو بھی گورستان میں لیجائیگی پھر ان کا تمہاری موت کی تمنا، اور انتظار کرنا محض حمق و نادانی ہے روایت ہی، کہ جب حضرت صلعم کا انتقال ہوا تو حضرت عمرؓ کو باور نہ آیا، انہوں نے کہا کہ جو کوئی کہیگا کہ آپ وفات پا گئے ہیں تو میں اسکا سر تلوار سے جو ننگی ہاتھ میں لئے ہوتے تھے اڑا دونگا حضرت ابوبکرؓ نے یہ سُنا تو حضرت عمرؓ سے کہا کہ تلوار کو نیام میں کیجئے اور ممبر پر چڑھ کر یہ آیت پڑھی تب سب کو یقین ہوا کہ آپ رحلت فرما گئے ؛

موضح القرآن

[1] یعنی جو شخص ایمان لایا اور محمدؐ کی تابعداری اختیار کی [2] یعنی قرآن جسکی آیتوں میں خلاف اور ضد نہیں اور مقابلہ ہے دو دو چیزوں کا جیسے ذکر رحمت اور عذاب کا، اور بہشت اور دوزخ کا اور مومن اور کافر کا؛

[3] یعنی مومن قرآن کو سن کر خوف سے کانپیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت سن کر اس کی یاد میں محبت سے مشغول ہو دیں

[4] یعنی سبب اس قرآن کے ذکر

رہی ہیں ان پر ان کے عملوں کے وبال عنقریب پڑیں گے اور وہ خدا کو عاجز نہیں کر سکتے (۵۱) کیا انکو معلوم نہیں
کہ خدا ہی جس کیلئے چاہتا ہے رزق کو فراخ کر دیتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان
کیلئے اسمیں (بہت سی) نشانیاں ہیں[۱] (۵۲) اے پیغمبر! میری طرف سے لوگوں سے کہدو کہ اے میرے بندو
جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا، خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا
ہے[۲] (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے (۵۳) اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ واقع ہو،
اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ پھر تمکو مدد نہیں ملے گی[۳] (۵۴) اور اس سے پہلے
کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اس نہایت اچھی (کتاب) کی جو تمہارے پروردگار کیطرف سے
تم پر نازل ہوئی ہے پیروی کرو[۴] (۵۵) کہ (مبادا اس وقت) کوئی متنفس کہنے لگے کہ (ہائے ہائے) اس تقصیر پر افسوس
ہے جو میں نے خدا کے حق میں کی اور میں تو ہنسی ہی کرتا رہا[۵] (۵۶) یا یہ کہنے لگے کہ اگر خدا مجھکو ہدایت دیتا، تو
میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا (۵۷) یا جب عذاب دیکھ لے تو کہنے لگے کہ اگر مجھے پھر ایک دفعہ دنیا میں جانا ہو تو
میں نیکوکاروں میں ہو جاؤں (۵۸) (خدا فرمائیگا) کیوں نہیں، میری آیتیں تیرے پاس پہنچ گئی تھیں مگر تو نے انکو
جھٹلایا اور شیخی میں آگیا اور تو کافر بن گیا (۵۹) اور جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ بولا[۶] تم قیامت کے دن
دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہو رہے ہوں گے کیا غرور کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے (۶۰) اور جو پرہیزگار ہیں
انکی (سعادت اور) کامیابی کے سبب خدا انکو نجات دیگا نہ تو انکو کوئی سختی پہنچے گی اور نہ وہ غمناک ہونگے (۶۱) خدا ہی
ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے اور وہی ہر چیز کا نگران ہے (۶۲) اسی کے پاس آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں اور جنہوں نے

(صفحہ ۳۷۴ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی اگر نبی نے محبوب خدا کا نام لیا تو اس سے برا کون اور اگر وہ سچا تھا اور تم نے جھٹلایا تو تم سے برا کون ۲ لایا سچ یہ نبی اور مانا سچ یہ مومن ۳ حضرت صلعم جو بتوں کا عیب ظاہر کرتے تھے تو مشرک کہتے تھے کہ ایسی باتیں کہو کہیں الیسا نہ ہو کہ ہمارے خداؤں سے تجھے دکھ پہنچے اور تیرا برا حال ہو کے، اس پر یہ آیت اتری ۴ یعنی کیا نہیں خدا تو زور آور بدلہ لینے والا دشمنوں سے جو اسکے بھیجے ہوئے کو ستاتے ہیں اور جھوٹا کہتے ہیں ۵ وہ دنیا میں یہ آخرت میں ۶ یعنی قرآن ۷ یعنی قرآن سے منہ پھیرا ۸ یعنی تیرا کام سنا دینا ہے اور بس

(صفحہ ۳۷۴ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ یعنی نیند میں ہر روز کھینچتا ہے پھر بھیجتا ہے یہی نشان ہے آخرت کا، معلوم ہوا نیند میں بھی جان کھنچتی ہے جیسے موت میں، اگر نیند میں کھنچ کر رہ گئی وہی موت ہے مگر یہ جان وہ ہے جس کو ہوش کہتے ہیں اور ایک جان جس سے دم چلتا ہے اور نبضیں اچھلتی ہیں اور کھانا ہضم ہوتا ہے وہ دوسری ہے وہ موت سے پہلے نہیں کھنچتی ۲ یعنی وہی مالک ہے اسکے حکم کے بغیر کوئی نہ بخشوا سکے ۳ یعنی اللہ کے روبرو سفارش ہے اور پر اللہ کے حکم سے نہ تمہارے کہے

(بقیہ ص ۳۷٦ پر)

خدا کی آیتوں سے کفر کیا وہی نقصان اٹھانیوالے ہیں (۶۳) کہدو کہ اے نادانو تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں
غیر خدا کی پرستش کرنے لگوں (۶۴) اور (اے محمدؐ) تمہاری طرف اور ان (پیغمبروں) کیطرف جو تم سے پہلے
ہوچکے ہیں یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہوجائیں گے اور تم زیاں کاروں میں
ہوجاؤ گے (۶۵) بلکہ خدا ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں رہو (۶۶) اور انہوں نے خدا کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہیے تھی
نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اسکی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اسکے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے اور وہ
ان لوگوں کے شرک سے پاک اور عالیشان ہے (۶۷) اور جب صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمان میں ہیں
اور جو زمین میں ہیں سب بیہوش ہوکر گر پڑیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر دوسری دفعہ پھونکا جائیگا تو
فوراً سب کھڑے ہوکر دیکھنے لگیں گے (۶۸) اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور (اعمال کی) کتاب (کھولکر)
رکھ دی جائیگی اور پیغمبر اور (اور) گواہ حاضر کئے جائیں گے اور انمیں انصاف کیساتھ فیصلہ کیا جائیگا اور بے انصافی
نہیں کیجائیگی (۶۹) اور جس شخص نے جو عمل کیا ہوگا اسکو اسکا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور جو کچھ یہ کرتے ہیں
اسکو سب کی خبر ہے (۷۰) اور کافروں کو گروہ گروہ بناکر جہنم کیطرف لیجائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اسکے پاس پہنچ
جائینگے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اسکے داروغہ ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر
نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے، کہیں گے
کیوں نہیں، لیکن کافروں کے حق میں عذاب کا حکم متحقق ہوچکا تھا (۷۱) کہا جائیگا کہ دوزخ کے دروازوں میں
داخل ہوجاؤ ہمیشہ اسمیں رہوگے تکبر کرنیوالوں کا برا ٹھکانا ہے (۷۲) اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں انکو گروہ گروہ

(ف۳ کا بقیہ صفحہ ۳۷۶ سے آگے) جب موت آوے کسی کی کہے کر عزرائیل نہیں چھوڑتا ف۴ یعنے دین کے معاملات میں ف۵ یعنی جو ایمان نہ لاتے ف۶ یعنی شرک سمجھتے ہیں کہ بتوں کے طفیل ہم خدا کے نزدیک ہونگے قیامت کے دن سوا اس دن الشان کی سمجھ ہے انہیں نظر آویگا جو انہیں بتوں کے سبب خدا تعالیٰ کے غضب میں گرفتار اور خدا سے دور ہونگے ف۷ یعنی اپنے جی میں سمجھتا ہے کہ میں اس دولت کے لائق ہوں اور میں نے اسے اپنی دانائی سے پیدا کیا ہے ف۸ جیسے قارون نے کہا تھا کہ میں نے یہ دولت اپنی عقل اور قابلیت سے پیدا کی ہے اور میں ہی اس لائق تھا اور اس کے دوستوں نے بھی اس بات کو سچ جانا ۔ (صفحہ ۳۷۶ کا نوٹ)

موضح القرآن

ف۱ یعنے کافر اور مشرک جو بہت طرح طرح کے گناہ کرتے تھے وہ حضرت پیغمبرؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ جو تم کہتے ہو کہ ایمان لاؤ یہ بہت اچھی بات ہے پر ایک طرح ہم قبول کرتے ہیں کہ ہمیں بتا دو کہ آج تک جو ہم نے گناہ کئے ہیں سب خدا تعالیٰ بخشے گا یا نہیں؟ اس پر اگلی آیت اتری ف۲ یعنی گناہ بغیر شرک کے، مشرک نہ بخشے جاویں گے ف۳ یعنی جب عذاب آویگا تو پھر کوئی تمہاری مدد نہ کریگا اور عذاب نہ ٹھہر سکے اور اسوقت توبہ بھی قبول نہ ہوگی ف۴ یعنی قرآن میں جو لکھا ہے

بناکر بہشت کیطرف لیجائینگے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے

جائیں گے تو اسکے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام، تم بہت اچھے رہے اب اسمیں ہمیشہ کیلئے داخل ہو جاؤ ۷۳ وہ

کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا، اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا، ہم

بہشت میں جس مکان میں چاہیں رہیں، تو (اچھے) عمل کرنیوالوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے [۱] ۷۴ اور تم فرشتوں کو

دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کیساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان میں

انصاف کیساتھ فیصلہ کیا جائیگا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے [۲] ۷۵

سورۂ مومن مکی ہے اسمیں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰم [۳] ۱ اس کتاب کا اتارا جانا خدائے غالب و دانا کیطرف سے ہے ۲ جو گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول

کرنیوالا ہے اور سخت عذاب دینے والا اور صاحب کرم ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کیطرف پھر کر جانا ہے ۳ خدا کی

آیتوں میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں [۴] تو ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے [۵] ۴ ان سے

پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد اور امتوں نے بھی (پیغمبروں کی) تکذیب کی اور ہر امت نے اپنے پیغمبر کے بارے میں یہی

قصد کیا کہ اسکو پکڑ لیں اور بیہودہ (شبہات سے) جھگڑتے رہے کہ اس سے حق کو زائل کر دیں [۶] تو میں نے انکو پکڑ لیا (سو دیکھ لو)

میرا عذاب کیسا ہوا ۵ اور اسی طرح کافروں کے بارے میں بھی تمہارے پروردگار کی بات پوری ہو چکی ہے کہ وہ اہل دوزخ ہیں ۶

جو لوگ عرش کو اٹھائے ہوئے اور جو اس کے گرداگرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں (یعنی فرشتے) وہ اپنے پروردگار کی تعریف

کیساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور مومنوں کیلئے بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر

(حاشیہ ۳ کا بقیہ صفحہ ۳۷٦ سے آگے) ۵ یعنی خدا اللہ اور رسولوں کی باتوں کو ہنسی اور ٹھٹھے میں ڈالا اور انکو سچ جان کر نہ مانا ٦ یعنی کہا کہ اس کے جوڑ وا دنچے ہیں ۷ یعنی پہچانے جاوینگے کہ یہ دوزخی ہیں ۸ یعنی وہی مالک ہے آسمانوں اور زمین کا

(صفحہ ۳۷٦ کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ تا کہ ہمیشہ اس کی نعمتوں کا شکر کرتا رہے، ۲ یعنی پہلی بار ۳ یعنی قرآن کی پہلی بار سر آدمی اور فرشتے اور جن اور حیوان جو کوئی اسوقت ہوگا سب بیہوش بلکہ بیجان ہو جاویگا ۴ جیسے عرش کے اٹھانیوالے فرشتے اور بہشت دوزخ کے دربان ہوش میں رہیں گے ۵ یعنی ہزار برس بیچ میں

(صفحہ ہذا کا نوٹ)

موضح القرآن

۱ انکو حکم ہے کہ جہاں چاہیں رہیں لیکن ہر کوئی وہی جگہ چاہے گا جو اس کے واسطے رکھی ہے ۲ فرشتوں میں فیصلہ یہ کہ ہر ایک اپنے قاعدے پر ایک تدبیر بولتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک کی بات جاری کرتا ہے وہی ہوتی ہے حکمت کے موافق، یہ ماجرا اب بھی ہے اور قیامت میں بھی ۳ یہ حرف جدا جدا بھید ہیں خدا اللہ کے اور حضرت صلعم کے درمیان اور بعضے علما کہتے ہیں کہ حا سے اشارہ ساتھ حکم خدا اللہ کے ہے جو ہر گز ٹلتا نہیں اور میم سے اشارہ ہے ساتھ

احاطہ کئے ہوئے ہی تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے رستے پر چلے انکو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بچالے (۷)
اے ہمارے پروردگار! انکو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہی اور جو ان کے باپ دادا اور ان کی
بیویوں اور انکی اولاد میں سے نیک ہوں انکو بھی بیشک تو غالب حکمت والا ہے (۸) اور انکو عذابوں سے بچائے رکھ اور جسکو تو
اس روز عذابوں سے بچالیگا تو بیشک اس پر مہربانی فرمائی اور یہی بڑی کامیابی ہی (۹) جن لوگوں نے کفر کیا ان سے پکار کر کہدیا
جائیگا کہ جب تم (دنیا میں) ایمان کیطرف بلائے جاتے تھے اور مانتے نہیں تھے تو خدا اس سے کہیں زیادہ بیزار ہوتا تھا جس قدر تم اپنے آپ سے
بیزار ہو رہے ہو (۱۰) وہ کہیں گے کہ ای ہمارے پروردگار تو نے ہمکو دو دفعہ بیجان کیا اور دو دفعہ جان بخشی ہمکو اپنے گناہوں کا اقرار ہے
تو کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہے (۱۱) یہ اس لئے کہ جب تنہا خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک مقرر
کیا جاتا تھا تو تسلیم کر لیتے تھے تو حکم تو خدا ہی کا ہی جو (سب سے) اوپر اور (سب سے) بڑا ہی (۱۲) وہی تو ہی جو تمکو اپنی
نشانیاں دکھاتا ہی اور تم پر آسمان سے رزق اتارتا ہی اور نصیحت تو وہی پکڑتا ہی جو (اسکی طرف) رجوع کرتا ہے (۱۳) تو خدا کی
عبادت کو خالص کر کر اسی کو پکارو اگرچہ کافر برا ہی مانیں (۱۴) (وہ) مالک درجات عالی اور صاحب عرش ہی اپنے بندوں میں سے
جس پر چاہتا ہی اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہی تاکہ ملاقات کے دن سے ڈرائے (۱۵) جس روز وہ نکل پڑیں گے ان کی کوئی چیز خدا سے مخفی
نہ رہیگی، آج کس کی بادشاہت ہے، خدا کی جو اکیلا اور غالب ہے (۱۶) آج کے دن ہر شخص کو اسکے اعمال کا بدلہ دیا جائیگا آج
(کسی کے حق میں) ناانصافی نہیں ہوگی بیشک خدا جلد حساب لینے والا ہے (۱۷) اور انکو قریب آنیوالے دن سے ڈراؤ جبکہ دل غم سے بھر کر گلوں تک
آرہے ہونگے اور ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جسکی بات قبول کیجائے (۱۸) وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور جو
(باتیں) سینوں میں پوشیدہ ہیں (انکو بھی) (۱۹) اور خدا سچائی کیساتھ حکم فرماتا ہی اور جنکو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے

(صفحہ ۳۷۷ کا بقیہ)
ملک خدا الہم کے جیسی ہرگز کمی اور زیادتی نہیں سو خدا اتہ قسم فرماتا ہی انہی حکم اور ملک کی ۴ے یعنی سوائے کافروں کے اور کوئی قرآن کی آیتوں میں کسی طرح کی تکرار نہیں کرتا ۵ یعنی اپنے جی میں نہ سمجھ کہ کافر سوداگری سے دولتمند ہوں گے یہ بات نہیں بلکہ آخر کو انہیں نقصان اور خرابی ہوگی ٦ے یعنی اس واسطے جھگڑتے ہیں کہ خدا اور رسول کے حکم کو نکما کریں۔ (تفسیر حقانی کا نوٹ)

موضح القرآن

لے یعنی سب چیز کی تجھے خبر ہے اور سب پے تیری مہر ہے ۲ے یعنی اگرچہ بہشت ہر کسی کو ملتی ہی اپنے عمل سے بجود بیٹا اور ماں باپ کام نہیں آتا لیکن تیری حکمتیں ایسی بھی ہیں کہ ایک کے سبب سے کتنوں کو اعلیٰ درجے میں پہنچادے اپنے عمل سے زیادہ اور بدلہ ہوتا ہی اپنے عمل کا، وہ عمل یہ کہ آرزو رکھتے ہوں کہ ہم بھی اسی کی چال چلیں یہ نیت قبول پڑجاوے ۳ے یعنی تیری مہر ہی تو برائیوں سے بچے، اپنے عمل سے کوئی نہیں بچ سکتا، تھوڑی بہت برائی سے کون خالی ہے ۴ے یعنی آج تم اپنے جی کو پھٹکارتے ہو دنیا میں جب کفر کرتے تھے اللہ اس سے زیادہ تم کو پھٹکارتا تھا اسی کا بدلہ آج پاؤگے ۵ پہلے مٹی تھے یا نطفہ تو مردے ہی تھے پھر جان پڑی تو جی پایا پھر مرے پھر جئے یہ ہوئیں دو موتیں اور دو حیاتیں ٦ے یعنی ہم نے قبول کیا کہ مقرر گنہگار ہیں ہماری تقصیر معاف کر
(بقیہ صفحہ ۳۷۹ پر)

بیشک خدا سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے (۲۰) کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے[1]
ان کا انجام کیسا ہوا، وہ ان سے زور اور زمین میں نشانات[2] (بنانے) کے لحاظ سے کہیں بڑھ کر تھے تو خدا نے انکو انکے گناہوں کے
سبب پکڑ لیا، اور انکو خدا (کے عذاب) سے کوئی بھی بچانیوالا نہ تھا (۲۱) یہ اس لئے کہ انکے پاس پیغمبر کھلی دلیلیں لاتے تھے تو یہ
کفر کرتے تھے سو خدا نے انکو پکڑ لیا بیشک وہ صاحب قوت (اور) سخت عذاب دینے والا ہے (۲۲) اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں
اور دلیل روشن دیکر بھیجا (۲۳) (یعنی) فرعون اور ہامان[3] اور قارون[4] کیطرف تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جادوگر ہے جھوٹا (۲۴) غرض جب وہ
انکے پاس ہماری طرف سے حق لیکر پہنچے تو کہنے لگے کہ جو اسکے ساتھ (خدا پر) ایمان لائے ہیں انکے بیٹوں کو قتل کر دو اور بیٹیوں کو
زندہ رہنے دو، اور کافروں کی تدبیریں بے ٹھکانے ہوتی ہیں (۲۵) اور فرعون بولا کہ مجھے چھوڑو کہ موسیٰ کو قتل کر دوں، اور وہ اپنے پروردگار کو
بلا لے، مجھے ڈر ہے کہ وہ (کہیں) تمہارے دین کو (نہ) بدل دے یا ملک میں فساد (نہ) پیدا کر دے[5] (۲۶) موسیٰ نے کہا کہ میں ہر متکبر سے جو
حساب کے دن (یعنی قیامت) پر ایمان نہیں لاتا اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں[6] (۲۷) اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن
شخص جو اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا کہنے لگا کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار خدا ہے اور تمہارے پاس
تمہارے پروردگار (کیطرف) سے نشانیاں بھی لیکر آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اس کے جھوٹ کا ضرر اسی کو ہوگا اور اگر سچا ہوگا تو کوئی سا
عذاب وہ تم سے وعدہ کرتا ہے تم پر واقع ہو کر رہیگا[7]، بیشک خدا اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو بے لحاظ جھوٹا ہو[8] (۲۸) اے قوم آج تمہاری
ہی بادشاہت ہے اور تم ہی ملک میں غالب ہو (لیکن) اگر ہم پر خدا کا عذاب آگیا تو (اسکے دور کرنیکے لئے) ہماری مدد کون کریگا فرعون
نے کہا کہ میں تمہیں وہی بات سجھاتا ہوں جو مجھے سوجھی ہے اور وہی راہ بتاتا ہوں جسمیں بھلائی ہے[9] (۲۹) تو جو مومن تھا وہ کہنے لگا کہ اے قوم!
مجھے تمہاری نسبت خوف ہے کہ (مبادا) تم پر (اور) امتوں کی طرح کے دن کا عذاب آ جائے (۳۰) (یعنی) نوح کی قوم اور عاد و ثمود اور

(صفحہ ۳۷۸ کا بقیہ)
یہاں سے نکلنے کی راہ بتاکہ
یعنی مینہ برساتا ہے آسمان سے تو
اناج پیدا ہوتا ہے ۸ یعنی عبادت کو
۹ یعنی نہ کسی کے بدلے کسی کو
عذاب ہوگا اور نہ کسی کو گناہ
عذاب ہوگا اور نہ کسی کے نیک کام
کے بدلے برائی ملے گی نلہ یعنی قیامت
کے دن نہایت خوف اور دہشت
اور گھبراہٹ سے جانیں حلق
تک آن پہنچیں گی للہ یعنی تم جو
کچھ مقدور اور قدرت نہیں جو
بھی حکم چلا سکیں (صفحہ ہذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

لہ جیسے عاد اور ثمود کی قوم کہ
جیسے قلعے بڑے بڑے مضبوط اور
حویلیاں بڑی بڑی کلہ ہامان
وزیر تھا فرعون کا کلہ قارون
نزدیک رہنے والا اور مصاحبت
میں بیٹھنے والا تھا فرعون کی
ھہ فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو
شاید اس کے ارکان مشورہ دیتے
ہونگے نہ مارنے کا اس لئے کہ
معجزہ دیکھ کر ڈر گئے تھے کہیں
اس کا رب بدلہ لے لہ جس کو
حساب کا یقین ہو وہ ظلم کاہے کو
کرے ئہ یعنی اگر جھوٹا ہے تو
جس کو جھوٹ بولتا ہے وہی سزا
دے رہے گا اور اگر سچا ہو تو اپنا
فکر کرو شہ یعنی بہت بے ادب
جھوٹے کو خدا تعالیٰ توفیق اسلام
کی نہیں دیتا جس سے ہمیشہ کے عذاب
سے چھوٹے ۹ یعنی میں تمہیں
اچھی بات بتاتا ہوں کہ موسیٰ
علیہ السلام کو مار ہی ڈالو۔

جو لوگ انکے پیچھے ہوئے ہیں انکی حال کیطرح تمہارا حال نہ ہو جائے) اور خدا تو بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا (۳۱) اور اے
قوم! مجھے تمہاری نسبت پکار کے دن (یعنی قیامت) کا خوف ہے ؎۱ (۳۲) جس دن تم پیٹھ پھیر کر (قیامت کے دن سے)
بھاگ جاؤ گے (اس دن) تمکو کوئی (عذاب) خدا سے بچانیوالا نہ ہو گا اور جس شخص کو خدا گمراہ کرے اسکو کوئی ہدایت دینے والا
نہیں (۳۳) اور پہلے یوسف ؎۲ بھی تمہارے پاس نشانیاں لیکر آئے تھے تو جو وہ لائے تھے اس سے تم ہمیشہ شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب وہ
فوت ہو گئے تو تم کہنے لگے کہ خدا اس کے بعد کبھی کوئی پیغمبر نہیں بھیجے گا اسی طرح خدا اس شخص کو گمراہ کر دیتا ہے جو حد سے نکل
جانے والا اور شک کرنیوالا ہو ؎۳ (۳۴) جو لوگ بغیر اسکے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ؎۴ خدا کے نزدیک اور
مومنوں کے نزدیک یہ جھگڑا سخت ناپسند ہے اسی طرح خدا ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے (۳۵) اور فرعون نے کہا کہ ہامان!
میرے لئے ایک محل بنوا تاکہ میں اس پر چڑھ کر رستوں پر پہنچ جاؤں (۳۶) (یعنی) آسمانوں کے رستوں پر پھر موسیٰ کے خدا کو دیکھ لوں
اور میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں اور اسی طرح فرعون کو اسکے اعمال بد اچھے معلوم ہوتے تھے اور وہ رستے سے روک دیا گیا تھا
اور فرعون کی تدبیر تو بیکار تھی (۳۷) اور وہ شخص جو مومن تھا اس نے کہا کہ بھائیو! میرے پیچھے چلو میں تمہیں بھلائی کا رستہ دکھاؤں (۳۸)
بھائیو! یہ دنیا کی زندگی (چند روزہ) فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور جو آخرت ہے وہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے (۳۹) جو برے کام کریگا اسکو
بدلا بھی ویسا ہی ملیگا اور جو نیک کام کریگا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہو گا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے وہاں انکو بیشمار
رزق ملے گا ؎۵ (۴۰) اور اے قوم! میرا کیا حال ہے کہ میں تو تم کو نجات کیطرف بلاتا ہوں اور تم مجھے (دوزخ کی) آگ کیطرف بلاتے ہو (۴۱)
تم مجھے اس لئے بلاتے ہو کہ خدا کیساتھ کفر کروں اور اس چیز کو اس کا شریک مقرر کروں جس کا مجھے کچھ بھی علم نہیں ؎۶ اور میں تم کو
(خدائے) غالب (اور) بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں (۴۲) سچ تو یہ ہے کہ جس چیز کیطرف تم مجھے بلاتے ہو اسکو دنیا اور آخرت میں بلانے

موضح القرآن

؎۱ یعنی دن قیامت کے ہے کہ بعضے پکاریں گے ساتھ فریاد کے بعضوں کو، اور کوئی کسی کی فریاد کو نہیں پہنچے گا اور اہل بہشت اور دوزخ ایک دوسرے کو ندا کرینگے ؎۲ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں قائل نہ ہوئے بعد ان کی موت کے جب سلطنت مصر کا بندوبست بگڑ گیا تو کہنے لگے کہ یوسف ؑ کا قدم اس شہر پر کیا مبارک تھا ایسا نبی کوئی نہ ہوگا یا وہ انکار رہا یا یہ اقرار ؎۳ یعنی خدا اللہ کے پیغاموں کو اور پیغمبروں کو جھوٹا کہتے ہیں ؎۴ یعنی میں کہتا ہوں کہ تم پیغمبر کا کہا مانو تو دوزخ سے بچو اور بہشت کی عیش میں پہنچو اور تم کہتے ہو کہ پیغمبر سے دشمنی کر اور فرعون کو خدا جان، یہ کام دوزخ میں جانے کے ہیں ؎۵ یعنی تم چاہتے ہو کہ میں فرعون کو خدا کہوں سو میں نہیں جانتا کہ وہ خدا ہے ؛

(یعنی دعا قبول کرنے) کا مقدور نہیں اور ہم کو خدا کیطرف لوٹنا ہی اور حد سے نکل جانیوالے دوزخی ہیں (۴۳) جو باتیں
تم سے کہتا ہوں تم اسے آگے چل کر یاد کروگے اور میں اپنا کام خدا کی سپرد کرتا ہوں بیشک خدا بندوں کو دیکھنے والا ہے [۱] (۴۴)
غرض خدا نے موسیٰؑ کو ان لوگوں کی تدبیروں کی برائیوں سے محفوظ رکھا اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا (۴۵) (یعنی)
آتش (جہنم) کہ صبح و شام اس کے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون والوں کو
نہایت سخت عذاب میں داخل کرو [۲] (۴۶) اور جب وہ دوزخ میں جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجے کی لوگ بڑے آدمیوں سے کہیں گے کہ ہم تو
تمہارے تابع تھے تو کیا تم دوزخ (کے عذاب) کا کچھ حصہ ہم سے دور کر سکتے ہو (۴۷) بڑے آدمی کہیں گے کہ تم (بھی) اور ہم (بھی)
سب دوزخ میں (رہیں گے) خدا بندوں میں فیصلہ کر چکا ہے (۴۸) اور جو لوگ آگ میں (جل رہے) ہونگے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے
کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ایک روز تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے (۴۹) وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر نشانیاں لیکر نہیں آتے تھے
وہ کہیں گے کیوں نہیں تو وہ کہیں گے کہ تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا (اس روز) بیکار ہوگی [۳] (۵۰) ہم اپنے پیغمبروں کی اور جو
لوگ ایمان لائے ہیں انکی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہونگے (یعنی قیامت کو بھی) (۵۱) جس دن
ظالموں کو انکی معذرت کچھ فائدہ دیگی اور ان کیلئے لعنت اور برا گھر ہے (۵۲) اور ہمنے موسیٰؑ کو ہدایت (کی کتاب) دی اور بنی اسرائیل
کو اس کتاب کا وارث بنایا (۵۳) عقل والوں کیلئے ہدایت اور نصیحت ہے [۴] (۵۴) تو صبر کرو بیشک خدا کا وعدہ سچا ہے اور اپنے
گناہوں کی معافی مانگو اور صبح و شام اپنی پروردگار کی تعریف کیساتھ تسبیح کرتے رہو [۵] (۵۵) جو لوگ بغیر کسی دلیل کے جو ان کے
پاس آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں اور کچھ نہیں (ارادہ) عظمت ہے اور وہ اسکو
پہنچنے والے نہیں [ف] تو خدا کی پناہ مانگو بیشک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے (۵۶) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا

ف یعنی یہ کفار جو خدا کی آیتوں میں بلا دلیل جھگڑتے اور انکو جھٹلاتے ہیں تو انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ پیغمبر خدا سے بڑھ کر رہیں مگر وہ اس مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ پیغمبر خدا سے بڑھ کر رہیں مگر وہ اس مقصد کو حاصل نہیں کرسکتے اور پیغمبر خدا صلعم پر کبھی غالب نہیں ہوسکتے ۱۲

موضح القرآن

[۱] یعنی میرا یہ جواب سوال اور تمہارا سلوک دیکھتا ہے اس سے کچھ چھپا نہیں [۲] یہ عالم قبر کا حال ہے کافر کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور قیامت کو اسمیں بیٹھے گا اور مومن کو بہشت [۳] دوزخ کے فرشتے کہیں گے سفارش ہمارا کام نہیں ہم تو عذاب پر مقرر ہیں سفارش کام ہے رسولوں کا سو رسولوں کے تم تو برخلاف ہی تھے [۴] حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن میں سو سو بار استغفار کرتے [۵] یعنے کہتے کہ قرآن خدا تعالیٰ کا کلام نہیں

لوگوں کے پیدا کرنیسے بڑا کام ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ؁ (۵۷) اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں اور نہ
ایمان لانیوالے نیکوکار اور نہ بدکار (برابر ہیں) حقیقت یہ ہیکہ تم بہت کم غور کرتے ہو ؁ (۵۸) قیامت آنیوالی ہے
اسمیں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے ؁ (۵۹) اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہیکہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا)
قبول کرونگا جو لوگ میری عبادت سے ازراہ تکبر کنیاتے ہیں، عنقریب جہنم میں ذلیل ہوکر داخل ہونگے ؁[لہ] (۶۰) خدا ہی تو ہے جس نے
تمہارے لئے رات بنائی کہ اسمیں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا (کہ اسمیں کام کرو) بیشک خدا لوگوں پر فضل کرنیوالا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں
کرتے ؁ (۶۱) یہی خدا تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو ؁[ےلہ] (۶۲) اسی طرح
وہ لوگ بھٹک رہے تھے جو خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے ؁ (۶۳) خدا ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھیرنے کی جگہ اور آسمان کو
چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی خوب بنائیں، اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں، یہی خدا
تمہارا پروردگار ہے، پس خدائے پروردگار عالم بہت ہی بابرکت ہے ؁ (۶۴) وہ زندہ ہے (جسے موت نہیں) اسکے سوا کوئی عبادت
کے لائق نہیں تو اسکی عبادت کو خالص کر کر اسی کو پکارو ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو تمام جہان کا
پروردگار ہے (۶۵) (اے محمد ان سے) کہدو کہ مجھے اس بات کی ممانعت کیگئی ہے کہ جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو
ان کی پرستش کروں (اور میں ان کی کیونکر پرستش کروں) جبکہ میرے پاس میرے پروردگار (کیطرف)
سے کھلی دلیلیں آچکی ہیں اور مجھ کو حکم یہ ہوا ہے کہ پروردگار عالم ہی کا تابع فرماں ہوں ؁ (۶۶) وہی تو ہے
جس نے تم کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ بنا کر پھر لوتھڑا بنا کر پھر تم کو نکالتا ہے (کہ تم)
بچے (ہوتے ہو) پھر تم اپنی جوانی کو پہنچتے ہو پھر بوڑھے ہو جاتے ہو اور کوئی تو تم میں سے پہلے ہی

موضح القرآن

لہ بندگی کی شرط ہے اپنے رب سے مانگنا، نہ مانگنا غرور ہے، اگر دنیا نہ مانگے تو مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو پہنچتا ہے سو برحق بات ہے، مگر یہ نہیں کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کرے ؛

ےلہ یعنی ایسے خدا یتعالے برحق کو چھوڑ کر کہاں جھوٹے خداؤں کو ڈھونڈتے پھرتے ہو

مرجاتا ہے اور تم (موت کے) وقت مقرر تک پہنچ جاتے ہو اور تاکہ تم سمجھو[1] (٦٧) وہی تو ہے جو جلاتا اور مارتا ہے
پھر جب کوئی کام کرنا (اور کسی کو پیدا کرنا) چاہتا ہے تو اس سے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے (٦٨)
کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں یہ کہاں بھٹک رہے
ہیں (٦٩) جن لوگوں نے کتابِ خدا کو اور جو کچھ ہم نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا اسکو جھٹلایا وہ عنقریب
معلوم کرلیں گے (٧٠) جبکہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی (اور) گھسیٹے جائینگے (٧١)
(یعنی) کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے (٧٢) پھر ان سے کہا جائیگا کہ وہ
کہاں ہیں جن کو تم (خدا کے) شریک بناتے تھے (٧٣) (یعنی غیرِ خدا) کہیں وہ تو ہم سے جاتے رہے
بلکہ ہم تو پہلے کسی چیز کو پکارتے ہی نہیں تھے[۱] اسی طرح خدا کافروں کو گمراہ کرتا ہے (٧٤) یہ اس کا
بدلہ ہے کہ تم زمین میں حق کے بغیر (یعنی اس کے خلاف) خوش ہوا کرتے تھے اور اس کی (سزا ہے)
کہ تم اترایا کرتے تھے (٧٥) (اب) جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اسی میں رہو گے متکبروں کا کیا برا
ٹھکانا ہے (٧٦) تو (اے پیغمبر) صبر کرو خدا کا وعدہ سچا ہے[۲] اگر ہم تم کو کچھ اس میں سے دکھا دیں جس کا ہم
تم سے وعدہ کرتے ہیں (یعنی کافروں پر عذاب نازل کریں) یا تمہاری مدتِ حیات پوری کر دیں تو ان کو ہماری
ہی طرف لوٹ کر آنا ہے[2] (٧٧) اور ہم نے تم سے پہلے (بہت سے) پیغمبر بھیجے ان میں کچھ تو ایسے ہیں جن کے
حالات تم سے بیان کر دیئے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کے حالات بیان نہیں کئے[۳] اور کسی پیغمبر کا مقدور نہ تھا کہ خدا
کے حکم کے سوا کوئی نشانی لائے پھر جب خدا کا حکم آ پہنچا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور اہلِ باطل نقصان میں

[1] یعنی اس بات کو سوچو کہ جس خدا نے تم کو پہلی بار پیدا کیا اور تم پر بچپن اور جوانی اور بڑھاپے کی حالتیں وارد کر کے پھر تم کو موت دی وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ تم کو قیامت کے روز پھر زندہ کرے اور جو لوگ ان باتوں پر غور کرتے ہیں انکو اس بات کے ماننے میں تامل نہیں ہو سکتا کہ اسی طرح قیامت کے روز زندہ کئے جائیں گے۔

[2] یعنی اگر تمہاری زندگی میں ان پر عذاب نازل نہ ہوئے، تو تمہاری وفات کے بعد ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے اسوقت خدا کا وعدہ پورا ہو جائیگا اور یہ عذاب الیم میں مبتلا ہونگے۔

موضح القرآن

[۱] یعنی ہمیں اب معلوم ہوا کہ وہ کچھ چیز ہی نہ تھے جن کو ہم بلاتے تھے دنیا میں۔ [۲] خدا کا وعدہ یہ کہ پیغمبروں کی اور مومنوں کی مدد کریگا [۳] یعنے تھوڑے پیغمبروں کا احوال کہا اور بعضوں کا نام ہی کہا اور قصہ نہ کہا اور بعضوں کا احوال اور نام کچھ ذکر نہ کیا بلکہ ہے

◆ ◆ ◆

پڑ گئے ۷۸ خدا ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے چار پائے بنائے تاکہ ان میں سے بعض پر سوار ہو اور بعض کو تم کھاتے ہو ۷۹ اور
تمہارے لئے ان میں اور بھی فائدے ہیں اور اس لئے بھی کہ (کہیں جانے کی) تمہارے دلوں میں جو حاجت ہو ان پر چڑھ کر وہاں پہنچ جاؤ اور ان پر
اور کشتیوں پر تم سوار ہوتے ہو ۸۰ اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم خدا کی کن کن نشانیوں کو نہ مانو گے ۸۱ کیا ان لوگوں نے
زمین میں سیر نہیں کی تاکہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا حالانکہ وہ ان سے کہیں زیادہ اور طاقتور اور زمین میں
نشانات (بنانے) کے اعتبار سے بہت بڑھ کر تھے تو جو کچھ وہ کرتے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آیا ۸۲ اور جب ان کے پیغمبر انکے پاس
کھلی نشانیاں لیکر آئے تو جو علم (اپنے خیال میں) انکے پاس تھا اس پر اترانے لگے اور جس چیز سے تمسخر کیا کرتے تھے اس نے انکو آگھیرا ۸۳
پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور جس چیز کو اسکے ساتھ شریک بناتے تھے اس سے
نامعتقد ہوئے ۸۴ لیکن جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے (اس وقت) ان کے ایمان نے ان کو کچھ بھی فائدہ نہ دیا (یہ) خدا کی عادت
(ہے) جو اس کے بندوں (کے بارے) میں چلی آتی ہے اور وہاں کافر گھاٹے میں پڑ گئے ۸۵

سورۃ حم السجدہ مکی ہے اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حم ۱ (یہ کتاب خدائے) رحمن و رحیم (کی طرف) سے اتری ہے ۲ (ایسی) کتاب جس کی آیتیں واضح (المعانی) ہیں (یعنی) قرآن عربی
ان لوگوں کیلئے جو سمجھ رکھتے ہیں ۳ جو بشارت بھی سناتا ہے اور خوف بھی دلاتا ہے لیکن ان میں سے اکثروں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں ۴
اور کہتے ہیں کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے ہمارے دل پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں بوجھ (یعنی بہرا پن) ہے اور
ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ ہے تو تم (اپنا) کام کرو ہم (اپنا) کام کرتے ہیں ۵ کہدو کہ میں بھی آدمی
ہوں جیسے تم (ہاں) مجھ پر یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود خدائے واحد ہے تو سیدھے اسی کی طرف متوجہ رہو اور

موضح القرآن

۱ یعنی عذاب کو صریح دیکھ کر ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں کرتا

۲ یعنی ساری عمر کی کمائی انکے کچھ کام نہ آئی اور ان پر سے نہ کچھ کم ہوا عذاب

۳ یعنی حکم اس کا نہیں مانتے

۴ یعنی تو اپنے دین پر رہ اور ہم اپنا دین نہیں چھوڑیں گے

اسی سے مغفرت مانگو اور مشرکوں پر افسوس ہے (٦) جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی قائل نہیں (٧) جو لوگ ایمان لائے
اور عمل نیک کرتے رہے ان کیلئے (ایسا) ثواب ہے جو ختم ہی نہ ہو[۱] (٨) کہو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں
پیدا کیا اور (بتوں کو) اس کا مدمقابل بناتے ہو وہی تو سارے جہان کا مالک ہے (٩) اور اسی نے زمین میں اسکے اوپر پہاڑ
بنائے اور زمین میں برکت رکھی اور اسمیں سب سامان معیشت مقرر کیا (سب) چار دن میں (اور تمام) طلبگاروں
کیلئے یکساں (١٠) پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں آؤ (خواہ) خوشی سے
خواہ ناخوشی سے انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں[۲] (١١) پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس (کے کام) کا حکم
بھیجا[۳] اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے مزین کیا اور (شیطانوں سے) محفوظ رکھا یہ زبردست (اور) خبردار
کے (مقرر کئے ہوئے) اندازے ہیں (١٢) پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو کہدو کہ میں تم کو ایسے چنگھاڑ (کے عذاب) سے آگاہ کرتا ہوں جیسے
عاد اور ثمود پر چنگھاڑ (کا عذاب آیا تھا) (١٣) جب انکے پاس پیغمبر انکے آگے اور پیچھے سے آئے کہ خدا کے سوا (کسی کی)
عبادت نہ کرو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے اتار دیتا سو جو تم دیکر بھیجے گئے ہو ہم اسکو نہیں مانتے (١٤) جو عاد
تھے وہ ناحق ملک میں غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون ہے؟ کیا انہوں نے نہیں دیکھا
کہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں بہت بڑھ کر ہے اور وہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے رہے (١٥)
تو ہم نے بھی ان پر نحوست کے دنوں میں زور کی ہوا چلائی[۴] تاکہ ان کو دنیا کی زندگی میں ذلت کے
عذاب کا مزا چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی ذلیل کرنیوالا ہے اور (اس روز) ان کو مدد بھی نہ
ملے گی (١٦) اور جو ثمود تھے انکو ہم نے سیدھا رستہ دکھا دیا تھا مگر انہوں نے ہدایت کے مقابلے میں

مُوضح القرآن

۱ یعنی بہشت اور اس کی نعمتیں کہ انہیں کبھی زوال نہیں ۞ ۲ دو دن میں زمین بنائی اور دو دن میں پہاڑ اور درخت سبزہ جو خلق کی خوراک ہے پھر آسمان سارا ایک تھا دھواں سا اسکو کاٹ کر سات کئے اور ہر ایک کا کارخانہ جدا ٹھیرایا پھر آسمان و زمین کو بلایا یعنی ارادہ کیا کہ ان دونوں کے ملاپ سے دنیا بسا دے تو وہ دونوں آئے ۞
۳ یعنی ہر ایک کو ایک خدمت مقرر کر دی ۞
۴ کہتے ہیں کہ وہ باؤ صفر کے آخر مہینے میں بدھ کے دن فجر سے شروع ہوئی تھی اور آخر چہارشنبہ کی شام کو بند ہوئی آٹھ دن اور آٹھ رات چلا کی ۞

اندھا دھند رہنا پسند کیا، تو ان کے اعمال کی سزا میں کڑک نے ان کو آپکڑا، اور وہ ذلّت کا عذاب
تھا ۱؎ (۱۷) اور جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے انکو ہم نے بچالیا ۲؎ (۱۸) اور جس دن خدا کے دشمن دوزخ
کی طرف چلائے جائیں گے تو ترتیب وار کرلئے جائیں گے (۱۹) یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ
جائیں گے تو ان کے کان اور آنکھیں اور چمڑے (یعنی دوسرے اعضا) ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت
دیں گے (۲۰) اور وہ اپنے چمڑوں (یعنی اعضا) سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی؟ وہ کہیں گے کہ جس
خدا نے سب چیزوں کو نطق بخشا اسی نے ہم کو بھی گویائی دی اور اسی نے تمکو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اسی کیطرف
تم کو لوٹ کر جانا ہے (۲۱) اور تم اس (بات کے خوف) سے تو پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں
اور چمڑے تمہارے خلاف شہادت دیں گے، بلکہ تم یہ خیال کرتے تھے کہ خدا کو تمہارے بہت سے عملوں کی خبر ہی
نہیں (۲۲) اور اسی خیال نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے تم کو ہلاک کر دیا اور تم خسارہ پانے
والوں میں ہوگئے (۲۳) اب اگر یہ صبر کریں گے تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اگر توبہ کریں گے تو ان کی
توبہ قبول نہیں کی جائے گی ۳؎ (۲۴) اور ہم نے (شیطانوں کو) ان کا ہمنشین مقرر کر دیا تھا تو انہوں نے ان کے
اگلے اور پچھلے عمال انکو عمدہ کر دکھائے تھے ۴؎ اور جنات اور انسانوں کی جماعتیں جو ان سے پہلے
گزر چکیں ان پر بھی خدا (کے عذاب) کا وعدہ پورا ہوگیا، بیشک یہ نقصان اٹھانے والے ہیں (۲۵)
اور کافر کہنے لگے کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور (جب پڑھنے لگیں تو) شور مچا دیا کرو تاکہ تم غالب
رہو (۲۶) سو ہم بھی کافروں کو سخت عذاب کے مزے چکھائیں گے اور ان کے برے عملوں کی جو وہ کرتے تھے

مُوضح القرآن

۱؎ یعنی ایک چنگھاڑ حضرت جبرئیلؑ نے ایسی ماری کہ سب بیہوش ہو کر سوختہ ہوئے بسبب ان کاموں کے جو وہ کرتے تھے ۲؎ کافروں کے اعمال جب فرشتے لادیں گے لکھے ہوئے وہ منکر ہونگے کہ یہ ہمارے دشمن ہیں دشمنی سے ہم پر جھوٹ لکھ دیا تب آسمان و زمین سے گواہی دلوا دیگا کہیں گے یہ بھی دشمن ہیں یارب تیرے ہاں ظلم نہیں کوئی ہمارا دوست گواہی دے تو سند ہے تب ان کے ہاتھ پاؤں بولینگے ۳؎ یعنی دنیا میں بعضے بلا صبر کر آسان ہوتی ہے وہاں صبر کریں یا نہ کریں دوزخ گھر ہو چکا اور بعضے بلا ٹلتی ہے منت کرنے سے وہاں بتیرا چاہیں کہ منت کریں کوئی قبول نہیں کرتا ۴؎ یعنی ان پاس بیٹھنے والوں نے یہ مصلحت بتائی کہ دنیا کا عیش خوب ہے اور آخرت کس نے دیکھی ہے وہ دراصل کچھ بھی نہیں جھوٹا ڈر کا ہے کا

سزا دیں گے۔ یہ خدا کے دشمنوں کا بدلہ ہے (یعنی) دوزخ۔ ان کیلئے اسی میں ہمیشہ کا گھر ہے۔ یہ اس کی سزا ہے (۲۷)
کہ ہماری آیتوں کا سے انکار کرتے تھے۔ (۲۸) اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار جنوں اور انسانوں میں سے
جن لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ان کو ہمیں دکھا کہ ہم ان کو اپنے پاؤں تلے (روند) ڈالیں، تاکہ وہ نہایت
ذلیل ہوں (۲۹) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے[۱]
(اور کہیں گے) کہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو، اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ (۳۰) ہم دنیا کی
زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس نعمت کو تمہارا
جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہوگی) (۳۱) (یہ) بخشنے والے مہربان
کی طرف سے مہمانی ہے (۳۲) اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے
اور کہے کہ میں مسلمان ہوں[۲] اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی، تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو (۳۳)
جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرمجوش دوست
ہے[۳] (۳۴) اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں، اور ان ہی کو نصیب
ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں (۳۵) اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو[۴] تو خدا کی
پناہ مانگ لیا کرو، بیشک وہ سنتا جانتا ہے (۳۶) اور رات اور دن اور سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے
ہیں تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو، بلکہ خدا ہی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے اگر
تم کو اس کی عبادت منظور ہے (۳۷) اگر یہ لوگ سرکشی کریں تو خدا کو بھی ان کی پروا نہیں) جو (فرشتے) تمہارے

موضح القرآن

۱ اترتے ہیں فرشتے رحمت کے تسلی دینے کو آخرت کے عذاب سے موت کے وقت یا گور میں سوال کے بعد ۲ یہ آیت حضرت محمد صلعم کی شان میں ہے۔ ۳ یعنی جب کافروں کے سلوک پر غصہ آوے تو صبر کر کے اچھا جواب دے اور بیہودہ بات سے تغافل ۴ یعنی اگر شیطان تیرے جی میں ڈالے کہ غصے کے وقت صبر نہ کر۔

سجدہ

پروردگار کے پاس ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (کبھی) تھکتے ہی نہیں ۳۸ اور (اے
بندے یہ) اسی کی قدرت کے نمونے ہیں کہ تو زمین کو دبی ہوئی (یعنی خشک) دیکھتا ہے جب ہم اس پر پانی
برسا دیتے ہیں تو شاداب ہو جاتی اور پھولنے لگتی ہے تو جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے
بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے ۳۹ جو لوگ ہماری آیتوں میں کجراہی کرتے ہیں ف۱ وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں بھلا جو
شخص دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن و امان سے آئے (تو خیر) جو چاہو سو کرلو جو کچھ
تم کرتے ہو وہ اسکو دیکھ رہا ہے ۴۰ جن لوگوں نے نصیحت کو نہ مانا جب وہ ان کے پاس آئی اور یہ تو ایک
عالی رتبہ کتاب ہے ۴۱ اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے (اور) دانا (اور) خوبیوں والے
(خدا) کی اتاری ہوئی ہے ۴۲ تم سے وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو تم سے پہلے اور پیغمبروں سے کہی گئی تھیں ل۱ بیشک
تمہارا پروردگار بخش دینے والا بھی ہے اور عذاب الیم دینے والا بھی ہے ۴۳ اور اگر ہم اس قرآن کو غیر زبان عرب میں
(نازل) کرتے تو یہ لوگ کہتے کہ اسکی آیتیں (ہماری زبان میں) کیوں کھول کر بیان نہیں کی گئیں کیا (خوب کہ
قرآن تو) عجمی اور (مخاطب) عربی کہدو کہ جو ایمان لاتے ہیں ان کیلئے (یہ) ہدایت اور شفا ہے ل۲ اور جو ایمان نہیں لاتے
انکے کانوں میں گرانی (یعنی بہراپن) ہے اور یہ انکے حق میں (موجب) نابینائی ہے، گرانی کے سبب انکو (گویا) دور جگہ سے
آواز دی جاتی ہے ل۳ ۴۴ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اسمیں اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے پروردگار
کیطرف سے ایک بات پہلے نہ ٹھہر چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اور یہ اس (قرآن) سے شک میں الجھ
رہے ہیں ۴۵ جو نیک کام کریگا تو اپنے لئے اور جو برے کریگا تو ان کا ضرر اسی کو ہوگا اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں ۴۶

ف۱ کجراہی کرنے کے معنے ہیں آیتوں کا مطلب بدل دیتے ہیں جو صاف اور صریح معنے ہیں انکو چھوڑ کر اور معنے کرتے ہیں اسی میں تاویل اور تحریف اور تفسیر بالرائے داخل ہے اگر لفظوں کو اس طرح بدل دیا جائے کہ فاعل کی جگہ مفعول، یا مفعول کی جگہ فاعل کر دیا جائے تو یہ تحریف ہے اور صحیح کجراہی ہے اپنی رائے سے تفسیر کرنی یعنی خدا کا ارشاد کچھ ہو اور مطلب کچھ اور بیان کیا جائے یہ نہایت مذموم ہے اور اس پر وعید جہنم ہے من فسر القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار، خدا اس سے پناہ میں رکھے

موضح القرآن

ل۱ یعنی جو کچھ اگلوں نے اپنے وقت کے پیغمبروں کو کہا تھا ویسی ہی تیری قوم تجھ سے کہتی ہے ل۲ یعنی مومنوں کے دل کی بیماری قرآن کھوتا ہے اور راہ خدا تعالیٰ کی خوشی کی دکھاتا ہے ل۳ یعنے یہ کافر جو قرآن کو نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں تو گویا کہ اندھے اور بہرے ہیں دور کی آواز کیوں کر سنیں۔

قیامت کے علم کا حوالہ اسی کی طرف دیا جاتا ہے (یعنی قیامت کا علم اسی کو ہے) اور نہ تو
پھل گابھوں سے نکلتے ہیں اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی اور نہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے اور جس دن وہ انکو پکاریگا (اور کہیگا)
کہ میرے شریک کہاں ہیں تو وہ کہیں گے کہ ہم تجھ سے عرض کرتے ہیں کہ ہم میں سے کسی کو (انکی) خبر ہی نہیں ﴿۴۷﴾ اور جنکو پہلے وہ خدا
کے سوا پکارا کرتے تھے (سب) ان سے غائب ہو جائیں گے اور وہ یقین کر لیں گے کہ ان کیلئے مخلصی نہیں ﴿۴۸﴾ انسان
بھلائی کی دعائیں کرتا کرتا تو تھکتا نہیں اور اگر تکلیف پہنچ جاتی ہے تو ناامید ہو جاتا اور آس توڑ بیٹھتا ہے ﴿۴۹﴾ اور اگر
تکلیف پہنچنے کے بعد ہم اسکو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں خیال کرتا
کہ قیامت برپا ہو اور اگر (قیامت سچ مچ بھی ہو اور) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو میرے لئے اسکے ہاں بھی
خوشحالی ہے پس کافر جو عمل کیا کرتے ہیں وہ ہم ان کو ضرور جتائیں گے اور انکو سخت عذاب کا مزا چکھائینگے ﴿۵۰﴾
اور جب ہم انسان پر کرم کرتے ہیں تو منہ موڑ لیتا اور پہلو پھیر کر چل دیتا ہے اور جب اسکو تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی
لمبی دعائیں کرنے لگتا ہے ﴿۵۱﴾ کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو پھر تم اس سے انکار کرو تو اس سے
بڑھ کر کون گمراہ ہے جو (حق کی) پرلے درجے کی مخالفت میں ہو ﴿۵۲﴾ ہم عنقریب ان کو اطراف (عالم) میں بھی اور خود
ان کی ذات میں بھی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائیگا کہ (قرآن) حق ہے کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ
تمہارا پروردگار ہر چیز سے خبردار ہے ﴿۵۳﴾ دیکھو یہ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر ہونے سے شک میں ہیں سن رکھو کہ وہ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے ﴿۵۴﴾

سورہ شوریٰ مکی ہے اور اس میں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ خدائے غالب و دانا اسی طرح تمہاری طرف (مضامین اور براہین) بھیجتا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کی طرف

ف یہاں لفظ عریض ہے اردو کے محاورے میں لمبی لمبی دعائیں کہتے ہیں نہ چوڑی چوڑی اس لئے ترجمے میں لمبی لمبی دعائیں لکھا

موضح القرآن

۱ یعنی اگر کوئی پوچھے کہ قیامت کب آویگی تو جواب یہی کہئے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کس وقت آویگی ۲ یعنی آج کوئی دکھائی نہیں دیتا جسے ہم کہیں کہ تیرا شریک ہے ۳ یعنی انسان دولت کے مانگنے سے بس نہیں کرتا دنیا میں ۴ یہ صفت کافروں کی ہے اور مومن خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید اور ہراساں نہیں ہوتا ۵ یعنی میں اس لائق ہوں اور یہ نعمت میرا حق ہے ۶ یعنی پھر تم ہی بڑے گنہگار رہو ۷ یعنی اگر کافر تیرے معجزے نہیں مانتے تو خدا تعالیٰ ہی بس ہے گواہ تیری پیغمبری کا ۸ یعنی کافروں کو یقین نہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے حضور میں جانا ہے قیامت کے دن حساب دینے کو ۹ یعنی کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں

وحی بھیجتا رہا ہے ﴿۳﴾ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور وہ عالی رتبہ اور گرامی قدر ہے ﴿۴﴾ قریب ہے
کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے پروردگار کی تعریف کیساتھ اسکی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں ان کیلئے
معافی مانگتے رہتے ہیں ف۱ سن رکھو کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۵﴾ اور جن لوگوں نے اس کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں وہ خدا کو
یاد ہیں اور تم ان پر داروغہ نہیں ہو ﴿۶﴾ اور اسی طرح تمہارے پاس قرآن عربی بھیجا ہے تاکہ تم بڑے گاؤں (یعنی مکے) کے رہنے والوں کو
اور جو لوگ اسکے اردگرد رہتے ہیں انکو رستہ دکھاؤ اور انہیں قیامت کے دن کا بھی جسمیں کچھ شک نہیں ہے خوف دلاؤ اس روز ایک فریق بہشت
میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں ﴿۷﴾ اور اگر خدا چاہتا تو انکو ایک ہی جماعت کر دیتا[۱] لیکن وہ جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت میں
داخل کر لیتا ہے[۲] اور ظالموں کا نہ کوئی یار ہے اور نہ مددگار ﴿۸﴾ کیا انہوں نے اس کے سوا کارساز بنائے ہیں کارساز تو خدا
ہی ہے اور وہی مردوں کو زندہ کریگا اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ﴿۹﴾ اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ
خدا کیطرف (سے ہوگا) یہی خدا میرا پروردگار ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کیطرف رجوع کرتا ہوں ﴿۱۰﴾ آسمانوں
اور زمین کا پیدا کرنیوالا (وہی ہے) اسی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کے جوڑے بنائے[۳] اور چارپایوں کے بھی جوڑے
(بنائے[۴] اور) اسی طریق پر تمکو پھیلاتا رہتا ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ دیکھتا سنتا ہے ﴿۱۱﴾ آسمانوں اور زمین کی
کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں وہ جسکے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کیلئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے بیشک
وہ ہر چیز سے واقف ہے ﴿۱۲﴾ اس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے کا) نوحؑ کو حکم دیا تھا
اور جس کی (اے محمدؐ) ہمنے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا تھا (وہ یہ کہ) دین
کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کیطرف تم مشرکوں کو بلاتے ہو وہ ان کو دشوار گزرتی ہے اللہ جسکو

ف۱ جو لوگ زمین پر ہیں اسمیں مومن اور کافر سب داخل ہیں کافروں کے حق میں فرشتے دعا اس لئے کرتے ہیں کہ انکو امید ہوتی ہے کہ شاید وہ ایمان لے آئینگے بعض نے کہا کہ بخشش کی دعا سے رزق کی دعا مراد ہے یعنے فرشتے تمام اہل زمین کے لئے روزی مانگتے رہتے ہیں خواہ مومن ہوں خواہ کافر اگر یہی معنے مراد لئے جائیں تو فرشتوں کی دعا کا اثر ظاہر ہے

موضح القرآن

[۱] یعنی سب کو بہشتی کرتا یا سبکو دوزخی کرتا ؛
[۲] یعنی توفیق اچھے کاموں کی دیتا ہے جوان کاموں کے سبب مہران پر ہو ؛
[۳] یعنی مرد و عورت ؛
[۴] یعنے نر و مادہ

؛ ؛ ؛

چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کر لیتا ہے اور جو اسکی طرف رجوع کرے اسے اپنی طرف رستہ دکھا دیتا ہے۔ اور ۱۳
لوگ جو الگ الگ ہوئے ہیں تو علم (حق) آچکنے کے بعد آپس کی ضد سے (ہوئے ہیں) اور اگر تمہارے پروردگار کیطرف سے
ایک وقت مقرر تک کیلئے بات نہ ٹھیر چکی ہوتی تو انمیں فیصلہ کر دیا جاتا اور جو لوگ انکے بعد (خدا کی) کتاب کے وارث
ہوئے وہ اس (کی طرف) سے شبہے کی الجھن میں (پھنسے ہوئے) ہیں ۱۴ تو اے محمد اسی (دین کی) طرف (لوگوں کو) بلاتے رہنا
اور جیسا تم کو حکم ہوا ہے (اسی پر) قائم رہنا اور انکی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور کہدو کہ جو کتاب خدا نے نازل فرمائی ہے میں اس پر
ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تم میں انصاف کروں خدا ہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے ہمکو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملیگا) اور تمکو
تمہارے اعمال کا، ہم میں اور تم میں کچھ بحث و تکرار نہیں، خدا ہم (سب) کو اکٹھا کریگا اور اسی کیطرف لوٹ کر جانا ہے ۱۵ اور جو لوگ
خدا (کے بارے) میں بعد اسکے کہ اسے (مومنوں نے) مان لیا ہو جھگڑتے ہیں انکے پروردگار کے نزدیک انکا جھگڑا لغو ہے اور ان پر (خدا کا)
غضب اور ان کیلئے سخت عذاب ہے ۱۶ خدا ہی تو ہے جس نے سچائی کیساتھ کتاب نازل فرمائی اور (عدل و انصاف کی) ترازو اور تمکو
کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی آ پہنچی ہو ۱۷ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کیلئے جلدی کر رہے ہیں اور جو
مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے دیکھو جو لوگ قیامت میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی
میں ہیں ۱۸ خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جسکو چاہتا ہے رزق دیتا ہے وہ زور والا (اور) زبردست ہے ۱۹ جو شخص
آخرت کی کھیتی کا خواستگار ہو اسکو ہم اسمیں سے دیدیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کا خواستگار ہو اسکو ہم اسمیں سے دیدیں گے اور اس کا آخرت
میں کچھ حصہ نہ ہوگا ۲۰ کیا انکے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کیلئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا اور اگر فیصلے (کے دن) کا
وعدہ نہ ہوتا تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اور جو ظالم ہیں ان کیلئے درد دینے والا عذاب ہے ۲۱ تم دیکھو گے کہ ظالم اپنے اعمال

موضح القرآن

۱ اصل دین ہمیشہ ایک ہے اسکو قائم کرنیکے طریق ہر وقت میں جدا ٹھیرا دیے ہیں اللہ نے ۲ یعنی اہل لوگ تو ضد سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل گئے اور پیچھے والے مختلف باتیں دیکھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں کہ معنی اس طرح یا اس طرح۔ اختلاف برا ہے جن معنوں میں خلاف نکلتا ہو اگر کسی طرح کے معنی کئے جائیں جن میں خلاف نہیں نکلتا تو اس کا منع نہیں ۳ کہتے ہیں ولید بیٹا مغیرہ کا کہتا تھا کہ اے محمد اگر ہمارے دین میں آو تو آدھا مال تجھے بانٹ دوں اور شیبہ بیٹا ربیعہ کا کہتا تھا کہ اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو میں اپنی بیٹی سے تیرا بیاہ کر دوں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد اسی دین پر قائم اور مضبوط رہ اور تابعداری مت کر کافروں کے جی کی خوشی کی ۴ یعنی یہود توریت پڑھ کر قبول کر چکے تھے کہ محمد صلعم کے دین میں آویں گے اور انہیں پیغمبر برحق مانیں گے اسواسطے جھگڑا ان کا جھوٹا اور بے بنیاد ہے ۵ یعنی جنہوں نے قیامت کا آنا سچ نہیں جانا وہ لوگ مذاق سے کہتے ہیں کہ جلدی آئے ۶ دنیا کے واسطے جو محنت کرے موافق قسمت کے ملے پھر اس محنت کا فائدہ آخرت میں نہیں ۷ یعنی فیصلہ کا وعدہ ہے اپنے وقت پر

(کے وبال) سے ڈر رہے ہونگے اور وہ ان پر پڑ کر رہیگا، اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ بہشت کے
باغوں میں ہونگے، وہ جو کچھ چاہیں گے ان کیلئے ان کے پروردگار کے پاس (موجود) ہوگا، یہی بڑا فضل ہے۔ (۲۲) یہی وہ (انعام) ہے جسکی
خدا اپنے ان بندوں کو جو ایمان لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہدو کہ میں اس کا تم سے صلہ نہیں مانگتا مگر (تمکو)
قرابت کی محبت (تو چاہیئے) ف۱ اور جو کوئی نیکی کریگا ہم اسکے لئے اسمیں ثواب بڑھائیں گے، بیشک خدا بخشنے والا قدردان
ہے۔ (۲۳) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے خدا پر جھوٹ باندھ لیا؟ اگر خدا چاہے تو (اے محمدؐ) تمہارے دل پر مہر لگادے ف۲ اور خدا جھوٹ کو
نابود کرتا اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے، بیشک وہ سینے تک کی باتوں سے واقف ہے۔ (۲۴) اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی
توبہ قبول کرتا اور (ان کے) قصور معاف فرماتا ہے اور جو تم کرتے ہو (سب) جانتا ہے۔ (۲۵) اور جو ایمان لائے اور عمل نیک
کئے ان کی (دعا) قبول فرماتا اور انکو اپنے فضل سے بڑھاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہے۔ (۲۶) اور
اگر خدا اپنے بندوں کیلئے رزق میں فراخی کر دیتا تو زمین میں فساد کرنے لگتے لیکن وہ جو چیز چاہتا ہے اندازے کیساتھ
نازل کرتا ہے، بیشک وہ اپنے بندوں کو جانتا اور دیکھتا ہے۔ (۲۷) اور وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہوجانے کے بعد مینہ برساتا
اور اپنی رحمت (یعنی بارش) کی برکت کو پھیلا دیتا ہے لہ اور وہ کارساز اور سزاوار تعریف ہے۔ (۲۸) اور اسی کی نشانیوں میں سے
ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور ان جانوروں کا جو اس نے ان میں پھیلا رکھے ہیں، اور وہ جب چاہے انکے جمع کر لینے پر
قادر ہے۔ (۲۹) اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے۔ (۳۰) اور تم زمین میں
(خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے لہ اور خدا کے سوا نہ تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔ (۳۱) اور اسی کی نشانیوں میں سے سمندر کے جہاز
ہیں (جو) گویا پہاڑ (ہیں)۔ (۳۲) اور اگر خدا چاہے تو ہوا کو ٹھیرا دے اور جہاز اس کی سطح پر کھڑے رہ جائیں، تمام صبر اور شکر

ف۱ یعنی تم اگر مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو قرابت کا پاس تو کرنا چاہیئے اور مجھے ایذا نہیں دینی چاہیئے، بعض نے یہ معنی کئے ہیں کہ خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے اس سے محبت رکھو ۞

ف۲ تاکہ تم مضامین قرآن بیان نہ کرسکو اور کافروں کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ تم خدا پر افترا کرتے ہو مگر خدا کو کفار کے بکنے کی کیا پرواہ ہے وہ ان کے اقوال کو باطل کرتا ہے اور اپنے پیغمبر پر قرآن نازل کرکے حق ثابت کرتا ہے ۞ ۱۲

موضح القرآن

لہ یعنی بدلی کو پھیلا کر سب جگہ مینہ برساتا ہے ۞

لہ یعنی تم ایسے نہیں ہو کر عاجز کرو خدا تعالیٰ کو کہ وہ تمکو عذاب کر سکے دنیا میں، یا آخرت میں ۞

۞ ۞ ۞

کرنیوالوں کیلئے ان (باتوں) میں قدرت خدا کی نمونے ہیں ⁽³³⁾ یا ان کے اعمال کے سبب ان کو تباہ کردے، اور بہت سے

قصو معاف کردے ⁽³⁴⁾ اور (انتقام اس لئے لیا جائے کہ) جو لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ جان لیں کہ ان کیلئے خلاصی

نہیں ⁽³⁵⁾ (لوگو) جو (مال و متاع) تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا (ناپائدار) فائدہ ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ بہتر

اور قائم رہنے والا ہے (یعنی) ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ⁽³⁶⁾ اور جو بڑے بڑے گناہوں

اور بیحیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں ⁽³⁷⁾ اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول

کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے انکو دیا ہے، اس میں سے

خرچ کرتے ہیں ⁽³⁸⁾ اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم و تعدی ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں ⁽³⁹⁾ اور برائی کا بدلہ تو

اسی طرح کی برائی ہے مگر جو درگزر کرے اور (معاملے کو) درست کر دے تو اس کا بدلہ خدا کے ذمے ہے اسمیں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنیوالوں کو

پسند نہیں کرتا ⁽⁴⁰⁾ اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اسکے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں ⁽⁴¹⁾ الزام تو ان لوگوں پر ہے جو

لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف دینے والا عذاب ہوگا ⁽⁴²⁾ اور جو صبر

کرے اور قصو معاف کر دے تو یہ ہمت کے کام ہیں ⁽⁴³⁾ اور جس شخص کو خدا گمراہ کرے تو اس کے بعد اس کا

کوئی دوست نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب وہ (دوزخ کا) عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے

کی بھی کوئی سبیل ہے ⁽⁴⁴⁾ اور تم انکو دیکھو گے کہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے ذلت سے عاجزی کرتے ہوئے چھپی (اور نیچی)

نگاہ سے دیکھ رہے ہوں گے، اور مومن لوگ کہیں گے کہ خسارہ اٹھانیوالے تو وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور

اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈالا، دیکھو کہ بے انصاف لوگ ہمیشہ کی دکھ میں (پڑے) رہیں گے ⁽⁴⁵⁾ اور خدا کے سوا انکے کوئی دوست نہ ہوں گے کہ خدا کے سوا انکو مدد دے سکیں

موضح القرآن

ل یعنے بیشک ناؤ کے چلے جانے میں دریا کے اوپر امن سے البتہ قدرت کی نشانی ہے صبر کرنے والوں شکر کرنے والوں کیلئے اس لئے کہ اگر وہ چاہے تو پار نہ لگا دے ؛

ٹ یعنے چاہے تو خدا اپنی ناؤ کو ڈبو دے ؛

ٹ یعنے ہمیشہ پڑھتے رہے

ٹ یعنے پہلے کوئی اسے ناحق ستا دے بعد اس کے وہ بدلہ لیوے ؛

ٹ یعنی جس نے صبر کیا لوگوں کے دکھ دینے پر ؛

اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کیلئے (ہدایت کا) کوئی رستہ نہیں ۴۶ (اے نبیؐ) ان کو کہدو کہ قبل اسکے کہ وہ دن جو ٹلیگا نہیں خدا کیطرف سے آموجود ہو اپنے پروردگار کا
حکم قبول کرو۔ اس دن تمہارے لئے نہ کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تم سے گناہوں کا انکار ہی بن پڑیگا ۴۷ پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے تمکو ان پر نگہبان کر کے
نہیں بھیجا۔ تمہارا کام تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے۔ اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر انکو انہی کے اعمال کے
سبب کوئی سختی پہنچتی ہے تو (سب احسانوں کو بھول جاتے ہیں) بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے ۴۸ (تمام) بادشاہت خدا ہی کی ہے
آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے ۴۹ یا انکو بیٹے اور
بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے اور جسکو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔ وہ تو جاننے والا اور قدرت والا ہے ۵۰ اور کسی آدمی کیلئے ممکن نہیں
کہ خدا اس سے بات کرے مگر الہام (کے ذریعے) یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ خدا کے حکم سے جو خدا چاہے القا کرے بیشک وہ عالی رتبہ (اور) حکمت والا
ہے ۵۱ اور اسیطرح ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف روح القدس کے ذریعے سے (قرآن) بھیجا ہے تم نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان کو لیکن ہم نے اسکو نور بنایا ہے
کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور بیشک (اے محمدؐ) تم سیدھا رستہ دکھاتے ہو ۵۲
(یعنی) خدا کا رستہ جو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے۔ دیکھو سب کام خدا کیطرف رجوع ہونگے (اور وہی انمیں فیصلہ کریگا) ۵۳

سورۂ زخرف مکی ہے اور اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۱ کتاب روشن کی قسم ۲ کہ ہم نے اس کو قرآن عربی بنایا ہے تاکہ تم سمجھو ۳
اور یہ بڑی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں ہمارے پاس (لکھی ہوئی اور) بڑی فضیلت
اور حکمت والی ہے ۴ بھلا اس لئے کہ تم حد سے نکلے ہوئے لوگ ہو ہم تم کو نصیحت
کرنے سے باز رہیں گے ۵ اور ہم نے پہلے لوگوں میں بھی بہت سے پیغمبر بھیجے تھے ۶

ف روشن کے معنے ہیں صاف اور واضح جس میں احکام الٰہی صاف صاف بغیر کسی پیچیدگی کے مندرج ہیں

موضح القرآن

۱ یعنی جسے توفیق ایمان کی نہ دے خدائے تعالیٰ پھر نہیں اسے کہیں کوئی راہ چھٹکارا پانے کی عذاب سے۔
۲ یعنی خدا تعالیٰ نے جو اس دن کا آنا مقرر کر رکھا ہے وہ پھرنے کا نہیں ۳ یعنی فرشتے سب کام تمہارے دن اور رات لکھتے رہتے ہیں اس دن تمہارے لاکر رکھیں گے ہرگز مکر نہ سکوگے
۴ یعنی دولت اور عیش دیتے ہیں ۵ جیسے مفلسی اور مصیبت
۶ یعنی کسی کو نری بیٹیاں ہی دیتا ہے بیٹا ہوتا ہی نہیں یا بیٹا ہی نہیں یا نہیں بیٹے کی آرزو ہے کسی کو بیٹے ہی دیتا ہے بیٹی ہوتی ہی نہیں یا مر جاتی ہے انہیں بیٹی کی آرزو ہے ۷ کہتے ہیں کہ مکے کے کافر پیغمبر صلعم سے کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ تم سے روبرو باتیں کیوں نہیں کرتا جیسے موسیٰؑ کے ساتھ ہوتی تھیں حضرت صلعم نے جواب دیا کہ موسیٰؑ خدا تعالیٰ کی آواز سنتے تھے خدا تعالیٰ کو دیکھتے نہ تھے حجاب سے باتیں ہوتی تھیں اس پر اگلی آیت اتری
۸ یعنی قرآن کو

اور کوئی پیغمبر ان کے پاس نہیں آتا تھا، مگر وہ اس سے تمسخر کرتے تھے[لہ] (۷) تو ان میں سخت
زور والے تھے انکو ہم نے ہلاک کر دیا اور اگلے لوگونکی حالت گذر گئی[لہ] (۸) اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو
کہدینگے کہ انکو غالب اور علم والے (خدا) نے پیدا کیا ہے[سہ] (۹) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور اسمیں تمہارے لئے رستے بنائے تاکہ
تم راہ معلوم کرو (۱۰) اور جس نے ایک انداز سے کیساتھ آسمان سے پانی نازل کیا پھر ہمنے اس سے شہر مردہ کو زندہ کر دیا،[کہ] اسی طرح تم (زمین سے)
نکالے جاؤ گے[ہے] (۱۱) اور جس نے تمام قسم کے حیوانات پیدا کئے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چارپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو (۱۲) تاکہ تم انکی
پیٹھ پر چڑھ بیٹھو اور جب اس پر بیٹھ جاؤ پھر اپنے پروردگار کے احسان کو یاد کرو اور کہو کہ (وہ ذات) پاک ہے جس نے اسکو ہمارے
زیر فرمان کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اسکو بس میں کر لیتے (۱۳) اور ہم اپنے پروردگار کیطرف لوٹ کر جانے والے ہیں (۱۴)
اور انہوں نے اسکی بندوں میں سے اسکے لئے اولاد مقرر کی، بیشک انسان صریح ناشکرا ہے (۱۵) کیا اس نے اپنی مخلوقات میں سے خود تو بیٹیاں
لیں اور تم کو چن کر بیٹے دیئے (۱٦) حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری دیجاتی ہے جو انہوں نے خدا کیلئے بیان کی ہے تو اس کا
منہ سیاہ ہو جاتا اور وہ غم سے بھر جاتا ہے (۱۷) کیا وہ جو زیور میں پرورش پائے اور جھگڑے کیوقت بات نہ کر سکے (خدا کی) بیٹی ہو سکتی ہے؟ (۱۸)
اور انہوں نے فرشتوں کو کہ وہ بھی خدا کے بندے ہیں (خدا کی) بیٹیاں مقرر کیا، کیا یہ انکی پیدائش کیوقت حاضر تھے؟ عنقریب انکی شہادت
لکھ لیجائیگی اور ان سے باز پرس کیجائیگی[ہ] (۱۹) اور کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم انکو نہ پوجتے، انکو اس کا کچھ علم نہیں یہ تو صرف اٹکلیں دوڑا رہے
ہیں[لہ] (۲۰) یا ہمنے انکو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی تو یہ اس سے سند پکڑتے ہیں (۲۱) بلکہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رستے پر
پایا ہے اور ہم انہی کے قدم بقدم چل رہے ہیں (۲۲) اور اسی طرح ہمنے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں بھیجا
مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ ہمنے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم قدم بقدم ان ہی کے پیچھے چلتے ہیں (۲۳)

موضح القرآن

لہ یعنے سب پیغمبروں کو انکے وقت کے لوگوں نے ستایا اور ان سے مسخری کی جیسے تجھ سے اے محمد (صلعم) یہ مشرک سلوک کرتے ہیں کہ یعنے کئی جگہ ان کا قصہ قرآن میں کہہ چکے جیسے عاد اور ثمود کا احوال جو پہلے یہ لوگ گزر گئے پھر اگر یہ لوگ ستانا پیغمبر کا نہ چھوڑیں گے اور ایمان نہ لاویں گے تو ان پر بھی مقرر عذاب ہلاک کرنے والا آئے گا آخر کو، خاطر جمع رکھو سہ یعنے یہ جانتے ہیں کہ یہ سب خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اس پر بھی خدا تعالیٰ کی بندگی نہیں کرتے اور اسکے ساتھ بتوں کو شریک کرتے ہیں کہ یعنے زمین خشک مردہ سی تھی اسے پانی برسا کر زندہ کیا اور اس میں سبزہ اگایا ہ یہ جو فرمایا کہ بندے رحمٰن کے ہیں یعنی بیٹیاں نہیں، اور معلوم ہوا کہ فرشتے اگرچہ مرد نہ عورت، پر بولی مردانی بولتے ہیں لہ یعنی یہ تو سچ ہے کہ بن چاہے خدا کے کوئی چیز نہیں پر اس سے بہتر ہونا نہیں نکلتا اسی نے قوت بھی پیدا کیا اور زہر بھی، زہر بھی کوئی کھاتا ہے کہ یعنی بہتر ہونا اس طرح ثابت ہوتا ہے ؞

پیغمبر نے کہا اگرچہ میں تمہارے پاس ایسا (دین) لاؤں کہ جس رستہ پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا وہ اس سے کہیں سیدھا رستہ دکھاتا ہو
کہنے لگے کہ جو (دین) تم دیکر بھیجے گئے ہو ہم اسکو نہیں مانتے ۲۴ تو ہمنے ان سے انتقام لیا سو دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا
ہوا ۲۵ اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ جن چیزوں کو تم پوجتے ہو میں ان سے بیزار ہوں ۲۶ ہاں
جس نے مجھکو پیدا کیا وہی مجھے سیدھا رستہ دکھائیگا[1] ۲۷ اور یہی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گئے تا کہ وہ (خدا کی طرف) رجوع
کریں ۲۸ بات یہ ہے کہ میں ان کفار کو اور انکے باپ دادا کو متمتع کرتا رہا یہانتک کہ انکے پاس حق[2] اور صاف صاف بیان
کرنیوالا پیغمبر آپہنچا ۲۹ اور جب انکے پاس حق (یعنی قرآن) آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اسکو نہیں مانتے ۳۰ اور (یہ بھی)
کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں (یعنی مکے اور طائف) میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا[3] ۳۱ کیا یہ لوگ تمہارے
پروردگار کی رحمت کو بانٹتے ہیں ہمنے انمیں انکی معیشت کو دنیا کی زندگی میں تقسیم کر دیا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند
کئے تا کہ ایک دوسرے سے خدمت لے[4] اور جو کچھ یہ جمع کرتے ہیں تمہارے پروردگار کی رحمت اس سے کہیں بہتر ہے ۳۲ اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ
سب لوگ ایک ہی جماعت ہو جائیں گے تو جو لوگ خدا سے انکار کرتے ہیں ہم انکے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں
(بھی) جن پر وہ چڑھتے ہیں ۳۳ اور انکے گھروں کے دروازے بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگاتے ہیں ۳۴ اور (خوب) تجمل و آرائش
(کر دیتے[5]) اور یہ سب دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے اور آخرت[6] تمہارے پروردگار کے ہاں پرہیزگاروں کیلئے ہے ۳۵ اور جو کوئی خدا کی
یاد سے آنکھیں بند کرے (یعنی تغافل کرے) ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے ۳۶ اور یہ (شیطان) انکو رستے سے روکتے رہتے ہیں اور
وہ سمجھتے ہیں کہ سیدھے رستے پر ہیں ۳۷ یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئیگا تو کہیگا کہ اے کاش مجھ میں اور تجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو برا ساتھی ہے ۳۸ اور جب
تم ظلم کرتے رہے تو آج تمہیں یہ بات فائدہ نہیں دے سکتی کہ تم (سب) عذاب میں ایک[7] شریک ہو ۳۹ کیا تم بہرے کو سنا سکتے ہو یا اندھے کو رستہ دکھا سکتے ہو اور جو صریح

موضح القرآن

[1] یہاں یہ قصہ اس پر کہا کہ تمہارے پیشوا نے باپ کی راہ غلط دیکھ کر چھوڑ دی، تم بھی وہی کرو۔
[2] یعنی قرآن [3] یعنے یہاں کے کسی دولتمند کو پیغمبری کیوں نہ ملی [4] یعنی بعضوں کو دولتمند اور بعضوں کو غریب بنایا اس واسطے کہ غریب دولتمند کی نوکری یا مزدوری کرے اس سبب سے ایک کو ایک سے عزت اور بڑائی دی [5] یعنی مال دنیا کا ایسا بے قدر اور ناچیز کہ کافروں کو دیتا پر اس واسطے نہیں دیا کہ اوروں کو آرزو ہوگی اور اسی کی تلاش میں رہیں گے اور عبادت بندگی خدا تعالیٰ کی چھوڑ دیں گے، کافروں کا عیش دیکھ کر۔ [6] یعنی دین کی دولت اور بہشت [7] یعنی جیسے تم دنیا میں شریک تھے ویسے اب شریک ہو تو کچھ عذاب میں کمی نہ ہوگی۔

گمراہی میں ہو اسے (راہ پر لاسکتے ہو)۱؎ (۴۰) اگر ہم تم کو وفات دیکر اٹھالیں تو ان لوگوں سے ہم انتقام لیکر رہیں گے (۴۱)
یا (تمہاری) زندگی ہی میں (تمہیں) وہ (عذاب) دکھادیں گے جن کا ہمنے ان سے وعدہ کیا ہے ہم ان پر قابو رکھتے ہیں (۴۲) پس تمہاری
طرف جو وحی کیگئی ہے اسکو مضبوط پکڑے رہو۲؎ بیشک تم سیدھے رستے پر ہو (۴۳) اور یہ (قرآن) تمہارے لئے اور تمہاری قوم کیلئے
نصیحت ہے اور (لوگو) تم سے عنقریب پرسش ہوگی (۴۴) اور (اے محمدؐ) جو اپنے پیغمبر ہمنے تم سے پہلے بھیجے ہیں ان سے دریافت
کرلو کیا ہمنے (خدائے) رحمٰن کے سوا اور معبود بنائے تھے کہ انکی عبادت کیجائے (۴۵) اور ہمنے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دیکر فرعون اور
اس کے درباریوں کیطرف بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میں پروردگار عالم کا بھیجا ہوا ہوں (۴۶) جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لیکر آئے۳؎
تو وہ نشانیوں سے ہنسی کرنے لگے (۴۷) اور جو نشانی ہم انکو دکھاتے تھے وہ دوسری سے بڑی ہوتی تھی۴؎ اور ہم نے ان کو عذاب میں
پکڑلیا۵؎ تاکہ باز آئیں (۴۸) اور کہنے لگے کہ اے جادوگر اس عہد کے مطابق جو تیرے پروردگار نے تجھ سے کر رکھا ہے اس سے دعا کر بیشک ہم
ہدایت یاب ہوجائیں گے۶؎ (۴۹) سو جب ہمنے ان سے عذاب کو دور کردیا تو وہ عہد شکنی کرنے لگے۷؎ (۵۰) اور فرعون نے اپنی قوم کو پکار کر کہا
کہ اے قوم! کیا مصر کی حکومت میرے ہاتھ میں نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے (محلوں کے) نیچے بہ رہی ہیں (میری نہیں ہیں)
کیا تم دیکھتے نہیں (۵۱) بیشک میں اس شخص سے جو کچھ عزت نہیں رکھتا اور صاف گفتگو بھی نہیں کرسکتا کہیں بہتر ہوں۸؎ (۵۲) تو اس پر سونے
کے کنگن کیوں نہ اتارے گئے یا (یہ ہوتا کہ) فرشتے جمع ہوکر اس کے ساتھ آتے۹؎ (۵۳) غرض اس نے اپنی قوم کی عقل ماردی اور انہوں نے
اسکی بات مان لی بیشک وہ نافرمان لوگ تھے (۵۴) جب انہوں نے ہمکو خفا کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیکر اور ان سب کو ڈبو کر چھوڑا (۵۵)
اور ان کو گئے گزرے کردیا اور پچھلوں کیلئے عبرت بنادیا (۵۶) اور جب مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) کا حال بیان کیا گیا تو تمہاری
قوم کے لوگ اس سے چلا اٹھے (۵۷) اور کہنے لگے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا عیسیٰؑ، انہوں نے عیسیٰؑ کی جو مثال بیان کی ہے تو

موضح القرآن

۱؎ کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بہت آرزو رکھتے تھے کہ کہ ایکے کہے لوگ ایمان لادیں اور طرح طرح سے انہیں سمجھاتے تھے، پر وہ نہ مانتے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیج کر تسلی دی

۲؎ یعنی قرآن کو

۳؎ جیسے عصا کا اژدہا ہونا اور ہاتھ بغل میں سے چمچماتا نکلنا ۴؎ یعنی ایک سے ایک بڑا معجزہ دکھایا،

۵؎ یعنی جب انہوں نے نہ مانا تو عذاب میں پکڑا ۶؎ یعنی اب ہم اس عذاب سے چھوٹیں تو البتہ ایمان لاویں اور تجھے سچا جانیں

۷؎ یعنی عذاب کے دفع ہوتے ہی قول توڑا اور پھر گئے یعنے وہ جو کہتے تھے کہ عذاب جاویگا، تو ہم ایمان لاویں گے، سو عذاب کے جاتے ہی پھر گئے، اور ایمان نہ لائے

۸؎ یعنی موسیٰؑ سے ۹؎ اس وقت دستور تھا کہ جس کو سرداری دیتے اسکے ہاتھوں میں جڑاؤ کنگن اور گلے میں سونے کا ہانس پہناتے تھے اس سبب سے فرعون نے کہا کہ اگر پیغمبر ہوتا تو اسکے ہاتھوں میں کنگن سونے کے ہوتے؛

پھر فقط جھگڑنے کو حقیقت یہ ہے یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو ۵۸ وہ تو ہمارے ایسے بندے تھے جن پر ہم نے فضل کیا اور بنی اسرائیل
کیلئے انکو (اپنی قدرت کا) نمونہ بنا دیا ۵۹ اور اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو تمہاری جگہ زمین میں رہتے ۶۰ اور وہ قیامت
کی نشانی ہیں ف۱ تو (کہدو کہ لوگو) اسمیں شک نہ کرو اور میرے پیچھے چلو یہی سیدھا رستہ ہے ۶۱ اور کہیں شیطان تمکو (اس سے) روک
نہ دے وہ تو تمہارا اعلانیہ دشمن ہے ۶۲ اور جب عیسیٰ نشانیاں لیکر آئے تو کہنے لگے کہ میں تمہارے پاس دانائی کی کتاب لیکر
آیا ہوں نیز اس لئے کہ بعض باتیں جنمیں تم اختلاف کر رہے ہو تم کو سمجھا دوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۶۳ کچھ شک نہیں
کہ خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے ۶۴ پھر کتنے فرقے ان میں سے پھٹ گئے سو جو لوگ
ظالم ہیں ان کی درد دینے والے دن کے عذاب سے خرابی ہے ۶۵ یہ صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ قیامت انپر ناگہاں آموجود ہو
اور انکو خبر تک نہ ہو ۲ ۶۶ (جو آپس میں) دوست (ہیں) اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار (کہ باہم دوست ہی
رہیں گے ۳ ۶۷ میرے بندو آج تمہیں کچھ خوف ہے اور نہ تم غمناک ہوگے ۶۸ جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرمانبردار
ہوگئے ۶۹ (ان سے کہا جائیگا) کہ تم اور تمہاری بیویاں عزت (و احترام) کیساتھ بہشت میں داخل ہو جاؤ ۷۰ ان پر سونے کی پرچوں
اور پیالیوں کا دور چلیگا اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے (موجود ہوگا) اور (اے اہل جنت) تم اسمیں ہمیشہ
رہوگے ۷۱ اور یہ جنت جس کے تم مالک کر دیئے گئے ہو تمہارے اعمال کا صلہ ہے ۷۲ وہاں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں جن کو تم
کھاؤ گے ۷۳ (اور کفار) گنہگار ۴ ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے ۷۴ جو ان سے ہلکا نہ کیا جائیگا اور وہ اس میں نا امید
ہوکر پڑے رہیں گے ۵ ۷۵ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی (اپنے آپ پر) ظلم کرتے تھے ۷۶ اور پکاریں گے
کہ اے مالک ف۲ تمہارا پروردگار ہمیں موت دیدے وہ کہے گا کہ تم ہمیشہ (اسی حالت میں) رہوگے ۶ ۷۷ ہم تمہارے پاس

ف۱ ضمیر "وہ" کا مرجع یا تو عیسیٰ ہیں اور اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ جس طرح حضرت عیسیٰ مُردوں کو زندہ کرتے تھے اسی طرح قیامت کے روز خدا تعالیٰ مُردوں کو جلا اٹھائے گا گویا عیسیٰ کا احیائے اموات قیامت کا نمونہ ہے یا اس کا مرجع قرآن ہے اس صورت میں معنے یہ ہونگے کہ قرآن قیامت کا علم ہے یعنی اس سے قیامت کے حالات معلوم ہوتے ہیں بہرحال قیامت کے آنے میں شک نہیں کرنا چاہئے اور اس پر ایمان لانا چاہئے ف۲ دوزخ کے ایک داروغہ کا نام ہے

موضح القرآن

۱ یعنی سیدھی راہ مضبوط جو اصل مدعا کو پہنچا دے ۲ یعنی انہیں خبر نہ ہو سکے آنے کی اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہونے کے سبب ۳ یعنی جن کی دوستی صرف خدا کے واسطے ہے وہ دشمن نہ ہونگے جیسے پیر اور مرید میں محبت ہے بے غرض دنیا کے کاموں سے ۴ یعنی جو خدا کا حکم نہ مانیں ۵ یعنی ناامید چھوٹنے سے اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے ۶ مالک نام ہے فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہے کہتے ہیں ہزار برس چلاویں گے تب وہ ایک جواب دے گا

حق لیکر آئے ہیں، لیکن تم اکثر حق سے ناخوش ہوتے رہے ﴿٧٨﴾ کیا انہوں نے کوئی بات ٹھیرا رکھی ہے تو ہم بھی کچھ ٹھیرانیوالے
ہیں ﴿٧٩﴾ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو سنتے نہیں، ہاں ہاں (سب سنتے ہیں) اور ہمارے
فرشتے انکے پاس (انکی سب باتیں) لکھ لیتے ہیں ﴿٨٠﴾ کہدو کہ اگر خدا کے اولاد ہو تو میں (سب سے) پہلے (اسکی) عبادت کرنیوالا
ہوں ﴿٨١﴾ یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کا مالک (اور) عرش کا مالک اس سے پاک ہے ﴿٨٢﴾ تو ان کو بک بک کرنے
اور کھیلنے دو[1] یہاں تک کہ جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اسکو دیکھ لیں[2] ﴿٨٣﴾ اور وہی (ایک) آسمانوں میں معبود
ہے اور (وہی) زمین میں معبود ہے اور وہ دانا (اور) علم والا ہے ﴿٨٤﴾ اور وہ بہت بابرکت ہے جس کیلئے آسمانوں اور زمین
کی اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کی بادشاہت ہے اور اسی کو قیامت کا علم ہے اور اسی کیطرف تم لوٹ کر جاؤ گے ﴿٨٥﴾
اور جن کو یہ لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں، وہ سفارش کا کچھ اختیار نہیں رکھتے، ہاں جو علم و یقین کے ساتھ حق کی گواہی دیں
(وہ سفارش کر سکتے ہیں)[ف][3] ﴿٨٦﴾ اور اگر تم انسے پوچھو کہ انکو کس نے پیدا کیا ہے تو کہدینگے کہ خدا نے تو پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں[4] ﴿٨٧﴾ اور (اکثر اوقات)
پیغمبر کہا کرتے ہیں کہ اے پروردگار یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے ﴿٨٨﴾ تو ان سے منہ پھیر لو اور سلام کہدو انکو عنقریب (انجام) معلوم ہو جائیگا ﴿٨٩﴾

سورۂ دخان مکی ہے اور اس میں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ اس کتاب روشن کی قسم ﴿٢﴾ کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں[5] نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے
والے ہیں ﴿٣﴾ اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں[6] ﴿٤﴾ (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر، بیشک ہم ہی
(پیغمبر کو) بھیجتے ہیں ﴿٥﴾ (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے، وہ تو سننے والا جاننے والا
ہے ﴿٦﴾ آسمانوں اور زمین کا، اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک،

ف یعنی بت جن کی یہ کفار پوجا کرتے تھے انکی سفارش نہیں کر سکیں گے سفارش کرنے کا حق تو خدا کے نیک بندوں کو ہوگا جنکو خدا کی وحدانیت کا یقین ہے اور وہ اسکی یکتائی اور معبود واحد ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور وہی سفارش کر سکتے ہیں۔

موضح القرآن

[1] یعنی دنیا کے نکمے کاموں میں مشغول رہنے دے [2] یعنی قیامت کے دن کو دیکھیں [3] یعنے گواہی اس بات کی کہ خدا تم ایک ہے [4] یعنی جبکہ تم اقرار کرتے ہو کہ خدا تم نے پیدا کیا پھر اسی کی بندگی کرو [5] ایک جماعت اور پر اس بات کے ہیں کہ لیلہ مبارکہ سے مراد شب برات ہے کہ پندرھویں شعبان کی ہوتی ہے اور برکت اس کی اترنا فرشتوں کا اور قبول ہونا دعا کا اور تقسیم ہونا نعمت کا ہے [6] حدیث میں ہے کہ اس رات میں بخشش گناہگاروں کی برابر بالوں بکری کے ہو دے

بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنیوالے ہو (۷) اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جلاتا اور (وہی) مارتا ہے[۱]
وہی تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے (۸) لیکن یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں (۹) تو اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان
سے صریح دھواں نکلے گا[۲] (۱۰) جو لوگوں پر چھا جائیگا یہ درد دینے والا عذاب ہے (۱۱) اے پروردگار ہم سے اس عذاب کو دور کر ہم
ایمان لاتے ہیں[۳] (۱۲) (اس وقت) انکو نصیحت کہاں مفید ہو گی جبکہ ان کے پاس پیغمبر آ چکے جو کھول کھول کر بیان کر دیتے
ہیں (۱۳) پھر انہوں نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے (یہ تو) پڑھایا ہوا (اور) دیوانہ ہے (۱۴) ہم تو تھوڑے دنوں عذاب ٹال دیتے ہیں
(مگر) تم پھر کفر کرنے لگتے ہو (۱۵) جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے، تو بیشک انتقام لیکر چھوڑیں گے (۱۶) اور ان سے
پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمایش کی، اور ان کے پاس ایک عالی قدر پیغمبر آئے[۴] (۱۷) (جنہوں نے) یہ (کہا) کہ خدا کے بندوں
(یعنی بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں[۵] (۱۸) اور خدا کے سامنے سرکشی کرو میں تمہارے پاس کھلی
دلیل لیکر آیا ہوں (۱۹) اور اس (بات) سے کہ تم مجھے سنگسار کرو اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں (۲۰) اور اگر تم
مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ (۲۱) تب موسیٰؑ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ نافرمان لوگ ہیں (۲۲) (خدا نے
فرمایا کہ میرے بندوں کو راتوں رات لیکر چلے جاؤ اور (فرعونی بضرور) تمہارا تعاقب کرینگے (۲۳) اور دریا سے (کہ خشک
(ہو رہا ہوگا) پار ہو جاؤ (تمہارے بعد) ان کا تمام لشکر ڈبو دیا جائیگا (۲۴) وہ لوگ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے (۲۵) اور کھیتیاں
اور نفیس مکان (۲۶) اور آرام کی چیزیں جنمیں عیش کیا کرتے تھے (۲۷) اسی طرح (ہوا) اور ہم نے دوسرے لوگوں کو ان چیزوں
کا مالک بنا دیا[۶] (۲۸) پھر ان پر نہ تو آسمان کو اور زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت ہی دی گئی[۷] (۲۹) اور ہم نے بنی اسرائیل کو
ذلت کے عذاب سے نجات دی[۸] (۳۰) (یعنی) فرعون سے، بیشک وہ سرکش (اور) حد سے نکلا ہوا تھا (۳۱) اور ہمنے بنی اسرائیل کو

موضح القرآن

[۱] یعنی وہ ہے ایجاد کرنیوالا موت اور زندگی کا [۲] عرب شر غالب کو دخان کہتے ہیں مراد وہ عذاب ہے کہ نازل ہو ساتھ ٹھٹھا کرنے والوں کے [۳] یعنی جب بلا دور ہو وے ہم ایمان لاتے ہیں [۴] یعنی پیغمبر بزرگوار حسب اور نسب اور خلق میں موسیٰؑ یعنی بیٹا عمران کا [۵] یعنی بنی اسرائیل کو [۶] انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی بندہ نہوے مگر اس کو دو دروازے ہوویں، ایک دروازہ کہ روزی اس کی اس جگہ سے نیچے اترے اور ایک دروازہ کہ عمل اس کا ادھر سے اوپر جاوے اور جب بندہ مر جاوے یہ دونوں دروازے روویں نازل ہونے رزق کے سے اور بلند ہونے عمل کے سے محروم رہیں اوپر اس کے دو دیں [۸] عذاب رسوا کرنے والا بندگی فرعون کی تھی اور قتل بیٹوں کا ۞

۞ ۞ ۞

اہل عالم سے دانستہ منتخب کیا تھا ۝۳۲ اور انکو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں صریح آزمائش تھی ۝۳۳ یہ لوگ یہ کہتے ہیں ۝۳۴

کہ ہمیں صرف پہلی دفعہ (یعنی ایکبار) مرنا ہے اور پھر اٹھنا نہیں ۝۳۵ پس اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر) لاؤ ۝۳۶

بھلا یہ اچھے ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں ہمنے ان (سب) کو ہلاک کر دیا بیشک وہ گنہگار تھے ۝۳۷

اور ہمنے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ انمیں ہے انکو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا ۝۳۸ انکو ہم نے تدبیر سے پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ

نہیں جانتے ۝۳۹ کچھ شک نہیں کہ فیصلے کا دن ان سب (کے اٹھنے) کا وقت ہے ۝۴۰ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ

آئے گا اور نہ انکو مدد ملے گی ۝۴۱ مگر جس پر خدا مہربانی کرے وہ تو غالب اور مہربان ہے ۝۴۲ بلاشبہ تھوہر کا درخت گنہگار کا کھانا ہے ۝۴۳

جیسے پگھلا ہوا تانبا پیٹوں میں (اس طرح) کھولے گا ۝۴۴ جس طرح گرم پانی کھولتا ہے ۝۴۵ (حکم دیا جائیگا کہ) اسکو پکڑ لو ۝۴۶

اور کھینچتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لیجاؤ ۝۴۷ پھر اسکے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دو (کہ عذاب پر) عذاب (ہو) ۝۴۸

(اب) مزا چکھ تو بڑی عزت والا (اور) سردار ہے ۝۴۹ یہ وہی (دوزخ) ہے جسمیں تم لوگ شک کیا کرتے تھے ۝۵۰ بیشک

پرہیزگار لوگ امن کے مقام میں ہونگے ۝۵۱ (یعنی) باغوں اور چشموں میں ۝۵۲ حریر کا باریک اور دبیز لباس پہن کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہونگے ۝۵۳

(وہاں) اسطرح (کا حال) ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی سفید رنگ کی عورتوں سے انکے جوڑے لگائیں گے ۝۵۴ وہاں خاطر جمع سے ہر قسم کے

میوے منگوائیں گے (اور کھائیں گے) ۝۵۵ (اور) پہلی دفعہ کے مرنے کے سوا (کہ مر چکے تھے) موت کا مزہ نہیں چکھیں گے اور خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیگا ۝۵۶ یہ تمہارے پروردگار

کا فضل ہے یہی تو بڑی کامیابی ہے ۝۵۷ ہمنے اس (قرآن) کو تمہاری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں ۝۵۸ پس تم بھی انتظار کرو یہ بھی انتظار کر رہے ہیں ۝۵۹

سورۃ جاثیہ مکی ہے اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝۱ اس کتاب کا اتارا جانا خدائے غالب (اور) دانا (کی طرف) سے ہے ۝۲

ف تبع یمن کا بادشاہ تھا کہتے ہیں کہ وہ تو صاحب ایمان تھا اور اس کی قوم بت پرست تھی جو ہلاک کر دی گئی۔

موضح القرآن

لہ جیسے پھٹنا دریا کا اور اترنا من و سلویٰ کا۔

ٹہ یعنی ساتھ حکمت کے پیدا کیا ہم نے ان کو۔

سہ یعنی مومن کہ وہ یاری کریں ایک دوسرے کی ساتھ شفاعت کے۔ ٹہ یعنی ٹکڑے کرے انتڑیوں کو ان کی اور گلا دیوے انہیں۔ شہ اختلاف ہے اس میں کہ وہ عورتیں دنیا کی ہوویں یا حوریں بہشت کی۔

بے شک آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لئے (خدا کی قدرت کی) نشانیاں
ہیں[۱] (۳) اور تمہاری پیدائش میں بھی، اور جانوروں میں بھی، جن کو وہ پھیلاتا ہے
یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں (۴) اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں،
اور وہ جو خدا نے آسمان سے (ذریعہ) رزق نازل فرمایا، پھر اس سے زمین کو اس کے مر جانے کے بعد زندہ
کیا اس میں اور ہواؤں کے بدلنے میں عقل والوں کیلئے نشانیاں ہیں[۲] (۵) یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو
سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں، تو یہ خدا اور اس کی آیتوں کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے (۶)
ہر جھوٹے گنہگار پر افسوس ہے[۳] (۷) کہ خدا کی آیتیں اسکو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو انکو سن تو لیتا ہے (مگر) پھر غرور سے ضد
کرتا ہے کہ گویا ان کو سنا ہی نہیں، تو ایسے شخص کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو (۸) اور جب ہماری کچھ آیتیں
معلوم ہوتی ہیں تو ان کی ہنسی اڑاتا ہے، ایسے لوگوں کیلئے ذلیل کرنیوالا عذاب ہے (۹) ان کے سامنے دوزخ ہے
اور جو کام وہ کرتے رہے کچھ بھی ان کے کام نہ آئیں گے، اور نہ وہی (کام آئینگے) جن کو انہوں نے خدا کے سوا معبود بنا
رکھا تھا[۴] اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے (۱۰) یہ (ہدایت کی کتاب) ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں انکو
سخت قسم کا درد دینے والا عذاب ہوگا (۱۱) خدا ہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے قابو کر دیا تاکہ اسکے حکم سے اسمیں کشتیاں چلیں اور
تاکہ تم اسکے فضل سے (معاش) تلاش کرو اور تاکہ شکر کرو (۱۲) اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سبکو اپنے (حکم) سے
تمہارے کام میں لگا دیا جو لوگ غور کرتے ہیں ان کیلئے اسمیں (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں[۵] (۱۳) مومنوں سے کہدو کہ جو لوگ خدا
کے دنوں کی (جو اعمال کے بدلے کیلئے مقرر ہیں) توقع نہیں رکھتے ان سے درگزر کریں[۶] تاکہ وہ ان لوگوں کو انکے اعمال کا بدلہ دے (۱۴)

موضح القرآن

۱ اس کا حکم ہرگز کسی طرح پھرتا نہیں ۔

۲ تاکہ یہ نشانیاں دیکھ کر جانیں کہ ان چیزوں کا پیدا کرنیوالا بہت بڑا ہے ۔

۳ یعنی ایسا گنہگار جو سنتا ہے قرآن کی آیتیں جو پڑھی جاتی ہیں اس پر پھر نہیں چھوڑتا اپنے گناہ کو اور اپنی گناہوں میں مشغول ہے

۴ یعنی بت جو خدائے تعالیٰ کے سوا دوست رکھتے تھے اور جانتے تھے کہ قیامت کو عذاب سے چھڑا دیں گے، سو وہ کچھ کام نہ آویں گے اور ذرا بھی عذاب دور نہ کر سکیں گے

۵ کہتے ہیں کہ ایک منافق نے حضرت عمرؓ کو مکہ میں زبوں کہا تھا، انہوں نے سن کر چاہا تھا کہ اس سے بدلہ لیویں اس پر خدا تعالیٰ نے اگلی آیت بھیجی

۶ یعنی بدلہ لینے کا ارادہ نہ کریں ۔

جو کوئی عمل نیک کرے گا تو اپنے لئے اور جو برے کام کریگا تو ان کا ضرر اسی کو ہوگا، پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر
جاؤ گے (۱۵) اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (ہدایت) اور حکومت اور نبوت بخشی[۱] اور پاکیزہ چیزیں عطا فرمائیں[۲] اور اہل عالم
پر فضیلت دی (۱۶) اور انکو دین کے بارے میں دلیلیں عطا کیں تو انہوں نے اختلاف کیا، تو علم آچکنے کے بعد آپس کی ضد سے کیا[۳] بیشک
تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا جنمیں وہ اختلاف کرتے تھے فیصلہ کریگا (۱۷) پھر ہم نے تمکو دین کے کھلے رستے پر
(قائم) کر دیا تو اسی (رستے) پر چلے چلو، اور نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا (۱۸) یہ خدا کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں
آئیں گے[۴] اور ظالم لوگ ایکدوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور خدا پرہیزگاروں کا دوست ہے (۱۹) یہ قرآن لوگوں کیلئے دانائی کی باتیں
ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کیلئے ہدایت اور رحمت ہے (۲۰) جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انکو ان
لوگوں جیسا کر دینگے جو ایمان لائے[۵] اور عمل نیک کرتے رہے اور انکی زندگی اور موت یکساں ہوگی، یہ جو دعوے کرتے ہیں برے
ہیں (۲۱) اور خدا نے آسمانوں اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائے اور ان پر ظلم نہیں کیا
جائیگا[۶] (۲۲) بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے[۷] اور باوجود جاننے بوجھنے کے (گمراہ ہو رہا ہے تو)
خدا نے (بھی) اسکو گمراہ کر دیا اور اسکے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اسکی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، اب خدا کے سوا اسکو کون
راہ پر لا سکتا ہے، بھلا تم کیوں نصیحت نہیں پکڑتے (۲۳) اور کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا ہی کی ہے کہ (یہیں) مرتے اور جیتے
ہیں اور ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے اور انکو اس کا کچھ علم نہیں، صرف ظن سے کام لیتے ہیں[۸] (۲۴) اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی کھلی
آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی یہی حجت ہوتی ہے کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر) لاؤ[۹] (۲۵) کہہ دو
کہ خدا ہی تم کو جان بخشتا ہے پھر (وہی) تم کو موت دیتا ہے پھر تم کو قیامت کے روز جس (کے آنے) میں

موضح القرآن

۱ یعنی بنی اسرائیل کی قوم سے بہت پیغمبر ہوئے اور بہت بادشاہ ہوئے ۲ یعنی من و سلویٰ حضرت موسیٰؑ کی امت کو اور مائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو ۳ یعنی اول توریت کی سب آیتوں سے جان چکے تھے کہ آخری زمانہ کا پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوگا اور کہتے تھے کہ ہم اس پر ایمان لاویں گے جب وہ پیدا ہوا سابق دلیل روشن کے تو نہ مانا اور عداوت کی اور آپس میں پھٹ گئے ۴ یعنی اگر تو ان کا کہا مانے تو تجھ پر عذاب آوے تو وہ دور نہ کر سکیں ۵ یعنی یہ بات مشرک غلط سمجھتے ہیں ۶ یعنی کسی پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا ہرگز، جیسے جیسے کام کئے ہیں اسی کے موافق بدلہ ملے گا برے کام ہونے سے زیادہ عذاب نہ ہوگا کسی کو ۷ یعنی جس چیز کو چاہا اس کو اپنا خدا بنا لیا ۸ یعنی نہیں جانتے کہ زمانہ کا بدلنا اور پھرنا اور لوگوں کو مارنا جلانا اور پیدا کرنا یہ سب خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ۹ یعنی تم جو کہتے ہو کہ مر کر جیو گے ہم اس بات کو تب سچ جانیں کہ ہمارے باپ دادا مرے ہوؤں کو جلا کر بلا دو قبروں میں سے

کچھ شک نہیں، تم کو جمع کریگا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے ؏ (۲۶) اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی
کی ہے اور جس روز قیامت برپا ہو گی، اس روز اہل باطل خسارے میں پڑ جائیں گے ؏ (۲۷) اور تم ہر ایک فرقے کو دیکھو گے کہ
گھٹنوں کے بل بیٹھا ہو گا، اور ہر ایک جماعت اپنی کتاب (اعمال) کی طرف بلائی جائے گی ؎۱ جو کچھ تم کرتے رہے ہو
آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائے گا ؏ (۲۸) یہ ہماری کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کردے گی، جو کچھ
تم کیا کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے ہیں ؏ (۲۹) تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ؎۲ ان کا پروردگار
انہیں اپنی رحمت (کے باغ) میں داخل کرے گا، یہی صریح کامیابی ہے ؏ (۳۰) اور جنہوں نے کفر کیا (ان سے کہا
جائے گا کہ) بھلا ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر تم نے تکبر کیا اور تم نافرمان لوگ تھے ؏ (۳۱)
اور جب کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں، تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے کہ
قیامت کیا ہے، ہم اس کو محض ظنی خیال کرتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں آتا ؎۳ (۳۲) اور ان کے اعمال کی برائیاں
ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا ؎۴ (۳۳) اور کہا جائے گا
کہ جس طرح تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اسی طرح آج ہم تمہیں بھلا دیں گے اور تمہارا ٹھکانا
دوزخ ہے، اور کوئی تمہارا مددگار نہیں (۳۴) یہ اس لئے کہ تم نے خدا کی آیتوں کو مخول بنا رکھا تھا ؎۵ اور دنیا
کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا، سو آج یہ لوگ نہ دوزخ سے نکالے جائیں گے، اور نہ
ان کی توبہ قبول کی جائے گی ؏ (۳۵) پس خدا ہی کو ہر طرح کی تعریف (سزاوار) ہے جو آسمانوں کا مالک اور زمین کا
مالک اور تمام جہان کا پروردگار ہے ؏ (۳۶) اور آسمانوں اور زمین میں اسی کیلئے بڑائی ہے ؎۶ اور وہ غالب اور دانا ہے (۳۷)

موضح القرآن

؎۱ یعنی جو کچھ انہوں نے دنیا میں کام کئے ہیں ہمارے فرشتے لکھتے جاتے ہیں اس دن وہ سب کے کاغذ موجود ہوں گے اور ہر شخص کو اس کا اعمالنامہ دیں گے ؎۲ یعنی خدا تعالیٰ اور اس کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کا حکم بجالائے ؎۳ یعنی ہمیں تو یقین ہے کہ قیامت ہرگز نہیں ہوگی ؎۴ یعنی وہ جو عذاب کو جھوٹ جانتے تھے اور ہنسی میں ٹالتے تھے، اس عذاب میں گرفتار ہوں گے ؎۵ یعنی قرآن کی آیتوں کی حرمت نہ کرتے تھے ؎۶ یعنی آسمانوں کے رہنے والے اور زمین کے سب اسی کی بڑائی اور تعریف کرتے ہیں

سورۂ احقاف مکی ہی اور پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں
شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

حٰمٓ (۱) یہ کتاب خدائے غالب (اور) حکمت والے کی طرف سی نازل ہوئی ہی (۲) ہم نے
آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں میں ہے مبنی بر حکمت[۱] اور ایک وقت مقرر تک کیلیے پیدا کیا ہے[۲] اور کافروں کو
جس چیز کی نصیحت کیجاتی ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں[۳] (۳) کہو کہ بھلا تمنے ان چیزوں کو دیکھا ہی جنکو تم خدا کی سوا پکارتے
ہو (ذرا) مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں ان کی شرکت ہے[۴]؟ اگر سچے ہو
تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ یا علم (انبیاء میں) سے کچھ (منقول) چلا آتا ہو تو اسے پیش کرو[۵] (۴) اور اس شخص سے
بڑھکر کون گمراہ ہو سکتا ہی جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے[۶] اور ان کو انکے پکارنے ہی کی خبر نہ ہو؟ (۵)
اور جب لوگ جمع کیے جائینگے تو وہ ان کے دشمن ہونگے اور ان کی پرستش سی انکار کریں گے (٦) اور جب انکے سامنے
ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر حق کے بارے میں جب ان کے پاس آ چکا کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے (۷) کیا یہ کہتے ہیں
کہ اس نے اسکو از خود بنا لیا ہے؟ کہدو کہ اگر میں نے اسکو اپنی طرف سی بنایا ہو تو تم خدا کے سامنے میرے (بچاؤ کی) کچھ بھی
اختیار نہیں رکھتے[۷] وہ اس گفتگو کو خوب جانتا ہی جو تم اس کے بارے میں کرتے ہو وہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہی اور وہ بخشنے والا مہربان
ہی[۸] (۸) کہدو کہ میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آیا[۹] اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا اور تمہارے ساتھ کیا (کیا جائیگا)[۱۰]
میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی آتی ہے اور میرا کام تو علانیہ ہدایت کرنا ہے[۱۱] (۹) کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن)
خدا کیطرف سے ہو اور تم نے اس سے انکار کیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اسی طرح کی ایک (کتاب) کی گواہی دے چکا اور
ایمان لے آیا اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے میں کیا شک ہے؟) بیشک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۱۰) اور کافر

موضح القرآن

[۱] یعنی انکو اس طرح بنانا ہی لائق تھا اور یہی حکمت ہے
[۲] یعنی قیامت کے آنے کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جو اپنے وقت مقرر پر آویگی
[۳] یعنے نہیں مانتے قیامت کو اور اس دن کے عذاب کو سچ نہیں جانتے ؛
[۴] یعنی خدا تم کا شریک کرتے ہو بندگی میں ان کو سو کچھ کسی طرح کی چیز کے سوا کرنے میں ان کا سا جھا نہیں اور نہ کوئی چیز انہوں نے پیدا کی ہے پھر وہ کیونکر شریک ہوویں
[۵] یعنی کسی پیغمبر اگلے نے نہیں کہا کہ خدا کا کوئی شریک ہے اگر کسی نے کہا ہو یا کوئی سند ہو تو لاکر دکھاؤ اگر تم سچے ہو ؛
[٦] یعنی اگر قیامت تک انکو پکارا کریں تو وہ ہرگز جواب نہ دیں
[۷] یعنی تم تو ذرا بھی عذاب سے مجھے بچا سکوگے پھر کس بھروسہ پر اور کس کی حمایت پر میں ایسا کروں جس کے سبب مقرر عذاب آوے ؛
[۸] یعنی اب بھی باز آؤ تو بخشے جاؤ
[۹] یعنی مجھ سے آگے بہت پیغمبر آ چکے ہیں اچنبھا کیوں کرتے ہو میری باتوں سے ؛
[۱۰] یعنی خدا تعالی کی مرضی کی خبر نہیں مجھے ؛
[۱۱] یعنے سناتا ہوں کہ جو کوئی حکم نہ مانے اس پر عذاب آویگا قیامت کو ؛

مومنوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اسکی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے[1] اور جب وہ اس سے
ہدایت یاب نہ ہوئے تو اب کہیں گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے[2] (۱۱) اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی (لوگوں کیلئے) رہنما اور رحمت
اور یہ کتاب عربی زبان میں ہے اسی کی تصدیق کرنیوالی تاکہ ظالموں کو ڈرائے[3] اور نیکوکاروں کو خوشخبری سنائے[4] (۱۲) جن لوگوں نے
کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ اس پر قائم رہے تو ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہونگے (۱۳) یہی اہل جنت ہیں کہ
ہمیشہ اسمیں رہیں گے (یہ) اس کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے[5] (۱۴) اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا
اس کی ماں نے اسکو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا ڈھائی برس
میں ہوتا ہے یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے
توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں انکا شکر گذار ہوں اور یہ کہ نیک عمل کروں جنکو تو پسند کرے اور میرے لئے
میری اولاد میں صلاح (و تقویٰ) دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں (۱۵) یہی لوگ ہیں
جن کے اعمالِ نیک ہم قبول کریں گے اور ان کے گناہوں سے درگزر فرمائیں گے اور (یہی) اہلِ جنت میں ہونگے (یہ)
سچا وعدہ (ہے) جو ان سے کیا جاتا ہے[6] (۱۶) اور جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ اُف اُف! تم مجھے یہ بتاتے ہو کہ میں
(زمین سے) نکالا جاؤنگا[8] حالانکہ بہت سے لوگ مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں اور وہ دونوں خدا کی جناب میں فریاد کرتے
(ہوئے کہتے) تھے کہ کمبخت ایمان لا خدا کا وعدہ تو سچا ہے تو کہنے لگا یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں (۱۷) یہی وہ
لوگ ہیں جن کے بارے میں جنوں اور انسانوں کی (دوسری) امتوں میں سے جو ان سے پہلے گزر چکیں عذاب کا
وعدہ متحقق ہو گیا[9] بیشک وہ نقصان اٹھانیوالے تھے (۱۸) اور لوگوں نے جیسے کام کئے ہونگے ان کے مطابق سب کے درجے ہونگے غرض یہ ہے

موضح القرآن

۱ یعنے یہ لوگ غریب اور بے علم جو ایمان لائے ہیں ہم ان سے پہلے ایمان لاتے اگر وہ اچھی بات ہوتی کیونکہ ہم عقلمند اور اشراف ہیں بھلی بری بات خوب سمجھتے ہیں

۲ یعنی ہمیشہ لوگ ایسی باتیں کہا کرتے ہیں

۳ یعنے جو ستم کرتے ہیں اپنے اوپر ان کو جھوٹا سمجھ کر

۴ نیکوکار یعنی جو اسے سچ جان کر اس کا حکم مانتے ہیں

۵ یعنی قرآن کو اور پیغمبر صلعم کو سچا جان کر حکم بجالاتے تھے

۶ یعنی ان سے جو وعدہ کیا ہے کہ بہشت میں داخل کریں گے اور گناہ ان کے معاف کرینگے اور نیکیاں ان کی قبول کرینگے تو یہ سب سچ ہے

۷ یعنی جب اس کے ماں باپ نے کہا کہ ایمان لاؤ قرآن اور پیغمبر پر تب اس نے کہا اپنے ماں باپ سے کہ بیزار ہوں میں تم دونوں سے

۸ یعنے مرنے کے بعد پھر جی اٹھونگے قیامت کو

۹ یعنے جیسے آگے دیو اور آدمی قیامت کو سچ نہ جانتے تھے اس لئے ان پر عذاب ہوا ویسا ہی حال اُن کا بھی ہوگا

کہ ان کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور ان کا نقصان نہ کیا جائے[1] (۱۹) اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے کئے جائیں گے (تو کہا
جائیگا کہ) تم اپنی دنیا کی زندگی میں لذتیں حاصل کر چکے اور ان سے متمتع ہو چکے سو آج تمکو ذلت کا عذاب ہے (یہ) اسکی سزا (ہے)
کہ تم زمین میں ناحق غرور کیا کرتے تھے[2] اور اس کی کہ بدکرداری کرتے تھے[3] (۲۰) اور (قوم) عاد کے بھائی (ہود[4]) کو یاد
کرو کہ جب انہوں نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ہدایت کی اور ان سے پہلے اور پیچھے بھی ہدایت کرنیوالے گزر چکے تھے کہ
خدا[5] کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا ڈر لگتا ہے[6] (۲۱) کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس
اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو؟ اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو اسے ہم پر لے آؤ (۲۲) (انہوں نے) کہا
(اس کا) علم تو خدا ہی کو ہے اور میں تو جو (احکام) دیکر بھیجا گیا ہوں وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی
میں پھنس رہے ہو (۲۳) پھر جب انہوں نے اس (عذاب) کو دیکھا کہ بادل (کی صورت میں) انکے میدانوں کی طرف آ رہا ہے تو کہنے لگے یہ تو
بادل ہے جو ہم پر برس کر رہیگا (نہیں) بلکہ (یہ) وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے یعنی آندھی جس میں دردینے والا
عذاب بھرا ہوا ہے[7] (۲۴) ہر چیز کو اپنے پروردگار کے حکم سے تباہ کئے دیتی ہے تو وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہ آتا تھا،
گنہگار لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں (۲۵) اور ہم نے انکو ایسے مقدور دیئے تھے جو تم لوگوں کو نہیں دیئے اور انہیں کان اور
آنکھیں اور دل دیئے تھے تو جب کہ وہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے تو نہ تو ان کے کان ہی ان کے کچھ کام آسکے اور نہ آنکھیں اور
نہ دل، اور جس چیز سے استہزا کیا کرتے تھے اس نے انکو آگھیرا (۲۶) اور تمہارے اردگرد کی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور بار بار
(اپنی) نشانیاں ظاہر کر دیں تاکہ وہ رجوع کریں (۲۷) تو جنکو ان لوگوں نے تقرب (خدا) کے سوا معبود بنایا تھا انہوں نے ان کی کیوں مدد نہ کی؟
بلکہ وہ ان کے سامنے سے گم ہو گئے اور یہ انکا جھوٹ تھا اور یہی وہ افترا کیا کرتے تھے[8] (۲۸) اور جب ہم نے جنوں میں سے کئی شخص تمہاری طرف

موضح القرآن

[1] یعنی ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور بدلہ دینے میں کچھ قصور نہ ہوگا، جیسے ان کے کام اچھے ہونگے اسی قدر ان کو نعمتیں ملیں گی۔
[2] یعنی خواری اور رسوائی ملیگی تم کو اب جیسے تم نے تکبری کی تھی دنیا میں ناحق۔
[3] جن لوگوں نے آخرت چاہی فقط دنیا چاہی ان کی نیکیوں کا بدلہ اسی دنیا میں مل چکا۔
[4] یعنے ہود علیہ السلام سے پہلے بھی اور پیچھے ان سے پہلے بھی پیغمبر آئے جیسے حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہما السلام اور ان سے پیچھے بھی بہت پیغمبر آئے۔
[5] یعنی سوائے خدا تعالےٰ کے کچھ اور پوجوگے تو قیامت کے دن تم پر بڑا عذاب ہوگا اس واسطے ڈرتا ہوں میں اور نصیحت کرتا ہوں تم کو کہ خبردار سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کو نہ پوجو، نہیں تو بڑا عذاب ہوگا تم پر۔
[6] یہ قصہ سورہ اعراف میں مفصل گزرا ہے کہ احقاف میں مینہ نہ برسا اور گرمی کی شدت سے وہ لوگ حیران ہوئے سردار قوم عاد کا اپنی قوم کے اشراف لیکر مکہ کی طرف مینہ مانگنے گیا وہاں جا کر عاجزی کی اور دعا مانگی خدا تعالیٰ نے تین ٹکڑے بدلی کے ایک سرخ، دوسرا سفید تیسرا سیاہ ایک طرف سے ظاہر کئے اور آواز آئی کہ جون سا چاہو اختیار کرلو انہوں نے اپنی عقل سے سیاہ ٹکڑے بدلی کو خوب برسنے والا

(بقیہ صہ ۴۰۸ پر)

متوجہ کئے کہ قرآن سنیں، تو جب وہ اس کے پاس آئے تو (آپس میں) کہنے لگے کہ خاموش رہو۔ جب (پڑھنا) تمام ہوا

تو اپنی برادری کے لوگوں میں واپس گئے کہ ان کو نصیحت کریں (۲۹) کہنے لگے کہ اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے

جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے، جو (کتابیں) اس سے پہلے (نازل ہوئی) ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے (اور سچا)

(دین) اور سیدھا رستہ بتاتی ہے (۳۰) اے قوم! خدا کی طرف بلانے والے کی بات قبول کرو اور اس پر ایمان لاؤ، خدا

تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دکھ دینے والے عذاب سے پناہ میں رکھے گا (۳۱) اور جو شخص خدا کی طرف بلانے والے کی بات قبول

نہ کریگا[۱] تو وہ زمین میں (خدا) کو عاجز نہیں کر سکے گا اور نہ اسکے سوا اس کے حمایتی ہونگے، یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں (۳۲) کیا

انہوں نے نہیں سمجھا کہ جس خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں، وہ اس بات پر بھی قادر ہے

کہ مُردوں کو زندہ کردے؟ ہاں ہاں وہ ہر چیز پر قادر ہے (۳۳) اور جس روز آگ کے سامنے کئے جائیں گے[۲] (اور کہا جائیگا) کیا

یہ حق نہیں ہے؟ تو کہیں گے کیوں نہیں ہمارے پروردگار کی قسم (حق ہے) حکم ہو گا کہ تم جو (دنیا میں) انکار کیا کرتے تھے (اب) عذاب

کے مزے چکھو (۳۴) پس (اے محمدؐ) جس طرح اور عالی ہمت پیغمبر صبر کرتے رہے ہیں[۳] اسی طرح تم بھی صبر کرو اور ان

کیلئے (عذاب) جلدی نہ مانگو، جس دن یہ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو (خیال کریں گے کہ)

(۳۵) گویا (دنیا میں) رہے ہی نہ تھے مگر گھڑی بھر دن[۴]۔ (یہ قرآن) پیغام ہے سو (اب) وہی ہلاک ہونگے جو نافرمان تھے

سورۂ محمدؐ مدنی ہے اور اسمیں اڑتیس آیتیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اور چار رکوع ہیں

جن لوگوں نے کفر کیا اور (اوروں کو) خدا کے رستے سے روکا[۵] خدا نے ان کے اعمال برباد کر دیئے (۱) اور جو ایمان لائے اور

نیک عمل کرتے رہے[٦] اور جو (کتاب) محمدؐ پر نازل ہوئی[۷] اسے مانتے رہے اور وہ ان کے پروردگار کی طرف سے برحق ہے ان سے ان کے گناہ

(صفحہ ۴۰۷ کا بقیہ نوٹ) سمجھ کر اختیار کیا، وہ کالی بدلی اُن کے ساتھ احقاف تک آئی اور یہ سب خوش ہوئے تب ہود علیہ السلام نے کہا کہ یہ بدلی مینہ برسانے والی نہیں ہے بلکہ یہ وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے۔ ۵ یعنے جنکو خدا سمجھ کر پوجتے تھے درجہ پانے کو سو وہ کچھ کام نہ آئے بلکہ غائب ہو گئے اُن سے عذاب کے وقت۔ (صفحہ ھذا کا نوٹ)

مُوضح القرآن

۱ یعنی جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بجا نہ لاویگا ۲ یعنی آگ دوزخ کی اُن کے روبرو ہوگی اور جانیں گے کہ کافر اب ہمیں آگ میں ڈالیں گے ۳ اولوالعزم پیغمبر پانچ مشہور ہیں، حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰؐ ۴ یعنی اب تو دیر سمجھتے ہیں کہ عذاب جلد کیوں نہیں ہوتا اس دن جانیں گے کہ بہت شتاب آیا، دنیا میں ہم ایک ہی گھڑی رہے یا عالم قبر میں رہنا ایک گھڑی معلوم ہوگا یہ دستور ہے کہ گذری مدت تھوڑی معلوم ہوتی ہے ۵ یعنے لوگوں کو مسلمان ہونے نہ دیا ٦ جیسے خیرات مہمان کی اور مسافر کی خدمت۔ ۷ یعنے قرآن۔

دور کر دیئے اور انکی حالت سنوار دی[1] ۞۲ یہ (حبطِ اعمال اور اصلاحِ حال) اس لئے ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے جھوٹی
بات کی پیروی کی[2] اور جو ایمان لائے وہ اپنے پروردگار کیطرف سے (دین) حق کے پیچھے چلے۔ اسی طرح خدا لوگوں سے
ان کے حالات بیان فرماتا ہے[3] ۞۳ جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو انکی گردنیں اڑا دو۔ یہاں تک کہ جب انکو خوب قتل کر چکو
تو (جو زندہ پکڑے جائیں ان کو) مضبوطی سے قید کر لو۔ پھر اس کے بعد یا تو احسان رکھکر چھوڑ دینا چاہئے یا کچھ مال لیکر،
یہاں تک کہ (فریق مقابل) لڑائی (کے) ہتھیار (ہاتھ سے) رکھ دے۔ یہ (حکم یاد رکھو) اور اگر خدا چاہتا تو (اور طرح) ان سے
انتقام لے لیتا۔ لیکن اس نے چاہا کہ تمہاری آزمائش ایک (کو) دوسرے سے (لڑوا کر) کرے اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے انکے
عملوں کو ہرگز ضائع نہ کریگا ۞۴ (بلکہ) انکو سیدھے رستے پر چلائیگا اور انکی حالت درست کر دیگا ۞۵ اور انکو بہشت میں جس سے
انہیں شناسا کر رکھا ہے داخل کریگا ۞۶ اے اہل ایمان! اگر تم خدا کی مدد کروگے تو وہ بھی تمہاری مدد کریگا اور تم کو ثابت قدم
رکھے گا[5] ۞۷ اور جو کافر ہیں ان کیلئے ہلاکت ہے اور وہ ان کے اعمال کو برباد کر دیگا ۞۸ یہ اس لئے کہ خدا نے جو چیز نازل فرمائی
انہوں نے اسکو ناپسند کیا[6] تو خدا نے بھی ان کے اعمال اکارت کر دیئے ۞۹ کیا انہوں نے ملک میں سیر نہیں کی تاکہ دیکھتے
کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟ خدا نے ان پر تباہی ڈال دی اور اسی طرح کا (عذاب) ان کافروں
کو ہوگا ۞۱۰ یہ اس لئے کہ جو مومن ہیں ان کا خدا کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں ۞۱۱ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک
کرتے رہے ان کو خدا بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل فرمائیگا اور جو کافر ہیں وہ فائدے اٹھاتے ہیں اور
(اس طرح) کھاتے ہیں جیسے حیوان کھاتے ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ۞۱۲ اور بہت سی بستیاں تمہاری بستی سے جس
(کے) باشندوں نے تمہیں وہاں سے نکال دیا زور و قوت میں کہیں بڑھکر تھیں ہم نے انکا ستیاناس کر دیا اور انکا کوئی مددگار نہ ہوا ۞۱۳ بھلا

موضح القرآن

[1] یعنی پہلے زمانہ میں سب خلق کو تکلیف نہ تھی ایک شرع کی اسوقت سب جہان کو ایک حکم ہے اب سچا دین یہی ہے اور کام بھلے برے مسلمان بھی کرتے ہیں اور کافر بھی لیکن سچا دین ماننے کو یہ قبولیت ہے کہ نیکی ثابت اور برائی معاف اور نہ ماننے کی یہ سزا ہے کہ نیکی برباد اور گناہ لازم۔

[2] یعنی کافروں نے شیطان کے بہکانے سے اپنے جی کی خوشی کی اور رسولؐ کا کہنا نہ مانا۔

[3] یعنے احوال کافروں اور مسلمانوں کا مفصل اور کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ سمجھیں۔

[4] یعنی خدا تعالیٰ کے دین کی جو اسلام ہے۔

[5] یعنی اگر تم ہمت کروگے کافروں سے لڑنے کی تو خدا تعالیٰ تمہیں دلیری اور بہادری دیویگا تاکہ فتح پاؤ تم کافروں پر۔

[6] یعنی قرآن سے بیزار تھے۔

[7] یعنے مکے کے لوگوں سے بہت زبردست تھے۔

جو شخص اپنے پروردگار (کی مہربانی) اسی کھلے رستی پر (چل رہا) ہو،[ا] وہ ان کی طرح (ہوسکتا) ہی جن کے اعمال بد انہیں اچھے کرکے دکھائے

جائیں اور جو اپنی خواہشوں کی پیری کریں؛[۲] (۱۴) جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہی اسکی صفت یہ ہے کہ اسمیں پانی کی

نہریں ہیں جو بو نہیں کریگا، اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلیگا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے (سراسر) لذت ہے

اور شہد مصفا کی نہریں ہیں (جو حلاوت ہی حلاوت ہے) اور (وہاں) ان کیلئے ہر قسم کے میوے ہیں اور انکے پروردگار کیطرف سے

مغفرت ہے (کیا یہ پرہیزگار) انکی طرح (ہوسکتے) ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور جن کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائیگا تو انکی

انتڑیوں کو کاٹ ڈالیگا؟ (۱۵) اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو تمہاری طرف کان لگائے رہتے ہیں یہانتک کہ (سب کچھ) سنتے ہیں لیکن جب تمہارے

پاس سے نکل کر چلے جاتے ہیں تو جن لوگوں کو علم (دین) دیا گیا ہی ان سے کہتے ہیں کہ (بھلا) انہوں نے ابھی کیا کہا تھا؟[۳] یہی لوگ ہیں جنکے دلوں

پر خدا نے مہر لگا رکھی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چل رہے ہیں؛ (۱۶) اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں انکو وہ ہدایت مزید بخشتا اور پرہیزگاری عنایت

کرتا ہی؛[۴] (۱۷) اب تو یہ لوگ قیامت ہی کو دیکھ رہے ہیں کہ ناگہاں انپر آواقع ہو، سو اسکی نشانیاں (وقوع میں) آچکی ہیں[۵] پھر جب وہ ان پر آنازل

ہوگی اسوقت انہیں نصیحت کہاں (مفید ہوسکے گی)؛[۶] (۱۸) پس جان رکھو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور (اور)

مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلئے بھی اور خدا تم لوگوں کے چلنے پھرنے اور ٹھیرنے سے واقف ہی؛[۷] (۱۹) اور مومن لوگ کہتے ہیں کہ (جہاد کی) کوئی

سورت کیوں نازل نہیں ہوتی؛ لیکن جب کوئی صاف معنوں کی سورت نازل ہو اور اسمیں جہاد کا بیان ہو[۸] تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے

تم انکو دیکھو کہ تمہاری طرف اسطرح دیکھنے لگیں جسطرح کسی پر موت کی بیہوشی (طاری) ہو رہی ہو سو ان کیلئے خرابی ہی؛ (۲۰) (خوب کام تو)

فرمانبرداری اور پسندیدہ بات کہنا (ہی) پھر جب (جہاد کی) بات پختہ ہو گئی تو اگر یہ لوگ خدا سے سچے رہنا چاہتے تو ان کیلئے بہت اچھا ہوتا؛ (۲۱)

(اے منافقو) تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو؛[۹] (۲۲) یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی

موضح القرآن

[۱] جیسے محمد صلعم اور مسلمان
[۲] یعنی کیا یہ کافر اور وہ مسلمان برابر ہیں؟
[۳] کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلعم خطبہ پڑھتے اور دین کی باتیں اور نصیحت فرماتے اور منافقوں کے عیب بیان فرماتے تو منافق اس مجلس سے باہر آکر مزاح اور ٹھٹھے کی طرح سچے مسلمانوں سے پوچھتے کہ آج محمد صلعم نے یہ کیا کہا تھا ہماری سمجھ میں آیا سو خدا تعالی اس بات کی خبر دیتا ہے؛
[۴] یعنی مسلمانوں کو رسول اللہ صلعم کے خطبہ اور نصیحت کے سننے سے ایمان اور یقین زیادہ ہوتا ہے [۵] بڑی نشانی قیامت کی ہمارے نبی صلعم کا پیدا ہونا تھا سب نبی راہ دیکھتے تھے خاتم النبیین کی جب وہ آچکے تو اب قیامت ہی باقی ہے [۶] یعنی احوال دن رات کا ذرہ ذرہ خدا کو سب معلوم ہے [۷] یعنی حکم ہوتا ہی لڑنے کا [۸] یعنے اگر تم کو مقدور ہو تو حق اور دین کی سستی اپنے کنبے کی موقوف کرو اور لڑائی اور دشمنی شروع کرو؛

اوران (کے کانوں) کو بہرا اور (انکی) آنکھوں کو اندھا کر دیا ہی[1] (۲۳) بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (انکے) دلوں پر قفل لگ رہے
ہین (۲۴) جو لوگ راہ ہدایت ظاہر ہونیکے بعد پیٹھ دیکر پھر گئے[2] شیطان نے (یہ کام) انکو مزین کر دکھایا اور انہیں طول (عمر کا وعدہ) دیا (۲۵) یہ اس لئے کہ
جو لوگ خدا کی اتاری ہوئی (کتاب) سے بیزار ہیں یہ ان سے کہتے ہیں کہ بعض کاموں میں ہم تمہاری بات بھی مانینگے[3] اور خدا انکے پوشیدہ مشوروں
سے واقف ہے (۲۶) تو اس وقت (انکا) کیسا (حال) ہوگا جب فرشتے انکی جان نکالینگے اور انکے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے جائینگے (۲۷) یہ اسلئے
کہ جس چیز سے خدا ناخوش ہے یہ اسکے پیچھے چلے اور اسکی خوشنودی کو اچھا نہ سمجھے[4] تو اس نے بھی انکے عملوں کو برباد کر دیا (۲۸) کیا وہ لوگ جنکے دلوں
میں بیماری ہے یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ خدا انکے کینوں کو ظاہر نہیں کریگا (۲۹) اور اگر ہم چاہتے تو وہ لوگ تمکو دکھا بھی دیتے اور تم انکو انکے چہروں
ہی سے پہچان لیتے اور تم انہیں (انکے) انداز گفتگو ہی سے پہچان لوگے اور خدا تمہارے اعمال سے واقف ہے (۳۰) اور ہم تم لوگوں کو آزمائینگے تاکہ جو
تم میں لڑائی کرنیوالے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں انکو معلوم کریں اور تمہارے حالات جانچ لیں (۳۱) جن لوگوں کو سیدھا رستہ معلوم ہو گیا (اور) پھر بھی
انہوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکا اور پیغمبر کی مخالفت کی[5] وہ خدا کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکینگے اور خدا انکا سب کیا کرایا
اکارت کر دیگا (۳۲) مومنو! خدا کا ارشاد مانو اور پیغمبر کی فرمانبرداری کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ ہونے دو[6] (۳۳) جو لوگ کافر ہوئے اور خدا کی
رستے سے روکتے رہے پھر کافر ہی مر گئے[7] خدا انکو ہرگز نہیں بخشیگا (۳۴) تو تم ہمت نہ ہارو اور دشمنوں کو صلح کیطرف نہ بلاؤ اور تم تو غالب ہو اور
خدا تمہارے ساتھ ہے وہ ہرگز تمہارے اعمال کو کم (اور گم) نہیں کریگا (۳۵) دنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشا ہے اور اگر تم ایمان لاؤگے اور پرہیزگاری
کروگے تو وہ تمکو تمہارا اجر دیگا اور تم سے تمہارا مال طلب نہیں کریگا (۳۶) اگر وہ تم سے مال طلب کرے اور تمہیں تنگ کرے تو تم بخل کرنے لگو
اور وہ (بخل) تمہاری بدنیتی ظاہر کر کے رہے (۳۷) دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلائے جاتے ہو تو تم میں ایسے شخص بھی ہیں جو بخل کرنے لگتے ہیں
اور جو بخل کرتا ہے اپنے آپ سے بخل کرتا ہے اور خدا بے نیاز ہے اور تم محتاج اور اگر تم منہ پھیروگے تو وہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئیگا اور وہ تمہاری طرح کے نہیں ہونگے (۳۸)

موضح القرآن

[1] یعنے وہ لوگ بہرے ہیں جو سچی بات نہیں سنتے اور اندھے ہیں دل کی آنکھوں سے جو معجزے نبی صلعم کے دیکھتے ہیں اور یقین نہیں لاتے ۔

[2] یعنی پیغمبر صلعم کو برحق جان کر پھر کافر ہو گئے ۔

[3] یعنے یہودیوں نے مکے کے لوگوں سے اقرار کیا کہ اگر تم محمد صلعم سے لڑوگے تو ہم تمہارے رفیق ہونگے ۔

[4] یعنے جس بات سے خدا تعالے غصہ ہوتا ہے وہ کام کئے اور جس بات سے خدا تعالے خوش ہوتا ہے اس سے وہ لوگ بیزار ہوئے ۔

[5] یعنی یہودیوں نے توریت سے احوال معلوم کرکے یقین جانا کہ محمد صلعم بیشک رسول خدا کے ہیں اور آخری زمانے کے پیغمبر ہیں یہ جان کر نہ مانا آپ اور دوسرے لوگوں کو بھی مسلمان ہونے نہ دیا اور پیغمبر صلعم سے دشمنی شروع کر دی ۔

[6] یعنی جہاد کرنا یا کچھ محنت کرنی اللہ کی راہ میں جب قبول ہے کہ موافق حکم اللہ کے ہو اپنی چاؤ پر کام نہ کرے ۔

[7] یعنے مرنے کے وقت تک توبہ نصیب نہ ہوئی ۔

سورۃ فتح مدنی ہے اسمیں انتیس ۲۹ آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے محمدؐ) ہمنے تمکو فتح دی، فتح بھی صریح و صاف ف۱ (۱) تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور تمپر اپنی نعمت پوری کردے اور تمہیں سیدھے رستے پر چلائے (۲) اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے (۳) وہی تو ہے جسنے مومنوں کے دلوں پر تسلی نازل فرمائی تاکہ ان کے ایمان کے ساتھ اور ایمان بڑھے اور آسمانوں اور زمین کے لشکر (سب) خدا ہی کے ہیں اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (۴) (یہ) اس لئے کہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بہشتوں میں جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل کرے وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے اور ان سے انکے گناہوں کو دور کردے اور یہ خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے (۵) اور (اس لئے کہ) منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو خدا کے حق میں برے برے خیال رکھتے ہیں عذاب دے۔ انہی پر برے حادثے واقع ہوں اور خدا ان پر غصے ہوا اور اس نے ان پر لعنت کی اور ان کیلئے دوزخ تیار کی اور وہ بری جگہ ہے (۶) اور آسمانوں اور زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں اور خدا غالب (اور) حکمت والا ہے (۷) اور ہمنے (اے محمدؐ) تم کو حق ظاہر کرنیوالا اور خوشخبری سنانے والا اور خوف دلانے والا (بنا کر) بھیجا ہے (۸) تاکہ (مسلمانو) تم لوگ خدا پر اور اسکے پیغمبر پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اسکو بزرگ سمجھو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو (۹) جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں، خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پھر جو عہد کو توڑے تو عہد توڑنے کا نقصان اسی کو ہے اور جو اس بات کو جس کا اس نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کرے تو وہ اسے عنقریب اجرِ عظیم دے گا (۱۰) جو گنوار پیچھے رہ گئے وہ تم سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور اہل و عیال نے روک رکھا آپ ہمارے لئے (خدا سے) بخشش مانگیں، یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے، کہدو کہ اگر خدا تم (لوگوں) کو نقصان پہنچانا چاہے یا فائدہ پہنچانے کا ارادہ فرمائے تو کون ہے جو

ف۱ فتح کے بارے میں اختلاف ہے کہ اس سے کیا مراد ہے، اکثر کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد حدیبیہ کی صلح ہے کیونکہ کبھی صلح کا نام فتح بھی رکھ لیتے ہیں حضرت ابن مسعودؓ وغیرہ سے روایت ہے کہ تم لوگ مکہ کی فتح کو فتح خیال کرتے ہو اور ہم حدیبیہ کی صلح کو فتح سمجھتے ہیں بخاری میں حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ تم لوگ فتح مکہ کو فتح شمار کرتے ہو اور ہم بیعۃ الرضوان کو جو حدیبیہ کے دن ہوئی فتح تصور کرتے ہیں، اس صلح کے واقعات یہ ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نے سنہ ۶ ھ ہجری میں حدیبیہ جانے سے پیشتر خواب دیکھا کہ گویا آپ اور آپکے اصحابؓ نے سر منڈوایا اور بال کتروائے، یہ خواب آپنے اصحاب کو سنایا تو یہ خیال کرکے خوش ہوئے کہ اسی سال مکے میں داخل ہونگے، تو آپ بیت اللہ کی زیارت اور عمرے کی نیت سے مکے کو روانہ ہوئے، جب عسفان میں پہنچے تو آپ کو بشر بن سفیان نے خبر دی کہ آپ کی روانگی کا حال سن کر قریش بڑی جمعیت سے نکلے ہیں، اور انہوں نے عہد کیا ہے کہ ایسا ہرگز نہ ہونے پائے کہ آپ ان پر غالب ہو کر مکے میں داخل ہوں، اور خالد بن ولید بھی انکے سواروں میں ہیں جن کو کراع غمیم کیطرف آگے بھیجا گیا ہے تو آپنے فرمایا کہ اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو جہاد کرکے ظفر اور غلبہ حاصل کریں یا جان ہی نہ دیدیں

(بقیہ ص ۴۱۳ پر)

اس کے سامنے تمہارے لئے کسی بات کا کچھ اختیار رکھے؟ (کوئی نہیں) بلکہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے (۱۱)

بات یہ ہے کہ تم لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ پیغمبرؐ اور مومن اپنے اہل و عیال میں کبھی لوٹ کر آنے ہی کے نہیں، اور یہی بات تمہارے

دلوں کو اچھی معلوم ہوئی، اور (اسی وجہ سے) تم نے برے برے خیال کئے اور (آخر کار) تم ہلاکت میں پڑ گئے (۱۲) اور جو شخص

خدا پر اور اس کے پیغمبرؐ پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کیلئے آگ تیار کر رکھی ہے (۱۳) اور آسمانوں اور زمین

کی بادشاہی خدا ہی کی ہے وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے، اور خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۴)

جب تم لوگ غنیمتیں لینے چلو گے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ کہیں گے ہمیں بھی اجازت دیجئے کہ آپ کے

ساتھ چلیں، یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے قول کو بدل دیں، کہہ دو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے اسی طرح

خدا نے پہلے سے فرما دیا ہے، پھر کہیں گے (نہیں) تم تو ہم سے حسد کرتے ہو، بات یہ ہے کہ یہ لوگ سمجھتے ہی نہیں

مگر بہت کم (۱۵) جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے ان سے کہہ دو کہ تم ایک سخت جنگجو قوم کے (ساتھ لڑائی کے) لئے بلائے جاؤ گے

ان سے تم (یا تو) جنگ کرتے رہو گے، یا وہ اسلام لے آئیں گے، اور اگر تم حکم مانو گے تو خدا تم کو اچھا بدلہ دے گا اور

اگر منہ پھیر لو گے جیسے پہلی دفعہ پھیرا تھا تو وہ تم کو بری تکلیف کی سزا دیگا (۱۶) نہ تو اندھے پر گناہ ہے

(کہ سفر جنگ سے پیچھے رہ جائے) اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کے فرمان پر

چلے گا خدا اسکو بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں اور جو روگردانی کریگا اسے برے دکھ کی سزا دیگا (۱۷)

(اے پیغمبر) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا، اور جو (صدق و خلوص)

انکے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا تو ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں جلد فتح عنایت کی (۱۸) اور بہت سی غنیمتیں

(بقیہ صفحہ ۴۱۲ سے آگے)
یا تن رسد بجاناں یا جاں تن برآید
چنانچہ اصحابؓ کو حکم دیا کہ خدا کا
نام لیکر چل دو، پھر وہاں سے روانہ
ہوئے اور مرار کی گھاٹی میں سے
ہوکر حدیبیہ کے پرے سر جا اترے
وہاں آپکے پاس قریش کے کئی
شخص یکے بعد دیگرے آتے رہے
آپ ان سب سے یہی فرماتے تھے
کہ ہم تو صرف زیارت کعبہ کیلئے
آئے ہیں جنگ و جدل کے لئے
نہیں آئے ہیں وہ لوگ جو باتیں یہاں
سنتے تھے وہی وہاں جا کر کہہ دیتے
تھے آخر آپنے اپنی طرف سے
حضرت عثمانؓ کو قریش کے پاس
یہ پیغام دیکر بھیجا کہ ہم لڑنے نہیں
آئے خانہ کعبہ کی زیارت کرنے
کو آئے ہیں ابھی وہ واپس نہیں
آئے تھے کہ یہاں یہ افواہ اڑ گئی
کہ عثمانؓ قتل کر دیئے گئے ہیں
یہ خبر سُن کر جناب رسول خداؐ
کو عزم جنگ کرنا پڑا اور اسی
ارادے سے آپنے مسلمانوں سے بیعت
لی جسکو بیعت رضوان کہتے ہیں
ادھر کفار کو جو یہاں کے حالات
معلوم ہوئے تو وہ جوش ذرا کم
مدھم ہو گیا اور انہوں نے سہیل
بن عمرو کو حضرتؐ کے پاس صلح
کیلئے روانہ کیا اور شرائط صلح یہ
قرار دیں کہ آپ اب کے بے عمرہ کئے
واپس چلے جائیں، اگلے سال
عمرے کو آئیں اور صرف تین دن
قیام کریں اور تلواروں کے سوا
کوئی ہتھیار ساتھ نہ لائیں اور
انکو بھی میان سے نہ نکالیں
(بقیہ صفحہ ۴۱۴ پر)

جوانہوں نے حاصل کیں اور خدا غالب حکمت والا ہے (۱۹) خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا کہ تم
انکو حاصل کروگے سو اس نے غنیمت کی تمہارے لئے جلدی فرمائی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے، غرض یہ تھی کہ
یہ مومنوں کے لئے (خدا کی) قدرت کا نمونہ ہو اور وہ تم کو سیدھے رستے پر چلائے (۲۰) اور اور (غنیمتیں دیں) جن پر
تم قدرت نہیں رکھتے تھے (اور) وہ خدا ہی کی قدرت میں تھیں اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (۲۱) اور اگر تم سے کافر لڑتے تو پیٹھ پھیر کر
بھاگ جاتے، پھر کسی کو نہ دوست پاتے اور نہ مددگار (۲۲) (یہی) خدا کی عادت ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے، اور تم
خدا کی عادت کبھی بدلتی نہ دیکھو گے (۲۳) اور وہی تو ہے جس نے تم کو ان (کافروں) پر فتحیاب کرنے کے بعد
سرحد مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسکو دیکھ رہا ہے (۲۴) یہ
وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روک دیا اور قربانیوں کو بھی کہ اپنی جگہ پہنچنے سے رکی ہیں
اور اگر ایسے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم جانتے نہ تھے کہ اگر تم ان کو پامال کر دیتے تو تم کو انکی
طرف سے بیخبری میں نقصان پہنچ جاتا تو ابھی تمہارے ہاتھ سے فتح ہو جاتی مگر تاخیر اس لئے (ہوئی) کہ خدا اپنی رحمت
میں جس کو چاہے داخل کرلے اور اگر دونوں فریق الگ الگ ہو جاتے تو جو ان میں کافر تھے انکو ہم دکھ دینے والا عذاب دیتے (۲۵)
جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد کی اور ضد بھی جاہلیت کی تو خدا نے اپنے پیغمبرؐ اور مومنوں پر اپنی طرف سے
تسکین نازل فرمائی اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور وہ اسی کے مستحق اور اہل تھے اور خدا ہر چیز سے
خبردار ہے (۲۶) بے شک خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو سچا (اور) صحیح خواب دکھایا کہ تم خدا نے چاہا تو مسجد حرام میں
اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کتروا کر امن و امان سے داخل ہو گے اور کسی طرح کا خوف نہ کروگے، جو بات تم

(ف ۱۲ ۴۱۴ کا بقیہ ص ۴۱۳ سے آگے) یہ شرطیں حضرتؐ نے منظور فرمالیں اور صلح نامہ مرتب ہونے لگا تو آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، تو سہیل بولے کہ ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیا ہے، باسمک اللّٰھم لکھو، پھر آپ نے فرمایا کہ لکھو من محمد رسول اللہ، تو کہا کہ اگر ہم اس بات کے قائل ہوتے کہ آپ خدا کے رسول ہیں تو آپ کی پیروی ہی نہ اختیار کر لیتے، اپنے والد کا نام لکھوائیے، تو آپ نے فرمایا لکھو من محمد بن عبد اللہ، اور ایک شرط کفار نے یہ کی کہ جو شخص آپکی طرف سے ہمارے پاس آئے ہم اسکو واپس نہ کریں گے اور جو ہماری طرف سے آپکے پاس آئے، آپ اسکو واپس کردیں، اس مصالحت میں جو مصلحت تھی اسکو تو جناب رسول خداؐ ہی خوب سمجھتے تھے لیکن پرجوش اصحابؓ کو اس کی شرطیں نہایت شاق معلوم ہوئیں اور سخت رنجیدہ ہوئے اور اس پر خواب کا معاملہ اُن کو اور بے دل کئے دیتا تھا، سمجھے تھے کہ اسی سال عمرہ کریں گے مگر جاتے ہیں بے نیل مرام، اسی اثنا میں یہ ایک ناگوار واقعہ پیش آیا کہ ابھی صلحنامہ لکھا ہی جا رہا تھا کہ ناگاہ ابوجندلؓ بن سہیل بن عمرو کفار میں سے بھاگ کر آپکے پاس آموجود ہوئے تو سہیل نے کہا کہ جن لوگوں کے بارے میں آپ سے صلح کرتا ہوں انمیں یہ پہلا شخص ہے اسکو

(بقیہ ص ۴۱۵ پر)

نہیں جانتے تھے اسکو معلوم تھی سو اس نے اس سے پہلے ہی جلد فتح کرا دی [۱] ﴿۲۷﴾ وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو
ہدایت (کی کتاب) اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اسکو تمام دینوں پر غالب کرے اور (حق ظاہر کرنے کیلئے)
خدا ہی گواہ کافی ہے ﴿۲۸﴾ محمد خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں
رحم دل (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے کہ (خدا کے آگے) جھکے ہوئے سر بسجود ہیں اور خدا کا فضل اور اسکی
خوشنودی طلب کر رہے ہیں (کثرتِ) سجود کے اثر سے انکی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں ان کے یہی اوصاف
تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی
پھر اسکو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی
جلائے جو لوگ انمیں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتی رہے ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے ﴿۲۹﴾

سورۂ حجرات مدنی ہے اسمیں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مومنو! (کسی بات کے جواب میں) خدا اور اس کے رسول سے پہلے نہ بول اٹھا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا
سنتا جانتا ہے ﴿۱﴾ اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے
بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو ﴿۲﴾ جو لوگ پیغمبر خدا
کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں خدا نے ان کے دل تقویٰ کیلئے آزمائے ہیں ان کیلئے بخشش اور اجر عظیم
ہے ﴿۳﴾ جو لوگ تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ﴿۴﴾ اور اگر وہ صبر کئے
رہتے یہاں تک کہ تم خود نکل کر ان کے پاس آتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے ﴿۵﴾

(صفحہ ۹۱۲ کا بقیہ) یہاں سے آگے آپ میرے حوالے کر دیجئے آپ نے فرمایا کہ ابھی تک صلحنامہ مکمل نہیں ہوا سُہیل نے کہا کہ معاملہ اسکے آنے سے پہلے فیصل ہو چکا ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ سچ ہے پھر سہیل نے اٹھ کر ابوجندل کا گریبان پکڑ لیا اور ابوجندل ڈاڑھیں مار مار کر رونے اور کہنے لگے کہ مسلمانو! تم مجھے مشرکوں کے حوالے کیوں کرتے ہو؟ یہ تو مجھے میرے دین سے منحرف کر دیں گے حضرتؐ نے فرمایا ابوجندل صبر کر اور خدا کی اپنے اجر کی امید رکھ خدا تیری مشکلات کو حل کرنیوالا ہے ہم تجھ کو ہرگز واپس نہ دیتے لیکن ہم اُن لوگوں سے اس بات کا عہد کر چکے ہیں اور ہم عہد شکنی نہیں کرنا چاہتے ہرچند یہ امور مسلمانوں کو بہت گراں گزرے اور انہوں نے ان کو سخت آزردہ خاطر رکھا لیکن یہی صلح تھی جو تمام کامیابیوں کی تمہید ثابت ہوئی اس کے بعد وہی بات ہو گئی کہ ؎
جدھر رخ کیا سلطنت زیر فرماں
جدھر آنکھ اٹھائی ممالک مسخر
(صفحہ ۹۱۳ کا حاشیہ)

[۱] جب رسول خدا صلعم ہجرت کے چھٹے سال حدیبیہ سے لوٹ کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو خدا نے آپکو فتح خیبر کا وعدہ دیا اور وہاں کی غنیمتوں کیلئے انہی لوگوں کو مخصوص فرمایا جو حدیبیہ میں آپکے ساتھ تھے جب آپ خیبر کیطرف تشریف لیچلے تو سانپ حدیبیہ (بقیہ ۹۲۱ پر دیکھئے)

مومنو! اگر کوئی بدکار تمہارے پاس کوئی خبر لیکر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے (۶) اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر ہیں اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن خدا نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اسکو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں (۷) (یعنی) خدا کے فضل اور احسان سے اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (۸) اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنیوالے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کیطرف رجوع لائے پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کیساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے (۹) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے (۱۰) مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں (۱۱) اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے (تو غیبت نہ کرو) اور خدا کا ڈر رکھو بیشک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (۱۲) لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا

(۱۴۱۳ کا بقیہ صفحہ ۱۵ ۱۴ سے) گے نہیں گئے تھے انہوں نے غنیمت کے لحاظ سے درخواست کی کہ ہم کو بھی ساتھ لے چلئے، جواب ملا کہ تم ہمارے ساتھ ہرگز چلو ہی مت، کیونکہ غنیمت خیبر میں تم لوگوں کا کچھ حصہ نہیں اور خدا کا یہی ارشاد ہے، تو وہ لوگ کہنے لگے کہ خدا نے تو ایسا نہیں کہا ہوگا، یوں کہو کہ تم کو ہم سے حسد ہے اور مارے حسد کے تم ہمیں شریک غنیمت نہیں کرنا چاہتے، خدا نے فرمایا کہ یہ احمق لوگ ہیں انکو ان باتوں کے سمجھنے کی عقل ہی نہیں؛

ف۲ چونکہ اس بیعت کے سبب خدا مومنوں سے خوش ہوا تھا اسلئے اسکو بیعت الرضوان کہتے ہیں یہ بیعت اس بات پر لی گئی تھی کہ مسلمان قریش سے لڑائی کریں گے اور مرتے دم تک نہیں بھاگیں گے اس کے صلے میں خدا نے مومنوں کے دلوں میں تسلی پیدا کی اور جلد خیبر کی فتح نصیب کی جسمیں بہت سی غنیمتیں ہاتھ آئیں بیعت کے وقت جناب رسول اللہ بقول اکثر کیکر کے درخت اور بقول بعض بیری کے تلے تشریف رکھتے تھے چونکہ بیعت کے وقت اس درخت کی تعظیم کے لئے اسکے پاس آنے لگے تھے تو حضرت عمرؓ نے اس خیال سے کہ تعظیم حد پرستش تک نہ پہنچ جائے اسکو کٹوا ڈالا؛ (صفحہ ۱۴۱۴ کا حاشیہ) ف۳ اس آیت میں وجہ تاخیر فتح کا بیان فرمایا ہے وہ یہ کہ مکہ میں اس طرح کی عورتیں

(بقیہ صفحہ ۱۴۱۷ پر)

اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے، تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا
وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے، بیشک خدا سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبردار ہے (۱۳) دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے
آئے، کہدو کہ تم ایمان نہیں لائے (بلکہ یوں) کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ہنوز تمہارے دلوں میں داخل ہی
نہیں ہوا، اور اگر تم خدا اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کروگے تو خدا تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کریگا، بیشک خدا
بخشنے والا مہربان ہے (۱۴) مومن تو وہ ہیں جو خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور خدا کی راہ میں مال اور
جان سے لڑے، یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں (۱۵) ان سے کہو کیا تم خدا کو اپنی دینداری جتلاتے ہو؟ اور خدا تو آسمانوں اور
زمین کی سب چیزوں سے واقف ہے، اور خدا ہر شئی کو جانتا ہے [ف۱] (۱۶) یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے ہیں،
کہدو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو بلکہ خدا تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کا رستہ دکھایا بشرطیکہ
تم سچے (مسلمان) ہو (۱۷) بیشک خدا آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھتا ہے، (۱۸)

سورۃ ق مکی ہے اور اسمیں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروعِ خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قٓ ، قرآن مجید کی قسم (کہ محمدؐ پیغمبر خدا ہیں) (۱) لیکن ان لوگوں نے تعجب کیا کہ انہی میں سے ایک ہدایت کرنیوالا ان کے پاس
آیا تو کافر کہنے لگے کہ یہ بات تو (بڑی) عجیب ہے (۲) بھلا جب ہم مرگئے اور مٹی ہوگئے (تو پھر زندہ ہونگے؟) یہ زندہ
ہونا (عقل سے) بعید ہے [ف۱] (۳) ان کے جسموں کو زمین جتنا (کھا کھا کر) کم کرتی جاتی ہے ہمیں معلوم ہے اور ہمارے پاس
تحریری یادداشت بھی ہے (۴) بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ جب ان کے پاس (دین) حق آپہنچا تو انہوں نے اسکو
جھوٹ سمجھا سو ایک الجھی ہوئی بات میں (پڑ رہے) ہیں (۵) کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کیطرف نگاہ نہیں کی کہ ہم نے اسکو

(صفحہ ۴۱۴ کا بقیہ صفحہ ۴۱۶ سے آگے) اور مرد مسلمان بھی تھے کہ جان کے اندیشے سے اپنا ایمان کفار سے مخفی رکھتے تھے اور خدا کے سوا انکا حال کسی کو معلوم نہ تھا تو اگر خدا مسلمانوں کو مکے پر چڑھائی کا حکم دے دیتا تو جو سلوک کافروں کے ساتھ ہوتا وہی بحالت نادانستگی ان کے ساتھ ہوتا اور خدا کو یہ منظور نہ تھا اور اگر وہ لوگ الگ ہو جاتے تو فتح مکہ میں تاخیر نہ ہوتی ؛

(صفحہ ۴۱۵ کا حاشیہ)

ف۱ جناب رسول خدا صلعم ذیقعدہ ۶ ہجری میں حدیبیہ سے مدینے واپس تشریف لے گئے، ذی الحجہ اور محرم وہاں ٹھہرے ماہ صفر میں خیبر پر چڑھائی کی اسکو فتح کیا اور پھر مدینے کو لوٹ گئے ذیقعدہ ۷ ہجری میں آپ اور حدیبیہ والے عمرہ کرنے کے لئے مکہ کو روانہ ہوئے تو آپ نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا اور قربانی کے جانوروں کو ساتھ لیا غرض آپ مکے میں بیخوف وخطر داخل ہوئے اور جو باتیں آپنے خواب میں دیکھی تھیں وہ اس سال سب پوری ہوئیں یہی خواب کے سچ ہونے کا اس آیت میں ذکر ہے ۱۲ ؛ (صفحہ ۴۱۶ کا حاشیہ)

ف۱ یعنی جب کوئی ایمان لے آئے تو اسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی وغیرہ کہکر نہیں پکارنا چاہئے کہ ایسے ناموں سے پکارنا گناہ ہے اگر کوئی یہودی تھا تو اسلام لانے سے پہلے تھا اسی طرح نصرانی یا مجوسی وغیرہ نام قبل از اسلام تھے لیکن

(بقیہ صفحہ ۴۱۸ پر)

کیونکر بنایا اور (کیونکر) سجایا اور اسمیں کہیں شگاف تک نہیں ⑥ اور زمین کو (دیکھو اسی) ہمنے پھیلایا اور اس میں پہاڑ
رکھدیتے اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگائیں ⑦ تاکہ رجوع لانے والے بندے ہدایت اور نصیحت حاصل کریں ⑧
اور آسمان سے برکت والا پانی اتارا اور اس سے باغ و بستان اگائے اور کھیتی کا اناج ⑨ اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا
گابھا تہ بہ تہ ہوتا ہے ⑩ (یہ سب کچھ) بندوں کو روزی دینے کیلئے (کیا ہے) اور اس (پانی) سے ہم نے شہر مردہ (یعنی
زمین افتادہ) کو زندہ کیا (بس) اسی طرح (قیامت کے روز) نکل پڑنا ہے ⑪ ان سے پہلے نوحؑ کی قوم اور کنوئیں والے اور
ثمود جھٹلا چکے ہیں ⑫ اور عاد اور فرعون اور لوطؑ کے بھائی ⑬ اور بَن کے رہنے والے اور تُبّع کی قوم (غرض
ان سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا وعید (عذاب) بھی پورا ہو کر رہا ⑭ کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں؟
(نہیں) بلکہ یہ از سر نو پیدا کرنے میں شک میں (پڑے ہوئے) ہیں ⑮ اور ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جو خیالات
اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم انکو جانتے ہیں اور ہم اسکی رگ جان سے بھی اس سے زیادہ قریب ہیں ⑯ جب (وہ کوئی
کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے جو دائیں بائیں بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں ⑰ کوئی بات اسکی زبان پر نہیں آتی مگر
ایک نگہبان اسکے پاس تیار رہتا ہے ⑱ اور موت کی بیہوشی حقیقت کھولنے کو طاری ہو گئی (اے انسان) یہی
(وہ حالت) ہے جس سے تو بھاگتا تھا ⑲ اور صور پھونکا جائے گا یہی (عذاب) وعید کا دن ہے ⑳ اور ہر شخص
(ہمارے سامنے) آئیگا، ایک (فرشتہ) اسکے ساتھ چلانیوالا ہوگا اور ایک (اسکے عملوں کی) گواہی دینے والا ㉑ (یہ
وہ دن ہے کہ) اس سے تو غافل ہو رہا تھا اب ہمنے تجھ پر سے پردہ اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے ㉒ اور اس کا ہمنشیں
(فرشتہ) کہے گا یہ (اعمالنامہ) میرے پاس حاضر ہے ㉓ (حکم ہوگا کہ) ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو ㉔ جو مال میں بخل کرنیوالا

(صفحہ ۴۱۶ کا بقیہ ۴۱۷ سے آگے) لیکن اسلام لانے کے بعد یہودی یہودی رہا نہ نصرانی نصرانی نہ مجوسی مجوسی، تو جاہلیت کے ناموں سے مسلمانوں کو کیوں پکارا جائے اور انکو رنج کیوں پہنچایا جائے؟ یا یہ کہ ایمان لانے کے بعد فاسق کہنا برا نام رکھنا ہے اور برا نام رکھنا مذموم ہے، جو گناہ کسی سے اسلام لانے سے پیشتر ہوا ہو اب جبکہ اس سے تائب ہے تو وہ اسکی طرف کیوں منسوب کیا جائے اور ایسے برے نام سے مطعون کیوں کیا جائے یا یہ کہ ایمان لانے کے بعد نام رکھنا یعنی فسق و فجور سے منسوب کرنا برا ہے، اس صورت میں اسم (یعنی نام) مبدل نہ ہوگا اور فسوق بد نام صورت تو نہیں عیب لگانے طعنہ دینے کرنے برا نام رکھنے لقب سے پکارنے کی ممانعت ہے ۱۲

موضح القرآن

لہ جیسا کہ کسی نیکبخت کو برا جانو

(صفحہ ۴۱۷ کا نوٹ)

موضح القرآن

لہ کہتے ہیں کہ جس دن مکہ فتح ہوا حضرت بلال حبشی رضی پیغمبرؐ کے حکم سے کعبہ کے کوٹھے پر چڑھ کر اذان کہتے تھے بعضے شخص حضرت بلال رضی کی ذات کو طعن کرکے کہنے لگے کہ پیغمبرؐ نے سوائے اس کوّے کے اور کسی کو نہ پایا کہ اسی کو اذان کے واسطے اوپر چڑھایا اس پر یہ آیت اتری تھی ۔ ٭ ۲ لہ یعنی اگر سچا دین تم کو چاہیے تو کہے سے کیا ہوگا جس سے معاملت

(بقیہ صفحہ ۴۱۸ پر)

حد سے بڑھنے والا شبہے نکالنے والا تھا ۲۵ جس نے خدا کے ساتھ اور معبود مقرر کر رکھے تھے تو اسکو سخت عذاب
میں ڈال دو ۲۶ اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے اسکو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ آپ
ہی رستے سے بھٹکا ہوا تھا ۲۷ (خدا) فرمائیگا کہ ہمارے حضور میں ردّ و کد نہ کرو ہم تمہارے پاس پہلے ہی (عذاب کی)
وعید بھیج چکے تھے ۲۸ میرے ہاں بات بدلا نہیں کرتی اور میں بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتا ۲۹ اس دن ہم دوزخ سے
پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ ۳۰ اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائیگی
(کہ مطلق) دور نہ ہوگی ۳۱ یہی وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (یعنی) ہر رجوع لانے والے حفاظت کرنیوالے سے ۳۲
جو خدا سے بن دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع لانیوالا دل لیکر آیا ۳۳ اس میں سلامتی کیساتھ داخل ہو جاؤ یہ ہمیشہ
رہنے کا دن ہے ۳۴ وہاں جو چاہیں گے ان کیلئے حاضر ہے اور ہمارے ہاں اور بھی (بہت کچھ) ہے ۳۵ اور ہمنے
ان سے پہلے کئی امتیں ہلاک کر ڈالیں وہ ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھیں وہ شہروں میں گشت کرنے لگے کہ کہیں بھاگنے
کی جگہ ہے؟ ۳۶ جو شخص دل (آگاہ) رکھتا ہے یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے اس کے لئے اسمیں نصیحت ہے ۳۷ اور ہمنے آسمانوں
اور زمین کو اور جو (مخلوقات) ان میں ہے سب کو چھ دن میں بنا دیا اور ہمکو ذرا بھی تکان نہیں ہوا ۳۸ تو جو کچھ یہ (کفار)
بکتے ہیں اس پر صبر کرو اور آفتاب کے طلوع ہونیسے پہلے اور اس کے غروب ہونیسے پہلے اپنے پروردگار
کی تعریف کیساتھ تسبیح کرتے رہو ۳۹ اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس (کے نام) کی تنزیہ کیا
کرو ۴۰ اور سنو جس دن پکارنے والا نزدیک کی جگہ سے پکاریگا ۴۱ جس دن لوگ چیخ یقیناً سن لینگے وہی نکل پڑنے کا دن ہے ۴۲ ہم ہی تو زندہ
کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے ۴۳ اس دن زمین ان پر سے پھٹ جائیگی اور وہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہونگے یہ جمع کرنا ہمیں آسان ہے ۴۴

(صفحہ ۴۱۷ کا بقیہ صفحہ ۴۱۸ سے آگے) وہ آپ خبردار ہے۔ ۵۲ جو نیکی اپنے ہاتھ سے ہو اسکے لئے اپنی تعریف نہیں رب کی ہے جس نے کروائی ۵۳ یعنی کبھی ایسی بات سنی ہی نہیں کہ آدمی کو خدا تعالیٰ بھیجے پیغمبر کر کے ۵۴ یعنی اس کتاب کا لکھا نہیں پھرتا سو اس میں لکھا ہے کہ آدمیوں کا بدن گلا ہوا ذرہ ذرہ سب درست ہو گا ایک رونگٹا بھی کم نہ ہو گا یہ سب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے

(صفحہ ۴۱۸ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ یعنی ان سب چیزوں کو دیکھ کر جانیں کہ خدا تعالیٰ ایسا قادر ہے ۲ یعنی بہت میوے ہیں انمیں ۳ یعنی زمین جب جاڑے میں سب سبزہ جل جاتا ہے تو مانند مردے کی ہو جاتی ہے پھر بہار کے مینہ سے سبزہ اور پھول سب طرح کے پیدا ہوتے ہیں تو گویا زمین زندہ ہو جاتی ہے ۴ خدا تعالیٰ اپنے حبیب صلعم کو تسلی دیتا ہے کہ اگر قوم تجھے جھوٹا کہتی ہے تو تو ملول نہ ہو ۵ یعنی کافروں کو یقین نہیں کہ سب خلقت مر کر پھر نئے سرے سے پیدا ہوگی ۶ ایک رگ ہے دل سے جو دن رات سوتے جاگتے دھڑکتی رہتی ہے اسی سے نبض دھڑکا کرتی ہے اس رگ سے بھی نزدیک ہے خدا تعالیٰ کا علم یعنی جو خیال آدمیوں کے دلوں میں گزرتے ہیں خدا تعالیٰ

(بقیہ صفحہ ۴۲۰ پر)

یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے اور تم ان پر زبردستی کرنیوالے نہیں ہو پس جو ہمارے (عذاب کی) وعید سے ڈرے اسکو قرآن سے نصیحت کرتے رہو (۴۵)

○

سورۂ ذاریات مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بکھیرنے والیوں کی قسم جو اڑا کر بکھیر دیتی ہیں (۱) پھر (پانی کا) بوجھ اٹھاتی ہیں (۲) پھر آہستہ آہستہ چلتی ہیں (۳) پھر چیزیں تقسیم کرتی ہیں (۴) کہ جس چیز کا
تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچا ہے (۵) اور انصاف کا دن ضرور واقع ہوگا (۶) اور آسمان کی قسم جس میں رستے ہیں (۷) کہ (اے اہل مکہ) تم ایک متناقض بات
میں (پڑے ہوئے) ہو (۸) اس سے وہی پھرتا ہے جو (خدا کی طرف سے) پھیرا جائے (۹) اٹکل دوڑانے والے ہلاک ہوں (۱۰) جو بیخبری میں بھولے ہوئے ہیں (۱۱)
پوچھتے ہیں کہ جزا کا دن کب ہوگا؟ (۱۲) اس دن (ہوگا) جب ان کو آگ میں عذاب دیا جائیگا (۱۳) اب اپنی شرارت کا مزہ چکھو یہ وہی ہے جس کے لئے تم
جلدی مچایا کرتے تھے (۱۴) بیشک پرہیزگار بہشتوں اور چشموں میں (عیش کر رہے) ہونگے (۱۵) (اور) جو جو نعمتیں ان کا پروردگار انہیں
دیتا ہوگا انکو لے رہے ہونگے بیشک وہ اس سے پہلے نیکیاں کرتے تھے (۱۶) رات کے تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے (۱۷) اور اوقات سحر میں بخشش
مانگا کرتے تھے (۱۸) اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حق ہوتا تھا (۱۹) اور یقین کرنیوالوں کیلئے زمین میں (بہت) سی
نشانیاں ہیں (۲۰) اور خود تمہارے نفوس میں تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ (۲۱) اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے (۲۲)
تو آسمانوں اور زمین کے مالک کی قسم! یہ (اسی طرح) قابل یقین ہے جس طرح تم بات کرتے ہو (۲۳) بھلا تمہارے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی
ہے (۲۴) جب وہ انکے پاس آئے تو سلام کہا انہوں نے بھی (جواب میں) سلام کہا (دیکھا تو) ایسے لوگ کہ نہ جان نہ پہچان (۲۵) تو اپنے گھر جا کر ایک (بھنا ہوا) موٹا
بچھڑا لائے (۲۶) (اور کھانے کیلئے) انکے آگے رکھدیا کہنے لگے کہ آپ تناول کیوں نہیں کرتے؟ (۲۷) اور دل میں ان سے خوف معلوم کیا (انہوں نے) کہا کہ خوف
نہ کیجئے اور انکو ایک دانشمند لڑکے کی بشارت بھی سنائی (۲۸) تو ابراہیمؑ کی بیوی چلاتی آئی اور اپنا منہ پیٹ کر کہنے لگی کہ (اے ہے ایک تو) بڑھیا اور
(دوسرے) بانجھ: (۲۹) (انہوں نے) کہا (ہاں) تمہارے پروردگار نے یوں ہی فرمایا ہے وہ بیشک صاحب حکمت (اور) خبردار ہے (۳۰)

(صفحہ ۴۱۸ کا بقیہ صفحہ ۴۱۹ سے آگے)
سب معلوم ہیں ۵ یعنی ہر آدمی کے ایک داہنی اور ایک بائیں طرف دو فرشتے بیٹھے راہ دیکھتے ہیں کہ جو کرتا ہے اور کہتا ہے لکھ لیتے ہیں تو چاہیے کہ آدمی بیہودہ اور نکما کام اور بات ہرگز نہ کرے کہ سب لکھے جاتے ہیں ۶ یعنی ایک فرشتہ ہانکے لاتا ہے اور ایک کے پاس نامۂ اعمال ہے ۷ وہ فرشتہ اعمال حاضر کرے گا۔
(صفحہ ۴۱۹ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ یہ ساتھی شیطان ہے جو اپنے آپکو بیگناہ ثابت کرنا چاہتا ہے ۲ یعنی کافر بخشا نہیں جاتا ۳ دوزخ کا پھیلاؤ اس قدر لوگوں سے بھی نہ بھریگا ۴ اس دن جسکو جو ملا سو ہمیشہ کیلئے ہے اس سے پہلے ایک بات پر ٹھیراؤ نہ تھا ۵ یعنی وہ نعمتیں جو ان کے خیال میں بھی نہیں ۶ یعنی ہم تھکے نہیں انکے بنانے سے ۷ یعنی خدا تعالیٰ کا شریک مقرر کرتے ہیں اور فرشتوں کو اسکی بیٹیاں ٹھیراتے ہیں اور پیغمبر کو شاعر اور ساحر اور مجنوں کہتے ہیں ان سب باتوں پر صبر کرو اور غصہ مت کھاؤ ۸ یعنی نماز فجر کی اور عصر کی پڑھا کرو ۹ یعنی مغرب اور عشا کی نماز اور وتر بھی پڑھو یا نفلیں بھی پڑھو نمازوں کے پیچھے ۱۰ کہتے ہیں حضرت اسرافیل علیہ السلام ایسی طرح پکاریں گے کہ سب کو ایسی آواز معلوم ہوگی کہ جیسے کوئی پاس سے پکارتا ہے

(ابراہیمؑ نے) کہا کہ فرشتو! تمہارا مدعا کیا ہے؟ (۳۱) انہوں نے کہا کہ ہم گنہگار لوگوں کیطرف
بھیجے گئے ہیں (۳۲) تاکہ ان پر کھنگر برسائیں (۳۳) جن پر حد سے بڑھ جانیوالوں کیلئے تمہارے پروردگار کے ہاں سے
نشان کر دیئے گئے ہیں (۳۴) تو وہاں جتنے مومن تھے ان کو ہم نے نکال لیا (۳۵) اور اسمیں ایک گھر کے سوا ۱
مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا (۳۶) اور جو لوگ عذاب الیم سے ڈرتے ہیں، ان کیلئے وہاں نشانی چھوڑ دی (۳۷)
اور موسیٰؑ (کے حال) میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان کو فرعون کیطرف کھلا ہوا معجزہ دیکر بھیجا (۳۸) تو
اس نے اپنی جماعت (کے گھمنڈ) پر منہ موڑ لیا اور کہنے لگا یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ (۳۹) تو ہم نے اس کو اور اسکے
لشکروں کو پکڑ لیا اور ان کو دریا میں پھینک دیا اور وہ کام ہی قابل ملامت کرتا تھا (۴۰) اور عاد (کی قوم کے
حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے ان پر نامبارک ہوا چلائی (۴۱) وہ جس چیز پر چلتی اسکو ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ
چھوڑتی (۴۲) اور (قوم) ثمود (کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھا لو (۴۳) تو انہوں نے
اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی سو ان کو کڑک نے آپکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے (۴۴) پھر وہ نہ تو اٹھنے کی طاقت
رکھتے تھے اور نہ مقابلہ ہی کر سکتے تھے (۴۵) اور اس سے پہلے ہم (نوحؑ کی قوم کو (ہلاک کر چکے تھے) بیشک وہ نافرمان
لوگ تھے (۴۶) اور آسمانوں کو ہم ہی نے ہاتھوں سے بنایا اور ہم کو سب مقدور ہے (۴۷) اور زمین کو ہم ہی نے بچھایا تو (دیکھو) ہم کیا خوب
بچھانیوالے ہیں (۴۸) اور ہر چیز کی ہم نے دو دو قسمیں بنائیں تاکہ تم نصیحت پکڑو (۴۹) تو تم لوگ خدا کیطرف بھاگ چلو میں اسکی طرف سے تمکو صریح
رستہ بتانیوالا ہوں (۵۰) اور خدا کیساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ میں اسکی طرف سے تمکو صریح رستہ بتانیوالا ہوں (۵۱) اسی طرح ان سے پہلے
لوگوں کے پاس جو پیغمبر آتا وہ اسکو جادوگر یا دیوانہ کہتے (۵۲) کیا یہ ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کرتے آئے ہیں، بلکہ یہ شریر لوگ ہیں (۵۳)

(صفحہ ۴۲۰ کا نوٹ)

ف۱ تفاسیر میں ان چار آیتوں میں ایک چیز بھی مراد لیگئی ہے یعنی ہوا اور چار مختلف چیزیں بھی مراد لیگئی ہیں یعنی ذاریات ذروا سے تو ہوائیں کہ غبار وغیرہ کو اڑا کر بکھیر دیتی ہیں اور حاملات وقرا سے بدلیاں جو مینہ کا بوجھ اٹھاتی ہیں اور جاریات یسرا کی کشتیاں جو دریا میں سہج سہج چلتی ہیں اور مقسمات امرا سے فرشتے جو بارش اور رزق اور قحط اور ارزانی اور اور چیزوں کو تقسیم کرتے ہیں۔ بعض مفسرین نے ان چیزوں کے علاوہ اور اشیاء بھی مراد لی ہیں مگر ان کا ذکر غیر ضروری ہے ف۲ متناقض بے جوڑ بات یعنی رسول خداؐ کی شان میں کوئی تو کہتا ہے کہ شاعر ہے کوئی کہتا ہے کہ دیوانہ ہے کوئی کہتا ہے کہ کاہن ہے اور اسی طرح قرآن مجید کو شعر اور سحر اور کہانت وغیرہ کہتے ہیں۔

بعض نے کہا اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی قیامت کا انکار کرتا ہے کوئی اسمیں شک کرتا ہے۔ بعض نے کہا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ خدا کا تو اقرار کرتے ہیں اور بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔

موضح القرآن

ل یعنی غور کر کے دیکھو کہ جو چیز دنیا میں ہے اس کا نمونہ تمہارے بدن میں خدا تعالٰی نے بنایا ہے ۲ یعنی روزی کے اسباب جیسے مینہ اور اوس اور دھوپ اور جس چیز کا

(بقیہ صفحہ ۴۲۲ میں)

تو ان سے اعراض کرو تم کو (ہماری طرف سے) ملامت نہ ہوگی (۵۴) اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے (۵۵) اور میں نے جنوں اور
انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں (۵۶) میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے (کھانا) کھلائیں (۵۷) خدا ہی تو رزق
دینے والا زور آور اور مضبوط ہے (۵۸) کچھ شک نہیں کہ ان ظالموں کیلئے بھی (عذاب کی) نوبت مقرر ہے جس طرح ان کے
ساتھیوں کی نوبت تھی تو ان کو مجھ سے (عذاب) جلدی نہیں طلب کرنا چاہیئے (۵۹) جس دن کا ان کافروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس دن ان کیلئے خرابی ہے (۶۰)

سورۂ طور مکی ہے اس میں انچاس — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — آیتیں اور دو رکوع ہیں

(کوہ) طور کی قسم (۱) اور کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے (۲) کشادہ اوراق میں (۳) اور آباد گھر کی (۴) اور اونچی چھت کی (۵)
اور ابلتے ہوئے دریا کی (۶) کہ تمہارے پروردگار کا عذاب واقع ہو کر رہے گا (۷) (اور) اسکو کوئی روک نہیں سکے گا (۸) جس دن
آسمان لرزنے لگے کپکپا کر (۹) اور پہاڑ اڑنے لگیں اون ہو کر (۱۰) اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے (۱۱) جو خوض
باطل میں پڑے کھیل رہے ہیں (۱۲) جس دن انکو آتش جہنم کی طرف دھکیل دھکیل کر لیجائیں گے (۱۳) یہی وہ جہنم ہے
جسکو تم جھوٹ سمجھتے تھے (۱۴) تو کیا یہ جادو ہے یا تمکو نظر ہی نہیں آتا (۱۵) اسمیں داخل ہو جاؤ اور صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے یکساں
ہے جو کام تم کیا کرتے تھے (یہ) انہی کا تم کو بدلہ مل رہا ہے (۱۶) جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نعمتوں میں ہونگے (۱۷) جو کچھ
ان کے پروردگار نے انکو بخشا اس (کی وجہ) سے خوشحال اور ان کے پروردگار نے ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیا (۱۸)
اپنے اعمال کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو (۱۹) تختوں پر جو برابر برابر بچھے ہوئے ہیں تکیہ لگائے ہوئے اور بڑی بڑی آنکھوں والی
حوروں سے ہم ان کا عقد کر دیں گے (۲۰) اور جو لوگ ایمان لائے اور انکی اولاد بھی (راہ) ایمان میں ان کے پیچھے چلی ہم انکی اولاد
کو بھی ان کے درجے تک پہنچا دینگے اور ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اعمال میں پھنسا ہوا ہے (۲۱)

(صفحہ ۴۲۰ کا بقیہ ۴۲۱ سے آگے)
تمہیں وعدہ دیا ہے وہ بھی آسمان میں ہے یعنی ثواب اور بدلا نیک کاموں کا جو بہشت ہے سو تو ہیں آسمان پر ۳ یعنی جیسے کہ اس کو اپنے بولنے پر یقین ہے کہ ہم بات کر سکتے ہیں اور جو چاہیں کہہ سکتے ہیں ایسے ہی یہ باتیں بھی سچ ہیں ۴ وہ مہمان کئی فرشتے حضرت جبرئیل ع کے ساتھ خدا اللہ کے حکم سے آئے تھے حضرت لوط ع کی قوم پر عذاب کرنے کو (صفحہ ۴۲۱ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ یعنی کس کام کیواسطے خدا نے تمہیں بھیجا ہے ۲ یعنی حضرت لوط کی قوم جو کافر ہے اُن کی طرف بھیجا ہے ۳ یعنی مٹی کے ڈھیلے ایسے جیسے پکی اینٹیں ۴ یعنی پہلے عذاب کرنے سے مسلمانوں کو اس شہر سے ہم نے نکال لیا تھا ۵ وہ گھر لوط علیہ السلام کا تھا اور ان کی بیٹیوں کا سو وہ عذاب سے امن میں رہا ۶ جو لوگ خدا کے عذاب سے ڈرتے ہیں وہی مسلمان ہیں ان ہی کے واسطے وہ نشانیاں ہیں ۷ یعنی ڈبو کر ہلاک کیا ان سب کو ۸ یعنی اسمیں فائدہ اور بھلائی نہ تھی ۹ یعنی جس چیز کو وہ باؤ لگی اسے بغیر توڑے اور چورا کئے اور خراب کئے نہ چھوڑا ۱۰ سو وہ تین دن تھے ان کی زندگی کے ۱۱ کہتے ہیں کہ جب (بقیہ صفحہ ۴۲۳ پر)

اور جس طرح کے میوے اور گوشت کو ان کا جی چاہے گا ہم انکو عطا کریں گے (۲۲) وہاں وہ ایک دوسرے سے جام شراب
جھپٹ لیا کریں گے جس (کی پینے) سے نہ ہذیان سرائی ہوگی' نہ کوئی گناہ کی بات (۲۳) اور نوجوان خدمتگار (جو ایسے
ہوں گے) جیسے چھپائے ہوئے موتی[۱] ان کے آس پاس پھریں گے (۲۴) اور ایکدوسرے کیطرف رخ کرکے آپس میں گفتگو
کریں گے (۲۵) کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر میں (خدا سے) ڈرتے رہتے تھے (۲۶) تو خدا نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں لُو
کی عذاب سے بچالیا[۲] (۲۷) اس سے پہلے ہم اس سے دعائیں کیا کرتے تھے' بیشک وہ احسان کرنیوالا مہربان ہے (۲۸) تو (اے
پیغمبر!) تم نصیحت کرتے رہو[۳] تم اپنے پروردگار کے فضل سے نہ تو کاہن ہو' اور نہ دیوانے (۲۹) کیا کافر کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے؟
(اور) ہم اسکے حق میں زمانے کی حوادث کا انتظار کر رہے ہیں (۳۰) کہدو کہ انتظار کئے جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار
کرتا ہوں (۳۱) کیا ان کی عقلیں انکو یہی سکھاتی ہیں' بلکہ یہ لوگ ہیں ہی شریر (۳۲) کیا (کفار) کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) نے قرآن
از خود بنا لیا ہے؟ بات یہ ہے کہ یہ (خدا پر) ایمان نہیں رکھتے (۳۳) اگر یہ سچے ہیں تو ایسا کلام بنا تو لائیں (۳۴) کیا یہ کسی کے پیدا
کئے بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود (اپنے تئیں) پیدا کرنیوالے ہیں؟ (۳۵) یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ (نہیں!)
بلکہ یہ یقین ہی نہیں رکھتے (۳۶) کیا انکے پاس تمہارے پروردگار کے خزانے ہیں' یا یہ (کہیں کے) داروغہ[۴] ہیں؟ (۳۷) یا انکے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر
(چڑھ کر آسمان سے باتیں) سن آتے ہیں؟ تو جو سن آتا ہے وہ صریح سند دکھائے (۳۸) کیا خدا کی تو بیٹیاں اور تمہارے بیٹے[۵] (۳۹) اے پیغمبر! کیا تم ان سے
صلہ مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے؟ (۴۰) یا انکے پاس غیب (کا علم) ہے کہ وہ اسے لکھ لیتے ہیں؟ (۴۱) کیا یہ کوئی داؤں کرنا چاہتے ہیں؟ تو کافر تو خود داؤں
میں آنیوالے ہیں (۴۲) کیا خدا کے سوا انکا کوئی اور معبود ہے؟ خدا ان کے شریک بنانے سے پاک ہے[۶] (۴۳) اور اگر یہ آسمان سے (عذاب) کا کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو
کہیں یہ گاڑھا بادل ہے (۴۴) پس انکو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ روز جس میں وہ بیہوش کر دیئے جائینگے سامنے آجائے (۴۵) جس دن انکو کوئی داؤں کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ انکو

صفحہ ۴۲۱ کا بقیہ ۴۲۲ سے آگے قوم ثمود نے صالح ع کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ کر اسے مار ڈالا اور بچہ اس کا چیخیں مارتا بھاگا، تب حضرت صالح ع نے خدا اللہ کے حکم سے اس قوم سے کہا کہ اب تم پر تین دن کے بعد عذاب ایسا آئیگا کہ تم سب ہلاک ہو گے اور اس عذاب کی نشانی یہ ہے کہ پہلے دن تم سب کے منہ سرخ ہو جاویں گے اور دوسرے دن تم سبھوں کے منہ سیاہ ہو جاویں گے پھر تیسرے دن بیشک تم پر عذاب آئیگا اور تم سب یکبارگی ہلاک ہو گے حضرت صالح ع یہ وعدہ کرکے اس شہر سے باہر چلے گئے اس قوم کا دو دن میں وہی حال ہوا جو حضرت صالح نبی ع نے کہا تھا پھر تیسرے دن سب کو یقین ہوا کہ جو حضرت صالح ع نے کہا تھا وہ سب سچ ہوا اور اب کوئی دم کو عذاب آتا ہے سب دو زانو بیٹھ کر عذاب کے آنیکے وقت کی راہ دیکھتے تھے کہ اتنے میں ایک کڑک آسمان سے آئی اور سب جل کر کوئلہ ہو گئے (صفحہ ۴۲۴ کا حاشیہ)

ف۱ کتاب کے بارے میں کئی قول ہیں کسی نے کہا کہ قرآن مراد ہے کسی نے کہا کہ دوسری آسمانی کتابیں ہیں کسی نے کہا نامۂ اعمال۔ ف۲ آباد گھر بیت المعمور کا ترجمہ ہے جو آسمان میں فرشتوں کا کعبہ ہے ف۳ اونچی چھت سے آسمان مراد ہے یا عرش اعظم

موضح القرآن

ف۱ یعنی ان دو خلقت کو صرف اپنی بندگی کے واسطے پیدا کیا ہے اور کوئی غرض سوائے بندگی کرنے کے ان سے نہیں (بقیہ صفحہ ۴۲۴ پر)

(کہیں) مدد ہی ملے گی (۴۶) اور ظالموں کیلئے اسکے سوا اور عذاب بھی ہے لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے (۴۷) اور تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو تم تو
ہماری آنکھوں کے سامنے ہو اور جب اٹھا کرو تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیا کرو (۴۸) اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اسکی تنزیہ کیا کرو (۴۹)

سورۂ نجم مکی ہے اور اسمیں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے (۱) کہ تمہارے رفیق (محمدؐ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (۲) اور نہ خواہش نفس سے
منہ سے بات نکالتے ہیں (۳) یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (انکی طرف) بھیجا جاتا ہے (۴) انکو نہایت قوت والے نے سکھایا (۵)
(یعنی جبرئیلؑ) طاقتور نے پھر وہ پورے نظر آئے (۶) اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے میں تھے (۷) پھر قریب ہوئے اور اور
آگے بڑھے (۸) تو دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم (۹) پھر خدا نے اپنے بندے کیطرف جو بھیجا سو بھیجا (۱۰) جو کچھ انہوں نے
دیکھا ان کے دل نے اسکو جھوٹ نہ جانا (۱۱) کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اسمیں ان سے جھگڑتے ہو (۱۲) اور انہوں نے اس کو ایک اور بار
بھی دیکھا ہے (۱۳) پرلی حد کی بیری کے پاس (۱۴) اسی کے پاس رہنے کی جنت ہے (۱۵) جبکہ اس بیری پر چھا رہا تھا
جو چھا رہا تھا (۱۶) ان کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ (حد سے) آگے بڑھی (۱۷) انہوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت)
کی کتنی ہی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں (۱۸) بھلا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو دیکھا (۱۹) اور تیسرے منات کو (کہ یہ بت کہیں خدا ہو سکتے
ہیں) (۲۰) (مشرکو!) کیا تمہارے لئے تو بیٹے اور خدا کیلئے بیٹیاں (۲۱) یہ تقسیم تو بہت بے انصافی کی ہے (۲۲) وہ تو صرف نام ہی نام
ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں خدا نے تو انکی کوئی سند نازل نہیں کی یہ لوگ محض ظن (فاسد) اور خواہشات نفس کے پیچھے
چل رہے ہیں حالانکہ انکے پروردگار کیطرف سے انکے پاس ہدایت آچکی ہے (۲۳) کیا جس چیز کی انسان آرزو کرتا ہے وہ اسے ضرور ملتی ہے (۲۴) آخرت اور دنیا تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے (۲۵)
اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جنکی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی مگر اسوقت کہ خدا جس کیلئے چاہے اجازت بخشے اور (سفارش) پسند کرے (۲۶) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے

(صفحہ ۴۲۴ کا بقیہ صفحہ ۴۲۳ سے آگے)
۳؎ یعنی مکہ کے کافروں کی واسطے ۴؎ وہ دن قیامت کا ہے یا بدر کی لڑائی کا دن کہ اس دن بڑی خرابی اور رسوائی سے ملے گی اور قید میں پکڑے گئے تھے ۵؎ یعنی سمندر ۶؎ یعنی عذاب سے تم کسی طرح چھوٹنے کے نہیں ۷؎ یعنی باپ کا ثواب کم کر کے اس کے بیٹے کو نہیں دینگے بلکہ اپنے فضل سے اس کے ایمان کے سبب انعام کریں گے اور نعمتیں دیکر اس کے باپ کے پاس پہنچا دینگے اور وہ بیٹے کو دیکھ کر خوش ہووے گا ۸؎ یعنی جس آدمی نے جیسا کچھ کیا ہے اسی میں گرفتار ہے اگر بھلے کام کئے ہیں تو عیش اور نعمتوں میں رہے گا اور اگر برے کام کئے ہیں تو عذاب اور خواری میں رہے گا کسی کی نیکی یا بدی دوسرے کے ذمہ نہیں ہونے کی (صفحہ ۴۲۴ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱؎ یعنی آبدار جیسے موتی سیپ کے اندر کے ۲؎ یعنی توفیق ایمان کی دی ۳؎ یعنی قرآن سنا کے لوگوں کو ۴؎ یعنی کیا یہ مالک مختار ہیں کہ جسکو چاہیں پیغمبری دیویں ۵؎ یعنی جس چیز سے تم آپ خوش نہیں ہو اس چیز کو خدا تعالیٰ پر ثابت کرتے ہو اور خدا تعالیٰ دونو سے منزہ اور پاک ہے ۶؎ کہتے ہیں کہ مکہ کے لوگ کہتے تھے حضرت محمد صلعم کو اگر تو سچا بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہے تو ہم پر ایک ٹکڑا آسمان کا گرا، تا کہ ہم سب ہلاک ہو جاویں اس پر اگلی آیت اتری

وہ فرشتوں کو خدا کی (لڑکیوں کے) نام سے موسوم کرتے ہیں (۲۷) حالانکہ انکو اسکی کچھ خبر نہیں وہ صرف ظن پر چلتے ہیں اور ظن یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں
آتا (۲۸) تو جو ہماری یاد سے روگردانی کرے اور صرف دنیا ہی کی زندگی کا خواہاں ہو اس سے تم بھی منہ پھیر لو (۲۹) انکے علم
کی یہی انتہا ہے تمہارا پروردگار اسکو بھی خوب جانتا ہے جو اسکے رستے سے بھٹک گیا اور اس سے بھی خوب واقف ہے جو رستے پر
چلا (۳۰) اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے (اور اسنے خلقت کو) اس لئے (پیدا کیا ہے) کہ جن لوگوں
نے برے کام کئے ان کو ان کے اعمال کا (برا) بدلہ دے اور جنہوں نے نیکیاں کیں انکو نیک بدلہ دے (۳۱) جو صغیرہ گناہوں کے
سوا بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں بیشک تمہارا پروردگار بڑی بخشش والا ہے
وہ تم کو خوب جانتا ہے جب اس نے تمکو مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں بچے تھے تو اپنے آپکو پاک
صاف نہ جتاؤ جو پرہیزگار ہے وہ اس سے خوب واقف ہے (۳۲) بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا (۳۳) اور تھوڑا
سا دیا (پھر) ہاتھ روک لیا (۳۴) کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ اسکو دیکھ رہا ہے (۳۵) کیا جو باتیں موسیٰ کے صحیفوں
میں ہیں انکی اسکو خبر نہیں پہنچی (۳۶) اور ابراہیم کی جنہوں نے (حق طاعت و رسالت) پورا کیا (۳۷) یہ کہ کوئی شخص دوسرے
(کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (۳۸) اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جسکی وہ کوشش کرتا ہے (۳۹) اور یہ کہ اسکی کوشش
دیکھی جائے گی (۴۰) پھر اسکو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا (۴۱) اور یہ کہ تمہارے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے (۴۲) اور یہ کہ وہ ہنستا
اور رلاتا ہے (۴۳) اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے (۴۴) اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسم (کے حیوان) پیدا کرتا ہے (۴۵) (یعنی) نطفے سے جو
(رحم میں) ڈالا جاتا ہے (۴۶) اور یہ کہ (قیامت کو) اسی پر دوبارہ اٹھانا لازم ہے (۴۷) اور یہ کہ وہی دولتمند بناتا اور مفلس کرتا ہے (۴۸) اور یہ کہ
وہی شعریٰ کا مالک ہے (۴۹) اور یہ کہ اسی نے عاد اول کو ہلاک کر ڈالا (۵۰) اور ثمود کو بھی غرض کسی کو باقی نہ چھوڑا (۵۱) اور ان سے پہلے

(صفحہ ۴۲۴ کا حاشیہ)

موضح القرآن

لہ یعنی ایسے سخت کافر ہیں کہ عذاب کو دور سے دیکھ کر بھی ایمان نہ لاویں گے ٹہ یعنی نہ آپ وہ راہ بھولا ہے اور نہ کسی کے بہکانے سے بہکا ہے سہ یعنی قرآن اپنے دل سے بنا کر نہیں پڑھتا کہ یعنی جو کچھ ہم کہلا بھیجتے ہیں وہی کہتا ہے ۵ہ یعنی جبرئیل نے اپنی اصلی صورت کو ظاہر کیا فائدہ کہتے ہیں کہ کسی پیغمبر نے حضرت جبرئیل کی اصلی صورت نہیں دیکھی اور محمد صلعم نے انہیں دوبار دیکھا لہ بعض اس آیت کے یوں معنی کہتے ہیں کہ ثُمَّ دَنَا یعنی پھر نزدیک ہوئے محمد صلعم معراج کی رات خدا تعالیٰ سے عزت اور مرتبہ میں فَتَدَلّٰی یعنی پھر جھکے محمد صلعم سجدہ کرنے کو فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى پھر تھا تفاوت دو کمان کا یا نزدیک اس سے بھی یہ بیان تفاوت مکان کا نہیں اسلئے کہ خدا تعالیٰ کو مکان مقرر نہیں بلکہ یہ بیان نہایت یگانگت کا ہے تو ایسی یگانگت خدا تعالیٰ اور پیغمبر میں بیان ہوئی کہ جو مرضی خدا تعالیٰ کی وہی مرضی محمد کی ہے اور جو خوشی حضرت محمد کی ہے وہی خوشی پروردگار کی ہے

قوم نوحؑ کو بھی کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے ہی ظالم اور بڑے ہی سرکش تھے (٥٢) اور اسی نے الٹی ہوئی بستیوں کو دے پٹکا (٥٣) پھر ان پر چھایا
جو چھایا[٦] (٥٤) تو اے انسان تو اپنے پروردگار کی کون سی نعمت پر جھگڑیگا (٥٥) یہ (محمدؐ) بھی اگلے ڈر سنانے والوں میں سے ایک ڈر سنانے
والے ہیں (٥٦) آنیوالی (یعنی قیامت) قریب آ پہنچی (٥٧) اس (دن کی تکلیفوں) کو خدا کے سوا کوئی دور نہیں کر سکیگا (٥٨) (اے منکرین خدا) کیا تم
(السجدة) اس کلام سے تعجب کرتے ہو (٥٩) اور ہنستے ہو اور روتے نہیں (٦٠) اور تم غفلت میں پڑ رہے ہو (٦١) تو خدا کے آگے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو (٦٢)

سورۂ قمر مکی ہے اور اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا[ف٣] (١) اور اگر کافر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک
ہمیشہ کا جادو ہے (٢) اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے (٣) اور ان کو
ایسے حالات (سابقین) پہنچ چکے ہیں جن میں عبرت ہے (٤) اور کامل دانائی (کی کتاب بھی) لیکن ان کو ڈرانا کچھ فائدہ نہیں دیتا (٥)
تو تم بھی ان کی کچھ پروا نہ کرو جس دن بلانے والا ان کو ایک ناخوش چیز کی طرف بلائیگا (٦) تو آنکھیں نیچے کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑینگے
گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں (٧) اس بلانے والے کی طرف دوڑتے جاتے ہونگے کافر کہینگے یہ دن بڑا سخت ہے (٨) ان سے
پہلے نوحؑ کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی تو انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا کہ دیوانہ ہے اور انہیں ڈانٹا بھی (٩)
تو انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (بارالہا) میں (ان کے مقابلے میں) کمزور ہوں تو (ان سے) بدلہ لے (١٠) پس ہم نے زور کے مینہ سے
آسمان کے دہانے کھول دیئے (١١) اور زمین میں چشمے جاری کر دیئے تو پانی ایک کام کیلئے جو مقدر ہو چکا تھا جمع ہو گیا (١٢) اور ہم نے نوحؑ کو ایک
کشتی پر جو تختوں اور میخوں سے تیار کی گئی تھی سوار کر لیا (١٣) وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی (یہ سب کچھ) اس شخص کے انتقام کیلئے
(کیا گیا) تھا جس کو کافر مانتے نہ تھے (١٤) اور ہم نے اس کو ایک عبرت بنا چھوڑا تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے (١٥) سو (دیکھ لو) کہ میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا (١٦)

(صفحہ ٤٢٥ کا حاشیہ)

موضح القرآن

لے یعنے ان کے خیال اور گمان میں ہے کہ فرشتے بیٹیاں ہیں خدا تعالیٰ کی ٢ے یعنی ایک شخص جو سچی بات یقین سے ٹھیک کہے اور دوسرا اپنے گمان سے اس بات کے برخلاف کہے تو کس کام آوے گمان سچ کے آگے؟ ٣ے یعنی دین اسلام پر قائم ہوئے ٤ے یعنی جیسے کام جس نے کئے ہیں ویسا ہی بدلہ ملے گا، نیکوں کو اچھا بروں کو برا ۵ے ولید بیٹا مغیرہ کا پیچھے حضرت صلعم کے باتیں سنتا جاتا تھا کافروں نے دیکھ کر ولید کو طعنہ دیا اور کہا کہ تو نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا اور انکو گمراہ جانا انہوں نے کہا کیا کروں خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں ایک کافر نے کہا کہ اگر اتنا مال مجھے دے تو جو عذاب تجھے ہوگا میں اپنے اوپر اٹھا لونگا اس نے قبول کیا اور کچھ مال دیا اور باقی بخیلی کر کے نہ دیا اس پر یہ آیت اتری ٦ے یعنی جان و مال و اولاد سب خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کی

(صفحہ ھذا کا حاشیہ)

ف١ شعریٰ ایک ستارے کا نام ہے اور بعض گروہ عرب بعض وجوہ سے اس کی بھی پرستش کرتے تھے ف٢ یہ لوگ ہیں جن کی طرف ہودؑ بھیجے گئے ف٣ چاند کا شق ہونا منجملہ علامات قیامت کے ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جناب رسول خدا صلعم کے وقت میں یہ نشانی وقوع میں آ چکی ہے

(بقیہ ص ٤٢٧ پر)

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (۱۷) عاد نے بھی تکذیب کی تھی سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور
ڈرانا کیسا ہوا؟ (۱۸) ہم نے ان پر سخت منحوس دن میں آندھی چلائی ۶ؔ وہ لوگوں کو اس طرح اکھیڑے ڈالتی تھی گویا اکھڑی (۱۹)
ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں ۷ؔ (۲۰) سو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا؟ (۲۱) اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے
سمجھے؟ (۲۲) ثمود نے بھی ہدایت کرنے والوں کو جھٹلایا (۲۳) اور کہا کہ بھلا ایک آدمی جو ہم ہی میں سے ہے ہم اسکی پیروی کریں؟ یوں ہو تو ہم
گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے (۲۴) کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ جھوٹا خود پسند ہے ۸ؔ (۲۵) انکو کل ہی معلوم
ہو جائیگا کہ کون جھوٹا خود پسند ہے (۲۶) (اے صالحؑ) ہم انکی آزمائش کیلئے اونٹنی بھیجنے والے ہیں ۹ؔ تو تم انکو دیکھتے رہو اور صبر کرو (۲۷) اور
انکو آگاہ کر دو کہ ان میں پانی کی باری مقرر کر دی گئی ہے (ہر باری والے کو اپنی) باری پر آنا چاہئیے ۱۰ؔ (۲۸) تو ان لوگوں نے اپنے رفیق کو بلایا تو اس نے
(اونٹنی کو) پکڑ کر اسکی کونچیں کاٹ ڈالیں (۲۹) سو دیکھ لو کہ میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہے؟ (۳۰) ہم نے ان پر (عذاب کیلئے) ایک چیخ بھیجی
تو وہ ایسے ہو گئے جیسے باڑ والے کی سوکھی اور ٹوٹی ہوئی باڑ (۳۱) اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (۳۲)
لوطؑ کی قوم نے بھی ڈر سنانے والوں کو جھٹلایا تھا (۳۳) تو ہم نے ان پر کنکر بھری ہوا چلائی مگر لوطؑ کے گھر والے کہ ہم نے انکو پچھلی رات
ہی سے بچا لیا (۳۴) اپنے فضل سے، شکر کرنے والے کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (۳۵) اور (لوطؑ نے) انکو ہماری پکڑ سے ڈرایا بھی تھا مگر
انہوں نے ڈرانے میں شک کیا (۳۶) اور ان سے ان کے مہمانوں کو لے لینا چاہا تو ہم نے انکی آنکھیں مٹا دیں سو اب میرے عذاب اور ڈرانے کے
مزے چکھو (۳۷) اور ان پر صبح سویرے ہی اٹل عذاب آنازل ہوا (۳۸) تو اب میرے عذاب اور ڈرانے کے مزے چکھو (۳۹) اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے
لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (۴۰) اور قوم فرعون کے پاس بھی ڈر سنانے والے آئے (۴۱) انہوں نے ہماری
تمام نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اس طرح پکڑ لیا جس طرح ایک قوی اور غالب شخص پکڑ لیتا ہے (۴۲)

(صفحہ ۴۲۶ کا بقیہ)

موضح القرآن

۱ؔ یعنی کسی کا گناہ دوسرے کے ذمہ ہرگز نہیں ہونے کا اسی طرح ثواب بھی کسی کا اور کسی دوسرے کو نہیں ملے گا ۲ؔ یعنی بلا دے گا قیامت کے ہولوں اور ڈروں کی طرف حضرت اسرافیلؑ۔

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)

ف اس شخص کا نام قدار بن سالف تھا

موضح القرآن

۱ؔ یعنی جب حضرت نوحؑ کہتے تھے قوم کو کہ خدا سے ڈرو تو ایک جانو اور ایک کہو تب قوم کہتی تھی کہ دیوانہ ہے اور ایسے پتھر مارتے تھے کہ بیہوش ہو جاتے، اور بولنے کی طاقت نہ رہتی، ۲ؔ یعنی پانی آسمان سے برسنے لگا ایسے گویا ہزاروں نہریں چلی آتی ہیں اس طرح کا مینہ چالیس رات دن برستا ہی رہا ذرا نہ تھما ۳ؔ یعنی اس سبب کا ڈبونا ۴ؔ یعنی طوفان بدلہ تھا حضرت نوحؑ کے دکھ دینے کا اور ایمان نہ لانے کا ۵ؔ یعنی کوئی ہے ایسا جو یہ طوفان کا احوال سن کر ڈرے ۶ؔ یعنی آندھی ایسی کہ تمام نہ ہو دے برائی اسکی ۷ؔ یعنی قد ان لوگوں کے بڑے تھے آندھی کے زور سے گر گر جو مرے ہوئے پڑے تھے گویا بڑی بڑی لکڑ تھے ۸ؔ یعنی صالحؑ چاہتا ہے کہ بڑا سردار ہوئے ۹ؔ قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ تو جھوٹا ہے اگر تو واقعی پیغمبر ہے تو اس پہاڑ کے اندر سے ایک اونٹنی نکال، اور وہ اونٹنی نکلتے ہی بچہ دیوے

(بقیہ صفحہ ۴۲۸ پر)

(اے اہل عرب) کیا تمہارے کافر ان لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے (پہلی) کتابوں میں کوئی فارغ خطی لکھ دی گئی ہے (۴۳) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ
ہماری جماعت بڑی مضبوط ہے (۴۴) عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائینگے (۴۵) ان کے وعدہ کا وقت تو قیامت ہے
اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ ہے (۴۶) بیشک گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں (مبتلا) ہیں (۴۷) اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے
جائینگے اب آگ کا مزہ چکھو (۴۸) ہمنے ہر چیز اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے (۴۹) اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کیطرح ایک بات ہوتی
ہے (۵۰) اور ہم تمہارے ہمذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے (۵۱) اور جو کچھ انہوں نے کیا (انکے) اعمالناموں میں (مندرج) ہے (۵۲) (یعنی) ہر چھوٹا بڑا کام لکھ دیا
گیا ہے (۵۳) جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نہروں میں ہونگے (۵۴) (یعنی) پاک مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں (۵۵)

سورۃ الرحمٰن مکی ہے اسمیں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(خدا جو) نہایت مہربان (۱) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی (۲) اسی نے انسان کو پیدا کیا (۳) اسی نے اسکو بولنا سکھایا (۴) سورج اور چاند ایک
حساب مقرر سے چل رہے ہیں (۵) اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں (۶) اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی (۷) کہ ترازو (سے تولنے)
میں حد سے تجاوز نہ کرو (۸) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو (۹) اور اسی نے خلقت کیلئے زمین بچھائی (۱۰) اسمیں میوے اور کھجور کے
درخت ہیں جنکے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں (۱۱) اور اناج جسکے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول (۱۲) تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے (۱۳) اسی نے انسان کو ٹھیکری کیطرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا (۱۴) اور جنات کو آگ کے
شعلے سے پیدا کیا (۱۵) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے (۱۶) وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے (۱۷)
تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے (۱۸) اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں (۱۹) دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے)
تجاوز نہیں کر سکتے (۲۰) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے (۲۱) دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں (۲۲) تو تم

(صفحہ ۴۲۷ کا بقیہ)
تب ہم جانیں کہ تو پیغمبر ہے پھر ہم تیری تابعداری کریں اور ایمان لاویں مجھ پر حضرت صالح علیہ السلام نے جناب الٰہی میں دعا کی تو حق سبحانہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی یعنی ایک دن پانی کنوئیں کا یہ سب گاؤں کے لوگ اور ان کے گھوڑے اونٹ اور بکریاں دنبیاں سب پیویں اور ایک دن سارا پانی کنوئیں کا اونٹنی کا حصہ ہے اس دن کوئی اسمیں اس کا شریک نہیں اور ہر ایک اپنی باری کے دن پر جا حاضر ہوں کہتے ہیں کہ اس گاؤں کے پاس ایک ہی تالاب یا کنواں تھا پھر جب حکم باری اور حصہ آیا تو قدرت خدا تعالیٰ کی سے اونٹنی کی باری کے دن پانی بہت ہوتا تھا، اور جوش مارتا تھا اور دوسرے دن جب گاؤں کے رہنے والوں کی باری ہوتی تو پانی کم ہوتا اس سبب سے سارے گاؤں کے لوگ حیران اور دق ہوتے لیکن کچھ بس نہ تھا اس گاؤں میں دو عورتیں تھیں ایک کا نام صدوق تھا اس پر مدت سے اسی کے چچا کا بیٹا مصدع نام عاشق تھا اور وہ کسی طرح اسکے ہاتھ نہ لگتی تھی اور دوسری عورت کا نام عنیزہ تھا اور اسکی بیٹی پر ایک شخص قدار نام بیٹا سالف کا عاشق تھا وہ دونوں مرد بہادر تھے، اور ان دونوں عورتوں کی بہت دنبیاں اور بکریاں تھیں جب
(بقیہ صفحہ ۴۲۹ پر)

اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؛ (۲۳) اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں (۲۴)
تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۲۵) جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے؛ (۲۶) اور تمہارے پروردگار ہی کی
ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی؛ (۲۷) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؛ (۲۸) آسمان اور
زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں، وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے؛ (۲۹) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۰)
اے دونوں جماعتو! ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں، (۳۱) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے، (۳۲) اے گروہ جن و
انس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ، اور زور کے سوا تم نکل سکنے ہی کے نہیں؛ (۳۳) تو تم اپنے پروردگا
کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؛ (۳۴) تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے؛ (۳۵) تو تم اپنے پروردگار کی
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؛ (۳۶) پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا (تو) وہ کیسا ہولناک دن ہوگا (۳۷)
تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؛ (۳۸) اس روز نہ تو کسی انسان سے اس کے گناہوں کی بابت پرسش کی جائے گی،
اور نہ کسی جن سے؛ (۳۹) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؛ (۴۰) گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی
کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے (۴۱) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؛ (۴۲) یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ
جھٹلاتے تھے؛ (۴۳) وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے (۴۴) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت
کو جھٹلاؤ گے؛ (۴۵) اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں (۴۶) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی
نعمت کو جھٹلاؤ گے؛ (۴۷) ان دونوں میں بہت سی شاخیں (یعنی قسم قسم کے میووں کے درخت ہیں) (۴۸) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت
کو جھٹلاؤ گے؛ (۴۹) ان میں دو چشمے بہ رہے ہیں؛ (۵۰) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؛ (۵۱) ان میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں؛ (۵۲)

(صفحہ ۴۲۷ کا بقیہ ۴۲۸ سے آگے) پانی کم پینے لگیں تو ان کا دودھ سوکھ گیا ان عورتوں نے ناچار ہو کر مصلحت کی، صدوق نے اپنے عاشق مصدع سے کہا کہ اگر تو مجھے ملنا چاہتا ہے تو اس اونٹنی کو مار ڈال اور عنیزہ نے قدار کو کہا کہ اگر تو اونٹنی کو دفع کرے تو میں اپنی بیٹی تجھے دیدوں، یہ دونوں مرد اونٹنی کے مارنے کو تیار ہوگئے، وہ دونوں مرد مصدع اور قدار مصلحت کر کے اونٹنی کی راہ میں چھپ کر بیٹھ رہے جب اونٹنی پانی پی کر چلی تو پہلے مصدع نے کھینچ کر ایک تیر ایسا مارا کہ اونٹنی دونوں پاؤں سے گر گئی اور قدار نے دوڑ کر ایک تلوار ایسی ماری کہ اونٹنی کی کونچیں کٹ گئیں اور وہ گر گئی پھر اس کے ٹکڑے کر کے حصے کر لئے اور اس کا بچہ چیخیں مارتا تھا پہاڑ کو بھاگ کر غائب ہو گیا ۔

(صفحہ ۴۲۸ کا حاشیہ)

ف۱ اس آیت میں خطاب دو جماعتوں کی طرف ہے اور ان سے مراد انسان اور جنات ہیں چنانچہ اکتیسویں آیت میں ثقلان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں دو گروہ، اور ان سے جیسا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے جن اور انسان مراد ہیں اور تینتیسویں آیت میں تو صاف جن وانس کا نام لیکر ان سے خطاب کیا گیا ہے اسی بنا پر ہم نے اس آیت کے ترجمے میں "اے گروہ جن وانس" کے لفظ بڑھا دیئے ہیں ۔ ۱۲

توتم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۳) (اہل جنت) ایسے بچھونوں پر جنکے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہونگے
اور دونوں باغوں کے میوے قریب (جھک رہے) ہیں (۵۴) توتم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۵) انمیں نیچی
نگاہ والی عورتیں ہیں جن کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے (۵۶) توتم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت
کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۷) گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں (۵۸) توتم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۹) نیکی کا بدلہ نیکی کے
سوا کچھ نہیں ہے (۶۰) توتم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۶۱) اور ان دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں (۶۲) توتم اپنے پروردگار کی
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۶۳) دونوں خوب گہرے سبز (۶۴) توتم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۶۵)
انمیں دو چشمے ابل رہے ہیں (۶۶) توتم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۶۷) انمیں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں (۶۸)
توتم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۶۹) انمیں نیک سیرت (اور) خوبصورت عورتیں ہیں (۷۰) توتم اپنے پروردگار
کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۱) (وہ) حوریں (ہیں جو) خیموں میں مستور (ہیں) (۷۲) توتم اپنے پروردگار کی
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۳) ان کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے (۷۴) توتم اپنے پروردگار
کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۵) سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے (۷۶) توتم اپنے پروردگار
کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۷) اے محمد تمہارا پروردگار جو صاحب جلال و عظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے (۷۸)

سورۃ واقعہ مکی ہے اسمیں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب واقع ہونیوالی واقع ہو جائے (۱) اسکے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں (۲) کسی کو پست کرے کسی کو بلند (۳) جب زمین بھونچال سے
لرزنے لگے (۴) اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں (۵) پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں (۶) اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ (۷) تو داہنے ہاتھ والے

(صفحہ ۴۲۹ کا نوٹ)
ؑ اور زور تم میں ہے نہیں تو تم بھاگ کر نکل سکتے بھی نہیں ۱۲

موضح القرآن

ل پیدا کرنا جہاز اور ناؤ کا اور جاری کرنا ان کا پانی پر بڑی نعمت ہے اس لئے کہ اس نعمت کے بڑے فائدے ہیں ایک تو سوداگری اور دوسرے مسافروں کو اس لئے کہ بہت راہ جلدی سے تمام ہو جاتی ہے یعنی برس کی راہ مہینے میں جاتے ہیں ٢ یعنی زمین پر رہنے والے کیا آدمی اور کیا دیو پری اور سب حیوان اور رہنے والے، آسمان کے یعنی فرشتے اور روحانی اور نورانی خلقت سب مانگنے والے خدا کے ہیں ۳ یعنی بخشش اور کرم اس کا ہر دم اور ہر آن اوپر بندوں کے جاری ہے یا ہر دم نئی چیز پیدا کرتا ہے ۴ خدا تم کو خوف دیتا ہے کہ جلدی تم سے حساب کرنا فارغ ہونگا یعنی قیامت کو یا موت کو دور نہ جانو وہ وقت نزدیک ہے ۵ یعنی ایک بار شعلہ آگ کا اور دوسری بار دھوئیں کا بگولا بھیجا جاویگا واسطے عذاب کافروں کے ۶ یعنی قیامت کے دن بعضوں کے سر کے بال پکڑ کر کھینچیں گے اور بعضوں کو پاؤں میں زنجیر ڈال کر گھسیٹیں گے اور دوزخ میں ڈالیں گے۔

(سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی چین میں) ہیں (٨) اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (گرفتارِ عذاب) ہیں (٩) اور جو
آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں (١٠) وہی (خدا کے) مقرب ہیں (١١) نعمت کے بہشتوں میں (١٢) وہ
بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہونگے (١٣) اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے (١٤) (لعل و یاقوت وغیرہ سے) جڑے ہوئے تختوں پر (١٥) آمنے سامنے
تکیہ لگائے ہوئے (١٦) نوجوان خدمتگذار جو ہمیشہ (ایک ہی حالت میں) رہینگے انکے آس پاس پھرینگے (١٧) یعنی آبخورے اور آفتابے اور صاف
شراب کے گلاس لیکر (١٨) اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ انکی عقلیں زائل ہونگی (١٩) اور میوے جس طرح کے انکو پسند ہوں (٢٠) اور پرندوں
کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے (٢١) اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں (٢٢) جیسے (حفاظت سے) تہ کئے ہوئے (آبدار) موتی (٢٣)
یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے (٢٤) وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے اور نہ گالی گلوچ (٢٥) ہاں انکا کلام سلام سلام (ہوگا) (٢٦) اور داہنے
ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی عیش میں) ہیں (٢٧) (یعنی) بے خار کی بیریوں (٢٨) اور تہ بتہ کیلوں (٢٩) اور لمبے لمبے
سایوں (٣٠) اور پانی کے جھرنوں (٣١) اور میوہائے کثیرہ (کے باغوں) میں (٣٢) جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ ان سے کوئی روکے (٣٣) اور اونچے اونچے
فرشوں میں (٣٤) ہم نے ان (حوروں) کو پیدا کیا (٣٥) تو انکو کنواریاں بنایا (٣٦) (اور شوہروں کی) پیاریاں اور ہم عمر (٣٧) (یعنی) داہنے ہاتھ والوں
کیلئے (٣٨) (یہ) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہیں (٣٩) اور بہت سے پچھلوں میں سے (٤٠) اور بائیں ہاتھ
والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (ہی عذاب میں) ہیں (٤١) (یعنی دوزخ کی) لپٹ اور کھولتے ہوئے
پانی میں (٤٢) اور سیاہ دھوئیں کے سایے میں (٤٣) (جو) نہ ٹھنڈا (ہے) نہ خوش نما (٤٤) یہ لوگ
اس سے پہلے عیشِ نعیم میں پڑے ہوئے تھے (٤٥) اور گناہِ عظیم پر اَڑے ہوئے تھے (٤٦)
اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے اور ہڈیاں (ہی ہڈیاں) رہ گئیں تو کیا

(صفحہ ۴٣٠ کا حاشیہ)

موضح القرآن

لہ یعنی جب دوزخ کی آگ سے جل کر فریاد کریں گے تب اس جلتے پانی میں ان کو ڈالیں گے ایسے ہی حال میں کافر ہمیشہ رہیں گے ٢ہ یعنی جو قرآن سے مقابلہ نہ کرے نہ دو بدو جواب نہ کرے اور اسکو سچ جان کر دل کے یقین سے ایمان لاوے اس کے واسطے دو باغ ہیں نام ایک باغ کا عدن ہے اور دوسرے کا نعیم ہے ٣ہ یعنی ان باغوں میں درخت ہوں گے بھرے ہوئے میووں سے رنگت اور غیرت کے ۴ہ یعنی پانی ان دونوں کا جاری ہوگا اور جاری ہو نہ کبھی کم نہ ہوگا ایک کا نام تسنیم ہے اور دوسرے کا نام سلسبیل ہے ٥ہ یعنی ایک تو مشہور جو دنیا میں دیکھے ہوں گے اور دوسرا ایسا کہ نہ دیکھا ہوگا اسکو اور نہ سنا ہوگا ٦ہ فکر کیا چاہیے کہ جس کا استر ایسا ہوگا اس کا ابرا کیسا ہوگا ٧ہ یعنی جتنا انہیں سے پانی نکالیں گے کم نہ ہوگا

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)

لہ اباریق ابریق کی جمع ہے ابریق اس ظرف کو کہتے ہیں جسمیں دستہ اور ٹونٹی دونوں ہوں۔ شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے اباریق کا ترجمہ تھیاں کیا ہے اور بہت موزوں کیا ہے مگر چونکہ یہ لفظ اہلِ پنجاب کے نزدیک غرائب اللغات میں داخل ہے اس لئے ہم نے ترجمہ (بقیہ ۴٣٢ پر)

ہمیں پھر اٹھنا ہوگا ؟ (۴۷) اور کیا ہمارے باپ دادا کو بھی ؟ (۴۸) کہہ دو کہ بے شک پہلے
اور پچھلے ؛ (۴۹) (سب) ایک روز مقرر وقت پر جمع کیے جائیں گے ؛ (۵۰) پھر تم اے جھٹلانے والو گمراہو ! (۵۱)
تھوہر کے درخت کھاؤ گے ؛ (۵۲) اور اسی سے پیٹ بھرو گے ؛ (۵۳) اور اس پر کھولتا ہوا پانی
پیو گے ؛ (۵۴) اور پیو گے بھی تو اس طرح جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں ؛ (۵۵) جزا کے دن یہ ان کی
ضیافت ہوگی ؛ (۵۶) ہم نے تمکو (پہلی بار بھی تو) پیدا کیا ہے تو تم (دوبارہ اٹھنے کو) کیوں سچ نہیں سمجھتے ؛ (۵۷) دیکھو تو کہ جس (نطفہ) کو تم
(عورتوں کے رحم میں) ڈالتے ہو ؛ (۵۸) کیا تم اس (سے انسان) کو بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں ؛ (۵۹) ہم نے تم میں مرنا ٹھہرا دیا ہے اور ہم اس بات
سے عاجز نہیں ؛ (۶۰) کہ تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور تم کو ایسے جہان میں جسکو تم نہیں جانتے پیدا کر دیں ؛ (۶۱)
اور تم نے پہلی پیدائش تو جان ہی لی ہے پھر تم سوچتے کیوں نہیں ؛ (۶۲) بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم بوتے ہو ؛ (۶۳) تو کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم
اگاتے ہیں ؛ (۶۴) اگر ہم چاہیں تو اسے چورا چورا کر دیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ ؛ (۶۵) (کہ ہائے) ہم تو مفت تاوان میں پھنس گئے ؛ (۶۶) بلکہ ہم
ہیں ہی بد نصیب ؛ (۶۷) بھلا دیکھو تو کہ جو پانی تم پیتے ہو ؛ (۶۸) کیا تم نے اسکو بادل سے نازل کیا ہے یا ہم نازل کرتے ہیں ؛ (۶۹) اگر ہم چاہیں تو اسے
کھاری کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے ؛ (۷۰) بھلا دیکھو تو جو آگ تم درخت سے نکالتے ہو ؛ (۷۱) کیا تم نے اسکے درخت کو پیدا کیا ہے
یا ہم پیدا کرتے ہیں ؛ (۷۲) ہم نے اسے یاد دلانے اور مسافروں کے برتنے کو بنایا ہے ؛ (۷۳) تو تم اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرو ؛ (۷۴)
ہمیں تاروں کی منزلوں کی قسم ؛ (۷۵) اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے ؛ (۷۶) کہ یہ بڑے رتبے کا قرآن ہے ؛ (۷۷) (جو) کتاب محفوظ میں لکھا ہوا ہے ؛ (۷۸)
اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں ؛ (۷۹) پروردگار عالم کی طرف سے اتارا گیا ہے ؛ (۸۰) کیا تم اس کلام سے انکار
کرتے ہو ؛ (۸۱) اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ اسے جھٹلاتے ہو ؛ (۸۲) بھلا جب (روح) گلے میں آ پہنچتی ہے ؛ (۸۳) اور تم

(صفحہ ۴۳۱ کا بقیہ)
وہ لفظ اختیار کیا ہے جو شاہ رفیع الدین صاحب رح نے استعمال کیا ہے یعنی آفت ہے ؛ ۱۲

موضح القرآن

۱ یعنی جب قیامت ہوگی ، ۲ یعنی ضرور ہوگی قیامت ۳ یعنی کافروں کو نیچے لیجاویں گے قیامت کو جہاں دوزخ ہے اور مومنوں کو اوپر لیجاویں گے جہاں بہشت ہے ۴ یعنی ایک بڑا بھونچال سا ایسا آویگا کہ سب حویلیاں اور سارے مضبوط قلعے گریں گے ۵ یعنی بہشت میں مومن ایسے پلنگوں پر بیٹھیں گے جنکی بناوٹ میں سونا اور جواہر لگا ہوگا ۶ یعنی جو میوہ چاہیں سو کھاویں ، سب طرح کا میوہ موجود ہوگا ۷ یعنی بہشت میں سب مرد ایک عمر کے اور سب عورتیں ایک عمر کی ہونگی اور کوئی بوڑھا نہیں ہونے کا اور عورتیں اپنے خاوندوں کو چاہنے والی ہوں گی ؛

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ کہتے ہیں کہ دوزخیوں کو جب بھوک لگے گی اور دوزخ میں سوائے زقوم کے درخت کے اور کچھ نہ ہوگا تو ناچار اسکو کھاویں گے خوب پیٹ بھر کر پھر پیاس لگے گی تب وہ گرم پانی پئیں گے جیسا کئی دن کا پیاسا

(بقیہ صفحہ ۴۳۳ پر)

اسوقت کی (حالت کو) دیکھا کرتے ہو؛ (۸۴) اور ہم اس (مرنیوالے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن
تم کو نظر نہیں آتے؛ (۸۵) پس اگر تم کسی کے بس میں نہیں ہو؛ (۸۶) تو اگر سچے ہو تو روح کو پھیر کیوں نہیں لیتے؛ (۸۷) پھر اگر
وہ (خدا کے) مقربوں میں سے ہے؛ (۸۸) تو (اسکے لئے) آرام اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ ہیں (۸۹) اور اگر وہ دائیں
ہاتھ والوں میں سے ہے؛ (۹۰) تو (کہا جائیگا کہ) تجھ پر داہنے ہاتھ والوں کیطرف سے سلام؛ (۹۱) اگر وہ جھٹلانیوالے گمراہوں
میں سے ہے (۹۲) تو (اس کیلئے) کھولتے پانی کی ضیافت ہے (۹۳) اور جہنم میں داخل کیا جانا؛ (۹۴) یہ (داخل کیا جانا یقیناً صحیح
یعنی) حق الیقین ہے؛ (۹۵) تو تم اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرتے رہو؛ (۹۶)

سورۃ حدید مدنی ہے اسمیں انتیس — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — آیتیں اور چار رکوع ہیں

جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے خدا کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے؛ (۱) آسمانوں اور زمین
کی بادشاہی اسی کی ہے (وہی) زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے؛ (۲) وہ (سب سے) پہلا اور (سب سے)
پچھلا اور (اپنی قدرتوں سے سب پر) ظاہر اور (اپنی ذات سے) پوشیدہ ہے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے؛ (۳) وہی ہے جس نے
آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا، جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے
اور جو آسمان سے اترتی اور جو اسکی طرف چڑھتی ہے سب اسکو معلوم ہے اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم
کرتے ہو خدا اسکو دیکھ رہا ہے؛ (۴) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور سب امور اسی کیطرف رجوع ہوتے ہیں (۵) (وہی)
رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ دلوں کے بھید تک سے واقف ہے (۶) (تو) خدا پر اور اس کے
رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اس نے تم کو (اپنا) نائب بنایا ہے اسمیں سے خرچ کرو، جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور

(صفحہ ۴۳۲ کا بقیہ)
اونٹ پیتا ہے، اور جتنا گرم
پانی پئیں گے خاطر جمع اور تسلی
نہو گی ۲ یعنی ہم اولاد کو پیدا
کرتے ہیں، پھر اگر تم پیدا کرتے
ہو تو جیسا تمہارا جی چاہتا ہے
ویسا کیوں نہیں پیدا کرتے؛ بلکہ
جیسا ہمارے ارادے میں ہوتا ہے
بچہ ویسا ہی پیدا ہوتا ہے ۳ یعنی
کوئی ایسا نہیں جو ہمارے
حکم سے باہر ہو سکے اور ہم نے
جو موت مقرر کی ہے اس سے
بھاگ سکے ۴ یعنی کیوں نہیں
شکر کرتے ایسی نعمت کا جو
سبب زندگی کا ہے؛ ۵ عرب کے
ملک میں دو درخت ہیں مرخ
اور عفار جب ڈالی ہری مرخ کی
لیکر عفار کی ہری ڈالی پر رگڑتے
ہیں تو آگ نکلتی ہے خدا کی
قدرت سے ۶ یعنی جب مغرب
میں جاتے ہیں یا ایک برج سے
دوسرے برج میں جاتے ہیں ۷
یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا
ہے ۸ یعنی فرشتے؛

(صفحہ ھذا کا حاشیہ)
موضح القرآن
۱ یعنی جو کچھ اس پر حال جان کندنی
میں گذرتا ہے جیسا ہم جانتے ہیں
تم نہیں جانتے ۲ یعنی تم کہتے ہو
کہ اولاد ہم پیدا کرتے ہیں پھر پیدا
کرنے پر تو یہ آسان ہے کہ جیتے کو
مرنے نہ دیکھئے جس کی جان حلق
میں پہنچتی ہے اس کی جان کو
پھر بدن میں پھیر لاؤ اگر اس بات میں سچے
ہو؛ (بقیہ ۴۳۴ پر)

(مال) خرچ کرتے رہے ان کیلئے بڑا ثواب ہے ⑦ اور تم کیسے لوگ ہو کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے؟ حالانکہ (اسکے)
پیغمبر تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور اگر تم کو باور ہو تو وہ تم سے (اس کا) عہد بھی لے چکا ہے ⑧ وہی
تو ہے جو اپنے بندے پر واضح (المطالب) آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے
اور بیشک خدا تم پر نہایت شفقت کرنیوالا مہربان ہے ⑨ اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خدا کے رستے میں خرچ نہیں کرتے
حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت خدا ہی کی ہے جس شخص نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی
وہ (اور جس نے یہ کام پیچھے کئے وہ) برابر نہیں، ان لوگوں کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھکر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ (اموال) اور
(کفار سے) جہاد و قتال کیا اور خدا نے سب سے (ثواب) نیک (کا) وعدہ تو کیا ہے اور جو کام تم کرتے ہو خدا ان سے واقف ہے ⑩
کون ہے جو خدا کو (نیت) نیک (اور خلوص) سے قرض دے تو وہ اسکو اس سے دگنا ادا کرے اور اسکے لئے عزت کا صلہ (یعنی جنت)
ہے جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہے (تو انسے)
⑪ کہا جائیگا کہ) تم کو بشارت ہو (کہ آج تمہارے لئے) باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے یہی
بڑی کامیابی ہے ⑫ اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف نظر (شفقت) کیجئے کہ ہم بھی تمہارے
نور سے روشنی حاصل کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ پیچھے کو لوٹ جاؤ اور (وہاں) نور تلاش کرو، پھر انکے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی
جائیگی جسمیں ایک دروازہ ہوگا جو اسکی جانب اندرونی ہے اسمیں تو رحمت ہے اور جو جانب بیرونی ہے اس طرف عذاب (و اذیت) ⑬ (تو منافق
لوگ مومنوں سے) کہیں گے کہ کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں تھے، لیکن تم نے خود اپنے تئیں بلا میں ڈالا اور (ہمارے
حق میں حوادث کے) منتظر رہے اور (اسلام میں) شک کیا اور (لاطائل) آرزوؤں نے تم کو دھوکا دیا یہانتک کہ خدا کا حکم آپہنچا

(صفحہ ۴۳۳ کا بقیہ)
۳ یعنی تو اے محمد صلعم! خوش ہو کر وہ عیش میں خوش ہے بہشت کے اور تجھ پر سلام بھیجتا ہے ۴ کہتے ہیں کہ جب آیت اتری تو حضرت پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ اجعلوها فی رکوعکم یعنی کہو نماز کے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ۵ یعنی اسی کو لائق ہے بادشاہت کرنی آسمانوں اور زمین کی جو جلاتا ہے یعنی پیدا کرتا ہے اور مارتا ہے ۶ یعنی خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہے جس ہمیشہ کا اول نہ ہوا اور سب چیزوں کو پیدا کیا اگر اور سب چیزیں جاتی رہیں گی اور وہ رہے گا ہمیشہ جس ہمیشہ کا آخر نہ ہو اور خدا تعالیٰ کھلا اور آشکارا ہے صریحا اپنی قدرتوں سے اور چھپا ہوا ہے اپنی ذات سے کہ کوئی اسے سمجھ نہ سکے: ۷ یعنی کوئی کام اور کوئی مکان اور کوئی چیز خدا تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں ۸ یعنی دن بڑا کرتا ہے اور رات چھوٹی گرمیوں میں اور دن چھوٹا کرتا ہے اور رات بڑی کرتا ہے جاڑے میں ۹ یعنی جو کوئی کچھ دل میں خیال کرے اور زبان سے نہ کہے اسے بھی خدا تعالیٰ جانتا ہے ۱۰ یعنی گزرے ہوئے لوگوں کا مال جو خدا تعالیٰ نے تمہارے اختیار میں کیا اپنے فضل سے، اسمیں سے دو، فقیروں اور حقداروں کو

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)
۱ اندر کیجانب جہاں مومن ہونگے وہاں تو خدا کی رحمت یعنی باغ نعمت ہوگا: (بقیہ صفحہ ۴۳۵ پر)

اور خدا کے بارے میں تمکو (شیطان) دغاباز دغا دیتا رہا ﴿۱۴﴾ تو آج تم سے معاوضہ نہیں لیا جائیگا اور نہ (وہ) کافروں ہی
سے (قبول کیا جائیگا) تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے (کہ) وہی تمہارے لائق ہے اور وہ بری جگہ ہے ﴿۱۵﴾ کیا ابھی
تک مومنوں کیلئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنیکے وقت اور (قرآن) جو (خدائے) برحق (کیطرف) سے نازل
ہوا ہے اسکے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں اور وہ ان لوگوں کیطرح نہو جائیں جنکو (ان سے) پہلے کتابیں دیگئی
تھیں پھر ان پر زمانِ طویل گزر گیا تو ان کے دل سخت ہوگئے، اور انمیں سے اکثر نافرمان ہیں ﴿۱۶﴾ جان رکھو کہ خدا ہی زمین
کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے ہمنے اپنی نشانیاں تم سے کھول کھول کر بیان کردی ہیں، تاکہ تم سمجھو ﴿۱۷﴾ جو لوگ خیرات
کرنیوالے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی، اور خدا کو (نیت) نیک (اور خلوص) سے قرض دیتے ہیں انکو دوچند ادا کیا جائیگا اور
انکے لئے عزت کا صلہ ہے ﴿۱۸﴾ اور جو لوگ خدا اور اسکے پیغمبروں پر ایمان لائے یہی اپنے پروردگار کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں
ان کیلئے ان (کے اعمال) کا صلہ ہوگا اور ان کے ایمان کی روشنی، اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو
جھٹلایا وہی اہلِ دوزخ ہیں ﴿۱۹﴾ جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زینت (و آرائش) اور تمہارے
آپس میں فخر (و ستائش) اور مال و اولاد کی ایکدوسرے سے زیادہ طلب (و خواہش) ہے (اسکی مثال ایسی ہے) جیسے بارش
کہ (اس سے کھیتی اگی اور) کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے پھر (اے دیکھنے والے) تو اسکو دیکھتا ہے
کہ (ایک کر) زرد پڑ جاتی ہے پھر چورا چورا ہو جاتی ہے، اور آخرت میں (کافروں کیلئے) عذاب شدید اور (مومنوں
کیلئے) خدا کیطرف سے بخشش اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو متاع فریب ہے ﴿۲۰﴾ (بندو) اپنے پروردگار کی بخشش
کیطرف اور جنت کی (طرف) جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض کا سا ہے اور جو ان لوگوں کیلئے تیار کیگئی ہے جو خدا پر اور اس کے

(صفحہ ۴۳۴ کا بقیہ)
اور باہر کی جانب جدھر منافق ہوں گے جہنم اور عذاب ہوگا

موضح القرآن

لے یعنی رہنے والے آسمان اور زمین کے سب اپنا مال اسباب چھوڑ کر مرینگے سوائے خدا تم کے کوئی وارث نہوگا یہ بات سچ سمجھو اور خدا تم کی راہ میں مال خرچ کرو ۲ے یعنی فتح مکہ سے پہلے جنہوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ بڑے درجے لیگئے ۳ے قرض کے معنی یہ ہیں اس وقت خرچ کرو جہاد میں پھر تم ہی دیلیں بر لوگے ۴ے جس وقت پلصراط پر چلنا ہے سخت اندھیرا ہوگا اس وقت اپنے ایمان کی روشنی ساتھ ہوگی ۵ے یعنی کہیں گے فرشتے یا مؤمن جواب دیں گے

(صفحہ ھذا کا حاشیہ)

ف۱ حضرت رسول خدا صلعم ایک دفعہ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ کچھ لوگ ہنس رہے ہیں آپنے فرمایا کیا تم لوگوں کو خوف نہیں رہا، ساتھ ہی یہ آیت پڑھی تو ان لوگوں نے پوچھا کہ اے رسول خدا اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپنے فرمایا جتنا ہنسے ہو اتنا ہی روؤ۔

موضح القرآن

لے یعنی مرنیکے وقت تک تم دھوکے میں رہے کہ پیغمبر سچا ہے یا نہیں؟ اور اس بات سے توبہ نہ کی اور یقین نہ لائے پیغمبر پر ۲ے یعنی اتنے معجزے اور دلیلیں دیکھیں منافقوں نے
(بقیہ صفحہ ۴۳۶ پر)

پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں لیکن یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے (۲۱) کوئی
مصیبت ملک پر[۱] اور خود تم پر[۲] نہیں پڑتی مگر پیشتر اسکے[۳] کہ ہم اسکو پیدا کریں ایک کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے[۴] (اور) یہ (کام)
خدا کو آسان ہے۔ (۲۲) تاکہ جو (مطلب) تم سے فوت ہو گیا ہو اس کا غم نہ کھایا کرو اور جو تم کو اس نے دیا ہو اس پر اترایا نہ کرو[۵]
اور خدا کسی اترانے اور شیخی بگھارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ (۲۳) جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل سکھائیں
اور جو شخص روگردانی کرے تو خدا بھی بے پروا (اور) سزاوار حمد (وثنا) ہے۔ (۲۴) ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دیکر بھیجا اور ان پر
کتابیں نازل کیں اور ترازو (یعنی قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور لوہا پیدا کیا اس میں (اسلحہ جنگ کے لحاظ سے) خطر بھی
شدید ہے اور لوگوں کیلئے فائدے بھی ہیں[۶] اور اس لئے کہ جو لوگ بن دیکھے خدا اور اسکے پیغمبروں کی مدد کرتے ہیں خدا انکو معلوم کرے[۷] بیشک
خدا قوی (اور) غالب ہے۔ (۲۵) اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور انکی اولاد میں پیغمبری اور کتاب کے سلسلے کو (وقتاً فوقتاً جاری) رکھا تو بعض تو
ان میں سے ہدایت پر ہیں اور اکثر ان میں سے خارج از اطاعت ہیں[۸] (۲۶) پھر ان کے پیچھے انہی کے قدموں پر (اور) پیغمبر بھیجے[۹] اور انکے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا
اور انکو انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے انکی پیروی کی ان کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈالدی اور لذات سے کنارہ کشی تو انہوں نے خود ایک نئی
بات نکال لی تھی ہم نے انکو اس کا حکم نہیں دیا تھا[۱۰] مگر (انہوں نے اپنے خیال میں) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے (آپ ہی) ایسا کر لیا تھا
پھر جیسا اسکو نباہنا چاہئے تھا نباہ بھی نہ سکے پس جو لوگ ان میں سے ایمان لائے انکو ہم نے انکا اجر دیا اور ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں (۲۷) مومنو!
خدا سے ڈرو اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دگنا اجر عطا فرمائیگا اور تمہارے لئے روشنی کر دیگا جس میں
چلو گے اور تمکو بخش دیگا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۲۸) (یہ باتیں) اس لئے (بیان کی گئی ہیں) کہ اہل کتاب جان لیں کہ
وہ خدا کے فضل پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے اور یہ کہ فضل خدا ہی کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے (۲۹)

(صفحہ ۴۳۵ کا بقیہ) اور آپ انکے یقین لانیکا وقت نہیں آیا جو قرآن کو سچ جانیں ۱۱ یعنی جب خشک اور لائق اگانے کسی چیز کے نہیں ہوتی تب زندہ کرتا ہے اسے مینہ برسا کر تو ہزاروں طرح کا سبزہ نکلتا ہے ۱۲ یعنی دنیا کا جینا ہے جیسے مالی دغا اور دھوکے کا جو ظاہر دیکھنے میں تو اچھا ہووے اور در اصل خراب اور نکما ہووے اور پرانا ۱۳ یعنی جن کاموں سے خدا تعالیٰ مہربانی کرتا ہے ان کاموں کے کرنے میں جلدی کرو سستی نہ کرو (موضح)

موضح القرآن

۱ جیسے کال یا لوٹ یا نقصان مال کا ۲ جیسے بیماری یا مفلسی یا غم اولاد اور دوستوں کا ۳ یعنی جو مصیبت کسی طرح کی کسی پر آتی ہے تو وہ پہلے ہی روز کی لکھی ہوئی ہے اور لوح محفوظ میں ۴ یعنی بغیر تقدیر کے کچھ نہیں ہوتا ۵ یعنی اگر مال کا نقصان ہو یا کوئی عزیز یا اولاد تمہارے مرے تو غم نہ کھاؤ اور جانو کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے ہوا اور خوش نہ ہو اور شیخی نہ کرو اس چیز سے جو کچھ دیا ہے تم کو جیسے مال، دولت حسن اور زور ایسا نہ جانو کہ ہمیشہ رہے گا ۶ یعنی لوہے سے ہتھیار بنا کر دشمنوں کو مارتے ہو جیسے تلوار اور نیزہ اور خنجر اور اپنے تئیں بچاتے بھی ہو جیسے زرہ بکتر سے ۷ یعنی کون خدا کی راہ میں لڑتا ہے اور جان دیتا ہے ۸ یعنی تھوڑے مسلمان ہیں اور بہت کافر ہوگئے

(بقیہ صفحہ ۴۳۷ پر)

سورۂ مجادلہ مدنی ہے اسمیں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے پیغمبر!) جو عورت تم سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث و جدال کرتی اور خدا سے شکایت (رنج و ملال) کرتی تھی خدا نے اسکی التجا سن لی اور خدا تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا کچھ شک نہیں کہ خدا سنتا دیکھتا ہے[1] (۱) جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں (ہو جاتیں) ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے بیشک وہ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور خدا بڑا معاف کرنیوالا (اور) بخشنے والا ہے (۲) اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو (انکو) ہمبستر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا (ضرور) ہے (مومنو!) اس (حکم) سے تمکو نصیحت کیجاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے[2] (۳) جسکو غلام نہ ملے وہ مجامعت سے پہلے متواتر دو مہینے کے روزے (رکھے) جسکو اس کا بھی مقدور نہ ہو اسے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (چاہیے) یہ (حکم) اس لئے ہے کہ تم خدا اور اس کے رسول کے فرمانبردار ہو جاؤ اور یہ خدا کی حدیں ہیں اور نہ ماننے والوں کیلئے درد دینے والا عذاب ہے[3] (۴) جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ (اسی طرح) ذلیل کئے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل کئے گئے تھے اور ہم نے صاف اور صریح آیتیں نازل کر دی ہیں اور جو نہیں مانتے انکو ذلت کا عذاب ہوگا (۵) جس دن خدا ان سب کو جلا اٹھائے گا تو جو کام وہ کرتے رہے انکو جتائیگا خدا کو وہ سب (کام) یاد ہیں اور یہ انکو بھول گئے ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (۶) کیا تمکو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے خدا کو سب معلوم ہے (کسی جگہ) تین (شخصوں) کا مجمع (اور کانوں میں صلاح و مشورہ) نہیں ہوتا مگر وہ انمیں چوتھا ہوتا ہے اور نہ کہیں پانچ کا مگر وہ انمیں چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم یا زیادہ مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ کہیں ہوں پھر جو جو کام یہ کرتے رہے ہیں

(صفحہ ۴۳۶ کا بقیہ)

۵۵ یعنی حضرت نوح ؑ کے پیچھے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام کو بھیجا اور حضرت ابراہیم ؑ کے پیچھے حضرت اسمٰعیل ؑ اور حضرت اسحٰق ؑ کو بھیجا

۵۹ یعنی حضرت عیسیٰ ؑ کی امت نے بڑی مشقت اپنے اوپر قبول کی تھی جیسے اچھا کھانا پہننا اور آرام سے رہنا سب چھوڑ دیا تھا سو یہ مشقت ہم نے ان پر فرض نہ کی تھی

۶۰ یعنی جس پر خدا تعالیٰ نے فضل کیا ہے اس سے فضل خدا تم کا ذرا بھی ہٹا نہ سکیں گے۔

(صفحہ ھذا کا حاشیہ)

[1] یہ آیات خولہ بنت ثعلبہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں اس کا شوہر اوس بن صامت غصے کی حالت میں اس سے ظہار کر بیٹھا اور یوں بھی عرب میں ظہار کا رواج تھا ظہار اسکو کہتے ہیں کہ میاں اپنی بیوی سے اس طرح کے الفاظ کہہ دے کہ تو میری ماں کی جگہ ہے یا تیری پیٹھ میری ماں کی پیٹھ کی جگہ ہے اس طرح کہہ دینا جاہلیت میں طلاق سمجھا جاتا تھا، تو خولہ اس بارے میں حکم دریافت کرنے کیلئے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا کہ تو اپنے شوہر پر حرام ہو گئی اس نے کہا کہ اس نے طلاق تو نہیں دی غرض آپ تو یہ فرماتے تھے کہ تو اس کو حرام ہو چکی اور وہ یہ کہتی تھی کہ اس نے طلاق کا نام نہیں لیا اسی گفتگو کو خدا نے مجادلے سے تعبیر فرمایا ہے پھر وہ خدا سے کہتی کہ رب العٰلمین! میری بیکسی کا حال تجھکو معلوم ہے

(بقیہ صفحہ ۴۳۸ پر)

قیامت کے دن وہ (ایک ایک) انکو بتائیگا، بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے ﴿۷﴾ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو
سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا تھا پھر جس (کام) سے منع کیا گیا تھا وہی پھر کرنے لگے اور یہ تو گناہ اور ظلم اور رسول
(خدا) کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں، اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو جس (کلمے) سے خدا نے تمکو دعا نہیں دی اس سے تمہیں دعا
دیتے ہیں اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ (اگر یہ واقعی پیغمبر ہیں تو) جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا ہمیں اس کی سزا کیوں نہیں دیتا، (اے پیغمبر)
انکو دوزخ ہی کی سزا کافی ہے یہ اسی میں داخل ہونگے اور وہ بُری جگہ ہے ﴿۸﴾ مومنو! جب تم آپس میں سرگوشیاں کرنے لگو
تو گناہ اور زیادتی اور پیغمبر کی نافرمانی کی باتیں نہ کرنا، بلکہ نیکوکاری اور پرہیزگاری کی باتیں کرنا اور خدا سے جس کے
سامنے جمع کئے جاؤ گے ڈرتے رہنا ﴿۹﴾ (کافروں کی) سرگوشیاں تو شیطان (کی حرکات) سے ہیں (جو) اس لئے (کی جاتی ہیں)
کہ مومن (ان سے) غمناک ہوں مگر خدا کے حکم کے سوا ان سے انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا تو مومنوں کو چاہیئے
کہ خدا ہی پر بھروسہ رکھیں ﴿۱۰﴾ مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل بیٹھا کرو خدا تمکو کشادگی بخشیگا اور جب کہا جائے کہ اٹھ
کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جنکو علم عطا کیا گیا ہے خدا انکے درجے بلند کریگا اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے ﴿۱۱﴾
مومنو! جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہو تو بات کہنے سے پہلے (مساکین کو) کچھ خیرات دے دیا کرو یہ تمہارے لئے بہت
بہتر اور پاکیزگی کی بات ہے اور اگر خیرات تم کو میسر نہ ہو تو خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۲﴾ کیا تم اس سے کہ پیغمبر کے کان میں
کوئی بات کہنے سے پہلے خیرات دیا کرو، ڈر گئے؟ پھر جب تم نے (ایسا) نہ کیا اور خدا نے تمہیں معاف کر دیا تو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ
دیتے رہو اور خدا اور اس کے پیغمبر کی فرمانبرداری کرتے رہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے ﴿۱۳﴾ بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو
ایسوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر خدا کا غضب ہوا وہ نہ تم میں ہیں نہ ان میں، اور جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر

(صہ ۴۳۷ کا بقیہ)
میرے ننھے ننھے بچے ہیں اگر میں انکو اپنے شوہر کے حوالے کر دوں، تو اچھی طرح پرورش نہ ہونے کے سبب ضائع ہو جائینگے اور اگر اپنے پاس رکھوں تو بھوکوں مر جائینگے اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہتی کہ بار الہا! میری شکایت تجھی سے ہے، خدا نے اسکی عجز و زاری کو قبول فرمایا اور ظہار کو طلاق نہیں بلکہ ایک نامعقول بات قرار دیکر اس کا کفارہ مقرر فرما دیا

مُوضح القرآن

لے اسلام سے پہلے مرد اگر عورت کو کہتا کہ تو میری ماں ہے تو ساری عمر وہ اس پر حرام رہتی، حضرتؐ کے وقت میں ایک مسلمان کہہ بیٹھا اپنی جورو کو ماں، پھر دونوں پچھتائے، عورت آئی پیغمبر اسلام کے پاس، حضرتؐ نے فرمایا کہ اب کیونکر تم مل سکتے ہو، وہ شکوہ کرنے لگی کہ گھر ویران ہوتا ہے اولاد پریشان ہوتی ہے اس پر یہ حکم اترا، فرمایا کہ جس نے جنا نہیں وہ ماں کیونکر ہو، مگر اپنی گستاخی کا بدلہ کفارہ دے تو اس عورت کے پاس جاوے، عورت اسی کی رہی، عورت کو ماں بہن کہنے کو ظہار کہتے ہیں ۲ے یعنی اوپر اسکے پوشیدہ نہیں رہتا! (صفحہ ہذا کا حاشیہ)

ف۱ احادیث میں آیا ہے کہ یہود حضرتؐ کے پاس آتے تو بجائے السلام علیک کے السام علیک کہتے، سام موت کو کہتے ہیں تو وہ ظاہر میں تو دعا نیک دیتے اور حقیقت میں موت مراد لیتے اور بددعا دیتے آپ اسکے جواب میں

(بقیہ صہ ۴۳۹ پر)

قسمیں کھاتے ہیں (۱۴) خدا نے ان کیلئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے^ا یہ جو کچھ کرتے ہیں یقیناً برا ہے (۱۵) انہوں نے اپنی قسموں
کو ڈھال بنا لیا ہے اور لوگوں کو خدا کے رستے سے روک دیا ہے سو ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے (۱۶) خدا کے (عذاب کے) سامنے
نہ تو ان کا مال ہی کچھ کام آئے گا اور نہ اولاد ہی (کچھ فائدہ دیگی) یہ لوگ اہل دوزخ ہیں اسمیں ہمیشہ جلتے رہینگے^۲ (۱۷) جس دن
خدا ان سب کو جلا اٹھائے گا تو جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اسی طرح) خدا کے سامنے قسمیں کھائینگے اور
خیال کرینگے کہ (ایسا کرنے سے) کام لے نکلے ہیں دیکھو یہ جھوٹے (اور برسر غلط) ہیں^۳ (۱۸) شیطان نے انکو قابو میں کر لیا ہے^۴ اور خدا
کی یاد انکو بھلا دی ہے یہ (جماعت) شیطان کا لشکر ہے اور سن رکھو شیطان کا لشکر نقصان اٹھانے والا ہے (۱۹) جو لوگ خدا اور اسکے رسول
کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہونگے^۵ (۲۰) خدا کا حکم ناطق ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے بیشک خدا زور آور (اور)
زبردست ہے^۶ (۲۱) جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اسکے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے
ہوئے نہ دیکھو گے^۷ خواہ وہ انکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جنکے دلوں میں خدا نے ایمان
(پتھر پر لکیر کیطرح) تحریر کر دیا ہے اور فیض غیبی سے انکی مدد کی ہے اور وہ انکو بہشتوں میں جنکے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کریگا ہمیشہ انمیں
رہینگے خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش یہی گروہ خدا کا لشکر ہے (اور) سن رکھو کہ خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے^۹ (۲۲)

○

سورۂ حشر مدنی ہے اسمیں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے (۱) وہی تو ہے جس نے
کفار اہل کتاب کو حشر اول کیوقت انکے گھروں سے نکال دیا تمہارے خیال میں بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ لوگ یہ سمجھے ہوئے تھے
کہ انکے قلعے انکو خدا (کے عذاب) سے بچا لیں گے مگر خدا نے ان کو وہاں سے آ لیا جہاں سے انکو گمان بھی نہ تھا اور انکے

(صفحہ ۴۳۸ کا بقیہ) صرف وعلیکم فرماتے جس کا مطلب یہ ہوتا کہ موت تم ہی پر واقع ہو وہ لوگ اپنے دلمیں کہتے کہ اگر محمد سچے پیغمبر ہوتے تو ہمارے اس کلمے کہنے پر ضرور ہمپر عذاب نازل ہوتا بعض نے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ اگر یہ نبی ہوتے تو ان کی بد دعا ہمارے حق میں ضرور قبول ہوتی اور ہمپر موت واقع ہو کر رہتی ان باتوں کے جواب میں خدا نے فرمایا کہ ان لوگوں کو دوزخ کا عذاب ہی کافی ہے

موضح القرآن

^۱ مجلس میں دو شخص کان میں بات کریں تو دیکھنے والے کو غم ہو کہ مجھ سے کیا حرکت ہوئی جو یہ چھپ کر کہتے ہیں ^۲ یہ آداب ہیں مجلس کے کہ کوئی آوے اور جگہ نہ پاوے تو چاہیئے کہ سب تھوڑے تھوڑے ہٹیں تاکہ مکان حلقہ کا کشادہ ہو جاوے یا اٹھ کر پرے حلقہ کر لیں اتنی حرکت کرنے میں غرور نہ کریں خوئے نیک پر اللہ مہربان ہے اور بدخو سے اللہ بیزار ہے ^۳ منافق بے فائدہ باتیں حضرت سے کان میں کرتے کہ لوگوں پر اپنی بڑائی جتائیں حضرت خلق کے سبب منع نہ کرتے اس پر یہ حکم اترا جب بخل کے مارے منافقوں نے وہ عادت چھوڑی تو یہ حکم موقوف ہوا (صفحہ ہذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

^۱ عذاب سخت یعنی دنیا میں خواری اور رسوائی اور آخرت میں آگ دوزخ کی (بقیہ صفحہ ۴۴۰ پر)

دلوں میں دہشت ڈال دی کہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے، تو اے (بصیرت کی) آنکھیں رکھنے والو
عبرت پکڑو ۲ اور اگر خدا نے ان کے بارے میں جلا وطن کرنا نہ لکھ رکھا ہوتا تو ان کو دنیا میں بھی عذاب دے دیتا اور آخرت میں تو
ان کیلئے آگ کا عذاب (تیار) ہے ۳ یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص خدا کی مخالفت کرے تو
خدا سخت عذاب دینے والا ہے ۴ (مومنو) کھجور کے جو درخت تم نے کاٹ ڈالے یا انکو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا سو خدا کے حکم سے تھا اور
مقصود یہ تھا کہ وہ نافرمانوں کو رسوا کرے ۵ اور جو (مال) خدا نے اپنے پیغمبر کو ان لوگوں سے بغیر لڑائی بھڑائی کے دلوایا ہے اسمیں
تمہارا کچھ حق نہیں کیونکہ اس کے لئے نہ تم نے گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ لیکن خدا اپنے پیغمبروں کو جن پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا
ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے ۶ جو مال خدا نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے وہ خدا کے اور پیغمبر کے اور (پیغمبر کے)
قرابت والوں کے اور یتیموں کے اور حاجتمندوں کے اور مسافروں کیلئے ہے تاکہ جو لوگ تم میں دولتمند ہیں انہی کے ہاتھوں میں
نہ پھرتا رہے سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا
سخت عذاب دینے والا ہے ۷ (اور) ان مفلسان تارک الوطن کیلئے بھی جو اپنے گھروں اور مالوں سے خارج (اور جدا) کر دیئے
گئے ہیں (اور) خدا کے فضل اور اسکی خوشنودی کے طلبگار اور خدا اور اس کے پیغمبر کے مددگار ہیں یہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں ۸
اور (ان لوگوں کیلئے بھی) جو مہاجرین سے پہلے (ہجرت کے) گھر (یعنی مدینے) میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے (اور)
جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ انکو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش (اور خلش)
نہیں پاتے اور انکو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ انکو خود احتیاج ہی ہو اور جو شخص حرص نفس سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے
ہیں ۹ اور (ان کیلئے بھی) جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو

(صفحہ ۴۳۹ کا بقیہ)
مومنافق بھی ساتھ ہمیشہ رہنے کے دوزخ میں کافر کا حکم رکھتے ہیں بلکہ انکو عذاب اُن سے بھی زیادہ سخت ہوویگا ۲ یعنی جھوٹ ان کا اس مرتبہ پر پہنچا کہ ساتھ جاننے والے پوشیدہ اور آشکارا کے بھی جھوٹ بولتے ہیں ۳ یعنی رغبت دی انکو طرف گناہ کی ۴ یعنی دنیا میں بیچ خواری قتل کے گرفتار اور بیچ آخرت کے سیاہ روئی سے ۵ اعتبار ہیں ۶ یعنی اوپر فتح دینے انبیا کے غالب ہے ۷ یعنی مسلمان کافروں اور منافقوں کو دوست نہ رکھیں ۸ یعنی ثابت کیا ہے اُن کے دلونکو کے بیچ ایمان کو اور قوت دی ہے ان کو ساتھ رحمت کے یا نصرت کے نزدیک اپنے سے ۹ امام ثعلبی نے جرجانی سے نقل کیا ہے اور جرجانی نے نقل بزرگوں سے سنا کہ حضرت داؤدؑ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ لشکر تیرا کون آدمی ہیں، خطاب ہوا کہ جس کسی کی آنکھ محارم سے بند ہووے اور ہاتھ اس کا ایذا خلق سے اور مال حرام کے سے کوتاہ ہووے، اور دل اپنا ماسوی اللہ کے سے پاکیزہ رکھے یعنی شریک اللہ کا نہ کرے وہ آدمی لشکر میرے سے ہے۔ (صفحہ ھذا کا حاشیہ)
۱ ان آیات میں بنی نضیر کے غزوے کا بیان ہے، یہ لوگ یہودی تھے جو مدینے سے چار پانچ کوس کے فاصلے پر رہتے تھے اور حضرتؐ کے خلاف مشرکوں کی مدد کیا کرتے تھے، بہت سا ساز و سامان اور قلعے اور زمینیں اور کھجوروں کے باغ
(بقیہ صفحہ ۴۴۱ پر)

ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کیطرف سے ہمارے دلوں میں کینہ (و حسد) نہ پیدا ہونے دے' اے ہمارے پروردگار
تو بڑا شفقت کرنیوالا مہربان ہے ؏ (۱۰) کیا تمنے ان منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر بھائیوں سے جو اہل کتاب ہیں کہا کرتے ہیں کہ
اگر تم جلاوطن کئے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل چلیں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کا کہا نہ مانیں گے' اور اگر تم سے جنگ ہوئی
تو تمہاری مدد کریں گے' مگر خدا ظاہر کئے دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں ؏ (۱۱) اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے
جنگ ہوئی تو انکی مدد نہیں کرینگے اور اگر مدد کریں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائینگے پھر انکو (کہیں سے بھی) مدد نہ ملے گی ؏ (۱۲) (مسلمانو!)
تمہاری ہیبت ان لوگوں کے دلوں میں خدا سے بھی بڑھ کر ہے ؏ یہ اس لئے کہ یہ سمجھ نہیں رکھتے ؏ (۱۳) یہ سب جمع ہو کر بھی تم سے
(بالمواجہہ) نہیں لڑ سکیں گے مگر بستیوں کے قلعوں میں (پناہ لیکر) یا دیواروں کی اوٹ میں (مستور ہو کر) ان کا آپس میں
بڑا رعب ہے' تم شاید خیال کرتے ہو کہ یہ اکٹھے (اور ایک جان) ہیں مگر انکے دل پھٹے ہوئے ہیں یہ اس لئے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں (۱۴)
ان کا حال ان لوگوں کا سا ہے جو ان سے کچھ ہی پیشتر اپنے کاموں کی سزا کا مزہ چکھ چکے ہیں' اور (ابھی) ان کیلئے دکھ دینے والا
عذاب (تیار) ہے ؏ (۱۵) (منافقوں کی) مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا' جب وہ کافر ہو گیا تو
کہنے لگا کہ مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں' مجھکو تو خدائے رب العٰلمین سے ڈر لگتا ہے ؏ (۱۶) تو دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں
(داخل ہوئے) ہمیشہ اسمیں رہیں گے' اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے ؏ (۱۷) اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا
چاہئے کہ اس نے کل (یعنے فردائے قیامت) کیلئے کیا (سامان) بھیجا ہے اور (ہم پھر کہتے ہیں کہ) خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا تمہارے سب
اعمال سے خبردار ہے ؏ (۱۸) اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے انہیں ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے'
یہ بدکردار لوگ ہیں ؏ (۱۹) اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں' اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنیوالے ہیں (۲۰) اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل

(صفحہ ۴۴۰ کا بقیہ) رکھتے تھے اور ان چیزوں پر ان کو بہت گھمنڈ تھا' مگر جب آپ نے انکی عہدشکنی کے سبب انکا محاصرہ کیا تو تو ان سے اس کے سوا کچھ نہ بن پڑا کہ وطن چھوڑ جائیں' چنانچہ اسی بات پر صلح قرار پائی اور وہ شام کی طرف جلاوطن کر دیئے گئے' حشر اول سے مراد یہی جلائے وطن ہے' کہتے ہیں کہ اس صلح میں یہ بات بھی ٹھیری تھی کہ جن چیزوں کو وہ اونٹوں پر لاد کر اپنے ساتھ لیجا سکیں انکو لیجائیں' تو وہ مکانات کی لکڑیوں اور ستونوں وغیرہ کو جنکو خوبصورت سمجھتے تھے گھروں سے اکھیڑنے لگے' یوں وہ اپنے گھروں کو خراب کرتے تھے' باقی جو کچھ رہجاتا تھا اس کو اس لئے خراب کرتے تھے کہ مسلمان اسمیں بس نہ سکیں۔ ؏ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب بنی نضیر اپنے مکانات سے نکال دیئے گئے اور ان کی کھجوروں کے کاٹ ڈالنے کا حکم ہوا تو مسلمانوں نے کچھ کھجوریں تو کاٹ دیں اور کچھ رہنے دیں' مگر انکو اس بارے میں شبہہ ہوا کہ آیا انکو کاٹنے پر ثواب ہوگا اور نہ کاٹنے پر گناہ' تو انہوں نے یہ امر جناب رسول خدا صلعم سے دریافت کرنے کا ارادہ کیا اس پر خدا نے فرمایا کہ کھجوروں کے کاٹنے نہ کاٹنے سے مقصود یہ ہے کہ مسلمان انپر غلبہ پانے سے خوش ہوں اور نافرمان لوگوں کو یہ دیکھ کر کہ انکے مالوں میں مسلمان اپنے مرضی کیمطابق تصرف کر رہے ہیں رنج اور ذلت ہو۔

(بقیہ صفحہ ۴۴۲ پر)

کرتے تو تم دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے اور یہ باتیں ہم لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں (۲۱) وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی
معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے وہ بڑا مہربان بانہایت رحم والا ہے (۲۲) وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں،
بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سالم امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا خدا ان لوگوں کے
شریک مقرر کرنے سے پاک ہے (۲۳) وہی خدا (تمام مخلوقات کا) خالق ایجاد و اختراع کرنے والا صورتیں بنانے والا اس کے سب اچھے
سے اچھے نام ہیں جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے (۲۴)

سورۃ ممتحنہ مکی ہے اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کیلئے (مکے سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ تم تو
انکو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں اور اس باعث سے کہ تم اپنے پروردگار خدا تعالیٰ پر
ایمان لائے ہو پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں، تم انکی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور جو کچھ تم مخفی طور
پر اور جو علی الاعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے اور جو کوئی تم میں سے ایسا کریگا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا ہے (۱) اگر یہ کافر تم پر
قدرت پالیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کیلئے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں (بھی) اور چاہتے ہیں کہ تم کسی
طرح کافر ہو جاؤ (۲) قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناتے کام آئیں گے اور نہ اولاد اس روز وہی تم میں فیصلہ کریگا اور جو کچھ تم
کرتے ہو خدا اسکو دیکھتا ہے (۳) تمہیں ابراہیمؑ اور ان کے رفقا کی نیک چال (چلنی ضرور) ہے جب انہوں نے اپنی قوم کے
لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے
کبھی) قائل نہیں (ہو سکتے) اور جبتک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی:

(صفحہ ۴۴۱ سے آگے صفحہ ۴۴۲ کا بقیہ)
موضح القرآن
لہ یعنی مکہ سے ٭ لہ یعنی ہجرت واسطے فائدہ دنیا کے اختیار نہیں کرتے بلکہ مراد اس ہجرت سے ثواب آخرت کا ہوا (صفحہ ۴۴۱ کا حاشیہ) ف لفظوں کا ترجمہ تو یہ ہے کہ ایسی بستیوں میں جنہیں قلعے بنے ہوئے ہیں مگر چونکہ مراد یہ ہے کہ ان قلعوں میں جو بستیاں ہیں اس لئے ترجمے میں یہ الفاظ اختیار کئے گئے ہیں کہ بستیوں کے قلعوں میں ۔
موضح القرآن
لہ پہلی آیت سے مہاجر مراد ہیں اور اس آیت سے انصار جو اس گھر میں رہتے ہیں پہلے سے یعنی مدینہ میں، اور مہاجرین کی خدمت کرتے ہیں اپنی حاجت بند رکھ کر اور اگر ان مہاجرین کو کچھ ملے تو حسد نہیں کرتے بلکہ خوش ہوتے ہیں لہ یہ آیت سب مسلمانوں کو مخاطب ہے جو اگلوں کا حق پہچانیں اور انہی کا حق مانیں اور انہی کے پیچھے چلیں اور ان سے بیر نہ رکھیں لہ یہ منافق ان کافروں کو چھپے چھپے پیغام دیتے تھے آخر وہ نکالے گئے ان سے کچھ نہ ہوا لہ یعنی جب مدد گار بھاگیں گے کیونکر فتح پائیں ٭ یعنی منافق تم سے بہت ڈرتے ہیں ۔ لہ وگرنہ چاہیے تھا کہ اس سے ڈرتے: ٭ یعنی نزدیک ہی لڑائی بدر کے دن سزا پا چکے ہیں وہی حال انکا بھی ہوگا، شیطان آخرت میں یہ کہے گا اور بدر کے دن بھی ایک کافر کی صورت میں لوگوں کو لڑواتا تھا جب فرشتے (صفحہ ۴۴۳ پر)

ہاں ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے یہ (ضرور) کہا کہ میں آپ کے لئے مغفرت مانگوں گا اور میں خدا کے سامنے آپکے بارے میں کسی چیز کا
کچھ اختیار نہیں رکھتا اے ہمارے پروردگار! تجھ ہی پر ہمارا بھروسا ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور
میں (ہمیں) لوٹ جانا ہے ④ اے ہمارے پروردگار ہمکو کافروں کے ہاتھ سے عذاب نہ دلانا اور اے پروردگار ہمارے ہمیں معاف فرما
بیشک تو غالب حکمت والا ہے ⑤ تم (مسلمانوں) کو یعنی جو کوئی خدا (کے سامنے جانے) اور روزِ آخرت (کے آنے) کی
امید رکھتا ہو اسے ان لوگوں کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے اور جو روگردانی کرے تو خدا بھی بے پروا اور سزاوار حمد (وثنا)
ہے ⑥ عجب نہیں کہ خدا تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو دوستی پیدا کر دے اور خدا قادر ہے اور خدا
بخشنے والا مہربان ہے ⑦ جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا
ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا خدا تو انصاف کرنیوالوں کو دوست
رکھتا ہے ⑧ خدا انہی لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے
گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں ⑨ مومنو! جب
تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں تو انکی آزمائش کر لو (اور) خدا تو ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے
سو اگر تم کو معلوم ہو کہ مومن ہیں تو انکو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو کہ نہ یہ انکو حلال ہیں اور نہ وہ انکو جائز اور جو کچھ انہوں نے
(ان پر) خرچ کیا ہو وہ انکو دے دو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو مہر دے کر ان سے نکاح کر لو اور کافر عورتوں کی ناموس کو قبضے
میں نہ رکھو (یعنی کفار کو واپس دیدو) اور جو کچھ تم نے ان پر خرچ کیا ہو تم ان سے طلب کر لو اور جو کچھ انہوں نے (اپنی عورتوں پر) خرچ
کیا ہو وہ تم سے طلب کر لیں یہ خدا کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کئے دیتا ہے اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے ⑩ اور اگر تمہاری

(صفحہ ۴۴۱ کا بقیہ) نکل آئے تو بھاگا سورۂ انفال میں یہ بیان ہو چکا ہے یہ کہاوت ہے منافقوں کی ۹ یعنی یہود اور منافق اور اہلِ شرک ۔

(صفحہ ۴۴۲ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ مراد یہ ہے کہ وقت گناہ کے انہوں نے اللہ کو فراموش کیا تو اللہ نے بھی اوپر ان کے فراموشی کی ۲ یعنی کافروں کے دل بڑے سخت ہیں کہ یہ کلام سن کر ایمان نہیں لاتے اگر پہاڑ سمجھے تو وہ بھی دب جائے ۳ یعنی کوئی چیز اس کے علم سے چھپی ہوئی نہیں ہے ۴ یعنی غالب ہے حکم میں ۵ عین المعانی میں ہے کہ حضرت پیغمبر صلعم نے جبرئیلؑ سے اسم اعظم پوچھا جواب دیا کہ آخر سورۂ حشر کا دوسری بار پوچھا وہی جواب سنا۔ واللہ اعلم بالصواب ۶ آٹھویں برس ہجرت سے حضرت محمد صلعم نے مدینہ سے مکہ کیطرف چلنے کا ارادہ کیا پوشیدہ تاکہ مکہ کے لوگوں کو خبر نہ ہو حاطب ابن ابی بلتعہؓ نے جو صحابی تھے خط میں وہ احوال لکھ کر مکہ کے لوگوں کو بھیجا حضرت جبرئیلؑ نے آکر اس خط کی خبر حضرت کو دی حضرت صلعم نے حضرت مرتضیٰ علیؓ اور حضرت زبیرؓ اور مقدادؓ کو فرمایا اور پتہ بتایا کہ تم جاؤ اور فلاں مکان میں تمہیں قاصد ملے گا اسکے پاس خط ہے اسے پکڑ لاؤ وہ تینوں صاحب گئے اور موافق آپکے فرمانے کے اسی مکان میں سے قاصد کو خط سمیت لاکر

(بقیہ صفحہ ۴۴۴ پر)

عورتوں میں سے کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے اور اس کا مہر وصول نہوا ہو پھر تم ان سی جنگ کرو (اور
اسسی تمکو غنیمت ہاتھ لگی) تو جنکی عورتیں چلی گئی ہیں انکو (اس مال میں سے) اتنا دیدو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور خدا سے جس پر تم ایمان لائے
ہو ڈرو ⑪ اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ خدا کے ساتھ نہ تو شرک کرینگی نہ چوری کرینگی نہ بدکاری کرینگی نہ اپنی اولاد
کو قتل کرینگی نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھ لائینگی اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کرینگی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کیلئے خدا سے بخشش مانگو
بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے ⑫ مومنو! ان لوگوں سے جن پر خدا غصے ہوا ہے دوستی نکرو (کیونکہ) جسطرح کافروں کو مُردوں (کے جی اٹھنے) کی امید نہیں اسیطرح ان لوگوں کو بھی آخرت (کے آنے) کی امید نہیں ⑬

○

سورۂ صف مدنی ہے اسمیں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، سب خدا کی تنزیہ کرتی ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے ① مومنو
تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے ② خدا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں ③
جو لوگ خدا کی راہ میں (ایسے طور پر) پرے جما کر لڑتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں، وہ بیشک
محبوب کردگار ہیں ④ اور وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم!
تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں، تو
جب ان لوگوں نے کجروی کی خدا نے بھی ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور خدا نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا ⑤
اور (وہ) وقت بھی یاد کرو جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا
ہوں (اور) جو (کتاب) مجھ سے پہلے آچکی ہے (یعنی) تورات اسکی تصدیق کرتا ہوں، اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئینگے جن کا نام احمد ہوگا انکی
بشارت سناتا ہوں (پھر) جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی نشانیاں لیکر آئے تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے ⑥

(صفحہ ۴۴۴ کا بقیہ صفحہ ۴۴۳ سے آگے)
حاضر کیا حضرت صلعم نے حاطب رض کو بلا کر فرمایا کہ یہ خط تونے کیوں لکھا؟ انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ میں مومن ہوں منافق نہیں اور دین اسلام سے نہیں پھرا لیکن میرا قبیلہ اور بچے مکہ میں ہیں اور ان کا کوئی حمایتی نہیں میں نے یہ خط اس واسطے لکھا کہ میرا حق ان پر ثابت ہو تو میرے عیال و اطفال کو دکھ نہ دیں، حضرت صلعم نے یاروں سے کہا کہ حاطب رض سچ کہتے ہیں حضرت عمر رض نے کہا کہ رسول اللہ! مجھے فرماؤ تو اسے قتل کر دوں، یہ منافق ہے، حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے عمر رض! جانے دو، یہ بدری ہیں اور خدا تعالیٰ نے ان سب کو جو اس لڑائی میں رفیق تھے خوشخبری جنت کی دی ہے ۷ یعنی دشمنوں سے دوستی کریگا ۸ یعنی مکہ کے لوگ ۹ یعنی باپ بیٹا یا دو بھائی ایک مسلمان اور ایک کافر ہوگا تو مسلمان بہشت میں اور کافر دوزخ میں جائیگا ۱۰ یعنی ان سب خداؤں کو چھوڑ کر اس خدا تعالیٰ پر ایمان لاؤ جو یگانہ ہے اور اس کا شریک کوئی نہیں تب ہم تمہارے دوست ہونگے ایسا ہی چاہیئے کہ مسلمان بھی یہ بات کہیں اپنے کنبہ کافر سے ۔

(صفحہ ۴۴۴ حاشیہ)

موضح القرآن

۱ یعنی کافروں کو ہم پر غلبہ مت دے ۲ یعنی تیرا جو کام ہے خالی بھلائی سے نہیں ہے ۳ یعنی جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن بدلہ نیکیوں کا دیویگا وہ لوگ

(بقیہ صفحہ ۴۴۵ پر)

اور اس سے ظالم کون ہے جو بلایا تو جائے اسلام کیطرف اور وہ خدا پر جھوٹ بہتان باندھے[ل] اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں
دیا کرتا (۷) یہ چاہتے ہیں کہ خدا (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں[ل] حالانکہ خدا اپنی روشنی کو پورا کر کے رہیگا
خواہ کافر ناخوش ہی ہوں[ے] (۸) وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ اسے اور سب دینوں پر غالب
کرے خواہ مشرکوں کو برا ہی لگے (۹) مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے (۱۰) (وہ یہ کہ) خدا پر اور
اس کے رسول پر ایمان لاؤ[مع] اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے[ھ] (۱۱) وہ تمہارے گناہ بخش
دیگا اور تم کو باغہائے جنت میں جن میں نہریں بہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار)
ہیں داخل کریگا[ش] یہ بڑی کامیابی ہے (۱۲) اور ایک اور چیز جسکو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) خدا کی طرف سے مدد (نصیب ہوگی)
اور فتح (عن) قریب (ہوگی)[لله] اور مومنوں کو (اسکی) خوشخبری سنا دو (۱۳) مومنو! خدا کے مددگار بن جاؤ جیسے عیسیٰ ابن مریم
نے حواریوں سے کہا کہ (بھلا) کون ہیں جو خدا کیطرف (بلانے میں) میرے مددگار ہوں؟ حواریوں نے کہا کہ ہم خدا کے مددگار ہیں تو
بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ کافر رہا آخر الامر ہم نے ایمان لانیوالوں کو ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد دی اور وہ غالب ہو گئے[له] (۱۴)

سورۂ جمعہ مدنی ہے اسمیں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی
پاک ذات زبردست حکمت والا ہے (۱) وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمدؐ کو) پیغمبر بنا کر بھیجا[ھ]
جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے[ی] اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں
اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے (۲) اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (انکو بھیجا ہے) جو ابھی

صفحہ ۴۴۴ کا بقیہ صفحہ ۴۴۴ سے آگے
حضرت ابراہیمؑ کی رسم پر رہینگے
لے یعنی خدا تم کو کسی کی کچھ پروا
نہیں ہے وہ اپنے رسول کی مدد کرے
ہی گا اور غلبہ دیوے گا ۵ے یہ آیت
اشارہ ہے اس بات کیطرف کہ
ابوسفیان اور سہیل بن عمرو اور حکیم
بن حزام اور ایسے ہی کتنے سردار مکے
کے جو بڑے دشمن تھے مسلمانوں
کے، وہ ایمان لائے اور آپس میں
دوستی ہوئی لے یعنی جنہوں نے نہیں
ستایا تم کو ان سے نیکی کرو خدا تم کو یہ
بات اچھی لگتی ہے ے یعنی جو
لوگ کہ لڑے دین کے واسطے اور
تمہیں وطن سے نکالا خدا تم کو
ان سے دوستی کرنے کو منع کرتا ہے
۵ کہتے ہیں کہ جب حدیبیہ میں صلح
ہوئی تو اسکی شرطوں میں سے ایک
یہ بھی تھی کہ جو مسلمان ہو کر مدینہ
کیطرف مسلمانوں میں آ ملے حضرت
محمد صلعم اسے پھر مکہ بھجوادیں اور جو
کوئی مدینہ سے مکہ کو جاوے تو قریش
اسے پھیر نہ دیویں، اتفاقاً ابھی حضرت
محمد صلعم نے حدیبیہ سے کوچ نہیں
کیا تھا کہ کئی مسلمان مکے سے بھاگ
آئے انمیں ایک عورت بھی آئی
اس عورت کا خاوند کافر بھی آیا
اور اس نے کہا کہ یہ شرط ہے کہ جو
کوئی مسلمان ہو کر تمہارے پاس
آوے اسے پھیر دو اتنے میں حضرت
جبرائیل آئے اور کہا کہ اے محمدؐ!
اس کافر کو جواب دو کہ شرط
مردوں کی ہے عورتوں کی نہیں
عورتوں کو ہم نہ پھیرینگے
۵ یعنی دنیا کی کسی بات پر کسی سے
(بقیہ صفحہ ۴۴۶ پر)

ان (مسلمانوں) سے نہیں ملے [1] اور وہ غالب حکمت والا ہے (۳) یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور خدا بڑے

فضل کا مالک ہے (۴) جن لوگوں (کے سر) پر تورات لدوائی گئی پھر انہوں نے اُس (کے بار تعمیل) کو نہ اٹھایا [2] انکی مثال گدھے کی

سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں' جو لوگ خدا کی آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں انکی مثال بری ہے اور خدا ظالم

لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۵) کہدو کہ اے یہود! اگر تم کو یہ دعویٰ ہو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو اور لوگ نہیں تو اگر تم

سچے ہو تو (ذرا) موت کی آرزو تو کرو [3] (۶) اور یہ ان (اعمال) کے سبب جو کر چکے ہیں ہرگز اسکی آرزو نہیں کرینگے [4] اور خدا

ظالموں سے خوب واقف ہے (۷) کہدو کہ موت جس سے تم گریز کرتے ہو [5] تو تمہارے سامنے آکر رہے گی' پھر تم پوشیدہ اور ظاہر

کے جاننے والے (خدا) کیطرف لوٹائے جاؤ گے' پھر جو جو کچھ تم کرتے رہے ہو [6] سب تمہیں بتائیگا (۸) مومنو! جب جمعہ کے

دن نماز کیلئے اذان دیجائے تو خدا کی یاد (یعنی نماز) کیلئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کردو [7]' اگر سمجھو تو یہ

تمہارے حق میں بہتر ہے (۹) پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو [8] اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت بہت یاد

کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ (۱۰) اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں' اور تمہیں

(کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں' کہدو کہ جو چیز خدا کے ہاں ہے وہ تماشہ اور سودے سے کہیں بہتر ہے

اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے [9] (۱۱)

سورۂ منافقون مدنی ہے اسمیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

(اے محمد) جب منافق لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو (ازراہ نفاق) کہتے ہیں کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ بے شک خدا کے پیغمبر ہیں اور خدا جانتا ہے کہ

درحقیقت تم اسکے پیغمبر ہو' لیکن خدا ظاہر کئے دیتا ہے کہ منافق (دل سے اعتقاد نہ رکھنے کے لحاظ سے) جھوٹے ہیں [1] (۱) انہوں نے اپنی

(صفحہ ۴۴۳ کا بقیہ ۴۴۴ پر آگے) لڑ کر نہ آئی ہو صرف واسطے دین کے آئی ہوں [1] جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں نے اپنی کافر عورتوں کو مہر دیکر طلاق دے دی اور مسلمان عورتوں سے نکاح کیا اور جو عورتیں مسلمان ہوئی تھیں' کافروں نے ان کا مہر دیا تب اگلی آیت آئی

(صفحہ ۴۴۴ کا حاشیہ)

[1] یعنی جو بچہ ان کا نہ ہو اسکو اپنے خاوندوں سے منسوب و لاحق نہ کرینگی

موضح القرآن

[1] کہتے ہیں کہ چند مسلمانوں کی عورتیں مرتد ہو کر کافروں میں گئی تھیں حضرت صلعم نے مال غنیمت سے ان چھٹوں مسلمانوں کو ان کی عورتوں کا مہر دیا [2] یہ حکم مہر دینے کا حدیبیہ کی صلح تک تھا' جب وہ شرطیں صلح کی موقوف ہوئیں تو یہ حکم مہر دینے کا بھی موقوف ہوا [3] یعنی جو لوگ کافر ہیں وہ ناامید ہیں آخرت کے ثواب سے' ایسے ہی یہ یہودی جو منکر نبوت کے ہیں انکو بھی ہرگز آخرت میں ذرہ ثواب نہ ملیگا' یہ جتنے ناامید ہیں ان سے دوستی مت کرو [4] نقل ہے کہ اصحاب نے کہا کہ ہم کون سا عمل کریں کہ دوزخ سے رہائی ہو اور جنت ہاتھ آوے تو اس پر یہ سورہ آئی [5] یہ کنایہ ہے انکی ثابت قدمی سے بیچ معرکہ حرب کے [6] یعنی بنی اسرائیل [7] یعنی شبہ نہیں رہا پھر بھی میری بات نہیں سنتے ۔

(صفحہ ۴۴۵ کا حاشیہ)

[1] یہی مضمون اس قطعے میں ادا کیا گیا ہے (صفحہ ۴۴۷ پر دیکھئے)

قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور ان کے ذریعے سے (لوگوں کو) راہ خدا سے روک رہے ہیں، کچھ شک نہیں کہ جو کام یہ کرتے ہیں برے ہیں ۲
یہ اس لئے کہ یہ (پہلے تو) ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی سو اب یہ سمجھتے ہی نہیں ۳ اور جب
تم ان (کے تناسب اعضا) کو دیکھتے ہو تو ان کے جسم تمہیں (کیا ہی) اچھے معلوم ہوتے ہیں، اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو تم انکی
تقریر کو توجہ سے سنتے ہو (مگر فہم و ادراک سے خالی) گویا لکڑیاں ہیں جو دیوار سے لگائی گئی ہیں (بزدل ایسے کہ) ہر زور کی آواز
کو سمجھیں (کہ) ان پر (بلا آئی) یہ (تمہارے) دشمن ہیں ان سے بےخوف نہ رہنا خدا انکو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں ۴ اور جب
ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول خدا تمہارے لئے مغفرت مانگیں تو سر ہلا دیتے ہیں اور تم انکو دیکھو کہ تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ۵
تم ان کیلئے مغفرت مانگو یا نہ مانگو ان کے حق میں برابر ہے خدا انکو ہرگز نہ بخشے گا بیشک خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت
نہیں دیا کرتا ۶ یہی ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول خدا کے پاس (رہتے) ہیں ان پر (کچھ) خرچ نہ کرو یہاں تک کہ یہ (خود بخود)
بھاگ جائیں، حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے خدا ہی کے ہیں، لیکن منافق نہیں سمجھتے ۷ کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینے
پہنچے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال باہر کرینگے، حالانکہ عزت خدا کی ہے اور اسکے رسول کی اور مومنوں کی
لیکن منافق نہیں جانتے ۸ مومنو! تمہارا مال اور اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کر دے، اور جو
ایسا کرے گا، تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں ۹ اور جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے
اس (وقت) سے پیشتر خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کی موت آ جائے تو (اس وقت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار!
تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہ دی؟ تاکہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا ۱۰
اور جب کسی کی موت آ جاتی ہے تو خدا اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا، اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے ۱۱

(صفحہ ۴۴۵ کا بقیہ) ...
شعلۂ شمع خدائی بھی کہیں بجھتا ہے
رہ گئے اپنا سا منہ لیکے بجھانے والے
نقش اسلام نہ اعدا کے مٹانے سے مٹا
مٹ گئے آپ ہی جتنے تھے مٹانے والے

موضح القرآن

ف۱ یعنی اس کے پیغمبر کو جھوٹ ماننے اور اسکی آیتوں کو سحر جاننے ف۲ سبب اس آیا ہے کتنے دن وحی طرف پیغمبر کے نہ آئی تھی کعب بن اشرف نے یہود کو کہا کہ خوشخبری ہو تم کو کہ اللہ نے محمدؐ کو فراموش کیا اور کام اس کا انجام کو نہیں پہنچے گا یہ بات سرکار رسالت میں پہنچی اور غبار آزردگی کا اوپر دل مبارک کے بیٹھا اس پر جبرئیلؑ یہ آیت لائے ف۳ مراد ایمان لانے سے یہ ہے کہ ثابت رہو دین پر ف۴ یعنی ایمان اور جہاد بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم کر جانو تجارت کے معنی ف۵ یعنی آخرت میں ف۶ یعنی بیچ دنیا کے ف۷ حضرت عیسیٰؑ کے بعد ان کے یاروں نے بڑی محنتیں کی ہیں تب ان کا دین نشر ہوا ہمارے حضرتؐ کے پیچھے بھی خلیفوں نے اس سے زیادہ کیا ف۸ یعنی اکثر مکے کے لوگ بغیر پڑھے ہوتے تھے انہیں پیدا کیا محمد معلم کو ف۹ یعنی کفر اور شرک کی نجاست سے

(صفحہ ۴۴۶ کا حاشیہ)

ف۱ جناب سرور کائناتؐ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں شام کا قافلہ غلہ لیکر آیا ان دنوں مدینے میں گرانی تھی اور لوگوں کو غلہ کی

(بقیہ صفحہ ۴۴۸ پر)

سورۃ التغابن مدنی ہے اسمیں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے اسی کی سچی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف،
(نامتناہی) ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ① وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر کوئی تم میں کافر ہے اور کوئی مومن
اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسکو دیکھتا ہے ② اسی نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا، اور اسی نے تمہاری صورتیں
بنائیں، اور صورتیں بھی پاکیزہ بنائیں اور اسی کیطرف (تمہیں) لوٹ کر جانا ہے ③ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے
اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کھلم کھلا کرتے ہو اس سے بھی آگاہ ہے، اور خدا دل کے بھیدوں سے واقف ہے ④ کیا تم کو ان
لوگوں کے حال کی خبر نہیں پہنچی جو پہلے کافر ہوئے تھے تو انہوں نے اپنے کاموں کی سزا کا مزہ چکھ لیا، اور (ابھی) دکھ
دینے والا عذاب (اور) ہونا ہے ⑤ یہ اس لئے کہ ان کے پاس پیغمبر کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آتے تو یہ کہتے کہ کیا آدمی
ہمارے ہادی بنتے ہیں؟ تو انہوں نے (انکو) نہ مانا اور منہ پھیر لیا اور خدا نے بھی بے پروائی کی اور خدا بے پروا (اور) سزاوار
حمد (وثنا) ہے ⑥ جو لوگ کافر ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ وہ (دوبارہ) ہرگز نہیں اٹھائے جائینگے کہدو کہ ہاں ہاں میرے پروردگار
کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر جو جو کام تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں بتائے جائینگے اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے ⑦ تو خدا پر
اور اس کے رسول پر اور نور (قرآن) پر جو ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ، اور خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے ⑧
جس دن وہ تم کو اکٹھا ہونے (یعنی قیامت) کے دن اکٹھا کریگا وہ نقصان اٹھانے کا دن ہے، اور جو شخص خدا پر ایمان
لائے اور نیک عمل کرے وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور باغہائے بہشت میں جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل
کریگا ہمیشہ انمیں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے ⑨ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں ہمیشہ

(صفحہ ٤٤٦ کا بقیہ ۱۱ سے آگے) حاجت تھی سامعین خطبہ کے کانوں میں جو نقارے کی آواز آئی تو آنحضرت صلعم کو خطبے میں کھڑا چھوڑ کر سب اسکے دیکھنے کو چلے گئے مسجد میں صرف بارہ مرد اور سات عورتیں رہ گئیں، تب یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ف ۲ یعنی جو لوگ دل سے تمہاری رسالت کے قائل نہیں اور تمہارے روبرو صرف زبان سے اقرار کرتے ہیں، باطن کچھ رکھتے ہیں اور ظاہر کچھ اس لئے جھوٹے ہیں اور اُن کے کہنے کا اعتبار نہیں ؛

موضح القرآن

ا مراد وہ مسلمان ہیں جنہوں نے حضرت صلعم کو نہیں دیکھا اور ایمان لاتے ہیں اور قیامت تک سب مسلمان اسمیں داخل ہیں اور شامل ہیں ۲ یعنی حکم کیا انہیں کہ جو توریت میں لکھا ہے وہی کام کرو پھر انہوں نے جو توریت میں لکھا تھا وہ کام نہ کیا فقط پڑھتے ہی ہے، ۳ یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہم دوست خدا تعالیٰ کے ہیں تو تم آرزو کرو موت کی، کس واسطے کہ خدا تعالیٰ کے دوستوں کو دنیا میں بہت مصیبت ہے اور بعد مرنے کے انکو بے نہایت عیش اور نعمتیں ہیں جو تم مرو تو تم بھی ان نعمتوں کو پہنچو ۴ یعنی انہوں نے جو یہ کام کئے ہیں کہ توریت میں سے صفت پیغمبر کو بگاڑا ہے ان کی تعریف کو پھیرا ہے، یہ جانتے ہیں کہ جو ہم نے کیا ہے سب کا حساب ہوگا اس واسطے مرنے سے ڈرتے ہیں ۵ یعنے اپنے اپنے دنیا کے کاروبار میں مشغول ہو ؛

اسمیں رہیں گے اور وہ بری جگہ ہے (۱۰) کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی، مگر خدا کے حکم سے، اور جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے
وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور خدا ہر چیز سے باخبر ہے (۱۱) اور خدا کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم منہ پھیر لو گے
تو ہمارے پیغمبر کے ذمے تو صرف پیغام کا کھول کھول کر پہنچا دینا ہی ہے (۱۲) خدا (جو معبود برحق ہے اس) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو
مومنوں کو چاہیئے کہ خدا ہی پر بھروسا رکھیں (۱۳) مومنو! تمہاری عورتوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن (بھی) ہیں سو
ان سے بچتے رہو اور اگر معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو خدا بھی بخشنے والا مہربان ہے (۱۴) تمہارا مال اور تمہاری اولاد
تو آزمائش ہے اور خدا کے ہاں بڑا اجر ہے (۱۵) سو جہاں تک ہو سکے خدا سے ڈرو اور (اس کے احکام کو) سنو اور (اس کے) فرمانبردار
رہو اور (اس کی راہ میں) خرچ کرو (یہ) تمہارے حق میں بہتر ہے اور جو شخص طبیعت کے بخل سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ
مراد پانے والے ہیں (۱۶) اگر تم خدا کو (اخلاص اور نیت) نیک (سے) قرض دو گے تو وہ تم کو اس کا دوچند دے گا، اور
تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور خدا قدر شناس اور بردبار ہے (۱۷) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا غالب اور حکمت والا ہے (۱۸)

سورۃ طلاق مدنی ہے اسمیں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اے پیغمبر! (مسلمانوں سے کہدو کہ) جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انکی عدت[۱] کے شروع میں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور خدا
سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرو (نہ تو تم ہی) انکو (ایام عدت میں) ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ (خود ہی) نکلیں،
ہاں اگر وہ صریح بیحیائی کریں (تو نکال دینا چاہیئے) اور یہ خدا کی حدیں ہیں، جو خدا کی حدوں سے تجاوز کرے گا
وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا (اے طلاق دینے والے) تجھے کیا معلوم شاید خدا اس کے بعد کوئی (رجعت کی) سبیل پیدا
کر دے[۲] (۱) پھر جب وہ اپنی میعاد (یعنی انقضائے عدت) کے قریب پہنچ جائیں تو یا تو انکو اچھی طرح سے (زوجیت میں)

(صفحہ ۷۴۴ کا حاشیہ)

ف[۱] یعنی منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں مگر دلمیں کفر ہی کفر ہے اور اسی پر جمے ہوئے ہیں یا یہ کہ مسلمانوں کے پاس آتے ہیں تو اپنے مومن ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور جب کفار کے پاس جاتے ہیں تو اسلام سے انکار کرتے ہیں۔

موضح القرآن

[۱] گویا کاٹھ کی صورتیں ہیں جو نہ سنیں کچھ اور نہ دیکھیں۔ [۲] یعنی ایسے ڈرتے ہیں کہ جو آواز سنتے ہیں تو یہی سمجھتے ہیں کہ ہمارا نفاق ابھی ظاہر ہوا۔ [۳] یعنی منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول نے ارشاد کیا (دعویٰ کیا) کہ پیغمبر صلعم کو مدینہ سے نکال دیوے۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت پیغمبر صلعم فتح حاصل کرکے پھرے اور شہر مدینہ کے قریب پہنچے تو اسی منافق عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے نے جو مومن مخلص تھے اس اونٹ پر جس پر ان کا باپ سوار تھا کھڑے ہو کر کہا کہ تجھے شہر میں نہیں جانے دیا جائے گا جبتک حضرت محمد صلعم اسکی اجازت نہ دیں گے اور جانے تو کہ خوار اور ذلیل سب سے زیادہ تو خود ہے، اور صاحب عزت سب سے زیادہ فخر بنی آدم جناب احمد مجتبیٰ صلعم ہیں جب آنحضرت صلعم کی سواری آئی اور آپ نے یہ حال دیکھا تب آپ نے حکم دیا کہ اسے شہر میں جانے دو تب بیٹے نے باپ کو چھوڑا۔ [۴] یعنی مال اور فرزند میں مشغول ہو کر یاد خدا تعالیٰ کی بھولے گا۔ [۵] یعنی خدا تعالیٰ سے کوئی کام تمہارا چھپا نہیں اور نہ چھپنے کا ہے۔

رہنے دو یا اچھی طرح سے علیحدہ کر دو اور اپنے میں سے دو منصف مردوں کو گواہ کر لو اور گواہو! خدا کیلئے درست
گواہی دینا۔ اِن باتوں سے اس شخص کو نصیحت کیجاتی ہے جو خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور جو کوئی خدا
سے ڈریگا وہ اسکے لئے (رنج و محن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کر دیگا، ② اور اسکو ایسی جگہ سے رزق دیگا جہاں سے (وہم و
گمان بھی نہ ہو) اور جو خدا پر بھروسا رکھے گا تو وہ اسکو کفایت کریگا خدا اپنے کام کو (جو وہ کرنا چاہتا ہے) پورا کر دیتا
ہے خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے ③ اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے نا امید ہو چکی ہوں اگر تم کو (انکی عدت
کے بارے میں) شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جنکو ابھی حیض نہیں آنے لگا (انکی عدت بھی یہی ہے) اور حمل والی
عورتوں کی عدت وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے اور جو خدا سے ڈرے گا خدا اس کے کام میں سہولت پیدا کر دیگا ④ یہ خدا
کے حکم ہیں جو خدا نے تم پر نازل کئے ہیں، اور جو خدا سے ڈرے گا وہ اس سے اس کے گناہ دور کر دے گا اور اسے اجر عظیم
بخشے گا ⑤ (مطلقہ) عورتوں کو (ایام عدت میں) اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو جہاں خود رہتے ہو اور انکو تنگ
کرنے کیلئے تکلیف نہ دو، اور اگر حمل سے ہوں تو بچہ جننے تک ان کا خرچ دیتے رہو پھر اگر وہ بچے کو تمہارے کہنے سے
دودھ پلائیں تو ان کو ان کی اجرت دو اور (بچے کے بارے میں) پسندیدہ طریق سے موافقت رکھو اور اگر باہم ضد
اور نا اتفاقی کر وگے تو (بچے کو) اس کے (باپ کے) کہنے سے کوئی اور عورت دودھ پلائے گی ⑥ صاحب وسعت کو اپنی وسعت
کیمطابق خرچ کرنا چاہیئے اور جس کے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اسکو دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے خدا کسی کو
تکلیف نہیں دیتا مگر اسی کے مطابق جو اسکو دیا ہے اور خدا عنقریب تنگی کے بعد کشایش بخشے گا اور بہت سی بستیوں (کے رہنے والوں)
نے اپنے پروردگار اور اس کے پیغمبروں کے احکام کی سرکشی کی تو ہم نے انکو سخت حساب میں پکڑ لیا اور ان پر (ایسا) عذاب نازل کیا جو دیکھا نہ تھا

(صفحہ ۴۴۸ کا حاشیہ)

موضح القرآن

لے مراد اولاد قابیل اور عاد اور ثمود اور اصحاب ایکہ ہیں ۲ے یعنی انہوں نے کفر کا نقصان دنیا میں اٹھا لیا جیسے غرق ہونا اور بادِ صرصر اور صیحہ کے عذاب سے ہلاک ہونا ۳ے یعنی تعجب کیا ۴ے یعنی اللہ تعالیٰ بندوں کی عبادت سے بے پروا ہے ۵ے یعنی تعریف کے لائق ہے اگرچہ تعریف نہ کرے کوئی ۶ے حساب اور جزا کے دن کو دن جمع کا کہا اس واسطے کہ اس دن آدمی اول کے اور آخر کے جمع ہوں گے ۔ (صفحہ ۴۴۹ کا حاشیہ)

لے حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بی بی کو طلاق دی اور وہ اس وقت حیض سے تھیں، حضرت عمرؓ نے جناب رسول خدا صلعم کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ خفا ہوئے اور رجوع کر لینے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اسی رہنے دینا چاہیئے یہاں تک کہ طاہر ہو پھر حائض ہو اور طاہر ہو پھر اگر طلاق دینی چاہے تو ہمبستر ہونے سے پہلے طلاق دے، یہ وہ عدت ہے جس کا خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ عورتوں کو انکی عدت کے شروع میں طلاق دو اور یہ آیت پڑھی، یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن

موضح القرآن

لے یعنی وہ سب چیز پر قادر ہے اگر چاہے بندوں کو مصیبت نہ

(بقیہ صفحہ ۴۵۱ پر)

نہ سُنا، سو انہوں نے اپنی کاموں کی سزا کا مزہ چکھ لیا، اور ان کا انجام نقصان ہی تھا ۹ خدا نے ان کیلئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے
تو اے اربابِ دانش جو ایمان لائے ہو خدا سے ڈرو، خدا نے تمہارے پاس نصیحت (کی کتاب) بھیجی ہے ۱۰ اور اپنے پیغمبر (بھی بھیجے ہیں) جو تمہارے سامنے
خدا کی واضح المطالب آیتیں پڑھتے ہیں، تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ہیں انکو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں
لے آئے اور جو شخص ایمان لائیگا اور عملِ نیک کرے گا وہ انکو باغہائے بہشت میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ابدالآباد
انمیں رہیں گے، خدا نے انکو خوب رزق دیا ہے ۱۱ خدا ہی تو ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے، اور ویسی ہی زمینیں انمیں (خدا کے)
حکم اترتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگ جان لو کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے، اور یہ کہ خدا اپنی علم سے ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے ۱۲

سورۂ تحریم مدنی ہے اسمیں | شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

اے پیغمبر جو چیز خدا نے تمہارے لئے جائز کی ہے تم اس سے کنارہ کشی کیوں کرتے ہو؟ (کیا اس سے) اپنی بیبیوں کی خوشنودی
چاہتے ہو؟ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ۱ خدا نے تم لوگوں کیلئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے، اور خدا ہی
تمہارا کارساز ہے اور وہ دانا (اور) حکمت والا ہے ۲ اور (یاد کرو) جب پیغمبر نے اپنی ایک بی بی سے ایک بھید کی
بات کہی تو (اس نے دوسری کو بتا دی) جب اس نے اسکو افشا کیا اور خدا نے اس (حال) سے پیغمبر کو آگاہ کر دیا تو پیغمبر نے ان (بی بی) کو
وہ (بات) کچھ تو بتائی اور کچھ نہ بتائی تو جب وہ انکو جتائی تو پوچھنے لگیں کہ آپکو یہ کس نے بتایا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے اس نے بتایا ہے جو جاننے
والا خبردار ہے ۳ اگر تم دونوں خدا کے آگے توبہ کرو (تو بہتر ہے کیونکہ) تمہارے دل کج ہو گئے ہیں، اور اگر پیغمبر (کی ایذا) پر باہم
اعانت کروگی تو خدا اور جبرئیل اور نیک کردار مسلمان ان کے حامی (اور دوستدار) ہیں، اور ان کے علاوہ (اور) فرشتے بھی
مددگار ہیں ۴ اگر پیغمبر تم کو طلاق دیدیں تو عجب نہیں ان کا پروردگار تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیبیاں دیدے،

(صفحہ ۴۴۹ کا بقیہ صفحہ ۴۵۰ سے آگے) پہنچا دے لیکن واسطے آزمائش کے مصیبت پر صابر رہتے ہیں یا نہیں رہتے، مبتلا کرتا ہے۔
سلہ ابنِ عباس رضی سے نقل ہے کہ بعد ہجرت پیغمبر صلعم کے ایک گروہ نے مکہ سے ارادہ مہاجرت کا طرف مدینہ کے کیا لیکن عیال و اطفال گریہ وزاری سے ان کے جانے میں مانع تھے اور یہ بھی ان کی محبت سے عاجز ہو رہے تھے حق تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت بھیجی۔
سلہ یعنی مرد کو پریشان کرے یا عورت کی دوستی مرد کے دل میں آوے تو پھر رجوع کرے سلہ ڈرنے سے مراد یہ ہے کہ منع کی ہوئی چیزوں سے باز رہے!

(صفحہ ۴۵۰ کا حاشیہ)
موضح القرآن
لہ شان نازل ہوا اس آیت کی یہ ہے کہ مشرکوں نے حضرت عوف بن مالک کے فرزند کو قید کیا، اور انہوں نے جناب پیغمبر کی خدمت میں عرض کیا، یا رسول اللہ! میرا لڑکا کافروں میں قید ہوا اور ماں اسکی بہت روتی ہے اور باوجود اس مصیبت کے فقر اور مفلسی نے ایسا عاجز کیا ہے کہ نانِ شبینہ تک کے محتاج ہیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ صبر کرو، اور دونوں یعنی تم اور ماں اسکی بہت کہو لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، عوف اور انکی بیوی نے اس کلمہ مذکور کا ورد کیا، تھوڑے دنوں میں ان کا بیٹا کافروں کی قید سے چھوٹا اور چار ہزار گوسفند انکی ہانک لایا اس پر یہ آیت اتری کہ
(بقیہ صفحہ ۴۵۲ پر)

مسلمان، صاحبِ ایمان، فرمانبردار، توبہ کرنیوالیاں، عبادت گزار، روزہ رکھنے والیاں (بن) شوہر والیاں اور کنواریاں (۵) مومنو! اپنے آپکو
اور اپنے اہل و عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو
ارشاد خدا ان کو فرماتا ہے اسکی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انکو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں (۶) کافرو! آج بہانے مت بناؤ جو
عمل تم کیا کرتے تھے انہی کا تم کو بدلا دیا جائیگا (۷) مومنو! خدا کے آگے صاف دل سے توبہ کرو، امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کردیگا اور
تم کو باغہائے بہشت میں جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں داخل کریگا۔ اس دن خدا پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو انکے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں
کریگا (بلکہ) انکا نور ایمان انکے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا، اور وہ خدا سے التجا کرینگے کہ اے ہمارے پروردگار
ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے (۸) اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں
سے لڑو اور ان پر سختی کرو، ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور وہ بہت بری جگہ ہے (۹) خدا نے کافروں کیلئے
نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان فرمائی ہے، دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے گھروں میں
تھیں اور دونوں نے ان کی خیانت کی، تو وہ خدا کے مقابلے میں ان عورتوں کے کچھ بھی کام نہ آئے اور انکو حکم دیا گیا
کہ اور داخل ہونیوالوں کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہو جاؤ (۱۰) اور مومنوں کیلئے (ایک) مثال (تو) فرعون کی بیوی کی
بیان فرمائی کہ اس نے خدا سے التجا کی کہ اے میرے پروردگار! میرے لئے بہشت میں اپنے پاس ایک گھر بنا اور مجھے
فرعون اور اس کے اعمال (زشت مآل) سے نجات بخش، اور ظالم لوگوں کے ہاتھ سے مجھکو مخلصی عطا فرما (۱۱) اور (دوسری)
عمران کی بیٹی مریمؑ کی جنہوں نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور وہ
اپنے پروردگار کے کلام اور اس کی کتابوں کو برحق سمجھتی تھیں، اور فرمانبرداروں میں سے تھیں (۱۲)

(صفحہ ۴۵۰ کا بقیہ ۴۵۱ سے آگے)
جو کوئی تقویٰ کرے وہ غیب سے رزق حلال پاوے ۔ ۳ ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ میں ایک آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اسکو پڑھا کریں تمام مہینے میں انکو کفایت ہو پھر یہ آیت پڑھی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ …… شَیْءٍ قَدْرًا ۔ ۴ یعنی تین حیض مدت فرمائی، اگر شبہ ہو کہ جس کو حیض آیا نہیں یا بڑی عمر کیوجہ سے موقوف ہوا اس کی عدت کیا ہوگی؟ تو بتادی تین مہینے ۔ ۵ بچہ کا خرچ باپ پر ہے پیٹ میں ہو تو اسکی ماں کو کھلادے پہنادے، بچہ دودھ پیوے تو جو اور کو دیتا ہے وہی اجرت اسکی ماں کو دے اور جبتک ماں قبول کرے اور کو نہ دے اگر وہ قبول نہ کرے تب اور کو دے اور عدت تک مکان دینا ضرور ہے گو بچہ پیٹ میں نہ ہو ۱۲

(صفحہ ۴۵۱ کا نوٹ)
۱ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے اپنی بی بی زینب رضؓ کے پاس شہد پی لیا جب آپ عائشہ رضؓ اور حفصہؓ کے پاس گئے تو ان دونوں نے جیسا کہ پہلے صلاح کر رکھی تھی آپ سے کہا کہ آپ کے منہ سے بو آتی ہے، آپکو بو سے سخت نفرت تھی تو آپ نے فرمایا کہ میں ہرگز کبھی شہد نہیں پیونگا، بعض کہتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضؓ کو خوش کرنے کیلئے آپ نے ماریہ قبطیہ کو جو آپ کی حرم اور آپ کے صاحبزادے ابراہیم کی والدہ تھیں اپنے اوپر حرام کر لیا تھا، تب یہ آیت اتری ۱۲
(بقیہ ۴۵۳ پر)

سورۂ ملک مکّی ہے اسمیں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وہ (خدا) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱) اسی نے موت
اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے[۱] اور وہ زبردست (اور) بخشنے
والا ہے (۲) اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے (اے دیکھنے والے) کیا تو (خدا) رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے[۲]؟ ذرا آنکھ
اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے (۳)؟ پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر تو نظر (ہر بار) تیرے پاس
ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی (۴) اور ہم نے قریب کے آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے[۳] زینت دی اور انکو شیطان کے
مارنے کا آلہ بنایا[۴] اور ان کے لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے (۵) اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیا ان کیلئے
جہنم کا عذاب ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے (۶) جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کا چیخنا چلانا سنیں گے اور وہ جوش مار رہی
ہوگی (۷) گویا مارے جوش کے پھٹ پڑے گی[۵] جب اسمیں انکی کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو دوزخ کے داروغہ ان سے پوچھیں گے
کیا تمہارے پاس کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں آیا تھا[۶]؟ (۸) وہ کہیں گے کیوں نہیں ضرور ہمارے پاس ہدایت کرنیوالا آیا تھا لیکن ہمنے
اسکو جھٹلا دیا اور کہا کہ خدا نے تو کوئی چیز نازل ہی نہیں کی[۷] تم تو بڑی غلطی میں (پڑے ہوئے) ہو (۹) اور کہیں گے
اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخیوں میں نہ ہوتے (۱۰) پس وہ اپنے گناہ کا اقرار کر لیں گے، سو دوزخیوں کیلئے (رحمت خدا سے)
دوری ہے[۸] (۱۱) (اور) جو لوگ بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہے[۹] (۱۲) اور تم
(لوگ) بات پوشیدہ کہو یا ظاہر وہ دل کے بھیدوں تک سے واقف ہے[۱۰] (۱۳) بھلا جس نے پیدا کیا وہ بےخبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کے
جاننے والا اور (ہر چیز سے) آگاہ ہے (۱۴) وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کیا تو اسکی راہوں میں چلو پھرو[۱۱] اور خدا کا

(صفحہ ۴۵۱ کا بقیہ صفحہ ۴۵۲ سے آگے)
ف۲ حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا گویا بری بات پر قسم کھا لینا ہے تو جو کفارہ قسم توڑ ڈالنے کا ہے وہی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر کے پھر حلال کر لینے کا ہے اور قسم توڑنے کا کفارہ سورۂ مائدہ میں مذکور ہے ۱۲

ف۳ آنحضرت صلعم نے ماریہؓ کو جو اپنے اوپر حرام کر لیا تو حفصہؓ سے فرمایا کہ یہ حال کسی سے بیان نہ کرنا حفصہؓ اور عائشہؓ میں بہت موافقت تھی انہوں نے اسکو عائشہؓ پر ظاہر کر دیا خدا تعالیٰ نے اس حال سے آنحضرتؐ کو مطلع فرمایا ۱۲

موضح القرآن

لہ یعنی کون سا نقصان اس سے بدتر ہے کہ بہشت جاوید اور دیدار الٰہی سے محروم رہیں اور قید دوزخ اور عذاب دردناک میں عاجز اور درماندہ رہیں ۔ لہ یعنی اس کا حکم بیچ آسمان اور زمین کے جاری ہے

(صفحہ ۴۵۲ کا نوٹ)
ف۱ ثیب اس عورت کو کہتے ہیں جو بیاہ ہو جانے کے بعد بے شوہر ہو گئی ہو ۱۲ ف۲ خیانت سے مراد بدکاری نہیں ہے کیونکہ کبھی کسی پیغمبر کی بی بی سے یہ حرکت سرزد نہیں ہوئی یہ خیانت دوسری باتیں ہیں جو انکے شایان شان نہ تھیں حضرت نوحؑ کی بیوی کی خیانت تو یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ لوگوں کو کہا کرتی تھی نوحؑ دیوانہ ہے اور حضرت لوطؑ کی بیوی کی خیانت یہ ہے کہ جو مہمان ان کے ہاں آتا وہ لوگوں کو بتا دیتی اور لوط علیہ السلام کو یہ بات منظور نہ تھی ۱۲

(بقیہ صفحہ ۴۵۴ پر)

(دیا ہوا) رزق کھاؤ اور (تم کو) اسی کے پاس (قبروں سے) نکل کر جانا ہے ۔ (۱۵) کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے بےخوف ہو
کہ تمکو زمین میں دھنسا دے اور وہ اس وقت حرکت کرنے لگے ؟ (۱۶) کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے نڈر ہو کہ تم پر کنکر بھری ہوا چھوڑ دے ؟
سو تم عنقریب جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے ؟ (۱۷) اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی جھٹلایا تھا سو (دیکھ لو کہ) میرا کیسا
عذاب ہے ؟ (۱۸) کیا انہوں نے اپنے سروں پر اڑتے جانوروں کو نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلاتے رہتے ہیں اور انکو سکیڑ بھی لیتے
ہیں ؟ خدا کے سوا انہیں کوئی تھام نہیں سکتا ۔ بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ۔ (۱۹) بھلا ایسا کون ہے جو تمہاری فوج
ہو کر خدا کے سوا تمہاری مدد کر سکے ؟ کافر تو دھوکے میں ہیں ۔ (۲۰) بھلا اگر وہ اپنا رزق بند کر لے تو کون ہے جو تم کو
رزق دے ؟ لیکن یہ سرکشی اور نفرت میں پھنسے ہوئے ہیں ۔ (۲۱) بھلا جو شخص چلتا ہوا منہ کے بل گر گر پڑتا ہو وہ
سیدھے رستے پر ہے ؟ یا وہ جو سیدھے رستے پر برابر چل رہا ہو ؟ (۲۲) کہو وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے کان
اور آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم کم احسان مانتے ہو ۔ (۲۳) کہدو کہ وہی ہے جس نے تمکو زمین میں پھیلایا اور اسی کے روبرو تم جمع
کئے جاؤ گے ۔ (۲۴) اور کافر کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعید کب (پورا) ہوگا ؟ (۲۵) کہدو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے اور میں تو
کھول کھول کر ڈر سنا دینے والا ہوں ۔ (۲۶) سو جب وہ دیکھ لیں گے کہ وہ (وعدہ) قریب آ گیا تو کافروں کے منہ برے ہو جائیں گے
اور (ان سے) کہا جائیگا کہ یہ وہی ہے جسکے تم خواستگار تھے ۔ (۲۷) کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر خدا مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو
ہلاک کر دے یا ہم پر مہربانی کرے تو کون ہے جو کافروں کو دکھ دینے والے عذاب سے پناہ دے ؟ (۲۸) کہدو کہ وہ (جو)
خدائے رحمٰن (ہے) ہم اسی پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسا رکھتے ہیں تمکو جلد معلوم ہو جائیگا کہ صریح گمراہی میں کون پڑ رہا تھا ۔ (۲۹) کہو کہ
بھلا دیکھو تو اگر تمہارا پانی (جو تم پیتے ہو اور برتتے ہو) خشک ہو جائے تو خدا کے سوا کون ہے جو تمہارے لئے شیریں پانی کا چشمہ بہا لائے ؟ (۳۰)

(صفحہ ۴۵۲ کا بقیہ حاشیہ)

موضح القرآن

ل یعنی اے مومنو! تم آپ بھی گناہ نہ کرو اور اپنے کنبہ کو بھی گناہ نہ کرنے دو ۔ ۲ توبہ نصوح اسے کہتے ہیں کہ پچھتاوے گناہ کر کے اور پھر کبھی اس گناہ کرنے کو جی نہ چاہے بلکہ ایسا بیزار ہو گناہ سے جیسے آدمی قے کر کے بیزار ہوتا ہے ۳ کہتے ہیں کہ جب فرعون کی بیوی حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائی اور فرعون کو یہ بات معلوم ہوئی تب فرعون نے اس بی بی کو چومیخا کر کے دھوپ میں باندھ دیا اور ایک بھاری پتھر اسکی چھاتی پر رکھا اس وقت اس بی بی نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی کہ مجھے اس ظالم سے نجات دے اور اپنے پاس جگہ دے خدا تعالیٰ نے اسکی دعا قبول کی اور پردہ اسکی آنکھوں سے اٹھایا تو بہشت دیکھنے لگی اور جان دی اور اس کی جان بہشت میں پہنچی حاصل اس مثل کا یہ ہے کہ مومن کو ناتا کافر کا کچھ نقصان نہیں کرتا لیکن سست ایمان والوں کو ضرور ہے کہ صحبت میں کافروں کی اور بدکاروں کی نہ رہیں

(صفحہ ۴۵۳ کا حاشیہ)

موضح القرآن

ل یعنی کون خدا کی فرمان برداری خوب کرتا ہے ۲ یعنی کچھ عیب اور اونچ نیچ یا ٹیڑھا پن نہ دیکھے گا ۳ یعنی پہلے آسمان کو لگ کہتے ہیں کہ جن آسمان پر چلے جاتے ہیں فرشتوں کی باتیں سننے کو تو فرشتے ان پر انگارے پھینکتے ہیں اور ہر دفعہ ان کو مار بھگاتے ہیں ۔

(بقیہ صفحہ ۴۵۵ پر)

سورۂ قلم مکّی ہے اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نٓ قلم کی اور جو (اہل قلم) لکھتے ہیں اسکی قسم (۱) کہ (اے محمدؐ) تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو (۲)
اور تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے (۳) اور اخلاق تمہارے بہت (عالی) ہیں (۴) سو عنقریب تم بھی دیکھ
لوگے اور یہ کافر بھی دیکھ لیں گے (۵) کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے (۶) تمہارا پروردگار اسکو بھی خوب جانتا ہے جو اسکے رستے
سے بھٹک گیا اور انکو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے رستے پر چل رہے ہیں (۷) تو تم جھٹلانیوالوں کا کہا نہ ماننا (۸)
یہ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم ہو جائیں (۹) اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آجانا جو بہت قسمیں کھانیوالا ذلیل اوقات
ہے (۱۰) طعن آمیز اشارتیں کرنے والا چغلیاں لئے پھرنے والا (۱۱) مال میں بخل کرنیوالا حد سے بڑھا ہوا،
بدکار (۱۲) سخت خو اور اس کے علاوہ بدذات ہے (۱۳) اس لئے کہ مال اور بیٹے رکھتا ہے (۱۴) جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر
سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ اگلے لوگوں کے افسانے ہیں (۱۵) ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے (۱۶) ہم نے
ان لوگوں کی اسی طرح آزمائش کی ہے جس طرح باغ والوں کی آزمائش کی تھی جب انہوں نے قسمیں کھا کھا کر
کہا کہ صبح ہوتے ہوتے ہم اس کا میوہ توڑ لیں گے (۱۷) اور انشاء اللہ نہ کہا (۱۸) سو وہ ابھی سو ہی رہی تھے کہ تمہارے پروردگار کی
طرف سے (راتوں رات) اس پر ایک آفت پھر گئی (۱۹) تو وہ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی (۲۰) جب صبح ہوئی تو وہ لوگ ایک
دوسرے کو پکارنے لگے (۲۱) کہ اگر تمکو کاٹنا ہے تو اپنی کھیتی پر سویرے ہی جا پہنچو (۲۲) تو وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے
تھے (۲۳) کہ آج یہاں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ آنے پائے (۲۴) اور کوشش کیساتھ سویرے ہی جا پہنچے (گویا کھیتی پر) قادر ہیں (۲۵)
جب باغ کو دیکھا تو (ویران) کہنے لگے کہ ہم رستہ بھول گئے ہیں (۲۶) نہیں بلکہ ہم (برگشتہ بخت) بے نصیب ہیں (۲۷)

صفحہ ۴۵۳ کا بقیہ ۴۵۴ سے آگے
ؔ یعنی دوزخ کافروں کو دیکھ کر نہایت غصے سے غرائے گی اور اس طرح شور کرے گی کہ پھٹ جاوے غصے سے ؔ یعنی کیا کوئی نبی نہ آیا تھا جو تم کو یہاں کے احوال کی خبر بتاتا اور تمہیں اس عذاب سے ڈراتا ؔ یعنی ہمنے نبی کو کہا تھا کہ یہ جو بیان کرتے ہو تم کو اس طرح خدا تعالیٰ کا حکم ہے اسمیں ایک بات بھی خدا تعالیٰ نے نہیں بھیجی ؔ یعنی خدا تعالیٰ جاننے والا ہے اور واقف ہے سب بالوں کا جو تم آہستہ کہتے ہو یا پکار کر کہو بلکہ منہ سے بھی نہ نکالو اور دل ہی میں خیال کرو تو اسے بھی خدا تعالیٰ جانتا ہے ؔ یعنی جہاں چاہو اس پر چلو پھرو۔

(صفحہ ۴۵۴ کا نوٹ)
لؔ جیسے حضرت لوط نبی کی امت پر پتھر برسائے تھے ۲ؔ یعنی اگر خدا تعالیٰ نہ تھامے اپنی قدرت سے تو گر پڑیں ۳ؔ یعنی سوائے خدا تعالیٰ کے ایسا کوئی نہیں ہے جو عذاب دوزخ سے بچائے ۴ؔ یعنی شیطان نے جو انہیں بہکایا ہے کہ دوزخ اور اس کا عذاب نہیں ہے کافروں نے سچ جانا اور اس کے کہنے سے خراب ہوئے ۵ؔ یعنی کافروں نے جو اپنے باپ دادا سے چال دیکھی ہے اسی طرح چلے جاتے ہیں بھلائی برائی اسکی نہیں سمجھتے اور مومنوں نے سمجھ کر دین اسلام کی سیدھی راہ چلی اور گمراہی چھوڑ دی پھر منزل مقصود کو پہنچیں گے یا وہ کافر ۶ؔ یعنی اسکی نعمتوں کا شکر نہیں کرتے۔

(بقیہ صفحہ ۴۵۶ پر)

ایک جو اُنمیں فرزانہ تھا بولا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ (۲۸) (تب) وہ کہنے لگے
کہ ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم ہی قصوروار تھے (۲۹) پھر لگے ایکدوسرے کو روبرو ملامت کرنے (۳۰) کہنے لگے ہائے شامت ہم ہی حد سے بڑھ گئے
تھے (۳۱) امید ہے کہ ہمارا پروردگار اسکے بدلے ہمیں اس سے بہتر باغ عنایت کرے ہم اپنے پروردگار کیطرف رجوع لاتے ہیں (۳۲) (دیکھو) عذاب یوں ہوتا ہے اور آخرت
کا عذاب اس سے کہیں بڑھکر ہے کاش یہ لوگ جانتے ہوتے (۳۳) پرہیزگاروں کیلئے انکے پروردگار کے ہاں نعمت کے باغ ہیں (۳۴) کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کیطرح (نعمتوں سے)
محروم کر دینگے؟ (۳۵) تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسی تجویزیں کرتے ہو؟ (۳۶) کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں (یہ) پڑھتے ہو؟ (۳۷) کہ جو چیز تم پسند کرو گے وہ تمکو ضرور
ملیگی؟ (۳۸) یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت کے دن تک چلی جائینگی کہ جس چیز کا تم حکم کرو گے وہ تمہارے لئے حاضر ہوگی؟ (۳۹) انسے پوچھو کہ ان میں سے اسکا
کون ذمہ لیتا ہے؟ (۴۰) کیا (اس قول میں) انکے اور بھی شریک ہیں؟ اگر یہ سچے ہیں تو اپنے شریکوں کو لا سامنے کریں (۴۱) جس دن پنڈلی سے کپڑا اٹھا دیا جائیگا اور کفار سجدے کیلئے
بلائے جائینگے تو سجدہ نہ کر سکیں گے (۴۲) انکی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی حالانکہ پہلے (اس وقت) سجدے کیلئے بلائے جاتے
تھے جبکہ صحیح و سالم تھے (۴۳) تو مجھکو اس کلام کے جھٹلانے والوں سے سمجھ لینے دو ہم انکو آہستہ آہستہ ایسے طریق سے پکڑیں گے کہ انکو خبر بھی
نہ ہوگی (۴۴) اور میں انکو مہلت دیئے جاتا ہوں میری تدبیر قوی ہے (۴۵) کیا تم ان سے کچھ صلہ مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے (۴۶) یا انکے
پاس غیب کی خبر ہے کہ (اسے) لکھتے جاتے ہیں (۴۷) تو اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو اور مچھلی (کا لقمہ ہونے) والے (یونس) کی
طرح نہ ہونا کہ انہوں نے (خدا کو) پکارا اور وہ (غم و) غصے میں بھرے ہوئے تھے (۴۸) اگر تمہارے پروردگار کی مہربانی انکی یاوری نہ
کرتی تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے اور انکا حال ابتر ہو جاتا (۴۹) پھر پروردگار نے ان کو برگزیدہ کر کے نیکوکاروں میں کر لیا (۵۰)
اور کافر جب (یہ) نصیحت (کی کتاب) سنتے ہیں تو یوں لگتے ہیں کہ تمکو اپنی نگاہوں سے پھسلا دینگے اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے (۵۱) اور (لوگو) یہ (قرآن) اہل عالم کیلئے نصیحت ہے (۵۲)

سورۃ حاقہ مکی ہے اسمیں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(صفحہ ۴۵۴ کا بقیہ صفحہ ۴۵۵ سے آگے)
۸ یعنی ہر ایک کو مکان، اور کسب اور ہنر دیا کہ آرام سے ذکر عبادت کرو اور حکم بجا لاؤ ۸ یعنی کافر کہتے ہیں کہ قیامت تو در اصل نہیں ہے مگر تم کہتے ہو کہ ضرور واقع ہوگی اگر اس بات میں سچے ہو تو بتاؤ کب ہوگی اور کتنی مدت پیچھے آئیگی ۹ یعنی نہ میرے مرنے سے اور نہ میرے جینے سے تمپر سے عذاب موقوف ہوگا تم دونوں طرح عذاب سے نہیں بچنے کے سوائے ایمان لانے کے یعنی جبتک ایمان نہ لاؤگے نہیں بچوگے (صفحہ ۴۵۵ کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ محمد (ص) جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں یہ باتیں دیوانوں کی سی ہیں، سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے ۲ یعنی خدا تعالیٰ دونوں کو جانتا ہے کسی کا حال اس سے چھپا نہیں ہے ۳ یعنی مشرک چاہتے ہیں کہ محمد (صلعم) ہمارے دین اور بتوں کو عیب نہ کریں اور ہم سے اخلاص کریں تو ہم بھی ان سے محبت کریں اور ان کے دین اسلام کو طعن نہ کریں اور برا نہ کہیں ۴ کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں زخم اسکی ناک پر لگا تھا اور نشان اس کا رہ گیا (صفحہ ھذا کا حاشیہ)
۱ پنڈلی سے کپڑا اٹھا دینا کہ مراد مصیبت حال ہے اسی واسطے حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ یہ ایک بڑی سخت
(بقیہ صفحہ ۴۵۷ پر)

سچ مچ ہونیوالی (١) وہ سچ مچ ہونیوالی کیا ہے؟ (٢) اور تمکو کیا معلوم ہے کہ وہ سچ مچ ہونیوالی کیا ہے؟ (٣) (وہی) کھڑکھڑانے
والی (جس) کو ثمود اور عاد (دونوں) نے جھٹلایا (٤) سو ثمود تو کڑک سے ہلاک کر دیئے گئے (۵) رہے عاد تو ان کا نہایت تیز
آندھی سے ستیاناس کر دیا گیا (٦) خدا نے اسکو سات رات اور آٹھ دن لگاتار ان پر چلائے رکھا تو (اے مخاطب) تو لوگوں
کو اسمیں (اس طرح) ڈھئے (اور مرے) پڑے دیکھے جیسے کھجوروں کے کھوکلے تنے (٧) بھلا تو انمیں سے کسی کو بھی باقی دیکھتا ہے؟ (٨)
اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور وہ جو الٹی بستیوں میں رہتے تھے سب گناہ کے کام کرتے تھے (٩) انہوں نے اپنے پروردگار کے
پیغمبر کی نافرمانی کی تو خدا نے بھی انکو بڑا سخت پکڑا (١٠) جب پانی طغیانی پر آیا تو ہمنے تم (لوگوں) کو کشتی میں سوار کر لیا (١١) تاکہ
اسکو تمہارے لئے یادگار بنائیں اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں (١٢) تو جب صور میں ایکبار پھونک ماردیجائیگی (١٣) اور زمین
اور پہاڑ دونوں اٹھائے جائینگے پھر ایکبارگی توڑ پھوڑ کر برابر کر دیئے جائینگے (١٤) تو اس روز ہو پڑنیوالی (یعنی قیامت) ہو پڑیگی (١۵)
اور آسمان پھٹ جائیگا تو وہ اس دن کمزور ہوگا (١٦) اور فرشتے اس کے کناروں پر (اتر آئیں گے) اور تمہارے پروردگار کے
عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اپنے سروں پر اٹھائے ہوں گے (١٧) اس روز تم سب (لوگوں کے سامنے)
پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی (١٨) تو جس کا (اعمال) نامہ
اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (دوسروں سے) کہے گا کہ لیجئے میرا نامہ (اعمال)
پڑھئے (١٩) مجھے یقین تھا کہ مجھکو میرا حساب (کتاب) ضرور ملے گا (٢٠) پس وہ شخص من مانے عیش میں ہوگا (٢١)
(یعنی) اونچے (اونچے محلوں کے) باغ میں (٢٢) جن کے میوے جھکے ہوئے ہونگے (٢٣) جو عمل تم ایام گزشتہ میں آگے بھیج چکے ہو اسکے
صلے میں مزے سے کھاؤ پیو (٢٤) اور جس کا نامہ (اعمال) اسکے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہیگا اے کاش مجھکو میرا (اعمال) نامہ نہ دیا جاتا (٢۵)

(صفحہ ۴۵٦ کا بقیہ)
ساعت ہوگی، امام شوکانی اس سے اس حدیث کی بنا پر کہ یکشف ربنا عن ساقہ یسجد لہ کل مومن و مومنۃ ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاءً و اتقاءً فیذہب لیسجد فیعود ظہرہ طبقا واحداً، ظاہری معنی مراد لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا نے مجھکو اس حدیث کے سبب اس آیت کی تفسیر سے بے نیاز کر دیا ہے۔

موضح القرآن

١ یعنی یہ جو باغ کا میوہ غائب ہوا تو خدا نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ ہم ہی ظالم تھے جو نیت کی کہ فقیروں کو نہ دیں گے ٢ یعنی اگر یہ کافر جاننے والے ہوتے تو ان کاموں سے ڈرتے جن کے سبب عذاب ہوگا اور ہرگز وہ کام نہ کرتے ٣ یعنی جو لوگ کہ خداتعالٰی کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کا حکم بجا لاتے ہیں خداتعالٰی نے ان کے واسطے باغ نعمت کے بھرے ہوئے رکھے ہیں ٤ یعنی یہ تو ہوگا نہیں کہ کافر اور مسلمان قیامت کو برابر اور ایک درجہ میں ہوں ۵ یعنی دنیا میں انہیں کہتے تھے کہ خدائے تعالٰی کو سجدہ کرو اور وہ تندرست تھے کچھ کسی طرح کی بیماری کا انہیں بہانہ نہ تھا اب جب وہ وقت گیا فرصت کا اب سوائے حسرت اور پچھتانے کے کچھ حاصل نہیں ٦ یعنی جس طرح پروردگار کا حکم ہوتا ہے اسی طرح کام کرو اور جلدی اور بیقراری مت کرو

اور مجھے معلوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے (۲۶) اے کاش موت ابد الآباد کیلئے میرا کام تمام کر چکی ہوتی (۲۷) آج میرا مال میرے کچھ بھی
کام نہ آیا (۲۸) (ہائے) میری سلطنت خاک میں مل گئی (۲۹) (حکم ہوگا کہ) اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو (۳۰) پھر دوزخ کی آگ میں
جھونک دو (۳۱) پھر زنجیر سے جسکی ناپ ستر گز ہے جکڑ دو (۳۲) یہ تو خدائے جل شانہ پر ایمان لاتا تھا (۳۳) اور نہ فقیر کے کھانا کھلانے پر آمادہ
کرتا تھا (۳۴) سو آج اس کا بھی یہاں کوئی دوستدار نہیں (۳۵) اور نہ پیپ کے سوا (اس کیلئے) کھانا ہے (۳۶) جسکو گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں
کھائیگا (۳۷) تو ہمکو ان چیزوں کی قسم جو تم کو نظر آتی ہیں (۳۸) اور انکی جو نظر نہیں آتیں (۳۹) کہ یہ (قرآن) فرشتۂ عالی مقام کی زبان کا
پیغام ہے (۴۰) اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں، لیکن تم لوگ بہت ہی کم ایمان لاتے ہو (۴۱) اور نہ کسی کاہن کے مزخرفات ہیں، لیکن تم لوگ
بہت کم فکر کرتے ہو (۴۲) یہ تو پروردگار عالم کا اتارا (ہوا) ہے (۴۳) اگر یہ (پیغمبر) ہماری نسبت کوئی بات جھوٹ بنا لاتے (۴۴) تو ہم ان کا
داہنا ہاتھ پکڑ لیتے (۴۵) پھر انکی رگ گردن کاٹ ڈالتے (۴۶) پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس سے روکنے والا نہ ہوتا (۴۷) اور یہ کتاب
تو پرہیزگاروں کیلئے نصیحت ہے (۴۸) اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض اسکو جھٹلاتے ہیں (۴۹) نیز یہ کافروں کیلئے (موجب) حسرت ہے (۵۰)
اور کچھ شک نہیں کہ یہ برحق قابل یقین ہے (۵۱) سو تم اپنے پروردگار عز و جل کے نام کی تنزیہ کرتے رہو (۵۲)

سورۂ معارج مکی ہے اسمیں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ایک طلب کرنے والے نے عذاب طلب کیا جو نازل ہو کر رہے گا (۱) (یعنی) کافروں پر
(اور) کوئی اس کو ٹال نہ سکے گا (۲) (اور وہ) خدائے صاحب درجات کی طرف سے (نازل ہوگا) (۳) جس کی طرف
روح (الامین) اور فرشتے چڑھتے ہیں (اور) اس روز (نازل ہوگا) جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہوگا (۴)
(تو تم کافروں کی باتوں کو) قوت کیساتھ برداشت کرتے رہو (۵) وہ ان لوگوں کی نگاہ میں دور ہے (۶) اور ہماری نظر میں نزدیک (۷)

(صفحہ ۴۵۷ کا حاشیہ)
ف یعنی تم کو اس طرح گھور گھور کر دیکھتے ہیں کہ تم ڈر کر پھسل جاؤ، یا یہ مراد ہے کہ یہ تمہیں نظر بد لگانا چاہتے ہیں جس کے اثر سے خدا نے تم کو محفوظ رکھا ہے ۱۲

موضح القرآن

لہ یعنی اگر خدا اپنے فضل و کرم سے یونس علیہ السلام کے حال پر متوجہ نہ ہوتا تو البتہ وہ دکھ پاتے۔ ٢ یعنی قوم عاد ہمارے غضب سے ایسی ہلاک ہوئی کہ کچھ ان کا نشان تک باقی نہ رہا۔ ٣ یعنی ذرہ ذرہ ہوں گے جیسے جنگل کی ریت یا جیسے دھنیے کی روئی دھنتے وقت اڑتی ہے۔

(صفحہ ھٰذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

لہ یعنی مجھکو یقین تھا کہ جو کچھ میں نے دنیا میں کیا ہے اسکا حساب دینا پڑے گا۔ ٢ یعنی بے محنت توڑ کے کھاویں گے۔ ٣ یعنی میں ایسا مرتا کہ پھر دوبارہ پیدا نہ ہوتا۔ ٤ یعنی دنیا میں جو میرا مال تھا سو وہ اب میرے کچھ کام نہ آیا۔ ٥ یعنی ساری پیدائش کی قسم ہے۔ ٦ یعنی جو شخص کہ غیب کی خبر بتاتے ہیں انہوں نے بھی یہ قرآن نہیں بنایا۔ ٧ یعنے اے حاضرین! جیسے کہ تم کہتے ہو کہ محمد مصطفےٰ صلعم اپنے دل سے بنا کر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے اگر یوں ہی ہو تو ہم انہیں بڑے عذاب سے ہلاک کریں سو تمہاری بات سب جھوٹ ہے اور جو محمد صلعم کہتے ہیں سچ ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴۵۹ پر)

جس دن آسمان ایسا ہو جائیگا جیسے پگھلا ہوا تانبا (۸) اور پہاڑ (ایسے) جیسے (دھنکی ہوئی)
رنگین اون (۹) اور کوئی دوست کسی دوست کا پرسان نہ ہوگا (۱۰) (حالانکہ) ایک دوسرے کو سامنے
دیکھ رہے ہوں گے (اس روز) گنہگار خواہش کریگا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب کے بدلے میں
(سب کچھ) دیدے (یعنی) اپنے بیٹے (۱۱) اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی (۱۲) اور اپنا خاندان جس میں
وہ رہتا تھا (۱۳) اور جتنے آدمی زمین میں ہیں (غرض) سب (کچھ دیدے) اور اپنے تئیں عذاب سے
چھڑالے (۱۴) (لیکن) ایسا ہرگز نہ ہوگا وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے (۱۵) کھال ادھیڑ ڈالنے والی (۱۶)
ان لوگوں کو اپنی طرف بلائے گی جنہوں نے (دین حق سے) اعراض کیا (۱۷) اور (مال) جمع کیا،
اور بند کر رکھا (۱۸) کچھ شک نہیں کہ انسان کم حوصلہ پیدا ہوا ہے (۱۹) جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے (۲۰) اور جب آسائش
حاصل ہوتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے (۲۱) مگر نماز گزار (۲۲) جو نماز کا التزام رکھتے (اور بلا ناغہ پڑھتے) ہیں (۲۳) اور جن کے مال
میں حصہ مقرر ہے (۲۴) (یعنی) مانگنے والے کا، اور نہ مانگنے والے کا (۲۵) اور جو روز جزا کو سچ سمجھتے ہیں (۲۶) اور جو اپنے پروردگار کے عذاب
سے خوف رکھتے ہیں (۲۷) بیشک انکے پروردگار کا عذاب ہے ہی ایسا کہ اس سے بیخوف نہ ہوا جائے (۲۸) اور جو اپنی شرمگاہوں کی
حفاظت کرتے ہیں (۲۹) مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے کہ (انکے پاس جانے پر) انہیں کچھ ملامت نہیں (۳۰) اور جو لوگ انکے سوا
اور کے خواستگار ہوں وہ حد سے نکل جانیوالے ہیں (۳۱) اور جو اپنی امانتوں اور اقراروں کا پاس کرتے ہیں (۳۲) اور جو اپنی شہادتوں پر
قائم رہتے ہیں (۳۳) اور جو اپنی نماز کی خبر رکھتے ہیں (۳۴) یہی لوگ باغہائے بہشت میں عزت و اکرام سے ہونگے (۳۵) تو ان کافروں کو کیا ہوا
ہے کہ تمہاری طرف دوڑے چلے آتے ہیں (۳۶) (اور) دائیں بائیں سے گروہ گروہ ہو کر جمع ہوتے جاتے ہیں (۳۷) کیا ان میں ہر شخص یہ توقع

(صفحہ ۴۵۸ کا بقیہ)
ف یعنی جو خدا تعالیٰ کے حکم بجا لاتے ہیں اور جو بات اس نے منع کی ہے اس سے دور رہتے ہیں ف۹ یعنی ہم واقف ہیں ان لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ یہ قرآن آدمی کا بنایا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام نہیں ہے ف۱۰ یعنی دیکھیں گے کہ جنہوں نے قرآن کو اور رسول الله کو سچا جانا اور حکم قرآن کا بجا لائے ان کو کیا بدلہ ملے گا تو کافر دیکھ کر پچھتا دینگے کہ ہائے ہم بھی اگر اسکو سچ جانتے اور موافق اس کے کام کرتے تو ہمیں بھی ایسا ہی بدلہ اور نعمتیں ملتیں ف۱۱ کہتے ہیں کہ نضر بن حارث نے کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ اے پروردگار اگر محمد صلعم واقعی تیرے بھیجے ہوئے ہیں اور قرآن حقیقت میں تیرا کلام ہے تو ہمارے اوپر پتھر برسا، یا کوئی بڑا عذاب بھیج، یعنی اسکو یقین تھا کہ سب جھوٹ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ بات ابوجہل نے کہی تھی اس پر خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے
(صفحہ ھذا کا حاشیہ)
ف۱ درجات سے مراد آسمان ہیں چونکہ وہ درجہ بدرجہ اوپر تلے ہیں اسلئے ان کو درجات فرمایا ف۲ ترجمے میں ہمنے روح کا لفظ قائم رکھا ہے اور فرشتے سے مقدم کر دیا ہے تقدیم کی وجہ یہ ہے کہ اگر اسکو اپنی جگہ رکھ کر یوں ترجمہ کیا جاتا کہ فرشتے اور روح (الامین) چڑھتے ہیں تو (الامین) کے حذف کر دینے کی صورت میں روح کے مونث ہونے کی وجہ سے عبارت صحیح نہ رہتی دوسرے خود خدا نے سورہ نبا میں روح کو مقدم کیا ہے (ف۲ ۴۶۷)

رکھتا ہے کہ نعمت کے باغ میں داخل کیا جائیگا (۳۸) ہرگز نہیں ہمنے انکو اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں (۳۹) ہمیں مشرقوں اور مغربوں
کے مالک کی قسم کہ ہم طاقت رکھتے ہیں (۴۰) (یعنی) اس بات پر (قادر ہیں) کہ انسے بہتر لوگ بدل لائیں اور ہم عاجز نہیں ہیں (۴۱) تو (اے پیغمبر)
انکو باطل میں پڑے رہنے اور کھیل لینے دو یہاں تک کہ جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ان کے سامنے آموجود ہو (۴۲) اس دن قبروں سے نکل کر
(اس طرح) دوڑینگے جیسے (شکاری شکار کے جال کی طرف) دوڑتے ہیں (۴۳) انکی آنکھیں جھک رہی ہونگی اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا (۴۴)

سورۂ نوح مکی ہے اس میں اٹھائیس | شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | آیتیں اور دو رکوع ہیں

ہمنے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ پیشتر اس کے کہ ان پر درد دینے والا عذاب واقع ہو اپنی قوم کو ہدایت کردو (۱)
انہوں نے کہا کہ اے قوم! میں تم کو کھلے طور پر نصیحت کرتا ہوں (۲) کہ خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہا
مانو (۳) وہ تمہارے گناہ بخش دیگا اور (موت کے) وقت مقرر تک تم کو مہلت عطا کرے گا، جب خدا کا مقرر کیا ہوا
وقت آجاتا ہے تو تاخیر نہیں ہوتی کاش تم جانتے ہوتے (۴) جب لوگوں نے نہ مانا تو (نوح نے) خدا سے عرض کی کہ پروردگار
میں اپنی قوم کو رات دن بلاتا رہا (۵) لیکن میرے بلانے سے وہ اور زیادہ گریز کرتے رہے (۶) جب جب
میں نے ان کو بلایا کہ (توبہ کریں اور) تو انکو معاف فرمائے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور کپڑے
اوڑھ لئے اور اڑ گئے اور اکڑ بیٹھے (۷) پھر میں ان کو کھلے طور پر بھی بلاتا رہا (۸) اور ظاہر اور پوشیدہ
ہر طرح سمجھاتا رہا (۹) اور کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنیوالا ہے (۱۰) وہ تم پر آسمان سے لگاتار مینہ برسائیگا (۱۱)
اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائیگا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور (ان میں) تمہارے لئے نہریں
بہا دے گا (۱۲) تم کو کیا ہوا ہے کہ تم خدا کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے (۱۳) حالانکہ اس نے تم کو

(صفحہ ۴۵۹ کا نوٹ)
اور فرمایا ہے یوم یقوم الروح و الملئکۃ صفا روح کے ساتھ الامین کا لفظ شامل کرنیسے جبرئیل مراد ہونگے اور بغیر اس کے ارواح ۱۲ ف۳ صبر جمیل اس صبر کو کہتے ہیں جسمیں جزع فزع نہو لب پے حرف شکایت نہ آئے اسی لئے ہمنے یہاں اس کا ترجمہ حوصلے کے ساتھ کیا ہے ۱۲ ف۴ دھنکی ہوئی کا اس لئے زیادہ کیا گیا ہے کہ سورۂ قارعہ میں عھن منفوش فرمایا ہے؛

موضح القرآن

ف۱ یعنی اپنی نماز پر ہمیشہ قائم ہیں اور کسی کام کے سبب سے اپنی نمازیں نہیں چھوڑتے ف۲ یعنی وہ سب کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں ف۳ یعنی جو کوئی حرام نہ کریگا پرائی عورت سوا اسکو کوئی برا نہ کہے گا ف۴ یعنی جو کوئی ان کے پاس امانت رکھوا دے اسمیں خیانت نہیں کرتے اور جو کسی سے وعدہ کرتے ہیں اسے دھیان میں رکھتے ہیں بھولتے نہیں؛ ف۵ یعنی گواہی سچی دیتے ہیں تا کہ کسی کا حق منا اور خراب نہ ہو؛ ف۶ یعنی نماز اس کے وقت پر ادا کرتے ہیں اور نماز پڑھنے کے وقت کسی خیال کو اپنے دل میں نہیں آنے دیتے اپنے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے نماز پڑھتے ہیں؛

(صفحہ ھذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

ف۱ یعنی گندے پانی سے آدمی بنے ہیں جب تک اسلام کے دریا میں غوطہ مار کر اپنے تئیں پاک مومن نہ کریں گے اور خدا تم کا حکم

(بقیہ صفحہ ۴۶۱ پر)

طرح طرح (کی حالتوں) کا پیدا کیا ہے ۱۴ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے سات آسمان کیسے اوپر تلے بنائے ہیں ۱۵ اور چاند کو
انمیں (زمین کا) نور بنایا ہے اور سورج کو چراغ ٹھیرایا ہے ۱۶ اور خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے ۱۷ پھر اسی میں تمہیں لوٹا
دیگا اور (اسی سے) تم کو نکال کھڑا کرے گا ۱۸ اور خدا ہی نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا ۱۹ تاکہ اس کے بڑے بڑے کشادہ رستوں میں
چلو پھرو ۲۰ (اس کے بعد) نوحؑ نے عرض کی کہ میرے پروردگار! یہ لوگ میرے کہنے پر نہیں چلے اور ایسوں کے تابع ہوئے ہیں
جنکو ان کے مال اور اولاد نے نقصان کے سوا کچھ فائدہ نہیں دیا ۲۱ اور وہ بڑی بڑی چالیں چلے ۲۲ اور کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو
ہرگز نہ چھوڑنا اور ودّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو کبھی ترک نہ کرنا ۲۳ (پروردگار) انہوں نے بہت لوگوں کو
گمراہ کر دیا ہے، تو تو انکو اور گمراہ کر دے ۲۴ (آخر) وہ اپنے گناہوں کے سبب ہی غرقاب کر دیئے گئے پھر آگ میں ڈال دیئے گئے تو انہوں نے
خدا کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہ پایا ۲۵ اور (پھر) نوحؑ نے (یہ) دعا کی کہ میرے پروردگار کسی کافر کو روئے زمین پر بستا نہ رہنے دے ۲۶
اگر تو ان کو رہنے دیگا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور ناشکر گزار
ہوگی ۲۷ اے میرے پروردگار مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے اس کو اور
تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو معاف فرما اور ظالم لوگوں کیلئے اور زیادہ تباہی بڑھا ۲۸

سورۂ جن مکی ہے اسمیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

(اے پیغمبر لوگوں سے) کہدو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (اس کتاب کو) سنا تو کہنے لگے کہ ہمنے ایک عجیب
قرآن سنا ۱ جو بھلائی کا رستہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائینگے ۲
اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی عظمت (شان) بہت بڑی ہے وہ نہ بیوی رکھتا ہے نہ اولاد ۳ اور یہ کہ ہم میں سے بعض

(صفحہ ۴۶۰ کا بقیہ) بجا نہ لائیں گے بہشت میں جائینگے ۱۳ یعنی کافروں کو ہلاک کر کے ایک اور خلقت ان کی جگہ پیدا کرسکتے ہیں ان سے اچھی جو حکم بجا لائیں ہمارا اور ہمارے بھیجے ہوئے کو سچا جانیں ۱۴ یعنی ایسا کوئی نہیں کہ ہم جو چاہیں سو نہ کرسکیں گے اسکے آگے ۱۵ یعنی قیامت کے دن تک کے تم ان کو چھوڑ دیں، عیب جوئی اور دنیا کے کاموں میں ۱۶ یعنی کافروں کو گھیرے گی شرمندگی اور خواری اور رسوائی اس لئے اوپر نہ دیکھ سکینگے ۱ یعنی حضرت نوحؑ نے قوم سے کہا کہ میں بتاتا ہوں تمکو جب موت آئیگی تو ایک دم فرصت نہ دیگی اس سے پہلے حکم خدا تم کا بجا لاؤ اور میرا کہا مانو، غرض کہ حضرت نوحؑ خدا تعالیٰ کے حکم سے آئے اور پیغام خدا تعالیٰ کا قوم کو کہا اور نو سو پچاس برس تک قوم کو سمجھاتے رہے لیکن کسی نے ان کا کہنا نہ مانا بلکہ ان کے غرور اور دشمنی زیادہ کرنے لگے اور طرح طرح کا دکھ دینے لگے یہاں تک کہ حضرت نوحؑ قوم کے دکھ دینے سے سخت عاجز ہوئے ۲ یعنی میں نے تامل کبھی نہیں کیا ۳ یعنی میں انکو جس قدر زیادہ نصیحت کی اور تیری بندگی کرنے کی سیدھی راہ انکو بتائی اسی قدر یہ قوم مجھ سے بھاگی ۹ یعنی کبھی میری بات سنی اور حد سے زیادہ تکبر اور غرور کیا ۱ یعنی انکا تکبر دیکھ کر بھی میں انکو نصیحت کرنا موقوف نہ کیا اور سب طرح کہا لیکن انکو کسی طرح اثر نہ ہوا (ملخص تفسیر کا خاتمہ) ف ودّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر بتوں کے نام ہیں

(بقیہ صفحہ ۴۶۲ پر)

بیوقوف خدا کے بارے میں جھوٹ افترا کرتا ہے (۴) اور ہمارا یہ خیال تھا کہ انسان اور جن خدا کی نسبت
جھوٹ نہیں بولتے (۵) اور یہ کہ بعض بنی آدم بعض جنات کی پناہ پکڑا کرتے تھے (اس سے) انکی سرکشی اور بڑھ گئی
تھی (۶) اور یہ کہ ان کا بھی یہی اعتقاد تھا جس طرح تمہارا تھا کہ خدا کسی کو نہیں جلائیگا (۷) اور یہ کہ ہم نے آسمان کو
ٹٹولا اور اسکو مضبوط چوکیداروں اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا (۸) اور یہ کہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات میں (خبریں) سننے
کیلئے بیٹھا کرتے تھے اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لئے انگارا تیار پائے (۹) اور یہ کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اس سے
اہل زمین کے حق میں برائی مقصود ہے یا ان کے پروردگار نے ان کی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے (۱۰) اور یہ کہ ہم میں کوئی
نیک ہیں اور کوئی اور طرح کے ہمارے کئی طرح کے مذہب ہیں (۱۱) اور یہ کہ ہم نے یقین کر لیا ہے کہ ہم زمین میں (خواہ
کہیں ہوں) خدا کو ہرا نہیں سکتے اور نہ بھاگ کر اسکو تھکا سکتے ہیں (۱۲) اور جب ہم نے ہدایت (کی کتاب) سنی اس پر
ایمان لے آئے تو جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لاتا ہے اسکو نہ نقصان کا خوف ہے نہ ظلم کا (۱۳) اور یہ کہ ہم میں بعض
فرمانبردار ہیں اور بعض نافرمان گنہگار ہیں تو جو فرمانبردار ہوئے وہ سیدھے رستے پر چلے (۱۴) اور جو گنہگار ہوئے وہ
دوزخ کا ایندھن بنے (۱۵) اور (اے پیغمبر) یہ (بھی) ان سے کہدو کہ اگر یہ لوگ سیدھے رستے پر رہتے تو ہم ان کے پینے کو
بہت سا پانی دیتے (۱۶) تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیریگا وہ اسکو سخت عذاب میں داخل کریگا (۱۷)
اور یہ کہ مسجدیں (خاص) خدا کی ہیں تو خدا کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو (۱۸) اور جب خدا کے بندے (محمد) اسکی عبادت کو کھڑے ہوئے تو کافر انکے گرد
ہجوم کر لینے کو تھے (۱۹) کہدو کہ میں تو اپنے پروردگار ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا (۲۰) (یہ بھی)
کہدو کہ میں تمہارے حق میں نقصان اور نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتا (۲۱) (یہ بھی) کہدو کہ خدا (کے عذاب) سے مجھے

(صفحہ ۴۶۱ کا حاشیہ)
موضح القرآن
لہ یعنی اصل پیدائش تمہاری آدم علیہ السلام سے ہے اور وہ مٹی سے پیدا ہوئے ہیں پھر تمہاری سب کی اصل زمین ہے کہ یعنی قبروں میں جاؤ گے سہ یعنی قوم کے جو غریب تھے انہوں نے میری بات نہ مانی اور دولتمندوں کا کہنا قبول کیا کہ یعنی سب کافروں کو ہلاک کر ایک کو بھی جیتا مت چھوڑ ۵ روایت ہے کہ ایک وقت حضرت محمد صلعم کھجوروں کے ایک باغ میں قرآن پڑھتے تھے کئی جن وہاں آئے اور آپ کا قرآن پڑھنا سنا اور ایمان لائے اور اپنی قوم میں انکا مذکور کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ اس سورہ میں خبر دیتا ہے
(صفحہ ہذا کا حاشیہ)
موضح القرآن
لہ یعنی ہمیں جو آسمان پر جانا منع ہوا ہے ہم نہیں جانتے کہ اس بات سے آدمیوں کے حق میں بھلائی منظور ہے یا برائی سہ یعنی ہمارے درمیان جن مسلمان بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جانتے ہیں اور ہم میں جن کافر بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کو نہیں سمجھتے سہ یعنی جو کوئی خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جان لے اپنی نیکیوں سے نقصان کا اور عذاب سے پکڑے جانے کا ڈر نہیں کہ یعنی اگر وہ ایمان لائیں اور دین اسلام پر مضبوط رہیں تو ہم انپر روزی کی کشائش کریں اور مینہ خوب برسائیں تاکہ کھیتیاں خوب ہوں

کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور میں اس کے سوا کہیں جائے پناہ نہیں دیکھتا ۲۲ ہاں خدا کی طرف سے احکام کا اور اس کے پیغاموں کا پہنچا
دینا (ہی میرے ذمے) ہے اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کی نافرمانی کریگا تو ایسوں کیلئے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ۲۳
یہاں تک کہ جب یہ لوگ وہ (دن) دیکھ لینگے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تب انکو معلوم ہو جائیگا کہ مددگار کس کے کمزور ہیں اور شمار کن کا
تھوڑا ہے ۲۴ کہہ دو کہ (جس دن) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ (عن) قریب (آنیوالا) ہے یا میرے پروردگار نے اس کی مدت دراز کر دی
ہے ۲۵ (وہی) غیب (کی بات) جاننے والا ہے اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا ۲۶ ہاں جس پیغمبر کو پسند فرمائے تو
اس (کو غیب کی باتیں بتا دیتا ہے اور اس) کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے ۲۷ تاکہ معلوم فرمائے کہ انہوں نے اپنے
پروردگار کے پیغام پہنچا دیئے ہیں اور (یوں تو) اس نے ان کی سب چیزوں کو ہر طرف سے قابو کر رکھا اور ایک ایک چیز گن رکھی ہے ۲۸

سورۂ مزمل مکی ہے اسمیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

اے (محمدؐ) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو ۱ رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی رات ۲ (قیام) آدھی رات (کیا کرو) یا اس سے
کچھ کم ۳ یا کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو ۴ ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے ۵ کچھ شک
نہیں کہ رات کا اٹھنا نفس بہیمی کو سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت ذکر بھی خوب درست ہوتا ہے ۶ دن کے وقت تو تمہیں
اور بہت سے شغل ہوتے ہیں ۷ تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اسکی طرف متوجہ ہو جاؤ ۸ (وہی) مشرق
اور مغرب کا مالک (ہے اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ ۹ اور جو جو
(دل آزار) باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان کو سہتے رہو اور اچھے طریق سے ان سے کنارہ کش رہو ۱۰
اور مجھے ان جھٹلانے والوں سے جو دولتمند ہیں سمجھ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دیدو ۱۱

ف۱ حضرتؐ آغاز وحی میں وحی کے خوف سے کپڑے میں لپٹ رہے تھے حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرشتہ کی آواز سن کر اسکی طرف نظر کی تو آپکا بدن مبارک کانپنے لگا آپ نے گھر میں آکر اہل خانہ سے فرمایا زملونی زملونی یعنی مجھکو کپڑا اڑھا دو چونکہ خطاب کے وقت آپ کپڑا اوڑھے ہوئے تھے اس لئے حالت موجودہ کے لحاظ سے خدا نے مزمل فرمایا ۱۲ ف۲ بعض نے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ رات کو قیام کرو مگر آدھی رات یا آدھی رات سے کچھ کم زیادہ قیام نہ کیا کرو ۱۲ ف۳ لفظی معنے تو یہ ہیں کہ مجھے اور ان جھٹلانے والوں کو جو دولتمند ہیں چھوڑ دو مگر ہم نے محاورہ اردو کا لحاظ کیا ہے ۱۲

موضح القرآن

ف۱ یعنی اگر میں تمہارا کہنا مانوں اور خدا تعالیٰ کی بندگی چھوڑ دوں پھر خدا تعالیٰ اگر مجھے عذاب میں گرفتار کرے تو کوئی ایسا نہیں جو مجھے اس کے عذاب سے بچا سکے ف۲ یعنے کافر قیامت کو دیکھیں گے کہ پیغمبرؐ کے ساتھ مومن اور فرشتے ہمراہ ہیں اور ان کے ساتھ کوئی نہ ہوگا ف۳ یعنے اس کے آنے کا وقت مجھے معلوم نہیں

کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ ہے (۱۲) اور گلوگیر[1] کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب بھی
ہے (۱۳) جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں اور پہاڑ ایسے بھربھرے (گویا) ریت کے ٹیلے ہوجائیں (۱۴) (اے اہل مکہ) جس طرح ہمنے
فرعون کے پاس (موسیٰؑ کو) پیغمبر (بناکر) بھیجا تھا (اسی طرح) تمہارے پاس (محمدؐ) رسول بھیجے ہیں جو تمہارے مقابلے میں گواہ
ہونگے (۱۵) سو فرعون نے (ہمارے) پیغمبر کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اسکو بڑے وبال میں پکڑ لیا[1] (۱۶) اگر تم بھی (ان پیغمبر کو)
نہ مانوگے تو اس دن سے کیونکر بچوگے جو بچوں کو بوڑھا کر دیگا[2] (۱۷) (اور) جس سے آسمان پھٹ جائیگا یہ اس کا وعدہ
(پورا) ہو کر رہیگا (۱۸) یہ (قرآن) تو نصیحت ہے سو جو چاہے اپنے پروردگار تک (پہنچنے کا) راستہ اختیار کرلے[2] (۱۹)
تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھ کے لوگ (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور
(کبھی) تہائی رات قیام کیا کرتے ہو اور خدا تو رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے اس نے معلوم کیا کہ تم اسکو نباہ
نہ سکوگے تو اس نے تم پر مہربانی کی پس جتنا آسانی سے ہوسکے (اتنا) قرآن پڑھ لیا کرو، اس نے جانا کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوتے
ہیں اور بعض خدا کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش میں ملک میں سفر کرتے ہیں[3] اور بعض خدا کی راہ میں لڑتے ہیں، تو جتنا
آسانی سے ہوسکے اتنا پڑھ لیا کرو[4] اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور خدا کو نیک (اور
خلوص نیت سے) قرض دیتے رہو[5] اور جو نیک عمل تم اپنے لئے آگے بھیجوگے اس کو خدا کے ہاں
بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤگے اور خدا سے بخشش مانگتے رہو بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے (۲۰)

سورۂ مدثر مکی ہے اسمیں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اے (محمدؐ) جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو[6] (۱) اٹھو اور ہدایت کرو (۲) اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو (۳) اور اپنے کپڑوں کو

ف[1] حلق میں پھنسنے والا جو نہ اندر جائے نہ باہر آئے ف[2] اس آیت کے یہ بھی معنی ہیں کہ اگر تم اس دن کو نہ مانوگے جو بچوں کو بوڑھا کردے گا تو کیونکر بچوگے؟ ف[6] یہ سورت آغاز وحی میں نازل ہوئی تھی کیونکہ حضرت صلعم وجہ خوف وحی کپڑا اوڑھ لیتے تھے، اس لئے مدثر سے خطاب فرمایا۔

موضح القرآن

[1] ہم نے اسے دوزخ کے سخت عذاب میں ڈالا، پھر کوئی محمدؐ کو نہ مانے گا اور ان کی بات کو جھوٹ جانے گا تو اسی طرح عذاب میں گرفتار ہوگا۔ [2] رات جاگنے کا حکم ایک برس رہ کر موقوف ہوا جب اگلی آیت اتری۔ [3] یعنی سوداگری کرنے کو شہر و بین جاتے ہیں [4] لینے کا بن سے لڑتے ہیں صرف دین کیواسطے ان سببوں سے طبیعت میں فکر اور تردد رہتا ہے اور رات دھیان میں نہیں رہتی تو اپنا فضل احسان کیا اور عبادت میں یاد محنت معاف کی اور حکم کیا کہ نماز میں اسی قدر قرآن پڑھو جو تم پر آسان ہو سو یہ فرض ہے اور سوا نماز کے مستحب ہے جیسے ختم قرآن کا سات دن میں، یہ کرسکے تو بیس دن میں ختم کرے اگر یہ بھی کرسکے تو مہینے میں قرآن تمام پڑھے اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو جتنا پڑھ سکے تو کم سے کم تین آیتیں قرآن شریف کی کہیں ہر روز پڑھا کرے [5] یعنی سوائے زکوٰۃ کے محتاجوں اور حقداروں کو دو

پاک رکھو (۴) اور ناپاکی سے دور رہو (۵) اور (اس نیت سے) احسان نہ کرو کہ اس سے زیادہ کے طالب ہو (۶) اور اپنے پروردگار کیلئے صبر کرو (۷) جب صور پھونکا جائیگا (۸) وہ
دن مشکل کا دن ہو گا (۹) (یعنی) کافروں پر آسان نہ ہو گا (۱۰) ہمیں اس شخص سے سمجھ لینے دو جس کو ہم نے اکیلا پیدا کیا (۱۱) اور مال کثیر دیا (۱۲) اور ہر وقت
اسکے پاس حاضر رہنے والے بیٹے دیئے (۱۳) اور ہر طرح کے سامان میں وسعت دی (۱۴) ابھی خواہش رکھتا ہے کہ اور زیادہ
دیں (۱۵) ایسا ہرگز نہیں ہوگا یہ ہماری آیتوں کا دشمن رہا ہے (۱۶) ہم اسے صعود پر چڑھائیں گے ف۱ (۱۷) اس نے فکر کیا اور تجویز کی (۱۸)
یہ مارا جائے اس نے کیسی تجویز کی (۱۹) پھر یہ مارا جائے اس نے کیسی تجویز کی (۲۰) پھر تامل کیا (۲۱) پھر تیوری چڑھائی اور
منہ بگاڑ لیا (۲۲) پھر پشت پھیر کر چلا اور (قبول حق سے) غرور کیا (۲۳) پھر کہنے لگا یہ تو جادو ہے جو (اگلوں سے) منتقل ہوتا
آیا ہے (۲۴) ف۲ (پھر بولا) یہ (خدا کا کلام نہیں بلکہ) بشر کا کلام ہے (۲۵) ہم عنقریب اسکو سقر میں داخل کریں گے (۲۶) اور تم کیا سمجھے
کہ سقر کیا ہے؟ (۲۷) (وہ آگ ہے کہ) نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑیگی (۲۸) اور بدن کو جھلس کر سیاہ کر دیگی (۲۹) اس پر انیس داروغہ ہیں (۳۰)
اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے بنائے ہیں اور ان کا شمار کافروں کی آزمائش کیلئے مقرر کیا ہے (اور) اس لیے کہ
اہل کتاب یقین کریں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہل کتاب اور مومن شک نہ لائیں اور اس لیے کہ جن
لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور (جو) کافر (ہیں) کہیں کہ اس مثال (کے بیان کرنے) سے خدا کا مقصود کیا
ہے؟ اسی طرح خدا جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور تمہارے پروردگار کے
لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور یہ تو بنی آدم کیلئے نصیحت ہے (۳۱) ہاں ہاں (ہمیں) چاند کی قسم (۳۲)
اور رات کی جب پیٹھ پھیرنے لگے (۳۳) اور صبح کی جب روشن ہو (۳۴) کہ وہ (آگ) ایک بہت بڑی (آفت) ہے (۳۵)
(اور) بنی آدم کیلئے موجب خوف (۳۶) جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہنا چاہے (۳۷) ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے

ف۱ صعود دوزخ میں ایک پہاڑ ہے جس پر کافر کو چڑھا کر نیچے گرا دیا کریں گے۔ بعض نے کہا کہ صعود دوزخ میں ایک بہت بڑا پتھر ہے جس پر کافر کو منہ کے بل گھسیٹیں گے کسی نے کہا کہ صعود جہنم میں ایک چکنا پتھر ہے جس پر کافر کو چڑھنے کیلئے مجبور کریں گے۔ ف۲ یہ آیتیں ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں یہ شخص بڑا مالدار اور قریش میں ممتاز تھا بیٹے بھی بہت سے رکھتا تھا غرض دنیا میں جو باتیں خوش قسمتی سے سمجھی جاتی ہیں سب اسکو حاصل تھیں ایک دفعہ جو حضرت کے پاس آیا تو آپنے اسے قرآن سنایا ایسا شیریں کلام سن کر پھڑک اٹھا اور بیساختہ تعریف کرنے لگا یہ بات ابوجہل کو معلوم ہوئی تو اس نے ولید کو آکر کہا کہ چچا تمہاری برادری کے لوگ تمہارے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں اس نے کہا کس لئے؟ ابوجہل نے کہا کہ تم محمد کے پاس جا کر ان کی باتیں سنتے ہو اس نے کہا قریش کو معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ دولتمند ہوں تو مجھے انکے چندہ کی کیا حاجت ہے ابوجہل نے کہا کہ اچھا تو ایسی بات کہو جس سے ثابت ہو کہ تم انکے کلام کو پسند نہیں کرتے اس نے کہا کہ میں ان کے حق میں کیا کہوں خدا کی قسم تم میں کوئی شخص مجھ سے زیادہ اشعار و قصائد کا عالم نہیں اور ان کے کلام کو ہرگز شعر نہیں کہہ سکتا ابوجہل نے کہا کہ جبتک تم ان کے بارے میں کوئی بات لوگوں کی خواہش کے مطابق تجویز نہ کروگے وہ تم سے خوش نہیں ہونگے آخر اس نے سوچ کر کہا تو یہ کہا کہ یہ سحر ہے۔

گرو ہے ۳۸ مگر داہنی طرف والے (نیک لوگ) ۳۹ (کہ وہ) باغہائے بہشت میں (ہونگے اور) پوچھتے ہونگے ۴۰
(یعنی آگ میں جلنے والے) گنہگاروں سے ۴۱ کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے ۴۲ وہ جواب دینگے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے ۴۳
اور فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے ۴۴ اور اہل باطل کے ساتھ مل کر (حق سے) انکار کرتے تھے ۴۵ اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے یہاں تک ۴۶
کہ ہمیں موت آگئی ۴۷ تو (اس حال میں) سفارش کرنیوالوں کی سفارش انکے حق میں کچھ فائدہ نہ دیگی ۴۸ انکو کیا ہوا کہ نصیحت
سے روگرداں ہو رہے ہیں ۴۹ گویا گدھے ہیں کہ بدک جاتے ہیں ۵۰ (یعنی) شیر سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں ۵۱ اصل یہ ہے کہ
ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس کھلی ہوئی کتاب آئے ۵۲ ایسا ہرگز
نہیں ہوگا حقیقت یہ ہے کہ ان کو آخرت کا خوف ہی نہیں ۵۳ کچھ شک نہیں کہ یہ نصیحت ہے ۵۴
تو جو چاہے اسے یاد رکھے ۵۵ اور یاد بھی تبھی رکھیں گے جب خدا چاہے وہی ڈرنے
کے لائق اور بخشش کا مالک ہے ۵۶ ۱ع

سورۃ قیامت مکی ہے اسمیں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہم کو روز قیامت کی قسم ۱ اور نفس لوامہ کی ف۱ (کہ سب لوگ اٹھا کر کھڑے کئے جائینگے) ۲ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ
ہم اسکی (بکھری ہوئی) ہڈیاں اکٹھی نہیں کرینگے ۳ ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اسکی پور پور درست
کریں ۴ مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خودسری کرتا جائے ۵ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا ۶ ف۲ جب آنکھیں
چندھیا جائیں ۷ اور چاند گہنا جائے ۸ اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں ۹ اس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ جاؤں ۱۰
بیشک کہیں پناہ نہیں ۱۱ اس روز تیرے پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے ۱۲ اس دن انسان کو جو (عمل) اسنے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے ہونگے سب

ف۱ انسان کا جی تین طرح کا ہے ایک جو گناہوں اور برے کاموں کیطرف مائل رہے اسکو نفس امارہ یا امارہ بالسوء کہتے ہیں دوسرا جو برائی اور قصور کے سرزد ہونے پر ملامت کرے کہ تو نے یہ حرکت کیوں کی؟ اسکو نفس لوامہ کہتے ہیں تیسرا جو نیکیوں کیطرف راغب اور برائیوں سے متنفر ہو ایسا جی بڑے چین میں رہتا ہے اور اسکو نفس مطمئنہ کہتے ہیں یہاں خدا نے نفس لوامہ کی قسم کھائی ہے ۱۲

موضح القرآن

ف۱ یعنی خدا تم ایسا ہے کہ اسی سے ڈرئے اور وہ کریم اور غفور ہے گنہگاروں کے گناہ بخشتے گا جو قرآن کے حکم کی اور پیغمبر کی متابعت کریں ان کے گناہ بخشتے گا ف۲ یعنی وہ جو اپنے تئیں ملامت کرے کہ برے کام کیوں کرتا ہو اور خدا تم کی بندگی میں کیوں کمی کرتا ہے اس نفس کی قسم کھاتا ہوں ف۳ یعنی اس بات کو ہنسی اور ٹھٹھا جانتا ہے ف۴ یعنی جو کام بھلے اور برے دنیا میں کئے تھے اور جو کچھ مال اور دولت دنیا میں چھوڑ کر مرا تھا قیامت کے دن سب ذرہ ذرہ لا کر اس کے روبرو حاضر کریں گے اور وہ سب کو پہچانے گا اور پچھتاویگا اور کچھ فائدہ نہ ہوگا ف۵ یعنی اگرچہ اپنے گناہوں کا بہانہ کرتا ہے پر اپنے گناہ کئے ہوئے جانتا ہے کہ یہ گناہ میں نے کئے ہیں ❊

❊ ❊ ❊

بتا دیئے جائیں گے (۱۳) بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہے (۱۴) اگرچہ عذر و معذرت کرتا رہے (۱۵) (اور ای محمدؐ)
وحی کے پڑھنے کیلئے اپنی زبان نہ چلایا کرو کہ اسکو جلد یاد کرلو (۱۶) اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمے ہے (۱۷)
جب ہم وحی پڑھا کریں تو تم (اسکو سنا کرو اور) پھر اسی طرح پڑھا کرو (۱۸) پھر اس (کے معانی) کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے (۱۹)
مگر (لوگو) تم دنیا کو دوست رکھتے ہو (۲۰) اور آخرت کو ترک کیئے دیتے ہو (۲۱) اس روز بہت سے منھ رونق دار ہونگے (۲۲) (اور اپنے
پروردگار کے محوِ دیدار ہونگے (۲۳) اور بہت سے منہ اس دن اداس ہونگے (۲۴) خیال کرینگے کہ ان پر مصیبت واقع ہونے کو
ہے (۲۵) دیکھو جب جان گلے تک پہنچ جائے (۲۶) اور لوگ کہنے لگیں (اسوقت) کون جھاڑ پھونک کرنیوالا ہے (۲۷)
اور اس (جاں بلب) نے سمجھا کہ اب سب سے جدائی ہے (۲۸) اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے (۲۹) اس دن
تجھ کو اپنے پروردگار کیطرف چلنا ہے (۳۰) تو اس (ناعاقبت) اندیش نے نہ تو (کلام خدا کی) تصدیق کی، نہ
نماز پڑھی (۳۱) بلکہ جھٹلایا اور منھ پھیر لیا (۳۲) پھر اپنے گھر والوں کے پاس اکڑتا ہوا چل دیا (۳۳) افسوس ہے تجھ پر
پھر افسوس ہے (۳۴) پھر افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے (۳۵) کیا انسان خیال کرتا ہے کہ یونہی چھوڑ دیا جائیگا (۳۶) کیا وہ منی کا
جو رحم میں ڈالی جاتی ہے ایک قطرہ نہ تھا (۳۷) پھر لوتھڑا ہوا پھر (خدا نے) اسکو بنایا پھر (اسکے اعضا کو) درست
کیا (۳۸) پھر اسکی دو قسمیں بنائیں (ایک) مرد اور (ایک) عورت (۳۹) کیا اس خالق کو اس بات پر قدرت نہیں کہ مردوں کو جلا اٹھائے (۴۰)

سورۂ دہر مکی ہے اسمیں اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بیشک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھی (۱) ہمنے انسان کو نطفہ مخلوط سے پیدا کیا تاکہ
اسے آزمائیں تو ہمنے اسکو سنتا دیکھتا بنایا (۲) (اور) اسے رستہ بھی دکھا دیا (اب) خواہ وہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا (۳) ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں اور

ف چونکہ مرد اور عورت دونوں کے نطفوں کے ملنے سے بچہ بنتا ہے اس لئے نطفہ مخلوط فرمایا۔

موضح القرآن

۱؎ یعنی تو خاطر جمع رکھ کہ ہم قرآن کو تیرے دل میں یاد رکھوائیں گے ۲؎ یعنی جبرئیل کی زبان پر ۳؎ کہتے ہیں کہ یہ آیت ابوجہل کے حق میں ہے ۴؎ یعنی اپنی اصل پیدائش پر غور کرے کہ میں کیا تھا ۵؎ یعنی دھیان کرو کہ جو ایسا قادر ہے کہ ایک بوند پانی سے ایسا آدمی درست پیدا کرتا ہے کہ اس خدا تعالیٰ کو اس بات کی قدرت نہیں کہ قیامت کے دن مردوں کو نیکی بدی کا حساب لینے کے لئے گوروں سے پھر جلا دے؟

طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے ④ جو نیکوکار ہیں وہ ایسی شراب[1] نوشِ جان کریں گے جس میں کافور
کی آمیزش ہوگی ⑤ یہ ایک چشمہ ہے جسمیں سے خدا کے بندے پئیں گے (اور اس میں سے) (چھوٹی چھوٹی) نہریں نکال
لیں گے[2] ⑥ یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی ہوگی خوف رکھتے ہیں ⑦
اور باوجودیکہ انکو خود طعام کی خواہش (اور حاجت) ہی فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں[3] ⑧
(اور کہتے ہیں کہ) ہم تم کو خالص خدا کیلئے کھلاتے ہیں نہ تم سے عوض کے خواستگار ہیں نہ شکرگزاری کے
(طلبگار[4]) ⑨ ہم کو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر لگتا ہے جو (چہروں کو) کریہ المنظر اور (دلوں کو) سخت (مضطر
کر دینے والا[5]) ہے ⑩ تو خدا ان کو اس دن کی سختی سے بچالے گا اور تازگی اور خوش دلی عنایت فرمائے گا ⑪ اور ان کے
صبر کے بدلے ان کو بہشت (کے باغات) اور ریشم (کے ملبوسات) عطا کریگا ⑫ انمیں وہ تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے
وہاں نہ دھوپ کی (حدت) دیکھیں گے نہ سردی کی شدت[6] ⑬ ان سے (ثمردار شاخیں اور) ان کے سائے قریب ہونگے
اور میووں کے گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے[7] ⑭ (خدام) چاندی کے باسن لئے ہوئے ان کے اردگرد پھریں گے
اور شیشے کے (نہایت شفاف) گلاس ⑮ اور شیشے بھی چاندی کے جو ٹھیک اندازے کے مطابق بنائے
گئے ہیں ⑯ اور وہاں انکو ایسی شراب (بھی) پلائی جائے گی جسمیں سونٹھ کی آمیزش ہوگی ⑰ یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے
جس کا نام سلسبیل ہے ⑱ اور ان کے پاس لڑکے آتے جاتے ہونگے جو ہمیشہ (ایک ہی حالت پر) رہیں گے جب تم ان پر نگاہ ڈالو تو خیال کرو کہ بکھرے
ہوئے موتی ہیں[8] ⑲ اور بہشت میں (جہاں) آنکھ اٹھاؤ گے کثرت سے نعمت اور عظیم (الشان) سلطنت دیکھو گے ⑳ ان (کے بدنوں) پر دیبا کے سبز
اور اطلس کے کپڑے ہونگے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار انکو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا ㉑ یہ تمہارا

[1] کاس ساغر شراب کو بھی کہتے ہیں اور اس کا اطلاق نفس شراب پر بھی ہوتا ہے اسی لئے یہاں ہم نے اس کا ترجمہ شراب کیا ہے !

موضح القرآن

[2] یعنے بہشت کے رہنے والے اس چشمے سے نالی کو جہاں چاہیں گے لیجا دیں گے۔
[3] یعنی بے غرض کھلاتے ہیں
[4] یعنی ہماری غرض اس کھلانے سے یہ نہیں کہ تم ہمارا احسان مانو، یا ہمیں کچھ اس کا بدلہ دو
[5] یعنی اس دن کا عذاب دیکھ کر سب کے ہوش و حواس جاتے رہیں گے
[6] یعنی بہشت کی ہوائیں بہت خوش آیند ہوں گی
[7] یعنی جب چاہیں گے بہشتی توڑے اور کوئی منع نہ کرے۔
[8] یعنی غلمانوں کا ایسا حسن اور صورت ہو گی جیسے موتی کے دانے ہیں آبداری میں

صلہ ہے اور تمہاری کوشش (خدا کے ہاں) مقبول ہوئی ۲۲ (اے محمدؐ) ہم نے تم پر قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا
ہی ہے[1] ۲۳ تو اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق صبر کیئے رہو اور اُن لوگوں میں سے کسی بدعمل اور ناشکرے کا کہنا نہ مانو[2] ۲۴ اور
صبح و شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو[3] ۲۵ اور رات کو بڑی رات تک سجدے کرو[4] اور اسکی پاکی بیان کرتے رہو ۲۶
یہ لوگ دنیا کو دوست رکھتے ہیں اور (قیامت کے) بھاری دن کو پس پشت چھوڑ دیتے ہیں ۲۷ ہم نے ان کو پیدا
کیا اور انکے مفاصل کو مضبوط بنایا اور اگر ہم چاہیں تو ان کے بدلے انہی کیطرح اور لوگ لے آئیں[5] ۲۸ یہ تو نصیحت ہے
سو جو چاہے اپنے پروردگار کیطرف پہنچنے کا راستہ اختیار کرے ۲۹ اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر جو خدا کو منظور ہو بیشک خدا
جاننے والا حکمت والا ہے ۳۰ جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کیلئے اسنے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۳۱

سورۂ مرسلات مکی ہے اسمیں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہواؤں کی قسم، جو نرم نرم چلتی ہیں ۱ پھر زور پکڑ کر جھکڑ ہو جاتی ہیں ۲ اور (بادلوں کو)
پھاڑ کر پھیلا دیتی ہیں ۳ پھر ان کو پھاڑ کر جدا جدا کر دیتی ہیں ۴ پھر فرشتوں کی قسم، جو
وحی لاتے ہیں ۵ کہ عذر (رفع) کر دیا جائے یا ڈر سنا دیا جائے ۶ کہ جس بات کا تم سے
وعدہ کیا جاتا ہے وہ ہو کر رہے گی[6] ۷ جب تاروں کی چمک جاتی رہے ۸ اور جب آسمان
پھٹ جائے ۹ اور جب پہاڑ اُڑے اُڑے پھریں ۱۰ اور جب پیغمبر فراہم کیئے جائیں ۱۱ بھلا
(ان امور میں) تاخیر کس دن کے لئے کی گئی؟ ۱۲ فیصلے کے دن کے لئے ۱۳ اور تمہیں
کیا خبر کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ ۱۴ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۱۵

موضح القرآن

۱ یعنی سہج سہج، سورۃ سورۃ جدا جدا، اور آیت آیت۔

۲ یعنی جو تیرے پروردگار نے فرمایا ہے وہی کر اور کسی اور کا کہا نہ مان۔

۳ یعنی ہمیشہ خدا تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو۔

۴ یعنی تہجد کی نماز پڑھو۔

۵ یعنی اگر ہم چاہیں تو ان سب لوگوں کو غارت اور نابود کر کے ایسی خلقت پیدا کریں کہ وہ سب ہمارے حکم بجا لائیں، ہمارے پیغمبرؐ کی اطاعت کریں۔

۶ یعنی جو مقرر کیا ہے وہ لازم ہو کر رہیگا کسی طرح ٹلے گا نہیں یعنی قیامت کے دن سب کو گوروں سے اٹھا کر حساب لینا مقرر ہے۔

کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا (١٦) پھر ان پچھلوں کو بھی ان کے پیچھے بھیجدیتے ہیں[1]؛ (١٧)
ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں؛ (١٨) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے؛ (١٩) کیا ہم نے تم کو حقیر پانی
سے پیدا نہیں کیا؟؛ (٢٠) (پہلے) اس کو ایک محفوظ جگہ میں رکھا؛ (٢١) ایک معیّن وقت تک[2]؛ (٢٢) پھر اندازہ مقرر کیا
اور ہم کیا ہی خوب اندازہ مقرر کرنیوالے ہیں (٢٣) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے؛ (٢۴) کیا ہم نے زمین کو
سمیٹنے والی نہیں بنایا[3]؟ (لعنی) زندوں اور مُردوں کو (بنایا) (٢٥) اور اس پر اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے اور تم (٢٦)
لوگوں کو میٹھا پانی پلایا؛ (٢٧) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے؛ (٢٨) جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب)
اس کی طرف چلو[4]؛ (لعنی) (٢٩) اس سائے کیطرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں؛ (٣٠) نہ ٹھنڈی چھاؤں اور نہ لپٹ
سے بچاؤ؛ (٣١) اس سے (آگ کی اتنی اتنی بڑی) چنگاریاں اڑتی ہیں جیسے محل؛ (٣٢) گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں؛ (٣٣) اس
دن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہے؛ (٣۴) یہ وہ دن ہے کہ (لوگ) اب تک نہ ہلا سکیں گے[5]؛ (٣٥) اور نہ انکو اجازت دیجائیگی کہ عذر کرسکیں (٣٦)
اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے؛ (٣٧) یہی فیصلے کا دن ہے (جسمیں) ہم نے تم کو اور پہلے لوگوں کو جمع کیا ہے؛ (٣٨) اگر تمکو
کوئی داؤں آتا ہو تو مجھ سے کرلو؛ (٣٩) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے؛ (۴٠) بیشک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہونگے؛ (۴١) اور
میووں میں جو انکو مرغوب ہوں[6]؛ (۴٢) جو عمل تم کرتے رہے تھے ان کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو؛ (۴٣) ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا
کرتے ہیں؛ (۴۴) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی؛ (۴٥) (اے جھٹلانیوالو) تم کسی قدر کھالو اور فائدے اٹھالو، تم
بے شک گنہگار ہو[7]؛ (۴٦) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے؛ (۴٧) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (خدا کے آگے) جھکو
تو نہیں جھکتے[8]؛ (۴٨) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے؛ (۴٩) اب اسکے بعد یہ کونسی بات پر ایمان لائیں گے[9]؛ (٥٠)

مُوضح القرآن

[1] لعنی اس وقت کے کافروں کو بھی ان ہی کا سا حال کریں گے
[2] لعنی بچہ پیدا ہونے کے وقت تک۔ [3] لعنی سمیٹنے والی زندوں کو اور مُردوں، لعنی جیتوں کو اپنے اوپر اور مردوں کو اپنے اندر رکھتی ہے؛
[4] لعنی دوزخ کیطرف چلو اور دیکھو کہ سچ ہے یا جھوٹ
[5] لعنی یہ وہ دن ہے کہ کافر بول نہیں سکتے، جیسے دنیا میں باتیں بناتے تھے اور ان کو پروانگی اور رخصت نہیں کہ اپنی تقصیر بخشوا سکیں؛
[6] لعنی جو میوہ چاہیں گے اسی وقت موجود ہوگا [7] لعنی دنیا میں تو اے کافرو! اچھے طعام کھالو، بیشک تم پر بڑے عذاب ہوں گے؛
[8] لعنی جب ان کو کہتے ہیں کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے؛
[9] لعنی قرآن سے کون سی بات بہتر ہوگی کہ اسے سن کر ایمان لائیں گے؟؛

سورۂ نبأ مکی ہے اسمیں چالیس — شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — آیتیں اور دو رکوع ہیں

(یہ) لوگ کس چیز کی نسبت پوچھتے ہیں؟[1] (۱) (کیا) بڑی خبر کی نسبت؟ (۲) جس میں اختلاف
کر رہے ہیں (۳) دیکھو یہ عنقریب جان لیں گے (۴) پھر دیکھو یہ عنقریب جان لیں گے (۵) کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ (۶) اور
پہاڑوں کو (اسکی) میخیں (نہیں ٹھیرایا؟)[2] (۷) (بیشک بنایا) اور تمکو جوڑا جوڑا بھی پیدا کیا[3] (۸) اور نیند کو تمہارے لئے (موجب) آرام
بنایا (۹) اور رات کو پردہ مقرر کیا (۱۰) اور دن کو معاش (کا وقت) قرار دیا (۱۱) اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے[4] (۱۲)
اور (آفتاب کا) روشن چراغ بنایا (۱۳) اور نچڑتے بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا (۱۴) تاکہ اس سے اناج
اور سبزہ پیدا کریں (۱۵) اور گھنے گھنے باغ (۱۶) بے شک فیصلہ کا دن مقرر ہے (۱۷) جس دن صور پھونکا
جائے گا تو تم لوگ غٹ کے غٹ آموجود ہو گے (۱۸) اور آسمان کھولا جائے گا تو (اس میں)
دروازے ہو جائیں گے (۱۹) اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو کر رہ جائیں گے (۲۰) بیشک دوزخ گھات
میں ہے (۲۱) (یعنی) سرکشوں کا وہی ٹھکانا ہے (۲۲) اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے[4] (۲۳) وہاں نہ ٹھنڈک کا
مزا چکھیں گے نہ (کچھ) پینا (نصیب ہوگا) (۲۴) مگر گرم پانی اور بہتی پیپ (۲۵) (یہ) بدلہ ہے پورا پورا (۲۶) یہ لوگ حساب
(آخرت) کی امید ہی نہیں رکھتے تھے (۲۷) اور ہماری آیتوں کو جھوٹ سمجھ کر جھٹلاتے رہتے تھے (۲۸) اور ہم نے ہر چیز
کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے (۲۹) سو (اب) مزا چکھو ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے (۳۰) بیشک پرہیزگاروں
کیلئے کامیابی ہے (۳۱) (یعنی) باغ اور انگور (۳۲) اور ہم عمر نوجوان عورتیں (۳۳) اور شراب کے چھلکتے ہوئے گلاس (۳۴) وہاں نہ بیہودہ
بات سنیں گے نہ جھوٹ (خرافات) (۳۵) یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہے انعام کثیر[5] (۳۶)

موضح القرآن

[1] جب حضرت پیغمبر صلعم نے مکہ کے لوگوں کے آگے قرآن پڑھا تو فرمایا کہ دین اسلام کو قبول کرو اور بتوں کا پوجنا چھوڑ دو، اور ڈرایا کہ قیامت کے دن خدا تم سبکو نیکی بدی کا حساب لینے کیلئے گوروں سے اٹھائیگا، پھر جو کوئی دنیا میں میرا کہنا نہ مانے گا اس پر قیامت کو بڑا عذاب ہوگا یہ بات مکہ کے لوگوں نے سن کر تعجب کیا اور قیامت کے بارے میں سوالات کرنے لگے اس سورت میں اسی طرف اشارہ ہے [2] تاکہ زمین کانپے اور تھرتھرائے نہیں [3] جس سے تمہاری اولاد پیدا ہوتی ہے [4] کہتے ہیں کہ احقاب چالیس ہیں، ہر حقبہ ستر خریف کا ہے اور ہر خریف سات سو برس کا ہے اور ہر برس تین سو ساٹھ دن کا اور ہر دن ہزار برس دنیا کا الغرض کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے [5] یعنی جو نیکیاں دنیا میں کی تھیں ان کا بدلہ بہشت کی یہ نعمتیں ہیں حق تعالیٰ نے یہ حساب سے گن کر اپنے فضل سے دیں۔

وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو اُن دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا ۳۷ جس دن روح (الامین)
اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہونگے تو کوئی بول نہ سکیگا مگر جسکو (خدائے) رحمٰن اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو ۳۸ یہ دن
برحق ہے پس جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانا بنائے ۳۹ ہمنے تمکو عذاب سے جو عنقریب آنیوالا ہے آگاہ کر دیا ہے جس دن
ہر شخص ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہونگے دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا ۴۰

سورۂ نازعات مکی ہے اسمیں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں
شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ان (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر کھینچ لیتے ہیں ۱ اور ان کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں ۲ اور انکی جو تیرتے پھرتے ہیں ۳ پھر
لپک کر آگے بڑھتے ہیں ۴ پھر (دنیا کے) کاموں کا انتظام کرتے ہیں ۵ (کہ وہ دن آکر رہیگا) جس دن زمین کو بھونچال آئیگا ۶ پھر اسکے
پیچھے اور (بھونچال) آئیگا ۷ اس دن (لوگوں) کے دل خائف ہو رہے ہونگے ۸ اور آنکھیں جھکی ہوئی ۹ (کافر)
کہتے ہیں کیا ہم الٹے پاؤں پھر لوٹیں گے ۱۰ بھلا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہوجائیں گے (تو پھر زندہ کئے جائیں گے) ۱۱ کہتے ہیں
کہ یہ لوٹنا تو (موجبِ) زیان ہے ۱۲ وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی ۱۳ اس وقت وہ (سب) میدان (حشر) میں آجمع
ہونگے ۱۴ بھلا تم کو موسیٰ کی حکایت پہنچی ہے ۱۵ جب ان کے پروردگار نے ان کو پاک میدان (یعنی) طویٰ میں پکارا ۱۶
(اور حکم دیا) کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو رہا ہے ۱۷ اور (اس سے) کہو کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہوجائے ۱۸ اور میں تجھے
تیرے پروردگار کا رستہ بتاؤں تاکہ تجھ کو خوف (پیدا) ہو ۱۹ غرض انہوں نے اسکو بڑی نشانی دکھائی ۲۰ اس نے جھٹلایا اور
نہ مانا ۲۱ پھر لوٹ گیا اور تدبیریں کرنے لگا ۲۲ اور (لوگوں کو) اکٹھا کیا اور پکارا ۲۳ کہنے لگا کہ تمہارا سب سے بڑا مالک میں ہوں ۲۴
تو خدا نے اسکو دنیا اور آخرت (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا ۲۵ جو شخص (خدا سے) ڈر رکھتا ہے اس کیلئے اس (قصے) میں عبرت ہے ۲۶ بھلا تمہارا بنانا

ف جن چیزوں کی یہ صفات بیان کی گئی ہیں ان کی نسبت جمہور کا قول ہے کہ وہ فرشتے ہیں اسی لئے ہمنے ترجمے میں فرشتوں کا لفظ بڑھا دیا ہے ڈوب کر کھینچ لینے سے مراد نزاع ارواح ہے کسی کی روح کو مشکل سے نکالتے ہیں اور کسی کی روح کو آسانی سے گویا بند کھول دیتے ہیں۔

موضح القرآن

لے یعنی جو دنیا میں کام کئے ہیں سب ذرہ ذرہ اس کے آگے آئیں گے ۲ے جب حضرت اسرافیلؑ پہلی قرنا پھونکیں گے تب ساری زمین کانپے گی اور جو آدمی اس وقت زندہ ہونگے سب مرجائیں گے ۳ے یعنی جب اسرافیلؑ دوسری بار پھونکیں گے ۴ے یعنی اسرافیلؑ کا ایک بار کا پھونکنا ہے یعنے اس کے پھونکتے ہی سے سب مردے زندہ ہو کر فی الفور قیامت کے میدان میں حاضر ہوجائینگے

آسان ہی یا آسمان کا؟ اسی نے اسکو بنایا ۲۷ اسکی چھت کو اونچا کیا لہ پھر اسی برابر کر دیا ۲۸ لہ اور اسی نے رات کو تاریک بنایا
اور (دن کو) دھوپ نکالی ۲۹ اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا ۳۰ اسی نے اس میں سے اس کا پانی نکالا اور چارا اگایا ۳۱ اور اس پر
پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا ۳۲ یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کیلئے کیا ۳۳ تو جب بڑی آفت آئیگی ۳۴ اسدن انسان
اپنے کاموں کو یاد کریگا ۳۵ اور دوزخ دیکھنے والے کیسامنے نکال کر رکھدی جائیگی ۳۶ تو جس نے سرکشی کی ۳۷ اور دنیا کی زندگی کو
مقدم سمجھا ۳۸ اس کا ٹھکانا دوزخ ہی ۳۹ اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونیسے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے
روکتا رہا ۴۰ اس کا ٹھکانا بہشت ہے ۴۱ (اے پیغمبر لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ ۴۲
سو تم اسکے ذکر سے کس فکر میں ہو؟ ۴۳ اس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگار ہی کو معلوم ہی ۴۴ جو شخص اس سے
ڈر رکھتا ہی تم تو اسی کو ڈر سنانے والے ہو ۴۵ جب وہ اسکو دیکھیں گے (تو ایسا خیال کرینگے) کہ گویا (دنیا میں صرف) ایک شام یا صبح رہی تھے ۴۶

سورۂ عبس مکی ہی اسمیں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہی

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(محمد مصطفےٰ) ترش رو ہوئے اور منہ پھیر بیٹھے ۱ کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا ۲ اور تمکو کیا خبر شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا ۳
یا سوچتا تو سمجھانا اسے فائدہ دیتا ۴ جو پروا نہیں کرتا ۵ اسکی طرف تو تم توجہ کرتے ہو ۶ حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو تم پر کچھ (الزام)
نہیں ۷ اور جو تمہارے پاس دوڑتا ہوا آیا ۸ اور (خدا سے) ڈرتا ہی ۹ اس سے تم بےرخی کرتے ہو ۱۰ دیکھو یہ (قرآن) نصیحت ہے ۱۱ پس جو
چاہی اسے یاد رکھے ۱۲ قابلِ ادب ورقوں میں (لکھا ہوا) ۱۳ جو بلند مقام پر رکھے ہوئے (اور) پاک ہیں ۱۴ (ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ۱۵ جو سردار
اور نیکوکار ہیں ۱۶ انسان ہلاک ہو جائے کیسا ناشکرا ہی ۱۷ اسے (خدا نے) کس چیز سے بنایا؟ ۱۸ نطفے سے بنایا پھر اس کا
اندازہ مقرر کیا ۱۹ پھر اس کیلئے رستہ آسان کر دیا ۲۰ پھر اسکو موت دی پھر قبر میں دفن کرایا ۲۱ پھر جب چاہیگا اسے اٹھا کھڑا کریگا ۲۲

ف حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا عتبہ بن ابی ربیعہ اور ابوجہل بن ہشام اور عباس بن عبدالمطلب سے بڑی توجہ سے باتیں کر رہے تھے کیونکہ آپ دل سے چاہتے تھے کہ وہ اسلام لے آئیں اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم جو آنکھوں سے معذور تھے آئے اور حضرت سے کہنے لگے کہ مجھکو قرآن سنایئے اور جو کچھ آپکو خدا نے سکھایا ہے وہ مجھے سکھائیے آپنے اس حالت میں اس کی بات کو پسند نہ فرمایا اور چین بجبیں ہو کر اسکی طرف سے منہ پھیر لیا اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ۔

موضح القرآن

لہ یعنی آسمان کو زمین سے بہت بلند کیا لہ یعنی پھر آسمانوں کو اس طرح برابر اور درست کیا کہ انمیں کہیں کمی اور دراڑ اور عیب نہ رہا لہ یعنی رات اور دن اور آسمان اور زمین اور پانی اور گھاس لہ یعنی قیامت ۵ یعنی اعمالنامہ اپنا دیکھ کر سب کیا ہوا اپنا یاد آ جائیگا لہ یعنی قیامت کے دن کے ڈر سے لہ یعنی جو گناہ جی چاہا سو کیا لہ یعنی جب گناہ کرنے کے سب اسباب موجود ہیں اور کوئی منع کرنیوالا اور دیکھنے والا بھی موجود نہو اور کسی کا ڈر بھی نہو اسوقت جو اپنے تئیں گناہ سے بچا کر رکھے وہ بیشک بہشتی ہے ۹ یعنی اس بات کی آرزو نہ کرو یہ بات بتائی نہیں جائیگی لہ یعنی اس دن کے ہول اور ڈر سے سب بھول جائینگے اور جانیں گے کہ کوئی ایک شام یا صبح ہی وہاں رہے تھے (بقیہ صفحہ ۴۷۴ پر)

پھر شک نہیں کہ خدا نے اسے جو حکم دیا اس نے اس پر عمل نہ کیا (۲۳) تو انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے (۲۴)
بیشک ہم ہی نے پانی برسایا (۲۵) پھر ہم ہی نے زمین کو چیرا پھاڑا (۲۶) پھر ہم ہی نے اسمیں اناج اگایا (۲۷) اور انگور اور ترکاری (۲۸) اور زیتون
اور کھجوریں (۲۹) اور گھنے گھنے باغ (۳۰) اور میوے اور چارا (۳۱) (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے چارپایوں کیلئے بنایا (۳۲) تو جب (قیامت کا) غل مچیگا (۳۳)
اس دن بھائی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا (۳۴) اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے (۳۵) اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے (۳۶) ہر شخص اس روز
ایک فکر میں ہوگا جو اسے (مصروفیت کیلئے) بس کریگا (۳۷) اور کتنے منہ اس روز چمک رہے ہوں گے (۳۸) خنداں و شاداں (یہ مومنان نیکوکار ہیں) (۳۹)
اور کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہوگی (۴۰) (اور) سیاہی چڑھ رہی ہوگی (۴۱) یہ کفار بدکردار ہیں (۴۲)

سورۃ تکویر مکی ہے اسمیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — انتیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع

جب سورج لپیٹ لیا جائیگا (۱) اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے (۲) اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے (۳) اور جب بیانے والی اونٹنیاں بیکار
ہو جائیں گی (۴) اور جب وحشی جانور اکٹھے ہو جائیں گے (۵) اور جب دریا آگ ہو جائیں گے (۶) اور جب روحیں (بدنوں سے) ملا دی جائیں گی (۷)
اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفنا دی گئی ہو پوچھا جائیگا (۸) کہ وہ کس گناہ پر ماری گئی (۹) اور جب (عملوں کے) دفتر کھولے
جائیں گے (۱۰) اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائیگی (۱۱) اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائیگی (۱۲) اور جب بہشت قریب لائی
جائیگی (۱۳) تب ہر شخص معلوم کر لیگا کہ وہ کیا لیکر آیا ہے (۱۴) ہمکو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں (۱۵) (اور) جو سیر کرتے اور غائب
ہو جاتے ہیں (۱۶) اور رات کی قسم جب ختم ہونے لگتی ہے (۱۷) اور صبح کی قسم جب نمودار ہوتی ہے (۱۸) کہ بیشک یہ (قرآن) فرشتہ عالی مقام کی زبان
کا پیغام ہے (۱۹) جو صاحب قوت مالک عرش کے ہاں اونچے درجے والا ہے (۲۰) سردار اور امانتدار ہے (۲۱) اور (مکہ والو) تمہارے رفیق (یعنی محمد)
دیوانے نہیں ہیں (۲۲) بیشک انہوں نے اس (فرشتے) کو آسمان کے کھلے (یعنی) مشرقی کنارہ پر دیکھا ہے (۲۳) اور وہ پوشیدہ باتوں (کے ظاہر کرنے) میں

(صفحہ ۴۷۳ کا بقیہ)
ٹ یعنی قرآن لکھا ہوا بزرگ صحیفہ بلند میں فرشتوں با عظمت کے ہاتھوں میں ہر جو لوح محفوظ سے اتار لاتے ہیں۔

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)
ٹ یعنی پانی کو زمین میں داخل کیا پھر اناج کے اجزا اسمیں شامل کرکے زمین سے اگایا ۱۲

موضح القرآن

ل یعنی اس دن ایسا ہوگا جو کسی کو اپنے کسی عزیز پیارے کی خبر اور ہوش نہ رہے گا۔
ل۲ یعنی سب آدمی اپنے حال میں ایسے مشغول اور حیران ہونگے کہ سب کے احوال سے بیخبر اور بے پروا ہونگے۔
ل۳ یعنی روشنی اسکی سمٹ کر جاتی رہے گی۔
ل۴ یعنی پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ کر چلیں گے ہوا میں جیسے گرد اور غبار۔
ل۵ یعنی جس وقت ہر شخص اپنے نیک عملوں کا اچھا بدلا دیکھیگا تو نیک کام کرنیوالا پچھتائیگا کہ بھلائی زیادہ کیوں نہ کی کہ نہیں تو زیادہ ملتیں اور بدی کرنیوالا پچھتائیگا کہ ایسے کام کیوں کئے جن کا بدلہ ایسا عذاب ملا۔
ل۶ یعنی جبرئیل خدا تعالی کے پاس سے لاکر حضرت محمد کو سناتے ہیں
ل۷ یعنی حضرت جبرئیل زور آور ہیں اور خدا اللہ کے پاس انکی بڑی عزت ہے۔
ل۸ یعنی سب فرشتوں کے تابع فرمان ہیں اور خدا تعالی کا پیغام پورا پہنچاتے ہیں

بخیل نہیں (۲۴) اور یہ شیطان مردود کا کلام نہیں (۲۵) پھر تم کدھر جا رہے ہو (۲۶) یہ تو جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے (۲۷) (یعنی) اسکے لئے
جو تم میں سے سیدھی چال چلنا چاہے (۲۸) اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے، مگر وہی جو خدائے رب العٰلمین چاہے (۲۹)

سورۃ انفطار مکی ہے اس میں انیس آیتیں ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب آسمان پھٹ جائیگا (۱) اور جب تارے جھڑ پڑیں گے (۲) اور جب دریا بہ (کر ایک دوسرے میں مل) جائیں گے (۳)
اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی (۴) تب ہر شخص معلوم کر لیگا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا
تھا (۵) اے انسان تجھکو اپنے پروردگار کرم گستر کے باب میں کس چیز نے دھوکا دیا (۶) (وہی تو ہے) جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اعضا
کو) ٹھیک کیا اور (تیری قامت کو) معتدل رکھا (۷) اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا (۸) مگر ہیہات تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو (۹)
حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں (۱۰) عالی قدر (تمہاری باتوں کے) لکھنے والے (۱۱) جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں (۱۲) بیشک نیکوکار نعمتوں کی (بہشت)
میں ہونگے (۱۳) اور بدکردار دوزخ میں (۱۴) (یعنی) جزا کے دن اسمیں داخل ہونگے (۱۵) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (۱۶) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا
کا دن کیسا ہے؟ (۱۷) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (۱۸) جس روز کوئی کسی کا کچھ بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز صرف خدا ہی کا ہوگا (۱۹)

سورۃ تطفیف مکی ہے اسمیں چھتیس آیتیں ہیں

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ناپ اور تول میں کمی کرنیوالوں کے لئے خرابی ہے (۱) جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں (۲) اور جب
ان کو ناپ کر یا تول کر دیں، تو کم دیں (۳) کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے (۴) (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں (۵)
جس دن (تمام) لوگ رب العٰلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (۶) سن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال سجین میں ہیں (۷) اور تم
کیا جانتے ہو کہ سجین کیا چیز ہے؟ (۸) ایک دفتر ہے لکھا ہوا (۹) اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے (۱۰)

موضح القرآن

۱ یعنی خدا تم کو نہیں جو کچھ بھیجا ہے اسکو سب کہتے ہیں اور سکھاتے ہیں اور سناتے ہیں، ۲ یعنی ایسی سچی بات جو کہ کلام الٰہی ہے اس سے کیوں منہ پھیرتے ہو اسے کیوں نہیں مانتے ہو؟ ۳ یعنی جب تک خدائے تعالیٰ نہ چاہے ہرگز دین اسلام کی راہ چلوگے اس کے فضل سے اور اسکی توفیق سے نیک کام تم سے ہوتے ہیں یہ سمجھو اور شکر خدا تعالیٰ کا بجالاؤ ۴ یعنی سب دریا مل کر ایک ہو کر بہیں گے ۵ یعنی جو مال اور دولت دنیا میں چھوڑ مرا ہے اور زندگی میں جو نیک بد کام کئے ہیں سب اسوقت اس کے آگے لا دھریں گے ۶ یعنے تو جو اپنے رب کرم کرنیوالے کا حکم نہیں مانتا تو کس چیز نے تجھے فریب دیا ہے ۷ یعنے ٹھیک کیا بدن میں برابر کیا خصلت میں ۸ یعنی خدا تم جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا عذاب کریگا کوئی بول نہ سکے گا ۹ کہتے ہیں کہ مکہ کے لوگ اناج کے ناپ اور تول میں چوری اور دغا کرتے تھے اور بعضوں نے دو پیمانے بنا رکھے تھے ایک بڑا دوسرا چھوٹا یعنی لینے کے وقت بڑے پیمانے سے ناپتے اور دیتے وقت چھوٹے پیمانے سے ناپ کر دیتے تھے ان کے حق میں اول کی آیتیں اس سورۃ کی اتریں ۱۰ یعنی کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ قیامت کو حساب دینے کو اٹھیں گے،

(یعنی) جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں (۱۱) اور اسکو جھٹلاتا وہی ہے جو حد سے نکل جانیوالا گنہگار ہے (۱۲) جب اس کو
ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں (۱۳) دیکھو یہ جو (اعمالِ بد) کرتے ہیں ان کا ان کے
دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے[۱] (۱۴) بیشک یہ لوگ اس روز اپنے پروردگار (کے دیدار) سے اوٹ میں ہوں گے[۲] (۱۵) پھر دوزخ میں
جا داخل ہوں گے (۱۶) پھر ان سے کہا جائیگا کہ یہ وہی چیز ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے (۱۷) (یہ بھی) سن رکھو کہ نیکوکاروں
کے اعمال علیین میں ہیں (۱۸) اور تم کو کیا معلوم کہ علیین کیا چیز ہے؟ (۱۹) ایک دفتر ہے لکھا ہوا (۲۰) جس کے پاس مقرب
(فرشتے) حاضر رہتے ہیں[۳] (۲۱) بے شک نیک لوگ چین میں ہونگے (۲۲) تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کرینگے (۲۳) تم انکے چہروں ہی
سے راحت کی تازگی معلوم کر لوگے (۲۴) ان کو خالص شراب سر بمہر پلائی جائے گی (۲۵) جسکی مہر مشک کی ہوگی تو نعمتوں کے شائقین کو
چاہیئے کہ اسی سے رغبت کریں[۴] (۲۶) اور اسمیں تسنیم (کے پانی) کی آمیزش ہوگی[۵] (۲۷) وہ ایک چشمہ ہے جسمیں سے (خدا کے) مقرب پئیں گے (۲۸) جو
گنہگار (یعنی کفار) ہیں وہ (دنیا میں) مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے[۶] (۲۹) اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے (۳۰) اور
جب اپنے گھر کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے (۳۱) اور جب ان (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو گمراہ ہیں (۳۲) حالانکہ وہ ان پر نگران
بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے[۷] (۳۳) تو آج مومن کافروں سے ہنسی کرینگے (۳۴) (اور) تختوں پر (بیٹھے ہوئے) ان کا حال دیکھ
رہے ہوں گے (۳۵) تو کافروں کو ان کے عملوں کا (پورا پورا) بدلہ مل گیا (۳۶)

سورۂ انشقاق مکی ہے اس میں پچیس آیتیں ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب آسمان پھٹ جائے گا (۱) اور اپنے پروردگار کا فرمان بجا لائے گا اور اسے واجب بھی یہی ہے (۲) اور جب
زمین ہموار کر دی جائے گی (۳) اور جو کچھ اسمیں ہے اسے نکال کر باہر ڈال دیگی اور (بالکل) خالی ہو جائے گی (۴)

موضح القرآن

[۱] یعنی گناہوں کے سبب انکے دل سیاہ ہو گئے ہیں اور وہ قرآن کی کیفیت کو نہیں معلوم کرتے اور اسکے معانی کیطرف غور نہیں کرتے، احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے تو ایک سیاہ نقطہ اس کے دل پر پیدا ہوتا ہے اسی طرح ہوتے ہوتے اس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا [۲] یعنی قیامت کے دن انکو خدا تعالیٰ کا دیدار نصیب نہ ہوگا [۳] یعنی فرشتے اس دفتر کو اچھی طرح رکھتے ہیں [۴] یعنی چاہیئے کہ ایسے کام کریں جن سے اس شراب کے پینے کے لائق ہو جائیں [۵] تسنیم ایک ندی ہے بہشت میں کہ بہتی ہے اس ندی کا پانی قرب خداوندی میں جگہ پانیوالے [۶] یعنی غریب مومنوں کا حال تباہ دیکھ کر کافر دولتمند ہنستے تھے [۷] یعنی کافروں کو کیا خبر ہے کہ مسلمان گمراہ ہیں یا سیدھی راہ پر ہیں؟

اور اپنے پروردگار کے ارشاد کی تعمیل کریگی اور اس کو لازم بھی یہی ہے (تو قیامت قائم ہو جائیگی) (٥) ای انسان! تو اپنے
پروردگار کی طرف (پہنچنے میں) خوب کوشش کرتا ہے سو اس سے جا ملے گا (٦) تو جس کا نامۂ (اعمال) اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا (٧)
اس سے حساب آسان لیا جائیگا (٨) اور وہ اپنے گھر والوں میں خوش خوش آئیگا (٩) اور جس کا نامۂ (اعمال) اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائیگا (١٠)
وہ موت کو پکاریگا (١١) اور دوزخ میں داخل ہوگا (١٢) یہ اپنے اہل (و عیال) میں مست رہتا تھا (١٣) اور خیال کرتا تھا کہ (خدا کی طرف)
پھر کر نہ جائیگا (١٤) ہاں ہاں اس کا پروردگار اسکو دیکھ رہا تھا (١٥) ہمیں شام کی سرخی کی قسم (١٦) اور رات کی اور جن چیزوں کو وہ اکٹھا
کر لیتی ہے انکی (١٧) اور چاند کی جب کامل ہو جائے (١٨) کہ تم درجہ بدرجہ (رتبۂ اعلیٰ پر) چڑھوگے (١٩) تو ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ایمان نہیں
لاتے (٢٠) اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے (٢١) بلکہ کافر جھٹلاتے ہیں (٢٢) اور خدا ان باتوں کو جو یہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں
خوب جانتا ہے (٢٣) تو ان کو دکھ دینے والے عذاب کی خبر سنا دو (٢٤) ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کیلئے بے انتہا اجر ہے (٢٥)

سورہ بروج مکی ہے اسمیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — بائیس آیتیں ہیں

آسمان کی قسم جس میں برج ہیں (١) اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے (٢) اور حاضر ہونیوالے کی اور جو اس کے پاس حاضر
کیا جائے اسکی (٣) کہ خندقوں (کے کھودنے) والے ہلاک کر دیئے گئے (٤) (یعنی) آگ (کی خندقیں) جسمیں ایندھن جھونک
رکھا تھا (٥) جبکہ وہ ان (کے کناروں) پر بیٹھے ہوتے تھے (٦) اور جو (سختیاں) اہل ایمان پر کر رہے تھے انکو سامنے
دیکھ رہے تھے (٧) انکو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب (اور) قابل
ستائش ہے (٨) وہی جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (٩) جن لوگوں نے
مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیفیں دیں اور توبہ نہ کی انکو دوزخ کا (اور) عذاب بھی ہوگا اور جلنے کا عذاب بھی ہوگا (١٠) اور جو

ف١ برجوں سے مراد کواکب یا انکی منازل ہیں، برج عرب میں محل کو کہتے ہیں تاروں کی منزلوں کا نام برج اس لئے رکھا کہ وہ گویا ان کے گھر ہیں ف٢ شاہد اور مشہود کے معنوں میں مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں بعض نے کہا کہ شاہد سے مراد لوگ ہیں جو قیامت کو حاضر ہوں گے اور مشہود سے حالات قیامت جن کا مشاہدہ کیا جائیگا بعض نے کہا کہ شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود یوم عرفہ کیونکہ جمعہ کا دن سب جگہ موجود ہوتا ہے اور عرفہ کے دن حج میں سب لوگ حاضر ہوتے ہیں کسی نے کہا شاہد عرفے کا دن ہے اور مشہود قربانی کا دن، کسی نے کہا شاہد سے مراد خدا ہے اور مشہود سے بندے کہ وہ انکے اعمال و افعال کا گواہ ہوگا بعض نے کہا کہ شاہد پیغمبر ہیں اور مشہود ان کی امتیں، بعض نے کہا کہ مشہود بنی آدم ہیں اور شاہد انکے اعضا کہ یہ ان کے اعمال کی شہادت دیں گے، بعض نے کہا کہ شاہد ملائکہ حفظہ و کاتب اعمال ہیں اور مشہود ابنائے آدم، غرض اس قسم کے بہت سے اقوال ہیں مگر راجح یہ ہے کہ شاہد جمعہ کا دن ہے اور مشہود عرفہ کا ۱۲ ف٣ کہتے ہیں کہ اگلے زمانے میں جبکہ دین میں بہت سی خرابیاں پڑ گئیں اور لوگوں میں فتنے اور فساد برپا ہو گئے تو ایک دیندار خدا پرست قوم نے الگ ایک گاؤں آباد کیا اور اسمیں رہنے سہنے اور خدا کی عبادت کرنے لگے یہاں تک کہ اس (بقیہ ۴۷۸ پر)

لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کیلئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں یہی بڑی کامیابی ہے (١١)
بیشک تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے (١٢) وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ زندہ کریگا (١٣) اور وہ بخشنے والا
اور محبت کرنیوالا ہے (١٤) عرش کا مالک بڑی شان والا ہے (١٥) جو چاہتا ہے کر دیتا ہے (١٦) بھلا تمکو لشکروں کا حال معلوم ہوا ہے (١٧) یعنی فرعون اور ثمود کا (١٨)
لیکن کافر (جان بوجھ کر) تکذیب میں (گرفتار) ہیں (١٩) اور خدا بھی انکو گرد اگرد سے گھیرے ہوئے ہے (٢٠) (یہ کتاب ہزل نہیں) بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے (٢١) لوح محفوظ میں لکھا ہوا (٢٢)

سورۂ طارق مکی ہے — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اس میں سترہ آیتیں ہیں

آسمان اور رات کو وقت آنیوالے کی قسم (١) اور تم کو کیا معلوم کہ رات کے وقت آنیوالا کیا ہے (٢) وہ تارا ہے چمکنے والا (٣) کہ کوئی
متنفس نہیں جس پر نگہبان مقرر نہیں (٤) تو انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کاہے سے پیدا ہوا ہے (٥) وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا
ہے (٦) جو پیٹھ اور سینے کے بیچ میں سے نکلتا ہے (٧) بیشک خدا اسکے اعادے (یعنی پھر پیدا کرنے) پر قادر ہے (٨) جس دن دلوں
کے بھید جانچے جائینگے (٩) تو انسان کی کچھ پیش نہ چل سکے گی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا (١٠) آسمان کی قسم
جو مینہ برساتا ہے (١١) اور زمین کی قسم جو پھٹ جاتی ہے (١٢) کہ یہ کلام (حق کو باطل سے) جدا کرنیوالا ہے (١٣)
اور بیہودہ بات نہیں (١٤) یہ لوگ تو اپنی تدبیروں میں لگ رہے ہیں (١٥) اور ہم اپنی تدبیر کر رہے ہیں (١٦) تو تم کافروں کو مہلت دو بس چند روز ہی مہلت دو (١٧)

سورہ اعلیٰ مکی ہے — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اسمیں انیس آیتیں ہیں

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو (١) جس نے (انسان کو) بنایا پھر (اسکے اعضا کو) درست کیا (٢) اور جس نے
(اس کا) اندازہ ٹھیرایا (پھر اسکو) رستہ بتایا (٣) اور جس نے چارہ اگایا (٤) پھر اسکو سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا (٥) ہم تمہیں پڑھا دینگے کہ تم فراموش
نہ کروگے (٦) مگر جو خدا چاہے وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی (٧) ہم تم کو آسان طریقے کی توفیق دینگے (٨)

(صفحہ ٤٧٧ کا بقیہ) ملک کے کافر ظالم بادشاہ کو اس حال سے اطلاع ہوئی تو اس نے ان لوگوں کو کہلا بھیجا کہ جن بتوں کو ہم پوجتے ہیں تم بھی انہی کو پوجو۔ انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرینگے کیونکہ وہی ہمارا معبود ہے۔ بادشاہ نے دھمکی دی کہ اگر ہمارے معبودوں کو نہیں پوجوگے تو میں تمہیں قتل کرا دونگا۔ اس کا کچھ اثر ان کے دل پر نہ ہوا تب اسنے خندقیں کھدوا کر انمیں آگ جلوا دی اور خود انکے کنارے پر کھڑے ہو کر ان سے کہنے لگا کہ یا تو ہمارے دین کو قبول کر دیا آگ کو اختیار کرو۔ مگر انہوں نے بتوں کو پوجنا منظور نہ کیا اور آگ میں پڑنا قبول کیا۔ یہ حال دیکھکر عورتیں اور بچے چلا اٹھے۔ دیندار شوہر اور باپ جو خدا پر ایمان رکھتے تھے انہوں نے تسلی دی کہ اس کو آگ نہ سمجھو یہ تمہارے لئے نجات ہے۔ چنانچہ سب کے سب اسمیں کود پڑے کہتے ہیں کہ آگ کے شعلے ابھی انکے جسموں تک پہنچنے نہ پائے تھے کہ خدا نے انکی روحیں قبض کر لیں اور آگ بھڑک کے بادشاہ اور اسکے اراکین میں جو کنارے کھڑے تھے جا لگی اور سب کو جلا کر خاک کر دیا ١٢

موضح القرآن

١ یعنی تیرے کام سب جمع ہوتے جاتے ہیں وہ سب تیرے کام آوینگے
٢ یعنی چودھویں رات کے چاند کی قسم
٣ یعنی ایک حال سے دوسرے حال پر ہوگے جیسے لڑکے سے جوان پھر بوڑھا پھر مرنا پھر خاک پھر قیامت کو دوبارہ زندہ ہونا

سو جہاں تک نصیحت (کے) نافع (ہونے کی امید) ہو نصیحت کرتے رہو ⑨ جو خوف رکھتا ہے وہ تو نصیحت پکڑیگا ⑩
اور (بیخوف) بدبخت پہلو تہی کریگا ⑪ جو (قیامت کو) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہوگا ⑫ پھر وہاں نہ مریگا اور نہ جئیگا ⑬ بےشک وہ مراد
کو پہنچ گیا جو پاک ہوا ⑭ اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا ⑮ مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار
کرتے ہو ⑯ حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے ⑰ یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے ⑱ (یعنی) ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں[۱] ⑲

سورۃ غاشیہ مکی ہے — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اس میں چھبیس آیتیں ہیں

بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی (یعنی قیامت کا) حال معلوم ہوا ہے ① اس روز بہت سے منہ (والے) ذلیل ہونگے ② سخت محنت کرنے
والے تھکے ماندے ③ دہکتی آگ میں داخل ہونگے ④ ایک کھولتے ہوئے چشمے کا انکو پانی پلایا جائیگا ⑤ اور خاردار جھاڑ کے
سوا ان کیلئے کوئی کھانا نہیں (ہوگا) ⑥ جو نہ فربہی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے[۲] ⑦ اور بہت سے منہ (والے) اس روز شادماں
ہونگے ⑧ اپنے اعمال (کی جزا) سے[۳] خوشدل ⑨ بہشت بریں میں ⑩ وہاں کسی طرح کی بکواس نہیں سنیں گے ⑪ اسمیں چشمے
بہ رہے ہونگے ⑫ وہاں تخت ہونگے اونچے بچھے ہوئے ⑬ اور آبخورے (قرینے سے) رکھے ہوئے ⑭ اور گاؤ تکئے قطار کی قطار لگے
ہوئے ⑮ اور نفیس مسندیں بچھی ہوئی ⑯ کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے (عجیب) پیدا کئے گئے ہیں ⑰ اور آسمان کی
طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے ⑱ اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں ⑲ اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ⑳ تو تم
نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنیوالے ہی ہو ㉑ تم ان پر داروغہ نہیں ہو ㉒ ہاں جس نے منہ پھیرا اور نہ مانا ㉓ تو خدا اسکو
بڑا عذاب دیگا ㉔ بیشک ان کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے ㉕ پھر ہم ہی کو ان سے حساب لینا ہے ㉖

سورۃ فجر مکی ہے — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — تیس آیتیں ہیں

(صفحہ ۴۷۸ کا حاشیہ)

۱ دلوں کے بھید جانچنے سے یہ مراد ہے کہ معتقدات اور خیالات ظاہر کر دئے جائیں گے اور اچھے اور برے ممیز ہو جائیں گے ۱۲

۲ یعنی اسمیں سے اناج اور درخت پھوٹ نکلتے ہیں ۱۲

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ یعنی توریت اور ابراہیمؑ کے صحیفوں میں بھی لکھا ہے دنیا سے آخرت بہتر ہے، جو کوئی اسے چاہے گا دنیا کی محبت چھوڑ دے گا

۲ یعنی اس کے کھانے سے نہ دوزخیوں کے پیٹ بھریں گے نہ موٹے ہوں گے

۳ یعنی ان لوگوں کو ان کے کاموں کا جو بدلہ ملے گا اس سے خوش اور راضی ہوں گے اور ان کے منہ خوشی سے تازے ہوں گے

فجر کی قسم (۱) اور دس راتوں کی (۲) اور جفت اور طاق کی (۳) اور رات کی جب جانے لگے (۴) اور بیشک یہ
چیزیں عقلمندوں کے نزدیک قسم کھانے کے لائق ہیں (کہ کافروں کو ضرور عذاب ہوگا) (۵) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے
عاد کیساتھ کیا کیا (۶) (جو) ارم (کہلاتے تھے اتنے) دراز قد (۷) کہ تمام ملک میں ایسے پیدا نہیں ہوئے تھے (۸) اور ثمود کیساتھ
(کیا کیا) جو وادی (قریٰ) میں پتھر تراشتے (اور گھر بناتے) تھے (۹) اور فرعون کیساتھ کیا کیا جو خیمے اور میخیں رکھتا
تھا (۱۰) یہ لوگ ملکوں میں سرکش ہو رہے تھے (۱۱) اور ان میں بہت سی خرابیاں کرتے تھے (۱۲) تو تمہارے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا نازل
کیا (۱۳) بیشک تمہارا پروردگار تاک میں ہے (۱۴) مگر انسان (عجیب مخلوق ہے کہ) جب اسکا پروردگار اسکو آزماتا ہے کہ اسے عزت
دیتا اور نعمت بخشتا ہے تو کہتا ہے کہ (آہا) میرے پروردگار نے مجھے عزت بخشی (۱۵) اور جب (دوسری طرح) آزماتا ہے کہ اس پر روزی تنگ کر دیتا
ہے تو کہتا ہے کہ (ہائے) میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا (۱۶) نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی خاطر نہیں کرتے (۱۷) اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو (۱۸) اور میراث
کے مال کو سمیٹ کر کھا جاتے ہو (۱۹) اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو (۲۰) تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائیگی (۲۱) اور تمہارا پروردگار
(جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ باندھ کر آموجود ہونگے (۲۲) اور دوزخ اس دن حاضر کی جائیگی تو انسان اس دن متنبہ ہوگا مگر (تنبہ سے) اسے فائدہ کہاں (مل سکیگا) (۲۳)
کہیگا کاش میں نے اپنی زندگی (جاودانی) کیلئے کچھ آگے بھیجا ہوتا (۲۴) تو اس دن نہ کوئی خدا کے عذاب کی طرح کا (کسی کو) عذاب دیگا (۲۵) اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑیگا (۲۶) اے
اطمینان پانیوالی روح (۲۷) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (۲۸) تو میرے (ممتاز) بندوں میں داخل ہو جا (۲۹) اور میری بہشت میں داخل ہو جا (۳۰)

سورۃ بلد مکی ہے — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اسمیں بیس آیتیں ہیں

ہمیں اس شہر (مکہ) کی قسم (۱) اور تم اسی شہر میں تو رہتے ہو (۲) اور باپ (یعنی آدمؑ) اور اسکی اولاد کی قسم (۳) کہ ہم نے انسان کو
تکلیف (کی حالت) میں (رہنے والا) بنایا ہے (۴) کیا وہ خیال رکھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پائیگا (۵) کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال برباد کیا (۶)

ف۱ دس راتوں کے تعیین میں مختلف اقوال ہیں بعض کہتے ہیں کہ ان سے عشرہ ذی الحجہ مراد ہے بعض کا قول ہے کہ عشرہ اول رمضان مراد ہے مگر کوئی دلیل ایسی نہیں کہ اس آیت سے یہی عشرت مراد ہیں ف۲ عاد دو تھے عاد اولیٰ جنکو ارم کہتے ہیں دوسرے عاد ارم حضرت ہودؑ کی امت کے لوگ تھے ارم اس کے ایک قبیلہ کا نام تھا۔ ف۳ ثمود حضرت صالحؑ کی قوم کا نام ہے یہ لوگ ایسے کاریگر تھے کہ پہاڑوں میں پتھر تراش تراش کر گھر بناتے تھے اور انمیں رہتے سہتے تھے۔ ف۴ مفسرین نے حِلّ کے معنے حلال بھی کئے ہیں اور لکھا ہے کہ خدا نے اس شہر میں مقاتلہ ہمیشہ کیلئے حرام کیا ہے مگر جناب رسول خدا صلعم کیلئے اسمیں قتل کرنا جائز کیا تھا اس بنا پر آیت کا ترجمہ یوں ہونا چاہیے کہ تمکو اس شہر میں (قتال) حلال ہے مگر ہمارے نزدیک زیادہ مناسب یہ ہے کہ حل کے معنی حال یعنی ساکن اور نازل کے جائیں اور اسی وجہ کو مدنظر ترجمہ کیا ہے کہ تم اسی شہر میں تو رہتے ہو اس صورت میں مکہ معظمہ کی دوسری فضیلتوں میں سے ایک یہ فضیلت بھی اسکی قسم کھانے کا موجب ہوگی کہ وہ حضرت خاتم النبیین کا مسکن تھا

موضح القرآن

ف۱ یعنی قسم ہر ان چیزوں کی جن کا جوڑا پیدا کیا اور قسم ہر ان چیزوں کی جن کا جوڑا پیدا نہیں۔ ف۲ یعنی بہت نافرمانی کی خدا تعالیٰ کی اور بہتوں کی نافرمانی کی۔ ف۳ یعنی سب کے چلن اور حال دیکھتا ہے کچھ اس سے چھپا نہیں۔ ف۴ کہتے ہیں کہ یہ آیت ابو الاسدین کلدہ کے حق میں ہے وہ کہتا تھا کہ میری برابری کوئی نہیں کر سکتا۔ سبب یہ کہ اسمیں اتنا زور تھا کہ اونٹ یا بھینس کی

(بقیہ صفحہ ۴۸۱ پر)

کیا اسے یہ گمان ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں (۷) بھلا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں (۸) اور
زبان اور دو ہونٹ (نہیں دیتے) (یہ چیزیں بھی دیں) (۹) اور اس کو (خیر و شر کے) دونوں رستے بھی دکھا دیئے (۱۰) مگر
وہ گھاٹی پر سے ہو کر نہ گزرا (۱۱) اور تم کیا سمجھے کہ گھاٹی کیا ہے؟ (۱۲) کسی (کی) گردن کا چھڑانا (۱۳) یا بھوک کے دن کھانا کھلانا (۱۴)
یتیم رشتہ دار کو (۱۵) یا فقیر خاکسار کو (۱۶) پھر ان لوگوں میں بھی (داخل) ہوا جو ایمان لائے اور صبر کی نصیحت
اور (لوگوں پر) شفقت کرنے کی وصیت کرتے رہے (۱۷) یہی لوگ صاحبِ سعادت ہیں (۱۸) اور
جنہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا وہ بدبخت ہیں (۱۹) یہ لوگ آگ میں بند کر دیئے جائیں گے (۲۰)

سورہ شمس مکی ہے اسمیں — **شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے** — پندرہ آیتیں ہیں

سورج کی قسم اور اسکی روشنی کی (۱) اور چاند کی جب اسکے پیچھے نکلے (۲) اور دن کی جب اسے چمکا دے (۳) اور رات کی جب اسے چھپا لے (۴) اور آسمان کی اور
اس ذات کی جس نے اسے بنایا (۵) اور زمین کی اور اسکی جس نے اسے پھیلایا (۶) اور انسان کی اور اسکی جس نے اس (کے اعضا) کو برابر کیا (۷) پھر اسکو بدکاری (سے بچنے) اور
پرہیزگاری کرنے کی سمجھ دی (۸) کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا (۹) اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا (۱۰) (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب
(پیغمبر کو) جھٹلایا (۱۱) جب ان میں سے ایک نہایت بدبخت اٹھا (۱۲) تو خدا کے پیغمبر (صالح) نے ان سے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اسکے پانی پینے کی باری سے حذر کرو (۱۳) مگر انہوں نے
پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو خدا نے انکے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا (۱۴) اور اسکو انکے بدلا لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں (۱۵)

سورۃ لیل مکی ہے اسمیں — **شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے** — اکیس آیتیں ہیں

رات کی قسم جب (دن کو) چھپا لے (۱) اور دن کی قسم جب چمک اٹھے (۲) اور اس (ذات) کی قسم جس نے نر اور مادہ پیدا کئے (۳)
کہ تم لوگوں کی کوشش طرح طرح کی ہے (۴) تو جس نے (خدا کے رستے میں مال) دیا اور پرہیزگاری کی (۵) اور نیک بات کو سچ

(صفحہ ۴۸۰ کا بقیہ)
کھال پر اپنا پاؤں رکھتا اور کئی مزدور زور آور اس کھال کو پکڑ کر کھینچتے تو کھال کے ٹکڑے ہو جاتے پر اسکے پاؤں کے نیچے سے نہ نکلتی ۱۲

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)
لہ خدا نے حضرت صالحؑ کو ایک اونٹنی معجزے کے طور پر دی تھی جو ایک بڑے بھاری پتھر میں سے نکالی گئی تھی صالحؑ نے ان لوگوں سے کہا کہ یہ اونٹنی خدا کی ہے اسکو بری طرح ہاتھ نہ لگانا اور جو دن اسکے پانی پینے کا ہو اسمیں تعرض نہ کرنا انہوں نے یہ بات نہ مانی اور ایک نہایت بدبخت شخص جس کا نام قدار بن سالف تھا اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے اس وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا ۱۲

موضح القرآن

لہ یعنے محنت کی راہ نہ چلا اور مشکل کام نہ کیا ۔
لہ یعنے سب کچھ سمجھا دیا اس نفس کو یعنے عقل دی نیکی بدی معلوم کرنے کی ۔
لہ یعنے ایسا کوئی نہیں جو اس کی نافرمانی کر کے اس کے عذاب سے بچ رہے اپنی قوت اور قدرت سے ۔

جانا (۶) اسکو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے (۷) اور جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا رہا (۸) اور نیک بات کو جھوٹ
سمجھا (۹) اسے سختی میں پہنچائیں گے (۱۰) اور جب وہ (دوزخ کے گڑھے میں) گریگا تو اس کا مال اسکے کچھ بھی کام نہ آئیگا (۱۱)
ہمیں تو راہ دکھا دینا ہے (۱۲) اور آخرت اور دنیا ہماری ہی چیزیں ہیں (۱۳) سو میں نے تمکو بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا (۱۴) اسمیں وہی داخل ہوگا جو بڑا
بدبخت ہے (۱۵) جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا (۱۶) اور جو بڑا پرہیزگار ہے وہ (اس سے) بچالیا جائیگا (۱۷) جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ پاک ہو (۱۸)
اور (اس لیے) نہیں (دیتا کہ) اُس پر کسی کا احسان ہے جس کا وہ بدلہ اتارتا ہے (۱۹) بلکہ اپنے خداوند اعلیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے دیتا ہے (۲۰) اور وہ عنقریب خوش ہوجائیگا (۲۱)

سورۂ ضحیٰ مکی ہے اور اسمیں گیارہ آیتیں ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

آفتاب کی روشنی کی قسم (۱) اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے (۲) کہ (اے محمدؐ) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا (۳)
اور آخرت تمہارے لیے پہلی (حالت یعنے دنیا) سے کہیں بہتر ہے (۴) اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائیگا کہ تم خوش ہوجاؤگے (۵) بھلا اس نے
تمہیں یتیم پاکر جگہ نہیں دی؟ (بیشک دی) (۶) اور رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (۷) اور تنگدست پایا تو
غنی کر دیا (۸) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (۹) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (۱۰) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا (۱۱)

سورۂ انشراح مکی ہے اور اسمیں آٹھ آیتیں ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے محمدؐ) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ (بیشک کھول دیا) (۱) اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا (۲) جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی
تھی (۳) اور تمہارا ذکر بلند کیا (۴) ہاں ہاں مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (۵) (اور) بیشک مشکل کیساتھ
آسانی بھی ہے (۶) تو جب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو (۷) اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوجایا کرو (۸)

سورۂ تین مکی ہے اور اسمیں آٹھ آیتیں ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ف آنحضرت پر چند روز وحی کی آمد میں توقف ہوگیا تو آپ پریشان خاطر رہتے کافروں نے کہنا شروع کیا کہ محمد کا رب اس سے ناراض ہوگیا ہے اور اسکو چھوڑ دیا ہے اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی اسمیں پہلے تو کافروں کی بات کی تردید کی ہے پھر اظہار احسانات کیا ہے پھر نصیحتیں فرمائی ہیں آپ ابھی بطن مادر ہی میں تھے کہ والد کا انتقال ہوگیا چھ برس کے ہوئے کہ والدہ بھی فوت ہوگئیں پہلے آپکے دادا عبدالمطلب پرورش کرتے رہے انکے مرنیکے بعد آپکے چچا ابوطالب متکفل ہوئے وہ آپ کی ہمیشہ مدد و حمایت اور عزت و حرمت کرتے رہے یہاں تک کہ خدا نے آپکو پیغمبر کیا رستے سے مراد یہی دین حق کا رستہ ہے جو آپکو معلوم نہ تھا وہ پیغمبر بنا کر دکھا دیا اور حضرت خدیجہؓ جو بڑی مالدار تھیں ان سے نکاح کرا کر افلاس دور کر دیا ۱۲

موضح القرآن

لے نقل ہے کہ حضرت بلالؓ امیہ بن خلف کے غلام تھے اور امیہ حضرت بلالؓ کو بیگناہ بسبب ایمان لانیکے بہت عذاب کیا کرتا تھا ایک دن حضرت صدیق اکبرؓ راہ میں جاتے تھے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلالؓ کو گرم دھوپ میں زمین پر لٹا کر ایک بڑا پتھر جلتا ہوا ان کی چھاتی پر رکھا ہے اور کہتا ہے کہ بتوں کو سجدہ کر اور خدا جان اور حضرت بلالؓ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایک ہے یہ حال دیکھ کر حضرت صدیقؓ سخت ملول ہوتے اور کہا کہ اے امیہ حیف ہے تجھے جو ایسے خدا تعالیٰ کے دوست کو عذاب کرتا ہے اس نے کہا کہ اگر تجھ کو درد آتا ہے تو مجھ سے اسکو مول لے لے انہوں نے کہا قسطاس رومی کے بدلے قسطاس رومی حضرت صدیق اکبرؓ کا خوبصورت غلام تھا اور دس ہزار دینار کا مالک تھا اور حضرت صدیق اکبرؓ ہمیشہ اسکو کہا کرتے تھے کہ تو مسلمان ہو تو میں تجھے آزاد کر دوں اور دس ہزار تجھے بخش دوں

(بقیہ صہ ۴۸۳ پر)

انجیر کی قسم اور زیتون کی (۱) اور طور سینین کی (۲) اور اس امن والے شہر کی (۳) کہ ہم نے انسان کو
بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے (۴) پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا (۵)
مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے (۶) تو (اے آدم زاد)
پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے (۷) کیا خدا سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ (۸)

سورۂ علق مکّی ہے اور — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اسمیں انیس آیتیں ہیں

(اے محمدؐ) اپنے پروردگار کا نام لیکر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا (۱) جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا (۲)
پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے (۳) جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا (۴) اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا (۵)
مگر انسان سرکش ہو جاتا ہے (۶) جبکہ اپنے تئیں غنی دیکھتا ہے (۷) کچھ شک نہیں کہ اسکو تمہارے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (۸)
بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے (۹) (یعنی) ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے (۱۰) بھلا دیکھو تو اگر یہ راہِ راست پر ہو (۱۱)
یا پرہیزگاری کا حکم کرے (تو منع کرنا کیسا) (۱۲) اور دیکھو تو اگر اس نے دینِ حق کو جھٹلایا اور اس سے منہ موڑا (تو کیا ہوا) (۱۳) کیا اسکو
معلوم نہیں کہ خدا دیکھ رہا ہے (۱۴) دیکھو اگر وہ باز نہ آئیگا تو ہم (اسکی) پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے (۱۵) یعنی اس جھوٹے خطا کار کی
پیشانی کے بال (۱۶) تو وہ اپنے یاروں کی مجلس کو بلا لے (۱۷) ہم بھی اپنے موکلانِ دوزخ کو بلائیں گے (۱۸) دیکھو اس کا کہنا نہ ماننا اور قربِ (خدا) حاصل کرتے رہنا (۱۹) السجدۃ

سورۂ قدر مکّی ہے اور — شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اسمیں پانچ آیتیں ہیں

ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا (۱) اور تمہیں کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ (۲)
شبِ قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے (۳) اسمیں روح (الامین) اور فرشتے ہر کام کے (انتظام کے) لئے

(صفحہ ۴۸۲ سے آگے) وہ نہ مانتا تھا اور مسلمان نہ ہوتا تھا اس سبب سے حضرت صدیق اکبرؓ اس کی بیزار تھے بسبب وہ بات لیسری کی بہت قیمت جانتا اور طالب خوش ہوئے اور قسطاس رومی کو دس ہزار دینار سمیت امیہ کو دیا اور بلال حبشیؓ رض کو لیکر بامید ثواب آخرت اسی وقت آزاد کیا سو خدا تعالے نے یہ آیتیں ان کی شان میں بھیجیں اور خبر دی کہ جو کوئی اپنا مال آخرت کے ثواب کے واسطے دیوے اور اس کا بدلہ ہا آخرت میں پہنچ جانے تو ہم اس کیلئے وہ کام آسان کریں گے جس سے بہشت میں جائے ۔ ۲ یعنی کافر جو ستاتے تھے اور دکھ دیتے تھے وہ غم و الم دور کیا تجھ سے ۔ ۳ یعنی اے محمدؐ صلعم قیامت تک اذان میں نام تیرا پکارا کیا کریگا اور اونچے مکان میں کھڑے ہو کر یعنی یہ دونوں آگے پیچھے چلی آتی ہیں ۔

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)
۱ حضرت صلعم پر جو وحی سب سے پہلے نازل ہوئی وہ اسی سورت کی یہی پہلی پانچ آیتیں ہیں یہ آیات غارِ حرا میں نازل ہوئیں جہاں آپ تشریف لیجا کر تنہائی میں عبادت کیا کرتے تھے آپ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے آکر مجھ سے کہا کہ پڑھو تو میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تو اس نے مجھ کو پکڑ کر دبایا یہاں تک کہ میں تھک گیا پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو میں نے کہا کہ مجھے پڑھنا نہیں آتا پھر دوبارہ مجھ کو دبوچا یہاں تک کہ میں تھک گیا پھر چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھو میں نے کہا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا پھر تیسری بار دبایا یہاں تک کہ میں تھک کر چور ہو گیا پھر چھوڑ دیا اور کہا اقرا باسم ربک الذی خلق اور مالم یعلم تک پہنچا اس کے بعد آپ خوف کے سبب کانپ رہے تھے
(بقیہ صفحہ ۴۸۴ پر)

اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں ۴ ۵ یہ (رات) طلوعِ صبح تک (امان اور) سلامتی ہے ۵

سورۂ بینۃ مدنی ہے اور اسمیں آٹھ آیتیں ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو لوگ کافر ہیں (یعنی) اہل کتاب اور مشرک وہ (کفر سے) باز رہنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس
کھلی دلیل (نہ) آتی ۱ (یعنی) خدا کے پیغمبر جو پاک اوراق پڑھتے ہیں ۲ جن میں مستحکم (آیتیں) لکھی ہوئی ہیں ۳
اور اہل کتاب جو متفرق (و مختلف) ہوئے ہیں تو دلیل واضح کے آجانے کے بعد (ہوئے ہیں) ۴ اور ان کو
حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کیساتھ خدا کی عبادت کریں (اور) یکسو ہو کر اور نماز پڑھیں اور
زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین ہے ۵ جو لوگ کافر ہیں (یعنی) اہل کتاب اور مشرک وہ
دوزخ کی آگ میں پڑیں گے (اور) ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ لوگ سب مخلوق سے بدتر ہیں ۶
(اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ تمام مخلوق سے بہتر ہیں ۷ ان کا صلہ
ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ابدالآباد
ان میں رہیں گے خدا ان سے خوش اور وہ اس سے خوش یہ (صلہ) اس کیلئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہا ۸

سورۂ زلزال مدنی ہے اور اسمیں آٹھ آیتیں ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی ۱ اور زمین اپنے اندر کا بوجھ نکال ڈالے گی ۲ اور انسان
کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے ۳ اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی ۴ کیونکہ تمہارے پروردگار نے اسکو حکم بھیجا (ہوگا) ۵
اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں ۶ تو جس نے

(صفحہ ۴۸۳ کا بقیہ) کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے لحاف اڑھا دو جب خوف دور ہوا تو آپ نے اپنا حال بیان فرمایا خدیجہ نے آپ کو تسلی دی اور ورقہ بن نوفل اپنے چچازاد بھائی کے پاس گئیں یہ بوڑھے شخص تھے اور جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے انہوں نے آپ سے یہ ماجرا سنا تو کہا کہ یہ وہی ناموس ہے جو عیسیٰ پر اترا تھا اور خدا نے آپکو پیغمبر کیا ہے اور یہ بھی کہا کاش میں جوان ہوتا اور جس وقت آپ کی قوم آپکو وطن سے نکالتی اسوقت تک زندہ رہتا آپ نے پوچھا کیا وہ مجھکو نکال دیں گے اس نے کہا ہاں جو شخص ایسی چیز لایا کرتا ہے جو آپ لائے ہیں لوگ اس کے دشمن ہو جایا کرتے ہیں اگر میں اس وقت تک جیتا رہوں گا تو تمہاری بہت نصرت و حمایت کروں گا مگر اس کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد وہ فوت ہو گیا اور جی کی آرزو جی ہی میں لے گیا ۱۲ ف ۲ یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اگر یہ منع کرنیوالا شخص راہ راست پر ہوتا اور پرہیزگاری کی باتیں سکھاتا تو کیا اچھا ہوتا! مفسرین نے لکھا ہے کہ منع کرنیوالے شخص سے مراد ابو جہل ہے حضرت نماز پڑھتے تھے اس نے آپکی پشت مبارک پر اوجھڑی لاکر رکھدی خدا نے فرمایا کہ کیا یہ نہیں جانتا کہ خدا اس کے افعال کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ ایسی گستاخیوں سے باز نہ آئیگا تو ہم اسکو گھسیٹ کر جہنم میں داخل کریں گے کہتے ہیں کہ دنیا میں بھی اسکو یہ سزا ملی کہ بدر کی لڑائی میں مارا گیا اور گھسیٹ کر گڑھے میں ڈال دیا گیا۔
ف ۳ قرآن مجید ایک ہی دفعہ نازل نہیں ہوا بلکہ پارہ پارہ نازل ہوا ہے پہلے پہل اس کا نزول شب قدر میں ہوا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا شہر

ذرّہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا (۷) اور جس نے ذرّہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیگا (۸)

سورہ عادیات مکّی ہے اور — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اس میں گیارہ آیتیں ہیں

ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں (۱) پھر (پتھروں پر نعل) مار کر آگ نکالتے ہیں (۲) پھر صبح کو چھاپا مارتے
ہیں (۳) پھر اسمیں گرد اٹھاتے ہیں (۴) پھر اس وقت دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں (۵) کہ انسان اپنے پروردگار کا احسان
ناشناس (اور ناشکرا) ہے (۶) اور وہ اس سے آگاہ بھی ہے (۷) وہ تو مال کی سخت محبت کرنیوالا ہے (۸) کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا کہ جو (مردے)
قبروں میں ہیں وہ باہر نکال لئے جائینگے[1] (۹) اور جو (بھید) دلوں میں ہیں وہ ظاہر کر دئے جائینگے[2] (۱۰) بیشک انکا پروردگار اس روز ان سے خوب واقف ہوگا[3] (۱۱)

سورۃ قارعہ مکّی ہے اور — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اسمیں گیارہ آیتیں ہیں

کھڑکھڑانے والی[4] (۱) کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ (۲) اور تم کیا جانو کہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ (۳) (وہ قیامت ہے) جس دن
لوگ ایسے ہونگے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے (۴) اور پہاڑ ایسے ہوجائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون (۵)
تو جس کے (اعمال کے) وزن بھاری نکلیں گے (۶) وہ دلپسند عیش میں ہوگا (۷) اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے (۸)
اس کا مرجع ہاویہ ہے (۹) اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے (۱۰) (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے (۱۱)

سورۃ تکاثر مکّی ہے اور — شروع خدا کا لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اسمیں آٹھ آیتیں ہیں

(لوگو) تمکو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا (۱) یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں (۲) دیکھو تمہیں عنقریب معلوم
ہوجائیگا (۳) پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہوجائیگا (۴) دیکھو اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے) (۵) تم ضرور دوزخ کو
دیکھو گے (۶) پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے (کہ) عین الیقین (آجائیگا) (۷) پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی[5] (۸)

(صفحہ ۴۸۳ کا بقیہ ۵ۓ ۴۸۴ سے آگے)
رمضان الذی انزل فیہ القرآن یہ معلوم نہیں ہوا کہ یہ رات کس تاریخ کو ہوتی ہے، لیکن احادیث صحیحہ سے اتنا ثابت ہے کہ حضرت رمضان کے پچھلے عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور جتنا اہتمام اس عشرے میں فرماتے اور میں نہ فرماتے اکثر مفسروں کا یہ قول ہے کہ اس رات کا عمل ہزار مہینے کے عمل سے بہتر ہے۔

۶ۓ یہاں بھی ترجمے میں روح کو فرشتے سے مقدم کیا گیا ہے اسکی وجہ وہی ہے جو سورہ معارج کی چوتھی آیت کے فائدے میں بیان کیگئی ہے۔

موضح القرآن

۱ۓ طور سینا نام ہے اس پہاڑ کا جس پر حضرت موسیٰ جا کر خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے تھے ۲ۓ یعنی مکّہ سو مکّہ میں قتال اور تلوار چلانا حرام ہے ۳ۓ یعنی آدمی کو سب حیوانوں میں خوبصورت بنایا ہے ۴ۓ یعنی ایمان اور نیک کاموں کے بدلے میں ایسی نعمت دینگے جو کبھی کم نہ ہوگی ۵ۓ اس سورت کو پڑھ کر کہنا چاہئے کہ بلیٰ قادر ہے

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)

موضح القرآن

۱ۓ یعنی سب مُردے زمین میں سے زندہ ہوکر نکلیں گے حساب دینے کو ۲ۓ یعنی اور بدی اور حسد اور کینہ اور بخل مسلمانوں کیخلاف اور محبت ایذا دونوں کی سب ظاہر ہوگی اور بدلہ سب کا ہر چیز کے برابر اسی دن ملے گا ۳ۓ یعنی کسی چیز کا بدلہ موقوف نہ کریگا ۴ۓ قارعہ نام ہے قیامت کے دن کا جو کھڑکھڑا دیگا لوگوں کے دلوں کو ہولوں سے اور ڈر سے ۵ۓ یعنی دنیا میں جو عیش کئے تھے سب کا حساب لیا جائیگا

سورۂ عصر مکّی ہے اور — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اسمیں تین آیتیں ہیں

عصر کی قسم (۱) کہ انسان نقصان میں ہے (۲) مگر وہ لوگ جو ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، اور آپس میں حق (بات) کی تلقین، اور صبر کی تاکید کرتے رہے (۳)

سورۂ ہمزہ مکّی ہے اور اسمیں — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — نو آیتیں ہیں

ہر طعن آمیز اشارتیں کرنیوالے چغل خور کی خرابی ہے (۱) جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے (۲) اور خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اسکی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا (۳) ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائیگا (۴) اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے؟ (۵) وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے (۶) جو دلوں پر جا لپٹی گی (۷) (اور) وہ اس میں بند کر دیئے جائینگے (۸) (یعنے آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں (۹)

سورۂ فیل مکّی ہے اور — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اسمیں پانچ آیتیں ہیں

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا (۱) کیا ان کا داؤں غلط نہیں کیا؟ (کیا) (۲) اور ان پر جھلڑ کے جھلڑ جانور بھیجے (۳) جو ان پر کھنگر کی پتھریاں پھینکتے تھے (۴) تو ان کو ایسا کر دیا جیسے کھایا ہوا بھس (۵)

سورۂ قریش مکّی ہے — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اور اسمیں چار آیتیں ہیں

قریش کے مانوس کرنے کے سبب (۱) (یعنی) ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب (۲) لوگوں کو چاہیئے کہ (اس نعمت کے شکر میں) اس گھر کے مالک کی عبادت کریں (۳) جس نے ان کو بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف سے امن بخشا (۴)

سورۂ ماعون مکّی ہے اور — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اسمیں سات آیتیں ہیں

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے (۱) یہ وہی (بدبخت) ہے جو یتیم کو دھکّے دیتا ہے (۲) اور

یمن کا ایک بادشاہ تھا ابرہہ وہ خانہ کعبہ کو لوگوں کا مرجع دیکھ کر آتش حسد میں جلتا تھا اس نے کعبہ کو بے رونق کرنے کی یہ تدبیر نکالی کہ ایک بتخانہ تعمیر کیا اور ایک عام حکم جاری کر دیا کہ سب لوگ وہاں پرستش کیلئے آئیں مگر وہ اسکی طرف مطلق متوجہ نہوئے، ناچار اس نے خانہ کعبہ کو ڈھا دینے کا قصد کیا کہ نہ یہ رہے نہ لوگ اسمیں آکر عبادت کیلئے جمع ہوں، لشکر لیکر چڑھا تو بہت سی ہاتھی بھی ساتھ لایا، جب لوگ کعبے کے قریب پہنچے تو عبد المطلب نے ان سے جا کر کہا کہ یہ خدا کا گھر ہے اس پر کوئی شخص قدرت نہ پا سکے گا اور نہ اسکو ڈھا سکے گا انہوں نے کہا جبتک ہم اسکو ڈھا نہ لیں گے یہاں سے ٹلنے کے نہیں، خدا کی قدرت دیکھو کہ پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ چونچ اور پنجوں میں کنکر لئے ہوئے آموجود ہوئے اور ان پر کنکر برسانے شروع کئے جس پر کنکر لگتا، کیا ہاتھی اور کیا سوار ہلاک ہو کر رہجاتا، غرض تمام لشکر ہاتھیوں سمیت برباد ہو گیا اور خدا نے خانہ کعبہ کو بچا لیا اس سورت میں اسی قصہ کا ذکر ہے وسلے حضرت کی بارھویں پشت میں ایک شخص نضر بن کنانہ تھا اسکی اولاد قریش ہیں یہ بیت اللہ کے خادم تھے اور لوگ ان کا بہت ادب و احترام کرتے تھے اس سورت میں خدا قریش پر اپنا احسان جتاتا ہے کہ وہ جاڑے اور گرمی میں تجارت کے لئے سفر کرتے ہیں اور کوئی انکو لوٹتا نہیں، چین سے کھاتے پیتے اور امن سے رہتے سہتے ہیں تو انکو چاہیئے کہ توحید اختیار کریں اور بتوں کی پرستش کو چھوڑ کر اس گھر کے مالک یعنے خدائے واحد کی عبادت کریں، بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ سورت پہلی سورت سے متعلق ہے اور ان کے نزدیک اسکے یہ معنی ہیں کہ ہم نے جو مکے سے ہاتھیوں اور ہاتھی والوں کو روک کر ہلاک کیا تو اس لئے کہ قریش جاڑے اور گرمی کے سفر سے

(بقیہ صفحہ ۴۸۷ پر)

فقیر کو کھانا کھلانے کیلئے لوگوں کو ترغیب نہیں دیتا (۳) تو ایسے نمازیوں کی خرابی ہی (۴) جو نماز کی طرف سے
غافل رہتے ہیں (۵) جو ریا کاری کرتے ہیں (۶) اور برتنے کی چیزیں عاریۃً نہیں دیتے (۷)

سورۂ کوثر مکی ہے اور اسمیں تین آیتیں ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے محمد صلعم) ہم نے تمکو کوثر عطا فرمائی ہی[۱] (۱) تو اپنے پروردگار کیلئے نماز پڑھا کر اور قربانی کیا کرو (۲) کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہیگا[۲] (۳)

سورۂ کافرون مکی ہی اور اسمیں چھ آیتیں ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے پیغمبر ان منکران اسلام سے) کہدو کہ اے کافرو! (۱) جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو اُن کو میں نہیں پوجتا (۲) اور جس (خدا)
کی میں عبادت کرتا ہوں اسکی تم عبادت نہیں کرتے (۳) اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) جنکی تم پرستش کرتے ہو انکی میں پرستش کرنیوالا
نہیں ہوں (۴) اور نہ تم اس کی بندگی کرنیوالے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں (۵) تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر (۶)

سورۂ نصر مدنی ہی اور اسمیں تین آیتیں ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

جب اللہ کی مدد آپہنچی اور فتح (حاصل ہو گئی) (۱) اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ غول کے غول خدا کی دین میں داخل
ہو رہے ہیں (۲) تو اپنے پروردگار کی تعریف کیساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو، بیشک وہ معاف کرنیوالا ہے (۳)

سورۂ لہب مکی ہے اور اسمیں پانچ آیتیں ہیں

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابو لہب[۳] کے ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہو (۱) نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ وہ جو اس نے کمایا (۲)
وہ جلد بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا (۳) اور اس کی جورو بھی جو ایندھن سر پر اٹھائے پھرتی ہے (۴)
اس کے گلے میں مونج کی رسی ہوگی (۵)

(صفحہ ۴۸۶ کا بقیہ)
مانوس ہو کر اپنے شہر میں امن و امان سے رہیں ۔ موضح القرآن
لے یعنی نفرت کرتے ہیں کہ بندگی خدا تعالیٰ کی کرو اور گناہوں سے بچو ملہ کہتے ہیں کہ اخنس بن شریف حضرت صلعم کو روبرو برا کہتا اور ولید بن مغیرہ پیچھے زبون کہتا تھا، خدا تعالیٰ انکے حق میں فرماتا ہی

(صفحہ ہذا کا حاشیہ)
[۱] بہت سی حدیثیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہی کہ کوثر بہشت کی ایک نہر کا نام ہی جو حضرت کو عطا ہوئی ہی انس سے روایت ہی کہ آنحضرت کو اونگھ آگئی پھر سر اٹھا کر تبسم فرمایا اور تبسم کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہی اور یہی سورت پڑھی اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے، صحابہ نے عرض کی کہ خدا اور رسول ہی جانیں، فرمایا وہ ایک نہر ہے جو خدا نے مجھ کو بہشت میں دی ہے اس میں خیر کثیر ہے لغت میں کوثر خیر کثیر کو کہتے ہیں چونکہ شرعی معنی لغوی معنوں پر مقدم ہوتے ہیں اسلئے ہمنے کوثر کے لغوی ترجمے میں اختیار نہیں کئے ہیں [۲] ابتر اسکو کہتے ہیں کہ جسکی اولاد ذکور میں سے کوئی نہ رہے جب حضرت کے بیٹوں کا انتقال ہو گیا تو بعض کافر کہنے لگے کہ محمد ابتر ہو گیا اسکے بعد کوئی اسکا نام لینیوالا نہ رہیگا خدا نے آپ سے فرمایا کہ تمہارا بد اندیش ہی مقطوع النسل رہیگا اور آپکا نام آپکی امت کے ذریعے سے ہمیشہ کیلئے باقی رکھا [۳] ابو لہب رشتے میں حضرت صلعم کا چچا تھا، مگر بڑا کافر اور آپ کا دشمن جان، اس کا نام تو عبد العزیٰ بن عبد المطلب تھا مگر مشہور اسی کنیت سے تھا، کیونکہ نہایت حسین و جمیل تھا، اور حسن و جمال کیوجہ سے اس کا چہرہ آگ کی طرح چمکتا تھا، جب آپ کو حکم ہوا کہ اپنے قبائل کو متنبہ کر دو تو آپنے

(بقیہ ص ۴۸۸ پر)

سورۂ اخلاص مکی ہے اور شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اسمیں چار آیتیں ہیں

کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے (۱) (وہ) معبود برحق جو بے نیاز ہے (۲) نہ کسی کا باپ ہے
اور نہ کسی کا بیٹا (۳) اور کوئی اس کا ہمسر نہیں (۴)

سورۂ فلق مدنی ہے اور شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اسمیں پانچ آیتیں ہیں

کہو کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں (۱) ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی؛ (۲) اور
شب تاریک کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے؛ (۳) اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں
کی برائی سے (۴) اور حسد کرنیوالے کی برائی سے جب حسد کرنے لگے؛ (۵)

سورۂ ناس مدنی ہے شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اور اس میں چھ آیتیں ہیں

کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں (۱) (یعنی) لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی؛ (۲) لوگوں کے
معبود برحق کی؛ (۳) (شیطان) وسوسہ انداز کی برائی سے جو (خدا کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے؛ (۴)
جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے؛ (۵) (خواہ وہ) جنات سے (ہو) یا انسانوں میں سے؛ (۶)

(صفحہ ۴۸۷ کا بقیہ) قریش کو جمع کرکے فرمایا کہ بھلا اگر میں تم کو خبر دوں کہ دشمن کی فوج صبح یا شام تم پر حملہ کرنیوالی ہے تو تم اس بات کو باور کروگے؟ انہوں نے کہا کہ ضرور باور کریں گے آپنے فرمایا کہ میں تمکو ایک سخت عذاب سے آگاہ کرتا ہوں جو تم پر نازل ہونے والا ہے تو ابولہب نے کہا کہ تمہارے ہاتھ ٹوٹیں (یعنی تم ہلاک ہو) تمنے ہمکو اسی لئے جمع کیا تھا؟ اسکے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی،
ابولہب کی بیوی جس کا نام ام جمیل تھا اسکو بھی آپ سے بڑی عداوت تھی اس نے یہ شیوہ اختیار کر رکھا تھا کہ رات کو آپ کے رستے میں خاردار جھاڑیاں ڈال جاتی تھی، اسی لئے اسکو حمالۃ الحطب فرمایا، بعض نے کہا کہ اس سے مراد چغلخور ہے کہ وہ چغلخوری کیا کرتی تھی، گلے کی رسی سے یہ مراد ہے کہ وہ قیامت کے روز جہنم کا ایندھن اٹھا اٹھا کر اپنے شوہر پر ڈالے گی تاکہ اس کا عذاب زیادہ ہوتا رہے، گویا اس کام کے لئے تیار ہے اور اسی لئے اپنے گلے میں مونج کی رسی ڈالے رہتی ہے کسی نے کہا کہ اس سے مراد دوزخ کی رسی ہے جو اسکے گلے میں ڈالی جائیگی؛ واللہ اعلم بالصواب۔

تمت بالخیر

دعائے ماثورہ برائے ختم قرآن

اے اللہ! مجھے قبر کی وحشت سے مانوس کر، مجھ پر قرآن عظیم (کی برکت) کے سبب سے رحم کر اور اس کو میرا امام اور نور و ہدایت اور رحمت بنا۔ اے اللہ! اس میں سے جو بھول گیا ہوں، مجھے یاد دلا، جو میں نہیں جانتا سکھا، اس سے اور تلاوت نصیب کر، دن اور رات کے وقتوں میں اور اس کو میرے لئے دلیل بنا، اے پالنے والے جہانوں کے؛

مصححین:۔ پروفیسر احمد بہاء الدین دادر کر صاحب، مولوی سید علی احمد صاحب اور ہارون خوشتر صاحب

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

تو جس نے ذرّہ بھر نیکی کی ہو گی وہ

ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ ﴿٧﴾

اس کو دیکھ لے گا ؛

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

اور جس نے ذرّہ بھر برائی کی

ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ﴿٨﴾

ہو گی ، وہ اسے دیکھ لے گا ؛

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ (٦)

(اے اللہ!) ہم کو سیدھے رستے چلا

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

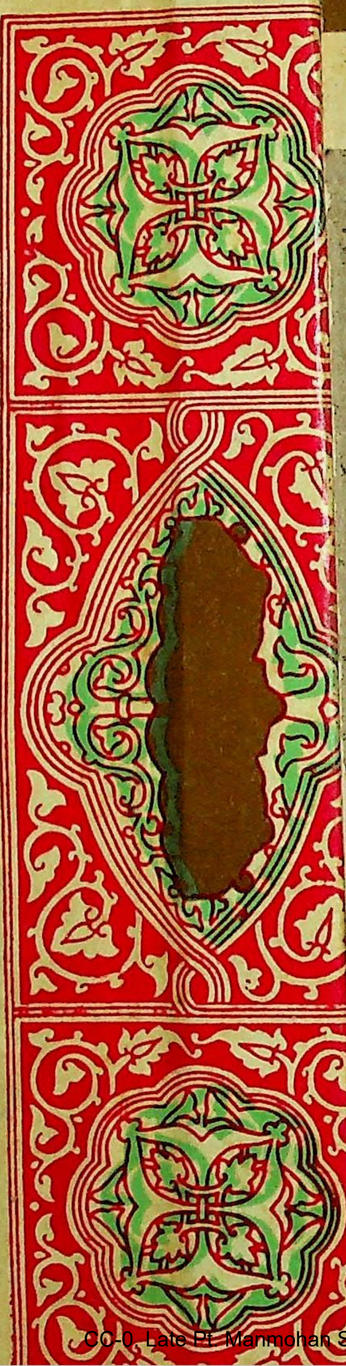
اُن لوگوں کے رستے جن پر تو اپنا فضل و

عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

کرم کرتا رہا نہ اُن کے جن پر غصے ہوتا

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (٧)

رہا اور گمراہوں کے



Bushandal (M.A.)
Sahityacharya student
Shri Ranvir Kendhiya
Sanskrit vidyapeeth
26/1 Gandhi Nagar
Jammu TAWI

